

ہر حدیث پر عنوان کا اضافہ

مُسْتَنْدَاوَرَبَا مُحَاوَرَه تَرْجَمَه

مَشْكُوَّة شَرِيف

اُردو ترجمہ
مشکوٰۃ الصالحین

اسلام آباد والی ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن علی بن علی بن ابی طالب (ع)

ترجمہ

مولانا عبد الرحمن کاندھلوی مرحوم

عنوانات ○ مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (مبہ مظاہر حق جدید)

دارالافتاء

اڈو بازار ایم ای جٹان روڈ سکس پاکستان فون 2631861

مُسْتَنْدَاوَرِبَا مُحَاوَرَه تَرْجَمَه

جلد سوم

مشکوٰۃ شریف

اُردو ترجمہ
مشکوٰۃ المصابیح

اسلام ولی اللہ محمد بن عبد اللہ الخ طیب البغوی

ترجمہ

مولانا عبد الرحمن کاندھلوی مرحوم

عنوانات ○ مولانا عبد اللہ جاوید غازی پوری (صابر مظاہر حق جدید)

دارالافتاء

اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان فون: 2631861

فہرست مضامین مشکوٰۃ شریف مترجم اردو جلد سوم

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۵	فتنوں کا بیان	۱
۱۶	جنگ اور قتال کا بیان	۲
۲۶	قیامت کی علامتوں کا بیان	۳
۳۳	قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں اور دجال کا بیان	۴
۴۸	ابن صیاد کا قصہ	۵
۵۳	حضرت عیسیٰ کے نزول کا بیان	۶
۵۴	قرب قیامت کا بیان	۷
۵۶	قیامت بُرے لوگوں پر قائم ہوگی	۸
۵۸	صور پھونکے جانے کا بیان	۹
۶۱	حشر کا بیان	۱۰
۶۶	حساب قصاص اور میزان کا بیان	۱۱
۷۲	حوض کوثر اور شفاعت کا بیان	۱۲
۹۲	جنت اور جہنم کا بیان	۱۳
۱۰۳	دیدار الہی کا بیان	۱۴
۱۰۸	دوزخ اور دوزخیوں کا حال	۱۵
۱۱۵	جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان	۱۶
۱۱۷	مخلوقات کی پیدائش اور پیغمبروں کا بیان	۱۷
۱۳۱	سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان	۱۸
۱۳۲	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارک { اور صفات کا بیان	۱۹
۱۴۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق { و عادات کا بیان	۲۰
۱۵۷	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا بیان	۲۱
۱۶۳	نبوت کی علامتوں کا بیان	۲۲
۱۷۰	معراج کا بیان	۲۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۴	معجزات کا بیان	۱۷۸
۲۵	کرامتوں کا بیان	۲۱۳
۲۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان	۲۱۷
۲۷	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چھوڑا اس کا بیان	۲۲۶
۲۸	قریش کے مناقب اور فضائل عرب کا بیان	۲۲۷
۲۹	صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب و فضائل کا بیان	۲۳۲
۳۰	حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل	۲۳۷
۳۱	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل کا بیان	۲۴۲
۳۲	حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ کے مشترک مناقب و فضائل کا بیان	۲۴۸
۳۳	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل کا بیان	۲۵۱
۳۴	حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ و عثمان رضی اللہ عنہ کے مشترک مناقب و فضائل کا بیان	۲۵۷
۳۵	حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب و فضائل	۲۱۸
۳۶	عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل	۲۶۳
۳۷	رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل	۲۶۹
۳۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے مناقب و فضائل کا بیان	۲۸۱
۳۹	بعض مشہور صحابہ کے مناقب و فضائل کا بیان	۲۸۴
۴۰	جنگ بدر میں شریک ہونے والوں کے نام جو بخاری میں درج ہیں	۳۰۲
۴۱	یمن اور شام کا ذکر اور اسیس قرنی کا بیان	۳۰۴
۴۲	امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثواب کا بیان	۳۰۸
۴۳	اکمال فی اسماء الرجال اردو	۳۱۳

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کتاب الفتن

فتنوں کا بیان

فصل اول

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت تک ظاہر ہونے والے تمام فتنوں کے بارے میں پیش گوئی فرمادی تھی
 ۱۴۴۲ عَنْ حَدِیْقَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَّا تَرَكَ
 شَیْئًا یَّکُونُ فِیْ مَقَامِہِ ذَٰلِکَ اِلٰی قِیَامِ
 السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِہَا حِفْظُہُ مِنْ حِفْظِہُ
 وَنَسِیَہُ مِنْ نَسِیَہِ قَدْ عَلِمَہُ اَصْحَابِیْ
 هُوَ لَا رَوَاۗتَ لَیْکُونُ مِنْہُ الشَّیْءُ قَدْ
 نَسِیْتُہُ فَاَرَاۗہُ فَاَذْکُرُہُ کَمَا یَذْکُرُ الذَّجَلُ
 وَجَہَ الذَّجَلِ اِذَا غَابَ عَنْہُ شَمَّ اِذَا
 رَاۗہُ عَرَفْنَا مُتَّفِقٌ عَلَیْہَا۔

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے
 درمیان کھڑے ہوئے اور خطبہ فرمایا اور جو باتیں اس وقت سے قیامت
 تک ہونے والی تھیں سب کا ذکر کیا جن لوگوں نے ان باتوں کو یاد رکھا، یاد
 رکھا اور جو بھول گئے، بھول گئے۔ حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے کہ میرے
 یہ دوست یعنی صحابہؓ اس سے واقف ہیں (یعنی ان میں سے بعض کو
 وہ باتیں یاد ہیں اور بعض بھول گئے ہیں اور میں بھی بھول گیا ہوں)،
 لیکن جب کوئی ایسا واقعہ پیش آتا ہے جس کی خبر حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 نے دی تھی تو مجھ کو وہ بات یاد آجاتی ہے جس طرح ایک غائب شخص کے
 چہرہ کو دیکھ کر لوگ اس کو پہچان لیتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

قلب انسانی پر فتنوں کی یلغار؟

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو یہ فرماتے سنا ہے ڈالے جائیں گے فتنے لوگوں کے دلوں پر اس طرح جس
 طرح کہ چٹائی کے تنکے پڑتے ہیں (یعنی برابر اور زیادہ تعداد میں) پس جو دل
 ان فتنوں کو قبول کر لے گا اس کے اندر ایک سیاہ نشان ڈال دیا جائے گا
 اور جو دل ان فتنوں سے متاثر نہ ہوگا اس پر ایک سفید نشان ڈال
 دیا جائے گا۔ غرض دو قسم کے دل ہوں گے ایک تو سفید مثل سنگ مرمر کے
 جن پر کسی قسم کا کوئی فتنہ اثر انداز نہ ہوگا۔ اس وقت تک جب تک کہ آسمان
 و زمین قائم ہیں اور دوسرا دل سیاہ راکھ کی مانند جیسے نابالغ جن میں
 کچھ باقی رہے یہ دل نہ تو امر معروف (نیک کاموں) سے آگاہ ہوگا
 اور نہ نکرہ (کاموں کو بُرا جانے کا) مگر صرف اس چیز سے واقف ہوگا
 جو اس کے دل میں پیوست ہوگئی ہے یعنی انسانی خواہشات میں سے (مسلم)

۱۴۴۵ وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ نَعْرُضُ الْفِتْنََ عَلٰی
 الْقُلُوبِ کَالْحَصْبِیْرِ عُوْدًا فَاَیُّ قَلْبٍ اُشْرِبَہَا
 نَکِثَتْ فِیْہِ نَکِثَتْ سَوْدًا وَاَیُّ قَلْبٍ
 اَنْکَرَهَا نَکِثَتْ فِیْہِ نَکِثَتْ بَیْضًا وَّحَتّٰی تُصْبِرَ
 عَلٰی قَلْبَیْنِ اَبَیْضٍ مِّثْلَ الصَّفَا فَلَا تُضُرُّہُ
 فِئْتَنَہُ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَاَلَا
 اِلَّا خِرَ اَسْوَدُ مُرَبَّادًا کَاَلْکُوْزِ مُجْخِیًا
 لَا یَعْرِثُ مَعْرُوْفًا لَا یُنْکِرُ مُنْکَرًا اِلَّا
 مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاۗہُ سَاوَاۗہُ مُسْلُوًّا۔

جب امانت دلوں سے نکل جائے گی؟

۵۱۲۶ وَعَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ سَرَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَنِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النُّومَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيُطْلَعُ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النُّومَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْحَجَلِ كَجَبَرٍ دَحْرَجَتْهُ عَلَى رَجُلِكَ فَتَنْفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِزًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت حدیفرماتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں (باتیں) بیان کیں ان میں سے ایک کو دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں، رسول اللہ نے ہم سے فرمایا کہ امانت (یعنی ایمان) لوگوں کے دلوں کی جڑ میں ڈالی گئی ہے پھر انھوں نے (ایمان کے نور سے) قرآن کو جانا پھر انھوں نے سنت کو جانا۔ اسکے بعد آپ نے ایمان کے اٹھ جانے کی حدیث بیان کی۔ اور فرمایا۔ آدمی حسب معمول سوئے گا اور امانت (ایمان) اس کے دل سے نکال لی جائے گی اور ایمان کا دھندلا سا اثر رہ جائیگا۔ پھر جب وہ دوبارہ سوئے گا تو اس کے دل سے امانت کا بقیدہ اثر بھی نکال لیا جائیگا اور دل میں ایک آبلہ جیسا نشان رہ جائیگا جیسے تو آگ کی چنگاری کو اپنے پاؤں پر ڈال دے۔ اور اس سے آبلہ پڑ جائے جو بظاہر پھولا اور اٹھا ہوا ہوگا لیکن اندر سے خالی ہوگا پھر (ایسا ہونے کے بعد) جب لوگ صبح کو اٹھیں گے تو آپس میں حسب معمول خرید و فروخت کریں گے اور ان میں سے ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو امانت کو ادا کرے (یعنی حقوق شرعیہ کو ادا کرے) یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا (یعنی امانت باقی نہ رہنے کے سبب) کہ فلاں قبیلہ میں ایک امین و دیانتدار شخص ہے اور اس زمانہ میں ایک شخص کو (جس کو دنیا داری میں کمال حاصل ہوگا) کہا جائیگا کہ کس قدر عقلمند ہے (کاروبار میں) اور کس قدر

ہوشیار ہے اور کس قدر خوبصورت ہے اور کس قدر چالاک ہے حالانکہ اس کے دل میں رانی برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

جب فتنوں کا ظہور ہو تو گوشہ عافیت تلاش کرو

۵۱۲۷ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ حَتَّى أَتَى يَدِي رِغِي قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٌّ فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخْنٌ قُلْتُ وَمَا دَخْنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ

حضرت حدیفرماتے ہیں کہ لوگ (اکثر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی کا سوال کرتے رہتے تھے (یعنی نیک باتوں اور نیک کاموں کو دریافت کرنے سے رہتے تھے) اور میں آپ سے برائیوں اور فتنوں کی بابت پوچھا کرتا تھا۔ اس خیال سے کہ کہیں میں کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ ایک روز میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت میں مبتلا اور بدی کے زمانہ میں تھے پھر خداوند تعالیٰ نے ہم کو یہ بھلائی عطا فرمائی (یعنی اسلام) کیا اس بھلائی کے بعد بھی کوئی برائی پیش آنے والی ہے آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا کیا اس بدی و برائی کے بعد بھی بھلائی ہوگی۔ فرمایا ہاں۔ اور اس بھلائی میں جو برائی کے بعد ہوگی کدورت پائی جائے گی، میں نے عرض کیا وہ کدورت کیا ہوگی۔ فرمایا کدورت سے مراد وہ قوم ہے جو میرے طریقہ کے خلاف طریقہ اختیار کرے گی۔ اور لوگوں کو میری راہ

نَعْمُ دُعَاةُ عَلَىٰ أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ
 أَجَابَهُمُ إِلَيْهَا قَدْ نُفِيَ عَنْهَا قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ
 نَجْدٍ تَنَاقَرُوا وَيَنْكَلِمُونَ بِالسِّنَتَيْنَا قُلْتُ
 فَمَا تَا مَرْنِي إِنْ أَدْرَكْتَنِي ذَلِكَ قَالَ تَلْنَاهُ
 جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامُهُمْ قُلْتُ
 فَإِنْ كُنْ يَكُورُ أَهْلُ جَمَاعَةٍ وَلَا إِمَامٌ
 قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَاقَ كُلَّهُمَا وَلَوْ
 أَنْ تَعُضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّىٰ يَدْرِكَكَ
 الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَىٰ ذَلِكَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَ
 فِي رِوَايَةٍ لِّلْمُسْلِمِ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي
 أَلْبَنَةُ لَا يَهْتَدُونَ بِهَدَايَ وَلَا يَسْتَتُونَ
 بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ
 قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُحُومِ النَّاسِ قَالَ
 حَدِّيقْ قُلْتُ كَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ
 اللَّهِ أَنْ أَدْرَكَتْ ذَلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَ
 تَطِيعُ الْأَمِيرَ وَإِنْ ضَرَبَ ظَهْرَكَ وَ
 أَخَذَ مَالَكَ فَاسْمَعْ وَأَطِعْ -

کے خلاف راہ بتائے گی تو ان میں دین کو بھی دیکھے گا اور دین کے خلاف
 امور کو بھی (یعنی ان میں مشروع اور غیر مشروع دونوں باتیں پائی جائیں
 گی) میں نے عرض کیا کیا اس بھلائی کے بعد بھی برائی ہوگی۔ فرمایا ہاں
 ایسے لوگ ہوں گے جو دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہو کر لوگوں کو
 بلائیں گے (یعنی علانیہ گمراہی پھیلائیں گے) جو شخص ان کی جہنمی دعوت کو
 قبول کرے گا۔ وہ اس کو جہنم میں دھکیل دیں گے۔ میں نے عرض کیا
 یا رسول اللہ! ان کی صفت بیان فرمائیے (یعنی وہ کون لوگ ہوں گے
 اور کیسے ہوں گے) فرمایا وہ ہماری قوم یا جنس میں سے ہوں گے۔ اور
 ہماری زبان میں گفتگو کریں گے میں نے عرض کیا اگر وہ زمانہ میں پاؤں تو
 آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں (یعنی اگر وہ لوگ میری زندگی میں ظاہر ہوئے
 تو اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہئے) فرمایا مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑاؤ
 انکے امام کی اطاعت کر۔ میں نے عرض کیا اگر اس وقت مسلمانوں کی جماعت
 نہ ہو اور امام بھی نہ ہو (تو کیا کروں) فرمایا تو تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جا
 اگرچہ مجھ کو درخت کی جڑ میں پناہ لینی پڑے یہاں تک کہ موت تجھ کو اپنی
 آغوش میں لے لے (بخاری و مسلم) اور سلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ
 حضورؐ نے یہ فرمایا کہ میرے بعد امام (خلیفہ یا بادشاہ) ہوں گے جو
 میرے طریقہ پر نہ چلیں گے اور میری روش کو اختیار نہ کریں گے اور ان میں سے
 چند لوگ ایسے ظاہر ہوں گے جن کی صورت آدمیوں کی ہوگی اور دل

شیطانوں کے سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں اس زمانہ کو پاؤں تو کیا کروں۔ فرمایا بادشاہ جو کچھ کہے اس کو سن اور بادشاہ
 اطاعت کر اگرچہ تیری پشت پر مارا جائے اور تیرا مال چھین لیا جائے تب بھی سنا اور اطاعت کرنا۔

اس سے قبل کہ فتنوں کا ظہور ہو اعمال صالحہ کے ذریعہ اپنی دینی زندگی کو مستحکم کرلو

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اعمال (نیک) میں جلدی کرو ان فتنوں کے پیش آنے
 سے پہلے جو تاریک ات کے ٹکڑوں کی مانند ہوں گے (کہ اس وقت)
 آدمی صبح کو ایمان کی حالت میں اٹھے گا اور آسم کو کافر ہو جائیگا اور شام کو
 مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائیگا کہ اپنے دین و مذہب کو دنیا کی تھوڑی
 سی متاع پر بیچ ڈالے گا۔ (مسلم)

فتنوں کے ظہور کے وقت گوشہ عافیت میں چھپ جاؤ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہے عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا ان فتنوں کے زمانہ میں بیٹھنے والا بہتر ہوگا
 کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے درپٹنے والا

۱۴۸۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِئُوا
 بِالْأَعْمَالِ فَتَنًا كَقِطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ
 الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُؤْسِي كَافِرًا وَيُؤْسِي مُؤْمِنًا وَ
 يُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا
 رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۱۴۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ سَيَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ
 الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي

بہتر ہوگا دوڑنے والے سے جو شخص ان فتنوں کی طرف جھانکے گا فتنہ اسکو اپنی طرف کھینچ لیگا پس جو شخص (اس زمانہ میں) پناہ کی کوئی جگہ پائے وہ وہاں جا کر پناہ حاصل کرے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور نے فرمایا۔ فتنہ آئیگا جس میں سونے والا شخص جاگئے والے سے بہتر ہوگا اور جاگئے والا بہتر ہوگا کھڑا ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے پس (اس وقت) جو شخص پناہ کا کوئی ٹھکانا پائے وہاں جا کر پناہ حاصل کرے۔

حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
عنقریب فتنوں کا ظہور ہوگا اور یاد رکھو کہ پھر ان فتنوں میں سے ایک بڑا فتنہ
پیش آئیگا اس بڑے فتنہ میں بیٹھا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اس لئے کہ
اپنی جگہ پر بیٹھا ہوا آدمی فتنوں سے محفوظ رہے گا، اور چلنے والا بہتر ہوگا
فتنہ کی طرف دوڑنے والے سے۔ خبردار! جب یہ فتنہ وقوع میں آئے
تو وہ شخص جس کے پاس اونٹ ہو اپنے اونٹ کے ساتھ ہو جائے اور جس کے
پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں مل جائے اور جس کے پاس زمین ہو
وہ اپنی زمین میں جا پڑے (یعنی تمام کاموں کو چھوڑ کر گوشہ نشینائی اختیار
کرے اور ان چیزوں میں مشغول و منہمک ہو جائے ایک شخص نے دیکھا کہ
عرض کیا یا رسول اللہ! جس کے پاس اونٹ بکریاں اور زمین نہ ہو وہ
کیا کرے۔ فرمایا۔ وہ اپنی تلوار کی طرف متوجہ ہو اور اس کو پتھر مار کر نوٹ
ڈالے (یعنی اس کی دھار کو بیکار کر دے تاکہ جنگ میں پیکار کا خیال دل میں
پیدا نہ ہو) اور پھر اس کو چاہئے کہ ان فتنوں سے نجات پانے کیلئے بھاگ نکلے
اگر وہ جلد عیسا کر سکے اس کے بعد اپنے فرمایا اے اللہ! میں نے تیرے
احکام تیرے بندوں کو پہنچا دئے ہیں مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے ایک
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر مجھ پر جبر کیا جائے یہاں تک کہ مجھ کو
دونوں فریق میں سے کسی ایک فریق کی صف میں لیجا یا جائے اور مجھ کو ایک
شخص اپنی تلوار سے مارے یا کوئی تیرا کر لے اور مجھ کو مار ڈالے تو میری نسبت
کا۔ اور یہ شخص دو زنجیروں میں سے شمار ہوگا۔ (مسلم)

فتنوں کی پیشین گوئی

حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک بلند مکان پر چڑھے اور صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا تم اس چیز کو دیکھتے ہو جس کو میں دیکھ رہا ہوں صحابہ نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں جو تمہارے گھروں پر اس طرح برس رہے ہیں جس طرح سینہ پرستہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

۱۵۲۲ وَعَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ أَشْرَفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَطْحَمِ مِنْ أَطْحَمِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتْنَ تَفْعُ خِلَالَ بَيُوتِكُمْ كَوَفْعِ الْأَطْحَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ایک خاص پیشین گوئی

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی ہلاکت قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں میں ہے (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زمانے باہم قریب ہوں گے (زمانہ دنیا و زمانہ آخرت) اور علم اٹھالیا جائیگا اور فتنوں کا ظہور ہوگا اور بخل (الاجابہ) یعنی لوگوں کے گلوں میں (اور زیادہ ہوگا ہرج صحابہ نے پوچھا ہرج کیا چیز ہے فرمایا قتل (بخاری و مسلم)

۱۵۲۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيِ غُلَامٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَأَهْلُ الْبَخَارِ

۱۵۲۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتُظْهِرُ الْفِتْنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَدَجُ قَالُوا وَمَا الْهَدَجُ قَالَ الْقَتْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

فتنوں کی شدت کی انتہا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک لوگوں پر ایسا دن نہ آجائے جس میں قاتل کو یہ معلوم نہ ہو گا کہ اس نے مقتول کو کیوں قتل کیا اور نہ مقتول کو یہ معلوم ہوگا کہ اس کو کیوں مارا گیا۔ صحابہ نے پوچھا یہ کیوں نہ ہوگا۔ فرمایا ہرج (یعنی فتنہ) قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ (مسلم)

۱۵۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يُدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَيَقِيلُ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ الْهَدَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

پر فتن ماحول میں دین پر قائم رہنے والے کی فضیلت

حضرت معقل بن یسارؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فتنہ کے زمانے میں عبادت کا ثواب اتنا ہوگا جتنا کہ میری طرف ہجرت کرنے کا ثواب ہے۔ (مسلم)

۱۵۲۶ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَدَجِ كَهَجْرَةِ إِلَى سَؤَاءٍ مُسْلِمٌ۔

مظالم پر صبر کرو اور یہ جانو کہ آنے والا زمانہ موجودہ زمانہ سے بھی بدتر ہوگا

حضرت زبیر بن عدیؓ کہتے ہیں کہ ہم انس بن مالکؓ کے پاس گئے اور ان سے حجاج کے مظالم کی شکایت کی انہوں نے کہا صبر کرو اس لئے کہ آئندہ جو زمانہ آئیگا وہ گزشتہ سے بدتر ہوگا (اور اسی طرح اس کے بعد کا زمانہ اس سے بدتر ہوگا) یہاں تک کہ تم خدا سے جا ملو۔ یہ بات میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ (بخاری)

۱۵۲۷ وَعَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَسَكُونَا إِلَيْهَا مَا نَلْقَى مِنَ الْحُجَّاجِ فَقَالَ أَصْبِرُوا فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ سَؤَاءٌ إِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ أَشْرَمُ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوُا رَبَّكُمْ سَمْعَةً مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

فصل دوم

حضور نے قیامت تک پیدا ہونے والے اس اُمرت کے فتنہ پردازوں کے بارے میں خبر دے دی تھی۔

۱۵۸ عَنْ حَدِیْقَةَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي أَنِّي أَصْحَابِي أَمْ تَنَاسُوا وَاللَّهِ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدٍ فَنَنْتِ إِلَى أَنْ تَنْقُضِيَ الدُّنْيَا يَبْلُغُ مَنْ مَعَهُ ثَلَاثَ مِائَتٍ فَصَاعِدًا إِلَّا قَدْ سَمَّاهُ لَنَا بِاسْمِهِ وَإِسْمِ أَبِيهِ قَبِيلَتَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

حضرت حدیفہؓ کہتے ہیں قسم ہے خدا کی میں نہیں کہہ سکتا میرے دوست (واقعی) بھول گئے ہیں یا بھول جانے کا اظہار کرتے ہیں حقیقت میں نہیں بھولے قسم ہے خدا کی رسول اللہؐ نے کسی ایسے شخص کا ذکر نہیں چھوڑا جو آج سے قیامت کے دن تک فتنہ کا باعث ہوگا یعنی اس فتنہ برپا کرنے والے شخص کا جس کے ساتھیوں کی تعداد تین سز تک یا تین سو سے زیادہ ہو یہاں تک کہ ہم کو اس کا اس کے باپ کا اور اس کے قبیلہ تک کا نام بتا دیا۔ (ابوداؤد)

گمراہ کرنے والے و تائب

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اپنی امت کیلئے جن لوگوں سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ گمراہ کرنے والے امام ہیں۔ اور جب میری امت میں تلوار چل جائے گی تو پھر قیامت تک نہ رکے گی (یعنی جب) امت محمدیہ میں قتال شروع ہو جائیگا تو قیامت ہی پر جا کر ختم ہوگا۔ (ابوداؤد - ترمذی)

۱۵۹ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْإِئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ وَإِذَا وَضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يَزَلْ نَحْمِلُهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ -

خلافت راشدہ کی مدت کے بارے میں پیش گوئی

حضرت سفینہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خلافت تیس سال تک رہے گی پھر یہ خلافت بادشاہت ہو جائے گی سفینہؓ اوی اس حدیث کو بیان کر کے کہتا ہے کہ حساب کر کے دیکھو حضرت ابوبکرؓ کی خلافت دو سال حضرت عمرؓ کی خلافت دس سال حضرت عثمانؓ کی خلافت بارہ سال اور حضرت علیؓ کی خلافت چھ سال۔ (احمد - ترمذی - ابوداؤد)

۱۶۰ وَعَنْ سَفِينَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يَكُونُ مُلْكًا ثُمَّ يَقُولُ سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ سِنَتَيْنِ وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَةَ وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ وَعَلِيَّ سِنَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ -

آنے والے زمانوں کے بارے میں پیش گوئی

حضرت حدیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس زمانہ خیر کے بعد کیا شر ہوگا جیسا کہ اب سے پہلے شر تھا؟ یعنی جس طرح اسلام سے پہلے بُرائی پھیلی ہوئی تھی کیا موجودہ زمانہ خیر کے بعد بھی بدی کا زمانہ آئے گا، آپ نے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا۔ پھر اس سے بچنے کی کیا صورت ہے۔ فرمایا۔ تلوار۔ میں نے عرض کیا کیا تلوار کے بعد دھننی لڑنے کے بعد مسلمان باقی رہیں گے فرمایا ہاں سلطنت اور حکومت ہوگی

۱۶۱ وَعَنْ حَدِیْقَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْكُونُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شُرٌّ كَمَا كَانَ قَبْلَهُ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا الْبَعْضَةُ قَالَ السَّيْفُ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ السَّيْفِ بَقِيَّةٌ قَالَ نَعَمْ تَكُونُ إِمَارَةً عَلَى إِقْدَاءٍ وَهَذَا نَتُّ عَلَى دَخْنٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْشَأُ

۵۸ اس حساب میں سال کی کسروں کو بیان نہیں کیا گیا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت ۲ سال ۴ ماہ حضرت عمرؓ کی خلافت دس سال ۶ ماہ

حضرت عثمانؓ کی خلافت چند روز کم بارہ سال حضرت علیؓ کی خلافت ۴ سال ۹ ماہ اور حضرت حسنؓ کی خلافت ۵ ماہ۔ ۱۲

دُعَاةُ الضَّلَالِ فَإِنْ كَانَ لِلَّهِ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةٌ جَدَدًا ظَهَرَكَ وَأَخَذَ مَا لَكَ فَأَطَعَهُ وَإِلَّا فَمِتْ وَأَنْتَ عَاضٌ عَلَى جَذَلٍ شَجَرَةٍ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَخْرُجُ الدَّجَالُ بَعْدَ ذَلِكَ مَعَ نَهْرٍ وَ نَارٍ فَمَنْ دَقَعَ فِي نَارِهِ وَجِبَ أَجْرُهُ وَ حُطَّ وَشْرُهُ وَمَنْ دَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجِبَ وَشْرُهُ وَحُطَّ أَجْرُهُ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ يَنْتَجِ الْبُھْرُ فَلَا يُرَكَّبُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَفِيهَا آيَةٌ قَالَ هَذُنْتَ عَلَى دَخْنٍ وَجَمَاعَةٌ عَلَى أَقْدَاٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْهَذُنْتَ عَلَى الدَّخْنِ مَا هِيَ قَالَ لَا تَزْجَعُ قُلُوبُ أَقْوَامٍ عَلَى الَّذِي كَانَتْ عَلَيْهِ قُلْتُ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ فَتَنَتْ عَمِيَاءُ دَهْمَاءُ عَلَيْهِمَ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ النَّارِ فَإِنْ مِتَّ يَا حَذِيفَةَ وَأَنْتَ عَاضٌ عَلَى جَذَلٍ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ سَوَاءٌ أَلْبُودَاؤُ د-

جس کی بنیاد فساد پر ہوگی اور صلح کی بنیاد کدورت پر ہیں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ فرمایا۔ اس کے بعد گمراہی کی طرف بلانے والے لوگ پیدا ہوں گے اگر اس وقت کوئی بادشاہ ہو اور وہ قیری کمر پر کھڑے مائے اور تیرا مال بھی چھین لے تب بھی تو اس کی اطاعت کر۔ اور اگر کوئی بادشاہ نہ ہو تو کسی درخت کی جڑ میں بیٹھ جا یعنی پناہ کی جگہ اور وہیں مرجا میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ فرمایا پھر دجال نکلے گا اس شان سے کہ اس کے ساتھ پانی کی نہر ہوگی اور آگ پس جو شخص اس کی آگ میں پڑا اس کا اجر ثابت و قائم ہو گیا اور اس کے گناہ دور ہو گئے اور جو شخص اس کی نہر میں پڑا اس کا گناہ ثابت و قائم رہا اور اس کا اجر جہاننا رہا میں نے عرض کیا پھر کیا ہوگا۔ فرمایا پھر گھوڑے کا بچہ جنایا جائیگا۔ اور وہ سواری کے قابل ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ اور ایک دینیت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس وقت صلح ہوگی ظاہر میں اور باطن میں کدورت ہوگی اور لوگوں کا اجتماع ناخوشی کے ساتھ ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کدورت پر صلح ہونے کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا قوموں کے دل اس حال پر نہ ہونگے جس پر پہلے تھے (یعنی لوگوں کے دل اتنے نرم نہ ہوں گے جیسے آغاز اسلام میں تھے) میں نے عرض کیا کیا بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی۔ فرمایا ہاں۔ اور وہ ایک اندھا اور بہر افتنہ ہے۔ اس فتنہ کی طرف لوگوں کو بلانے والے ہونگے۔ گویا وہ دوزخ کے دروازوں پر کھڑے لوگوں کو بلا رہے ہیں پس اگر اے حذیفہ! اس وقت تو درخت کی جڑ کو اپنی پناہ گاہ بنالے اور وہیں مرجائے تو یہ اس سے بہتر ہوگا کہ تو ان لوگوں میں سے کسی فریق کا اتباع کرے۔ (البوداؤد)

خلافت راشدہ کے بعد پیش آنے والے روح فرسا واقعات کے بارے میں پیش گوئی

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں میں ایک روز گدھے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا جب ہم مدینہ کے گھروں سے آگے نکل گئے (یعنی مدینہ کے باہر) تو آپؐ مجھ سے فرمایا۔ ابو ذرؓ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ مدینہ میں بھوک (یعنی قحط) ہوگی تو لیتر سے نہ اٹھ سکے گا اور اپنی مسجد تک (ضعف کے سبب) مشکل سے پہنچ سکے گا میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا (اس وقت) پرہیزگاری اختیار کر (یعنی بھوک پر صبر کر اور حرام و مستحب مال سے اپنے آپ کو بچا) پھر آپؐ نے فرمایا ابو ذرؓ! اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ مدینہ میں موت کا بازار گرم ہوگا اور مکان کی قیمت غلام کی قیمت کے برابر ہو جائے گی یہاں تک کہ قبر کی جگہ غلام کی قیمت میں بچنے لگے گی (یعنی کثرتِ اموات سے یہ حال ہوگا کہ ایک

۵۱۶۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كُنْتُ سَرْدِيفًا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا جَاوَزْنَا بَيُوتَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ جُوعٌ تَقُومُ عَنْ فِرَاشِكَ وَلَا تَبْلُغُ مَسْجِدَكَ حَتَّى يُجْهِدَكَ الْجُوعُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَعَفَّفُ يَا أَبَا ذَرٍّ قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ مَوْتُ يَبْلُغُ الْبَيْتَ الْعَبْدَ حَتَّى أَتَى

يُبَاعُ الْقَبْرِ بِالْعَبْدِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ
رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ تَصْبِرُ يَا أَبَا ذَرٍّ
قَالَ كَيْفَ بِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا كَانَ
بِالْمَدِينَةِ قَتَلْتَ تَغْمَرُ الدِّمَاءُ أَجْجَارَ
الذَّيْتِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ
قَالَ تَأْتِي مَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ وَ
أَتَبَسُّ السَّلَاحَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ
إِذَا قُلْتُ فَكَيْفَ أَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ
السَّيْفِ فَالْقِ نَاحِيَةَ ثَوْبِكَ عَلَى
وَجْهِكَ لِيَبُوءَ بِرَأْسِكَ وَإِنَّهُ سَوَادُ
أَبُو دَاوُدَ -

قبر کی جگہ غلام کی قیمت کے برابر ہو جائے گی، میں نے عرض کیا اللہ اور
اس کا رسول بہتر جانتے ہیں (یعنی مجھ کو اس وقت کیا کرنا چاہئے اس کا
حال خدا اور اس کے رسول ہی کو معلوم ہے میں نہیں جانتا) فرمایا - ابو ذرؓ!
(اس وقت) صبر کر (یعنی اس مصیبت پر صبر کر کہ کہیں بھاگ کر نہ جا) پھر حضور
نے فرمایا ابو ذرؓ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا - جب کہ مدینہ میں قتل کا بازار
گرم ہوگا جس کا خون مقام اجار الزیت کو ڈھانک لیگا (یعنی خون سے مقام
مذکور بھر جائیگا گویا وہاں خون کی نالیاں بہہ نکلیں گی) میں نے عرض کیا اللہ اور
اس کا رسول بہتر جانتے ہیں کہ اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہئے آپ نے فرمایا
تو اپنے اس امام کے پاس چلا جا جس کا تو تابع ہے - میں نے عرض کیا
کیا اس وقت میں اپنے بدن پر ہتھیاروں کو سجالوں (اور فتنہ انگیز
قوم سے لڑوں) فرمایا (اگر تو ایسا کرے گا) تو تو اس قوم (کے گناہ)
میں شریک ہو جائے گا - پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر میں کیا کروں

فرمایا اگر تو تلوار کی چمک سے ڈر جائے تو اپنے منہ پر اپنے کپڑے کا ایک حصہ ڈال لے تاکہ قاتل تیرا گناہ اور اپنا گناہ ساتھ لے کر

واپس جائے - (ابوداؤد) پُر فتن ماحول میں نجات کی راہ

۱۶۲۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكَ إِذَا أَبْقَيْتَ فِي
حُثَالَتِي مِنَ النَّاسِ مَزَجَتْ عَنْهُمُ دُهُمُ
وَأَمَّا نَاهُهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هَكَذَا
وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالَ فَبِمَ
تَأْمُرُنِي قَالَ عَلَيْكَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعُ
مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ
وَإِيَّاكَ وَاعْوِزْهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ أَلْزِمُ
بَيْتَكَ وَأَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَخُذْ
مَا تَعْرِفُ وَدَعُ مَا تُنْكِرُ وَعَلَيْكَ
بِأَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعُ أَمْرَ
الْعَامَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ -

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا عبداللہ! تو اس وقت کیا کرنا چاہے کہ تجھ کو ناکارہ لوگوں میں چھوڑ دیا
جائے گا (یعنی جب کہ خداوند تعالیٰ تجھ کو ناکارہ اور بُرے لوگوں میں زندگی
بسر کرنا موقع دے گا) ان کے عہد اور امانتیں مخلوط اور غیر مخلوط ہوں گی
(یعنی عہد شکن اور خائن ہوں گے) اور آپس میں اختلاف رکھیں گے اس
طرح یہ کہہ کر آپ نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے کے
اندر داخل کیں اور فرمایا کہ وہ اس طرح ایک دوسرے سے مختلف ہونگے
عبداللہؓ نے عرض کیا (اگر میں وہ زمانہ پاؤں) تو آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں
فرمایا - اس چیز کو اختیار کر جس کو تو حق جانتا ہے اور اس چیز کو چھوڑ دے
جس کو تو بُرا جانتا ہے اور اپنے آپ کو لازم پکڑ لے (یعنی صرف اپنے کو
سنجھا لے) اور عوام سے دور رہ (یعنی عوام کے معاملات میں دخل
نہ لے) اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں - اپنے گھر میں پرارہ - اپنی
زبان کو قابو میں رکھ - اس چیز کو اختیار کر جس کو تو اچھا جانتا ہے - اور اس
کو چھوڑ دے جس کو بُرا سمجھتا ہے اور صرف اپنی ذات کو سنبھال اور عوام کے معاملات سے کہی تعلق نہ رکھ - (ترمذی)

قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والے فتنوں کی پیش گوئی

حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت
آنے سے پہلے نئے وقوع میں آئیں گے جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کے

۱۶۲۳ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ

السَّاعَةِ فَنَنَّا كَقَطْرِ اللَّيْلِ الْمَظْلَمِ يُصْبِحُ
الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُؤْمِنُ كَافِرًا وَيُؤْمِنُ
مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ
مِنَ الْفَاحِشِ وَالْبَاسِ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ
السَّاعِي فَكَسِرُوا فِيهَا قَسِيَكُمْ وَقَطَّعُوا
فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَاضْرِبُوا سِيُوفَكُمْ
بِالْحِجَارِ فَإِنْ دَخَلَ عَلَى أَحَدٍ مِّنْكُمْ
فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنِ آدَمَ سَادَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ ذِكْرُ أَلِي قَوْلِهِ خَيْرٌ مِّنَ
السَّاعِي ثُمَّ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ
كُونُوا إِحْلَاسَ بِيُؤْنِكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ
الْتَرْمِذِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِرُوا فِيهَا قَسِيَكُمْ
وَقَطَّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ وَالزُّمُوفُ فِيهَا أَجُوفٌ
بِيُؤْنِكُمْ وَكُونُوا كَابْنِ آدَمَ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحٌ غَرِيبٌ

فتنوں کے وقت سب سے بہتر شخص کون ہوگا؟

۵۱۶۵ وَعَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْرِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِيهَا قَالَ رَجُلٌ
فِي مَا شِئْتَهُ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ
أَخْلَدَ بِرَأْسِ قُرْسِهِ يَخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ام مالک بہرہیہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فتنہ کے قریب وقوع میں آنیکا ذکر فرمایا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!
اس وقت لوگوں میں بہتر شخص کون ہوگا۔ فرمایا وہ آدمی جو اپنے موافق میں
ہے ان کا حق (زکوٰۃ وغیرہ) ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول
رہے گا وہ آدمی جو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر چلے گا اور وہ دشمنان اسلام کو
ڈراتا ہو اور دشمن اسکو ڈراتے ہوں (یعنی فتنہ کو چھوڑ کر وہ دشمنان اسلام سے بچے۔

فتنہ کا ذکر

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے۔ قریب ہے ایک بڑا فتنہ جو سارے عرب کو گھیرے گا۔
مے مقتول و زخم میں جائیں گے اس فتنہ میں زبان کھولنا (یعنی
لوگوں کو بُرا کہنا اور عیب گیری کرنا) تلوار مارنے سے بھی زیادہ
خطرناک ہوگا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے قریب، کہ گونگے بہرے فتنہ کا ظہور ہوگا جو شخص اس فتنہ کے قریب جائے
گایا اسکو دیکھے گا فتنہ اس کو دیکھے گا اور اس کے قریب آجائیگا اس

۵۱۶۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ
فِتْنَةٌ تَسْنُطُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّاسِ
اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ وَفِعِ السَّيْفِ سَوَاهُ
الْتَرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

۵۱۶۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُونُ فِتْنَةٌ صَمَاءُ
بُكْمًا وَعُمَيَّا مِّنْ أَشْرَفَ لَهَا اسْتَشْرَفَتْ لَهُ وَ

إِشْرَافُ اللَّسَانِ فِيهَا كَوْنُ السَّيْفِ رَاةً أَبُودَاؤُدَ
چند فتنوں کے بارے میں پیش گوئی

۵۱۶۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا قُعُودًا
عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَازَلَنَا
الْفِتْنُ فَكَثُرَ فِي ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ
الْأَحْلَاسِ فَقَالَ قَاتِلُ قَاتِلُ وَمَا فِتْنَةُ
الْأَحْلَاسِ قَالَ هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ
ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَاوِدِ وَدَخْنُهَا مِنْ تَحْتِ
قَدْحِي رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَزْعُمُ
أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي إِنَّمَا أَوْلِيَايَ
الْمُتَّقُونَ ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ
كَوْرَكَ عَلَى صِلَةٍ ثُمَّ فِتْنَةُ الدَّهَبِ بَاءِ
لَا تَدْعُ أَحَدًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا
لَطَمَتْهُ لَطْمَةً فَإِذَا قِيلَ الْقَضِيتُ
تَمَادَّتْ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا
وَلَيْسَ كَافِرًا حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى
فُسْطَاطَيْنِ فُسْطَاطِ إِيْمَانٍ لَا نِفَاقَ
فِيهِ وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لَا إِيْمَانَ فِيهِ
فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ كَانَتْ تُنْظَرُ وَالِدَ الْجَالِ
مِنْ يَوْمِهَا أَوْ مِنْ غَيْرِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فتنوں کا ذکر کیا اور بہت زیادہ قریب ذکر کیا یہاں
تک کہ احلاس کے فتنہ کا بیان کیا یعنی اس فتنہ کا جو عرصہ راز تک قائم
ہے گا، ایک شخص نے پوچھا احلاس کا فتنہ کیا ہے (یعنی اس کی کیفیت کیا
ہے) آپ نے فرمایا وہ بھاگنا ہے (یعنی لوگ ایک دوسرے کے خوف سے
بھاگ نکلیں گے) اور زبردستی مال کا پھین لینا اور پھر سرار کا فتنہ ہوگا
(یعنی خوش حالی، اسراف اور عیش و عشرت کا فتنہ) اس فتنہ کی تاریکی ایک
شخص کے قدموں کے نیچے سے سکے گی جو میرے اہلبیت میں سے ہوگا۔
(یعنی یہ شخص فتنہ کا بانی ہوگا) وہ شخص یہ خیال کرے گا کہ وہ میرے
خاندان سے ہے لیکن حقیقت میں مجھ سے نہ ہوگا (یعنی وہ اگرچہ میرے
خاندان سے ہوگا لیکن میرے طریقہ پر نہ ہوگا) اس فتنہ میں میرے دوست
پر سیزگار لوگ ہوں گے پھر لوگ ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرینگے
جو کوٹھے کے اوپر لی کے مانند ہوگا (یعنی جس طرح پسلی کوٹھے کے اوپر
غیر مستقیم ہوتی ہے اسی طرح وہ غیر مستقیم مزاج ہوگا) اس کے بعد
دہسما کا فتنہ ہوگا (یعنی سیاہ و تاریک فتنہ) یہ فتنہ میری امت میں سے
کسی کو مانتی نہ چھوڑے گا اور ہر شخص پر ایک طمانچہ لگائے گا (یعنی ایک
شخص بھی اس کے اثر سے محفوظ نہ رہے گا) پھر جب کہا جائیگا کہ فتنہ ختم ہو گیا
کہ اس کی مدت کچھ اور بڑھ جائے گی اور اس کے بعد یہ فتنہ طول کھینچے گا۔

آدمی صبح کو مومن اٹھے گا اور شام کو کافر ہو جائیگا یہاں تک کہ آدمی وہ خیموں میں تقسیم ہو جائیں گے (یعنی دو فرقوں میں منقسم ہو جائیں گے)
ایک خیمہ ایمان کا ہوگا جس میں اتفاق ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا ہوگا جس میں ایمان نہ ہوگا جب ایسا موقع میں آجائے تو تم دجال کا انتظار
کرو (یعنی اسی روز یا دوسرے دن) (ابوداؤد)

زمانہ نبوی کے بعد عرب میں ظہور پذیر ہونے والے فتنہ کی پیش گوئی

۵۱۶۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ دَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدِ اخْتَرَبَ
أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بد نصیبی
عرب کی کہ فتنہ قریب آگیا پس فتنہ میں وہ شخص کامیاب ہوگا جس نے
اپنا ہاتھ روک لیا۔ (ابوداؤد)

فتنہ و فساد سے دور رہنے والا شخص نیک نجات ہے

۵۱۷۰ وَعَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنُ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ

حضرت مقداد بن اسودؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہ فرماتے سنا ہے خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو فتنوں سے دور رکھا
گیا۔ خوش نصیب وہ شخص ہے جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا

جَبَّ الْفِتْنُ إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جَبَّ الْفِتْنُ وَ
لَمَنْ ابْتَلَىٰ فَصَبَرَ نَوَاهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -
خوش نصیب وہ شخص ہے جس کو فتنوں سے دور رکھا گیا۔ اور
خوش نصیب ہے وہ شخص جو فتنوں میں مبتلا ہوا اور صبر کیا۔ (ابوداؤد)

چند پیش گوئیاں

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
میری امت میں جب لو ارجل جائے گی تو قیامت تک اس کا سلسلہ
جاری رہے گا اور اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میری
امت کے بعض قبائل مشرکوں میں نہ جا لیں گے اور جب تک میری
امت کے بعض قبائل بنوں کی پرستش نہ کرنے لگیں گے اور میری امت
میں تیس جھوٹے نبی ظاہر ہوں گے ان میں سے ہر شخص یہ خیال رکھا ہوگا
کہ وہ خدا کا نبی ہے۔ اور واقعہ یہ ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے
بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت
حق پر رہے گی اور دشمنوں پر غالب۔ جو لوگ اس جماعت کی
مخالفت کریں گے وہ اس کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ خدا
کا حکم آجائے (یعنی قیامت قائم ہو یا وہ وقت آجائے کہ اسلام سب
پر غالب ہو جائے۔) (ابوداؤد - ترمذی)

۱۵۱۱ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ تَرْفَعْ
عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ
قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ وَأَنَّ سَيَكُونُ
فِي أُمَّتِي كَذَابُونَ تَلْثُونَ كُلَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ
نَبِيُّ اللَّهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ
بَعْدِي وَلَا تَنَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى
الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ
حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
الترمذی۔

ایک پیش گوئی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
اسلام کی چکی پینیس برس یا پچیس برس یا سینتیس برس تک چلتی رہے گی
پھر اگر لوگ ہلاک ہوں (یعنی اختلاف کریں) تو وہ ان کی راہ پر ہوں گے
جو ہلاک ہوئے (یعنی جو لوگ اگلی امتوں میں سے انکار دین اختیار کرنے
کے سبب ہلاک ہوئے) اور اگر ان کے دین باقی رہے تو پھر اس کا
سلسلہ ستر برس تک رہے گا۔ میں نے عرض کیا یہ ستر برس ان
سالوں سے بعد ہوں گے جن کا ذکر ہوا یا موائے۔ فرمایا۔ جو زائر گزارا اس

۱۵۱۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدُورُ رَحَى الْإِسْلَامِ
خَمْسِينَ وَثَلَاثِينَ أَوْ سِتَّ وَثَلَاثِينَ أَوْ سَبْعَ وَثَلَاثِينَ
فَإِنْ يَهْلِكُوا فَبَيْلٌ مِّنْ هَٰذِهِ وَإِنْ يَقُمْ لَهُمْ
دِينُهُمْ يَقُمْ لَهُمْ سَبْعِينَ عَامًا قُلْتُ أَمَّا
بَقِي أَوْ مِمَّا مَضَىٰ قَالَ مِمَّا مَضَىٰ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ۔

کے بعد سے یعنی اسلام کے بعد سے۔ (ابوداؤد) فصل سوم

ایک واقعہ ایک پیش گوئی

حضرت ابوداؤد لنبیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ
حنین میں تشریف لے گئے تو آپ کا گزر مشرکوں کے ایک رختہ پر ہوا
جس پر مشرک لوگ ہتھیار لگایا کرتے تھے اور اس کا نام ذات انواط تھا۔
(یعنی مشرک لوگ اس پر ہتھیار رکھ کر یا لٹکا کر اسکے گرد طواف کیا کرتے
تھے) بعض لوگوں نے (جوتے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے) عرض
کیا یا رسول اللہ! ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط بنا دیجئے جیسا کہ

۱۵۱۳ وَعَنْ أَبِي وَاقِسٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى غَزْوَةِ
حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ كَانُوا يُعَلِّقُونَ
عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ الْأَوَاطِ
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ
أَوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ الْأَوَاطِ فَقَالَ رَسُولُ

مشرکوں کا ذاتِ انواط ہے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! یہ تو تم نے ایسا سوال کیا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے کیا تھا۔ یعنی یہ کہ جیسا کافروں کا خدا ہے یعنی بت ایسا ہی خدا ہمارے لئے بنا دیجئے۔ تم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ تم ان لوگوں کی راہ پر چلو گے جو تم سے پہلے تھے یعنی ان قوموں کی راہ پر جو پہلے گزر چکی ہیں۔ (ترمذی)

اللَّهُ صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ هَذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمُ آلِهَةٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سَوَاءٌ الْمَرْمِيَّةُ.

حند فتنوں کا ذکر

حضرت ابن مسیب کہتے ہیں کہ واقع ہوا پہلا فتنہ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قتل کہ جنگ بدر میں شریک ہونے والے صحابہ میں سے کوئی باقی نہیں رہا پھر دوسرا فتنہ واقع ہوا یعنی حرہ کا واقعہ اس میں ان صحابہ میں سے کوئی باقی نہ رہا جو حدیبیہ میں شریک تھے۔ پھر تیسرا فتنہ واقع ہوا اور وہ نہ گیا کہ لوگوں میں قوت اور قزبہ ہی ہو یعنی اس میں صحابہ اور تابعین کی قوت ختم ہو گئی اور ان میں سے ایک شخص بھی باقی نہیں رہا۔ (بخاری)

۵۱۴۲ وَعَنْ ابْنِ الْمَسِيْبِ قَالَ دَفَعْتُ الْفِتْنَةَ الْأُولَى يَعْنِي مَقْتَلَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ بَدْرٍ أَحَدٌ ثُمَّ دَفَعْتُ الْفِتْنَةَ الثَّانِيَةَ يَعْنِي الْحَرَّةَ فَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَصْحَابِ الْحَدِيبَةِ أَحَدٌ ثُمَّ دَفَعْتُ الْفِتْنَةَ الثَّالِثَةَ فَلَمْ تَرَفَعْ وَبِالنَّاسِ طَبَاخُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

بَابُ الْبَلَاءِ وَفَصْلُ الْوَيْلِ جَنَاحُ جَنَاحٍ وَفَتْحُ جَنَاحٍ

کچھ اور چیزیں جن کا قیامت آنے سے پہلے وقوع پذیر ہونا نہایت ضروری ہے۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ ویرے گردہ آپس میں زلزلے گئے۔ ان گردہوں کے درمیان زبردست قتال ہوگا اور دونوں کا ایک ہی دعویٰ ہوگا یعنی دونوں مسلمان ہوں گے اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ مکار فساد اور فزنی لوگ پیدا نہ ہو جائیں گے جو خدا اور رسول پر جھوٹ بولیں گے۔ ان کی تعداد دس کے قریب ہوگی ان میں سے ہر ایک کا خیال یہ ہوگا کہ وہ خدا کا رسول ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ علم نہ اٹھالیا جائیگا اور قیامت اس وقت تک آئے گی جب تک کہ بہت سے زلزلے نہ آئیں گے۔ اور قیامت نہ آئے گی جب تک کہ ماز قریب نہ آجائیگا۔ (یعنی امام مہدی یا خوشحالی کا زمانہ) اور قیامت نہ آئے گی جب تک کہ فتنوں کا ظہور نہ ہوگا۔ اور قیامت نہ ہوگی جب تک کہ ہرج و مرج واقع نہ ہوئے گا۔ اور قیامت نہ ہوگی جب تک کہ مال دولت کی اتنی زیادتی نہ ہو جائے گی کہ مال والا خیرات لینے

۵۱۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعَوَاهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ تَرِيبُ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَحَتَّى يُفْبَضَ الْعِلْمُ وَيُكْثِرُ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَظْهَرَ الْفِتْنُ وَيَكْثُرَ الْهَرَجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ خِيَكُمُ الْمَالُ فَيَقْبِضَ حَتَّى يَهْمَ رَبُّ الْمَالِ مَرَجٌ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَحَتَّى يَعْرِضَهُ نَبَقُ الْوَيْلِ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا رَاحَ

والے کو ڈھونڈنے میں پریشان نہ ہو جائیگا۔ وہ جس شخص کے سامنے صدقہ پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھ کو اس کی ضرورت حاجت نہیں ہے اور قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ لوگ لمبی اور وسیع عمارتوں کے بنانے پر فخر نہ کریں گے اور جب تک کہ آدمی کسی قبر کے پاس سے گذرتا ہو اپنے بچے کا کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔ اور جب تک آفتاب مغرب کی طرف سے طلوع نہ ہوگا۔ پس جب آفتاب مغرب سے نکل آئیگا اور لوگ اس کو دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے یہ وہ وقت ہوگا کہ کسی شخص کو اس کا ایمان لانا نفع نہ دیکھا جیتک کہ وہ پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا۔ اور نہ کوئی نیک کام کرنا مفید ہوگا جب تک کہ پہلے سے نیک کام نہ ہوگا۔ اور البتہ قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ دو شخصوں نے اپنا کپڑا خرید و فروخت کے لئے کھولا ہوگا اور وہ نہ تو اس کو فروخت کر چکے ہوں گے اور نہ لپیٹ کر رکھ سکے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور البتہ اس حال میں قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر چلا ہوگا اور اس کو پینے نہ پایا ہوگا کہ قیامت آجائے گی اور البتہ اس حال میں قیامت قائم ہوگی کہ ایک شخص اپنے حوض کو لپیٹا ہوگا تاکہ اس میں اپنے جانوروں کو پانی پلائے اور وہ پانی نہ پلائے پایا ہوگا کہ قیامت آجائی (بخاری و مسلم)

لِي بِهِ وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُيَّانِ
وَحَتَّى يَهْرَأَ الرَّجُلُ لِقَبْرِ الرَّجُلِ قِيْقُولُ
يَلِيْتَنِي مَكَانًا وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ
مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا أَطْلَعَتْ وَرَأَاهَا
النَّاسُ آمَنُوا أَجْبَعُونَ فَاذَلِكَ
حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ
آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا
خَيْرًا وَكَلْتَقَوْمَنْ السَّاعَةِ وَقَدْ نَشَرَ
الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا
يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَكَلْتَقَوْمَنْ
السَّاعَةِ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ
بَلْبَنٍ لِقَحْنِهِ فَلَا يَطْعُمُهُ وَكَلْتَقَوْمَنْ
السَّاعَةِ وَهُوَ يَلْبِطُ حَوْضًا فَلَا يَسْقِي
فِيهِ وَكَلْتَقَوْمَنْ السَّاعَةِ وَقَدْ سَرَعَ
أُكَلِّمَنَا إِلَى نِيَابِ فَلَا يَطْعُمُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

بعض قوموں سے جنگ کی پیش گوئی

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت نہ آئے گی جب تک تم اس قوم سے جنگ نہ کرو گے جن کی جنابیاں بالدار چڑے کی ہوں گی اور جب تک تم ان نہ کروں گے نہ لڑو گے جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی سرخ چہرے اور ناک بیٹھی ہوئی ہوگی گویا ان کے منہ چمڑوں کی تہ بڑے ڈھالیں ہیں (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ تم خوز اور کرمان سے نہ لڑو گے جو عجمیوں میں سے ہیں اور ان کے چہرے سرخ ہوں گے بیٹھی ہوئی ناک اور چھوٹی آنکھیں گویا ان کے چہرے تہ بڑے ڈھالیں ہیں ان کی جنابیاں بالدار چڑے کی ہوں گی (بخاری) اور بخاری کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ان کے چہرے چوڑے چکے ہوں گے۔

۱۷۷۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَحَتَّى تُقَاتِلُوا الثُّرَاثِيَّ صَغَارَ الْأَعْيُنِ حُمْرُ الْوُجُوهِ ذُلُّ الْأَنْوَابِ كَانَ وَجُوهُهُمْ أَلْبَجَانُ الْمَطْرَقَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۸۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْأَعَاكِجِ حُمْرُ الْوُجُوهِ نُفْسُ الْأَنْوَابِ صَغَارُ الْأَعْيُنِ وَجُوهُهُمْ أَلْبَجَانُ الْمَطْرَقَةِ نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ سَأَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ نَعْلَبٍ عَرَاضُ الْوُجُوهِ.

یہودیوں سے فیصلہ کن جنگ کی پیشین گوئی

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت

۱۷۸۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اس وقت تک نہ آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے نہ لڑینگے پس ارسنگے مسلمان یہودیوں کو یہاں تک کہ یہودی پتھر کے پیچھے چھپنا پھر نکلیا اور سخت کے پیچھے اور پتھر یا درخت یہ کہے گائے مسلمان اے خدا کے بندے ادھر آ میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے اس کو مار ڈال مگر غرقہ کا درخت (ایسا زکے گا) اس لئے کہ وہ یہودیوں کا درخت ہے (مسلم)

ایک قحطانی شخص کے بارے میں پیشین گوئی

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ ایک شخص قحطان میں سے پیدا نہ ہوگا جو لوگوں کو اپنی لاسٹھی سے ہانکے گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہیں گزریں گے رات اور دن (یعنی زمانہ) یہاں تک کہ مالک ہوگا ایک شخص جس کو جہاں کہا جائیگا اور ایک وایت میں یوں ہے کہ مالک ہوگا ایک شخص غلاموں میں سے جس کا نام جہاں ہوگا۔ (مسلم)

کسری کے خزانے کے بارے میں پیشین گوئی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت البتہ فتح کرے گی کسری کے خزانہ کو جو سنبلہ محل میں ہوگا۔ (مسلم)

فتحِ روم و فارس کی پیشین گوئی

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عنقریب کسری (شاہِ فارس) ہلاک ہوگا اور اسکے بعد اور کونی کسری نہ ہو گا اور البتہ قیصر (شاہِ روم) ہلاک ہوگا اور پھر کونی قیصر نہ ہوگا۔ اور ان دونوں بادشاہوں کے خزانے خدا کی راہ میں تقسیم کر دیے جائیں گے اور حضور نے لڑائی کا نام دھوکہ اور فریب رکھا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے بعد تم جزیرہ عرب سے لڑو گے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے ہاتھوں پر فتح کرے گا پھر تم فارس سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح بختے گا پھر تم روم سے لڑو گے اور خدا اس پر بھی تم کو فتح دیگا۔ پھر تم دجال سے لڑو گے اور اس پر بھی خدا تم کو فتح عنایت فرمائے گا۔ (مسلم)

وہ چھ چیزیں جن کا قیامت سے پہلے وقوع پذیر ہونا ضروری ہے

حضرت عوف بن مالک کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک میں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت چمڑے کے خیم میں تشریف

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْبِتَ إِلَى الْيَهُودِيٍّ مِنْ وَرَاءِ النَّجَى وَالنَّجَى يَقُولُ الْحَمْدُ وَالشُّجْرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلَقَ فَتَعَالَ فَأُتِلَ إِلَّا الْغُرْدُ فَإِنَّ مِنْ نَجَى الْيَهُودِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۷۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَمُوتُ النَّاسُ بِعَصَاهُ مُتَّفِقِينَ عَلَيْهِ۔

۵۸۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذَاهِبُ إِلَّا يَأْمُرُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخُرْجَاءُ فِي رَأْيِهِ حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي يُقَالُ لَهُ الْخُرْجَاءُ سَوَاءٌ مُسْلِمٌ۔

۵۸۱ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَتَفْتَحَنَّ عَصَابَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَنْزَالِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَاكَ كِسْرَى فَلَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَتَبْصُرُ لِيَهْلِكَنَّ أَمَّا لَا يَكُونُ قَبْصُرُ بَعْدَهُ وَلَتَقْسِمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَسَمَى الْحَرْبَ خُدَاعَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۳ وَعَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۸۴ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ

رکھتے تھے آپ نے فرمایا قیامت سے پہلے تو چھ چیزوں کو گن اول میری موت دوسرے بیت المقدس کا فتح ہونا تیسرے و بار عام جو ختم میں ہو رہی تھی بیماری کی طرح پھیلے گی جو تھے مال کی زیادتی اس قدر کہ اگر ایک آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے تو وہ ان کو حقیر و ذلیل جانے گا اور اس پر ناراض ہوگا۔ پانچویں فتنہ کا ظہور جس سے عرب کا کوئی گھر بچے گا۔ چھٹے صلح جو تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہوگی پھر رومی عہد شکنی کریں گے اور تمہارے مقابلہ پر انہی نشانوں کے ماتحت آئیں گے جن میں سے ہر نشان کے ماتحت بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔ (بخاری)

رومیوں سے جنگ اور جہال کو قتل کرنے کی پیش گوئی

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے رومی مقام اعماق میں یا ذائق میں آئیں گے اور ان کے مقابلہ پر مدینہ کا ایک لشکر جائے گا۔ جس میں اس وقت کے بہترین لوگ ہوں گے جب وہ لڑنے کے لئے صف باندھیں گے تو رومی ان سے کہیں گے تم ان لوگوں سے لڑنا چاہتے ہیں جو ہمارے لوگوں کو قید کر کے لے آئے ہیں۔ تم سے لڑنا نہیں چاہتے ان لوگوں کو ہمارے مقابلہ پر بھیج دو۔ مسلمان ان کے جواب میں کہیں گے خدا کی قسم ہم ایسا نہیں کریں گے، ہم اپنے ان مسلمان بھائیوں کو تمہارے مقابلہ میں نہ بھیجیں گے پھر مسلمان رومیوں سے لڑیں گے۔ اور ان میں سے ایک تہائی مسلمان رومیوں کے سامنے سے بھاگ جائیں گے خدا ان بھاگنے والے مسلمانوں کی توبہ کو کبھی قبول نہیں کریگا۔ اور ایک تہائی مسلمان شہید ہوں گے۔ اور خدا کے نزدیک بہترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی مسلمان رومیوں پر فتح حاصل کریں گے جن کو خدا تعالیٰ کبھی فتنہ میں نہ ڈالے گا۔ پھر مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کریں گے اور اس کے بعد جبکہ وہ مال غنیمت کو تقسیم کرتے ہوں گے اور اپنی تلواروں کو زینوں کے درخت پر لٹکا دیا ہوگا شیطان ان کے درمیان یہ اعلان کریگا کہ تمہاری عدم موجودگی میں مسیح و جہال تمہارے گھروں میں پہنچ گیا یہ سننے ہی مسلمان قسطنطنیہ سے نکل کھڑے ہوں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی جب قسطنطنیہ سے نکل کر مسلمان شام میں پہنچیں گے تو وہاں خروج کر بگا مسلمان اس سے لڑنے کے لئے تیار ہوں گے اور اپنی صفوں کو درست کرتے ہوئے کرمناز کا وقت آجائیگا اور عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے اور مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے پھر جب حضرت عیسیٰ کو خدا کا دشمن (دجال) دیکھے

أَدْمَرَ فَقَالَ أَعْدُدْ سِنًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَوْتِي ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ مَوْتَانِ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقَعَا مِنَ الضَّرْمِ ثُمَّ اسْتَفَاضَهُ الْمَالُ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةً دِينَارٍ فَيُظِلَّ سَاحِطًا ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ هُدَانَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيُعْدِرُونَ نِيَاثَتَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ الْفَارِوَاةَ الْبُخَارِيَّ

۵۱۸۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الدُّومَرُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِذِائِقٍ يُخْرِجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا انْصَافُوا قَالَتِ الدُّومَرُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَّوْا مِنَّا نَقَاتِلُهُمْ فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا يَخْلَى بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيَقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزُهُمْ ثَلَاثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيَقْتُلُ ثَلَاثُهُمْ أَفْضَلُ الشَّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتَحُهُمُ الثَّلَاثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَحُونَ قُسْطَنْطِينَيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ أَنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْدْيِكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاؤَا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَحْدُدُونَ لِلْقِتَالِ يُسَوِّدُونَ الصُّفُوفَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَوْمُ مَلَهُمْ فَإِذَا سَاحَ عَدُوُّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكْنَا لَا نَذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ دَلِيلُكُمْ

يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ ذَمَّهُ فِي
حَرْبَتِهِ سَوَاءٌ مُسْلِمٌ

گا تو اس طرح گھٹنے لگے گا جس طرح نمک پانی میں گھلتا ہے اگر علیہ علیہ
اسلام اس کو تھوڑی دیر اور چھوڑ دیں اور قتل نہ کریں تو وہ سارا گھل جائے

اور خود مر جائے لیکن خداوند تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کرائیگا پھر حضرت عیسیٰ تمام مسلمانوں کو اپنے نیزے
کا خون دکھائیں گے یعنی جس نیزے سے اس کو قتل کیا ہوگا۔ (مسلم)

۱۸۶۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُقْسَمَ
مِثْرَاتٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ شَحَّ
قَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الشَّامِ
وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْأَسْلَامِ يَعْنِي
الرُّومَ فَيَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً
لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ
حَتَّى يَخْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَوْلًا
وَهُوَ لَا عِلَّاءَ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٌ وَتَفْنِي الشَّرْطَةُ
ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ
لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى
يَخْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هَوْلًا
وَهُوَ لَا عِلَّاءَ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٌ وَتَفْنِي الشَّرْطَةُ
ثُمَّ يَتَشَرَّطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةً لِلْمَوْتِ
لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَمُوتُوا
فَيَفِيءُ هَوْلًا وَهُوَ لَا عِلَّاءَ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٌ وَ
تَفْنِي الشَّرْطَةُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الدَّرَاجِ
نَهَدَ إِلَيْهِمْ يَقِيَّتُ أَهْلُ الْأَسْلَامِ
فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّابَّةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ
مَقْتَلَةً لَمْ يَبْرَ مِثْلَهَا حَتَّى أَنْ الظَّائِرَ
لَيْمُزُ بِجَنَابِ نِهِمْ فَلَا يُخْلِفُهُمْ حَتَّى
يَخْرُ مَيْتًا فَيَتَعَادُ بَنُو الْأَلْبِ كَانُوا
مَائَةً فَلَا يَجِدُ وَنَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا
الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَيَأْتِي غَنِيمَةً يَهْرُحُ
أَوَّي مِثْرَاتٍ يُقْسَمُ بَيْنَهُمْ كَذَلِكَ
إِذْ سَمِعُوا بِبَابِ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ
فَجَاءَهُمُ الصَّرِيحُ أَنَّ الدَّجَالَ قَدْ

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں قیامت اس وقت آئے گی
جبکہ میراث تقسیم نہ کی جائے گی (یعنی احکام شرع پر عمل نہ کیا جائے گا۔)
مسلمان مال غنیمت سے خوش نہ ہوں گے۔ اس کے بعد ابن مسعود نے
اس حقیقت کی تشریح کی اور کہا شام والوں سے لڑنے کے لئے کافر
لشکر جمع کریں گے اور ان کافروں سے مقابلہ کیلئے مسلمان بھی لشکر جمع
کریں گے (کافروں سے مراد رومی ہیں) پھر مسلمان ایک جماعت کو
انتخاب کر کے رومیوں سے مقابلہ کے لئے آگے بھیجیں گے اور اس سے
یہ شرط کریں گے کہ وہ لڑے اور مر جائے اور واپس آئے تو فتح حاصل کر
کے آئے پھر فریقین ایک دوسرے پر حملہ آور ہوں گے یہاں تک کہ دونوں
لشکروں کے درمیان رات چاہل ہو جائے گی اور دونوں فریق اپنی اپنی جگہ
واپس آجائیں گے اور کسی کو فتح حاصل نہ ہوگی۔ لیکن مسلمانوں کی وہ
جماعت جس کو آگے بھیجا گیا تھا فنا ہو جائے گی (دوسرے روز)
مسلمان ایک اور جماعت کو اسی شرط کے ساتھ آگے بھیجیں گے۔
اور دونوں فریق ایک دوسرے سے مقابلہ کریں گے یہاں تک
کہ رات درمیان میں چاہل ہو جائے گی اور دونوں فریق واپس
ہو جائیں گے اور ان میں سے کوئی فتحیاب نہ ہوگا۔ لیکن مسلمانوں
کی وہ جماعت جس کو آگے بھیجا گیا تھا فنا ہو جائے گی (تیسرے
روز) پھر مسلمان ایک جماعت کو آگے بھیجیں گے اسی شرط کے
ساتھ اور دونوں فریق معرکہ آرا ہوں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے
گی اور دونوں فریق واپس ہو جائیں گے جن میں سے کسی ایک کو
بھی فتح حاصل نہ ہوگی اور مسلمانوں کی وہ جماعت جو آگے بھیجی گئی
تھی فنا ہو جائے گی۔ چوتھے روز مسلمانوں کی باقی فوج لڑنے کے
لئے تیار ہوگی اور خدا اس کو کفار پر فتح دے گا یہ لڑائی نہایت سخت
ہوگی مسلمان جان توڑ کر لڑیں گے اور ایسا لڑیں گے کہ اس وقت
تک ایسی لڑائی نہ دیکھی ہوگی یہاں تک کہ اگر برزخہ اطراف لشکر سے
گزرنا چاہے گا تو وہ لشکر کو پیچھے نہ چھوڑ سکے گا۔ یعنی لشکر سے آگے
نہ جاسکے گا کہ مرکز زمین پر گر پڑیگا (یعنی لشکروں کا اتنا پھیلاؤ ہوگا کہ

خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيهِمْ فَبَرَفَضُونَ مَا
فِي أَيْدِيهِمْ وَيَقْبَلُونَ فَيَبْعَثُونَ
عَشَرَ قَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِضُ
أَسْمَاءَ هُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَأَكُونُ
خَبِيرَهُمْ خَيْرُ قَوَارِسَ أَدْمِنُ خَيْرُ
قَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ
رَأَاهُ مُسْلِمٌ۔

وہ ان کے آخر تک نہ پہنچ سکے گا۔ اور خشک کر گر پڑیگا یا نعتشوں
کی بو سے مر جائے گا اور گر پڑیگا پھر شمار کریں گے۔ باب کے
بیٹوں کو جو تعداد میں شلو بخنے اور ان میں سے صرف ایک زندہ بچے گا۔
پھر کس غنیمت سے وہ خوش کئے جائیں گے یا کون کی میراث ان میں
تقسیم کی جائے گی یعنی جہاں مرنے والوں کی اس نذر بڑی تعداد
ہوگی وہاں مال غنیمت اور میراث کی تقسیم سے کس کو مرثہ حاصل ہو
گی (مسلمان اسی حال میں ہوں گے کہ ان کو ایک سخت اڑانی کی خبر
ملے گی جو اس اڑانی سے زیادہ سخت ہوگی پھر مسلمان یہ سراپا

نہیں گے کہ وہاں اس کی عدم موجودگی میں ان کے اہل و عیال میں پہنچ گیا ہے اس خبر کو سنکر وہ سب کچھ بھینک دیں گے۔ اور جدال کی
طرف متوجہ ہو جائیں گے اور دس سواروں کو آگے بھیجیں گے کہ وہ دشمن کا حال معلوم کریں رسول اللہ نے فرمایا مسلمان بنیں۔ اور دس کو آگے
بھیجیں گے مجھ کو ان کے اور ان کے باپوں کے نام معلوم ہیں اور ان کے گھوڑوں کا رنگ بھی وہ بہترین سوار ہیں یا اس وقت روئے
میں پر بہترین سواروں میں سے ہوں گے۔ (مسلم)

کشت و خون کے بغیر ایک شہر کے فتح کرنے کی پیشین گوئی

۱۸۷۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٍ
مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ
قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَقُومُ
السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُوهَا سَبْعُونَ أَلْفًا
مِنْ بَنِي إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا
فَلَمْ يَقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَكَمْ يَدْمُومُوا
بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ
الْدَّارِيُّ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ
ثُمَّ يَقُولُونَ الثَّانِيَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُونَ
الثَّالِثَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ
فَيَفْرَجُ لَهُمْ فَيْدٌ خَلَوْهَا فَيَغْنَمُونَ
فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغْنِمَ إِذْ
جَاءَهُمُ الصَّيْحُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَالَ
قَدْ خَرَجَ فَيَتَرَكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَجْعُونَ
رَأَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے
کسی ایسے شہر کا ذکر سنا جس کے ایک طرف جنگل ہے۔ اور دوسری
جانب دریا۔ صحابہ نے عرض کیا ہاں۔ یا رسول اللہ سنا ہے۔ فرمایا
قیامت آنے سے پہلے حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں
سے ستر ہزار آدمی اس شہر کے لوگوں سے جنگ کریں گے۔
جب حضرت اسحاق کی اولاد اس شہر میں آئے گی تو اس کے اطراف
پر نیام پذیر ہوگی اور وہ ہتھیاروں سے جنگ نہ کرے گی اور نہ
شہر والوں پر تیر چلائے گی وہ صرف لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ
أَكْبَرُ کہیں گے اور شہر کی ایک طرف کی دیوار گر پڑے گی (یعنی
شہر کی پناہ کی دیوار) ثور بن یزید راوی کہتا ہے میرا خیال ہے ابو ہریرہ
نے یہ بتلایا تھا کہ دریا کی جانب دیوار پر وہ دوبارہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہیں گے اور شہر پناہ کی دوسری جانب کی دیوار
جو جنگل کی طرف ہے گر پڑے گی۔ پھر وہ تیسری مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہیں گے اور شہر کا راستہ کھل جائے۔ اور وہ
شہر میں داخل ہو جائیں گے۔ اور شہر میں جو کچھ ہوگا اس کو لوٹ
لیں گے پھر جب وہ مال غنیمت کو تقسیم کرتے ہوں گے ایک
فریادی آئے گا اور کہے گا کہ دجال نکل آیا ہے۔ پس وہ ہر چیز کو چھوڑ
دیں گے اور دجال کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ (مسلم)

فصل دوم

قرب قیامت کے وہ حوادث و وقائع جو یکے بعد دیگرے ظہور پذیر ہوں گے

حضرت معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بیت المقدس کی آبادی جب کمال کو پہنچ جائے گی تو وہ مدینہ کی خرابی و تباہی کا باعث ہوگی اور مدینہ کی خرابی فتنہ اور جنگ عظیم کے پیدا ہونے اور وقوع میں آنے کا سبب ہوگی اور فتنہ کا ظہور اور جنگ عظیم کا وقوع قسطنطنیہ کے فتح کا سبب ہوگا اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج کا سبب - (ابوداؤد)

جنگ عظیم، فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال کی پیش گوئی

حضرت معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جنگ عظیم کا وقوع میں آنا قسطنطنیہ کا فتح ہونا اور دجال کا خروج یہ سب بات مہینے میں ہوگا۔

(ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن بسر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنگ عظیم و فتح قسطنطنیہ کے درمیان چھ برس کا فاصلہ ہوگا۔ اور ساتویں برس دجال نکلے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عنقریب مدینہ میں مسلمانوں کا محاصرہ کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ ان کی آخری حد سلاح ہوگی اور سلاح ایک مقام ہے خیبر کے قریب۔ (ابوداؤد)

مسلمانوں اور عیسائیوں کے باسے میں ایک پیشین گوئی

حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ مسلمانو! تم عنقریب روم سے با امن صلح کرو گے، پھر تم اور رومی باہر مل کر ایک اور دشمن سے مقابلہ کرو گے تم کو درد دی جائے گی یعنی خدا کی طرف سے تم غنیمت حاصل کرو گے اور سلامت رہو گے پھر تم سب (یعنی مسلمان اور رومی) واپس ہو گے اور ایک ایسی جگہ قیام کرو گے جو سبزہ سے شاداب ہوگی اور جہاں میلے ہوں گے وہاں نصرانیوں میں ایک شخص صلیب کو لے کر کھڑا ہوگا اور کہے گا ہم نے صلیب کی برکت سے فتح اور غلبہ حاصل کیا اس پر ایک مسلمان غضب ناک ہو جائیگا اور صلیب کو توڑ ڈالے گا اس وقت رومی عہد کو توڑ دیں گے اور جنگ کے لئے لشکر جمع کریں گے۔ اور بعض راویوں نے اس حدیث میں یہ الفاظ اور بیان کئے ہیں کہ

۵۱۸۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَانُ بَيْتُ الْمُقَدَّسِ خَرَابٌ يَثْرِبُ وَخَرَابٌ يَثْرِبُ خُرُوجُ الْمُحَمَّةِ وَخُرُوجُ الْمُحَمَّةِ فَتَحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ وَفَتْحُ قُسْطَنْطِينِيَّةَ خُرُوجُ الدَّجَالِ سَوَادُهُ الْبُودَاؤُدُ -

۵۱۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَمَّةُ الْعُظْمَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُدٍ سَوَادُهُ الْبُودَاؤُدُ -

۵۱۹۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَبْرَانَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَ الْكُحْمَةِ وَفَتْحِ الْمَدِينَةِ سِتُّ سِنِينَ وَيَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي السَّابِعَةِ رَوَاهُ الْبُودَاؤُدُ وَقَالَ هَذَا أَحْمَدُ

۵۱۹۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ يُوشِكُ الْمُسْلِمُونَ أَنْ يُجَاصِرُوا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَكُونَ أَبْعَدَ مَسَاجِرِهِمْ سِلَاحُهُمْ وَسِلَاحُ قُرَيْبٍ مِنْ خَيْبَرٍ سَوَادُهُ الْبُودَاؤُدُ

۵۱۹۲ وَعَنْ ذِي مَخْبَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا أَمِنًا فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدَاؤُكُمْ مِنْ دَرَاكِكُمْ فَتَنْصَرُونَ وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تَلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضِبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَكُونُ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ تَعْدِي الرُّومِ وَتَجْمَعُ لِلْمَلِكَةِ وَرَادَ بَعْضُهُمْ فَيُشِيرُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى اسْلَاحَتِهِمْ فَيَقْتَتِلُونَ فَيَكْرِهُمُ اللَّهُ تِلْكَ الْعَصَابَةُ

بِالشَّهَادَةِ سَوَآةً أَلْبُودَ أَوْدَ۔
مسلمان اپنے ہتھیاروں کی طرف دوڑ پڑیں گے اور نصرائیوں سے
لڑیں گے پس خداوند تعالیٰ مسلمانوں کی اس جماعت کو شہادت کی بزرگی عطا فرمائے گا۔ (ابوداؤد)

حبشیوں کے بارے میں ایک ہدایت

حضرت عبداللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا یہ تم حبشیوں کو چھوڑ دو اور ان سے کسی قسم کا تعرض نہ کرو جب تک کہ
وہ تم سے کچھ نہ کہیں اور تم سے تعرض نہ کریں اس لئے کہ (آئندہ زمانہ میں)
کعبہ کا خزانہ ایک حبشی ہی نکالے گا جس کی پسند لیاں چھوٹی چھوٹی
ہوں گی۔ (ابوداؤد)

آنحضرت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کہتے ہیں۔
حبشیوں کو چھوڑ دو جب تک کہ وہ تم سے تعرض نہ کریں اور ترکوں کو بھی
چھوڑ دو جب تک کہ وہ تم سے چھیڑ نہ کالیں۔ (ابوداؤد)

ترکوں کے متعلق پیش گوئی

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث
کے سلسلہ میں جس کا شروع یہ ہے کہ تم سے ایک چھوٹی آنکھوں والی قوم
لڑے گی (یعنی ترک) یہ فرمایا کہ تم ان کو دینی ترکوں کو تین بار بھگا دو گے
(یعنی شکست دے کر ان کو تین بار بھگا دو گے) یہاں تک کہ تم ان کو جزیرہ
عرب میں پہنچا دو گے ان کو پہلی مرتبہ شکست دے کر بھگاتے ہوئے لوگ
نجات پا جائیں گے جو بھگا کھڑے ہوں گے اور دوسری مرتبہ شکست
دینے میں ان کے بعض لوگ مارے جائیں گے اور بعض نجات پا جائیں گے
اور تیسری بار شکست میں ان کا خاتمہ ہو جائیگا۔ (ابوداؤد)

بصرہ کے متعلق پیش گوئی

حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے میری امت کے لوگ ایک پست زمین میں پہنچیں گے جس کا نام بصرہ
رکھیں گے وہ جبل نہر کے قریب واقع ہوگا۔ اس نہر پر پل ہوگا
شہر کے سنے والوں کی بڑی تعداد ہوگی اور یہ شہر مسلمانوں کے شہروں
میں سے ہوگا۔ جب آخری زمانہ ہوگا تو قنطورہ کی اولاد ان شہر والوں
سے لڑنے کے لئے آئے گی ان کے منہ چوڑے چکلے ہوں گے۔ اور
چھوٹی چھوٹی آنکھیں۔ یہ لوگ نہر کے کنارے ٹھہریں گے ان لوگوں کو
دیکھ کر شہر کے لوگ تین فرقوں میں منقسم ہو جائیں گے ایک جماعت
ہیلوں کی دُموں اور جنگل میں پناہ حاصل کرے گی (یعنی جنگ سے
بچنے کے لئے زراعت وغیرہ میں مشغول ہو جائے گی) اور یہ جماعت

۱۹۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَزَكُّوا الْحَبَشَةَ
مَا تَزَكُّوكُمْ فَإِنَّهَا لَا يَسْتَحْدِجُكُمْ كَنْزُ
الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۱۹۲ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ دَعَا الْحَبَشَةَ مَا دَعَاكُمْ وَأَتَزَكُّوا
الَّتِي مَا تَزَكُّو سَوَآةً أَلْبُودَ أَوْدَ۔

۱۹۵ وَعَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ يُقَالُ لَكُمْ قَوْمٌ صَغَارُ
الْأَعْيُنِ يَعْنِي التُّرُكُ قَالَ تَسُوُّوهُمْ ثَلَاثَ
مَرَّاتٍ حَتَّى تُلْحَقُوهُمْ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَمَا
فِي السِّيَاقَةِ الْأُولَى فَيَنْجُو مَنْ هَابَ مِنْهُمْ
وَأَمَّا فِي الثَّانِيَةِ فَيَنْجُو بَعْضٌ وَيَهْلِكُ
وَأَمَّا فِي الثَّالِثَةِ فَيُصْطَلِمُونَ أَوْ كَمَا قَالَ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۱۹۶ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ أُنَاسٌ
مِنْ أُمَّتِي بِغَايَةِ يُسْمَوْنَهُ الْبَصَرَةَ
عِنْدَ نَهْرٍ يُقَالُ لَهَا دَجْلَةٌ يَكُونُ عَلَيْهِ
جَسْرٌ يَكْثُرُ أَهْلُهَا وَيَكُونُ مِنْ أَمْصَارِ
الْمُسْلِمِينَ وَإِذَا كَانَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ
جَاءَ بَنُو قَنْطُورَةَ عِرَاضُ الْوُجُوهِ صَغَارُ
الْأَعْيُنِ حَتَّى يَنْزِلُوا عَلَى شَطْرِ النَّهْرِ
فَيَتَفَرَّقُ أَهْلُهَا ثَلَاثَ فِرَاقٍ فَرَقَةٌ
يَأْخُذُونَ فِي أَذْنَابِ الْبَقَرِ وَالْبَرِيَّةِ وَ

ہلاک ہو جائے گی اور ایک جماعت قنطورا کی اولاد سے امن طلب کرے گی اور یہ بھی ہلاک ہو جائے گی اور ایک جماعت اپنے بیوی بچوں کو اپنے پیچھے چھوڑ کر دشمنوں سے لڑے گی اور ان لوگوں کے ہاتھ سے ماری جائے گی۔ یہ لوگ شہید ہوں گے۔ (ابوداؤد)

بصرہ کے متعلق ایک اور پیشین گوئی

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انس! لوگ شہروں کو آباد کریں گے ان میں سے ایک شہر ہوگا جس کو بصرہ کہا جائے گا کہ اگر تو اس شہر کے قریب سے گزرے یا شہر میں داخل ہو تو ان مقامات میں نہ جا جہاں کی زمین شور ہے اور نہ مقام کلا میں جا۔ وہاں کی کھجوروں سے اپنے آپ کو بچا (یعنی استعمال نہ کر) اس کے بازار سے اپنے آپ کو دور رکھ۔ اور وہاں کے بادشاہ اور امیروں کے دروازوں پر نہ جا۔ شہر کے کناروں میں پڑا رہ۔ یا فوجی میں قیام کر (بصرہ کے قریب ایک موضع ہے) اس لئے کہ جن مقامات میں جانے سے تجھ کو منع کیا گیا ہے۔ ان کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ ان پر پتھر برسے گی اور سخت زلزلے آئیں گے اور ایک قوم ہوگی جو شام کو اچھی بجھی ہوگی اور صبح کو بندر اور سوربن جائے گی۔ (ابوداؤد)

بصرہ کے ایک گاؤں کی مسجد کی فضیلت

صالح بن درہم کہتے ہیں کہ ہم بصرہ سے مکہ کو حج کرنے گئے (جب ہم مکہ پہنچے) تو ہم نے ایک شخص کو دیکھا یعنی ابو ہریرہؓ کو، اس نے ہم سے پوچھا کیا تمہارے شہر کے ایک طرف ابلہ نام کوئی آبادی ہے۔ ہم نے کہا ہاں ہے۔ اس نے کہا تم میں سے کون شخص اس کا ذکر لیتا ہے کہ میرے لئے ابلہ کی مسجد عشر میں دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھے (یعنی میری طرف سے نماز پڑھے) اور یہ کہے کہ اس نماز کا ثواب ابو ہریرہؓ کو ملے۔ میں نے اپنے دوست ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ خدا تعالیٰ مسجد عشر سے قیامت کے دن شہداء کو اٹھائے گا اور بدر کے شہداء کے ساتھ ان شہیدوں کے سوا اور کوئی نہ ہوگا (ابوداؤد) راوی کہتا ہے کہ ابلہ میں یہ مسجد نہر فرات کے قریب واقع ہے۔ (اور عنقریب انشاء اللہ) ان فسطاط شام کے ذکر کے بیان میں ابوالدرداء کی حدیث ان فسطاط المسلمین الخ بیان کریں گے۔

هَلَكُوا وَفِرَقَتُهُ يَأْخُذُونَ لِأَنْفُسِهِمْ وَ هَلَكُوا وَفِرَقَتُهُ يَجْعَلُونَ ذُرَارِيَّتَهُمْ وَ هُمْ الشَّهَدَاءُ سَوَاءٌ أَلْبُودَاؤُذُ -

۵۱۹۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ إِنَّ النَّاسَ يُصَيِّرُونَ أَمْصَارًا وَإِنَّ مِصْرًا مِنْهَا يُقَالُ لَهُ الْبَصْرَةُ فَإِنَّ أَنْتَ مَرَدْتُ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فَإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَاءَهَا وَخَيْلَهَا وَسُوقَهَا وَبَابُ أَمْرَاتِهَا وَعَلَيْكَ بِضَوَائِجِهَا فَإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خُسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ وَقَوْمٌ يَبْئِثُونَ وَيُصْبِحُونَ قَرَدَةً وَخَنَازِيرَ سَوَاءٌ أَلْبُودَاؤُذُ -

قوم ہوگی جو شام کو اچھی بجھی ہوگی اور صبح کو بندر اور سوربن جائے گی۔

۵۱۹۸ وَعَنْ صَالِحِ بْنِ دَرَاهِمٍ يَقُولُ إِنَّا طَلَقْنَا حَاجِبِينَ فَلَاذًا رَجَلٌ فَقَالَ لَنَا إِلَى حَبِيبِكُمْ قَدِيمًا يُقَالُ لَهَا الْأَبْلَةُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ مَنْ يَضْمَنُ لِي مِنْكُمْ أَنْ يُصَلِّيَ لِي فِي مَسْجِدِ الْعَشَارِ سَرَعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعًا وَيَقُولُ هَذِهِ لِي بِئِي هُمَا يَرَدُّ سَمِعْتُ خَلِيبِي أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ مِنْ مَسْجِدِ الْعَشَارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَهِدَاءً لَا يَقُومُ مَعَهُ شَهِدَاءُ بَدْرٍ غَيْرُهُمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ هَذَا الْمَسْجِدُ مِمَّا بَلَى التَّهَرُّدُ وَسَنَدُ كُرْحٍ يَثُ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ فُسْطَاطَ الْمُسْلِمِينَ فِي بَابِ ذِكْرِ الْيَمِينِ وَالشَّامِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى -

فصل سوم

حضرت عمرؓ فتنوں کا دروازہ کھلنے میں سب سے بڑی رکاوٹ تھے

۱۹۹ھ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حَدِيفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ قَالَ هَاتِ إِنَّكَ جَرِيٌّ وَكَيْفَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصَّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أَمْرًا يُدْأَى لَهَا أَرِيدُ الْكَيْفَ تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ قُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَلِكَ أَحَدِي أَنْ لَا يُغْلَقُ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحَدِيفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ عِدِّ لَيْلَةٍ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْلَى قَالَ فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حَدِيفَةَ مِنَ الْبَابِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَأَلَهُ فَسَأَلْنَا فَقَالَ عُمَرُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ -

ہیں کہ اس دروازہ کی بابت میں حدیفہؓ سے کچھ پوچھتے ہوئے ڈرا۔ اس لئے میں نے مسروقؓ سے کہا تم پوچھ لو۔ انھوں نے پوچھا تو حدیفہؓ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمرؓ ہیں۔

قسطنطنیہ کا فتح ہونا، قیامت کے قریب ہونے کی علامت ہوگا۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ قسطنطنیہ قیامت کے قریب فتح ہوگا۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)۔

۵۲۶ھ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ فَتَحَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثٍ غَرِيبٌ -

شقیقؓ حضرت حدیفہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حدیفہؓ نے کہا کہ ہم لوگ حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے۔ انھوں نے ہم سے پوچھا۔ تم میں سے کس کو فتنہ کی بابت رسول خدا کی حدیث یاد ہے حدیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا مجھ کو یاد ہے بالکل حرف بحرف جیسی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ حضرت عمرؓ نے کہا بیان کرتو روایت حدیث میں جری اور دلیر ہے۔ ہاں جو کچھ حضورؐ نے فرمایا اس کو اور فتنہ کی کیفیت کو بیان کر۔ حدیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کہ میں نے رسول خدا کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آدمی کا فتنہ (یعنی ابتلاؤں و آزمائش) اس کے اہل (و عیال) میں ہے۔ اس کے مال میں ہے۔ اس کی جان میں ہے۔ اس کی اولاد میں ہے اور اس کے ہمسایہ میں ہے۔ اور اس فتنہ (یا آزمائش) کو دوسرے نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دور کر دیتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں اس فتنہ کی بابت نہیں پوچھتا میرا مقصد اس فتنہ کی کیفیت دریافت کرنا ہے جو دیر پا کی موجوں کی مانند موجیں مارے گا۔ حدیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا امیر المؤمنین اس فتنہ سے آپ کا کیا تعلق آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان تو ایک بند دروازہ حائل ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا اس دروازہ کو یعنی جس دروازہ سے فتنہ نکلے گا اس کو توڑا جائیگا یا فتح کیا جائیگا۔ حدیفہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا کھولا نہیں جائیگا بلکہ توڑا جائیگا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ دروازہ مناسب تو یہ ہے کہ کبھی بند نہ کیا جائے۔ شقیقؓ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے حدیفہؓ سے پوچھا کہ کیا حضرت عمرؓ اس دروازہ سے واقف تھے۔ حدیفہؓ نے کہا ہاں جانتے تھے۔ جیسا کہ ہر شخص اس بات کو جانتا ہے کہ کل کے دن سے پہلے رات آئے گی (یعنی ان کا علم یقینی تھا) میں نے حضرت عمرؓ سے وہ حدیث بیان کی جس میں غلطیاں نہیں ہیں۔ شقیقؓ راوی کہتے

ہیں کہ اس دروازہ کی بابت میں حدیفہؓ سے کچھ پوچھتے ہوئے ڈرا۔ اس لئے میں نے مسروقؓ سے کہا تم پوچھ لو۔ انھوں نے پوچھا تو حدیفہؓ نے کہا وہ دروازہ حضرت عمرؓ ہیں۔

بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

قیامت کی علامتوں کا بیان

فصل اول

قیامت کی علامتیں

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ قیامت کی علامتیں یہ ہیں کہ علم اٹھا لیا جائے گا۔ جہالت زیادہ ہوگی۔ زنا کثرت سے ہوگا۔ شراب بہت پی جائے گی۔ مردوں کی تعداد کم ہو جائے گی۔ اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کی خبر گیری کرنے والا ایک مرد ہوگا اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ علم کم ہوگا اور جہالت زیادہ ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۰۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزَّنا وَيَكْثُرَ شَرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرَّجَالُ وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِحَسْبَيْنِ امْرَأَةٌ أَقْبَمُ الْوَاحِدِ وَفِي رِوَايَةٍ يَقِلُّ الْعِلْمُ وَيُظْهِرَ الْجَهْلُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

قیامت کی ایک خاص علامت

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت قائم ہونے سے پہلے بہت سے جھوٹے پیدا ہونگے تم ان سے اپنے آپ کو بچاؤ (جھوٹوں سے مراد یا تو جھوٹی حدیثیں بنانے والے ہیں یا بدعیان نبوت)۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کہہ رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور آپ سے ریاقت کی قیامت کب ہوگی۔ آپ نے فرمایا جب امانت ضائع ہو جائے (یعنی دیانت امانت یا احکام شرع کا خاتمہ ہو جائے) تب تو قیامت کا انتظار کر۔ دیہاتی نے عرض کیا امانت کیوں ضائع ہوگی۔ فرمایا جب حکومت کو نااہلی کے ہاتھ میں دے دیا جائے تو تو قیامت کا انتظار کر۔ (بخاری)

۵۲۰۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَأُحْدِثُ دُونَهُمْ سَادَاتُهُ مُسَلِّحُونَ۔

۵۲۰۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَدِّثٌ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ إِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَأَنْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا وَسَّدَ الْأَمْرُ إِلَى عَدُوِّ أَهْلِهَا فَأَنْتَظِرِ السَّاعَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

مال و دولت کی فراوانی قرب قیامت کی دلیل ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت نہ آئے گی جب تک مال اور دولت اتنی زیادہ نہ ہو جائے گی کہ چاروں طرف پانی کی مانند بہتی پھرے گی یہاں تک کہ لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالیں گے اور کوئی اس کو قبول نہ کرے گا اور اس وقت تک قیامت نہ آئے گی جب تک کہ عرب کی زمین سبز و شاداب باغ و بہار اور

۵۲۰۴ وَعَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ حَتَّى يُخْرِجَ الرَّجُلُ زَكَاةَ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مُرْدُجًا وَ

نہروں والی نہ بن جائے گی (مسلم) اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ قیامت نہ آئے گی جب تک کہ عمارتیں اور آبادی اہاب یا یہاب تک نہ پہنچ جائے گی۔ (اہاب یا یہاب مدینہ کے قریب ایک بستی ہے۔)

أَنْهَارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ قَالَ تَبْلُغُ الْمَسَاكِينَ أَهَابٌ أَوْ يَهَابٌ -

حضرت امام مہدی کے بارے میں پیش گوئی

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا (یعنی امام مہدی) جو مال کو لوگوں میں خوب تقسیم کرے گا اور جمع کر کے اپنے پاس نہ رکھے گا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو ہاتھوں میں بھر کر مال لٹائے گا اور اس کو شمار نہ کرے گا۔ (مسلم)

۵۲۰۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعْدُهُ وَفِي رَوَايَةٍ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ تَحْتِي الْمَالَ حَتَّى لَا يَعْدَهُ عَدًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

دریائے فرات سے خزانے نکلنے کی پیش گوئی

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عنقریب نہر فرات کھل جائے گی یعنی خشک ہو جائے گی، اور اس کے نیچے سے سونے کا خزانہ نکلے گا جو شخص اس وقت موجود ہو وہ اس خزانہ میں سے کچھ نہ لے۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَجْسَرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت نہ آئے گی جب تک نہر فرات نہ کھل جائیگی یعنی خشک نہ ہو جائے گی، اور اس کے اندر سے سونے کا پہاڑ نکلے گا لوگ اس خزانہ کو چاہل کرنے پر لڑیں گے۔ اور ان لڑنے والوں میں سے ننانوے فیصدی مارے جائیں گے ان میں سے ہر شخص یہ کہے گا کہ شاید میں زندہ بچ جاؤں اور اس خزانہ پر قبضہ کر لوں۔ (مسلم)

۵۲۰۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْصَرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مَائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ كَعَلَى أَكُونُ الَّذِي أَتَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

جب زمین کا سینہ اپنے خزانوں کو باہر اُگل دے گا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے زمین اپنے جگر کے ٹکڑوں کو نکال کر باہر پھینک دے گی جو سونے چاندی کے ستونوں کے مانند ہوں گے ایک شخص جس نے اس مال کے لئے لوگوں کو قتل کیا ہوگا آئینگا اور یہ کہے گا کیا اسی مال کو چاہل کرنے کیلئے میں نے آدمیوں کو قتل کیا ہے پھر وہ شخص آئے گا جس نے فراغت داروں سے تعلق منقطع کر لیا ہوگا۔ اور کہے گا کیا اسی مال کیلئے میں نے رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا ہے پھر چور آئے گا۔ اور کہے گا کیا اسی مال کے لئے میرا ہاتھ کاٹا گیا ہے ان میں سے کوئی شخص اس مال میں سے کچھ نہ لے گا اور اس کو لوہی پڑا رہنے دے گا۔ (مسلم)

۵۲۰۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَى الْأَرْضُ أَخْلَاقَ كَبِدِهَا أَمْثَالُ الْأَسْطُوانَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَيَجِيءُ الْقَارِئُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَتَلْتُ وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحْمِي وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي هَذَا أَقْطَعْتُ يَدِي ثُمَّ يَدْعُونَ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

آخری زمانے کے بارے میں ایک پیش گوئی

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا کے ختم ہونے سے پہلے ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ آدمی قبر کے پاس سے گزرے گا اور قبر پر لوٹ کر حسرت سے کہے گا کہ کاش میں اس شخص کی جگہ ہوتا جو قبر میں ہے اور یہ اس کا دین نہ ہوگا بلکہ بلا ہوگی۔ (مسلم)

۵۲۰۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْرَأَ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّعُ عَلَيْهِ وَ يَقُولُ يَلَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ایک آگ کے بارے میں پیش گوئی

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ قیامت اس وقت آئے گی۔ جب کہ مجاز سے ایک آگ نکلے گی جو بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کرے گی (بصری شام میں ایک شہر ہے) (بخاری و مسلم)

۵۲۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تَضِيئُ أَعْنَاقَ الْأَبِلِ بِبَصَرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

قیامت کی پہلی علامت

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت آنے کی پہلی علامت وہ آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔ (بخاری)

۵۲۱۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَخْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

فصل دوم

زمانہ کی تیز رفتاری قیامت کی علامتوں میں سے ہے

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ زمانہ قریب نہ ہو جائیگا (یعنی زمانہ کے حصے جلد جلد گزرنے لگیں گے) یعنی سال مہینہ کے برابر ہو جائے گا اور مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ ایک دن کے برابر اور اس وقت دن ایک ساعت کا ہوگا اور ساعت آگ کا ایک شعلہ اٹھنے کے برابر ہوگی (یعنی آگ بھڑکنے پر جو شعلہ اٹھتا ہے اور فوراً بجھ جاتا ہے ساعت اس کے برابر ہوگی) (ترمذی)

۵۲۱۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَ الشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَ تَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَ يَكُونَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَ تَكُونَ السَّاعَةُ كَالضَّرْمَةِ بِالنَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

مدینہ سے دار الخلافہ کی منتقلی ایک بُری علامت ہے

حضرت عبداللہ بن حوالم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو پیدل جہاد پر بھیجا تا کہ ہم مال غنیمت کو حاصل کریں (اس وقت مسلمانوں کے پاس جہاد کا سامان نہ تھا یعنی سواری وغیرہ) ہم جہاد کو پس آئے اور ہم کو مال غنیمت میں سے کچھ حاصل نہ ہوا۔ رسول اللہ نے ہمارے چہروں کو دیکھ کر ہماری محنت اور مشقت کا حال معلوم کر لیا۔ چنانچہ آپ

۵۲۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنُحْتَمِ عَلَى أَقْدَامِنَا فَرَجَعْنَا فَلَمْ نَعْنَمْ شَيْئًا وَ عَرَفَ الْجُهْدَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فِينَا فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَبْكُلْهُمْ إِلَى أَنْ تَضَعَفَ

عَنْهُمْ وَلَا تَكَلِّهُمْ إِلَى النَّاسِ قَيِّمَاتُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
عَنْهُمْ وَلَا تَكَلِّهُمْ إِلَى النَّاسِ قَيِّمَاتُ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ
عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَضَعُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ
قَالَ يَا بَنِي حَوَالَتَا إِذَا رَأَيْتَ الْخِلَافَةَ
قَدْ نَزَلَتْ الْأَرْضَ مِنَ الْمَقْدَسَةِ قَدْ
ذُتَّتِ الزَّلَازِلُ وَالْبَلَابُ وَالْأُمُورُ
الْعِظَامُ فَالسَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنَ
النَّاسِ مِنْ يَدِي هَذِهِ إِلَى رَأْسِكَ
سَدَاةُ الْبُودَاوُدِ -

نہ ہمارے درمیان کھڑے ہو کر فرمایا اے اللہ! ان لوگوں کے امور کو
میرے سپرد نہ فرمائیں ضعیف اور کمزور ہو جاؤں گا یعنی ان کی خبر گیری
و غمخواری کا بار مجھ سے نہ اٹھ سکے گا اور اے اللہ! نہ ان کو ان کے
نفسوں کے حوالے کر یہ اپنے نفسوں کے امور کو انجام پر پہنچانے
سے عاجز آجائیں گے۔ اور اے اللہ! نہ ان کو لوگوں کا محتاج بنانے
لوگ اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کو ان پر مقدم رکھیں گے۔ اس
کے بعد حضور نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔ اے ابن حوالہ! جب
تو دیکھے کہ خلافت زمین مقدس (مشام) میں پہنچ گئی تو تو سمجھ لے کہ
زلزلے۔ بلبلے۔ بڑی بڑی علامتیں اور فتنے قریب پہنچ گئے اس وقت
(ابوداؤد) قیامت لوگوں سے اتنی قریب ہوگی جتنی کہ میرا ہاتھ تیرے سر سے قریب ہے۔

قیامت کی علامتیں

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
جبکہ مال غنیمت کو دولت قرار دے دیا جائیگا۔ (یعنی جب مال غنیمت کو
امراء اور صاحب منصب لوگ دولت قرار دے کر خود لے لیں گے
اور ضعیف اشخاص کو اس میں حصہ نہ دیں گے) اور جب امانت کے مال
کو غنیمت شمار کر لیا جائیگا (یعنی جب لوگ امانت کے مال
میں خیانت کریں گے اور اس کو مال غنیمت سمجھ لیں گے) اور جب
زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائیگا اور جب علم کو دین کے لئے نہیں بلکہ دنیا
وغیرہ مال کرنے کے لئے بیکھا جائیگا۔ اور جب مرد و عورت کی اطاعت
کرے گا (یعنی جو کچھ عورت کہے گی اس کو بجالائے گا) اور جب (بیٹا)
ماں کی نافرمانی کرے گا اور اس کو رنج دے گا۔ اور جب آدمی دوست
کو اپنا ہم نشین بنائے گا۔ اور باپ کو دُر کر دے گا اور جب
مسجد میں زور زور سے باتیں کی جائیں گی اور شور مچایا جائے گا۔
اور جب قوم کی سرداری قوم کا ایک فاسق آدمی کرے گا اور جب قوم
کے امور کا سربراہ قوم کا کمینہ اور اذیل شخص ہوگا اور جب آدمی کی تعظیم
اس کی برائیوں سے بچنے کے لئے کی جائیگی اور جب گانے والی عورتیں
ظاہر ہوں گی (اور لوگ ان سے احتلاط کریں گے) اور جب باجے ظاہر

۵۱۱۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اتَّخَذَ
الْفَقِيُّ دُولًا وَالْأَمَانَةُ مُعْتَنًا وَالزَّكَاةُ
مَعْرَمًا وَتَعَلَّمَ لِعِغْرِ الدِّينِ وَأَطَاعَ
الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَعَقَّ أُمًّا وَأَدْنَى
صَدِيقَهُ وَأَقْضَى أَبَاهُ وَظَهَرَتِ
الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيلَةُ
فَاسِقُهُمْ وَكَانَ شَرُّ عِلْمٍ الْقَوْمِ أَرْذَلُهُمْ
وَأَكْرَمُ الرَّجُلِ مَخَافَتُهُ شَرَّهُ وَ
ظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَارِزُ وَ
شَرِبَتِ الْخُمُورُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ
الْأُمَّةِ أَدْلَاهَا فَإِنْ قَبِلُوا عِنْدَ ذَلِكَ
رِيحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخُسْفًا وَ
مُسْخًا وَقَدْ قَامُوا يَا تَتَابَعُ
كِنَظَامٍ قُطِعَ بِسُكِّكُمْ فَتَنَّا بَعْدَ سَدَاةِ
الْبُرْمِذِيِّ -

ہوں گے۔ اور جب شرابی پی جائیں گی (یعنی علانہ) اور جب اس امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں کو برا کہیں گے اور ان پر لعنت کرینگے اس
وقت تم ان چیزوں کے وقوع میں آنے کا انتظار کرو۔ یعنی تیز و تند سرخ آندھی۔ زلزلہ۔ زمین میں دھنس جانے۔ صورتیں مسخ و تبدیل ہو جانے
اور پتھروں کے برسے کا اور ان پے درپے نشانیوں کا (جو قیامت سے پہلے ظہور میں آئیں گی) گویا وہ موتیوں کی ایک ٹوٹی ہوئی لڑائی
ہے۔ جس سے پے درپے موتی گر رہے ہیں۔ (ترمذی)

۵۲۱۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَعَلْتَ أُمْتِي خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ وَعَدَّ هَذِهِ الْخَصَالَاتُ وَكَمْ يَذْكُرُ تَعْلَمُ لِغَيْرِ الدِّينِ قَالَ وَبَرَّ صِدْقُهُ وَجَفَا أَبَاكَ وَقَالَ وَشَرُّ الْخَيْرِ وَلَيْسَ الْحَبِيدُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

جائیں گی کی جگہ ”جب ریشم پہنا جائے گا“ بیان کیا۔ (ترمذی)

امام مہدی کے بارے میں پیش گوئی

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک عرب پر ایک شخص قبضہ نہ کرے گا یہ شخص میرے خاندان سے ہوگا اور اس کا نام میرے نام پر ہوگا (ترمذی۔ ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ حضور نے فرمایا اگر دنیا کے فنا ہونے میں صرف ایک دن ہی باقی رہ جائیگا کہ خداوند تعالیٰ اس دن کو دراز کر دے گا یہاں تک کہ اللہ بزرگ بزرگ میرے خاندان میں سے ایک شخص کو بھیجے گا جس کا نام میرے نام پر ہوگا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے معمور کر دے گا جس طرح کہ وہ اس وقت سے پہلے ظلم و ستم سے معمور تھی۔

حضرت امام مہدی حضور کی اولاد میں سے ہوں گے

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ مہدی میری عمرت میں سے ہوں گے یعنی اولادِ فاطمہؓ میں سے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مہدی میری اولاد میں سے ہے۔ روشن و کشادہ پیشانی۔ بلند ناک۔ وہ زمین کو اسی طرح داد و عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری تھی وہ سات برس تک زمین کا مالک رہے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت امام مہدی کی سخاوت

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے واقعہ کے سلسلہ میں فرمایا۔ مہدی کے پاس ایک شخص آئے گا اور کہے

۵۲۱۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْهَبِ الدُّنْيَا حَتَّى يَهْلِكَ الْعَرَبُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَالِي أَسْمَهُ اسْمِي سَوَادُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاؤُدُ وَفِي رَوَايَةٍ لَهُ قَالَ لَوْ كَرِهْتُ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمَ لَطَوَّلَ اللَّهُ تَعَالَى ذَلِكَ الْيَوْمَ حَتَّى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَالِي أَسْمَهُ اسْمِي وَأَسْمُ أَبِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلَّتْ ظُلُمًا وَجَوْرًا

۵۲۱۷ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عَتَرَتِي مِنْ أَوْلَادِ فَاطِمَةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۵۲۱۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَهْدِيُّ مِنِّي أَجَلِي الْجَبْهَتَا أَقْنَى الْأَنْفِ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلَّتْ ظُلُمًا وَجَوْرًا يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۵۲۱۹ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَّةِ الْمَهْدِيِّ قَالَ يَخْجِي إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا

گاجھ کو دو۔ مجھ کو دو۔ مہدی اس کو دونوں ہاتھوں سے بھر بھر کر اتنا دیں گے کہ جتنا وہ اپنے کپڑے میں بھر کر لے جا سکے۔ (ترندی)

امام مہدی کے ظہور کی پیش گوئی

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک خلیفہ (بادشاہ) کے مرنے پر اختلاف واقع ہوگا پھر ایک شخص مدینہ سے نکلے گا اور مکہ کی طرف بھاگ جائے گا۔ مکہ کے لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو گھر سے باہر نکال کر لائیں گے اور حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس کو اپنا خلیفہ بنالیں گے حالانکہ وہ شخص اس سے ناخوش ہوگا (یہ شخص امام مہدی ہوں گے) پھر شام کے بادشاہ کی طرف سے اس کے مقابلہ کے لئے ایک لشکر بھیجا جائیگا جس کو مکہ و مدینہ کے درمیان مقام بیدار پر زمین میں دھنسا دیا جائیگا۔ جب لوگوں کو خبر پہنچے گی اور یہ حال معلوم ہوگا تو شام کے ابدال اور عراق کے بہت سے لوگ اس کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ پھر قریش میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کی انھیاں قبیلہ کلب میں ہوگی۔ یہ شخص بھی اس شخص کے خلاف لشکر بھیجے گا اور اس لشکر پر امام کا لشکر غالب آئے گا اور یہ فتنہ لشکر کلب کا فتنہ ہے۔ امام لوگوں کے درمیان اپنے پیغمبر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے احکام کے مطابق عمل کریں گے۔ اور اسلام اپنی گردن زمین پر رکھ دے گا (یعنی قائم و استوار ہو جائیگا) امام سات برس تک قائم رہیں گے اور پھر وفات پا جائیں گے اور ان کے جنازہ پر مسلمان نماز پڑھیں گے۔ (ابوداؤد)

٥٢٢١ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ سُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَاءَ يُصِيبُ هَذِهِ
الْأُمَّةَ حَتَّى لَا يَجِدَ الرَّجُلُ مُجَاءً يَلْجَأُ إِلَيْهَا
مِنَ الظُّلَمِ فَيَبْعَثُ اللّٰهُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِي وَأَهْلِ
بَيْتِي يَمْلَأُ بِهِ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مِلْتُ
ظُلْمًا وَجَوْرًا يُرْضَى عَنْهُ سَاكِنُ السَّمَاءِ وَ
سَاكِنُ الْأَرْضِ لَا تَدْعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِهَا
شَيْئًا إِلَّا صَبَّتْهُ مِدْرَاسًا وَلَا تَدْعُ
الْأَرْضُ مِنْ نَبَاتِهَا شَيْئًا إِلَّا أَخْرَجَتْهُ
حَتَّى يَتَمَنَّى الْأَحْيَاءُ الْأَمْوَاتُ يَعْيشُ رَفِي

یہ شخص (یعنی امام مہدی) اسی عیش و عشرت میں سات برس یا آٹھ برس یا نو برس رہیں گے۔

ذَلِكَ سَبْعَ سِنِينَ أَوْ ثَمَانٍ سِنِينَ أَوْ تِسْعَ سِنِينَ رَوَاهُ

ایک پیش گوئی

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک شخص ان شہروں میں جو نہر کے پیچھے واقع ہیں ظاہر ہوگا اس کا نام حارت حرث ہوگا۔ اس کی فوج کے اگلے حصہ پر ایک شخص ہوگا جس کا نام منصور ہوگا۔ یہ حارت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو جگہ یا ٹھکانا ملے گا۔ جس طرح کہ قریش (کے ان لوگوں) نے (جو ایمان لے آئے تھے) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکانا دیا تھا ہر مسلمان پر اس شخص کی مدد واجب ہے۔ (ابوداؤد)

۵۲۲۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ دَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَاثٌ عَلَى مَقَدِّ مَتِّهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُؤْتِيَنُ أَوْ يُكَيِّنُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ كَمَا تَكُنْتُ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ أَوْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے۔ قیامت آئے گی جب تک کہ درندے آدمیوں سے باتیں نہ کر لیں گے اور جب تک کہ آدمی کے چابک کی رسی کا پھندا اور جوتی کا تسمہ اس سے کلام نہ کرے گیگا۔ یہاں تک کہ آدمی کی ران اس کو یہ بتلائے گی کہ اس کے اہل و عیال نے اس کی عدم موجودگی میں کیا کیا ہے۔ (ترمذی)

۵۲۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالدِّنِيُّ نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلَّمَ السَّبَاعُ إِلَّا نَسَّ وَحَتَّى تُكَلَّمَ الرَّجُلُ عَذْبَةً سَوِيَّةً وَشَرَاكُ نَعْلِهِ يُخْبِرُهُ فَيَنْدُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ رَوَاهُ الْيَتْمِيدِيُّ.

فصل سوم

قیامت کی علامتیں کب سے ظاہر ہوں گی

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (قیامت کی) نشانیاں دو کسو برس کے بعد ظہور میں آئیں گی۔ (ابن ماجہ)

۵۲۲۴ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَاتُ بَعْدَ الْآيَاتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

ایک ہدایت

حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم خراسان کی طرف سے سیاہ نشان آتے دیکھو تو ادھر متوجہ ہو جاؤ (یعنی ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ) اس لئے کہ نشانوں میں قدا کا خلیفہ مہدی ہوگا۔ (احمد - بیہقی)

۵۲۲۵ وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الرِّيَّاتِ السُّودَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَّاسَانَ فَاتُّوْهَا فَإِنَّ فِيهَا خَلِيفَةَ اللَّهِ الْمُرِيدِي رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ.

امام مہدی حضرت امام حسن کی اولاد میں سے ہوں گے

ابو اسحاقؓ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے اپنے بیٹے حسنؓ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مردار ہے عنقریب اس کی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبیؐ کے نام پر ہوگا۔ اخلاق و عادات میں وہ حضور

۵۲۲۶ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَنَظَرْتُ إِلَى أَبِيهِ الْحَسَنِ وَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيُخْرِجُنِي مِنْ حُكْمِهِ رَجُلٌ يُسَمَّى بِاسْمِهِ نَبِيَّكُمْ لِيُشِيرَهُ فِي الْخَلْقِ

وَلَا يُشَبِّهُهُ فِي الْحُلُقِ ثَمَرٌ كَرِصَةٍ يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا سَوَاءً أَبُودَاوُدَ وَكَسْرِيذَ كِبْرُ الْفِصَّةِ۔
 کا مشابہ ہوگا، صورت و شکل میں مشابہ نہ ہوگا۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے اس شخص کے عدل و انصاف کا واقعہ بیان کیا (ابوداؤد)

مڈیوں کا مکمل خاتمہ قیامت کی علامات میں سے ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں، جس سال حضرت عمرؓ نے وفات پائی ہے اس سال مڈی نہیں آئی۔ حضرت عمرؓ نے اس کو خاص طور پر محسوس کیا اور مڈی نہ آنے سے غمگین ہو گئے۔ پھر آپؓ نے یمن کی طرف ایک سوار کو بھیجا۔ عراق کی طرف ایک سوار روانہ کیا اور شام کی جانب ایک سوار بھیجا تاکہ وہ وہاں پہنچ کر مڈی کے متعلق پوچھیں کہ کسی نے کہیں دیکھی ہے جس سوار کو یمن کو بھیجا گیا تھا وہ ایک مٹھی مڈیاں لایا اور حضرت عمرؓ کے سامنے ڈال دیں حضرت عمرؓ نے ان کو دیکھ کر اللہ اکبر کہا اور پھر یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا ہے خداوند بزرگ نے برترنے حیوانات کی ہزار قسمیں پیدا کی ہیں ان میں چھ ستودہ ریاس ہیں (یعنی بحری حیوانات) اور چار خشکی میں ان حیوانات میں سب سے پہلے مڈیاں ہلاک ہوں گی (یعنی مڈیوں کا خاتمہ ہو جائیگا) پھر حیوانات کی دوسری قسمیں یکے بعد دیگرے ہلاک ہونا شروع ہوں گی جس طرح موتیوں کی رڑی کھل جاتی ہے اور موتی یکے بعد دیگرے نکھرنے لگتے ہیں (سیفی)

۵۲۲۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَقَدْ الْجَرَادُ فِي سَنَتِي مِنْ سِنِي عُمَرَ الْكَلْبِيِّ تَوَفَّى فِيهَا فَأُهْتَمِرَ بِذَلِكَ هَمًّا شَدِيدًا فَبَعَثَ إِلَى الْيَمَنِ رَاكِبًا وَرَاكِبًا إِلَى الْعِرَاقِ وَرَاكِبًا إِلَى الشَّامِ يَسْأَلُ عَنِ الْجَرَادِ هَلْ أُرِيَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَتَاهُ الرَّاكِبُ الَّذِي مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ بِقُبْضَةٍ فَتَشَرَّهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا رَأَاهَا عُمَرُ كَبَّرَ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ أَلْفَ أُمَّةٍ سِتٍّ مِائَةٍ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ وَارْبَعٌ مِائَةٍ فِي الْبَرِّ فَإِنَّ أَوَّلَ هَلَاكِ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْجَرَادُ فَإِذَا هَلَكَ الْجَرَادُ تَبَاعَتْ الْأُمَمُ كَنَظَامِ السِّلَكِ سَوَاءً الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعْبِ الْإِلْيَانِ۔

بَابُ الْعَلَامَاتِ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ وَذِكْرِ الدَّجَالِ

قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانیوں اور دجال کا بیان

فصل اول

قیامت آنے کی دس بڑی نشانیاں

حضرت خذیفہ بن اسید غفاریؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف جھانکا اور فرمایا تم لوگ کس چیز کا ذکر کر رہے ہو تو انہوں نے ہم پر قیامت کا ذکر ہے میں آپؐ نے فرمایا۔ قیامت اس وقت نہ آئے گی جب تک دس نشانیاں کو نہ دیکھ لو گئے اس کے بعد آپؐ نے ان نشانوں کا ذکر کیا اور فرمایا (۱) دھواں جو مشرق و مغرب میں چالیس دن تک پھیلے رہے گا (۲) دجال (۳) دابہ (یعنی دابۃ الارض کا خروج) (۴) دابۃ الارض ایک چار پائیہ ہوگا، ساتھ گزلبا، اس کے پاس حضرت موسیٰ

۵۲۲۸ وَعَنْ حَذِيفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغَفَارِيِّ قَالَ أَطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَخَنُّ نَتَذَ اَكَرُ فَقَالَ مَا تَذَ كَرُونَ قَالُوا نَذَ كَرُ السَّاعَةِ قَالَ إِنْ هَآلَنَ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانُ وَالْجَالُ وَالْذَّابَّةُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَيَأْجُوجَ

وَمَا جُورٌ وَثَلَّثَتْهُ خُصُوفٌ خَصَفٌ بِالشَّرِيقِ
وَخَصَفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَصَفٌ بِجَزِيرَةِ
الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ
الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مُحْشِرِهِمْ وَفِي
رِوَايَةٍ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ
تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ وَفِي
رِوَايَةٍ فِي الْعَاشِرَةِ وَبِإِيجِ ثُلُغِي النَّاسِ
فِي الْبَحْرِ سَادَةٌ مُسْلِمَةٌ

کی لائی اور حضرت سلیمان کی انگشتی ہوگی دوڑنے میں کوئی اسکا مقابلہ
نہ کر سکے گا۔ وہ مومن کو عصائے موسیٰ سے مارے گا اور اس کے منہ پر مومن
لکھ دیگا اور کافر کے منہ پر بھڑکا کر کافر لکھے گا (۴۷) آفتاب کا مغرب کی
طرف سے نکلنا (۵) عیسیٰ بن مریم کا نازل ہونا (۶) یاجوج و ماجوج۔
(۷-۹) تین مقامات یزیدین کا دھنسنے کا یعنی ایک مشرق میں دوسرے
مغرب میں اور تیسرے جزیرہ عرب میں (۱۰) وہ آگ جو عدن کے اس کنارے
نکلے گی اور لوگوں کو تعمیر کر محشر کی طرف لے جائے گی اور ایک روایت
میں دسویں نشانی ایک ہوا بیان کی گئی ہے جو لوگوں کو دریا میں
پھینک دے گی۔ (مسلم)

قیامت کی وہ چھ نشانیاں جن کے ظاہر ہونے سے پہلے زیادہ سے زیادہ اعمال صالحہ اختیار کر لو

۲۱۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ
سِتًّا الدُّخَانُ وَالِدَّجَالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ
وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرُ الْعَامَّةِ
وَحُيُصَّةٌ أَحَدُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے (قیامت کی ان) چھ نشانیوں کے ظاہر ہونے سے پہلے اعمال
صالحہ کی طرف پیش قدمی کرو یعنی (۱) دھواں (۲) دجال (۳) دابۃ
الارض (۴) مغرب سے طلوع آفتاب (۵) فتنہ عامہ (۶) فتنہ خالص
یعنی وہ فتنہ جو ہم میں سے کسی کے ساتھ مخصوص ہو۔ (مسلم)

۲۲۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ
الْآيَاتِ خُرُوجَ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجَ
الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ مُحْيًى وَآيَهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ مَا
جَبَتْهَا فَالْآخِرَى عَلَى أَثَرِهَا قَرِيبًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے قیامت کی پہلی علامات میں سے یہ دو نشانیاں
ہیں۔ یعنی آفتاب کا مغرب کی طرف سے نکلنا اور دابۃ الارض کا لوگوں
پر خروج کرنا اور کلام کرنا چاشت کے وقت ان دونوں میں سے جس کا
خروج پہلے ہوا اسکے بعد ہی فوراً دوسری وقوع میں آئے گی (مسلم)

قیامت کی وہ تین علامتیں جن کا ظاہر ہونا یقینی ہے

۲۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ
نَفْسًا إِيَّاهُمْ تَكُنْ أَمْتٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَكُونَتْ
فِي إِيَّاهُمْ خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ
الدَّجَالِ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
تین باتیں ظہور میں آجائیں گی تو پھر کسی کا ایمان لانا اور عمل کرنا مفید نہ ہوگا۔
جب تک انکے ظہور سے پہلے ایمان نہ لایا ہو اور عمل نہ کیا ہو (اور وہ تین
باتیں یہ ہیں) آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابۃ الارض
کا نکلنا۔ (مسلم)

جب آفتاب کو مغرب کی طرف

۲۲۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ
أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قُلْتُ اللَّهُ

حضرت ابو ذر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آفتاب
جب غروب تک ہے، سمجھ کو معلوم ہے یہ کہاں جاتا ہے میں نے عرض کیا
خدا اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا وہ جاتا ہے یہاں تک کہ عرش

وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ
حَتَّى تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنُ
فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُؤْثَرُ أَنْ تَسْجُدَ
وَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ
لَهَا وَيُقَالُ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ
جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَا إِلَكُ
قَوْلِكَ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا
قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ سَرَادَاةٌ
مُسْلِمَةٌ۔

کے نیچے پہنچ کر سجدہ کرتا ہے پھر حضور رب العزت میں حاضری کی اجازت
چاہتا ہے اس کو اجازت دی جاتی ہے (اور حکم دیا جاتا ہے کہ مشرق کی
طرف جائے اور وہاں سے طلوع کرے) اور قریب سے وہ وقت کہ وہ سجدہ
کرے گا اور اس کا سجدہ قبول نہ کیا جائیگا۔ اور حاضری و طلوع کی اجازت
چاہیگا اور اجازت نہ دی جائیگی اور یہ حکم دیا جائیگا کہ جس طرف سے آیا ہو
اُدھر ہی واپس جا اور اُدھر سے ہی طلوع ہو۔ چنانچہ وہ مغرب سے طلوع
کرے گا۔ اور یہی مراد ہے خداوند تعالیٰ کے اس قول سے والشمس
تجری لمستقر لہا یعنی آفتاب اپنے مستقر کی طرف جاتا ہے، رسول
اللہ نے مستقر کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ عرش الہی کے نیچے ہے۔ (مسلم)

فتنہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے آدم کی پیدائش اور روز قیامت کے
درمیان ایک بہت بڑا فتنہ ظاہر ہوگا اور وہ دجال کا فتنہ
(مسلم)

۵۲۳۳ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا
بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ
مِنَ الدَّجَالِ سَرَادَاةٌ مُسْلِمَةٌ۔

دجال کا ناہوگا

حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے خداوند تم پر مخفی نہیں ہے (یعنی تم اس کی حقیقت سے
آگاہ ہو) وہ کا نا نہیں ہے۔ اور سح دجال کا نا ہے۔ یعنی اسکی
دائیں آنکھ کافی ہے۔ گویا وہ انگور کا ایک پھولا ہوا دانہ
(بخاری و مسلم)

۵۲۳۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى
عَلَيْكُمْ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى كَيْسَ بِأَعْوَرٍ وَإِنَّ
الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرٌ عَيْنَ الْيُمْنَى كَأَنَّ
عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَائِفَةٍ مُتَّفِقَةٍ عَلَيْهِ۔

ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے

حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو جھوٹے کانے سے
ڈرایا ہو۔ خبردار (دجال) کا نا ہے اور تمہارا پروردگار کا نا نہیں ہے
اور اس کی (دجال) کی آنکھوں کے درمیان ک۔ ف۔ ر۔
(بخاری و مسلم)

۵۲۳۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ
أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ إِلَّا أَنَّهُ أَعْوَرُ
إِنَّ رَبَّكُمْ كَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْنُوبٌ بَيْنَ
عَيْنَيْهِ لَكَ رَمْتَفَقٌ عَلَيْهِ۔

دجال کی جنت اور دوزخ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کیا میں تم کو دجال کا حال بتاؤں، کسی نے کہا آج تک اپنی قوم کو اسکا
حال نہیں بتایا ہے وہ کا نا ہوگا۔ اور اپنے ساتھ دوزخ و جنت کی مانند
دو چیزیں لائیگا وہ جس چیز کو جنت بتائیگا وہ حقیقت میں آگ ہو
گی (اور جس کو دوزخ بتائیگا وہ جنت ہوگی) میں تم کو اس سے ڈراتا

۵۲۳۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَحَدًا تُكْمَلُ حِدِيثًا
عَنِ الدَّجَالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ
أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّهُ يُحْبِي مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَ
النَّارِ فَالْقَوْلُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَإِنَّ

اَنْذِرْكُمْ كَمَا اَنْذَرِيْهَا نُوْحٌ قَوْمَهُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ۔ ہوں، جس طرح نوح نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا (بخاری و مسلم)

دجال جس شخص کو مصیبت میں ڈالے گا وہ درحقیقت راحت میں ہوگا

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دجال اپنے ساتھ پانی آگ لیکر نکلے گا وہ چیز جس کو لوگ پانی سمجھیں گے حقیقت میں آگ ہوگی۔ جھلسا دینے والی۔ اور جس کو آگ خیال کریں گے وہ حقیقت میں پانی ہوگا ٹھنڈا اور شیریں۔ پس تم میں سے جو شخص دجال کو پائے گا تو وہ اس چیز میں اپنا پڑنا یا ڈالنا پسند کرے گا جس کو وہ اپنی آنکھوں سے آگ دیکھتا ہے۔ اسلئے کہ وہ آگ حقیقت میں ٹیٹھا اور ٹھنڈا پانی ہے (بخاری و مسلم) اور سلم نے اس روایت میں یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ دجال کی آنکھ بیٹھی ہوئی ہوگی اور دوسری آنکھ پر موٹا ناخن ہوگا۔ اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جس کو ہر مومن خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو پڑے گا۔

دجال کی پہچان

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دجال کی بائیں آنکھ کافی ہوئی۔ بہت کثرت سے بال ہونگے اسکے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی۔ اس کی آگ حقیقت میں جنت ہوگی اور جنت حقیقت میں آگ۔ (مسلم)

دجال کے طلسماتی کارناموں اور یاجوج و ماجوج کا ذکر

حضرت نو اس بن سیمانؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اگر دجال خرچ کرے اور میں تمہارے درمیان موجود ہوں تو میں اس سے تمہارے سامنے جنت و گشتگو کر ڈنگا اور اس پر غالب آؤں گا اور اگر وہ اس وقت نکلے جبکہ میں تم میں موجود نہ ہوں تو تم میں سے ہر شخص اپنی طرف سے اس سے جنت و گشتگو کر نیوالا ہوگا۔ (یعنی اس کی برائیوں کو رفع کر نیوالا اور اپنے آپ کو اس سے بچا نیوالا) اور میرا وکیل و خلیفہ ہر مسلمان پر خدا ہے۔ (یعنی خدا تعالیٰ ہر مسلمان کا محافظ مددگار ہے) دجال جوان ہوگا۔ گھونگر پالے بال ہونگے اور اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ گویا میں اس کو قطن کے بیٹے عبد العزیٰ سے تشبیہ دے سکتا ہوں تم میں سے جو شخص اس کو پائے وہ اسکے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیتیں پڑھے اسلئے کہ یہ آیتیں تم کو دجال کے فتنہ سے بچائیں گی۔ دجال اس راہ سے خرچ کرے گا جو شام اور عراق کے درمیان واقع ہے اور وائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو! اپنے دین

۵۲۳۷ وَعَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَمَا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارُ حِجْرِيٍّ وَمَا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءُ بَارِئٍ عَذَابٍ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذَابٌ طَيِّبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَسْسُومُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا خُفْرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٌ وَغَيْرُ كَاتِبٍ۔

۵۲۳۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى جُفَا الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ فَنَارُهَا جَنَّتُهُ وَجَنَّتُهُ نَارُ رَدَاةٍ مُسْجَرَةٍ۔

۵۲۳۹ وَعَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَاجِبُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرٌ يَحْمِلُهُ نَفْسُهُ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِذَا شَابَ قَطَطَ عَيْنَهُ طَافِيَةً كَأَنِّي أَسْبِقُهُ بَعْدَ الْعُزَّى بْنِ قَطْنٍ فَمَنْ أَدْرَكَكُمْ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهَا نَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهَا بِفَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جَوَامِعُ مَن فُتِنَتْهُ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةَ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاسْتَبِقُوا قُلْنَا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ

وَمَا كُنْتُمْ فِي الْأَرْضِ قَالِ أَدْبَعُونَ
يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةً وَيَوْمٌ كَشْفُهُ وَيَوْمٌ
جَمْعُهُ وَسَائِدُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ آتَاكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَتْ
أَنْتَ كُنْتُمْ فِيهِ صَلَوةً يَوْمٌ قَالِ لَا أَقْدَرُوا
لَكَ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا
إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالِ كَالْفَيْتِ اسْتَدْرَجَتْهُ
الْبَرِّيَّةُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ
فَيُؤْمِنُونَ بِهَا فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطَرُ
الْأَرْضُ فَتُنْبِتُ فَتَرْوِحُ عَلَيْهِمْ
سَائِرَ حَتْمِهِمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ دُرَى
وَأَسْبَغَهُ صُرُوعًا وَأَمَدًا خَوَاصِرُهُمْ
يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ
عَلَيْهِ قَوْلًا فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيَصْبَحُونَ
مُحْجِلِينَ لَيْسَ بِأَيِّدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ
أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِأَحْرَبَةٍ فَيَقُولُ
لَهَا أَخْرِجِي كُنُوزَكَ فَتَتَّبَعُهُ كُنُوزُهَا
كَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو سَرَجًا
مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهَا بِالسَّيْفِ
فَيَقْطَعُهَا جَزَلَتَيْنِ سَرْمِيَّةَ الْغَرْضِ ثُمَّ
يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ
يَضْحَكُ فَيَسْمَا هُرْكَدًا لَكَ إِذْ بَعَثَ
اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عَنْكَ
النَّارُ الْبَيْضَاءُ شَرَقِيٍّ وَمَشْقِيٍّ بَيْنَ
مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا كَفِّهِ عَلَى أَجْنِحَةِ
مَلَائِكَيْنِ إِذَا طَاطَأَ سَاسَهُ قَطَعَ وَإِذَا
رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ مِثْلُ جُبَّانِ كَاللُّوْءِ
فَلَا يُحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ مِنْ رِيحِ
نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ
يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدَارِكَهُ
بِبَابِ لَيْ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى
قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ

پر ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ کب تک زمین
پر رہے گا؟ فرمایا چالیس دن، اس کا ایک دن تو ایک سال کے برابر ہوگا اور
ایک دن ایک مہینہ کے برابر ہوگا اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر اور باقی
دن ہمارے دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا
جو دن ایک سال کے برابر ہوگا کیا اس روز ہماری ایک دن کی نماز کافی ہوگی؟
فرمایا نہیں! بلکہ اس دن کا اندازہ کر کے نماز پڑھنی ہوگی (یعنی ایک
ایک دن کا اندازہ کر کے حسب معمول نماز پڑھنا) ہم نے عرض کیا یا رسول
اللہ! وہ زمین پر کس قدر جلد چلے گا (یعنی اس کی رفتار کی کیفیت کیا ہوگی؟)
فرمایا وہ اس ابر کے مانند تیز رفتار ہوگا جس کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ ایک قوم کے
پاس پہنچے گا اور اس کو اپنی دعوت دے دیگا۔ لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے
پھر وہ آسمان کو بارش کا حکم دیگا۔ آسمان سے زمین پر مینہ برسائے گا۔
اور زمین کو حکم دیگا۔ زمین سبزہ آگے گی پھر شام کو اس قوم کے مویشی
چر کے آئیں گے۔ ان کے گواہان بڑے بڑے ہو جائیں گے تھن بڑھ
جائیں گے (یعنی تھن بڑے بڑے ہو جائیں گے اور دودھ سے بھرے
ہوں گے) اور ان کے پہلو خوب کھینچے اور تنے بڑے ہوں گے پھر دجال
ایک اور قوم کے پاس پہنچے گا اور اس کو اپنی دعوت دیگا (یعنی اپنے خدا
ہونے کی دعوت) وہ قوم اس کی دعوت کو رد کرے گی۔ اور وہ ان کو
چھوڑ کر چلا جائیگا (یعنی خدا اس کو ان کی طرف سے پھیر دے گا) اور وہ قحط
زدہ ہو جائیں گے۔ یعنی ان کے پاس کچھ نہ رہے گا۔ پھر دجال ایک ایرانی خراب
پرے گزے گا اور اس کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانوں کو نکال دے۔
دچنانچہ وہ خراب اس کے حکم کے مطابق خزانوں کو نکال دیگا) اور وہ خزانے
اس طرح اس کے پیچھے ہولیں گے جس طرح شہد کی مکھوں کے سردار کے
پیچھے مکھیاں ہولیتی ہیں پھر دجال ایک شخص کو جو شباب میں بھرا ہوگا اپنی
دعوت دیگا۔ وہ اس کی دعوت کو رد کر دیگا۔ دجال غضب ناک ہو
کر تلوار مارے گا اور اس جوان کے دو ٹکڑے ہو کر ایک دوسرے سے اتنی
دور جا کر گریں گے کہ دونوں کے درمیان پھینکے ہوئے تیر کے برابر فاصلہ ہوگا
پھر دجال ان ٹکڑوں کو بلائیگا اور وہ جوان زندہ ہو کر آجائیگا اس وقت
دجال کا چہرہ بشاش ہوگا اور وہ اپنی الوہیت کے اس کا نام برہم مسکراتا
ہوگا۔ غرض دجال اسی طرح اپنے کاموں میں مشغول ہوگا کہ چنانک خداوند
مسیح ابن مریم کو بھیجے گا جو دمشق کے مشرق میں سفید منارہ پر نازل ہونگے
اس وقت حضرت عیسیٰ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے۔ اور اپنے
دونوں ہاتھوں کو فرشتوں کے پردوں پر رکھے ہوئے ہوں گے (یعنی مسیح

عَنْ دُجُوهٍ هَجْرًا وَيُحْدِثُ لَهُمْ بَدَارَ جَانِهِمْ
 فِي الْجَنَّةِ فَيَنْبَأُ هُوَ كَذَلِكَ إِذَا دُحِيَ
 اللَّهُ إِلَى عِيسَى آتَى قَدْ أَخْرَجَتْ عِبَادًا
 إِلَى لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقَتَالِهِمْ فَحَدَّثَ
 عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ
 وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ
 قِيمُوا أَوَارِكُكُمْ عَلَى بُحَيْرَةٍ طَبْرِيتَا
 فَكَيْسَرُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ أَخْرَهُمْ
 يَقُولُ لَقَدْ كَانَ بَيْنَهُ مَرَّةً مَاءً ثُمَّ
 يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلٍ الْخَمِيرِ
 هُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ يَقُولُونَ
 لَقَدْ تَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلْكَ فَلَنَنْقُلَ
 مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَا بِهِمْ
 إِلَى السَّمَاءِ فَيُرَدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَا بِهِمْ
 مَحْضُوبَةً دَمًا وَمُحْصَرَةً نَبِيَّ اللَّهِ وَاصْحَابَهُ
 حَتَّى تَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ
 خَيْرًا مِنْ مَائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدٍ كَمَا الْيَوْمَ
 فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَاصْحَابُهُ
 فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّفْعَ فِي رِقَابِهِمْ
 فَيُصْبِحُونَ فَرَسِي كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ
 ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَاصْحَابُهُ
 إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ
 مَوْضِعَ شِدْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ نَرَاهُمْ
 وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَ
 اصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا
 كَأَعْنَاقِ الْبُحْتِ تَنْخَبِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ
 حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ وَفِي رِوَايَةٍ تَطْرَحُهُمْ
 بِالْهَبْلِ وَيَتَوَقَّدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ
 قَيْمِهِمْ وَنُشَا بِهِمْ وَجَعَا بِهِمْ سَبْعَ سِنِينَ
 ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنْ مِنْهُ بَيْتٌ
 مَدِيرٌ وَلَا دَيْرٌ فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّى

فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے نازل ہونگے، وہ اپنا سر
 جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور سر اٹھائیں گے تو انکے سر سے چاندی کے
 دانوں کی مانند جو موتیوں جیسے ہونگے قطرے گریں گے جو کہ فر آپ کے
 سانس کی ہوا یا ٹپکا مر جائیگا۔ اور آپ کے سانس کی ہوا حد نظر تک جائے
 گی۔ پھر حضرت یسح دجال کو تلاش کریں گے اور اس کو باب لدر پائیں گے
 دشم میں ایک پہاڑ ہے اور مار ڈالیں گے پھر حضرت عیسیٰ کے پاس ایک
 قوم آئے گی جس کو خدا تعالیٰ نے دجال کے مکدر فریب و رفتہ سے محفوظ رکھا
 ہوگا۔ یسح علیہ السلام اس کے چہرے سے گرد و غبار صاف کریں گے۔
 اور ان درجات کی خوش خبری دیں گے جو انکو بہشت میں حاصل ہوں گے
 حضرت عیسیٰ اسی حال میں ہوں گے کہ خدا تعالیٰ ان کی طرف وحی بھیجے گا اور
 بتائے گا کہ میں نے اپنے بہت سے ایسے بندے پیدا کئے ہیں جن سے لڑنے
 کی طاقت کسی میں نہیں ہے۔ تم میرے بندوں کو کوہ طور کی طرف لیجاؤ۔
 اور وہاں ان کی حفاظت کرو۔ پھر خداوند یا جوج اور یا جوج کو بھیجے گا۔
 جو ہر بلند زمین سے اتریں گے اور دوڑیں گے ان کی سب پہلی جماعت
 طبریہ (واقع شام) کے تالاب پر پہنچے گی اور اس کا سارا پانی پی جائے گی۔
 پھر یا جوج یا جوج کی آخری جماعت ادھر سے گذرے گی۔ اور (تالاب
 کو خالی دیکھ کر کہے گی کہ اس میں کبھی پانی تھا۔ اسکے بعد یا جوج یا جوج آگے
 بڑھیں گے اور جبل خمر پر پہنچیں گے جو بیت المقدس کا ایک پہاڑ ہے اور یہاں
 ٹھہر کر کہیں گے کہ زمین پر جو لوگ تھے ان کو ہم نے مار ڈالا۔ آداب آسمان
 والوں کو قتل کریں۔ پس وہ آسمان کی طرف تیز پھینکیں گے۔ اور خداوند تعالیٰ
 ان کے نیروں کو خون آلود کر کے گرائے گا۔ اور خدا کے نبی حضرت
 یسح اور ان کے ساتھی کوہ طور پر روکے جائیں گے یہاں تک کہ (بھوک
 اور غذا کی احتیاج میں) ان کی حالت اس درجہ کو پہنچ جائیگی کہ ان میں
 سے ہر شخص کے نزدیک جبل کا سر سودیناروں سے بہتر ہوگا۔ ہاں ان نیناروں
 سے جو آج تمہارے نزدیک نہایت قیمتی ہیں (جب یہ حالت ہو جائیگی تو)
 خدا کے نبی عیسیٰ اور ان کے ہمراہی خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ وہ یا جوج و
 یا جوج کو ہلاک کر دے، خداوند یا جوج یا جوج پر کیرٹوں کا عذاب نازل
 فرمائے گا۔ یعنی ان کی گردنوں میں کیرٹے پڑ جائیں گے (اس قسم کے کیرٹے
 جیسے کہ اونٹ اور بکری کی ناک میں پڑ جاتے ہیں) وہ ان کیرٹوں سے سب
 سب ایک دم مر جائیں گے۔ پھر عیسیٰ اور ان کے ہمراہی پہاڑ سے زمین
 پر آئیں گے اور زمین پر ایک بالشت ٹکڑا ایسا پائیں گے جو یا جوج و

يَتَرَكُهَا كَالَّذِي لَفَنَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ
أَنْتِ بَيْتِي نُفَرْتُكَ وَنَمَدِي بَرَكَتِكَ
فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْبَصَا بَةً مِنْ
الدَّمَائِ وَتَسْتَظِلُّونَ بِقُحُفِهَا وَ
يُبَارِكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّىٰ إِنَّ الْكَلْبَةَ مِنْ
مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفَنَامَ مِنَ النَّاسِ
وَاللَّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ
النَّاسِ وَاللَّقْحَةَ مِنَ الْعَنَمِ لَتَكْفِي
الْفَخْذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ
إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا طَيِّبَةً فَتَاخَذَهُمْ
تَحْتَ آبَائِهِمْ فَنَقِضَ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ
وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيُفِي شَرَارَ النَّاسِ
يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجًا خُبِرَ
فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
إِلَّا الْوَايَةَ الثَّانِيَةَ وَهِيَ قَوْلُهُ
تَطْرَحُهُم بِالنَّهْلِ إِلَى قَوْلِهِ سَبْعَ
سِنِينَ رَوَاهَا التِّرْمِذِيُّ

ہوا بھیجے گا جو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور صرف شریروں و بدکاروں کو باقی رہ جائیں گے جو آپس میں گدھوں کی طرح مختلط ہو جائیں گے اور لوگوں کے اور انھیں لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ اس کو مسلم نے بت کیا مگر دوسری روایت یعنی انکا قول "تطرحهم بالنهل" سب سے سنیں تک اس کو زندگی نے روایت کیا۔

دجال کے کارناموں پر

۵۲۲. وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخْرِجُ الدَّجَالَ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَ رَجُلٍ
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَيُلْقَاهُ الْمَسَاحُ مَسَاحٍ
الدَّجَالِ فَيَقُولُونَ لَهُ أَيْنَ تَعْبُدُ
فَيَقُولُ أَعْبُدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَدَجَ
قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوْ مَا تُوْمِنُ بِدِينِنَا
فَيَقُولُ مَا بَدِينَنَا خِفَاءً فَيَقُولُونَ
اقتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَلَيْسَ
قَدْ نَهَكُمُ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا

ما جو حج کی چربی اور بدبو سے محفوظ ہو۔ علیے اور ان کے ہمراہی پھر خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ وہ ان کو اس مصیبت سے نجات دے (خداوند ایسے پرندوں کو بھیجے گا جن کی گردنیں بختی (خراسانی) اونٹ کی مانند ہوں گی۔ یہ پرندے باجور و ماجور کی نقشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں خدا کی مرضی ہوگی وہاں بینک میں گئے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ پرندے ان نقشوں کو نہیل میں ڈال دیں گے (یعنی اس جگہ یہاں سے آقا جامع ہوتا ہے) اور مسلمان باجور و ماجور کی کمانوں تیروں اور ترکشوں کو تیریں تک چلاتے رہیں گے۔ پھر خداوند تعالیٰ ایک بڑی بارش فرمائے جس سے کوئی آبادی خالی نہ رہے کی دینی یہ بارش سب جگہ ہوگی۔ زمین کا کوئی حصہ ایسا باقی نہ رہے گا جہاں بارش نہ ہوئی ہو یہ بارش زہاؤد و کرمات کرے گی اور وہ آئینہ کے مانند ہو جائے گی۔ پھر نہا سے کہا جائیگا کہ اپنے پھلوں کو نکال اور اپنی برکت کو داپس لا چنانچہ ان میں (دس سے لیکر چالیس آدمیوں تک کی) ایک جماعت انار کے پھل سے مراب ہو جائے گی اور انار کے چھلکے سے لوگ سایہ حاصل کریں گے اور دودھ میں برکت دیکھ لیں گی یہاں تک کہ ایک اونٹنی کا دودھ ایک چھپے سی جماعت کے لئے کفایت کرے گا۔ لوگ ایسی خوش حالی اور زمین سے زندگی بسر کر رہے ہوں گے کہ خداوند تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور صرف شریروں و بدکاروں کو باقی رہ جائیں گے جو آپس میں گدھوں کی طرح مختلط ہو جائیں گے اور لوگوں کے اور انھیں لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔ اس کو مسلم نے بت کیا مگر دوسری روایت یعنی انکا قول "تطرحهم بالنهل" سب سے سنیں تک اس کو زندگی نے روایت کیا۔

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال نکلے گا اور ایک مرد مسلمان اس کی طرف متوجہ ہوگا اور چند بار بند شخص دجال سے جا ملیں گے جو اس کے محافظ ہونگے یہ جو ان گنہگار لوگ اس مرد مسلمان سے پوچھیں گے کہاں جانے کا ہے؟ وہ کہیں گے اس کی طرف جا رہا ہوں جس نے خرما کھا ہے؟ (یعنی دجال) رسول خدا نے فرمایا کہ یہ (سنکر) دجال کے خط اس شخص سے کہیں گے تو ہمارے رب (یعنی دجال) پر ایمان کہیں لے آتا؟ وہ شخص کہے گا ہمارے پروردگار کی صفات کسی پر نہیں ہیں۔ (یعنی ہر شخص پروردگار حقیقی کی صفات سے متصف ہے) وہ آدمی (سنکر) آپس میں کہیں گے کہ اسکو مار ڈالو لیکن بعض لوگ

دُونَ مَا فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ فَإِذَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُونَ قَالُوا يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي كَذَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَالُ بِهِ فَيُشْرِكُ فَيَقُولُ خُذُوا وَشَجُّوهُ فَيُؤَسِّسُ ظَهْرَهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَمَّا تُوْمُنُ مِنِّي قَالُوا فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤَسِّرُ بِالْمِيشَارِ مِنْ مَفْرَقِهِ حَتَّى يَفْرُقَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ لَا يَمْسِي الدَّجَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ تَمَّ فَيَسْتَوِي قَائِمًا ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَتُؤْمِنُ مِنِّي فَيَقُولُ مَا أَزِدُّكَ فَيْدُ إِلَّا بِصِيْرَةٍ قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُكَ الدَّجَالُ لِيَذُبَّ عَنْهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَى تَرَفَتَيْهِ مُحَاسِبًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْدِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّهَا تُفْقَى فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ سَأَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ظاہر کریں گے کہ کیا ہمارے پروردگار نے یہ حکم دیا ہے کہ ہم کسی کو اس کے حکم نبی قتل نہ کریں غرض وہ لوگ اس مرد مسلمان کو دجال کے پاس لے جائیں گے۔ یہ مرد مسلمان جب دجال کو دیکھے گا تو لوگوں کو مخاطب کر کے کہے گا۔ لوگو! یہ وہی دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ نے فرمایا تھا (یسئیر) دجال مرد مسلمان کو بیت لٹانے کا حکم دے گا۔ چنانچہ اس کو بیت لٹایا جائیگا پھر دجال حکم دے گا کہ اس کو پکڑاؤ اور سر پکڑو۔ چنانچہ خوب مار کر اس کی پشت اور پیٹ کو نرم کر دیا جائیگا اس کے بعد دجال اس سے پوچھے گا کہ تو مجھ پر ایمان نہیں لائے گا؟ وہ مرد مسلمان جواب میں کہے گا تو جھوٹا مسیح ہے پھر دجال کے حکم سے اس مرد مسلمان کو آسے سے چیرا جائیگا اور اس کے دو ٹکڑے کر دیے جائیں گے اور دونوں ٹکڑوں کو علیحدہ علیحدہ رکھ دیا جائیگا۔ پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا اور کہے گا کہ کھڑا ہو جا۔ وہ مرد مسلمان بالکل سیدھا کھڑا ہو جائیگا کہ دجال پھر اس سے کہے گا کہ کیا تو مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ مرد مسلمان کہے گا اب تو میرے یقین اور میری بصیرت بہت بڑھ گئی ہے (یعنی اب تو مجھ کو اس امر کا کامل یقین ہو گیا ہے کہ تو دجال اور جھوٹا مسیح ہے) اسکے بعد وہ مرد مسلمان لوگوں کو خطاب کریگا اور کہے گا۔ لوگو! یہ دجال جو کچھ میرے ساتھ کر چکا ہے اب کسی سرے آدمی کے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا۔ (یعنی قتل کر کے دوبارہ ابھی کو زندہ نہیں کر سکتا) اس کے بعد دجال اس مرد مسلمان کو ذبح کرنے کے پکڑے گا۔ اور اس کی گردن تانبے کی بنا دی جائے گی (یعنی خداوند کی گردن کو تاننا بنا دیگا تاکہ دجال اس کو ذبح نہ کر سکے) (دجال کو ذبح نہ کر سکے گا اور عاجز ہو کر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر اسکو اٹھائیں گے اور آگ میں پھینک دیگا لوگ یہ خیال کریں گے کہ اس کو آگ میں ڈالا گیا ہے۔ لیکن حقیقت میں وہ جنت کے اندر پھینکا گیا ہوگا۔ یہ بیان کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شخص خداوند بزرگ بزرگی نظر شہادت کے اعتبار سے بہت بڑے درجہ کا آدمی ہوگا۔ (مسلم)

دجال کے خوف سے لوہاروں پر بھاگ جائیں گے

حضرت ام شریک کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ دجال سے (یعنی اسکے مکرو فریب و رفتہ سے) بھاگیں گے پہاڑوں میں جا چھپیں گے۔ ام شریک کہتی ہیں یسئیر میں نے پوچھا کہ اللہ اعرب ان ایام میں کہاں ہونگے؟ آپ نے فرمایا عرب زمانہ میں بہت کم ہوں گے۔

(مسلم)

وَعَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفْرَنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ الْعَرَبَ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ هُمْ قَلِيلٌ سَأَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

دجال کے تابعدار یہودی ہوں گے

۵۲۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَّبِعُ الدَّجَالَ مِنْ يَهُودٍ إِصْفَهَانِ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ سَادَاهُ مُسْلِمُونَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اصفہان کے مترہزار یہودی دجال کی پیروی اور اطاعت اختیار کریں گے۔ جن کے سروں پر چادریں پڑی ہوں گی۔ (مسلم)

دجال مدینہ میں داخل نہیں ہوگا

۵۲۲۳ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ الدَّجَالِ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيَّ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ تَنْزِيلُ بَعْضِ السَّابِغِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيُخْرِجُ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثَمَّ أَحْيَيْتُمْ هَلْ تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللَّهِ كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يَسْلُطُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دجال مدینہ کی طرف متوجہ ہوگا لیکن خدا کے حکم سے وہ مدینہ کے رستوں میں داخل ہو سکے گا۔ آخر وہ مدینہ کے قریب کی شوزمین میں ہی ٹھہر جائیگا اسکے پاس ایک شخص آئیگا جو اس زمانہ کے بہترین لوگوں میں سے ہوگا اور اس سے کہے گا میں شہادت دیتا ہوں کہ تو ہی دجال ہے جس کی خبر رسول اللہ نے ہم کو دی ہے۔ دجال اپنے لوگوں سے کہے گا وہ اگر میں اس شخص کو قتل کر کے دوبارہ زندہ کروں، کیا پھر بھی تم میرے بار میں شک کر دے گے؟ (یعنی میرے خدا ہونے میں پھر بھی تم شک شبہ میں پڑے رہو گے وہ لوگ کہیں گے ہم کو پھر کوئی شبہ باقی نہ رہے گا) دجال اس شخص کو مار ڈالے گا اور پھر اس کو زندہ کر دے گا وہ شخص زندہ ہو جانے کے بعد دجال سے کہے گا خدا کی قسم اس وقت سے پہلے تیرے بار میں مجھ کو اتنا وثوق و یقین نہ تھا جتنا کہ اب ہے۔ (یعنی اب تو تیرے دجال اور سچ کا ذب ہونیکا پختہ یقین ہے) پھر دجال اس کو دوبارہ قتل کرنے کی کوشش کرے گا لیکن اس پر قابو نہ پاسکے گا (یعنی اس کو مار ڈالنے کی قدرت اس میں نہ رہے گی۔) (بخاری و مسلم)

(بخاری و مسلم)

۵۲۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا نَبِيَّ الْمَسِيحُ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ هَمَّتْهُ الْمَدِينَةُ حَتَّى يَنْزِلَ دُبُّ أَحَدٍ ثُمَّ يَصْرِفُ الْمَلِكَةَ وَجْهَهُ رَبِّكَ السَّامِرَ وَهَذَا لَكَ يَهْلِكُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسیح (دجال) مشرق کی جانب سے آئے گا اور مدینہ کا رخ کرے گا یہاں تک کہ وہ احمد کے پیچھے پہنچ جائیگا۔ پھر فرشتے اس کا منہ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ شام میں ہلاک کر دیا جائیگا۔

(بخاری و مسلم)

۵۲۲۵ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُغْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ لَهَا يَوْمٌ سَبْعَةٌ أَبْوَابٌ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ

حضرت ابو بکرہؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مدینہ میں دجال کا رعب و خوف داخل ہوگا۔ ان ایام میں مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے۔ (بخاری)

دجال کا ذکر

۵۲۲۶ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ سَمِعْتُ

حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنَادِي سَأُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجَتْ
إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ
جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَ
لَيُزْمَرُ كُلُّ إِنْسَانٍ مَبْلَاةٌ ثُمَّ قَالَ
هَلْ تَذَرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنْ وَاللَّهِ
مَا جَمَعْتُكُمْ لِرِغْبَةٍ وَلَا لِرُهْبَةٍ
وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنْ تَبَيَّنَ الدَّارِي
كَانَ رَجُلًا نَصْرًا إِنِّي فَجَاءَ وَأَسْكَدَ
حَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ
أُحَدِّثُكُمْ بِهِ عَنِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ
حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بِحَرَّتِي
مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَحْمٍ وَجُذَامٍ
فَلَوَبَّ بِهِمُ الْبُؤْسُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ
فَارْفَأُوا إِلَى جَزِيرَةٍ حِينَ تَغْرُبُ
الشَّمْسُ فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ
فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ
أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا يَذَرُونَ مَا
قُبِلَ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ
قَالُوا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَتْ أَنَا
الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا
الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ
بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ لَنَا
رَجُلًا فَرَقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ
شَيْطَانًا قَالَ فَاطْلُقْنَا سِرَاعًا
حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ
أَعْظَمُ إِنْسَانٍ مَا سَأَيْتَاهُ قَطُّ
خَلْقًا وَآشَدُّهُ وَشَاقًّا مَجْمُوعَةً يَدَّاهُ
إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ

کے منادی کو یہ اعلان کرنے سنا الصَّلَاةُ جَامِعَةً (یعنی نماز
جمع کرنے والی ہے یعنی نماز تیار ہے مسجد کو چلو) چنانچہ میں مسجد میں
گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب رسول
خدا نماز سے فارغ ہو چکے تو منبر پر تشریف لے گئے اور مسکراتے
ہوئے فرمایا جس آدمی نے جہاں نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھا ہے اس
کے بعد آپ نے فرمایا تم کو معلوم ہے میں نے تم کو کیوں جمع کیا ہے؟
لوگوں نے عرض کیا خدا اور خدا کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا
خدا کی قسم میں نے تم کو اس لئے جمع نہیں کیا ہے کہ میں تم کو کچھ دوں
یا کوئی خوشخبری سناؤں۔ اور نہ اس لئے جمع کیا ہے کہ تم کو کسی دشمن سے
ڈراؤں بلکہ میں نے تم کو تم داری کا واقعہ سنانے کیلئے جمع کیا ہے
تیمم داری ایک سچی شخص تھا وہ آیا اور مسلمان ہوا اور محمد کو ایک ایسی
خبر دی جو ان خبروں سے مشابہ تھی جو میں نے تم کو مسیح و دجال کی بابت
سنائی ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ وہ قبائل تخم و خدام کے تیس آدمیوں کے
ساتھ دریائی بڑی کشتی میں سوار ہوا۔ دریائی موجوں نے کشتی کے
ساتھ شوخیاں شروع کیں اور ایک ماہ تک کشتی کو اُدھر اُدھر لے پھرتی
رہی آخر موجیں کشتی کو آفتاب غروب ہونے کے وقت ایک جزیرہ میں لے گئیں
ہم چھوٹی کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرہ میں پہنچے۔ وہاں ہم کو ایک
چار پایہ بلا جس کے بڑے بڑے بال تھے، اور اتنے زیادہ بال اسکے
جسم پر تھے کہ اس کا اگلیاں معلوم نہ ہونا تھا ہم لوگوں نے اس سے
کہا کچھ پرافسوس ہے، تو کون ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں
تم اس شخص کے پاس چلو جو دیر درگرجے میں ہے وہ تمہاری خبریں
سننے کا بہت مشتاق ہے۔ تیمم داری کا بیان ہے کہ اس چار پایہ نے
اس شخص کا ذکر کیا تو ہم اس سے ڈرے اور خیال کیا کہ ممکن ہے
وہ انسانی شکل و صورت میں (شیطان ہو) غرض ہم نہری سے آگے
بڑھے اور دیر میں پہنچے ہم نے وہاں ایک بہت بڑا اور خوفناک
آدمی دیکھا کہ ایسا آدمی آج تک ہماری نظروں سے نہ گزرا تھا وہ
نہایت مضبوط بندھا ہوا تھا۔ اسکے ہاتھ گردن تک اُٹھنے ٹخنوں
تک زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے ہم نے اس سے پوچھا کچھ پرافسوس
ہے تو کون ہے؟ اس نے کہا تم نے مجھ کو پایا اور معلوم کر لیا ہے
دعوت میں تم سے اپنا حال چھپاؤں گا۔ پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟
ہم نے کہا۔ ہم عرب کے لوگ ہیں۔ دریا میں کشتی پر سوار ہوئے تھے۔

یَا حَذِیْبُ قُلْنَا وَیْلَكَ مَا اَنْتَ
 قَالَ قَدْ تَدْرُ تُحَرِّعُ خَبْرِي
 فَاخْبِرُونِي مَا اَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ
 اُنَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِيْ سَفِيْنَةٍ
 بِحَدِيْثَةٍ فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا
 فَدَخَلْنَا الْحَزِيْرَةَ فَلَقِيْنَا دَا بَنَ
 اَهْلَكَ فَقَالَتْ اَنَا الْجَمَّاسَةُ اَعْبُدُوْا
 اِلَى هَذَا فِي الدَّائِرِ فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ
 سِرَاعًا فَقَالَ اَخْبِرُونِي عَنْ نَّحْلِ
 بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَّا
 اِنَّهَا تُؤْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ اَخْبِرُونِي
 عَنْ مَّحِيْرَةِ الطَّبْرِیْتِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ
 قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ قَالَ اِنْ مَاءَهَا
 يُؤْشِكُ اَنْ يَذْهَبَ قَالَ اَخْبِرُونِي
 عَنْ عَيْنٍ زُعْرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ
 هَلْ يَذْرَعُ اَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا
 نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَاءِ وَاهْلُهَا يَذْرَعُوْنَ
 مِنْ مَّاءِهَا قَالَ اَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ
 الْاُمَمِيْنَ مَا نَعَلَ قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَ
 نَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ اَقَانَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ
 قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَاخْبَرْنَاهُ اَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ
 عَلٰی مَنْ يَلْبِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ قَالَ اَمَّا
 اِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ اَنْ يُطِيعُوْهُ وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ
 اَنَا الْمَسِيْحُ وَاِنِّي الدَّجَالُ يُؤْشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِيْ
 فِي الْخُدُوجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِيْرُ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدْعُ
 قَرِيْبًا اِلَّا هَبَطْتُهَا فِيْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ
 وَطَبِيْعَةٍ هُمَا مَحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كُلُّنَا هُمَا كَلْمَا
 اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا اَسْتَقْبَلَنِيْ
 مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلَتَا يَصُدُّنِي عَنْهُمَا وَاِنْ
 عَلَيَّ كُلِّ نَقَبٍ مِنْهَا مَلِيْكَةٌ سُوْحَا قَالَ
 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

دریای موجیں ایک مہینہ تک بہاے ساتھ کھینتی رہیں اور آخر کار ہم
 کو یہاں ڈالا۔ ہم جزیرہ کے اندر داخل ہوئے تو ہم کو ایک چارباہ ملا
 جس کے بڑے بڑے بال تھے اس نے ہم سے کہا میں جاسوس ہوں
 تم اس شخص کے پاس جاؤ جو دریاں سے پھر ہم تیرے پاس دوڑتے
 ہوئے آئے۔ پھر اس نے پوچھا کیا یہاں کی کھجوروں کے درخت پھل لاتے
 ہیں؟ (یعنی قوم بیان کے کھجوروں کے درختوں پر پھل آتے ہیں بیان
 ایک مقام کا نام ہے جو شام میں یا اردن میں یا یمن میں یا حجاز میں واقع
 ہے) ہم نے کہا ہاں پھل لاتے ہیں۔ اس نے کہا وہ زمانہ قریب آنے والا
 ہے جب کہ یہ درخت پھل نہ لائیں گے (یعنی قرب قیامت کا زمانہ)
 پھر اس نے پوچھا یہ تہلاؤ کہ بحیرہ طبریہ (طبریہ کے تالاب) میں پانی
 یا نہیں بہم نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا
 عنقریب اس کا پانی خشک ہو جائیگا پھر اس نے پوچھا رعر کے چشمہ
 کا حال بتاؤ کیا اس چشمہ میں پانی ہے اور کیا اس کے قریب کے باشندے
 سے کاشتکاری کرتے ہیں؟ پھر اس نے پوچھا امیوں کے
 نبی (یعنی عرب کے ناخواندہ لوگوں کے نبی) کی بابت بتاؤ کہ اس نے کیا کیا
 ہم نے کہا وہ مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اس نے
 پوچھا کیا عرب ان سے لڑے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے پوچھا انہوں
 نے عرب سے کیا معاملہ کیا؟ ہم نے تمام واقعات سے اس کو آگاہ کیا
 اور بتایا کہ عربوں میں سے جو لوگ آپ کے قریبی عزیز تھے ان پر آپ نے
 غلبہ حاصل کر لیا ہے اور انہوں نے آپ کی اطاعت قبول کر لی ہے۔
 اس نے کہا تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا اطاعت کرنا ہی ان کے
 لئے بہتر ہے۔ اچھا اب میں اپنا حال بیان کرتا ہوں۔ میں مسیح (دجال)
 ہوں عنقریب مجھ کو سکلنے کا حکم دیا جائیگا میں باہر نکلوں گا اور زمین پر
 پھروں گا یہاں تک کہ کوئی آبادی ایسی نہ چھوڑوں گا جس میں میں داخل نہ ہوں
 چالیس آئیں برابر گشت میں رہوں گا۔ لیکن مکہ اور مدینہ میں جاؤں گا کہ
 وہاں جانے کی مجھ کو ممانعت کی گئی ہے۔ میں جب ان شہروں میں سے
 کسی میں داخل ہوں کیا ارادہ کروں گا تو ایک فرشتہ جس کے ہاتھ
 میں تلوار ہوگی مجھ کو داخل ہونے سے روکے گا اور ان شہروں میں سے
 ہر ایک کے رستہ پر فرشتے مقرر ہوں گے جو رستہ کی حفاظت کرتے
 ہوں گے اس کے بعد رسول اللہ نے اپنے عصا کو منبر پر رکھ فرمایا
 یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ۔ یہ ہے طیبہ یعنی مدینہ۔ پھر آپ نے فرمایا

کی طرف جائیم کا بیان ہے کہ میں اس محل میں گیا تو وہاں ایک شخص کو دیکھا جو اپنے بالوں کو گھسیٹتا ہے۔ زنجیروں میں بندھا ہوا ہے۔ اور طوق پڑے ہوئے ہیں۔ اور آسمان وزمین کے درمیان اچھلتا کودتا ہے۔ میں نے کہا تو کون ہے؟ اس نے کہا میں دجال ہوں۔ (ابوداؤد)

دجال کا حلیہ

حضرت عباؤہ بن صامت کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے تم سے دجال کا حال بار بار اس اندیشہ سے بیان کیا ہے کہ کہیں تم اس کو بھول نہ جاؤ۔ اس کی حقیقت سے نا آشنا نہ رہو تم کو یاد رکھنا چاہئے کہ سح دجال پسند قد ہے۔ اسکے پاؤں نیچے چلنے میں قریب ہوتے ہیں اور ریڑیاں دو در دو بال مڑے ہوئے ہیں ایک آنکھ سے کان ہے۔ دوسری آنکھ ہموار ہے یعنی نہ ابھری ہوئی اور نہ دھنسی ہوئی۔ پھر بھی اگر تم شبہ میں پڑ جاؤ تو اتنی بات یاد رکھو کہ تمہارا پروردگار کا نا نہیں ہے۔ (ابوداؤد)

ایمان پر ثابت رہنے والوں کو دجال سے کوئی خوف نہیں ہوگا

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نذرانے سنا ہے حضرت نوح کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آئے گا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں بھی تم کو اس سے ڈاتا ہوں اور اس کی حقیقت بیان کئے دیتا ہوں، اسکے بعد آپ نے دجال کی کیفیت بیان کی اور پھر فرمایا شاید تم میں سے کوئی شخص جس نے مجھ کو دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے اس کو پائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان ایام میں ہمارے قلوب کی کیا حالت ہوگی؟ آپ نے فرمایا بالکل ایسی ہی جیسی آج کل ہے یا اس سے بہتر۔ (ترمذی - ابوداؤد)

دجال خراسان سے نکلے گا

عمر بن حریثؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے راوی ہیں۔ کہ رسول اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہوگا۔ بہت سی قومیں جن کے چہرے دجال کی مانند نہ بنے پھولے ہوئے ہوں گے اس کی اطاعت اختیار کر لیں گی۔ (ترمذی)

فَاتَّبَعْتُهُ فَإِذَا سَرُّجٌ يَجْرُ شَعْرُهُ مُسَلَّسٌ فِي الْأَغْلَالِ يَنْزُوفِي مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقُلْتُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا الدَّجَالُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۵۲۲۹ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا أَنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالُ فَحَبِيزٌ أَفَحَجَّ جَعِدٍ أَعْوَرَ مَطْمُوسٌ الْعَيْنِ كَيْسَتْ بِنَا تَبِيْنَا وَلَا حَجَرََاءَ فَإِنَّ أَلَيْسَ عَلَيْكُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّ سَأَبَكُمْ كَيْسَ بَأَعْوَرَ سَأَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۵۲۵۰ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا قَدْ أُنْذِرَ الدَّجَالَ تَوْمَهُ وَإِنِّي أَنُذِرُكُمْ تَوَصَّفَهُ لَنَا قَالَ لَعَلَّهُ سَيُذَرِكُ بَعْضُ مَنْ رَأَى أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ قُلُوْا بِنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ مِثْلَهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ سَأَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ۔

۵۲۵۱ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالشَّرْقِ يُقَالُ لَهَا خُرَّاسَانُ يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَانَتْ دُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ سَأَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

دجال سے دور رہنے کی تاکید

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جو شخص دجال کے نکلنے کی خبر سنے اس کو چاہئے کہ وہ اس سے دور رہے خدا کی قسم آدمی دجال کے پاس آئیگا اور وہ اپنے کو مومن خیال کرتا ہوگا لیکن پھر بھی اس کی اطاعت قبول کرنے کا۔ اس لئے کہ اس کو جو چیزیں یہی گئی ہیں ان سے شبہات میں بیڑ جائیگا۔ (ابوداؤد)

۵۲۵۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ بِالْدَّجَالِ فَلَيْسَ مِنْهُ فَوَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيهِ وَهُوَ يَحْسِبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهُ مِمَّا يُبْعَثُ بِهِ مِنَ الشُّبُهَاتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

ظاہر ہونے کے بعد روئے زمین پر دجال کے ٹھہرنے کی مدت

حضرت اسما بنت یزید بن اسکنؓ کہتی ہیں نبیؐ نے فرمایا ہے دجال چالیس برس تک زمین پر رہے گا۔ سال مہینہ کے برابر ہوگا اور مہینہ ہفتہ کے برابر اور ہفتہ ایک دن کے برابر اور ایک دن اتنی دیر کا ہوگا جتنی دیریں کہ کھجور کی خشک شاخ جل جائے۔ (شرح السنۃ)

۵۲۵۳ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ بْنِ اسْكَنْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ الدَّجَالُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَالْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَالْيَوْمُ كَالضُّطْرِ إِذَا السَّعْفَةُ فِي النَّارِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ -

دجال کی اطاعت کرنے والے؟

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں سے ستر ہزار آدمی جن کے سروں پر سبز چادریں پڑی ہوں گی دجال کی اطاعت قبول کر لیں گے۔ (شرح السنۃ)

۵۲۵۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ الدَّجَالَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الْبَيْضَانُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ -

دجال اور قحط سالی؟

حضرت اسما بنت یزیدؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ آپؐ دجال کا ذکر کیا اور فرمایا دجال کے نکلنے سے پہلے تین سال ایسے آئیں گے جن میں سے ایک سال میں آسمان تہائی بارش کو اور زمین تہائی پیداوار کو روک لے گی اور دوسرے سال میں آسمان دو تہائی بارش کو اور زمین دو تہائی پیداوار کو روک لے گی، اور تیسرے سال میں بارش ہوگی اور نہ پیداوار (اور قحط پڑ جائیگا) پھر کوئی گھروالا جانور باقی رہے گا اور نہ دانٹ الا یعنی سب ہلاک ہو جائیں گے اور دجال سب بڑا فتنہ بیوگا کہ وہ ایک (سادہ لوح) دیہاتی کے پاس پہنچے گا اگر میں تیرے ان اونٹوں کو زندہ کر دوں جو مر گئے ہیں تو کیا تو مجھ کو اپنا بزرگوار تسلیم کر لیگا؟ وہ دیہاتی کہے گا ہاں، چنانچہ دجال اونٹوں کے مانند صورت بنا کر آگا یعنی شیطان اونٹوں کی صورت اختیار کر لیں گے) اور یہ اونٹ ٹھنوں کی دازی اور کوہان کی بلندی کے اعتبار سے اس کے اونٹوں سے بہتر ہوں گے پھر دجال ایک شخص کے پاس آئیگا جس کا بھائی اور باپ مر گئے ہوں گے اور اس سے کہے گا اگر میں تیرے بھائی اور تیرے باپ کو زندہ

۵۲۵۵ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ سِنِينَ سَنَةُ تُمَسِّكُ السَّمَاءُ فِيهَا ثَلَاثُ قَطَرِهَا وَالْأَرْضُ ثَلَاثُ نَبَاتِهَا وَالثَّانِيَةُ تُمَسِّكُ السَّمَاءُ ثَلَاثِي قَطَرِهَا وَالْأَرْضُ ثَلَاثِي نَبَاتِهَا وَالثَّلَاثَةُ تُمَسِّكُ السَّمَاءُ قَطَرِهَا كُلَّهُ وَالْأَرْضُ نَبَاتِهَا كُلَّهُ فَلَا يَبْقَى ذَاتٌ طَلِفٍ وَلَا ذَاتٌ ضَرْسٍ مِنَ الْبَهَائِمِ إِلَّا هَلَكَ وَإِنْ مِنْ أَشَدِّ فِتْنَتِهِ أَنَّهُ يَأْتِي الْأَعْرَابِيَّ يَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ إِبْلَكَ أَلَسْتَ تَعْلُمُ إِنِّي رَبُّكَ يَقُولُ بَلَى فَيُمِثِّلُ لَهُ الشَّيْطَانُ نَحْوًا يَبْلِهِ كَأَحْسَنِ مَا يَكُونُ ضُرُوعًا وَأَعْظَمَهُ أَسْنَمَةً قَالَ وَيَأْتِي الرَّجُلَ فِدَامَاتٍ أَخُوهُ وَمَاتَ أَبُوهُ يَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ أَحْيَيْتُ لَكَ أَبَاكَ وَآخَاكَ

أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي سَأُكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقِيلُ
لَهُ الشَّيَاطِينُ نَحْنُ أَبْنَاءُ اللَّهِ وَأَحِبُّهُ
قَالَتْ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ وَالْقَوْمُ
فِي أَهْتَامِهِمْ دَعَا مِمَّا حَدَّثَهُمْ قَالَتْ
فَأَخَذَ بِلَحْمَتِي الْبَابَ فَقَالَ مَهْلِكُ
أَسْمَاءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ
خَلَعْتَ أَفْعَدَ تَنَابُذٍ كَرِ الدَّجَالِ قَالَ
إِنْ يُخْرِجُ وَأَنَا حَيٌّ فَأَنَا حَاجِبُهُ
وَالْأَفْعَدُ سَأُبِي خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ إِنَّا لَنَعُجِزُ
عَجِيزَنَا فَمَا نَحْبِرُهُ حَتَّى نَجُوعَ
فَكَيْفَ بِالْمُؤْمِنِينَ يَوْمَئِذٍ قَالَ
يُجْزِيُهُمْ مَا يُجْزِي أَهْلَ السَّمَاءِ
مِنَ النَّسِيجِ وَالتَّقْدِيرِ سَأَوَاهُ أَحَدٌ

کردوں۔ تو مجھ کو اپنا پروردگار مان لے گا؟ وہ کہے گا ہاں! دجال
شیاطین کو اس کے بھائی اور باپ کی شکل میں پیش کرے گا۔ اسمائت
مزید کہتی ہیں کہ یہ فرما کر رسول اللہ کسی ضرورت سے تشریف لے گئے
اور غصوری دیر میں واپس آئے۔ لوگ دجال کا ذکر سن کر فکر و تردد میں
بیٹھے تھے آپ کے دروازے کے دونوں کواڑوں کو کپڑا لیا اور فرمایا
اسماء کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا
ذکر فرما کر ہمارے دلوں کو نکال کر پھینک دیا ہے۔ (یعنی اس ذکر سے
ہمارے دل مرعوب خوف زدہ ہیں) آپ نے فرمایا اگر وہ میری زندگی
میں نکلا تو میں اپنے دلائل سے اس کو دفع کر دوں گا (یعنی اس پر غلبہ
حاصل کر لوں گا) اور اگر میری زندگی میں نہ نکلا تو میرا پروردگار ہر مومن
کے لئے میرا وکیل اور خلیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ!
ہم اپنا آٹا گوندھتے ہیں اور روٹی پکا کر فارغ نہیں ہونے پانے کہ بھوک
سے ہم بے چین ہو جاتے ہیں۔ اس لحاظ سالی میں مومنوں کا کیا حال ہوگا؟
آپ نے فرمایا ان کی بھوک کو دفع کرنے کیلئے وہی چیز کافی ہوگی
جو آسمان والوں کے لئے کافی ہوتی ہے۔ یعنی نسج و تقدیر
باری تعالیٰ۔ (احمد ابو داؤد)

فصل سوم

اہل ایمان کو دجال سے خوف زدہ ہونے کی ضرورت نہیں

حضرت معمر بن شعبہؓ کہتے ہیں دجال کی بابت جس قدر میں نے
رسول اللہ سے دریافت کیا ہے اتنا انہوں نے نہیں پوچھا۔ رسول اللہ
نے (ایک مرتبہ) مجھ سے فرمایا دجال تجھ کو ضرر نہ پہنچائے گا میں نے عرض
کیا لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ رڈیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہو
گی۔ آپ نے فرمایا دجال خدا کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے (یعنی
وہ جو کچھ دکھاتا ہے وہ بے حقیقت چیز ہے اس کو یہ قدرت حاصل
نہیں کہ وہ کسی کو گمراہ کر سکے۔) (بخاری و مسلم)

دجال کی سواری گدھا ہوگا؟

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے دجال ایک
سفید گدھے پر سوار ہو کر نکلے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان کاغذ
سنز باغ چوڑا ہوگا ایک باغ دونوں ہاتھوں کے برابر ہوتا
(یعنی)

۵۲۵۶ عَنْ الْبَغِيَّةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ
أَحَدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَإِنَّمَا
قَالَ لِي مَا يَصْرُكَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ
إِنَّ مَعَهُ جَبَلُ خُبْرٍ وَنَهْرُ مَاءٍ قَالَ هُوَ
أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ -

۵۲۵۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ عَلَى حِمَارٍ
أَقَمَرٍ مَا بَيْنَ أُذُنَيْهِ سَبْعُونَ بَاعًا
رَوَاهُ الْكُتُبُ فِي كِتَابِ الْبُعْثِ وَالنُّشُورِ -

بَابُ فَصَّةِ ابْنِ صَيَّادٍ

فصل اول

ابن صیاد کے ساتھ ایک واقعہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ صحابہ کی جماعت میں رسول اللہ کے ساتھ ابن صیاد کی طرف گئے۔ رسول اللہ نے اس کو یہودی قبیلہ بنی مغالہ کے محل میں بچوں کے ساتھ کھیلنا ہوا پایا۔ اس وقت وہ بلوغ کے قریب پہنچ چکا تھا۔ ابن صیاد کو ہمارا نام معلوم نہ ہوا۔ رسول اللہ نے اس کے قریب پہنچ کر اس کی پشت پر ہاتھ مارا اور فرمایا کیا تو اس امر کی شہادت دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا میں اس کی شہادت دیتا ہوں کہ تم ناخواندہ لوگوں کے رسول ہو! اس کے بعد ابن صیاد نے کہا کیا تم اس کی گواہی دیتے ہو کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ رسول اللہ نے اس کو بچہ لیا اور خوب زور سے بھینچا اور دبا یا۔ اور پھر فرمایا میں خدا پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا۔ اس کے بعد ابن صیاد سے کہا۔ تو امور غیب میں سے کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا کبھی سچی خبر اور کبھی جھوٹی (یعنی کبھی فرشتہ اگر سچی خبریں دیتا ہے اور کبھی شیطان اگر جھوٹی خبریں پہنچاتا ہے) رسول اللہ نے فرمایا تجھ پر امور کو مشتبہ کیا گیا ہے (یعنی جھوٹ اور سچ کو ملا کر تجھ کو مشتبہ کر دیا گیا ہے اور تو نبی نہیں ہو سکتا اس لئے کہ نبی کے پاس جھوٹی خبر نہیں آتی) اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا میں نے اپنے دل میں ایک بات چھپائی ہے (تو اس کو ظاہر کر) اور حضور اکرمؐ نے اس آیت کو دل میں رکھا تھا یَوْمَ نَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُّبِينٍ۔ اس نے کہا وہ بات مروج ہے: آپ نے فرمایا دنیا مراد تو اپنی حیثیت سے آگے بڑھے گا: عمرؓ نے عرض کیا رسول اللہ! آپ مجھ کو اجازت دیتے ہیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں؟ رسول اللہ نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے جس کی میں نے خبر دی ہے تو تم اس پر قابو نہ پاسکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اسکے بعد رسول اللہ اور ابی بن کعبؓ انصاری کھجوروں کے ان درختوں کی طرف روانہ ہوئے جن میں ابن صیاد

۵۲۵۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فِي أَطْحَبِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمَّا شَعَرَ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ تَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَرَضَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا تَبِئْتَنِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيرًا وَخَبَالًا يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُبِينٍ فَقَالَ هُوَ الدَّخْنُ فَقَالَ اخْسَأْ لَكِنْ تَعُدُّ وَقَدْ رَأَيْتُكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَكُنْ هُوَ لَا تَسْلُطْ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ عُمَرَ الْإِنْصَارِيُّ يَوْمَئِذٍ النَّخْلَ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَبَّحُ بَعْدُ وَعِ النَّخْلَ وَهُوَ يَخْتَلُ أَنْ

عہ ابن صیاد مدینہ کا ایک یہودی تھا سحر و کھانت جانتا تھا اور مختصر یہ کہ وہ ایک فتنہ تھا جس میں مسلمانوں کو مبتلا کر کے انکا امتحان لیا گیا تھا۔ صیاد کا خیال تھا کہ وہی دجال ہے جو خروج کرے گا یا منجملہ در دجالوں کے ایک دجال تھا کہ آخر میں یہ مسلمان ہو گیا تھا۔ ۱۲

تھا۔ رسول اللہ ﷺ و ابن صیاد سے درختوں کی شاخوں میں چھپ کر اس کی باتیں سننا چاہتے تھے۔ تاکہ وہ یہ معلوم کرے کہ یہاں کوئی نہیں ہے آزادی سے باتیں کرے۔ ابن صیاد چادر لپیٹے ہوئے بستر پر پڑا تھا۔ اور اس کی چادر میں سے ایسی آواز آتی تھی جو سمجھ میں نہ آتی تھی۔ ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ کو کھجوروں کی شاخوں میں چھپا ہوا دیکھ لیا اور کہا دو صاف (یہ ابن صیاد کا نام ہے) یہ (سامنے) محمد کھڑے ہیں، ابن صیاد (یہ سن کر) خاموش ہو گیا رسول اللہ نے فرمایا اگر اس کی ماں اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی تو اس کا کچھ حال معلوم ہو جاتا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کی جس کا وہ مستحق ہے اور پھر دجال کا ذکر کیا۔ اور فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا ہے جس نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہو۔ اور سب سے پہلے نوحؑ نے اپنی قوم کو ڈرایا۔ لیکن میں دجال کی بابت تم سے وہ بات کہتا ہوں جو کسی نبی نے آج تک اپنی قوم سے نہیں کہی تم آگاہ ہو جاؤ کہ دجال کا نام ہے در خداوند بزرگ و برتر کا نام نہیں۔ (بخاری و مسلم)

ابن صیاد کا من تھا؟

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو بکرؓ اور عمرؓ کو مدینہ کے ایک رستہ میں ابن صیاد سے ملے رسول اللہ نے اس سے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں؟ اس نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ نے فرمایا میں خدا پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔ اس کے بعد رسول اللہ نے اس سے پوچھا تو کیا چیز دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میں ایک تخت کو پانی پر دیکھتا ہوں رسول اللہ صلعم نے فرمایا تو ابلیس کے تخت کو پانی پر دیکھتا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ نے اس سے پوچھا تو اور کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا دو سچوں کو دیکھتا ہوں (جو سچی خبریں لاتے ہیں) اور ایک جھوٹے کو دیکھتا ہوں (جو جھوٹی خبریں لاتا ہے) یا اس نے یہ کہا کہ میں دو جھوٹوں کو دیکھتا ہوں اور ایک سچے کو رسول اللہ نے فرمایا امر کو اس پر مشتبہ کر دیا گیا ہے (یعنی کاہن ہے اور کہانت میں اس کو اشتباہ کے اندر ڈال دیا گیا ہے اس لئے اس کو چھوڑ دو۔ (مسلم)

جنت کے بارے میں آنحضرتؐ سے ابن صیاد کا ایک سوال

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے رسول اللہ

لِیَمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ
وَابْنُ صَيَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ فِي
تَطِيقَةٍ لَهَا فِيهَا نَرْمَزَةٌ قَرَأَتْ هُوَ
ابْنُ صَيَّادٍ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ يَقِي بِجُدَاوِعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ أَيْ
صَبَاتٌ وَهُوَ اسْمُهُ هَذَا مُحَبَّدٌ فَتَنَّا هُوَ
ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَرَكَتُهُ بَيْنَ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا
هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ إِنِّي أَنْذَرُكُمْ
وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَ
نُوحٌ قَوْمَهُ وَلِكِنِّي سَأَفُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ
يَقْلَهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّمَا أَعُورُونَ
اللَّهُ لَيْسَ بِأَعُورٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۵۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ لَقِيَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
بِعْنَى ابْنِ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْهَدُ أَنِّي
رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ هُوَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَأَنْتَ
يَا اللَّهُ وَمَلِكِيَّةٌ وَكُتُبِيَّةٌ وَرُسُلِيَّةٌ مَاذَا تَرَى
قَالَ أَرَى عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى عَرْشَ
إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ قَالَ أَرَى صَادِقِينَ
وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبِينَ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَيْهِ
فَدَعَوْهُ سَرَادًا مُسَلِّحًا۔

جنت کے بارے میں آنحضرتؐ سے ابن صیاد کا ایک سوال

۵۲۶۰ وَعَنْهُ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ عَنْ تَوْبَةِ الْجَنَّةِ
فَقَالَ دُرَّ مَكَّةَ بِيَضَاءِ مِسْكٍ خَالِصٍ
سَوَادُهُ مُسْلِمٌ۔

دریافت کیا کہ جنت کی مٹی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا وہ میدہ کے
مانند سفید اور مشک خالص کی مانند خوشبو ہے۔
(مسلم)

دجال کے بارے میں ایک پیش گوئی

۵۲۶۱ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنَ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ
فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ تَوَلَّاهُ غَضَبُهُ
فَانْتَفَعَمَ حَتَّى مَلَكَ السَّكَنَةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَيَّ
حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ مَا أَرَدْتَ
مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يُخْرَجُ مِنْ غَضَبَتِهِ يَغْضَبُهَا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

نافع فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے ابن صیاد سے مدینہ کے کسی راستے
پر ملاقات کی اور ابن عمرؓ نے اس سے ایک ایسی بات کہی جس سے
وہ غضبناک ہو گیا اور اس کی گلیں پھول گئیں اس کے بعد ابن عمرؓ اپنی
بہن حضرت حفصہؓ کے پاس گئے ان کو اس واقعہ کی خبر پہنچ چکی تھی انہوں
نے فرمایا ابن عمرؓ! تجھ پر رحم فرمائے تو نے ابن صیاد سے کیا چاہا تھا کیا
تجھ کو معلوم نہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ دجال کسی بات پر غضب
ناک ہو کر نکلے گا (اور نبوت کا دعوے کرے گا) (مسلم)

ابن صیاد کا دجال ہونے سے انکار

۵۲۶۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ
ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي مَا لَيْقَيْتُ مِنَ النَّاسِ
يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَالُ أَلَسْتُ سَمِعْتَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُؤَكِّدُ
كُفْرًا وَلَا يُؤَكِّدُ لِي أَلَيْسَ قَدْ قَالَ وَهُوَ كَا فَرُّوْ
أَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ
الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ
وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا
وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ
وَأَبْنٍ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ
فَلَبَسْنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ
سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَلَيْسَ أَنَّكَ
كَذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عَرِضَ عَلَيَّ
مَا كَرِهْتُ سَوَادُهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ میرا اور ابن صیاد کا مکہ
کے سفر میں ساتھ ہوا۔ ابن صیاد نے مجھ سے اس تکلیف کا حال بیان کیا
جو لوگوں سے اس کو پہنچی تھی۔ اور پھر کہا کہ لوگ مجھ کو دجال خیال کرتے
ہیں کیا تم نے رسول اللہؐ سے یہ بات نہیں سنی کہ دجال لا ولد ہوگا اور میرے
اولاد موجود ہے۔ اور کیا رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ
دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہوگا۔ اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ
کی طرف جا رہا ہوں۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ ابن صیاد نے آخری بات
مجھ سے یہ کہی کہ تم آگاہ ہو جاؤ کہ خدا کی قسم میں دجال کی پیدائش کے وقت
کو جانتا ہوں اسکا مکان جانتا ہوں (یعنی وہ کس جگہ پیدا ہوگا اور کہاں
ہے گا) اور یہ بھی جانتا ہوں کہ وہ اس وقت کہاں ہے اور اس کے ماں
باپ کے نام بھی جانتا ہوں۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ ابن صیاد کے آخری
الفاظ نے مجھ کو شبہ میں الیاد یعنی یہ ممکن ہے آخری الفاظ سے اس نے
اپنی ذات کو مراد لیا ہو چنانچہ میں نے اس سے کہا تو ہمیشہ کیلئے ہلاک
ہو۔ ابو سعید کہتے ہیں کہ کسی شخص نے ہمراہیوں میں سے اس سے کہا کیا
تجھ کو یہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ خود ہی دجال ہو؟ ابن صیاد نے کہا اگر مجھ کو وہ صفات دے دی جائیں جو دجال میں ہیں تو میں
(مسلم)

ابن صیاد کا ذکر

۵۲۶۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيْتُهُ وَقَدْ تَفَرَّتْ
عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلْتَ عَيْنُكَ مَا
أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں ابن صیاد سے ملا جب کہ اس
کی آنکھ ورم آلود تھی میں نے کہا تیری آنکھ کب سے ورم آلود ہے
اس نے کہا میں نہیں جانتا کب سے میں نے کہا تجھ کو معلوم نہیں حالانکہ

ہی فَرِاسِکَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِیْ عَصَاکَ قَالَ فَتَخَرَّكَاشَیْ نَحِیْرِ جِبَارٍ سَمِعْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

آنکھ تیرے سر میں ہے اس نے کہا اگر خدا چاہے تو آنکھ کو تیری لاکھی میں پیدا کر دے۔ ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابن صیاد نے ناک سے گدھے کی سخت آواز کی مانند آواز نکالی اتنی سخت جتنی کہ میں نے سنی ہے۔ (مسلم)

ابن صیاد دجال ہے؟

۵۲۶۲ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّيَادِ الدَّجَالُ قُلْتُ تَحْلِفُ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُكْرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت محمد بن منکدرؓ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبد اللہؓ کو دیکھا وہ قسم کھا کر یہ کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے میں نے ان سے کہا کیا تم قسم کھا کر کہتے ہو؟ انھوں نے کہا میں نے عمرؓ سے سنا ہے کہ وہ رسول اللہؐ کی موجودگی میں اس پر قسم کھاتے تھے اور نبی صلعم نے اس سے انکار نہیں فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

ابن عمرؓ کے نزدیک ابن صیاد، مسیح دجال تھا

۵۲۶۵ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَشْكُ أَنْ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ ابْنُ صَيَّادٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي نَجْوَى فِي كِتَابِ الْبُعْثِ وَالْمَشْوَءِ۔

حضرت نافعؓ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ کہا کرتے تھے کہ مجھ کو اس میں بالکل شک نہیں کہ مسیح دجال بھی ابن صیاد ہے۔ (دہبلی)

ابن صیاد واقعہ حرہ کے دن غائب ہو گیا تھا۔

۵۲۶۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ فَقَدْ نَا ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ سَرَادَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حرہ کے واقعہ میں ابن صیاد کو غائب پایا۔ (ابوداؤد)

ابن صیاد اور دجال

۵۲۶۷ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُكُّتُ أَبُو الدَّجَالِ ثَلَاثِينَ عَامًا لَا يُؤَلِّدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ يُؤَلِّدُ لَهُمَا عُلَامًا عَوْرًا ضَرْبُ دَاوُدَ مِنْفَعَةٌ تَنَامُ عِبَادُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ثُمَّ نَعَتْ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْي فَقَالَ أَبُوهُ طَوَالُ ضَرْبِ اللَّحْمِ كَانَتْ الْفَهْ مِنْقَارُ وَامَّةٌ امْرَأَةٌ فَرَضَا جَبَّةً طَوِيلَةً الْيَدَيْنِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ فَسَمِعْنَا بَيِّنَاتٍ فِي الْيَهُودِ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَتْ هَبَّتْ أَنَا وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِيي فَادَّانَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے دجال کے ماں باپ تیس سال تک لا ولد رہیں گے۔ پھر ان کے ہاں ایک کانا لڑکا پیدا کیا جائے گا جس کے دانت بڑے بڑے ہوں گے۔ اور اس سے بہت کم فائدہ ہوگا (یعنی جس طرح لڑکوں سے گھر کے کام کاج میں فائدہ پہنچتا ہے اس سے چھل ہوگا) اس کی آنکھیں سرسبزگی لیکن دل نہ سوئیگا (یعنی نیند کی حالت میں شیطان اس کے دل میں ہمارا فاسدہ پیدا کرنا ہے) اس کے بعد رسول اللہؐ نے اس کے ماں باپ کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا اس کا باپ لمبا دھلا ہوگا اس کی ناک ایسی ہوگی گویا کہ چونچ ہے اور اس کی ماں موٹی چوڑی اور لمبے ہاتھوں والی ہوگی۔ ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مدینہ کے یہودیوں میں ایک (ایسے ہی) بچہ کے پیدا ہونے کی خبر سنی دھیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تھا) میں اور زبیر بن عوام اس کے ماں باپ کے پاس گئے، دیکھا تو وہ دونوں ایسے ہی تھے جیسا کہ رسول اللہؐ نے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمَا فَقُلْنَا هَلْ
لَكُمْ وَلَدٌ فَقَالَا مَكْنَانَا ثَلَاثِينَ عَامًا
لَا يُؤَلِّدُنَا وَلَدٌ ثُمَّ وَلِدْنَا عَلَامًا
أَعْوَسَ أَضْرَسَ وَأَقْلَهُ مُنْفَعَةً تَنَامُ
عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ قَالَ فَخَرَجْنَا
مِنْ عِنْدِهَا فَإِذَا هُوَ مُنْجِدٌ فِي
الشَّمْسِ فِي قَطِيفَةٍ وَلَهُ هَبْهَمَةٌ فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ
فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتُمَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ
تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

ان کے متعلق فرمایا تھا ہم نے ان سے پوچھا کہ کیا تمہارا کوئی لڑکا ہے؟
انہوں نے بیان کیا کہ تیس سال تک ہم لا ولد رہے، پھر ایک کانٹا لڑکا
پیدا ہوا جس سے ہم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس کی آنکھیں سوتی ہیں
اور دل نہیں سوتا۔ ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ ہم ان کے پاس سے چلے آئے
ناگہاں ہم نے اس لڑکے (ابن صیاد) کو دیکھا جو دھوپ میں چادر اوڑھے
لیٹا تھا اور کچھ گنگنا رہا تھا جو سمجھ میں نہ آتا تھا۔ اس نے سر سے چادر کو مٹایا
اور ہم سے کہا۔ تم نے کیا کہا؟ ہم نے کہا، جو کچھ ہم نے کہا، کیا تو نے سنا؟
اس نے کہا ہاں۔ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

(ترمذی)

کیا آنحضرتؐ بھی ابن صیاد کو دجال سمجھتے تھے؟

۵۲۶۸ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُحَدِّثُ النَّاسَ بِأَنَّ الدَّجَالَ قَوْجَدَةُ
تَحْتَ قَطِيفَةٍ يُهْمُّهَا ذَنْتُهُ أُمُّهُ فَقَالَتْ
يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا أَبُو الْعَاسِجِ فَخَرَجَ
مِنَ الْقَطِيفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَبِئْسَ ذَنْدًا مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ
فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَيْ يَأْ رَسُولَ اللَّهِ
فَأَقْتُلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَسْتُ صَاحِبَهُ إِنَّمَا صَاحِبُهُ
عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَإِلَّا يَكُنْ هُوَ فَلَيْسَ لَكَ أَنْ
تَقْتُلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ فَلَمْ يَدُلْ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُشَفِّقًا أَنَّهُ هُوَ
الدَّجَالُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ مدینہ کی ایک یہودی عورت کے ہاں
ایک بچہ پیدا ہوا جس کی ایک آنکھ پٹ گئی (یعنی ہموار نہ بیٹھی ہوئی اور
نہ ابھری ہوئی) اور کچلیاں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ رسول اللہؐ نے اسے کہ
کہیں یہ دجال نہ ہو (ایک دوسرے رسول اللہؐ کو دیکھنے تشریف لے گئے)
وہ ایک چادر اوڑھے لیٹا تھا۔ اور آہستہ آہستہ کچھ کچھ کہہ رہا تھا جو
سمجھ میں نہ آتا تھا۔ اس کی ماں نے اس سے کہا۔ عبداللہؐ یہ ابو العاسج کہہ رہا
ہے۔ اس نے چادر سے سر نکال لیا رسول اللہؐ نے فرمایا اس عورت
کو کیا ہوا۔ خدا اس کو ہلاک کرے (کہ اس نے اسکو آگاہ کر دیا) اگر وہ اس
کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی (اور آگاہ نہ کرتی) تو وہ اپنا حال ظاہر کر دیتا
اس کے بعد جابرؓ نے حضرت عمرؓ کی حدیث کے مانند حدیث بیان کی
یعنی حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ اجازت دیں تو میں اس
کو مار ڈالوں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا اگر یہ وہی دجال ہے تو تو اسکا قاتل
نہیں بلکہ اس کے قاتل عیسیٰ بن مریم ہوں گے۔ اور اگر وہی دجال نہیں
ہے تو تجھ کو ایک ایسے آدمی کا قتل روا نہیں ہے جو ہمارے ذمہ میں ہے
(یعنی ذمی ہے) رسول اللہؐ ہمیشہ خائف رہتے تھے کہ کہیں یہ ابن
صیاد دجال نہ ہو۔ (شرح السنہ)

بَابُ نَزُولِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کا بیان

فصل اوّل

حضرت عیسیٰ کے نزول کا ذکر

۵۲۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْكِبٍ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنَزِيرَ وَيَضَعُ الْجُزْيَةَ وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَقْرَبُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ الْآيَةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے عنقریب تمہارے دین و مذہب میں ابن مریم نازل ہونگے جو ایک عادل حاکم ہونگے صلیب کو توڑ دیں گے سور کو قتل کریں گے جزیرہ کو اٹھا دیں گے (یعنی جزیرہ کو باقی نہ رکھیں گے) صرف اسلام قبول کر لیا باقی رہ گیا (مال کو بڑھائیں گے) (یعنی ان کے عہد میں مال کی بڑی کثرت ہوگی) یہاں تک کہ کوئی اسکا خواہشمند نہ رہے گا۔ یہاں تک کہ صرف ایک سجدہ کرنا اس وقت دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔ اسکے بعد ابو ہریرہ نے کہا کہ اگر تم کو اس میں کچھ شک و شبہ ہو تو اس آیت کو پڑھو اِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ (یعنی کوئی اہل کتاب ایسا باقی نہ رہے گا جو حضرت عیسیٰ پر ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئیگا) (صحیح)

حضرت عیسیٰ کے زمانہ کی برکتیں

۵۲۷۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْكِبٍ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنَزِيرَ وَيَضَعُ الْجُزْيَةَ وَ لَيَنْزِلَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا وَلَتَذُ هَبْنِ الشَّجَنَاءُ وَالتَّبَاعُضُ وَالتَّخَاسُّدُ وَلَيَدْعُونَ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ دَوَاهُ مُسْلِمٍ وَفِي نَعَايَةِ لَهَا قَالَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْكِبٍ فِيكُمْ وَإِنَّمَا مَكْمُورٌ مِنْكُمْ -

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا کی قسم! البتہ ابن مریم نازل ہونگے جو ایک عادل حاکم ہوں گے وہ صلیب کو توڑ دیں گے سور کو قتل کریں گے جزیرہ کو اٹھا دیں گے جو ان اوٹنیوں کو چھوڑ دیا جائیگا۔ یعنی ان سے سواری و بار برداری کا کوئی کام نہ لیا جائیگا۔ لوگوں کے دلوں سے کینہ، بغض اور حسد جاتا رہے گا۔ اور حضرت عیسیٰ لوگوں کو مال و دولت کی طرف بلائیں گے (یعنی ان کو مال و دولت دینا چاہیں گے) لیکن مال و دولت کی کثرت کے سبب کوئی قبول نہ کریگا۔ (مسلم)

حضرت عیسیٰ کا امامت سے انکار

۵۲۷۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْكِبٍ

حضرت جابر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق کی واسطے جنگ کرتی رہے گی۔ اور قیامت کے دن تک دشمنوں پر غلبہ حاصل کرتی رہے گی۔ پھر عیسیٰ بن مریم نازل ہونگے اور میری امت کا (امیران سے کہے گا) وہ آؤ

فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُولُ لَا إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةً لِلَّهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ سَوَاءٌ مُسْلِمٌ - ہم کو نماز پڑھاؤ! حضرت عیسیٰ کہیں گے، میں امامت نہیں کرتا اس لئے کہ تم میں سے بعض لوگ بعض پر امیر و امام ہیں اور خداوند اس امت کو بزرگ و دبزر سمجھتا ہے۔ (مسلم)

فصل دوم

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي اس باب میں نہیں ہے۔

فصل سوم

حضرت عیسیٰ آنحضرتؐ کے روضہ اقدس میں دفن کئے جائیں گے

۵۲۴۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ فَيَنْزِلُ فِي بَيْتِ لَدَا وَيَبْكُ خَمْسًا وَارْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ فَيُدفَنُ مَعِيَ فِي قَبْرِى فَأَقُومُ أَنَا وَعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرِى وَاحِدَ بَيْنَ آبِى بَكْرٍ وَعُمَرَاءُ ابْنِ الْجَوْرِى فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ - حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عیسیٰ بن مریمؑ زمین پر نازل ہونگے نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔ وہ ۴۵ برس تک دنیا میں رہیں گے پھر وہ وفات پائیں گے اور میری قبر میں دفن کئے جائیں گے (قیامت کے دن) میں اور عیسیٰ بن مریم ایک قبر سے ابی بکرؓ و عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے۔ (کتاب الوفاء)

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ وَأَنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِيَامَتُهُ

قرب قیامت کا بیان جو شخص مر گیا اس پر قیامت قائم ہوگئی

فصل اول

قرب قیامت کا ذکر

۵۲۴۳ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي تَصْصِهِ كَفْضِلِ أَحَدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَلَا أَدْرَى أَدَكَرَهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَ قَتَادَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - شعبہ، قتادہ، اور انسؓ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اور قیامت ان دو انگلیوں کے مانند بھیجے گئے ہیں شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے قتادہ سے حدیث کی تشریح کرتے ہوئے یہ سنا کہ جس طرح پنج کی انگلی شہادت کی انگلی سے کچھ بڑی ہے اسی طرح قیامت میرے بعد اسی مناسبت سے یعنی توقف سے آئے گی۔ میں نہیں کہہ سکتا یہ تشریح قتادہ نے کی ہے یا انسؓ سے اس کو سنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

قیامت کا وقت کسی کو بھی معلوم نہیں

۵۲۴۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرِ تَسْكُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّا - حضرت جابرؓ کہتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات سے ایک ماہ پہلے یہ فرماتے سنا ہے کہ تم مجھ سے قیامت قائم ہونے کا وقت پوچھا کرتے ہو۔ اس کا علم تو خدا ہی کو ہے اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ زمین پر

اس وقت جو نفس موجود ہے یا جو پیدا کیا گیا ہے اس پر سو برس گزر جائیں اور وہ موجود ہے ایسا نہیں ہے یعنی دنیا میں سو وقت جو آدمی موجود ہیں یا جو آج کل میں پیدا ہوئے ہیں ان پر پوسے سو برس نہ گزر رہے گے۔ بلکہ وہ سو برس کے اندر ہی اندر مر جائیں گے (مسلم)

عَلَيْهَا عِنْدَ اللَّهِ وَأُقْبِرُ بِاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مُنْقُوسَةٍ يَا بَنِي عَالِيهَا مَا تُنْفِقُ سَنَةً وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ مَادَا هُ مُسْلِحٌ۔

حضور کی ایک پیشگوئی

حضرت سعید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سو برس گزرنے سے پہلے جو لوگ اس وقت زمین پر موجود ہیں سب مر جائیں گے۔ (مسلم)

۵۲۴۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْتِي مِائَتُ سَنَةٍ وَ عَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مُنْقُوسَةٌ الْيَوْمَ مَادَا هُ مُسْلِحٌ۔

قیامت کے بارے میں ایک سوال اور اس کا جواب

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ بہت سے لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر قیامت کا وقت پوچھا کرتے تھے آپ ان سے (پوچھنے والوں میں سے) چھوٹی عمر کے شخص کی طرف دیکھتے اور فرماتے یہ لڑکا اگر زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے کا وقت آنے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت (یعنی تمہاری موت) قائم ہو جائے گی۔ (بخاری و مسلم)

۵۲۴۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ يَا نُبُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ عَنِ السَّاعَةِ فَكَانَ يُنْظِرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ كَقَوْلِ مَنْ يَبْعَثُ هَذَا الْيَوْمَ كَمَا أَتَاهُمْ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْهِمْ سَاعَتُكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

فصل دوم

شرب قیامت کا ذکر

حضرت مستورد بن شدادؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں قیامت کے ابتدائ میں بھیجا گیا ہوں۔ پھر میں قیامت سے اتنا بڑھ گیا جتنا کہ یہ انگلی (یعنی درمیانی انگلی) اس انگلی سے (یعنی شہادت کی انگلی سے) بڑھی ہوئی ہے یہ کہہ کر آپ نے درمیانی اور شہادت کی انگلیوں کی طرف اشارہ کیا۔ (ترمذی)

۵۲۴۷ عَنْ الْمُتَوَرِّدِ بْنِ شَدَادٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ فِي نَفْسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقْتُ هَذِهِ هَذِهِ وَأَشَارَ بِأَصْبَعِيهِ السَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى سَوَاءً الْبَرِّ مِذَى۔

دنیا میں امت محمدیہ کے باقی رہنے کی مدت ؟

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو امید ہے کہ میری امت اپنے پروردگار کی نظر میں اتنی عاجز نہیں ہے کہ اس کا پروردگار اس کو آدھے دن کی اور مہلت دیدے (یعنی خداوند تعالیٰ میری امت کو اتنی مہلت اور دیدے اور قیامت قائم نہ کرے) سعد بن وقاص سے پوچھا گیا۔ آدھا دن (جس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے) کتنا ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا پانچ سو برس۔ (ابوداؤد)

۵۲۴۸ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَا رَجُؤَ أَنْ لَا تَعْجَزَ أُمَّتِي عِنْدَ رَبِّهَا أَنْ يُؤَخَّرَهُمْ نِصْفَ يَوْمٍ قِيلَ لِسَعْدٍ وَكَمْ نِصْفَ يَوْمٍ قَالَ خَمْسُ مِائَتٍ سَنَةٍ نَوَاحِ أَبُو دَاوُدَ۔

فصل سوم

شرب قیامت کی مثال

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس

۵۲۴۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

دنیا کی مثال اس کپڑے کی ہے جس کو شروع سے آخر تک بھاڑ ڈالا گیا ہو اور صرف ایک دھاگے میں کپڑے کے دونوں ٹکڑے معلق ہوں۔ اور قریب ہے کہ وہ دھاگہ ٹوٹ جائے۔
(بیہقی)

وَسَلَّمَ مَثَلُ هَذِهِ الدُّنْيَا مَثَلُ ثَوْبٍ شَقَّ مِنْ
أُولَاهُ إِلَى آخِرِهِ فَبَقِيَ مُتَعَلِّقًا بِخَيْطٍ فِي آخِرِهِ
فَيُوشِكُ ذَلِكَ الْخَيْطُ أَنْ يَنْقَطِعَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي
شُعَبِ الْإِيمَانِ -

بَابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ

قیامت برے لوگوں پر قائم ہوگی

فصل اول

جب تک روئے زمین پر ایک بھی اللہ کا نام لیوا موجود ہے قیامت نہیں آسکتی

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت اس وقت آئے گی جب زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ قیامت اس شخص پر قائم نہ ہوگی جو اللہ اللہ کہتا ہوگا۔

۵۲۸۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ اللَّهُ اللَّهُ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ اللَّهُ اللَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

(مسلم)

قیامت صرف برے لوگوں پر قائم ہوگی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت شریروں و بدکاروں پر قائم ہوگی۔
(مسلم)

۵۲۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ الْخَلْقِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

ایک بیشین گوئی

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت نہ آئے گی مگر اس وقت جب کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین انخلصہ کے گرد حرکت کریں گے اور ذوالنخلصہ قبیلہ دوس کا بت ہے جس کو وہ ایام جاہلیت میں پوجتے تھے مطلب ہے کہ یہ قبیلہ مرند ہو کر بت پرستی کریگا اور ان کی عورتیں بت خانہ کا طواف کریں گی۔
(بخاری و مسلم)

۵۲۸۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرَّ الْبَنَاتُ نِسَاءً دَدٍ حَوْلَ ذِي النُّخْلَةِ وَذُو النُّخْلَةِ طَاعِيَةٌ دُوسِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

قیامت سے پہلے لات وعزیزی کی پھر پرستش ہونے لگے گی

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے رات اور دن کے فنا ہونے سے پہلے (یعنی دین کے خاتمہ سے)

۵۲۸۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَذْهَبُ

عہ یہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے وان یوما عند ربك كالف سنة مما تعدون یعنی خدا کے نزدیک ایک دن اتنا ہوتا ہے جتنا کہ تمہاری نظر میں ایک ہزار برس ہوتے ہیں ۱۲ - مترجم

الْكَلْبُ وَالنَّهَارُ حَتَّى يُعَبِّدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَا ظَنُّ حِينَ
أَنْزَلَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ
بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ
كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ أَنْ ذَلِكَ تَامًا
قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ
اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِجَالًا طَبَقَةً فَيَتَوَقَّى
كُلُّ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ
خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ
فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ وَآهٍ
مُسْلِمٌ

پہلے (اللات اور عزی کی پرستش کی جائے گی (لات و عزی مکہ کے دو مشہور بنوں کے نام ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب یہ آیت نازل ہوئی ہو تو اللہ ہی نے اسے بھیجا۔ تاکہ وہ اس کو مائے دنیوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک اس کو بُرا سمجھیں) تو میں نے یہ خیال قائم کر لیا تھا کہ بت پرستی کا خاتمہ ہونے والا ہے (اور یہ کہ آئندہ کبھی بت پرستی نہ ہوگی) آپ نے فرمایا ایسا ہی ہوگا جب تک خدا چاہے گا پھر خداوند ایک خوشبودار ہوا کو بھیجے گا جو ہر اس شخص کو فنا کر دے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا اور صرف وہ شخص باقی رہ جائیگا جس میں نیکی نہ ہوگی۔ آخر یہ لوگ اپنے باپوں کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔ (مسلم)

قیامت سے پہلے کیا ہوگا؟

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دجال نکمے گا اور چالیس دن تک رہے گا۔ عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے مجھ کو یہ یاد نہیں ہا کہ حضورؐ نے چالیس دن فرمائے یا چالیس سال۔ پھر خداوند عیسیٰ بن مریمؑ کو بھیجے گا گو باکہ وہ عروہ بن مسعودؓ میں رہتے تھے حضرت عیسیٰ کی شکل و صورت عروہ بن مسعودؓ سے بہت مشابہ ہوگی) وہ دجال کو تلاش کریں گے اس کو مار ڈالیں گے۔ پھر سات برس تک حضرت عیسیٰ زمین پر رہیں گے اور ان سالوں میں دو شخصوں کے درمیان بھی عداوت نہ ہوگی۔ پھر خداوند شام کی طرف سے ٹھنڈی ہوا بھیجے گا اور زمین پر ان لوگوں میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا۔ جن کے دل میں اتنی برابر بھی نیکی یا ایمان ہے (یعنی یہ ہوا سب کو فنا کر دے گی) یہاں تک کہ اگر تم میں سے کوئی پہاڑ کے اندر بھی ہوگا تو ہوا ہاں اُفل ہوگی اور اس کی روح کو نکال لے گی، اور صرف شریہ بدکار لوگ بچائیں گے جو فسق و فجور وغیرہ میں پرندوں کے مانند بک و اور تیز رفتار ہوں گے اور ظلم و خونریزی وغیرہ میں درندوں کی مانند گراں اور سخت ہوں گے وہ امر معروف (نیک کام) سے واقف نہ ہوں گے اور بُری باتوں سے انکار نہ کریں گے، شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آئے گا اور کے قائم کو ترس و حیا نہیں آتی کہ تم فسق و فجور وغیرہ میں مبتلا ہو وہ اس کے جواب میں کہیں گے تو تم کو کیا حکم دیتا ہے؟ شیطان ان کو بتوں

۵۷۸۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ فَيَمُكُّتُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِ ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فِيْهِدِكُهُ ثُمَّ يَمُكُّتُ فِي النَّاسِ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِجَالًا بَارِدَةً مِنْ قَبْلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى دَجَلِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى تَوَانِ أَحَدُكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَ خَلْتَهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ فَيَبْقَى بِشَرَارِ النَّاسِ فِي خِفَةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السَّبَاعِ لَا يَبْعَثُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَحْيُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا نَا مُرَدُّ نَا فَيَا مُرْهُمُ يَعْبَادَةُ الْأَوْثَانِ وَهُوَ فِي

ذَٰلِكَ دَاسِرٌ رَزَقَهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ
يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا
لِيَصْنَعِي لِبَنَاتِ دَرَجَةٍ لِبَنَاتٍ قَالَ فَادُلُّ مَنْ
يَسْمَعُهُ سَاجِدٌ يَكُوْطُ حَوْضَ إِبِلِهِ
فَيَصْنَعِي وَيَصْنَعِي النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ
اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ فَيَنْبُتُ مِنْهُ
أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى
فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ فِقْهُهُمْ
إِنَّهُمْ مُسْئِلُونَ يُقَالُ أَخْرِجُوا بَعَثَ
النَّاسَ يُقَالُ مِنْ كَمْ كَمْ يُقَالُ مِنْ
كُلِّ أَلْفٍ تَسْعَ مِائَتًا وَتَسْعِينَ قَالَ
فَإِنَّ ذَٰلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا
وَذَٰلِكَ يَوْمٌ يَكْشِفُ عَنْ سَاقٍ سَادًا
مُسْلِمٌ وَذِكْرُ حَدِيثٍ مُعَادِيَةٍ لَا
تَنْقَطِعُ الْهَجْرَةُ فِي بَابِ التَّوْبَةِ

کی پرستش کا حکم دیگا۔ اور اس حالت میں ان کے رزق کے اندر
غیر معمولی زیادتی ہوگی، اور وہ عیش و عشرت کے ساتھ زندگی بسر کرتے
ہوں گے، پھر صور پھونکا جائے گا اور جو شخص ان کی آواز کو سنے گا وہ
(خوف سے) اپنی گردن کو ایک جانب سے جھکائے گا اور دوسری جانب
سے اونچا کرے گا۔ سب سے پہلے صور کی آواز وہ شخص سنے گا جو اپنے
اڈٹوں کے پانی کی جگہ کو درست کر رہا ہوگا۔ وہ شخص کام کرنے کو نہ رہے
گا۔ اور دوسرے لوگ بھی اسی طرح مرجائیں گے، پھر خداوند بارش کو
بھجے گا گو یا وہ شبنم سے (یعنی نہایت ہلکی بارش) اس بارش سے (ان)
لوگوں کے بدن اگ آئیں گے (جو قبروں میں گل گئے ہوں یا مٹی ہو گئے
ہوں گے) پھر دوسرا صور پھونکا جائیگا جس کو سن کر سب لوگ اٹھ کھڑے
ہوں گے اور قیامت کے خوفناک منظر کو دیکھیں گے پھر لوگوں سے کہا
جائیگا۔ اے لوگو! اپنے پروردگار کی طرف آؤ۔ پھر خداوند فرشتوں کو
حکم دیگا کہ ان کو روکے رکھو، ان سے حساب لیا جائیگا۔ پھر فرشتوں
سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کو نکالو جو دوزخ کی آگ کا شکر ہیں، فرشتے
خداوند سے دریافت کریں گے، کتنے لوگوں میں سے کتنے لوگوں کو دوزخ
کے لئے نکالا جائے! خداوند تعالیٰ حکم دیگا، ہر مہزار میں سے نو سو

ننانوے کو نکال لو۔ یہ کہہ کر حضور نے فرمایا یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا (یعنی بچے خوف سے بوڑھوں کے مانند ہو جائیں گے)
گے) اور یہ وہ دن ہے جس میں ظاہر کیا جائیگا امر عظیم۔ (مسلم) اور معاویہؓ کی حدیث لا تنقطع اجماع التوبہ کے باب میں بیان

بَابُ النَّفْخِ فِي الصُّورِ صَوْرٌ يَمْحُو كُفْرًا وَكَابِرًا

فصل اول

دونوں نفخوں کے درمیان کتنا وقفہ ہوگا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
دونوں نفخوں (یعنی دونوں صور پھونکے جانے کا درمیان) زمانہ چالیس ہوگا
لوگوں نے پوچھا ابو ہریرہؓ کیا چالیس دن؟ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نہیں جانتا
پھر لوگوں نے پوچھا کیا چالیس مہینے؟ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نہیں جانتا۔
پھر کہا کیا چالیس برس؟ ابو ہریرہؓ نے اس سے بھی انکار کیا۔ (اس کے
بعد ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے پھر خداوند آسمان
سے پانی برسائیگا اور اس پانی سے لوگ اس طرح اگیں گے جس طرح
سبزی اگتی ہے حضور نے فرمایا کہ انسان کی کوئی چیز ایسی نہیں جو پرانی
اور بوسیدہ نہ ہو مگر ایک ہڈی جس کا نام عجب الذنب ہے (ریڑھ کے

۵۲۸۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ
قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ آيَاتُ
قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ آيَاتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ
سَنَةً قَالَ آيَاتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ
مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَ
لَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا
وَهُوَ عَجَبُ الذَّنْبِ دَمِنَهُ يَرْكَبُ الْخَلْقُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مُسْلِمٍ

قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُ التُّرَابَ إِلَّا عَجَبَ
الَّذِي نَبِيٌّ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ -

نیچے کی ہڈی، اسی ہڈی سے قیامت کے دن ان کے تمام اعضا کو
مرکب کیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی کبریائی و جبروت کا اظہار

۵۲۸۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِمِثْنَيْ
ثَمَرٍ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ آيُنَ مَلُوكِ الْأَرْضِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
قیامت کے دن خداوند زمین کو اپنے پنجہ میں لے لیگا اور آسمان کو دبائے
ہاتھ میں لپیٹ لے گا اور پھر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ۔ کہاں ہیں وہ
لوگ جو دنیا میں بادشاہی کا دعوائے کرتے تھے؟

(بخاری و مسلم)

۵۲۸۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِي اللَّهُ السَّمَاوَاتِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَرًا خَدُّهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ
يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ آيُنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي
الْأَرْضَيْنِ شِمَالَهُ وَفِي رِوَايَةٍ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ
الْأُخْرَى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ آيُنَ الْجَبَّارُونَ
آيُنَ الْمُتَكَبِّرُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے قیامت
کے دن خداوند آسمانوں کو لپیٹ لیگا۔ اور پھر ان کو دبائے ہاتھ میں لے
کر کہے گا میں ہوں بادشاہ! کہاں ہیں ظالم اور کہاں ہیں متکبر؟ اور پھر
بائیں ہاتھ میں زمینوں کو لپیٹ لے گا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے
کہ پھر زمینوں کو دوسرے ہاتھ میں لے لیگا اور کہے گا میں ہوں بادشاہ
کہاں ہیں ظلم کرنے والے اور کہاں ہیں غرور و تکبر کرنے والے؟

(مسلم)

قیامت کے دن کی کچھ باتیں یہودی عالم کی زبانی

۵۲۸۹ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ
جَاءَ حَبْرُومَنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ
يُهْسِكُ السَّمَوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى إِصْبَعٍ
وَالْأَرْضَيْنِ عَلَى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالِ وَالشَّجَرِ
عَلَى إِصْبَعٍ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ وَمَا فِي الْخَلْقِ عَلَى إِصْبَعٍ ثُمَّ
يَهْزُهُنَّ ثَمَرًا يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا اللَّهُ فَصْنَحَكَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعْجَبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ
ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدَرِهِ
وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَالسَّمَوَاتُ مَطْوِيَّتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَ
وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ یہود کا ایک عالم رسول خدا
کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے محمد! قیامت کے دن خدا تعالیٰ
آسمانوں کو ایک انگلی پر زمینوں کو ایک انگلی پر پہاڑوں اور درختوں
کو ایک انگلی پر اور پانی اور زمین کے اندر کی نرمی کو ایک انگلی پر اور
ساری مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھے گا اور ان انگلیوں کو حرکت دیکر
فرمائے گا میں ہوں بادشاہ اور میں ہوں خدا۔ رسول اللہ پر مسکرائے
اور اظہار تعجب کیا اس لئے کہ اس کا یہ بیان آپ کے بیان کی تصدیق پر
بنی تھا۔ اس کے بعد حضور نے یہ آیت پڑھی وَهَاقْدَرُوا اللَّهَ حَقَّ
قَدَرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَوَاتُ
مَطْوِيَّتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ دشمنوں نے
خدا کی حقیقت و قدر نہ جانی قیامت کے دن ساری زمین اس کے قبضہ
میں ہوگی اور آسمان داہنے ہاتھ میں پیٹے ہوئے ہونگے، اللہ تعالیٰ
پاک ہے اور بزرگ ہے اس چیز سے کہ شرک کرتے ہیں مشرک
لوگ اس کو

(بخاری و مسلم)

قیامت کے دن زمین و آسمان کی تبدیلی سے متعلق آیت کریمہ کے معنی

۵۲۹۰ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ يَوْمَ تَبْدَلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءُ فَإِنَّ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الصِّرَاطِ سَادًا مُسَلِّمًا

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے متعلق یَوْمَ تَبْدَلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاءُ (یعنی اس روز کہ زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کر دیا جائیگا اور آسمان کو دوسرے آسمانوں میں) یہ پوچھا کہ لوگ اس روز کہاں ہونگے؟ آپ نے فرمایا کہ پل صراط پر۔ (مسلم)

قیامت کے دن چاند سورج بے نور ہو جائیں گے

۵۲۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَبْرُ مَكْرُورَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَدَاةُ الْبَخَارِيِّ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آفتاب و آفتاب قیامت کے دن لپیٹ لئے جائیں گے۔ (بخاری)

فصل دوم

حضرت اسرافیل صور بھونکنے کے لئے ہر وقت تیاری کی حالت میں ہیں

۵۲۹۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمَ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدْ اتَّقَمَهُ وَاصْغَى سَمْعَهُ وَحَتَّى جَبَلْتَهُ يَنْتَظِرُ مَنِيَّ يَوْمَ رَبِّ النَّفْخِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَآمَنَّا مُرْنَا قَالَ تَوَلَّوْا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ سَادَاةُ التِّرْمِذِيِّ

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں کیونکر آرام و سکون سے بیٹھوں۔ حالت یہ ہے کہ صور بھونکنے والا (یعنی حضرت اسرافیلؑ) صور کو منہ میں بائے ہوئے ہے۔ کان حکم سننے کیلئے لگائے ہوئے ہے۔ پیشانی جھکائے ہوئے ہے اور انتظار میں ہے کہ کب صور بھونکنے کا حکم ملے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! (جب یہ حالت ہے تو آپ) ہم کو کیا حکم دیتے ہیں آپ نے فرمایا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پڑھا کرو (ترمذی)

صور کیا ہے

۵۲۹۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ رَحْمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّورُ قَدْ يَنْفَخُ فِيهِ رَدَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صور ایک سینگ ہے جس کو بھونکا جائے گا۔ (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی)

فصل سوم

فاقور، راجفہ اور رادفہ کے معنی

۵۲۹۴ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَإِذَا نُفِخَ فِي النُّافُورِ الصُّورِ قَالَ وَالدَّاحِفَاتُ النَّفْحَةُ الْأُولَى وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ رَدَاةُ الْبَخَارِيِّ فِي تَرْجُمَةِ بَابِ

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ خدا تعالیٰ کے اس قول فَإِذَا نُفِخَ فِي النُّافُورِ (یعنی نوافور میں) نوافور سے مراد صور ہے اور یَوْمَ تَدْجُفُ الدَّاحِفَاتُ (یعنی راجفہ میں) راجفہ سے مراد پہلا صور بھونکنا ہے اور رَدَاةُ (یعنی رادفہ) سے مراد دوسرا صور۔

نفخ صور کے وقت جبرائیل و میکائیل حضرت اسرافیل کے دائیں بائیں ہوں گے

۵۲۹۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الصور
وَقَالَ عَنْ يَمِينِهِ جِبْرَائِيلُ وَعَنْ يَسَارِهِ
مِيكَائِيلُ۔
نے صور بچھونکھنے والے کا ذکر فرمایا اور کہا کہ اس کے دائیں جانب
جبرائیل علیہ السلام ہوں گے اور بائیں جانب میکائیل علیہ السلام۔
(رزین)

۵۲۹۶ وَعَنْ أَبِي سَرِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُعِيدُ اللَّهُ
الْحُلُقَ وَمَا آيَةُ ذَلِكَ فِي خَلْقِهِ قَالَ
أَمَّا مَرَاتِ بَوَادِي تَوَمِكَ جَدُّ بَا
ثُمَّ مَرَاتِ بِهِ يَهْتَزُّ خَضِرًا قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ فَتِلْكَ آيَةُ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ
كَذَلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَى رَوَاهُمَا
رِزَائِنُ۔
حضرت ابو رزین عقیلیؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خداوند تعالیٰ مخلوقات کو دوبارہ کیوں کر زندہ کرے
گا جب کہ وہ خاک ہو جائے گی اور موجودہ مخلوق میں کیا کسی نشان
سے اس کا ثبوت ملتا ہے آپ نے فرمایا کیا نخل کے ایام میں تو اپنی قوم کے
جنگل میں سے گزرا ہے کہ وہاں سبزہ کا پتہ نہیں ہوتا اور سارا جنگل
خشک نظر آتا ہے پھر بارش ہونے کے بعد جب تو وہاں جاتا ہے تو سبزہ
لہلہاتا نظر آتا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ ایسا ہوتا ہے۔ آپ نے
فرمایا بس یہی نشانی ہے مخلوقات میں خدا تعالیٰ کی اور اسی طرح خدا
تعالیٰ مردوں کو زندہ کرے گا۔ (رزین)

بَابُ الْحَشْرِ حشر کا بیان

فصل اول

حشر کا میدان

۵۲۹۷ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ
الْقِيَمَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ
النَّفْيِ لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ لِأَحَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔
حضرت سہل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کو ایسی سرخی مائل سفید زمین میں جمع کیا جائے
گا کہ جیسی کہ چھنے ہوئے آٹے کی روٹی ہوتی ہے اور اس زمین میں کسی
کا نہ مکان ہو گا نہ عمارت۔ (بخاری و مسلم)

اہل جنت کا پہلا کھانا؟

۵۲۹۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ
الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّاهَا
الْجَبَّارُ يَبِيبُ كَمَا يَتَكَفَّاهُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ
فِي السَّفَرِ نَزْلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فَاذْنُ رَجُلٍ مِّنَ
الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ
أَلَا أُخْبِرُكَ بِنَزْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ
بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ
ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَدْوَمِهِمْ بِالْأَمْرِ وَالنَّوْنِ
حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے قیامت کے دن ساری زمین ایک وٹی ہوگی جس کو خداوند جبار اپنے ہاتھ سے
الٹ پلٹ کرے گا جیسا کہ تم لوگ وٹی کو الٹ پلٹ کرتے ہو سفر میں (یعنی
جلدی جلدی روٹی پکاتے ہو) اور یہ روٹی جنتیوں کا کھانا ہوگا (یعنی پہلا
کھانا) آپ یہ فرما چکے تو ایک یہودی حاضر ہوا اور عرض کیا۔ ابو القاسم!
خداے رحمن تم کو برکت دے کیا میں تم کو بتاؤں کہ قیامت کے دن جنتیوں
کا کھانا کیا ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ یہودی نے کہا۔ زمین ایک روٹی ہوگی
جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہودی کی طرف دیکھا اور مسکرائے یہاں تک کہ آپ کی کپلیاں نظر آنے لگیں
پھر اس یہودی نے کہا کیا میں آپ کو جنتیوں کا سالن بتاؤں وہ بالام اور نون ہے صحابہؓ
نے پوچھا وہ کیا چیز ہے۔ اس نے کہا بیل اور مچھلی ان دونوں کے گوشت کے

اس ٹکڑے سے جو جگر پر ہے اور بڑھ رہا ہے۔ ستر ہزار آدمی (روٹی) کھائیں گے۔
(بخاری و مسلم)

حشر کا ذکر

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جمع کئے جائیں گے لوگ تین قسموں پر ایک تو وہ جو بہشت کے خواہشمند ہونگے دوسرے وہ جو دوزخ سے ڈرنے والے ہوں گے ان میں سے ہر ایک قسم کے لوگ اپنے مراتب کے لحاظ سے اونٹوں پر سوار ہوں گے۔ (یعنی) دو ایک اونٹ پر سوار ہوں گے تین ایک اونٹ پر اور چار ایک اونٹ پر اور ایک اونٹ پر۔ اور میرے وہ جن کو آگ جمع کرے گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے۔ آگ ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی جہاں وہ رات گزاریں گے آگ بھی وہیں رات گزارے گی جہاں وہ صبح کریں گے آگ بھی وہیں صبح کرے گی جہاں وہ شام کریں گے وہیں آگ بھی شام کرے گی۔ غرض جہاں وہ ہوں گے وہیں ان کے ساتھ آگ ہوگی۔
(بخاری و مسلم)

میدان حشر میں ہر شخص ننگے پاؤں، ننگے بدن اور غیر مختون آئے گا

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن تم کو اس حال میں جمع کیا جائیگا کہ تم ننگے پاؤں اور ننگے بدن اور بے تختہ ہو گے۔ اسکے بعد آپ نے یہ آیت پڑھی کَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَّعِيدُهُ وَعَدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ (یعنی جیسا کہ ہم نے ان کو ابتداء سے پیدائش میں پیدا کیا تھا بھرا بھرا ہی پیدا کریں گے یہ وعدہ ہم پر لازم ہے اور ہم ایسا کر نپوالے ہیں) اور آپ نے یہ فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم کو لباس پہنایا جائیگا۔ اور میرے دوستوں میں بہت سے لوگ ہیں جن کو بائیں جانب (یعنی دوزخ کی طرف) لے جایا جائے گا۔ میں (یہ دیکھ کر) کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ یہ تو میرے اصحاب ہیں (یعنی ان کو کہاں لے جاتے ہو) خداوند تعالیٰ فرمائیگا جب سے تم ان سے جدا ہوئے یہ ہمیشہ دین سے برگشتہ اور پھرے رہے۔ میں وہی کہوں گا جو نبی صالح (یعنی حضرت عیسیٰ) نے کہا تھا یعنی یہ کہ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ۔ اَلْعَزِيزُ الْحَكِيمُ تک (یعنی جب تک میں ان میں رہا ان کے حال سے واقف رہا لیکن جب تو تم نے ان میں سے مجھ کو اٹھالیا تو ان کا نگہبان اور محافظ تھا۔) (بخاری و مسلم)

میدان حشر میں سب لوگ ننگے ہونے کے باوجود ایک دوسرے کی نگاہ میں بے ستر نہیں گے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں۔ برہنہ جسم اور بے تختہ جمع کیا جائے گا۔

قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ كُورًا دُونَ يَأْكُلُ مِنْ لَائِنَةٍ كَبِيرًا سَبْعُونَ أَلْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۲۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْشُرُ النَّاسَ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ سَاغِيَيْنَ سَاغِيَيْنَ وَاشْتَانٍ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةً عَلَى بَعِيرٍ وَارْبَعَةً عَلَى بَعِيرٍ وَعَشْرَةً عَلَى بَعِيرٍ وَنَحْشُرُ بَقِيَّةَهُمُ النَّاسَ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبَيَّتْ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَصَبَّحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتَمُوتُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَمُوتُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۳۰۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا ثُمَّ قَرَأَ كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نَّعِيدُهُ وَعَدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ وَأَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّا سَاءُ مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ الشِّمَالِ فَأَقُولُ أَصْبَحَ حَائِي أَصْبَحَ حَائِي فَيَقُولُ إِنَّهُمْ لَنْ يَزَالُوا مُدْتَدِينَ عَلَيَّ أَغْفَا بِهِمْ مَدُنًا فَارَقْتَهُمْ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ان میں رہا ان کے حال سے واقف رہا لیکن جب تو تم نے ان میں سے مجھ کو اٹھالیا تو ان کا نگہبان اور محافظ تھا۔) (بخاری و مسلم)

۵۳۰۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حُفَاةَ عُرَاةٍ

عُرِلَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ جَمِيعًا يَنْظُرُونَ
بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ
أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

دوزخی منہ کے بل چل کر میدان حشر میں آئیں گے

۵۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
كَيْفَ يُخْتَبَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
قَالَ أَلَيْسَ الَّذِي يَخْشَاهُ عَلَى الرَّجُلَيْنِ فِي
الدُّنْيَا قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُنْشِئَهُ عَلَى وَجْهِهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابراہیمؑ کے باپ کا ذکر

۵۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ أَوَّلَ
يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَعَلَى وَجْهِهِ اسْمُ رَقْدَتِهِ وَ
عَبْدَةٌ يَقُولُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ
لَا تُعْبِدْنِي يَقُولُ لَهُ أَبُوهُ فَالْيَوْمَ لَا
أُعْصِيكَ يَقُولُ إِبْرَاهِيمُ يَا رَبِّ إِنَّكَ
وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُعْعَثُونَ
فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدُ يَقُولُ
اللَّهُ تَعَالَى إِنِّي حَرَمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ
ثُمَّ يَقَالُ لِإِبْرَاهِيمَ انْظُرْ مَا تَحْتَ رَجُلِكَ
فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِي مُتْلَطِفٍ فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ
فَيُلْقَى فِي النَّارِ سَادَةً الْبُخَارِيُّ -

گاہیں نے عرض کیا یا رسول اللہ! عورتوں اور مردوں سب کو ان میں سے
ایک دوسرے کو دیکھے گا۔ آپ نے فرمایا عائشہ! موقع اس سے زیادہ
ہو لنا کہ ہو گا کہ لوگ ایک دوسرے پر نظر ڈالیں (بخاری و مسلم)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ!
قیامت کے دن منہ کے بل چلا کر کافر کو کیونکر جمع کیا جائیگا۔ آپ نے
فرمایا جس نے پاؤں سے دنیا میں لوگوں کو چلایا ہے کیا وہ اس پر قادر
نہیں ہے کہ قیامت کے دن کافر کو منہ کے بل چلائے۔

(بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت
کے دن ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آذر سے ملاقات کریں گے۔ اس حال میں کہ
آذر کا چہرہ رنج و غم سے سیاہ ہوگا۔ ابراہیم اس سے کہیں گے کیا میں تم سے
یہ نہیں کہا کرتا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو۔ آذر۔ ابراہیم سے کہے گا۔ آج
میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا۔ ابراہیم کہیں گے۔ اے پروردگار! تو نے
مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھ کو اس روز ذلیل و خوار نہ کرے گا جس روز کہ
لوگوں کو اٹھایا جائیگا۔ پس اس سے زیادہ اور کونسی رسوائی ہے کہ میرا باپ
خدا کی رحمت سے دور ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا میں نے جنت کو
کافروں کے اوپر حرام کر دیا ہے۔ پھر حضرت ابراہیم سے کہا جائیگا کہ
اس چیز کو دیکھ جو تیرے پاؤں کے نیچے ہے۔ ابراہیم دیکھیں گے تو آذر
کیڑے کی صورت میں ہوگا جوڑی اور گوبریں لتھڑا ہوا ہوگا۔ آخر اس کے
پاؤں پھوٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔ (بخاری)

میدان حشر میں پہننے والا پسینہ

۵۳۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى يَذْهَبَ
عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيَلْبِسُهُمْ
حَتَّى يَبْلُغَ إِذَا نَهُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
قیامت کے دن لوگوں کو پسینہ آئیگا یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین کے اندر ستر
گز تک چلا جائیگا اور یہ پسینہ لگام کے مانند ہوگا اور کانوں تک پہنچے گا
(بخاری و مسلم)

میدان حشر میں سوچ بہت قریب ہوگا

۵۳۵ وَعَنْ الْبُقَعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُدْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
مِنْ الْخَلْقِ حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَقَدَارِ الْبَيْلِ
فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَى قَدَارِ عَمَلِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَيَنْهَمُّ

حضرت مقدادؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا
ہے قیامت کے دن آفتاب کو مخلوق کے قریب کیا جائیگا یہاں تک کہ وہ
ایک میل کے فاصلہ پر رہ جائیگا۔ پس لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینوں
میں غرق ہونگے بعض لوگ ایسے ہوں گے جن کے ٹخنوں تک پسینہ

ہوگا۔ بعض کے گھٹنوں تک سپینہ ہوگا۔ بعض کمر تک سپینہ میں غرق ہوں گے۔ بعض کے دہانہ تک سپینہ ہوگا جو لگام کے مانند ہوگا اور منہ کے اندر تک پہنچ جائیگا۔ یہ فرما کر رسول اللہ نے ہاتھ سے منہ کی طرف اشارہ کیا۔ (مسلم)

مَنْ يَكُونُ إِلَى كَعْبِيَّةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى رُكْبَتِيَّةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَى خَفْوِيَّةٍ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْبَسُهُمُ الْعَرَقُ الْجَمَامَا وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ إِلَى فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

اہل جنت کی سب سے بڑی تعداد امت محمدی پر مشتمل ہوگی

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (قیامت کے دن) خداوند تعالیٰ آدم سے فرمائیکا۔ اے آدم! آدم عرض کرینگے میں حاضر ہوں تیری خدمت میں۔ اور ساری بھلائیاں تیرے ہی ہاتھوں میں ہیں۔ خداوند تعالیٰ فرمائیکا۔ دوزخ کے لشکر کو نکال (یعنی اپنی اولاد میں سے دوزخیوں کو نکال) آدم پوچھیں گے دوزخ کے لشکر کی تعداد کیا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائیکا۔ ہزار میں سے نو سو ننانو۔ یہ حکم خداوندی سنکر بچہ خوف سے بڑھا ہو جائیگا۔ حاملہ عورت کا حمل گر جائیگا اور تو لوگوں کو دیکھے گا گویا نشہ میں مست ہیں۔ حالانکہ وہ مست و بخود نہ ہوں گے لیکن خدا کا عذاب سخت ہے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ ایک (جو ہزار میں سے جنت میں جائیگا) ہم میں سے کون ہوگا۔ آپ نے فرمایا۔ خوش ہو جاؤ کہ ایک شخص تم میں سے ہوگا اور ہزار یا جوج و ما جوج میں سے۔ پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ کو امید ہے کہ جنتیوں میں تمہاری چوتھائی تعداد ہوگی یہ سنکر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ جنتیوں میں تمہاری آدھی تعداد ہوگی۔ ہم نے پھر اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ پھر آپ نے فرمایا لوگوں میں تمہاری تعداد اتنی ہے جتنا کہ سفید بیل کے اندر ایک کالا بال یا جیسے کالے بیل کے اندر ایک سفید بال۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۰۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا آدَمُ قِفْ قِفْ لَكَ وَسَعْدُكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ قَالَ أَخْرَجُ بَعَثَ النَّاسَ قَالَ وَمَا بَعَثَ النَّاسَ قَالَ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَعِنْدَكَ يَنْتِيبُ الصَّغِيرُ تَضَعُ كُلُّ ذَاتٍ حَمَلٍ حَمْلَهَا فَتَنزِي النَّاسَ سُكْرَى وَمَا هُمْ بِسُكْرَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا ذَا لِكَ الْوَاحِدُ قَالَ أَتَشِيرُونَ فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفٌ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ أَرْجُونَ أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَرْنَا فَقَالَ أَرْجُونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَرْنَا فَقَالَ أَرْجُونَ أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَرْنَا قَالَ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدٍ ثَوْبٍ أَبْيَضٍ أَوْ كَشَعْرَةِ بَيْضَاءٍ فِي جِلْدٍ ثَوْبٍ أَسْوَدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

ریاکاروں کے باسے میں وعید

حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے (قیامت کے دن) ہمارا پروردگار اپنی پٹلی کھولے گا پس ہر مومن مرد اور مومن عورت سجدہ میں گر پڑیں گے اور وہ شخص سجدہ نہ کرے گا جس نے دنیا میں دکھانے اور سنانے کے لئے سجدہ کیا ہوگا وہ سجدہ کا ارادہ کرے گا لیکن اس کی پشت تختہ کے مانند ہو جائے گی اور وہ جھک نہ سکے گا۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۰۷ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكْشِفُ رَبُّنَا عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ وَيَقِي هُنَّ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِيَاءً وَسُمُوعَةً فَيَنْدُ هَبْ لِيَسْجُدَ فَيُحَوِّدَ ظَهْرَهُ طَبَقًا وَاحِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

دنیا میں اترانے والوں کی قیامت کے دن حثیت

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن ایک بڑا شخص موطا تازہ آبیگا لیکن خدا کی نظر میں وہ چھبر کے پر کے برابر بھی نہ ہوگا۔ پھر حضور نے فرمایا یہ آیت پڑھو فلا تُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَنًا۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۰۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِي الدَّجْلُ الْعَظِيمُ السَّمَيْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزِينُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ اقْرَءُوا فَلَا تُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَنًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

فصل دوم

قیامت کے دن زمین ہر شخص کے عمل کی گواہی دے گی۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا یعنی جس دن کہ زمین اپنی خبریں بیان کرے گی اور فرمایا تم کو معلوم ہے زمین کی خبریں کیا ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی اچھی طرح جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا زمین کی خبریں یہ ہیں کہ زمین ہر مرد اور ہر عورت کی بابت گواہی دے گی کہ اس نے اس کی پشت پر یہ کام کئے ہیں۔ یعنی وہ اس طرح کہے گی کہ اس نے فلاں کام فلاں دن کیا اور یہی زمین کی خبریں ہیں۔ (احمد۔ ترمذی) یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۳۰۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَخْبَارُهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ وَآمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهَرِهَا أَنْ تَقُولَ عَبْدٌ عَلَى كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهَذِهِ أَخْبَارُهَا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

ہر مرنے والا پیشیان ہوتا ہے

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے جو شخص مرنے والا ہو ویشیمان ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! امت کا کیا سبب ہے فرمایا اگر وہ نیکو کاٹے تو اس لئے نادم و پیشیان ہوتا ہے کہ نیکی میں زیادتی کیوں نہیں کی اور اگر بدکار ہے تو اس لئے نادم ہوتا ہے کہ اپنے آپ کو اس نے برائی سے کیوں نہ روکا۔ (ترمذی)

۵۳۱۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ إِلَّا نَدِمَ قَالُوا وَمَا نَدَامَتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ كَانَ حَسَنًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونُ أَزْدَادًا فَإِنْ كَانَ مُسِيئًا نَدِمَ أَنْ لَا يَكُونُ نَزَعَ سَادَةٍ التِّرْمِذِيُّ۔

میدان حشر میں لوگ تین طرح سے آئیں گے

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن لوگوں کو تین قسم پر جمع کیا جائیگا ایک تو پیدل، دوسرے سوار تیسرے منہ کے بل چلنے والے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! منہ کے بل لوگ کیوں چلیں گے۔ فرمایا جس نے ان کو قدموں کے بل چلایا ہے وہ منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔ تم یاد رکھو کہ وہ لوگ منہ کے بل چلنے میں اپنے منہ کو بلندی اور کانٹے سے بچائیں گے۔

۵۳۱۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْشَرُ لِنَاسٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ أَصْنَافٌ صِنْفًا مَشَاةً وَصِنْفًا سَرَّكِبَانًا وَصِنْفًا عَلَى وُجُوهِهِمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ قَالَ إِنَّ الدِّنَى أَمْشَاهُمْ عَلَى أَعْدَائِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُبْشِيَهُمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَمَّا أَنْتُمْ يَتَّقُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ

وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ التِّرْمِذِيُّ -

اس دنیا میں اگر قیامت کے دن کے احوال دیکھنا چاہتے ہو

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قیامت کو دنیا میں اپنی آنکھ سے دیکھنا پسند کرتا ہو وہ سورۃ اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ اور سورۃ اِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ پڑھے۔ (احمد-ترمذی)

۵۳۱۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسَرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأَى عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ اِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ -

فصل سوم

لوگوں کو میدانِ حشر میں کس طرح لایا جائے گا

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ صادق و مصدق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا کہ (قیامت کے دن) لوگوں کو تین گروہوں میں جمع کیا جائیگا۔ ایک گروہ سواروں کا کھانے پینے والوں کا ہوگا اور ایک گروہ وہ ہوگا جس کو فرشتے منہ کے بل ہانک کر دوزخ کی طرف لے جائیں گے اور ایک گروہ پیدل چلنے اور دوڑنے والے لوگوں کا ہوگا جو گروہ سواروں کا ہوگا خداوند تعالیٰ ان کی سواروں کی پشت پر آفت و مصیبت ڈالے گا یہاں تک کہ کوئی سواری باقی نہ رہے گی اور جس کے پاس ایک باغ ہوگا وہ باغ دیکر اس کے بدلہ میں اونٹ لینا چاہے گا لیکن وہ نہ پاسکے گا۔ (نسائی)

۵۳۱۳ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ الصَّادِقَ الْمُصَدِّقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُونَ ثَلَاثَةَ أَفْوَاجٍ فَوَجَّارٌ أَكْبَرُ كَأَعْيُنٍ كَاسِيْنَ وَفَوَجَّا يَسْحَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلَى وُجُوهِهِمْ وَتَحْشَرُهُمُ النَّارُ وَفَوَجَّا يَمْشُونَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللَّهُ الْأَنَّةَ عَلَى الظَّهِيرِ فَلَا يَبْقَى حَتَّى أَنْ الرَّجُلَ لَتَكُونُ لَهُ الْحَدِيقَةُ يُعْطِيهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا رَاكَاةَ النِّسَاءِ -

بَابُ الْحِسَابِ وَالْقِصَاصِ وَالْمِيزَانِ

حساب قصاص اور میزان کا بیان

فصل اول

آسان حساب اور سخت حساب

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر قیامت کے دن جس سے حساب لیا جائے گا ہلاک ہوگا میں نے عرض کیا خداوند تعالیٰ نے کیا نہیں فرمایا ہے کہ فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا (یعنی قریب ہے کہ حساب کیا جائیگا آسان حساب) آپ نے فرمایا یہ آسان حساب صرف پیش کرنا اور بیان محض ہے کہ اس میں کسی قسم کا مناقشہ نہ ہوگا لیکن جس سے حساب میں مناقشہ کیا جائے گا وہ ہلاک ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

۵۳۱۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ قُلْتُ أَوَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرْضُ وَلَكِنْ مَنْ تَوَقَّشَ فِي الْحِسَابِ يَهْلِكْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۳۱۵ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَارِثٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيَكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُ عَنْهُ فَيَنْظُرُ إِلَيْهِمْ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلِهِ وَيَنْظُرُ آخِرَهُ مِنْهُ فَلَا يَرَى إِلَّا مَا قَدَّمَ مِنْهُ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ تَلْقَاءَ وَجْهِهِ فَأَتَقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ ثَمَرَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر شخص سے ہم کلام ہوگا حضرت عدی بن حارث کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس سے خداوند بزرگ و بزر بلا واسطہ اور بلا حجاب گفتگو نہ کرے گا۔ بندہ اپنے جانب نظر ڈالے گا تو اس کو وہ چیز نظر آئے گی جو اس نے اپنے اعمال میں سے بھیجی ہے۔ اور بائیں جانب دیکھے گا۔ تو وہی اعمال نظر آئیں گے۔ جو اس نے بھیجے ہوں گے۔ سامنے دیکھے گا تو آگ نظر آئے گی جو اس کے چہرہ کے بالکل سامنے ہوگی۔ لوگو! تم آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔ (بخاری و مسلم)

قیامت کے دن مومن پر رحمت خداوندی

۳۱۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَدْرِي الْمُؤْمِنِينَ فَيَضَعُ عَلَيْهِمْ كَنَفَهُ وَيَسُدُّهُ فَيَقُولُ أَلْعَرِفُ ذَنْبَ كَذَا أَلْعَرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيْ رَبِّ حَتَّى تَرَاهُ يَذُنُّوْهُ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ قَالَ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُ هَٰلِكَ الْيَوْمَ نِعْطِي كِتَابًا حَسَنًا بِهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادِي بِهِمْ عَلَى سَاوِسٍ أَلْخَلَّائِنِ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن، خداوند تعالیٰ مومن کو اپنے قریب کر لے گا۔ اور پھر اپنی حفاظت کی چادر ڈال کر اس کو ڈھکے گا۔ تاکہ وہ رسوا نہ ہو۔ پھر خدا مومن سے پوچھے گا کیا تو اس گناہ کو جانتا ہے اور اس گناہ سے واقف ہے بندہ مومن کہے گا ہاں اے پروردگار میں واقف ہوں یہاں تک کہ خدا تمام گناہوں کا اعتراف کر لے گا۔ اور وہ دل میں کہتا ہوگا کہ ان گناہوں کی یاد میں اب ہلاک ہوا پھر خدا فرمائے گا میں نے دنیا میں تیرے ان عیوب اور گناہوں پر پردہ ڈالا۔ اور آج بھی میں تجھ کو بخشوں گا۔ غرض اسکو اسکی نیکیوں کا نامہ اعمال دے دیا جائے گا۔ اور کافر و منافق لوگ انکو مخلوقات کے روبرو طلب کیا جائیگا۔ اور پکار کر کہا جائے گا کہ یہ لوگ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار پر جھوٹ کا بہتان باندھا۔ خبردار ہو ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ (بخاری و مسلم)

مسلمانوں کے دشمن، ان کے لئے دوزخ سے نجات کا عوضانہ ہوں گے

۳۱۷ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَخَعَ اللَّهُ إِلَى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هَذَا نَكَاحُكَ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ ہر مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی حوالہ کرے گا اور کہے گا آگ سے تمہاری خلاصی کا یہ بدلہ ہے (یعنی اس کو دیر تم دوزخ سے چھٹکارا حاصل کر لینا اور اپنی جگہ اس کو بھیج دینا) (مسلم)

قیامت کے دن امت محمدی حضرت نوح علی گواہ بنے گی

۳۱۸ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجَاءُ بَنُو نوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ

حضرت ابو سعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائیگا خداوند تعالیٰ ان سے پوچھے گا یا تم نے میرے ہر و نواہی پہنچائے تھے۔ وہ کہیں گے ہاں اے

كَتَبْتُ أَمْنَتَهُ هَلْ بَلَغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا
مِنْ نَذِيرٍ فَيَقَالُ مَنْ شَهِدُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ
وَأَمْنَتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَيَجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ
بَلَغَ ثُمَّ قَدْ أَسْرَسُوهَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا
لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ
الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

پروردگار میں نے تیرے احکام پہنچائے تھے۔ پھر نوح کی امت سے
پوچھا جائیگا کیا تم کو ہمارے احکام نوح نے پہنچائے وہ لوگ کہیں
گے ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ خداوند تعالیٰ نوح سے
پوچھے گا تمہارے گواہ کون ہیں؟ نوح کہیں گے میرے گواہ محمد اور ان کی
امت ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم کو (یعنی صحابہؓ
کو) لایا جائیگا اور تم یہ گواہی دو گے کہ نوح نے اپنی امت کو تیرے
احکام پہنچائے تھے۔ اس کے بعد رسول اللہ نے یہ آیت پڑھی۔ وَ
كَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ
يَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا۔ (بخاری)

قیامت کے دن جسم کے اعضاء شہادت دیں گے

۵۳۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكُ فَقَالَ
هَلْ تَدَارُونَ مِمَّا أَضْحَكُ قَالَ ثَلَاثًا اللَّهُ
وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ مِنْ مَخَاطِبَةِ الْعَبْدِ
رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ الْفُلْمِ
قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ فَإِنِّي لَا أُجِيزُ
عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ
كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكَلامِ
الْكَاثِبِينَ شَهِودًا قَالَ فَيُخْتَمَرُ عَلَى فِيهِ
فَيَقَالُ لَا دَرَكَ لَهُ لِنُطْقِي قَالَ فَتَنْطِقُ
بِأَعْمَالِهِ ثُمَّ يُخْلَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ
قَالَ فَيَقُولُ بَعْدَ الْكَلَامِ وَصَحُّقًا نَعْنُكَ
كُنْتُ أَنَا ضِلُّ دَرَاةً مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
بیٹھے تھے کہ آپ یکایک ہنسنے لگے اور پھر فرمایا تم جانتے ہو میں کیوں ہنس
رہا ہوں۔ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا میں بندہ
اور خدا کے درمیان منہ درمنہ گفتگو ہونے (کا خیال کر کے) ہنس رہا ہوں
(قیامت دن) بندہ اپنے پروردگار سے کہے گا اے پروردگار کیا تو نے مجھ کو
ظلم سے بپا نہیں دی (جیسا کہ تو نے فرمایا ہے وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ أَحَدًا) یعنی
تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا (یعنی کسی قوم کی گواہی معتبر نہیں سمجھتا) خدا تعالیٰ
فرمایا گا خود تیری ذات ہی تیرا گواہ ہوگی (یعنی خود تو اور تیرے اعضاء ہی تیری گواہی
دیں گے) اس کے بعد خدا تعالیٰ کے حکم سے بندہ کے منہ پر مہر لگائی جائے
گی۔ اور اسکے اعضاء جسم سے کہا جائیگا بولو چنانچہ اس کے جسم کے اعضاء اسکے
اعمال کو بیان کر دیں گے اور پھر اس مہر کو جو منہ پر لگائی گئی تھی توڑ دیا جائیگا اور
بندہ بدستور سابق باتیں کرنے لگے گا اور اپنے اعضاء سے کہے گا۔ دور ہو
بدنخو اور ہلاک ہو میں تمہارے ہی لئے خدا سے برا بھلا کہتا ہوں۔ (مسلم)

قیامت کے دن دیدار الہی

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا قیامت
کے دن ہم اپنے پروردگار کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔ آپ نے
فرمایا کیا دو پہر کے وقت جب کہ ابرہہؓ ہونم آفتاب کو دیکھنے میں کچھ شبہ
رکھتے ہو صحابہؓ نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم جبکہ ابرہہؓ ہو چودھویں
رات کا چاند دیکھنے میں شبہ رکھتے ہو صحابہؓ نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا اس
ذات کی قسم ہے جسکے ہاتھ میں میری جان ہے جس طرح تم چاند اور سورج کو
دیکھنے میں شک و شبہ نہیں رکھتے اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھنے میں کوئی

۵۳۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ هَلْ
تُحِبُّونَ فِي سَاعِدِيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ
لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَهَلْ
تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ
فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ قَالُوا لَيْ نَفْسِي
بِيَدِهِ لَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا

تَضَارُّونَ فِي رُوحَةٍ أَحَدٍ هَذَا قَالَ قَبْلَهُ
الْعَبْدُ فَيَقُولُ أَيْ قُلْ أَلَسْتُ أَكْرِمُكَ وَ
أَسْوَدُكَ وَأَزْجُجُكَ وَأُسَخِّرُكَ الْخَيْلَ
وَالْإِبِلَ وَأَذْرُكَ تَرَامِسَ وَتَذْبَعُ فَيَقُولُ
بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَطَشْتَ أَنْتَ مُلَايَ
فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَإِنِّي قَدْ أَلَسَاكَ
كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِي فَنَزَكَ
مِثْلَهُ ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ كَمَا مِثْلَ
ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَمَنْتُ بِكَ
وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ
وَصُمَّمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِحَيْرِمَا
اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَهُنَا إِذَا ثُمَّ يُقَالُ
أَلَا نَبَعْتُ شَاهِدًا عَلَيْكَ وَتَيْفَكُمُ
فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ
فَيُخْتَمَرُ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ
الْبَطْنُ فَيَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ
وَعِظَامُهُ يَعْمَلُهُ وَذَلِكَ لِيُعَذِّرَ
مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ وَذَلِكَ
الَّذِي سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَاوَاهُ مُسْلِمٌ
وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ يَدْخُلُ
أُمَّتِي الْجَنَّةَ فِي بَابِ التَّوَكُّلِ بِرُوحَانِهِ
ابْنِ عَبَّاسٍ -

شک و شبہ نہ کرے۔ اسکے بعد رسول خدا نے فرمایا جب بندے اپنے پروردگار
کو دیکھیں گے تو پروردگار ان کو خطاب کریگا۔ اور کسی ایک بندے سے دریافت
کریگا اے فلا نے کیا میں نے تجھ کو تمام مخلوقات پر شرافت و بزرگی عطا
نہیں کی۔ کیا میں تم کو بڑی قوم میں سردار نہیں بنایا۔ اور کیا میں نے تجھ
کو تیری بیوی عطا نہیں کی اور کیا میں نے تیرے لئے گھوڑے اور اونٹ کو تیرا
مطیع نہیں بنایا اور کیا میں نے تجھ کو اس لئے نہیں چھوڑے رکھا کہ تو اپنی قوم کی
سرداری حاصل کرے اور اس سے چوتھائی مال غنیمت (اینا حق) لے بندہ عرض
کریگا ہاں پروردگار تو نے ایسا کیا ہے، پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کیا تیرا خیال بھی تھا
کہ ایک دن تو مجھ سے ملاقات کریگا۔ بندہ کہے گا یہ خیال تو کبھی میرے دل
میں پیدا نہیں ہوا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا جیسا کہ تو مجھ کو بھول گیا تھا آج
میں تجھ کو بھول جاؤنگا (یعنی تجھ کو اپنی رحمت سے دور رکھوں گا) اسکے بعد

خداوند تعالیٰ دوسرے بندے سے ملاقات کریگا اور اسی طرح سوال و جواب
ہونگے پھر تیسرے بندے سے ملاقات کریگا اور اس سے بھی ایسی پوچھے گا وہ
جواب میں یہ کہے گا۔ اے پروردگار! میں تجھ پر تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں
پر ایمان لایا میں نے نماز پڑھی میں نے صدقہ دیا (یعنی زکوٰۃ وغیرہ) اور جس قدر
امکان میں ہوگا وہ اپنی نیکیوں کی تعریف کریگا۔ خدا تعالیٰ یہ فرمائے گا تو یہاں
کھڑے ہو گواہوں کی شہادت لے لوں اور ابھی تیرے گواہوں کو لایا جاتا
ہے۔ بندہ یہ سنکر اپنے دل میں کہے گا میرے خلاف یہاں کون گواہی دیگا۔ پھر
خدا کے حکم سے اسکے منہ پر پھر لگائی جائے گی اور ان کی زبان سے کہا جائے گا کہ
بول چنانچہ اس کی زبان، اس کا گوشت، اس کی ہڈی اسکے اعمال کو بتلا دیں گے
اور یہ سب کچھ (یعنی سوال و جواب) دہرنگا کر اعضا جسم کی گواہی (اس لئے
ہوگا کہ بندہ کوئی عذر پیش نہ کر سکے اور یہ بندہ جس کا ذکر ہو رہا ہے)
منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہے جس پر خدا تعالیٰ غضب ناک ہوا۔ (مسلم)

فصل دوم

امرت محمدی میں سے حساب کے بغیر جنت میں جانے والوں کی تعداد؛

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے سنا ہے کہ میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں
سے ستر ہزار آدمیوں کو بے حساب جنت میں داخل کریگا۔ اور ان پر عذاب نہ ہوگا
اور ان میں سے ہر ہزار پر تین لپ میرے پروردگار کی بیویوں میں سے اور زیادہ
یعنی ہر ہزار پر خدا تعالیٰ بندوں کی تین لپیں اور بھر کر جنت میں ڈالیں
گے۔ (احمد - ترمذی - ابن ماجہ)

۳۲۱ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَعَدَ بِي رَبِّي
أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ
أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ
كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ حَتِيَّاتٍ مِنْ
حَتِيَّاتِ رَبِّي رِطَاةُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ بَاجَةَ

قیامت کے دن خدا کی عدالت میں لوگ تین مرتبہ پیش ہوں گے۔

حسن ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے حضور میں لوگوں کو تین مرتبہ پیش کیا جائیگا۔ دوسرے مرتبہ نوافل اور عذر کیلئے (ایک مرتبہ تو لوگ جھگڑا کر نیکی کے ہم کو احکام نہیں پہنچائے گئے۔ یا یہ کہ احکام ہم کو سمجھائے نہیں گئے وغیرہ وغیرہ اور دوسری مرتبہ اعتراف اور عذر ہوگا) اور تیسری مرتبہ اعمال نامے ہاتھوں میں دئے جائیں گے بعض کے دہاتے ہیں اعمال نامے ہونگے اور بعض کے بائیں ہاتھ میں۔ (احمد - ترمذی)

۳۲۲ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزُضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَأَمَّا عَرَضَتَانِ فَيُحْدِثُ مَعَاذِيرَ وَمَا الْعَرَضَةُ الثَّلَاثَةُ فَيَعْنِدُ ذَلِكَ تَطْيِيرُ الصُّحُفِ فِي الْأَيْدِي فَاخِذْ بِمِيزَانٍ وَأَخِذْ بِسِتْرٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ لَا يَكْثُرُ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ قَبْلِ أَنْ أَحْسَنَ لَكُمْ سَمْعُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى

خدا کی برکت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خدا تعالیٰ میری امت میں سے ایک شخص کو مخلوق کے سامنے طلب کیا اور اسکے پروردگار نے دفتر رکھے گا جن میں سے ہر ایک دفتر نظر تک ہوگا۔ اور پھر اس سے دریافت کر لیا گیا اس میں سے تو کسی چیز کا انکار کرتا ہے کیا میرے لکھے والے نے تجھ پر زیادتی کی ہے وہ شخص عرض کر گیا نہیں میرے پروردگار! پھر خدا پوچھے گا کیا تو کوئی عذر رکھتا ہے وہ شخص کہے گا نہیں میرے پروردگار کوئی عذر نہیں رکھتا خداوند تعالیٰ فرمایا گیا۔ ہاں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور تجھ پر آج کوئی زیادتی نہیں کی جائیگی۔ پھر ایک پرچہ نکالا جائیگا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لکھا ہوگا اور خدا تمہارا نام لکھا ہے (اعمال کے دن کے وقت) تو میزان پر حاضر ہو وہ شخص عرض کر گیا ہے پروردگار اس پرچہ کی ان دفتروں کے مقابلہ میں کیا حقیقت ہے خدا تعالیٰ فرمایا گیا تجھ پر ظلم نہیں کیا جائیگا۔ رسول خدا نے فرمایا کہ ان دفتروں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائیگا اور اس پرچہ کو دوسرے پلڑے میں۔ دفتروں کا پلڑا اور پرچہ جائیگا۔ اور پرچہ کا پلڑا نیچے جھک جائیگا محقر یہ کہ خدا کے نام سے کوئی چیز بھاری نہ ہوگی۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

۳۲۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ سَيَخْلُصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُنْشَرُ عَلَيْهِ تِسْعَةٌ وَتَسْعِينَ سَجْدًا كُلُّ سَجْدٍ مِثْلُ مَدَا الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُونَ هَذَا شَيْئًا أَظْلَمَ لَكُمْ لَبَنِي الْحَا فَيَقُولُونَ نَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَفَلَا تَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَبْرَأُ مِنْكُمْ فَيَقُولُ بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتُخْرِجُ بِطَاقَتِهِمَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ أَحْضِرْ وَرَنكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبَطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السَّجَدَاتِ فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَطْلُقُ قَالَ تَوَضَّعُ السَّجَدَاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبَطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السَّجَدَاتُ وَثَقُلَتِ الْبَطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ -

قیامت کے دن کے تین ہونا ک موقع

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ مجھ کو دوزخ کی آگ یاد آگئی اور میں رو پڑی۔ رسول خدا نے پوچھا کیوں وتی ہو میں نے عرض کیا دوزخ کی آگ یاد آگئی اور میں رو پڑی۔ کیا قیامت دن آپ اہل اعمال کو یاد رکھیں گے رسول اللہؐ نے فرمایا میں مقامات ایسے ہیں جہاں کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا ایک میزان اعمال پر جب تک معلوم نہ ہو جائے کہ اسکے نامہ اعمال کا پلہ بھاری رہا یا ہلکا۔ دوسرے اعمال نامے ہاتھوں میں حوالہ کئے جانے کی وقت جب تک

۳۲۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ النَّارَ فَبَكَتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ ذَكَرْتُ النَّارَ فَبَكَيتُ فَهَلْ تَذَكَّرُنَ أَهْلِيكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا فِي ثَلَاثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا يَذْكُرُ أَحَدٌ أَحَدًا عِنْدَ الْبُيُوتِ حَتَّى يَعْلَمَ

یہ معلوم نہ ہوئے کہ پیچھے کے پیچھے سے اعمال نامہ میں ہاتھ نہیں دیا گیا یا باتیں ہاتھ میں اور حسب کہ دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانیوالا خوشی سے یہ نہ کہے کہ آؤ میرا اعمال نامہ پرٹھو۔ تیسرے پلصراط کے قریب جبکہ پلصراط کو جہنم کی پشت پر رکھا جائیگا۔

(البوداؤد)

أَيَحِفُّ مِيزَانُهُ أَمْ يَثْقُلُ وَعِنْدَ الْكِتَابِ حِينَ يُقَالُ هَذَا مَرَاتُ الْكِتَابِ حَتَّى يَعْلَمَ أَيْنَ يَقَعُ كِتَابُهُ أَيْ يَمِينِهِ أَمْ فِي شِمَالِهِ أَمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهِ وَعِنْدَ الصَّاطِ إِذَا وَضِعَ بَيْنَ ظَهْرِي جَهَنَّمَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

فصل سوم

حساب کتاب کا خوف

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک شخص آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے پاس غلام ہیں یہ غلام مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں میرے دل میں خیانت کہتے ہیں اور میرے احکام کی نافرمانی کرتے ہیں اور میں انکو نادیدہ بڑا بھلا کہتا ہوں۔ اور انکو باز نہ بھی ہوں (قیامت میں) ان کے سبب میرا کیا حال ہوگا۔ رسول اللہ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو ان غلاموں کی خیانت نافرمانی اور جھوٹ کا اور جو سزا تو نے ان کو دی ہے اس کا حساب کیا جائیگا۔ اگر تیری سزا ان کے گناہوں کے برابر ہے تو معاملہ برابر برابر رہے گا۔ یعنی نہ تجھ کو ثواب ملے گا اور نہ انکو عذاب اور اگر تیری سزائیں ان کے گناہوں سے کم ہوں گی تو ان کے گناہوں کی زیادتی کا تجھ کو اجر ملیگا۔ اور اگر تیری سزائیں ان کے جرائم سے زیادہ ہوں گی تو تجھ سے ان غلاموں کے لئے بدلہ لیا جائیگا۔ یہ سن کر وہ شخص انکے ہاتھ میں اور رونا چلانا شروع کیا رسول اللہ نے اس سے فرمایا کیا تو نے خداوند بزرگ بزرگ کا یہ ارشاد نہیں پڑھا ہے وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خُرْدٍ لَا تَبْنَاهَا حَاسِبِينَ (یعنی ہم انصاف کی ترازوؤں کو کھڑی کریں گے قیامت کے دن پھر کسی شخص پر کوئی زیادتی نہ کی جائیگی۔ اگر چھل رانی کے دانہ کے برابر کیوں نہ ہو ہم اس کو حاضر کریں گے اور ہم حساب کر دیں گے کافی ہیں) اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے اور ان غلاموں کیلئے اس سے بہتر کوئی بات نہیں پاتا کہ میں ان کو جلا کر دوں۔ میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ سب غلام آزاد ہیں (ترمذی)

آسان حساب اور سخت حساب

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو کسی نماز میں یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ تم مجھ سے میرے اعمال کا آسان حساب میں نے عرض کیا۔ اے خدا کے نبی! آسان حساب کیا ہے۔ آپ نے فرمایا بندہ کے

۵۳۲۶ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَوَاتِهِ اللَّهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا لَيْسَ بِي أَقْلْتُ يَا بَنِي اللَّهِ مَا الْحِسَابُ

۱۔ اعمال نامے اس طرح حوالے کئے جائیں گے کہ سیدھے ہاتھ کو گردن میں لیجا کر پشت کی طرف نکالا جائیگا۔ اور بائیں ہاتھ کو بغل کے نیچے سے نکال کر پشت کی طرف لے جایا جائیگا اور پشت کی طرف سے ہاتھوں میں اعمال نامے دیئے جائیں گے۔ ۱۲ مترجم

اعمال نامے میں دیکھا جائیگا (یعنی اس کا گناہ اور پھر معاف کر دیا جائیگا) اے عائشہ! اس روز جس شخص کے حساب کی پوری جانچ کی گئی اور پورا پورا حساب لیا گیا وہ ہلاک ہوا۔ (احمد)

الْبَسِيرُ قَالَ اَنْ يُنْظَرَ فِي كِتَابِهِ فَيَجَاوِزَ عَنْهُ اِنَّهُ مَنْ تَوَقَّشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَاعَائِشَةُ هَلَكَ دَفَاةً اَوْ حَمَلًا۔

مومن پر قیامت کا دن آسان ہوگا

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا قیامت کے دن جس کی شان میں خدا فرمائے گا یَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ جس روز کہ لوگ تمام جہازوں کے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گے، کس شخص کو خدا کے سامنے کھڑے ہونے کی طاقت ہوگی آپ نے فرمایا قیامت کا دن مومن پر ہلکا کیا جائیگا یہاں تک کہ وہ دن اس پر نازل فرض کے رہ جائے گی (یعنی جتنی دیر میں آدمی فرض نماز ادا کرتا ہے۔) (بیہقی)

۵۳۲۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ اَنَّ اَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْبِرْنِي مَنْ يَفْقَهُ عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ الَّذِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ فَقَالَ يَخْشَفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَكُونَ عَلَيْهِ كَالصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ۔

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کی بابت پوچھا گیا جس کی تعداد پچاس ہزار برس کی ہے کہ اس کی درازی کیا ہے (یعنی اس کی درازی میں لوگوں کا کیا حال ہوگا) آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ دن مومن پر ہلکا کیا جائیگا یہاں تک کہ مومن کے لئے اس کی درازی اس فرض نماز پڑھنے کے بقدر رہ جاوے گی جس کو وہ دنیا میں ادا کرتا تھا۔ (بیہقی)

۵۳۲۸ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مَا طُورَ هَذَا الْيَوْمَ فَقَالَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّهُ لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتَّى يَكُونَ أَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ يُبَصِّلُهَا فِي الدُّنْيَا دَأَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ۔

کمال ایمان رکھنے والے لوگ حساب کتاب کے بغیر جنت میں جائیں گے

حضرت اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا جائیگا پھر ایک منادی اعلان کرے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جنکے پہلو سبزوں اور خوابگا ہوں سے جدا رہتے تھے (یعنی تہجد کی نماز پڑھنے والے) لوگ یہ سن کر محفوظ رہے سے لوگ میدان میں سے اٹھیں گے اور بے حساب جنت میں داخل ہونگے پھر باقی لوگوں سے حساب لینے کا حکم دیا جائے گا۔ (بیہقی)

۵۳۲۹ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْمَعُ النَّاسُ فِي مَعْبِدٍ أَحَدٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَيُنَادِي مُنَادٍ يَقُولُ أَيُّنَ الَّذِينَ كَانَتْ تَجَنَّبَانِي جُنُوبَهُمْ عَنْ الْمَضَاجِعِ يَقُومُونَ دَهْرًا قَلِيلًا فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يَوْمَرُ بِأَيِّ النَّاسِ إِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ حَوْضِ كَوْثَرٍ وَرِشْفَاعَتِ كَابِيَانِ

فصل اول

حوض کوثر کے دونوں کناروں پر بڑے بڑے موتیوں کے قتبے ہوں گے

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں جنت میں پھر رہا تھا (یعنی معراج کی رات میں) کہ میرا گھر ایک گہری ہوا جس کے دونوں طرف خالی موتیوں کے گنبد تھے میں نے پوچھا جبریل یہ کیا ہے انہوں نے کہا

۵۳۳۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا وَسَيِّدِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهْرٍ كَأَنَّهُ قَبَابُ الدَّرَامِ جَوْثِ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ

قَالَ هَذَا لِكُوْنِ الَّذِي اَعْطَاكَ رَبُّكَ نَادًا طَبِيْعُهُ مِسْكٌ اَذْهَبَ رَوَاكُ الْبُخَارِيُّ -
یہ کوثر ہے۔ وہ کوثر جس کو آپ کے پروردگار نے آپ کو بخشا ہے میں نے دیکھا تو اس کی مٹی نہایت خوشبودار ہے۔ (بخاری)

حوض کوثر کی فضیلت

۵۳۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاءُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكَيْزَانُهُ كَنَجْوَمِ السَّمَاءِ مَنْ كَثُرَ شَرِبُ مِنْهَا فَلَا يَطْمَأُ أَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -
حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرا حوض (یعنی حوض کوثر) ایک ماہ کی مسافت کی درازی رکھتا ہے اسکے زائے برابر ہیں (یعنی وہ مربع ہے) اسکے پانی دودھ سے زیادہ سفید اور خوشبو مشک سے زیادہ اسکے پانی پینے کے برتن آسمان کے ستاروں کے مانند ہوگا اور جو شخص اس سے پانی پے گا اس کو پھر کبھی پیاس نہ لگے گی۔ (بخاری و مسلم)

حوض کوثر کی درازی اور اس کی خصوصیات

۵۳۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حَوْضِي الْيَوْمِ مِزَالِدَةٌ مِنْ عَذْرَاءٍ لَهَا أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ الشَّجِّ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ بِاللَّبَنِ وَأَنِيبَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْجُجُومِ وَإِنِّي لَأُصَدُّ النَّاسَ عَنْهُ كَمَا يَصُدُّ الدَّجَلُ إِبِلَ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْعَرْنَا يَوْمَئِذٍ قَالَ نَعَمْ لَكُمْ سِمَاءٌ لَيْسَتْ إِلَّا حَيٍّ مِنَ الْأَمْرِ تُدْرِدُنَ عَلَى عُرَا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضُوءِ رَدَاةً مُسَلِّوْنَ فِي رَدَايَةٍ لَهُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تُدْرِي فَيُبَا بِأَبَارِيقِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ جُجُومِ السَّمَاءِ وَفِي أُخْرَى لَهُ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَخْتَفُ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمْدَانِ مِنْ الْجَنَّةِ أَحَدُ هُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وِسَاقٍ -
حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرا حوض (حوض کوثر) کی درازی اتنی ہے جتنی کہ مقام ابلہ عدن کے درمیان فاصلہ ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اسکا پانی برف سے زیادہ سفید اور اس شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس میں دودھ ملا ہوا ہو۔ اور اسکے پینے کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں اور میں غیر امتوں کے لوگوں کو اپنے حوض کوثر پر آنے سے اس طرح روکوں گا جس طرح کوئی آدمی اپنے اونٹوں کے حوض پر دوسرے اونٹوں کو آنے سے روکتا ہے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! اس روز آپ ہم کو (یعنی امت کو) پہچان لیں گے۔ فرمایا ہاں۔ تمہارے لئے ایک علامت ہو گی جو کسی امت کیلئے نہ ہوگی تم میرے پاس اس حال میں آؤ گے کہ تمہاری پیشانی اور ہاتھ پاؤں وضو کے سبب روشن اور چمکتے ہو گے (مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں اللہ سے یہ الفاظ منقول ہیں کہ حضور نے یہ ارشاد فرمایا حوض کے اندر سونے چاندی کے ٹوٹے یا انجوئے ہونگے اتنے کہ جتنے آسمان پر ستارے ہیں اور مسلم کی ایک روایت میں جو ثوبان سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ سے حوض کوثر کے پانی کی بابت پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ اس میں پانی کے دو پرزائے گئے ہیں جو حوض کو پانی سے لبریز رکھتے ہیں اور یہ پانی جنت سے آتا ہے ان میں سے ہر ایک پر نالہ چاندی کا ہے اور دوسرا سونے کا۔

مردین کو حوض کوثر سے دُور رکھا جائے گا

۵۳۳۳ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ مَرَّ عَلَى شَرِبٍ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَطْمَأُ أَبَدًا لِيَبْرِدَنَّ عَلَى -
حضرت سہل بن سعد کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں حوض کوثر پر پنہا را میرا مان ہوں گا جو شخص میرے پاس سے گزرے گا پانی پے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ البتہ میرے پاس بہت سی قومیں آئیں گی میں ان کو پہچانوں گا اور جو کچھ کو پہچان لیں گی پھر میرے اور ان کے درمیان کوئی چیز

أَقَامُوا عِدَّتَهُمْ وَيَعْرِفُونَ نَبِيَّ شَمٍ
يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَأَقُولُ لَا تَهُمُ
مِنِّي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدَثُوا
بَعْدَكَ فَأَقُولُ سَمِعْتُ سَمْعًا لَمْ يَغَيِّرْ
بَعْدِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حائل کر دی جائے گی۔ میں کہوں گا۔ یہ لوگ تو میرے ہیں یا میرے طریقے پر
ہیں۔ اسکے جواب میں بتایا جائیگا کہ تم کو معلوم نہیں انہوں نے تمہارے
بعد کیا کیا نئی باتیں پیدا کی ہیں (سینکر) میں کہوں گا وہ لوگ دور ہوں
مجھ سے دور خدا کی رحمت سے دور۔ جنہوں نے میرے بعد دین میں
تبدیلی کی ہے۔ (بخاری و مسلم)

شفاعت سے تمام انبیاء کا انکار

۵۳۳۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يُجْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ حَتَّى
يُهْمُوا بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوْ سَتَشَفَعْنَا
إِلَى رَبِّنَا فَيَرْجِيئَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَا نُؤُونَ
أَدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ
اللَّهُ بِيَدِهِ وَأَسْكَنَكَ جَنَّتَهُ وَاسْجَدَ لَكَ
مَلَائِكَتُهُ وَعَلَمَكَ أَسْمَاءُ كُلِّ شَيْءٍ إِشْفَعُ لَنَا عِنْدَ
رَبِّكَ حَتَّى يَرْجِيئَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبِذَلِكَ كُذِّبْتُمْ إِلَيَّ أَصَابَ
أَكْلَهُ مِنَ الشَّجَرَةِ وَقَدْ نَهَى عَنْهَا
وَالِكِنْ اسْتَوَا نُوحًا أَوَّلَ نَبِيٍّ بَعَثَهُ
اللَّهُ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَا نُؤُونَ نُوحًا
فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبِذَلِكَ كُذِّبْتُمْ
إِلَيَّ أَصَابَ سُؤَالَهُ رَبَّهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ
وَالِكِنْ اسْتَوَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلَ الدِّهْنِ
قَالَ فَيَا نُؤُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي لَسْتُ
هُنَاكُمْ وَبِذَلِكَ كُذِّبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ
كَذَبْتُهُنَّ وَالِكِنْ اسْتَوَا مُوسَى عَبْدًا
إِنَّا اللَّهُ التَّوْرَةَ وَكَلَّمَهُ وَقَدْ بَا
نَجِيًّا قَالَ فَيَا نُؤُونَ مُوسَى فَيَقُولُ
إِنِّي لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبِذَلِكَ كُذِّبْتُمْ
إِلَيَّ أَصَابَ قَتْلَهُ النَّفْسَ وَالِكِنْ
اسْتَوَا عِيسَى عَبْدًا اللَّهُ دَرَسُوهُ وَرُوحَ
اللَّهُ وَكَلِمَتَهُ قَالَ فَيَا نُؤُونَ عِيسَى فَيَقُولُ
لَسْتُ هُنَاكُمْ وَالِكِنْ اسْتَوَا مُحَمَّدًا

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے
دن مسلمانوں کو روک دیا جائیگا یعنی ایک مقام پر بند کر دیا جائیگا یہاں تک
کہ وہ فکر و تردد میں پڑ جائیگے۔ اور آپس میں کہیں گے کاش ہم کسی کو سفارش
کریں تاکہ ہم سے تیار کرے تاکہ وہ ہم سے پروردگار سے ہماری شفاعت کرتا اور ہم کو
اس تکلیف سے نجات دلا تا چنانچہ وہ (اس خیال) سے آدم کے پاس جاتے
اور کہیں گے تم ہمارے لوگوں کے باپ آدم ہو۔ خدا نے تم کو اپنے ہاتھ سے
بنایا ہے اپنی جنت میں تم کو رکھا ہے۔ اپنے فرشتوں سے تم کو سجدہ کرایا ہے
اور ہر چیز کے نام تم کو سکھائے ہیں تم اپنے پروردگار سے ہماری سفارش
کرو کہ وہ اس جگہ سے نکال کر ہم کو راحت و اطمینان بخشے۔ آدم کہیں گے
جیسا کہ تم خیال کرتے ہو میں اس وجہ کا نہیں ہوں (یعنی میں شفاعت کا درجہ
نہیں رکھتا) پھر آدم علیہ السلام اپنے اس گناہ کا ذکر کریں گے جو انہوں نے خدا
کے حکم کی نافرمانی کر کے گھوٹا درخت کھا لیا تھا اور اسکے بعد کہیں گے تم نوح کے
پاس جاؤ چنانچہ نوح پیغمبر کے پاس جائیگے اور شفاعت کی خواہش ظاہر کریں گے
نوح کہیں گے میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں اور اپنے اس گناہ کا ذکر کریں گے جو
انہوں نے کیا تھا یعنی خدا سے دانستہ اپنے بیٹے کو غرق ہونے سے بچا لینے
کی درخواست کرنا اور پھر کہیں گے تم ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ چنانچہ
وہ حضرت ابراہیم کے پاس آئیں گے (اور شفاعت کی درخواست کریں گے)
وہ کہیں گے مجھ میں شفاعت کی قدرت نہیں ہے اور دنیا میں تین مرتبہ اپنے
جھوٹ بولنے کا ذکر کریں گے۔ اور پھر کہیں گے تم موسیٰ کے پاس جاؤ جو خدا کے
ایسے بندے ہیں جن کو خدا نے تورات عنایت فرمائی ہے اور جن سے خدا نے
کلام کیا ہے۔ اور اپنا محرم و راز دار بنایا ہے چنانچہ وہ موسیٰ
کے پاس جائیں گے (اور شفاعت کی درخواست کریں گے) وہ کہیں گے مجھ میں
سفارش کی قدرت نہیں ہے اور اپنے اس گناہ کا ذکر کریں گے جس کا ارتکاب
انہوں نے قطعی کو مار کر کیا تھا۔ اور پھر کہیں گے تم عیسیٰ کے پاس جاؤ جو خدا کے
بندے اور رسول ہیں خدا کی روح میں اور خدا کا کلمہ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَنَا مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ
وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ فَبِمَا تُوْنِي
فَأَسْتَازِدُنْ عَلَى سَائِي فِي دَارِهِ فَيُؤْذِنُ
لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدْعُوْنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُوْنِي فَيَقُولُ
أَرْفَعُ مُحَمَّدًا وَقُلْ تَسْمَعُ وَاسْتَفْعُ تَشْفَعُ
وَسَلْ تُعْطَهُ قَالَ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى
رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعْلِمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ
فَيُحْدِثُ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ
النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ
الثَّانِيَةَ فَأَسْتَازِدُنْ عَلَى سَائِي فِي دَارِهِ
فَيُؤْذِنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتُ
سَاجِدًا فَيَدْعُوْنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ
يَدْعُوْنِي ثُمَّ يَقُولُ أَرْفَعُ مُحَمَّدًا وَقُلْ
تَسْمَعُ وَاسْتَفْعُ تَشْفَعُ وَسَلْ تُعْطَهُ قَالَ فَاَرْفَعُ
رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعْلِمُنِيهِ
ثُمَّ أَشْفَعُ فَيُحْدِثُ لِي حَدًّا فَأُخْرِجُ فَأُخْرِجُهُمْ
مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ
الثَّالِثَةَ فَأَسْتَازِدُنْ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذِنُ
لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتَهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُوْنِي
مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُوْنِي ثُمَّ يَقُولُ أَرْفَعُ
مُحَمَّدًا وَقُلْ تَسْمَعُ وَاسْتَفْعُ تَشْفَعُ وَسَلْ
تُعْطَهُ قَالَ فَاَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَ
تَحْمِيدٍ يُعْلِمُنِيهِ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيُحْدِثُ لِي حَدًّا
فَأُخْرِجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ
الْجَنَّةَ حَتَّى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ قَدْ جَسَدَ
الْقُرْآنُ أَوْ وَجِبَ عَلَيْهِ خُلُودٌ ثُمَّ تَلَا
هَذِهِ الْآيَةَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ
مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ وَهَذَا الْمَقَامُ
الْمَحْمُودُ الَّذِي وَعَدَهُ رَبِّيكُمْ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ -

کے پاس جائیں گے اور شفاعت کی خواہش ظاہر کریں گے) ایسے کہیں گے
میں اس کا اہل نہیں ہوں تم محمد کے پاس جاؤ جو خدا کے ایسے بندے ہیں جنکے
انگلے اور پچھلے سارے گناہ بخش دئے ہیں۔ رسول خدا نے فرمایا کہ پھر لوگ
میرے پاس آئیں گے اور میں خداوند بزرگ سے اسکے حضور میں حاضر ہونے
کی اجازت طلب کروں گا۔ خدا تعالیٰ مجھ کو اجازت مرحمت فرمائے گا۔ میں اندر داخل
ہو کر حجب ہڈائے بزرگ کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا۔ اور خدا تعالیٰ اجتنبی
دیر میں سب سمجھے گا مجھ کو سجدہ میں پڑا ہونے دیکھا پھر فرمائے گا محمد! اسراٹھا ہو
کچھ کہنا چاہتا ہے کہ میں سنوں گا (یعنی تیری درخواست کو قبول کروں گا) مانگ
جو کچھ مانگنا ہے میں تجھ کو دوں گا۔ رسول خدا نے فرمایا کہ یہ دستکرم میں اپنا سر
اٹھاؤں گا اور اپنے پروردگار کی تعریف ان الفاظ میں کروں گا جو خداوند تعالیٰ
مجھ کو سکھائے گا پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے شفاعت کی
ایک مقرر کی جائے گی (یعنی مثلاً فلاں فلاں گناہ کے مرتکب شخص کیلئے سفارش
قبول کی جائے گی) پھر درگاہ رب العزت سے باہر آکر میں لوگوں کو (یعنی جنکے
حق میں سفارش قبول کی گئی ہے) دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔
اور پھر دربار حضور رب العزت میں حاضری کی اجازت طلب کروں گا مجھ کو اجازت
دی جائے گی اور میں پروردگار بزرگ بزرگ کو دیکھ کر سجدہ میں گر پڑوں گا اور حجب
نک اچا ہیگا سجدہ میں پڑا ہوں گا پھر خدا تعالیٰ فرمایا ہیگا محمد! اپنا سر اٹھا اور جو
کچھ کہنا چاہتا ہے کہ میں سنوں گا۔ شفاعت کر میں قبول کروں گا۔ مانگ میں دوں گا
چنانچہ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور خدا کی حمد و ثنا ان الفاظ میں کروں گا جو خدا نے مجھ
کو سکھائے ہونگے پھر میں شفاعت کروں گا اور میرے لئے شفاعت کی ایک
حد مقرر کی جائیگی پھر میں باہر آکر لوگوں کو دوزخ سے نکالوں گا اور جنت
میں داخل کروں گا پھر میں تیسری مرتبہ درگاہ رب العزت میں حاضری چاہوں گا اور
خدا نے بزرگ بزرگ کو مجھ کو اجازت دیکھا۔ میں جب خدا تعالیٰ کو دیکھوں گا سجدہ
میں گر پڑوں گا اور حجب نک خدا کو منظور ہوگا سجدہ میں پڑا ہوں گا پھر خدا تعالیٰ
فرمایا ہیگا محمد! اسراٹھا اور کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے کہ میں سنوں گا۔ شفاعت کر
میں قبول کروں گا چنانچہ میں اپنے سر کو اٹھاؤں گا اور خدا کی حمد و ثنا ان الفاظ
میں کروں گا جو خداوند تعالیٰ مجھ کو سکھائے گا۔ پھر میں شفاعت کروں گا اور
میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کی جائے گی۔ پھر میں باہر آکر لوگوں کو
دوزخ سے نکالوں گا۔ اور جنت میں داخل کروں گا یہاں تک کہ دوزخ میں
صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جن کو قرآن کے حکم سے ہمیشہ دوزخ میں
رہنا ہوگا۔ پھر حضور نے آیت پر صی عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا

محمودؑ فریب ہے کہ تیرا پروردگار تجھ کو تمام محمودیں کھڑا کر دیگا اور فرمایا یہی وہ مقام محمود ہے جس کا وعدہ خدا نے تمہارے نبی سے کیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

ہر شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

۵۳۲۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَا جَرَّ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُونَ أَدَمَ فَيَقُولُونَ اشْفَعْ إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ يَا آدَمُ فَإِنَّ خَلِيلَ الرَّحْمَنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ يَوْمُوسَى فَإِنَّ خَلِيلَ اللَّهِ فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ يَعِيسَى فَإِنَّ رُوحَ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ مُحَمَّدٌ فَيَأْتُونَ فَيَقُولُ أَنَا لَهَا فَاسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذِنُنِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدًا أَحْمَدُهَا بِهَا لَا تَحْضُرُنِي إِلَّا أَنْ تَأْخُذَهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَآخِرُكُمْ سَاجِدًا فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تَسْمَعُ وَاسْأَلْ تَوْطئه وَاشْفَعْ تَشْفَعُ فَلَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَانْطَلِقْ فَأَفْعَلْ ثُمَّ أَعُوذُ فَأَحْمَدُكَ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ آخِرُكُمْ سَاجِدًا فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تَسْمَعُ وَاسْأَلْ تَعْطُهُ وَاشْفَعْ تَشْفَعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَانْطَلِقْ فَأَفْعَلْ ثُمَّ أَعُوذُ فَأَحْمَدُكَ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ آخِرُكُمْ سَاجِدًا فَيَقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تَسْمَعُ وَاسْأَلْ تَعْطُهُ وَاشْفَعْ تَشْفَعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى مِثْقَالِ حَبَّةٍ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ مضطرب پریشان ہونگے اور آدم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے اپنے پروردگار سے ہماری سفارش فرمائیجئے۔ وہ کہیں گے میں شفاعت کا اہل نہیں ہوں۔ تم ابراہیم کے پاس جاؤ وہ خدا کے دوست ہیں چنانچہ وہ ابراہیم کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے مجھ میں شفاعت کی لیاقت و قدرت نہیں تو تم موسیٰ کے پاس جاؤ وہ کلیم اللہ ہیں یعنی انہوں نے خدا سے کلام کیا ہے چنانچہ وہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں شفاعت کے قابل نہیں ہوں تم عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ خدا کی روح اور خدا کا کلمہ ہیں چنانچہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ مجھ میں شفاعت کی قوت نہیں ہے۔ تم محمدؐ کے پاس جاؤ چنانچہ وہ میرے پاس سینکے میں کہوں گے میں شفاعت کا اہل ہوں (اور تمہاری سفارش کروں گا) پھر میں خدا تعالیٰ کے حضور میں حاضری کی اجازت طلب کروں گا خداوند تعالیٰ مجھ کو اجازت مرحمت فرمائیں گا اور میرے دل میں اپنی حمد و ثناء کے لفاظ ڈالے گا کہ میں ان لفاظ سے خدا کی حمد و ثناء کروں گا۔ (وہ لفاظ اس وقت میرے ذہن میں نہیں ہیں) میں ان لفاظ سے خدا کی حمد و ثناء کروں گا اور سجدہ میں گر پڑوں گا۔ پھر مجھ سے کہا جائیگا محمدؐ اپنا سر اٹھا اور کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے میں سنوں گا۔ مانگ جو کچھ مانگنا چاہتا ہے یا جائیگا شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائے گی میں کہوں گا اے پروردگار! میری امت کو بخش دے پروردگار! میری امت کو بخش دے۔ خدا تعالیٰ فرمائیں گا جاؤ اور درخ سے ان لوگوں کو نکال لو جسکے دل میں جو برابر ایمان ہو۔ میں جاؤں گا اور پروردگار کے حکم کے مطابق عمل کروں گا اور اس کے بعد درگاہ رب العزت میں و بارہ حاضر ہوں گا اور خدا کی حمد و ثناء میں لفاظ میں کروں گا اور پھر سجدہ میں گر پڑوں گا کہہ جائیگا اے محمدؐ! اپنا سر اٹھا کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے سننا جائیگا مانگ جو مانگنا چاہتا ہے دیا جائیگا۔ شفاعت کر تیری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا پروردگار! میں اپنی امت کی شفاعت کرتا ہوں۔ میں اپنی امت کی شفاعت کرتا ہوں۔ کہا جائیگا کہ جاؤ اور جس شخص کے دل میں ذرہ برابر ایمانی کے برابر بھی ایمان ہوا اسکو درخ سے نکال لو چنانچہ میں جاؤں گا اور خدا کے حکم کے مطابق عمل کروں گا اس کے بعد پھر حضور رب العزت میں حاضری کی اجازت طلب کروں گا۔ اور خدا کے حضور میں حاضر ہو کر انہیں لفاظ میں خدا کی حمد و ثناء کروں گا اور پھر سجدہ میں گر پڑوں گا۔ کہا جائے گا محمدؐ! اپنا سر اٹھاؤ

فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ثُمَّ اَعُوذُ بِالرَّابِعَةِ
فَاَحَدُكَ يَتْلِكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخْرَجُوْهُ
لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ
قُلْ تَسْمَعُ وَ سَلْ تُعْطَى وَ اَشْفَعُ تُشْفَعُ
فَاَقُوْلُ يَا رَبِّ اِذْنِ لِيْ فَيَمْنُ قَالَ
لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ لَكَ
وَلَكِنْ وَعِزَّتِي وَ جَلَالِي وَ كِبَرِيَّائِي
وَعَظَمَتِي لَا خَرَجْتَ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا
اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ -

کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے سنا جائیگا۔ مانگ جو مانگنا چاہتا ہے دیا جائے گا
شفاعت کرتیری شفاعت قبول کی جائیگی۔ میں کہوں گا۔ پروردگار میری
امت، میری امت (یعنی میری امت کو بخش دے) کہہ جائیگا جاؤ۔ اور جس
شخص کے دل میں رائی کے چھوٹے سے چھوٹے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو
اسکو دوزخ سے نکال لو۔ میں جاؤں گا اور خدا کے حکم کے مطابق عمل کروں گا
اس کے بعد جو چھتی مرتبہ پھر درگاہ رب العزت میں حاضر ہوں گا اور انھیں
الفاظ میں حمد و ثنا کروں گا پھر سجدہ میں گر پڑوں گا۔ کہا جائیگا محمد! اپنا سر اٹھا
کہہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے سنا جائیگا۔ مانگ دیا جائیگا۔ شفاعت کر قبول
کی جائے گی میں عرض کروں گا اے پروردگار! ان لوگوں کو دوزخ سے

نکالنے کی اجازت مرحمت فرما جنہوں نے لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہو اور کوئی عمل نہ کیا ہو (خداوند تعالیٰ فرمائیگا ان لوگوں کی سفارش تیرا حق نہیں
ہے۔ قسم ہے اپنی عزت کی، اپنے جلال کی اور اپنی ذاتی اور صفاتی عظمت و بزرگی کی میں ہی ان لوگوں کو دوزخ سے باہر نکالوں گا جنہوں نے لَا
اِلَهَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

نصیبہ والا شخص

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے قیامت کے دن جن
لوگوں کی میں شفاعت کروں گا ان میں زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہو
گا جس نے خالص دل سے لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہو گا۔ (بخاری)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
گوشت لایا گیا۔ اور اس میں سے آپ کو دست کا گوشت دیا گیا جو آپ کو بہت
پسند تھا۔ آپ نے اس میں سے اتنیوں سے نوح نوح کر کھایا اور پھر فرمایا میں
قیامت کے دن جبکہ لوگ گم جہالوں کے پروردگار کے حضور میں کھڑے ہونگے
لوگوں کا سردار ہوں گا۔ اس روز آفتاب نہایت قریب ہوگا اور لوگوں کی
حالت دگرچی کی زیادتی، فکر و غم اور قیامت کے ہول سے ناگفتہ بہ ہوگی
کہ وہ صبر و استقامت سے بہت ہار جائیں گے (یعنی گھبرا اٹھیں گے) اور آپس
میں کہیں گے تم کسی ایسے شخص کو تلاش نہیں کرتے جو تمہارے پروردگار سے
متنہاری سفارش کرے۔ چنانچہ لوگ آدم کے پاس جائیں گے۔ اس
کے بعد حضور سرور عالم نے یا ابو ہریرہ راوی نے (شفاعت کی حدیث
بیان کی) یعنی وہ حدیث جس کا ذکر اوپر ہوا ہے اور پھر بیان کیا کہ میں خداوند
کی حضوری میں حاضر ہونے کے بارے سے جاؤں گا اور عرش الہی کے نیچے
پہنچ کر سجدہ میں گر پڑوں گا۔ پھر خدا تعالیٰ میرے دل میں اپنی حمد و ثنا کے
الفاظ ڈالے گا کہ اب سے پہلے کسی کے دل میں الفار نہ کئے گئے ہوں گے

۵۳۳۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ أَسْعِدُ النَّاسَ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَنْ قَالَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ لَفْظِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۳۳۷ وَعَنْهُ قَالَ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ
وَكَانَتْ تَعُجِبُهُ كَنُفُسٍ مِنْهَا نَفْسُهُ
ثُمَّ قَالَ أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَ
تَدْنُو السَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنْ
الْغَمِّ وَالْكَدِّ مَا لَا يُطْبِقُونَ فَيَقُولُ
النَّاسُ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى
رَبِّكُمْ فَيَأْتُونَ آدَمَ وَ ذَكَرَ حَدِيثَ
الشَّفَاعَةِ وَقَالَ فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ
الْعَرِشِ فَاَقْعُ سَاجِدًا اِلٰى رَبِّي ثُمَّ يَفْتَحُ
اللّٰهُ عَلٰى مِنْ مَّحَامِدِهِ وَ حُسْنِ الثَّنَاءِ
عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلٰى أَحَدٍ قَبْلِي
ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلِّ

تَعْطُهُ وَاسْتَفْعَ تَشْفَعُ فَأَرْفَعُ رَأْسِي
فَأَقُولُ أُمَّتِي يَا رَبِّ أُمَّتِي يَا رَبِّ
أُمَّتِي يَا رَبِّ فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ادْخُلْ
مِنْ أُمَّتِكَ مِنْ لَحِسابِ عَلَيْهِمْ مِنَ
الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ
وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فَيَمَّا سَوَى ذَلِكَ
مِنَ الْأَبْوَابِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْبَصَرِ أَعْيُنٍ مِنْ
مَهَارِجِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

دروازہ کے دونوں کواڑوں
ایک موضع کا نام ہے۔)

(بخاری و مسلم)

امانت اور قرابت داری کی اہمیت

۵۳۳۸ وَعَنْ حُذَيْفَةَ فِي حَدِيثِ الشَّفَاعَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَنُذِرُ الْأَمَانَةَ وَالْأَرْحَامَ تَقْوَمَانَ جَنَّتِي الصِّرَاطَ بَيْنَنَا وَمِنَ الْأَرْوَاحِ مُسَلِّحًا

حضرت حذیفہؓ رسول اللہ سے شفاعت کی حدیث نقل کر کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے پھر فرمایا کہ امانت اور رحم (قربان داری) کو بھیجا جائیگا اور وہ دونوں بطراط کے درمیان بائیں کھڑی ہو جائیں گی (مسلم)

حضور کی شفاعت قبول کرنے کا وعدہ خداوی

٥٣٣٩ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا
قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى فِي إِدْرَاهِيمَ رَبِّ
الْهَنَّا أَضَلَلْنَا كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ
تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَ قَالَ عِيسَى إِنْ
تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عَبَادُكَ فَذَرَعُ
يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَمْتِي أَمْتِي وَ
بَكَى فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى يَا جَبْرِئِيلُ إِذْهَبْ
إِلَى مُحَمَّدٍ وَرَبِّكَ أَعْلَمُ نَسْلَهُ مَا
يُبْكِيهِ فَإِنَّا هُ جَبْرِئِيلُ نَسَّالَهُ فَأَخْبَرَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا قَالَ فَقَالَ اللَّهُ لِجَبْرِئِيلُ إِذْهَبْ
إِلَى مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُضِيكَ فِي
أَمْتِكَ وَلَا نَسْؤُكَ سَأَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول خداؐ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس درخواست کی بابت (جو قیامت کے دن خداوند بزرگ بزرگی خدمت میں اپنی امت کے متعلق پیش کریں گے) یہ آیت پڑھی رَبِّ اِنَّهُمْ اَصْلَحْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ شِئْنِیْ فَاِنَّهٗ رَیْبِیْ (یعنی اے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ پس ان میں سے جن لوگوں نے میری اطاعت قبول کی ہے وہ میرے تابعین میں سے ہیں اور جنہوں نے نافرمانی کی ہے تو معاف کر دیا (رحیم ہے) پھر رسول خداؐ نے (اسی سلسلہ) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی درخواست کے متعلق یہ آیت پڑھی اِنْ تَعَذَّبْهُمْ فَاِنَّهٗمْ عِבَادُکَ (یعنی اے پروردگار! اگر تو ان کو عذاب دے گا تو وہ تیرے بندے ہیں) اس کے بعد حضور صلعم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے اللہ تعالیٰ! میری امت کو بخش دے۔ میری امت کو بخش دے۔ یہ کہہ کر آپؐ وپرٹینگے۔ خداوند تعالیٰ نے جبریلؑ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ جبریلؑ محمدؐ کے پاس جاؤ اور پوچھو وہ کیوں روتے ہیں جبریلؑ علیہ السلام آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا سنا کہ حکم دیا جبریلؑ محمدؐ کے پاس جاؤ اور کہو ہم تجھ کو تیری امت کے معاملہ میں

راضی کر دیں گے اور تجھ کو رنجیدہ نہ کریں گے۔ (مسلم)

قیامت کے دن شفاعت وغیرہ سے متعلق کچھ اور باتیں

حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ چند آدمیوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا ہاں۔ کیا تم دو پہر کے وقت جب کہ آسمان صاف ہو آفتاب کو دیکھنے میں کوئی اذیت محسوس کرتے ہو۔ اور کیا چودھویں آت کے چاند کو تم رات میں جبکہ آسمان صاف ہو دیکھنے میں کوئی تکلیف محسوس کرتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! نہیں۔ آپ نے فرمایا خدا کو دیکھنے میں بھی نعم کو اتنی ہی اذیت محسوس ہوگی جتنی کہ سورج اور چاند کو دیکھنے میں ہوتی ہے (یعنی جس طرح سورج اور چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اسی طرح خدا کو دیکھنے میں بھی کوئی اذیت و تکلیف نہ ہوگی) اس کے بعد آپ نے فرمایا جب قیامت ہوگی تو ایک شخص بچا کر کے گاہ امت جس چیز کی عبادت کرتی تھی وہ اسی کے پیچھے پیچھے آئے پس جو لوگ خدا کے سوا دوسری چیزوں یعنی بتوں اور پتھروں کی پرستش کرتے تھے۔ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہے گا اور سب کے سب دوزخ میں جا کر نیک۔ یہاں تک کہ جب ان لوگوں کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا جو خدا کی عبادت کرتے تھے وہ خواہ نیک ہوں یا بد تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کے پاس آئیگا اور فرمایگا تم کس کے انتظار میں ہو؟ ہر جماعت اپنے معبود کے پیچھے چلی رہی ہے (تم بھی جاؤ) وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے دنیا میں ان لوگوں سے (یعنی بتوں اور پتھروں کو پوجنے والوں سے) علیحدگی اختیار کر لی تھی حالانکہ ہم ان کے محتاج تھے اور کبھی ہم ان کے پاس نہیں بیٹھے۔ اور ابو ہریرہؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ وہ لوگ اپنے پروردگار سے یوں کہیں گے کہ ہماری جگہ یہ ہے ہم اس وقت تک یہاں سے نہ جائیں گے جب تک ہمارا پروردگار ہمارے پاس نہ آئے۔ اور جب ہمارا پروردگار آئے گا ہم اس کو پہچان لیں گے اور ابوسعیدؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ خداوند تعالیٰ ان سے پوچھئیگا کیا تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان کوئی ایسی نشانی ہے جس سے تم اس کو شناخت کرو۔ وہ کہیں گے ہاں چنانچہ خدا کی پیدل کھول جائے گی اور جو شخص خدا کو اخلاص و عقیدت سے سجدہ کرتا تھا اس کو سجدہ کرنے کا حکم دیا جائے گا اور جو شخص کسی کے خوف سے یا لوگوں کو دکھانے کے لئے سجدہ کرتا تھا خدا اس کی کمر کو تختہ بنادے گا جبکہ سجدہ میں جانے کے لئے سمجھے گا چنٹ کر پڑے گا۔ پھر دوزخ کے اوپر پل صراط رکھا جائیگا۔ اور شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور انبیاء اپنی امت کے لئے یہ دعا کریں گے۔ اے اللہ تعالیٰ! ان کو سلامتی سے گزار لے اللہ! ان کو سلامتی سے گزار۔ پس مومن پل صراط سے (اس طرح)

۵۳۲. وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهٍ وَسَلَّمَ نَعَمْ هَلْ تَضَاوُونَ فِي رُؤْيَا الشَّمْسِ بِالظُّهْرِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ وَهَلْ تَضَاوُونَ فِي رُؤْيَا الْقَمَرِ لَيْلًا الْبَدَارِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا تَضَاوُونَ فِي رُؤْيَا اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تَضَاوُونَ فِي رُؤْيَا أَحَدِهِمَا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذِنَ مُؤَدُّونَ لِيَتَّبِعَ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَنَا قُطُونٌ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَحَ يَبْقَى إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ فَمَاذَا نَنْظُرُونَ يَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ قَالُوا يَا رَبَّنَا فَارْتَفَعْنَا النَّاسُ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ وَلَمْ تَصَاحِبْهُمْ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِينَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَا هُوَ فِي رِوَايَةِ أَبِي سَعِيدٍ يَقُولُ هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ تَعْرِفُونَهَا يَقُولُونَ نَعَمْ فَيُكْشَفُ عَنْ سَائِقٍ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلَّهِ تَعَالَى مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللَّهُ لَهُ بِالسُّجُودِ وَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلنَّفْسِ وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلَى نَفْسِهِ ثُمَّ يَضْرِبُ الْجَسَدَ عَلَى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمَوْتُونَ
 كَطَرٍ مِنَ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالْمَرْيَجِ
 وَكَالطَّيْرِ وَكَاجَادِيْدِ الْخَيْلِ وَالرَّكَابِ
 فَنَاجٍ مُّسَلِّحٌ وَخَدُّشٌ مُّرْسَلٌ وَمَكْدُوْشٌ
 فِيْ نَارٍ جَهَنَّمَ حَتّٰى اِذَا اَخْلَصَ الْمَوْتُونَ
 مِنَ النَّارِ قَوَّالٌ يُّنَادِيْ نَفْسِيْ بِبَيْدِهِ مَا مِنْ
 اَحَدٍ مِّنْكُمْ بِاَشَدَّ مِنْ اَشَدِّ نَفْسَةٍ فِي
 الْحَيٰتِ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُوْمِنِيْنَ لِلّٰهِ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ
 يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا كَاْنُوْا يَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَ
 يُصَلُّوْنَ وَيُحْجُوْنَ فَيَقَالُ لَهُمْ اَخْرِجُوْا مَنْ
 عَرَفْتُمْ فَيُخْرِجُوْنَ صُوْرَهُمْ عَلٰى النَّارِ فَيُخْرِجُوْنَ
 خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا مَا لَفِيْ فِيْهَا
 اَحَدٌ مِّنْ اَمْرَتِنَا بِهٖ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَمِنْ
 وَجَدَ ثَمْرًا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرِيَّةٍ مِنْ خَيْرٍ
 فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ يَقُوْلُ
 ارْجِعُوْا فَمِنْ وَجَدَ ثَمْرًا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ
 رِيْضَةٍ مِنْ خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ
 فَمِنْ وَجَدَ ثَمْرًا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ
 خَيْرٍ فَاَخْرِجُوْهُ فَيُخْرِجُوْنَ خَلْقًا كَثِيْرًا ثُمَّ
 يَقُوْلُ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيْهَا خَيْرًا فَيَقُوْلُ
 اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّوْنَ
 وَشَفَعَ الْمَوْتُوْنَ وَلَمْ يَبْقَ اِلَّا اَسْرَ حَمِ
 الرَّاحِمِيْنَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ
 مِنْهَا قَوْمًا لَّمْ يَعْمَلُوْا خَيْرًا قَطُّ قَدْ
 عَادُوْا حِمًا فَيُلْقِيْهِمْ فِيْ نَهْرٍ فِيْ اَفْوَاهِ
 الْجَنَّةِ يَقَالُ لَهَا نَهْرُ الْحَيٰوةِ فَيُخْرِجُوْنَ
 كَمَا تَخْرُجُ الْحَبَّةُ فِيْ حَبِيْلِ السَّيْلِ
 فَيُخْرِجُوْنَ كَاللُّوْلُوْءِ فِيْ رِقَابِهِمُ الْخَوَاطِمُ
 فَيَقُوْلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ هٰؤُلَاءِ عَتَقَا الرَّحْمٰنُ

گزریں گے کہ بعض تو بیک چھپنے گذر جائیں گے بعض بجلی کی مانند تڑپ کر کل جائیں گے
 بعض ہوا کے مانند بعض پرندوں کے مانند بعض تیز رواور خوش رفتار گھوڑوں
 کی مانند اور بعض اونٹوں کے مانند ان میں سے بعض بے ضرر گذر جائیں گے
 اور بعض کچھ زخم کھا کر کل جائیں گے اور بعض پارہ پارہ کئے جائیں گے اور دوزخ میں دھکیل
 دیے جائیں گے پھر جب عذاب کے بعد مومنوں کو آگ سے نجات دی جائے گی تو
 قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اپنے ان بھائیوں کی خلاصی
 کے لئے جو دوزخ میں ہیں ہر ایک کے قیامت کے دن تم سے زیادہ خدا سے جھگڑا
 کرنے والا کوئی نہ ہوگا چنانچہ مومن خدا سے عرض کریں گے ہمارے پروردگار
 یہ لوگ ہمارے ساتھ دوزخ رکھنے تھے نماز پڑھتے اور حج کرتے تھے (ان کو دوزخ
 سے نجات دے) مومنوں سے کہا جائے گا جن لوگوں کو تم پہنچاتے ہو ان
 کو دوزخ سے نکال دو اور دوزخ کی آگ پر یہ حرام ہو جائے گا کہ وہ لوگوں
 کی صورتوں کو جلانے (یعنی دوزخ کو حکم دیا جائے گا کہ وہ لوگوں کی صورتوں کو
 جلا کر سب نہ کرنے تاکہ شناخت میں آسانی ہو) چنانچہ مومن بہت سے لوگوں
 کو دوزخ سے نکالیں گے اور پھر عرض کریں گے ہمارے پروردگار جن لوگوں
 کو تو نے نکالنے کا حکم دیا تھا ان میں سے اب کوئی دوزخ میں باقی نہیں رہا
 خداوند تعالیٰ فرمائے گا اچھا دوزخ میں پھر جاؤ اور جن لوگوں کے دل میں دینار
 برابر بھی نیکی پاؤ ان کو دوزخ میں سے نکال دو چنانچہ وہ بہت سی مخلوق کو
 نکالیں گے پھر خداوند تعالیٰ فرمائے گا جن لوگوں کے دلوں میں ادھے
 دینار کے برابر بھی نیکی ہو ان کو بھی دوزخ سے نکال دو چنانچہ وہ بہت سے
 آدمیوں کو نکالیں گے پھر خداوند تعالیٰ حکم دے گا واپس جاؤ اور جس
 شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی نیکی پاؤ اس کو دوزخ سے نکال دو چنانچہ
 وہ بہت سے آدمیوں کو دوزخ سے نکالیں گے اور عرض کریں گے اے
 ہمارے پروردگار! ہم نے دوزخ میں بھلائی کو نہیں چھوڑا۔ خداوند تعالیٰ
 فرمائے گا۔ فرشتوں نے سفارش کی۔ انبیاء نے سفارش کی اور مومنوں نے
 سفارش کی اب کوئی چیز ارحم الراحمین کے رحم کے سوا باقی نہیں رہی
 یہ کہہ کر خدا تعالیٰ ایک مٹی بھر کر دوزخ میں سے ان لوگوں کو نکال دے گا۔
 جنہوں نے کبھی بھلائی نہ کی ہوگی۔ یہ لوگ جل کر کوئلہ ہو گئے ہونگے ان کو اس
 نہر میں ڈال دیا جائیگا جو جنت کے دروازوں پر ہوگی اور جس کا نام نہر حلیۃ
 ہے یہ لوگ نہر میں سے ایسے تروتازہ نکلیں گے جیسا دانہ پانی کے بہاؤ کے
 کوڑے کرکٹ میں اُلتا ہے۔ اور موتی کی مانند چمکدہ ہونگے ان کی گردنوں میں
 نشانیاں اور بھری ہونگی جن سے یہ ظاہر ہوگا کہ ان کو کسی نیک عمل کے سبب

أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمَلُوهُ
وَلَا خَيْرَ قَدًا مَوْكَةً فَيَقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا
رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

انہیں بخشا گیا، ان کو دیکھ کر جنتی یہ کہیں گے یہ لوگ خدائے رحمن کے آزاد کئے
ہوئے ہیں انکو خدا نے بغیر کسی عمل کے جنت میں داخل کیا ہے یعنی انہوں نے نہ تو
دنیا میں کوئی بھلائی کی ہے اور نہ کوئی عمل صالح۔ پھر ان لوگوں سے کہا جائیگا
کہ جنت میں تم کو جو چیزیں ملی ہیں انکے بقدر تم کو اور دی گئیں (بخاری و مسلم)

وہ لوگ جن کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا

۵۳۲۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ
النَّارَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ
مِنْ خَيْرٍ دَلَّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْرَجُوهُ فَيَخْرُجُونَ قَدْ
امْتَحَشُوا وَعَادُوا أَحْمَاءً فَيَلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَوَةِ
فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حِمِيلِ السَّيْلِ أَلَمْ
تَرَوْا أَنَّهُمْ تَخْرُجُ صَفْرَاءُ مُلْتَوِيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابو سعید خدری کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو خداوند تعالیٰ
فرمائیگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اس کو دوزخ سے
نکال لو چنانچہ انکو نکالا جائیگا وہ کونے کے مانند نکلیں گے اور انکو نہر
حیوۃ میں ڈال دیا جائیگا اور وہ اس طرح تروتازہ ہو جائیں گے جیسا کہ دریا کے
کنارے کے کھڑے کرکٹ میں تروتازہ دانے اگتا ہے تم نے دیکھا نہیں وہ
دانے لپٹا ہوا زرد نکلتا ہے - (بخاری و مسلم)

دوزخیوں کی نجات کا ذکر

۵۳۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنَذْكُرُ مَعَهُ
حَدِيثَ أَبِي سَعِيدٍ غَيْرَ كَشَفِ السَّاقِ وَقَالَ
يُصْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ فَأَكُونُ
أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأَمَّتِهِ وَلَا يَكَلِّمُ
يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ
أَلَدُّهُ سَلَامٌ سَلَامٌ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَابِيبُ مِثْلُ
شَوْكِ السَّعْدَانِ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عَظَمَتِهَا إِلَّا اللَّهُ
تَخَطَّفَ النَّاسُ بِأَعْيَابِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُؤْبَقُ
بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُخْرَجُ ثُمَّ يَجُوزُ حَتَّى إِذَا
فَرَّغَ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ عِبَادِهِ وَأَمَّا أَدَانُ
يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ مَنْ أَدَانُ يُخْرِجُهُ مِمَّنْ كَانَ
يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَمَرَ الْمَلَكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا
مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ
بِأَتَارِ السُّجُودِ وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ
أَتَارِ السُّجُودِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَتَرَ
السُّجُودِ فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ قَدْ امْتَحَشُوا
فَيَصُبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَوَةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا
قیامت کے دن ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے۔ اس کے بعد ابو ہریرہؓ
نے ابو سعید کے ہم معنی حدیث بیان کی اور پھر کہا کہ پل صراط کو دوزخ کے اوپر
کھڑا کیا جائیگا اور میں سب پہلا رسول ہونگا جو پل صراط کے اوپر سے
اپنی امت کے ساتھ گزروں گا اس روز رسولوں کے سوا کسی کو کلام کرنے
کی قدرت نہ ہوگی اور رسول بھی صرف اتنا کہیں گے۔ اے اللہ! ہم کو سالم
رکھ۔ اے اللہ! ہم کو سالم رکھ۔ اور جہنم کے اندر ایسے آنکڑے ہونگے
جیسے سعدان کے کانٹے (سعدان ایک خاردار درخت کا نام ہے)
ان آنکڑوں کی مباتی خدا کے سوا کسی کو معلوم نہیں یہ آنکڑے لوگوں کو ان
کی بد اعمالی کے موافق اپک لیں گے یعنی بعض کو ان کی بد اعمالی پر ہلاک کر دیں گے
اور بعض کو پاش پاش پھر وہ نجات پا جائیں گے۔ پھر حبیب خداوند تعالیٰ بندوں
کے فیصلہ سے فارغ ہو جائے گا اور یہ ارادہ کرے گا کہ جن لوگوں نے
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اعتراف کیا ہے۔ ان میں سے جن کو وہ چاہے دوزخ سے
نکال دے تو وہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو شخص خدا کی عبادت کرتا تھا وہ
اس کو دوزخ سے نکال میں چنانچہ وہ پیشانیوں پر سجدوں کے نشانات
سے ان لوگوں کو نجات کربں گے اور دوزخ سے نکال لیں گے۔ اور
خداوند تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشانات جلانے
اگ انسان کے سارے جسم کو جلا ڈالے گی مگر سجدہ کے نشان کو نہ جلائے گی

تَنَزَّلُ الْحَبَّةُ فِي حَبِيلِ السَّيْلِ وَيَقْبِي رَجُلٌ
بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ
يُحْوَلُ الْجَنَّةَ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ قَبْلَ النَّارِ
فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ
وَقَدْ قَسَبَنِي رِيحُهَا وَاجْرَفَنِي ذَكَاءُهَا
فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ أَنْ
تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي
اللَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ
اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهَا
عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى بِهَجَّتِهَا سَكَتَ مَا
شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ
قَدْ مَنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ
تَعَالَى أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيَ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ
سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْفَى
خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ أَنْ أُعْطِيَ
ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَ
عِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبُّهُ
مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ فَيَقْدِمُهُ
إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا ذَرَأَى
زَهْرَتَهَا وَمَا فِيهَا مِنَ النَّضْمَةِ وَالسُّرُورِ
فَسَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ
يَا رَبِّ ادْخُلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ
وَتَعَالَى وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَعْدَاكَ
أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيَ الْعَهْدُ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا
تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيَ فَيَقُولُ يَا
رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْفَى خَلْقِكَ فَلَا
يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا
ضَحِكَ آذَنَ لَهُ فِي دُحُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ
تَمَّتْ فَيَنْتَهِي حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى ثَمَنٌ مِنْكَ كَذَا أَقْبَلَ يَذْكُرُهُ

یہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ آگ نے ان کو جلا کر سیاہ
کر دیا ہوگا ان پر آب حیات پھڑکا جائے گا اور وہ اس پانی سے اس طرح
آگ آئیں گے جیسے دیا کے کنارے کوڑے کرکٹ میں دانہ آگ آتا ہے اور
ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا جو دوزخیوں
میں سے جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص ہوگا اس شخص کا منہ دوزخ
کی طرف ہوگا اور وہ عرض کرے گا اے پروردگار میرا منہ دوزخ کی طرف سے
پھیر دے۔ دوزخ کی بونے مجھ کو سخت اذیت دی ہے۔ اور شعلوں کی
تیزی و گرمی نے مجھ کو جلا ڈالا ہے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا اگر میں یہاں کر دوں
(یعنی تیرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دوں) تو مجھے اندیشہ ہے۔ تو اور
کچھ مانگے گا۔ وہ کہے گا پروردگار! تیری عزت کی قسم میں پھر کچھ اور نہ چاہوں گا
اس کے بعد خداوند تعالیٰ جو عہد و پیمان اس سے لینا چاہے گا اے گا
اور اس کا منہ دوزخ کی جانب سے پھیر دے گا جب وہ جنت کی طرف
دیکھے گا اور اس کی تروتازگی پر نظر ڈالے گا تو جب تک خدا چاہے گا
خاموش رہے گا۔ اور پھر کہے گا اے پروردگار تو مجھ کو جنت کے قریب
پہنچا دے خداوند تعالیٰ فرمائے گا کیا تو نے اس کا عہد و پیمان نہ کیا تھا کہ تو پھر
کوئی سوال نہ کرے گا وہ کہے گا اے پروردگار! تو مجھ کو اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ
بد نصیب نہ بنا خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ امید ہے کہ تیری اس خواہش کو پورا کر دیا
جائے تو پھر تو اور کوئی سوال نہ کرے گا۔ وہ کہے گا تیری عزت کی قسم! میں
پھر اور کوئی سوال نہ کروں گا۔ اس کے بعد خداوند تعالیٰ اس سے جو
عہد و پیمان لینا چاہے گا اے گا۔ اور اس کو جنت کے دروازے کے پاس
پہنچا دیگا۔ دروازہ کے قریب پہنچ کر وہ جنت کی تروتازگی اور سامان کو دیکھے گا
اس وقت تک جب تک کہ خدا چاہے خاموش رہے گا۔ اور پھر عرض کرے گا اے
پروردگار! تو مجھ کو جنت میں داخل کر دے۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا آدم کے
بیٹے تجھ پر افسوس ہے تو کس قدر عہد شکن اور بی وفا ہے کیا تو نے اس قسم کے عہد
و پیمان نہیں کئے تھے کہ اب تو اور کوئی سوال نہ کرے گا۔ اور جو کچھ میں نے تیری
خواہش کے مطابق دیا ہے اس پر قناعت کر لے گا۔ وہ کہے گا اے پروردگار
تو مجھ کو اپنی مخلوق میں بدترین شخص بنا بغرض وہ ہمیشہ خدا سے مانگتا رہے گا
یہاں تک کہ خدا کو راضی کر لے گا۔ اور جب خدا راضی ہو جائیگا تو اس کو جنت میں
داخل کرنے کی اجازت دیدے گا اور پھر خداوند بزرگ بزرگ اس سے فرمائے گا تیرے
دل میں اور جو آرزو اور خواہش ہو اس کو ظاہر کر دے اپنی آرزو میں ظاہر کر لے گا
یہاں تک کہ جب اس کی آرزو ختم ہو جائے گی تو خداوند تعالیٰ فرمائے گا

فلاں فلاں چیز کی خواہش ظاہر کر دینی خدا تعالیٰ اس کو یاد دلانا جائیگا کہ فلاں فلاں چیز مانگ یہاں تک کہ ان کا بھی فائدہ ہو جائیگا تو خدا تعالیٰ فرمائیگا یہ سب چیزیں اور ان کے ساتھ اتنی ہی اور تجھ کو عطا کی جاتی ہیں اور ابو سعید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ میری یہ سب آرزوئیں پوری کی جاتی ہیں اور ان کے ساتھ دس گنا اور دیا جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اس شخص کے جنت میں جانے کا ذکر جو سب سے بعد میں جنت میں جائے گا

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت میں جو شخص سب سے آخر میں داخل ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو دوزخ سے باہر نکلنے کے لئے ایک قدم اٹھائیگا اور دوسرے قدم پر منہ کے بل گر پڑیگا۔ اور تیسرے قدم پر آگ کے شعلے اس کے جسم کو جھلس دینگے غرض وہ جب دوزخ سے نکل جائیگا تو مرد دوزخ کی طرف دیکھے گا اور کہے گا بزرگ برتر ہے وہ ذات جس نے مجھ کو تجھ سے نجات مرحمت فرمائی۔ البتہ خدا نے مجھ کو وہ چیز عطا فرمائی ہے جو اگلے پچھلے لوگوں میں سے کسی کو عطا نہیں کی پھر اس کے سامنے ایک درخت کھڑا کیا جائیگا۔ جس کے پاس پانی کا چشمہ ہوگا وہ شخص کہے گا اے پروردگار! مجھ کو اس درخت کے قریب پہنچا دے تاکہ میں اس کے سایہ میں آرام پاؤں اور اس کے چشمہ سے پانی پیوں۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا آدم کے بیٹے مجھے اندیشہ ہے اگر میں میری خواہش کو پورا کر دیا تو پھر تو اور کچھ مانگے گا وہ کہے گا میں اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ اس کے بعد وہ خدا سے اس امر کا عہد کر لیگا کہ وہ اور کچھ نہ مانگے گا۔ اور خداوند تعالیٰ جب اس کو مضطرب بنیاب پائیگا تو اس کو معذور سمجھ کر اس کی خوشی کو پورا کر دیگا اور اس درخت کے پاس پہنچا دیگا وہ اس کے سایہ میں آرام کر لیگا اور چشمہ کا پانی پیے گا۔ پھر ایک اور درخت کھڑا کر دیا جائیگا جو پہلے درخت سے بہتر ہوگا۔ وہ شخص اس کو دیکھ کر کہے گا پروردگار! مجھ کو اس درخت کے پاس پہنچا دے تاکہ وہاں کے چشمہ سے پانی پیوں اور درخت کے سایہ میں آرام پاؤں۔ اور اس کے سوا میں اور کوئی سوال نہ کروں گا خدا تعالیٰ فرمائیگا۔ آدم کے بیٹے! تو نے کیا مجھ سے یہ معاہدہ نہیں کیا تھا کہ اس درخت کے سوا اور کچھ نہ مانگوں گا۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ اس سے پوچھے گا۔ اگر میں تجھ کو اس درخت کے پاس پہنچا دوں تو تجھ سے اور سوال نہ کر لیگا۔ وہ شخص اس کا عہد کر لیگا کہ اور کوئی بھی سوال نہ کرے گا اور خدا بھی اس کے اضطراب کو دیکھ کر اس کو معذور خیال کرے گا اور وہ اس درخت کے سایہ میں آرام پائے گا۔ اور قریب کے چشمہ سے پانی

دبے حتیٰ اذا انتهت بئالاماني قال الله لك ذلك ومثله معه وفي رواية ابي سعيد قال قال الله تعالى لك ذلك وعشرة امثاله متفق عليه۔

۳۴۳ وعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْرُجْ مِنْ يَدِ خَلِّ الْجَنَّةِ رَجُلٌ فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً وَيَكْبُو مَرَّةً وَشَفَعَهُ النَّاسُ مَرَّةً فَإِذَا جَاوَزَهَا انْتَفَتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكَ لَقَدْ أَعْطَانِي اللَّهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأُولَى وَالْآخِرِينَ فَتَرَفَعُ لِي شَجَرَةٌ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَدْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا سَتِظِلُّ بِظِلِّهَا وَاشْرَبْ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللَّهُ يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلِّي أَنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ فَبِعَاهِدِهِ أَنْ لَا أَسْأَلَكَ غَيْرَهَا وَرَأَيْتُ يُعَذِّرُهُ لِأَنَّهُ يَدِي مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُذْنِبُ فِيهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تَرَفَعُ لِي شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَدْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لِأَشْرَبْتُ مِنْ مَائِهَا وَاسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا لَا أَسْأَلَكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ أَتَرْتَعَا هَذَا أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَعَلِّي أَنْ أُؤْنِيتُكَ مِنْهَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا فَبِعَاهِدِهِ أَنْ لَا تَسْأَلَكَ غَيْرَهَا وَرَأَيْتُ يُعَذِّرُهُ لِأَنَّهُ يَدِي مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُذْنِبُ فِيهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ تَرَفَعُ لِي شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى

فَيَقُولُ رَبِّ اَذْنِي مِنْ هَذِهِ فَلَا سَتَلَ بَطْلًا
وَأَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا
فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ اَلَمْ تَعَا هِدْنِي اَنْ
لَا سَأَلْنِي غَيْرَهَا قَالَ بَلَى يَا رَبِّ
هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ يُعَذِّبُهُ
لَا تَبْ يَدِي مَا لَا صَبْرَ لَكَ عَلَيْهِ فَيُذْنِبُ
مِنْهَا فَاِذَا اَذْنَاهُ مِنْهَا سَمِعَ اصْوَاتِ اَهْلِ
الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اَيُّ رَبِّ اَدْخَلْنِيهَا فَيَقُولُ يَا
ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِي مِنْكَ اَيُّضِيْكَ اَنْ
اُعْطِيْكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ اَيُّ
رَبِّ اَسْتَهْزِئُ مِنْيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ
فَضْحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ اَلَا تَسْأَلُوْنِيْ
مِمَّا ضَحِكَ فَقَالُوا وَمَا ضَحِكَ فَقَالَ هَكَذَا
ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالُوا مِمَّا ضَحِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ
ضَحِكَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حِينَ قَالَ اَسْتَهْزِئُ
مِنْيْ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُولُ اِنِّيْ لَا
اَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلَكِنِّيْ عَلٰى مَا شَاءَ قَدِيرٌ سَاوَاهُ
مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمَنْ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ نَحْوُهُ
اَنَّهُ لَحَرِيْنٌ كَرَفِيْقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ
مِنْكَ اِلَى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَبَدَّ كَرَهُ
اللّٰهُ سَلْ كَذَلِكَ اِذَا انْقَطَعَتْ
بِالْاَمَانِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشْرَةٌ
اَمْثَالِهٖ قَالَ ثُمَّ بَدَّ خَلَّ بَيْتُهُ فَتَدَخَّلَ عَلَيْهِ
زَوْجَتَاكَ مِنَ الْحَوْرِ الْعَيْنِ تَقُولَانِ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاكَ لَنَا وَاحْيَا نَا لَكَ قَالَ
فَيَقُولُ مَا أُعْطِيَ اَحَدٌ مِّثْلَ مَا أُعْطِيْتُ.

پے گا۔ پھر ایک اور درخت اس کے سامنے کھڑا کیا جائیگا جو جنت کے
دروازے کے قریب ہوگا! اور پہلے دونوں درختوں سے بہتر ہوگا! وہ شخص پھر
وہی خواہش ظاہر کرے گا جو پہلے کی تھی خدا تعالیٰ کہے گا۔ آدم کے بیٹے! کیا تو نے
مجھ سے اس کا عہد نہ کیا تھا کہ تو اور کچھ مانگے گا؟ وہ کہے گا۔ ہاں اے
پروردگار بس میرا یہی ایک سوال اور ہے پھر کچھ مانگوں گا۔ خدا تعالیٰ
اس کی بے صبری کو دیکھ کر اسے مغرور خیال کرے گا۔ اور اس درخت کے
پاس پہنچا دے گا۔ وہ جب اس درخت کے پاس پہنچ جائیگا تو جنتیوں کی
آوازوں کو سنے گا اور کہے گا اے پروردگار! مجھ کو جنت میں داخل کر دے۔
خدا تعالیٰ فرمائیگا اے آدم کے بیٹے! کون سی چیز ہے جو تجھ سے میرا پیچھا
چھڑائے! کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ کو (جنت میں) دنیا کے برابر جگہ
میں دوں اور اسکے ساتھ اتنا ہی اور؟ وہ شخص کہے گا پروردگار! کیا تو
مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ابن مسعود
راوی یہ بیان کر کے ہنسے اور پھر کہا تم مجھ سے میرے ہنسنے کا سبب
دریافت نہیں کرتے۔ لوگوں نے پوچھا آپ کے ہنسنے کا کیا سبب؟
انہوں نے کہا اسی طرح رسول اللہ بھی ہنسے تھے۔ صحابہ نے پوچھا
رسول اللہ آپ کیوں ہنستے ہیں؟ آپ نے فرمایا میں پروردگار عالم
کے ہنسنے پر ہنسا، جب اس شخص نے یہ کہا کہ پروردگار! کیا تو مجھ سے
مذاق کرتا ہے تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ یہ سنکر۔ پروردگار نے
کہا نہیں میں تجھ سے مذاق نہیں کرتا بلکہ میں جس چیز کو چاہوں کر سکتا ہوں۔
یعنی میں ہر چیز پر قادر ہوں (مسلم) اور سلم کی ایک روایت میں جو ابو سعید
سے منقول ہے۔ یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ پھر خداوند تعالیٰ اس شخص کو یاد دلایا
کہ تو ناں نالیاں چیز مانگ، یہاں تک کہ جب اس کی آرزوی پوری ہو جائیگی تو
خدا تعالیٰ فرمائیگا یہ سب چیزیں اور ان کی دس گنی اور تجھ کو دی جاتی ہیں۔
اس کے بعد رسول خدا نے فرمایا کہ پھر وہ شخص جنت کے اندر اپنے گھر میں
داخل ہوگا۔ اور اس کے پاس حور عین میں سے اس کی دو بیویاں آئیں گی
اور کہیں گی۔ تمام حمد و ثنا خداوند بزرگ برتر کے لئے ہے جس نے تجھ کو
ہمارے لئے اور ہم کو تیرے لئے پیدا کیا۔ وہ شخص کہے گا جتنا مجھ کو دیا
گیا اتنا کسی کو نہیں دیا گیا۔

جنت سے دوزخ میں پہنچائے جانے والے لوگ جنت میں "جہنمی" کہلا میں گئے

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی
جماعتوں کو ان گناہوں کی پاداش میں جو انہوں نے کئے تھے دوزخ کی

۵۲۴۴ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِيُصِيبَنَّ أَتَوَّامًا سَفَعًا مِنَ النَّارِ بِذُنُوبٍ

أصابوها عقوبة ثم يَدْخُلُهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِهِ
وَرَحْمَتِهِ فَيَقَالُ لَهُمُ الْجَهَنَّمِيُّونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -
٥٣٥ وعَنْ عَبْدِ بْنِ حَصِينٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ يَشْفَعُهُ
مُحَمَّدٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَيَسْمُونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ
النَّارِ يَشْفَعُنِي يَسْمُونَ الْجَهَنَّمِيِّينَ -

آگ کا ایک شعلہ لگے گا پھر ان کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے جنت میں داخل کرے گا اور ان کا نام جہنمی رکھا جائیگا۔ (بخاری)

حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک جماعت محمد کی شفاعت سے دوزخ سے نکالی جائیگی اس کے بعد جنت میں داخل ہوگی ان کا نام جہنمی رکھا جائیگا (بخاری) اور ایک روایت میں ہے کہ میری امت میں سے ایک جماعت میری سفارش سے جہنم سے نکالی جائے گی جس کا نام جہنمی رکھا جائے گا۔

جو شخص سب سے آخر میں جنت میں جائے گا

٥٣٢٦ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ إِخْرَأَ هَلِ
النَّارُ خُرُوجًا مِنْهَا وَإِخْرَأَ هَلِ الْجَنَّةُ دُخُولًا
رَجُلٌ يُخْرَجُ مِنَ النَّارِ حَيًّا فَيَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبَ
فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيَهَا بِمَحْمِلٍ إِلَيْهَا إِنَّهَا مَلَأَتْ
فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلَأَتْ فَيَقُولُ أَذْهَبَ
فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا
فَيَقُولُ السَّخَرُ مِنِّي أَوْ تَصْحَكُ مِنِّي أَنْتَ الْمَلِكُ
فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ
يُقَالُ ذَلِكَ أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں اس شخص سے واقف ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائیگا۔ اور سب سے آخر میں بہشت کے اندر داخل ہوگا۔ یہ ایک شخص ہوگا جو گھٹنوں کے بل دوزخ سے نکلے گا۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا جا اور جنت میں داخل ہو جا۔ چنانچہ وہ جنت میں آئے گا۔ اور اسکو جنت اس حال میں دکھائی جائے گی کہ وہ آدمیوں سے بھری ہوئی ہے۔ وہ کہے گا پروردگار! میں نے بہشت کو لوگوں سے بھرا ہوا پایا (اس میں میرے لئے جگہ نہیں ہے) خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ جا اور جنت میں داخل ہو جا! ہم نے تجھ کو جنت میں دنیا کے برابر حکم عطا کی اور دس گنی۔ اور وہ کہے گا! اے پروردگار! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے یا یہ کہے گا پروردگار! کیا تو مجھ سے ہنسی کرتا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ یہ بیان کر کے ہنسے اور آپ کی کچلیاں ہنسنے سے معمولی آدمی ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

٥٣٤ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ إِخْرَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ وَإِخْرَ أَهْلِ النَّارِ
خُرُوجًا مِنْهَا رَجُلٌ يُوَفَّى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَيُقَالُ أَغْرَضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَارْ
فَعُوا عَنْهُ كَمَا رَهَانْتُمْ عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ
فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا
وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ
نَعَمْ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ
كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ فَيُقَالُ لَهُ

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
 میں اس شخص کو جانا ہوں جو جنتیوں میں سب سے آخر میں جنت کے اندر
 داخل ہوگا اور سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا یہ وہ شخص ہوگا جس
 کو نیا مت کے دن (پروردگار کے حضور میں) لایا جائیگا اور فرشتوں
 سے کہا جائیگا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے گناہوں کو اس کے سامنے پیش
 کرو اور برے بڑے گناہوں کو مخفی رکھو۔ چنانچہ چھوٹے چھوٹے گناہ
 اس پر ظاہر کئے جائیں گے۔ اور اس سے کہا جائیگا کہ تو نے فلاں وزیرا
 کام کیا اور فلاں ن یہ بد کام کیا۔ اور فلاں وزا لیا کیا۔ اور فلاں دن یہ
 کیا اور تو نے فلاں فلاں روزا لیا ایسا کیا۔ وہ کہے گا۔ ہاں میں نے ایسا
 کیا وہ ان گناہوں کا انکار نہ کر سکے گا۔ اس لئے کہ وہ بڑے بڑے گناہوں سے

خوف زدہ ہو گا۔ پھر اس سے کہا جائیگا کہ تیری ہر برائی کے بدلے میں تجھ کو ایک نیکی دی گئی، پس کرو کہے گا۔ پروردگار! میں نے اور کئی بہت سے بُرے کام کئے ہیں جن کو میں ان میں نہیں پاتا ابوزر کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی کچلیاں ظاہر ہوئیں (مسلم)

فَإِنَّ لَكَ مَكَانٌ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةٍ فَيَقُولُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرْهَاهُمُنَا وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَخِكًا حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ رَفَاهًا مُسْلِمًا۔

ایک دوزخ سے نکلے جانے والے شخص کا واقعہ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخ سے چار آدمیوں کو نکالا جائیگا اور خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کیا جائیگا اور ان کو دوبارہ دوزخ میں بھیج دینے کا حکم دے یا جائیگا تو ان میں سے ایک مرد کو دیکھے گا اور خدا سے عرض کرے گا کہ پروردگار! میں تو یہ امید رکھتا تھا کہ جب تو مجھ کو دوزخ سے نکال لے گا تو دوبارہ وہاں نہ بھیجے گا یہ کہہ کر رسول اللہ نے فرمایا کہ خداوند تعالیٰ اس کو دوزخ سے نجات دے دے گا۔ (مسلم)

۵۳۴۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ نَبِعْرَضُونَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِهِمْ إِلَى النَّارِ فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ يَقُولُ أَيْ رَبِّ لَقَدْ كُنْتُ أَرْجُو إِذَا أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا أَنْ لَا تُعِيدَ نِي فِيهَا قَالَ فَيُنْجِيهِ اللَّهُ مِنْهَا رَفَاهًا مُسْلِمًا۔

اہل ایمان کو عذاب میں مبتلا کرنے کی اصل وجہ

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمانوں کو دوزخ سے نکالا جائیگا۔ اور اس پل پر روک دیا جائیگا جو جنت اور دوزخ کے درمیان ہے (یعنی پل صراط پر) پھر ان سے ان حقوق کا بدلہ لیا جائیگا۔ جو ایک کے دوسرے پر ہوں گے یہاں تک کہ جب وہ بالکل پاک ہو جائیں گے ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت دے دی جائے گی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے کہ ان میں ہر ایک اپنے اس مکان جو جنت میں ہوگا دنیا کے مکان سے زیادہ پہچاننے والا ہوگا۔ (بخاری)

۵۳۴۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْلَصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقْتَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَطْلَبًا كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هَذَا بُوْلُوْهُمُ أُوْدِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا أَحَدٌ هُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ يَسْتَنْزِلُ كَانَتْ لَنَا فِي الدُّنْيَا رَوَاةُ الْبُخَارِيِّ۔

ہر بندے کے لئے جنت اور دوزخ دونوں میں جگہیں مخصوص ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی شخص اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک اس کو وہ جگہ دکھا دی جائے گی جو اس کیلئے دوزخ میں مقرر کی گئی تھی۔ اگر وہ بُرے کام کرتا۔ اور یہ اس لئے کہ اسکے دل میں نگر گزاری کا جذبہ بڑھ جائے اور کوئی شخص اس وقت تک دوزخ میں نہ بھیجا جائیگا۔ جب تک اس کو جنت میں اسکا ٹھکانہ نہ دکھا جائیگا۔ جو اس کیلئے مقرر کیا گیا تھا۔ اگر وہ اچھے کام کرتا اور یہ اس لئے کہ اسکی حسرتِ ندامت میں زیادتی ہو (بخاری)

۵۳۵۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةٌ سَوَاءٌ الْبُخَارِيُّ۔

جب موت کو بھی موت کے سپرد کر دیا جائے گا

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

۵۳۵۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس وقت جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو موت کو لایا جائیگا اور دوزخ اور جنت کے درمیان اس کو ذبح کر دیا جائیگا پھر اعلان کیا جائے گا کہ اے جنتیو! اور اے دوزخیو! اب موت نہیں آئے گی یہ سن کر جنتیوں کو فرحت و مسرت بڑھ جائے گی۔ اور دوزخیوں کو غم کے دریا میں ڈوب جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جُمِعَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثَمَرَيْنِ بِحُرِّ تَمَرَيْنِ دِيٍّ مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزِدُّ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزِدُّ أَهْلَ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ مُتَّفَقٌ

فصل دوم

حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والے افراد مہاجرین ہوں گے

حضرت نوید بن زید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے حوض کی لمبائی اتنی ہے جتنا فاصلہ عدن اور عمان بلقاء کے درمیان ہے حوض کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ اسکے پانی پینے کے برتن آسمانوں کے ستاروں سے زیادہ ہیں جس نے ایک مرتبہ اس میں سے پانی پی لیا پھر اس کو کبھی پیاس نہ لگے گی حوض پر سب سے پہلے مہاجرین آئیں گے جن کے سر کے بال پریشان اور کپڑے میلے ہیں ہاں وہ فقر مہاجرین جن سے خوشحال عورتوں کا نکاح نہیں کیا جاتا ہے اور جن کیلئے دگر دلوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

۵۳۵۲ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِي مِنْ عَدَنَ إِلَى عَمَانَ الْبَلْقَاءُ مَاءٌ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ الْكَوَابُ عِدَدُ نَجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْهَرْ بَعْدَهَا أَبَدًا أَوَّلُ النَّاسِ دُرُودًا فَقَرَأَ الْمُهَاجِرِينَ الشَّعْثَ رُؤُوسًا الدَّاسُ نِيَابًا الَّذِينَ لَا يَكُونُونَ الْمُتَعَمِّعَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ غَرِيبٌ -

حوض کوثر پر سب سے پہلے آنے والے لوگوں کا کوئی شمار نہیں ہوگا

حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک مقام پر ہم ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا تم ان لاکھوں جنروں میں سے ایک جزو ہو جو حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے تو کوئی زید بن ارقم کو پوچھا تو ہماری اس روایت کو کہتا تھا سوبا (طہور) ابو داؤد

۵۳۵۳ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ جُزْءٌ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ جُزْءٍ مِمَّنْ يَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ قِيلَ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذِينَ قَالَ سَبْعُمِائَةٍ أَوْ ثَمَانِ مِائَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

ہر نبی کو ایک حوض عطا ہوگا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ہر نبی کا ایک حوض ہوگا اور انبیاء علیہم السلام اس پر فخر کریں گے۔ کہ کس کے حوض پر آدمی زیادہ آئے ہیں۔ اور مجھ کو امید ہے کہ سب سے زیادہ آدمی میرے حوض پر آئیں گے۔ (ترمذی)

۵۳۵۴ وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَإِنَّهُمْ لَيَنْبَاهُونَ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةٍ وَإِنِّي لَأَسْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ وَارِدَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتٍ غَرِيبٌ -

قیامت کے دن آنحضرتؐ کہاں کہاں ملیں گے؟

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میرے لئے خاص طور پر سفارش فرماویں۔ آپ نے فرمایا اچھا میں سفارش کر دوں گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو کہاں تلاش کر دوں؟ آپ نے فرمایا ابتداء میں تو مجھ کو پہلے ملے گا پھر

۵۳۵۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَشْفَعَ لِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَنَا فَأَعْلَى قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ أَطْلَبُكَ قَالَ أَطْلُبُنِي أَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِي عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَإِنْ لَمْ أَطْلُقْ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبُنِي

تلاش کریں نے عرض کیا اگر آپ پل صراط پر نہ ملیں۔ فرمایا۔ تو میزان پر میں عرض کیا اگر آپ میزان پر بھی نہ ملیں۔ فرمایا حوض کوثر پر میں ان تینوں جگہ کو نہیں چھوڑ دینا گا۔ یعنی ان مقامات میں سے کسی ایک جگہ ضرور ملوں گا۔ (ترمذی)

مقام محمود اور پروردگار کی کرسی کا ذکر

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مقام محمود کیا ہے (جس کا اس آیت میں آپؐ وعدہ کیا گیا ہو عسی ان یبعثک سر مد مقام محموداً) آپؐ فرمایا۔ یہ مقام محمود اس روز ملے گا۔ جس روز خداوند نے اپنی کرسی پر نزول اجلال فرمائے گا۔ اور یہ کرسی اس طرح یوں لے گی جس طرح نئے چمڑے کی تنگ بن بولتی ہے۔ اور کرسی کی کشادگی اتنی ہے۔ جتنی کہ آسمان اور زمین کے درمیان فضا ہے۔ پھر نرم کو برہنہ پائیں گے۔ اور بے ختنہ لایا جائے گا۔ اور جن لوگوں کو اس روز لباس پہنایا جائے گا۔ ان میں سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ ہوں گے۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیگا میرے دوست کو لباس پہناؤ! جنت کی چادروں میں سے دو سفید چادریں لائی جاویں گی (اور حضرت ابراہیمؑ کو اڑھائی اور سنانی جاہلیگی) اس کے بعد محمدؐ کو لباس دیا جائیگا۔ پھر میں خداوند بزرگ و بزرگے اس جانب کھڑا ہوں گا۔ اور اگلے پچھلے تمام لوگ مجھ پر رشک کریں گے (دارمی)

پل صراط پر اہل ایمان کی شناخت

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن پل صراط پر مومنوں کی علامت یہ الفاظ ہونگے ”رب سلم سلم“ (یعنی مومنین یہ الفاظ کہنے ہوں گے) ”پروردگار سلامت رکھ سلامت رکھ“ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

گناہ کبیرہ کی شفاعت صرف اسی امت کے لئے مخصوص ہوگی

حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری شفاعت کبیرہ گناہ کرنے کے لئے میرے ساتھ مخصوص ہوگی (یعنی اور کوئی پیغمبر کبیرہ گناہ کی سفارش نہ کر سکے گا۔ (ترمذی ابوداؤد) ابن ماجہ نے اسے جابرؓ روایت کیا ہے

رحمت عالم کی شان رحمت

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے پاس خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ آئیگا اور مجھ کو اس کا اختیار دیگا کہ باتوں میں اپنی اوصی امت کا جنت میں داخل ہونا منظور کروں یا شفاعت کو اختیار کروں۔ (یعنی ان دونوں باتوں میں سے ایک کو اختیار کروں) میں شفاعت کو اختیار کر گیا اور میری شفاعت ہر شخص کیلئے ہوگی جس نے مرنے وقت تک خدا کے ساتھ کسی کو شریک کیا ہو (ترمذی ابن ماجہ)

عَنْ الْمِيزَانِ ثَلَاثَ فَنَ كَمَا لَكَ عِنْدَ الْمِيزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِي عِنْدَ الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا أَضِلُّ هَذِهِ الثَّلَاثُ الْمَوَاطِنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۵۳۵۶ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لَنَا مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمُ يَنْزِلُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى كُرْسِيِّهِ نَبَاطُ كَمَا يَأْخُذُ الرَّجُلُ الْحَدِيدَ مِنْ تَضَائِقِهِ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَجِبَاءُ بِكُوْ حُقَاةٍ عَرَاةٍ عُرَالًا فَيَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى اكْسُوا خَلْبِي يَوْمَئِذٍ بِرَبِّكَتَيْنِ بَجْهَادَيْنِ مِنْ رِبَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اكْسَى عَلَى إِثْرِهِ ثُمَّ أَتَوْهُ عَنْ يَمِينِ اللَّهِ مَقَامًا يَغْطِيهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ سَوَاقَهُ الدَّارِ الْحَقِيقَةُ۔

۵۳۵۷ وَعَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعَارُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ وَسَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۵۳۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الْكِبَايَرِ مِنْ أُمَّتِي سَوَاقَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودُودٌ وَدُرَوَاةُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ۔

۵۳۵۹ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي أَنِ مِنْ عِنْدِ رَبِّي فَخَبَّرَنِي بِأَنِّي أَيْدٍ خَلَّ نِصْفُ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا سَوَاقَهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

شفاعت کا ذکر

حضرت عبداللہ بن ابی جبرئیلؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے میری امت کے ایک شخص کی سفارش سے نبی کریمؐ قبیلہ کے آدمیوں کو زیادہ لوگ جنت میں داخل ہونگے (زندی، دارمی، ابن ماجہ) حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں سے بعض لوگ ہونگے جو ایک جماعت کی سفارش کریں گے اور بعض ایک قبیلہ کی سفارش کریں گے۔ اور بعض ایک صلیبی خاندان کی اور بعض صرف ایک آدمی کی۔ یہاں تک میری ساری امت جنت میں داخل ہو جائیگی (زندی)

۵۳۶۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَشْفَعُهُ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي أَكْثَرُ مِنْ بَنِي تَيْمٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْذَاوِيُّ وَابْنُ مَاجٍ ۵۳۶۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي يَشْفَعُ لِلْفِتَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعَصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حساب و کتاب کے بغیر جنت میں جانے والے

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند بزرگ و برتر نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میری امت میں سے چار لاکھ آدمیوں کو بے حساب جنت میں داخل کریں گا۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری تعداد اور بڑھائیے آپ نے فرمایا اور اتنا کہ یہ کہہ کر آپ نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر پ بنائے اور لوگوں کو دکھائے ابوبکرؓ نے پھر کہا یا رسول اللہ! ہماری تعداد کو اور زیادہ کریئے! آپ نے پھر پ بنا کر فرمایا اتنا اور۔ عمرؓ نے کہا ابوبکرؓ ہم کو ہمارے حال پر چھوڑ دو! (یعنی ہم کو عبادت وغیرہ کرنے دو) ابوبکرؓ نے کہا عمرؓ تمہارا کیا نقصان ہے۔ اگر خداوند تعالیٰ ہم سب کو جنت میں داخل کر دے۔ عمرؓ نے فرمایا اگر خداوند تعالیٰ اپنی ساری مخلوق کو ایک ہی مٹھی میں بھر کر یا ایک ہی منہ میں داخل کرنا چاہے تو داخل کر سکتا ہے۔ نبی صلعمؐ نے فرمایا عمرؓ نے سچ کہا۔ (شرح السنہ)

۵۳۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَنِي أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعٌ مِائَتًا أَلْفٌ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَدُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَهَكَذَا أَحْتَسِبُ بِكَفِّيٍّ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ نَدُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَهَكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَلَيْكَ أَنْ يُدْخِلَنَا اللَّهُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يَدْخُلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ

گناہ گار لوگ کس طرح اپنی شفاعت کرائیں گے

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخی صف باندھ کر کھڑے ہونگے کہ ایک جنتی ان کے سامنے سے گزرے گا ایک دوزخی اس صف میں سے اس کو مخاطب کر کے کہے گا۔ تو مجھ کو پہنچاتا نہیں میں وہ شخص ہوں جس نے تجھ کو پانی پلایا تھا۔ ایک آدمی یہ کہے گا میں وہ شخص ہوں جس نے وضو کرنے کیلئے تجھ کو پانی دیا تھا۔ وہ جنتی اس کی سفارش کرے گا اور اس کو جنت میں لے جائے گا۔ (ابن ماجہ)

۵۳۶۳ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِفُ أَهْلُ النَّارِ فَيَجْمَعُهُمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِي أَنَا الَّذِي سَفَيْتُكَ شَرِبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنَا الَّذِي وَهَبْتُ لَكَ وَضُوءً فَيَشْفَعُ لَهُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ بَنُ مَاجَةٍ

رحمت خداوندی کے دو مظاہر

حضرت ابومرثدہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگ دوزخ میں داخل ہوں گے ان میں سے دو شخص بہت زیادہ شور

۵۳۶۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ

النَّارَ اِسْتَدَّ صَيَا حُھمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰی
اَخْرِجُوھمَا فَقَالَ لَھُمَا لَا یَشْءُ اِسْتَدَّ
صَيَا حُھمَا قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِکَ لَنَرْحَمَنَّکَ اِنْ
رَحِمْتِیْ لَکُمَا اَنْ تَنْطَلِقَا فَنُلْقِیَا اَنْفُسَکُمَا حِیْثُ
کُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فُلِقِیْ اَحَدُھُمَا نَفْسَہُ فِیْجَعَلُھَا
اللّٰهُ عَلَیْہِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَیَقُومُ الْاٰخِرُ فَلَا یُلْقِیْ
نَفْسَہُ فِیْقُولُ لِمَا لَدَّبْتُ تَعَالٰی مَا مَنَعَكَ
اَنْ تُلْقِیْ نَفْسَکَ کَمَا اُلْقِیْ صَاحِبُکَ فِیْقُولُ
رَبِّ اِنِّیْ لَا اَسْجُوْاَنْ لَا تُعِیْدَ فِیْہِمَا بَعْدَ
مَا اَخْرَجْتَنِیْ مِنْہَا فِیْقُولُ لِمَا لَدَّبْتُ تَعَالٰی
لَکَ رَجَاؤُکَ فِیْدَ خَلَائِنَ جَمِیْعًا اَلْجَنَّةُ
بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

وغل مجائس گئے (یعنی خوب دہیں اور چلائیں گے) خدا تعالیٰ حکم دے گا
ان کو نکال لاؤ جب حاضر ہونگے تو خدا تعالیٰ ان سے پوچھے گا۔ تم کیوں
چلا ہے تھے وہ کہیں گے ہم اس لئے چلا ہے تھے کہ ہم پر رحم کیا جائے
خداوند تعالیٰ فرمایگا۔ میرا رحم تمہا سے لئے یہ ہے کہ تم واپس جاؤ اور
جس جگہ تم پڑے تھے وہیں اپنے آپ کو آگ میں جا ڈالو۔ ایک تو فوراً
اس حکم پر عمل کر گیا۔ یعنی اپنے آپ کو آگ میں جا ڈالے گا جس کو خدا تعالیٰ
ٹھنڈا اور امن کی جگہ بنا دیگا۔ اور دوسرا اس حکم کی تعمیل نہ کر گیا۔ خدا تعالیٰ
اس سے پوچھے گا۔ تو نے اپنے آپ کو آگ میں کیوں نہیں ڈالا جس
طرح تیرے ساتھی نے ڈال دیا ہے۔ وہ کہے گا مجھے امید ہے کہ جس
جگہ سے تو نے مجھے نکالا ہے، پھر وہاں مجھ کو نہ بھیجے گا۔ خدا تعالیٰ فرمایگا
تو نے جو امید باندھی تھی وہ تیرے لئے پوری کی جاتی ہے چنانچہ دونوں
کو خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر دیگا۔ (ترمذی)

پہل صراط سے گزرنے کا ذکر

۵۳۶۵ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرِیْدُ النَّاسُ النَّارَ
ثُمَّ یَعْبُدُوْنَ مِنْہَا بِاَعْمَالِھُمْ قَالُوْا لَھُمْ
کَلِمَۃٌ الْبَرِّ ثُمَّ کَالْتَرِیْمِ ثُمَّ کَحَضْرَةِ الْفَرَسِ ثُمَّ
کَالنَّارِ کَبِیْ فِی رَحْلِہِ ثُمَّ کَشَدَّ الرَّجُلُ شَمَّ
کَمَشِیْہِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ

حضرت ابن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے لوگ ویرانہ کی آگ پر حاضر ہونگے (پہل صراط سے گزرنے سے) پھر اپنے
اعمال صالحہ کے مطابق اس سے نجات پائیں گے۔ ان میں جو لوگ سب سے
بہتر ہوں گے وہ بجلی چمکنے کی مانند پہل صراط سے گزر جائیں گے پھر ہوا کے
مانند، پھر دوڑنے گھوڑے کی مانند۔ پھر اونٹ کی مانند۔ پھر آدمی کے
دوڑنے کی مانند، پھر سپید چلنے کی مانند (ترمذی۔ دارمی)

فصل سوم

حوض کوثر کی وسعت

۵۳۶۶ عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَّا مَکْرُ حَوْضِیْ مَا بَیْنَ
جَنَّتَیْہِ کَمَا بَیْنَ جَرَبَاءَ اَوْ رَحَ قَالَ بَعْضُ الدَّوَّۃِ
ھُمَا قَرِیْبَتَانِ بِالسَّامِ یَبْیْنُھُمَا مَسِیْرَةُ ثَلَاثِ لَیَالٍ
وَفِیْ رِوَاۃٍ فِیْہِ اَبَارِیْنِ کَنْجُوْمِ السَّمَاۗءِ
مَنْ وَرَدَہُ فَشَرِبَ مِنْہُ لَمْ یَطْمَأْ بَعْدَ ھا
اَبَدًا مُّتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

حضرت ابن عمر کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
تمہا سے آگے (قیامت کے دن) میرا حوض ہے جس کے دونوں کناروں کا
فاصلہ اتنا ہے، جتنا کہ جرباء اور اذرح کے درمیان فاصلہ ہے بعض راویوں
کا بیان ہے کہ جرباء اور اذرح شام میں دو آبادیاں ہیں جن کے درمیان تین دن
کا فاصلہ ہے اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ اس حوض کے اندر پانی
پینے کے برتن آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں۔ جو شخص اس حوض پر آئے
اور اسکا پانی پیے وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

شفاعت اور پہل صراط کا ذکر

حضرت خلیفہؓ اور ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے خداوند بزرگ بزرگ (قیامت کے دن) لوگوں کو جمع کرے گا

۵۳۶۷ وَعَنِ حَذِیْفَةَ وَابِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ

اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسُ فَيَقُومُ الْكُفَرُ مُنُونٌ
 حَتَّى تُزَلَّفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَأْتُونَ أَدَمَ
 فَيَقُولُونَ يَا أَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ
 نَقُولُ وَهَلْ أَخْرَجَكُم مِّنَ الْجَنَّةِ إِلَّا
 خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ
 إِذْ هَبُوا إِلَى ابْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ
 قَالَ يَقُولُ إِبْرَاهِيمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ
 ذَلِكَ إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِّنْ وَرَاءِ
 وَرَاءِ عَمْدٍ وَإِلَى مُوسَى الْكَذِبِ
 كَلِمَةُ اللَّهِ تَكْلِيمًا فَيَأْتُونَ مُوسَى
 يَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ إِذْ هَبُوا إِلَى
 عِيسَى كَلِمَةَ اللَّهِ وَرَأَوْا وَجْهَ يَقُولُ
 عِيسَى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ فَيَأْتُونَ
 مُحَمَّدًا فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتَدُسُّ
 الْأَمَانَةُ وَالرَّحْمَةُ فَتَقُومَانِ جَنَّتِي
 الصَّهَابُ يَبِينُنَا وَشِمَالًا فَيَمُرُّ أَوْ لَكُمْ
 كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ يَا بَنِي آدَمَ وَأُمِّي آدَمُ
 سُبِّ كَمَرِ الْبَرْقِ قَالَ أَلَمْ تَرَوْا إِلَى
 الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرَفَتَيْ عَيْنٍ
 ثُمَّ كَمَرِ الرِّيحِ ثُمَّ كَمَرِ الطَّيْرِ وَشِبَّ الرِّجَالِ
 تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيِّكُمْ قَائِمٌ
 عَلَى الصَّهَابِ يَقُولُ يَا سَابِّ سَلِّمْ سَلِّمْ
 حَتَّى تَعْجَزَ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَحْيِي
 الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا مَرَحْفًا
 قَالَ وَفِي حَاقِي الصَّهَابِ كُلِّ لَيْبٍ
 مُّعَلَّقًا مَا مَوْرَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ
 فَبَحْدُوشٍ نَاجٍ وَمَكْدُوشٍ فِي النَّارِ
 وَالْكَذِبُ نَفْسُ أَبِي هَرِيرَةَ بِيَدِهِ أَنْ
 قَعَرَجَهُمْ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا رَدَاهُ مُسْلِمٌ

پھر مومن ایک مقام پر کھڑے ہوں گے اور جنت انکے قریب لیجائی جائے
 گی۔ پھر لوگ آدم کے پاس جائیگے اور کہیں گے۔ اے ہمارے باپ ہمارے
 لئے جنت کھول دو! آدم کہیں گے تم کو جنت سے تمہارے باپ کے
 گناہ نے نکالا ہے۔ یہ کام میری قوت سے باہر ہے تم میرے بیٹے ابراہیم
 خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ (چنانچہ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے) وہ
 کہیں گے یہ کام میرے بس کا نہیں، میں خدا تعالیٰ کا دوست آج سے پہلے
 ہی تھا۔ تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے خداوند تعالیٰ نے کلام کیا
 ہے۔ چنانچہ وہ موسیٰ کے پاس جائیں گے۔ حضرت موسیٰ کہیں گے میں
 اس کا اہل نہیں۔ تم عیسیٰ کے پاس جاؤ جو خدا کا کلمہ اور خدا کی روح ہیں (چنانچہ
 وہ عیسیٰ کے پاس جائیں گے) وہ کہیں گے یہ کام میری قدرت سے باہر ہے
 آخر لوگ حضرت محمد مصطفیٰ کے پاس آئیں گے، اور آپ عرش الہی کی دائیں جانب
 کھڑے ہو کر شفاعت کی اجازت طلب کریں گے۔ اور آپ کو اجازت دی جائے
 گی۔ پھر امانت در رحم (یعنی نائے کو بھیجا جائیگا۔ اور وہ پل صراط کے
 دائیں بائیں کھڑے ہو جائیں گے اور پل صراط سے گزرنا شروع ہوگا۔ اور
 سب پہلی جماعت بجلی کی مانند گزر جائے گی۔ ابو ہریرہ کا بیان ہے
 کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر
 فلاہوں بجلی کی مانند کب گزر جائیں گے؟ آپ نے فرمایا۔ کیا تم
 دیکھتے نہیں کہ بجلی چمک کر کس طرح گزر جاتی ہے؟ اور آنکھ جھپکتے
 واپس آ جاتی ہے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اس کے بعد لوگ ہوا کی
 مانند گزریں گے۔ پھر پرندوں کی مانند گزریں گے۔ پھر مردوں
 کے دوڑنے کے مانند گزریں گے، پھر پیدل چلنے والوں کی مانند گزریں گے
 اور اس رفتار کو ان کے اعمال جاری کریں گے (یعنی جیسے اعمال ہونگے اسی
 قسم کی رفتار ہوگی) اور تمہارے نبی پل صراط پر یہ کہتے ہوں گے سَابِّ
 سَلِّمْ سَلِّمْ یعنی اے پروردگار سالم رکھ سالم رکھ یہاں تک کہ بندوں
 اعمال عاجز ہونگے (یعنی ایسے لوگ وہ جائیں گے جن کے اعمال کی قوت کی
 رفتار سست ہوگی اور وہ پل صراط سے نہ گذریں گے) چنانچہ ایک
 شخص گھسٹتا ہوا آئیگا (یعنی اس میں چلنے کی قوت نہ ہوگی) اسکے بعد
 رسول اللہ نے فرمایا پل صراط کے دونوں طرف آنکڑے ہوں گے۔ جن
 کو حکم دیا گیا ہوگا کہ وہ اس شخص کو پکڑ لیں جس کو پکڑ لئے جائیگا حکم
 دیا گیا ہو۔ چنانچہ ان آنکڑوں سے زخمی ہو کر بعض لوگ نجات پا جائیں گے اور بعض کے ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈال دیا جائیگا۔ قسم
 ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہ کی جان ہے۔ دوزخ کا گہرا وستر برس کی مسافت کی راہ کے برابر ہے۔ (مسلم)

دوزخ سے نکال کر جنت میں پہنچائے جانے والے لوگ کس طرح تروتازہ اور توانا ہو جائیں گے

۵۳۶۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِنَ النَّارِ قَوْمٌ بِالشَّفَاعَةِ كَانَتْهُمْ النَّعَارُ يُدْقَلْنَ مَا النَّعَارُ يُدْقَلْنَ إِنَّهُ الضَّغَابُ يُسْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ سے سفارش کے سبب آدمیوں کی ایک جماعت نکالی جائیگی گویا کہ وہ تعاریز میں بہمنے عرض کیا تعاریز کیا ہیں؟ آپ فرمایا وہ انہی ہیں (یعنی جس طرح کھیرا لکڑی اڑنے جلد بڑھتے ہیں اسی طرح یہ لوگ جلے بجھنے نکلیں گے اور نہر حیات میں پڑ کر تروتازہ ہو جائیں گے) (بخاری و مسلم)

کون کون لوگ شفاعت کریں گے؟

۵۳۶۹ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ثَلَاثَةُ الْأَنْبِيَاءِ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن تین قسم کے لوگ سفارش کریں گے، اول انبیاء پھر علماء، پھر شہداء۔ (ابن ماجہ)

بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا جنت اور جنتیوں کا بیان

فصل اول

جنت کا ذکر

۵۳۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشِيرٌ وَاقِدٌ وَإِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مِمَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیز تیار کی ہے جس کو کسی آنکھ نے (آج تک) نہیں دیکھا نہ اس کی نحویوں کو سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال پیدا ہوا۔ اگر تم اس کی تصدیق چاہو تو یہ آیت پر مھو اخفی لہم من قرۃ اعلین (یعنی کوئی شخص اس چیز کو نہیں جانتا جس کو پوشیدہ رکھا گیا ہے اور جو آنکھ کی ٹھنڈک کا سبب، (بخاری و مسلم)

جنت کی فضیلت

۵۳۷۱ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعٌ مَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ایک کوڑے کے برابر جگہ دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے سب سے بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

حوران جنت کی تعریف

۵۳۷۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ سَاحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَفْاءَتْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے صبح اور شام کو خدا تعالیٰ کی راہ میں ایک بار جانا دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے سب سے بہتر ہے اور اگر جنتیوں میں سے کوئی عورت دنیا کی طرف بھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان روشن کرے اور ساری فضا بے

مَا بَيْنَهُمَا وَلَبَّاسَاتٌ مَّا بَيْنَهُمَا رِجًا وَلَنْ نَّصِفَهَا عَلَىٰ رَأْسِهَا خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -
مشرق و مغرب کو خوشبو سے بھر دے اور اس کے سر کی اوڑھنی دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر ہے سب بہتر ہے۔ (بخاری و مسلم)

جنت کے ایک درخت کا ذکر

۵۲۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يُسَيِّرُ الدَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مَا تَنْتَعِمُ لَا يَفْطَعُهَا وَلَقَابُ تَوْسٍ أَحَدًا كُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ تَغْرُبُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ایک درخت ہے اگر کوئی سوار اس کے سایہ میں سو برس تک چلتا ہے تب بھی وہ سایہ ختم نہ کر سکے اور جنت میں تمہاری کمان کی برابر جگہ ان تمام چیزوں سے بہتر و برتر ہے جن پر آفتاب طلوع یا غروب ہوتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

جنت کا خمیہ

۵۲۴۴ وَعَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ كَحِمَّةً مِّنَ لُّؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مَّجُوفَةٍ عَرْضُهَا وَفِي رَوَايَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ ذَاوِبِنَا مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرُونَ إِلَّا خَيْرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ وَجَنَّاتٍ مِّنْ فِضَّةٍ زَيْنَتُهَا وَمَا فِيهَا وَجَنَّاتٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَيْنَتُهَا وَمَا فِيهَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ إِلَّا رِءَاؤُا الْكِبْرِيَاءِ عَلَىٰ وَجْهِهِ فِي جَنَّةٍ عَدَبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -
حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں مؤمن کیلئے ایک غالی موتی کا ایک خمیہ ہوگا جس کا عرض ایک روایت میں ہے جس کا طول ساٹھ کوس کا ہوگا۔ اس خمیہ کے ہر گوشے میں اسکی بیویاں وغیرہ ہوں گی اور ایک گوشے کے آدمی دوسرے گوشے کے آدمیوں کو نہ دیکھ سکیں گے۔ ان سب گھروں میں مسلمان چلتا پھرتا رہے گا اور مؤمن کیلئے دوزخیں چاندی ہوں گی جن کے برتن اور تمام چیزیں چاندی کی ہوں گی۔ اور دوزخیں سونے کی ہوں گی جن کے برتن اور تمام چیزیں سونے کی ہوں گی، اور لوگوں اور ان کے پروردگار کے درمیان بزرگی و عظمت باری کا صرف ایک پردہ مائل ہوگا۔ جنت عدن کے اندر (بخاری و مسلم)

جنت کے درجات

۵۲۴۵ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةٌ دَرَجَةٌ مَّا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ أَعْلَاهَا دَرَجَةٌ مِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ الْأَرْبَعَاءُ وَمِنْ تَوَقُّفِهَا يَكُونُ الْعَرْشُ فَإِذَا سَأَلَ اللَّهُ تَعَالَىٰ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَوْنُ أَجَدُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُسَيْنِيِّ -
حضرت عبادہ بن صامتؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں سو درجے ہیں۔ ان میں سے ہر درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان ہے اور فردوس جنت کے تمام درجوں سے اعلیٰ و برتر ہے اور اسی فردوس سے جنت کی چاروں نہریں نکلی ہیں (جو جنت کے تمام درجوں میں جاری ہیں) اور فردوس کے اوپر عرش الہی ہے۔ جب تم خدا سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔ (ترمذی)

جنت کے بازار کا ذکر

۵۲۴۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ كَسُوفًا يَأْتُونَهَا كُلُّ جُمُعَةٍ فَتُهْبَرُ رِيحُ الشَّمَالِ فَتُخَوِّفُ فِي دُجُوهِهِمْ وَثِيَابَهُمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَىٰ أَهْلِيهِمْ وَقَدْ أَزْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ
حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ایک بازار ہے جس میں ہر جمعہ کو جنتی جمع ہوں گے۔ اور وہاں شمالی ہوا چلے گی جو جنتیوں کے منہ اور کپڑوں پر خوشبو ڈالے گی اور اسکے حسن و جمال میں زیادتی ہو جائیگی پھر جب وہ زیادہ حسین و جمیل بن کر اپنی بیویوں کے پاس جائیں گے تو ان کی بیویاں کہیں گی قسم

ہے خدا تعالیٰ کی ہم سے جدا ہو کر تم نے اپنے حسن و جمال کو بڑھا لیا اسکے جواب میں وہ کہیں گے اور ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں یادتی ہو گئی۔ (مسلم)

جنت کی نعمتوں کا ذکر

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے اور ان کے بعد جو جماعت داخل ہوگی وہ اس روشن ستارے کی مانند ہوں گی جو سورج اور چاند سے کم اور دوسرے ستاروں سے زیادہ روشن ہے اور جنتیوں کے دل ایک شخص کے دل کی مانند ہوں گے۔ یعنی نہ تو ان میں اختلاف ہوگا اور نہ بغض و عداوت اور جنت میں ہر جنتی کی دو بیویاں حور عین میں سے ہوں گی۔ جن کی پنڈلیوں کا گودا ہڈی اور گوشت نظر آتا ہوگا (یعنی وہ اس قدر حسین ہوں گی کہ ان کا گودا ہڈیوں اور گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا) جنتی صبح و شام اللہ تعالیٰ کو یاد کریں گے نہ تو بیمار ہوں گے اور نہ پیشاب کریں گے۔ نہ پانخانہ پھریں گے۔ نہ ٹھوکیں گے اور نہ رینٹھیں سنکیں گے۔ اور جنتیوں کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کی انگلیٹھیوں کا ایندھن اگر ہوگا۔ ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ اور سارے جنتی ایک شخص کی سیرت و عادت پر ہوں گے۔ اور صورت میں اپنے باپ آدم کی شکل پر اور ان کا قد ساٹھ گز اونچا ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

اہل جنت کو پیشاب پاخانہ کی حاجت نہیں ہوگی

حضرت جابرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنتی جنت میں کھائیں گے اور پیئیں گے۔ لیکن نہ تو ٹھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پانخانہ پھریں گے اور نہ ناک سنکیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا کھانے کا فضلہ کیا ہوگا؟ آپؐ فرمایا ڈکار ہو جائے گا۔ اور پسینہ مشک کی خوشبو کی مانند۔ اور سبحان اللہ والحمد للہ کہنا جنتیوں کے دل میں ڈال دیا جائیگا اور وہ اس طرح ان کی زبان پر روان ہوگا جیسے سانس جاری ہے۔ (مسلم)

اہل جنت کا دائمی عیش و شباب

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص جنت میں داخل ہوگا چین سے اور خوش رہیگا نہ کہ غم اسکے

وَاللّٰهِ لَقَدْ اَزْدَدْتُكُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمًا لَا تَقُولُونَ وَاَنْتُمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَزْدَدْتُكُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمًا لَا سَوَادًا مُّسْلِحًا۔

۵۳۴۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثَمَّ الَّذِينَ يَكُونُ لَهُمْ كَأَشَدُّ كَوْكَبٍ دَرِيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاطُخَ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَاتٍ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ يُرَى مِنْهُنَّ سُوفُهُنَّ مِنْ دَرَاءِ الْعُظْمِ وَاللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا لَا يَسْقُمُونَ وَلَا يَمُوتُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتَفَلَّحُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ أَنْبِيَهُمُ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ وَأَمْثَلُهُمُ الذَّهَبُ وَوَقُودُهُمْ مَجَاهِرُهُمُ الْإِلَوهُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ عَلَى خَلْقٍ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَدَمَ يَسْتَوْنَ ذَرَأَعًا فِي السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

اہل جنت کو پیشاب

۵۳۴۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَفَلَّحُونَ وَلَا يَمُوتُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ الشَّيْبَ وَالنَّحْبِيْدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۳۴۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

معمولی جنتی کا مرتبہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے ادنیٰ شخص کا جنت میں یہ مرتبہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ اس سے فرمائے گا دو آرزو ظاہر کر، وہ اپنی آرزو میں ظاہر کرنا شروع کرے گا۔ اور سب کو پورا کیا جائیگا۔ پھر اس سے کہا جائیگا تیرے دل میں اتنی آرزوئیں ہیں تو نے پوری کر لیں وہ کہے گا ہاں! خداوند تعالیٰ فرمائے گا۔ وہ سب چیزیں جو تو نے مانگیں اور اسی قدر اور تجھ کو دی جاتی ہیں۔ (مسلم)

۵۳۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ أَدْنَىٰ مَقْعَدٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَمْ تَنْتَ بَيْتِي وَيَتِمَّنِي يَقُولُ لَمْ أَهَلْ تَمَيَّيْتُ يَقُولُ نَعَمْ يَقُولُ لَمْ أَتَ لَكَ مَا تَبَيَّيْتُ وَمِثْلَهُ مَعَهُ سَرَادَةٌ مُسَلَّمٌ

وہ چار دریا جن کا سرچشمہ جنت میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے سحان۔ جحان۔ سبجان۔ جیحان والفرات والنیل کل من انهار الجنة رواہ مسلم

۵۳۸۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَحَّانُ وَجِحَّانُ وَالْفُرَاتُ وَالنَّيْلُ كُلُّهُمْ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

دوزخ و جنت کی وسعت

حضرت عتبہ بن غزوآنؓ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا یعنی رسول اللہ کی حدیث بیان کی گئی کہ اگر دوزخ کے کنارہ سے پتھر گرایا جائے تو وہ ستر برس تک نیچے لڑھکتا چلا جائیگا اور دوزخ کی تہ تک پہنچے گا۔ اور قسم ہے خدا تعالیٰ کی دوزخ کا یہ گہراؤ بھرا جائیگا اور ہمارے سامنے ذکر کیا گیا کہ جنت کے دروازے کے دونوں کواڑوں کے درمیان چالیس برس کی مسافت کا فاصلہ ہے اور ایک دن ایسا ہوگا کہ یہ جنت لوگوں سے بھری ہوئی ہوگی (مسلم)

۵۳۸۶ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرْنَا أَنَّ النَّبِيَّ يُلقَىٰ مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوَىٰ فِيهَا سَبْعِينَ خَرِيفًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَعًا وَاللَّهُ لَتُمْلَأَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرْنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مَصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَطِيطٍ مِنَ الزَّحَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

فصل دوم

جنت کی تعمیر کا ذکر

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ فرمایا پانی سے پھر میں نے پوچھا جنت کی تعمیر کس چیز سے ہوئی ہے؟ فرمایا ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی۔ اور اس تعمیر کا مصالحہ باگارا نیز خوشبو مشک سے اور اس کی کنگریاں موتی اور باقوت ہیں اور مٹی اس کی زعفران ہے۔ جو اس میں داخل ہوگا۔ چین و آرام سے رہے گا۔ فکر مند نہ ہوگا۔ ہمیشہ رہے گا مرے گا نہیں۔ اس کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے۔ اور اس کا شباب فناء نہ ہوگا۔ (احمد، ترمذی، دارمی)

۵۳۸۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ مِنَ الْمَاءِ قُلْنَا الْجَنَّةُ مَا بَنَاءُهَا قَالَ لَبَنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَلَبَنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَمَلَأَ طَهَا الْهَبْلُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبًا وَهَذَا الْكُوْدُ وَالْيَاقُوتُ وَتَدْبُتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ وَلَا يَبْأَسُ وَلَا يَحْزَنُ وَلَا يَمُوتُ وَلَا يَبْغِي ثِيَابَهُمْ وَلَا يَغْنَىٰ شَبَابُهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

جنت کے درخت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے جنت میں جو درخت بھی ہے اس کا تنہ سونے کا ہے۔ (ترمذی)

۵۳۸۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا أَوْسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

جنت کے درجات

۵۳۸۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ مِائَةٌ عَامَرَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ (ترمذی۔ یہ حدیث غریب ہے)

۵۳۹۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوَانَّ الْعُلَمَاءُ اجْتَمَعُوا فِي إِحْدَاهُنَّ لَوَسَّعَتْ لَهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جنت میں سو درجے ہیں اگر تمام عالم کے لوگ ایک درجے میں جمع ہو جائیں تو وہ ان کے لئے کافی ہوگا۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے)

جنت کے فرش

۵۳۹۱ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَفَرُشٍ مَرْفُوعَةٍ قَالَ إِنْ رُفِعَ أَعْمَالُكُمْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ مَسِيرَةُ خُمُسٍ مِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے خدا تعالیٰ کے اس قول و فرش مرفوعہ کے متعلق فرمایا ہے کہ ان پھولوں کی بلندی اتنی ہوگی جتنی کہ آسمان و زمین کے درمیان مسافت ہے یعنی پانچ سو برس کا راستہ۔ (ترمذی)

اہل جنت کے چمکدار چہرے

۵۳۹۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ضَوْءٌ دُجْرُهُمْ عَلَى مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمَرَةُ الثَّانِيَةُ عَلَى مِثْلِ أَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ بِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ سِتْرٌ وَجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حَلَّةً يَرَى مَخْرَجَ سَاقِهَا مِنْ دَرَائِثِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے قیامت کے دن جنت کے اندر جو لوگ سب سے پہلے داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کے مانند ہوں گے۔ اور دوسری جماعت جو ان کے بعد داخل ہوگی ان کے چہرے آسمان کے سب سے زیادہ چمکنے والے ستارے کی مانند ہوں گے۔ اور ہر جنتی کو دو دیوہاں ملیں گی۔ ہر بیوی کے جسم پر ستر جوڑے لباس کے ہوں گے اور ان کی پنڈلیوں کے اندر کا گودا نظر آتا ہوگا۔ (ترمذی)

جنتیوں کی مردانہ قوت کا ذکر

۵۳۹۳ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةٌ كَقُوَّةِ كَذَاكَ مِنَ الْجَمَاعِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ يُطِيقُ ذَلِكَ قَالَ يُعْطَى قُوَّةٌ مِائَةِ سَرَاكَةِ التِّرْمِذِيُّ
حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں مومن کو جماع کی اتنی قوت عطا کی جائے گی (یعنی مثلاً دس عورتوں سے جماع کرنے کے متعلق پوچھا گیا یا رسول اللہؐ کیا مرد کو اتنی عورتوں سے جماع کرنے کی قوت ہوگی؟) فرمایا ایک مرد کو سو مردوں کے برابر قوت عطا کی جائے گی تو پھر وہ کیوں اتنی عورتوں سے جماع کی قوت نہ رکھ سکے گا؟ (ترمذی)

جنت کی اشیاء کا ذکر

۵۳۹۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَوَانَّ مَا يُقَالُ كُفْرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَأَ التَّخَرُّفُ لِمَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَوَانَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَكَلَعَ قَبْدًا أَسَاوِرَهُ لَطَمَسَ ضَوْءُ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ
حضرت سعد بن وقاصؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر جنت کی چیزوں میں سے ناخن برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو آسمان و زمین کے تمام اطراف جو انب اس سے زینت پا جائیں اور اگر جنتیوں میں سے کوئی شخص دنیا کی طرف بھانک لے اور اس کے ہاتھوں کے کڑے نمایاں ہو جائیں تو ان کی چمک آفتاب کی روشنی کو ماند کر دے

مَوَّ الْجَوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ عَرَبِيٌّ جَسَّ طَرَحَ أَقْنَابُ سِتَارِ دُلَّ كِي رُوشَنِي كُو مَانْدُ كُو دِنِيَا هِي (ترمذی)

۵۳۹۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرَدٌ مَرْدَكَةٌ لَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ وَلَا يُبْلَى نِيَابُهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْكَافِيُّ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنتی بغیر بالوں کے ولامرد ہونگے اور ان کی آنکھیں سرنگیں ہوں گی ان کا شباب فنانہ ہوگا اور ان کے کپڑے پرانے نہ ہونگے (ترمذی - دارمی)

۵۳۹۶ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ جُرَدًا مُرَدًّا مُخْلَيْنَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت معاذ بن جبلؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنتی جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ ان کا جسم بالوں سے مٹا ہوگا یعنی وہ امرد ہوں گے۔ آنکھیں سرنگیں ہوں گی۔ اور تینیس تینیس سال کی عمر ہوگی۔ (ترمذی)

سدرۃ المنتہی کا ذکر

۵۳۹۷ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ لَهُ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ يُسِيرُ الذَّاكِبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةٌ سَنَةً وَاسْتَظِلُّ لِيْظِلَّهَا مِائَةٌ رَاكِبٌ شَتَّى الدَّرَوِيِّ فِيهَا قَرَأْتُ الذَّهَبِ كَانَ ثَمَرُهَا الْقَلَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ عَرَبِيٌّ

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں سدرۃ المنتہی کا ذکر کیا گیا تو میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا کہ سدرۃ المنتہی کی شانوں کے سایہ میں تیز رو سوار سو برس تک چلتا ہے گا یا آپؐ یہ الفاظ فرماتے کہ سدرۃ المنتہی کے سایہ میں تلو سوار پناہ حاصل کر سکیں گے۔ (دارمی کو شک ہے کہ آپؐ یہ الفاظ فرماتے یا آخری الفاظ) اس درخت (سدرۃ المنتہی) کی ڈنڈیاں سونے کی ہیں اور پھل مشکوں کی تندر ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث

حوض کوثر کا ذکر

۵۳۹۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْكَوْثَرُ قَالَ ذَلِكَ هُمَا عَطَائِيهِ اللَّهُ يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ فِيهِ طَيْرٌ أَعْنَانُهَا كَأَعْنَانِ الْجَزْرِ قَالَ عُمرُ بْنُ هِذَلٍ لَنَا عَمَةٌ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلْتُمَا نَعْمَ مِنْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوثر کی بات پوچھا گیا تو آپؐ فرمایا کوثر ایک نہر ہے (جنت میں) جس کو خدا تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ دودھ سے زیادہ سفید (اس کا پانی ہے) اور شہد سے زیادہ شیریں ہے اس نہر کے کنارے پرندے ہیں جن کی گردنیں اونٹوں کی مانند لمبی ہیں عمرؓ نے کہا یہ پرندے تو خوب فربا و خوشحال ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا ان کے کھانے والے ان سے زیادہ فربہ اور توانا ہوں گے۔ (ترمذی)

جنتیوں کو ہر وہ چیز ملے گی جس کی وہ خواہش کریں گے

۵۳۹۹ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تَحْمَلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءُ يُطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ إِلَّا فَعِلْتَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَكُمْ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ

حضرت بریدہؓ کہتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا جنت میں گھوڑے ہونگے آپؐ فرمایا اگر خدا تعالیٰ نے تجھ کو جنت میں داخل کیا اور تو نے گھوڑے پر سوار ہونے کی خواہش ظاہر کی تو تجھ کو سرخ یا قوت کے گھوڑے پر سوار کیا جائیگا۔ اور جہاں تو جانا چاہیگا یہ گھوڑا تجھ کو اڑا کر لے جائے گا۔ پھر ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! جنت میں اونٹ بھی ہوں گے۔ آپؐ اس شخص کو وہ جواب نہیں دیا جو پہلے

سائل کو دیا تھا۔ بلکہ یہ فرمایا کہ اگر خدا تعالیٰ تجھ کو بہشت میں داخل کرے گا۔ تو تجھ کو ہر وہ چیز ملے گی، جس کو تیرا دل چاہے گا۔ اور تیری آنکھیں پسند کریں گی۔ (ترمذی)

حضرت ابو الیوب کہتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں گھوڑوں کو بہت پسند کرتا ہوں، کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آپ نے فرمایا۔ اگر تجھ کو جنت میں داخل کیا گیا تو تجھ کو باقوت کا ایک گھوڑا دیا جائیگا جس کے دو بازو (دوپر) ہوں گے پھر تجھ کو اس پر سوار کیا جائیگا اور جہاں تو جانا چاہے گا یہ گھوڑا تجھ کو اڑا کر لے جائیگا (ترمذی نے اسکو روایت کیا اور کہا اس حدیث کی اسناد قوی نہیں ہے۔ ابو سوره راوی ضعیف ہے محمد بن اسمعیل کو کہتے سنا کہ ابو سوره منکر الحدیث اوی ہے اور بہت سی منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔)

اہل جنت میں اُمت محمدیہ کا تناسب

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنتیوں کی ایک سو بیس صغیر ہوں گی ان میں سے اسی اُمت کی ہوں گی اور چالیس دوسری امتوں کی۔ (ترمذی، دارمی، بیہقی)

جنت کے اس دروازہ کی وسعت جس سے اہل اسلام داخل ہوں گے

سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد صاحب نقل کرتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جنت کے جس دروازہ سے میری امت داخل ہوگی اس کا عرض اس سوار کی تین برس کی مسافت کے برابر ہے جو گھوڑے کو خوب دوڑانا جانتا ہے اور دروازہ کی اس قدر چوڑائی کے باوجود جب میری امت اس میں سے گزرتے گی تو اثر دام کے سبب اس پر گزرنا دشوار ہو جائیگا۔ (ترمذی نے اس کو ضعیف کہا ہے میں نے اس حدیث کے متعلق محمد بن اسمعیل سے دریافت کیا تو لای علمی ظاہر کی اور کہا بخلد بن ابوبکر منکر حدیثیں روایت کرتا ہے۔ (ترمذی)

جنت کا ایک بازار

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں ایک بازار ہے جس میں خرید و فروخت نہیں ہوتی۔ بلکہ مردوں اور عورتوں کی صورتوں کا بازار ہوگا۔ یعنی جب کوئی شخص کسی کو خوش کرنا چاہے تو اس کو اس بازار میں لے کر آجائے گا۔ (ترمذی)

دیدار الہی اور جنت کا بازار

سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جا کر ملا انہوں نے کہا میں خدا تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو اور تم کو

فَقَالَ إِنَّ يَدَ خَلْقِ اللَّهِ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا شِئْتُمْ نَفْسُكَ وَلَذَتْ عَيْنُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۴۰ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَحْبَبُ الْخَيْلَ أَنِّي الْجَنَّةَ خَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْكُرَانِ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ تَبِتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَأْقُوتَ لَهْ جَنَاحٍ فَحَبِلْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيَّ وَأَبُو سُوْرَةَ الدَّادِيُّ يُضَعِّفُ فِي الْحَدِيثِ وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ أَبُو سُوْرَةَ هَذَا مُنْكَرُ الْحَدِيثِ يَرَوِي مَنَاكِيرَ۔

۵۴۱ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عَشْرُونَ وَهَاتِ صَفِّ تَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَارْجِعُونَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ

۵۴۲ وَعَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ أُمَّتِي الَّذِي يَدْخُلُونَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيرَةُ الدَّرَكِ الْخَوْرُ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّهُمْ لَيُضْغَطُونَ عَلَيْهِ حَتَّى تَكَادَ مِنْ أَيْدِيهِمْ تَزُولُ سَفَاةُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ وَ سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَقَالَ يَحْكُوهُ بَنُو أَبِي بَكْرٍ يَرَوِي الْمَنَاكِيرَ۔

۵۴۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَا فِيهَا شَرِيٌّ وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوْرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ كَأَنَّا اشْتَرَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۵۴۴ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ

فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ اِنْهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ
 اَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ
 أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ
 رِيَّوْذُنَ لَهْمٍ فِي مَقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ
 الدُّنْيَا فَيُزَادُونَ رَبَّهُمْ وَيُبَدِّلُهُمْ عَرَشُهُمْ وَ
 تَبَدُّلُ لَهْمٍ فِي رَوْضَتِهِ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيَوْمُنَا
 نَهْمُ مَنْابِرٍ نُورٍ وَمَنْابِرُهُمْ نُورٌ وَمَنْابِرُهُمْ يَأْتُونَ
 وَمَنْابِرُهُمْ زَبَرَجَدٍ وَمَنْابِرُهُمْ ذَهَبٌ وَمَنْابِرُهُمْ
 مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلَى
 كُتُبَانَ الْهَيْسِكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ
 الْكَدَرِ سَيِّئٌ بِأَفْضَلٍ مِنْهُمْ جُلُوسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
 قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ تَرَى رَبَّنَا قَالَ
 نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤُوسِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
 كَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذَلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ
 فِي رُؤُوسِهِمْ سَبَّحُكُمْ وَلَا يَبْقَى فِي ذَا لِكِ الْجُلُوسِ
 رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللَّهُ مُحَاضَرَةً حَتَّى يَقُولَ
 لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ أَتُنْكِرُ
 يَوْمَ قُلْتُ كَذًا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ
 عَدَاوَاتِهِمَا فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَقْلَمُ
 تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلَى فَيَسْعَةً مَغْفِرَةٍ بَلَغَتْ
 مَنَزِلَتَكَ هَذِهِ فَبَيْنَاهُمْ عَلَى ذَلِكَ
 غَشِيَتْهُمْ سَحَابٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ
 عَلَيْهِمْ طَيْبًا لَمْ يَجِدُوا مِثْلَ رِيحِهِمْ
 شَيْئًا قَطُّ وَيَقُولُ رَبُّنَا قَوْمُوا إِلَى مَا
 أَعَدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخَذُوا
 مَا اشْتَهَيْتُمْ فَتَأْتِي سُوقًا قَدْ
 حَقَّتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ فِيهَا مَا كُمْ
 تَنْظُرُ الْعُيُونُ إِلَى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعْ
 الْأَذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوبِ
 فَيَحْمِلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يَبَاعُ فِيهَا وَلَا
 يَشْتَرَى وَفِي ذَلِكَ السُّوقِ يَلْقَى أَهْلُ

جنت کے بازار میں ملائے۔ سعید نے کہا کیا جنت میں بازار بھی ہے؟
 ابو ہریرہؓ نے کہا، ہاں مجھ کو رسول اللہؐ نے بتایا ہے کہ جنتی جب جنت
 میں داخل ہوں گے تو اعمال کے مطابق ان کو مکانات و منازل ملیں
 گے پھر ان کو جمعہ کے دن اجازت دی جائیگی اور وہ اپنے پروردگار کی
 زیارت کریں گے اس روز خدا تعالیٰ اپنے عرش کو نمایاں کرے گا
 اور جنتیوں کو اپنا دیدار کرنے کے لئے جنت کے ایک بڑے باغ
 میں ظاہر ہوگا (جو لوگ دیدار الہی کے لئے آئیں گے) ان کیلئے نور
 کے منبر۔ منبروں کے منبر۔ یا قوت کے منبر۔ زبرجد کے منبر۔ سونے
 کے منبر اور چاندی کے منبر بچھائے جائیں گے (اور ان پر حسب
 مراتب لوگ بیٹھیں گے) اور انہیں درجے کے جنتی (جنت میں
 کوئی شخص ذلیل و کمینہ نہ ہوگا) مشک کا فور کے ٹیلوں پر بٹھائے
 جائیں گے اور یہ ٹیلوں پر بیٹھنے والے کرسیوں پر بیٹھنے والوں کو
 اپنے سے بہتر خیال نہ کریں گے۔ ابو ہریرہؓ کا بیان ہے میں نے عرض
 کیا یا رسول اللہ! کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ فرمایا
 ہاں! تم کیا سوچ کر اور چودھویں رات کے چاند کو دیکھنے میں کوئی
 شبہ رکھتے ہو ہم نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا اسی طرح تم اپنے
 پروردگار کو دیکھنے میں کوئی شک نہ کر دو گے۔ اور دیدار الہی
 کی اس مجلس میں کوئی شخص ایسا باقی نہ رہے گا جس سے خدا تعالیٰ
 گفتگو نہ فرمائے گا۔ یہاں تک کہ حاضرین میں سے ایک شخص کو مخاطب
 کر کے خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ اے فلان کے بیٹے! کیا تجھ کو وہ دن یاد
 ہے جس روز تو نے ایسا ایسا کیا تھا۔ وہ شخص کہے گا، اے پروردگار!
 کیا تو نے میرے ان گناہوں کو بخش نہیں دیا۔ خدا تعالیٰ فرمایا ہاں میں
 نے بخش دیا۔ اور تو میری بخشش ہی سے آج اس مرتبہ کو پہنچا ہے۔
 سب لوگ اسی حالت میں ہونگے کہ ایک ابراہیمؑ کا۔ اور ان پر چھا جائیگا
 پھر یہ ابرانؑ پر ایسی خوشبو برسائے گا کہ اس جیسی خوشبو انہوں نے
 کبھی نہ پائی ہوگی۔ پھر خداوندان لوگوں سے فرمائے گا۔ اٹھو اور
 اس چیز کی طرف چلو جو میں نے تمہاری عظمت و بزرگی بڑھانے
 کے لئے تیار کی ہے اور جو چیز تم کو پسند آئے اس کو لے لو۔ پھر ہم
 ایک بازار میں آئیں گے جس کو فرشتوں نے گھیر رکھا ہوگا اس بازار میں وہ
 چیزیں نظر آئیں گی جن کے مانند کبھی آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے
 سنیں اور نہ کبھی دل میں ایسی چیزوں کا خیال پیدا ہوا۔ پھر اس بازار میں سے

ہم کو وہ چیزیں دی جائیں گی جن کی ہم خواہش کریں گے۔ حالانکہ اس بازار میں خرید و فروخت کا کوئی معاملہ نہ ہوگا اور اس بازار میں جنتی ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے سعید راوی کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جنت میں اور بازار میں ایک بلند مرتبہ شخص ایک معمولی درجہ کے آدمی سے ملاقات کرے گا اور یہ کمزور درجہ کا شخص جنتیوں میں معمولی اور ذلیل خیال نہ کیا جائیگا اور جو اعلیٰ قسم کا لباس وہ پہنے ہوگا اس کو پسند آئے گا اور اچھا معلوم ہوگا۔ پھر جب دونوں شخصوں کی باتیں ختم ہوں گی تو بلند مرتبہ یہ محسوس کرے گا کہ میرے مخاطب کا لباس مجھ سے بہتر ہے۔ اور یہ اس لئے کہ جنت میں کسی شخص کو عیگین ہونے کا موقع نہ دیا جائیگا۔ پھر ہم اپنے مکان کی طرف واپس ہوں گے اور ہماری بیویاں ہم سے ملاقات کریں گی۔ اور مرہبا اور خوش آمدید کہیں گی اور پھر ظاہر کریں گی کہ تم اس حال میں آئے کہ تمہارا حسن و جمال اس سے زیادہ ہے جب کہ تم ہم سے جدا ہوئے تھے۔ ہم انکے جواب میں کہیں گے کہ آج ہم نے اپنے پروردگار کے ساتھ ہم نشینی کی عزت

حاصل کی ہے اور ہم اسی شان کے ساتھ واپس آنے کے لائق ہیں جس شان سے کہ آئے ہیں۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

اہل جنت میں اولاد کی خواہش

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اپنے درجہ کا جنتی وہ ہوگا جس کے پاس انبی ہزار خادم ہونگے اور بہتر بیویاں اور اس کے لئے موتی، زبرجد اور یاقوت کا خیمہ ہوگا ان بڑا بھنی مسافت کہ جا بیہ اور صغنا کے درمیان ہے۔ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے۔ جنتیوں میں سے جو لوگ دنیا کے اندر مریں (یعنی وہ لوگ جو جنت میں جائیں گے) خواہ وہ چھوٹی عمر کے ہوں یا بڑی عمر کے جنت کے اندر تیس سال کے ہو جائیں گے۔ اس سے زیادہ ان کی عمر نہ ہوگی۔ اور اسی طرح دوزخی۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور نے فرمایا ہے۔ جنتیوں کے سر پر ناز رکھے ہوں گے۔ اور ان تاجوں کا معمولی موتی ایسا ہوگا جو مشرق و مغرب کے درمیان روشن کرے۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جب جنتی جنت کے اندر اولاد کا خواہشمند ہوگا تو حمل اور بچہ کی (تیس سال کی) عمر ایک ساعت میں وقوع پذیر ہوگی (یعنی یہ سب باتیں ایک ساعت کے اندر عمل میں آجائیں گی۔ اور تیس سال کا بچہ پیدا ہو جائیگا) ابواسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ جنتی کے اس خواہش

الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيَقْبَلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُدُّهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللَّبَاسِ فَمَا يَنْفِقُ إِخْرُ حَدِيثًا حَتَّى يُتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذَلِكَ أَنَّهُ لَا يَتَّبِعِي لِأَحَدٍ أَنْ يَخْرُجَ فِيهَا ثُمَّ تُنْصَرَفُ إِلَى مَنْ أَرَادْنَا فَيَتَلَقَّانَا أَوْ جُنَا فَيَقْلُنَ مَرَحَبًا وَ أَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِمْ فَنَقُولُ إِنَّا جَاكُنَا الْيَوْمَ سَرَّابْنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَتَّقِلَبَ بِبَيْتِ مَا انْقَلَبْنَا سَرَّابًا التَّيْمِيَّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التَّيْمِيَّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

۵۰۰ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً وَتَنْصَبُ لَهَا قُبَّةٌ مِنْ لَوْلُؤٍ وَزَبَرَجَدٍ وَيَأْتُونَ كَهَابِينَ الْجَبَابِيَّةِ إِلَى صَنْعَاءَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يَرُدُّونَ بَنِي ثَلَاثِينَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَبْرِيكُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَكَذَلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمُ التَّيْمَانَ أَدْنَى لَوْلُؤَةٍ مِنْهَا لَنْفُصِي مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَبْلُهُ وَوَضَعُهُ وَسَنَّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَرِي وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِي سَاعَةٍ وَلَكِنْ لَا يَشْتَرِي رَوَاهُ التَّيْمِيَّ

وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتِ غَزِيْبٍ وَسَاوَى ۱ بَيْنَ
مَا جَاءَ الرَّابِعَةَ وَالْثَّانِيَةَ الْأَخْيَرَةَ۔
کا پورا ہونا ممکن تو ہے۔ لیکن وہ ایسی خواہش نہیں کر سکیگا (ترمذی)

یہ حدیث غریب ہے۔

حوریں کا گیت

۵۴۰۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا
لِلْحُورِ الْعِينِ يَدْفَعْنَ بِأَصْوَاتٍ لَمْ
تَسْمِعِ الْخَلَائِقُ مِثْلَهَا يَقُلْنَ نَحْنُ الْخَلَائِقُ
فَلَا نَبِيدُ وَنَحْنُ النَّاعِمَاتُ فَلَا بُدَّائُسُ
وَنَحْنُ الرَّاضِيَاتُ فَلَا نَسْخَطُ طُوبَى
لِمَنْ كَانَ لَنَا وَكَتَلَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔
حضرت علیؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
جنت میں حور عین کے اجتماع کی ایک جگہ ہوگی (یعنی ایک جگہ ایسی ہوگی
جہاں حوریں جمع ہوا کریں گی) اس اجتماع میں حوریں بلند آواز سے ترانے
گائیں گی ان کی آواز اس قدر دلکش ہوگی کہ لوگوں نے کبھی بھی نہ سنی
ہوگی۔ یہ حوریں اس قسم کا ترانہ گائیں گی ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے
کبھی ہلاک نہ ہوں گے ہم چین و آسائش سے رہیں گے کبھی فکر مند نہ
ہوں گے۔ ہم اپنے پروردگار یا اپنے خاوندوں سے راضی اور خوش
رہیں گے کبھی ناخوش نہ ہوں گے خوشخبری ہر اس شخص کے لئے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کے لئے ہیں۔ (ترمذی)

جنت کے دریا اور نہریں

۵۴۰۷ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَحْرًا لِبَاءٍ وَ
بَحْرًا لِعَسَلٍ وَبَحْرًا لِلْبَنِّ وَبَحْرًا لِحَرٍّ ثُمَّ تَشَقُّ الْأَنْهَارُ
بَعْدَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مُعَاوِيَةَ۔
حضرت حکیم بن معاذ یہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے جنت میں پانی کا دریا ہے۔ شہد کا دریا ہے۔ دودھ کا دریا ہے۔
شراب کا دریا ہے۔ جب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو ان
دریائوں سے اور نہریں نکلیں گی۔ (ترمذی)

فصل سوم

حوران جنت کا ذکر

۵۴۰۸ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ فِي الْجَنَّةِ لَيَتَكَبَّرُ
فِي الْجَنَّةِ سَبْعِينَ مَسْنَدًا قَبْلَ أَنْ يَتَحَوَّلَ
ثُمَّ تَأْتِيهِ امْرَأَةٌ فَتَضْرِبُ عَلَى مَنْكَبَيْهِ
فَيَنْظُرُ وَجْهَهُ فِي خَدِّهَا أَصْفَى مِنَ الْبَرَاءَةِ
وَإِنَّ أَدْنَى لَوْلُوءَةٍ عَلَيْهَا تَضِيئُ مَا بَيْنَ
الْبَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَتَسْلِمُ عَلَيْهِ
يُرَدُّ السَّلَامَ وَيَسْأَلُهَا مَنْ أَنْتِ فْتَقُولُ
مِنَ الْمَرْبِيِّ وَإِنَّمَا كَيْدُنَا عَلَيْهَا سَبْعُونَ
ثَوْبًا فَيَنْفُذُهَا بِصَرَاةٍ حَتَّى يَرَى مُخْرَجَ
حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے جنت میں مرد ستر مسندوں پر تکیہ لگا کر بیٹھے گا۔ اور یہ صرف ایک پہلو
پر ہوں گے (دوسرے پہلو پر اور طرح طرح کی مسند اور تکیے ہوں گے)۔
پھر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت اس کے پاس آئے گی اور اس کو
اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اس کے کاندھے پر ٹھوکا دے گی۔ مرد
اس کی طرف متوجہ ہوگا۔ اور اس کے رخساروں میں جو آئینہ سے زیادہ
صاف درخشاں ہوں گے اپنا چہرہ دیکھے گا اور اس عورت کا معمولی سا
موتی راتنا بیش قیمت ہوگا کہ مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دے گا۔
یہ عورت اس مرد کو سلام کرے گی اور مرد اس کے سلام کا جواب دے گا اور پچھے
گا کہ تو کون ہے؟ عورت کہے گی میں مزیدیں سے ہوں (یعنی ان چیزوں میں

عہ قرآن مجید ہے) لہم ما يشاؤون فيها ولدينا مزيد جنت میں جنتیوں کو ہر وہ چیز ملے گی جس کے وہ خواہشمند ہوں گے۔ اور اس کو علاوہ
ہماری طرف سے اور زیادہ دیا جائے گا۔ اسی کی طرف ان الفاظ کا اشارہ ہے۔ ۱۲۔ مترجم:

سے جو خداوند نامہ جنیتوں کو اپنے پاس سے اور دے گا) اس عورت کے جسم پر ستر کپڑے (رنگ برنگ کے) ہوں گے جن کے اندر سے اس کا جسم سے نظر ائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی پٹلی کا گودا تک بھی دکھائی دے گا اور اس کے سر پر تاج ہوں گے جن کا ایک معمولی موتی مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دے گا۔ (احمد)

جنت میں زراعت کی خواہش اور اس کی تکمیل

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسولؐ کے پاس ایک دیہاتی شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اور آپؐ یہ بیان فرما رہے تھے کہ جنیتوں میں سے ایک شخص اپنے پروردگار سے کہنی کرنے کی اجازت طلب کرے گا۔ خداوند تعالیٰ فرمائے گا کہ جس حال میں تو ہے۔ کیا یہ کافی نہیں ہے۔ (یعنی تیری ہر خواہش کو پورا کیا جاتا ہے۔ اور جس چیز کو تو چاہتا ہے۔ وہ تجھ کو مل جاتی ہے کیا یہ تیرے لئے کافی نہیں ہے۔ جو کہنی کی اجازت چاہتا ہے؟) وہ کہے گا ہاں۔ لیکن میں زراعت و کاشتکاری کو پسند کرتا ہوں چنانچہ اس کو اجازت دے دی جائے گی) وہ زمین میں بیج ڈالے گا۔ کہہ بلکہ چھپکانے سبزہ اگائے گا، بطحہ جائے گا اور کٹ جائے گا۔ اور پہاڑوں کے برابر انبار لگ جائیں گے خداوند تعالیٰ اس سے فرمائے گا۔ آدم کے بیٹے! تیری خواہش پوری ہو گئی۔ تیری حرص کا پیٹ کوئی چیز نہیں بھرتی حضورؐ کا یہ ارشاد سن کر اس دیہاتی نے جو آپؐ کے قریب تھا۔ عرض کیا۔ خدا تعالیٰ کی قسم وہ شخص فرشتی ہو گا۔ یا انصاری اس لئے کہ یہی لوگ زراعت پیشہ میں۔ اور ہمارا پیشہ زراعت نہیں ہے۔ اس دیہاتی کی یہ بات سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ (بخاری)

جنت میں نیند نہیں آئے گی

حضرت جابرؓ کہتے ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا جنتی سوئیں گے۔ آپؐ نے فرمایا نیند موت ہے۔ اور جنتی میں گئے نہیں (مطلب یہ کہ وہ سوئیں گے نہیں۔) (بیہقی)

۵۴۱۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَمَا أَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ أَخْوَالُ الْمَوْتِ وَلَا يَمُوتُ أَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

دیدار الہی کا بیان

بَابُ رُؤْيَا اللَّهِ تَعَالَى

فصل اقل

کھلی آنکھوں سے خدا کا دیدار
حضرت جریر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (وہ وقت جب کہ تم اپنے پروردگار کو اپنی آنکھوں سے دیکھو

۵۴۱۱ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ

گئے اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ نے چودھویں تاریخ کے چاند کو دیکھ کر فرمایا جس طرح تم اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اسی طرح تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے اور خدا تعالیٰ کو دیکھنے میں تم کو کوئی اذیت و تکلیف محسوس نہیں ہوگی۔ اگر تم سے ہو سکے تو آفتاب کے نکلنے سے پہلے اور آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے کی نمازوں (مغرب عصر کی نمازیں) کو وقت پر ادا کرو (یعنی پابندی کے ساتھ ادا کرو۔ اور کبھی ترک نہ کرو) اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا (اور اپنے پروردگار کی حمد و پاکی بیان کریں یعنی نماز پڑھ کر آفتاب کے طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے)

(بخاری و مسلم)

دیدار الہی سب سے بڑی نعمت ہے

حضرت مہیبؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ تو خداوند تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔ اور کچھ چاہتے ہو؟ کہ میں تم کو زیادہ دوں۔ جنتی کہیں گے۔ کیا ہمارے چہروں کو تو نے روشن نہیں کیا؟ کیا تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کیا؟ اور کیا تو نے ہم کو دوزخ سے نجات نہیں دی؟ یعنی اے پروردگار۔ تیرے یہ احسانات کیا کم ہیں، کہ ہم اور مطالبہ کریں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ سن کر خداوند تم اپنے چہرے سے نغایاں اٹھائے گا اور جنتی خداوند بزرگ و بزر کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ اور جنتیوں کو اس سے بہتر کوئی چیز نہ دی گئی ہوگی کہ وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں۔ اس کے بعد حضورؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَ زِيَادَةٌ (یعنی جن لوگوں نے نیکی کی ہے، ان کا ثواب نیک ہے (یعنی جنت اور اس پر زیادہ) (دیدار الہی)

فصل دوم

اہل جنت کے مراتب

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جنت میں مرتبہ کے اعتبار سے ادنیٰ وہ شخص ہوگا جو اپنے باغوں اپنی بیویوں۔ اپنی نعمتوں۔ اپنے خدمت کاروں۔ اپنے نشست گاہوں کو جو ایک ہزار برس کی مسافت کے اندر پھیلے ہوں گے، دیکھے گا اور خوش رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک بڑے مرتبہ کا جنتی وہ ہوگا جو

سَتَرْتُمْ سَرَّ بَكَرْعِيًّا ثَاوِيًّا سَرَّ وَ اَيَّتِي قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَرْتُمْ رَبَّكُمْ كَمَا تَتَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ لَا تَضَاهُوْنَ فِي رُؤُوسِهِ فَاِنْ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلِبُوْا عَلَى صَلَوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا فَاَفْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ۔

۵۴۱۲ وَ كُنْ مُّهِيبٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰی رَبِّبَاؤُنْ شَيْئًا اَزَيْدُكُمْ فَيَقُولُوْنَ اَلَمْ تَبَيِّضْ وُجُوْهَنَا اَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَ تُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَرْفَعُ الْحِجَابَ فَيَنْظُرُوْنَ اِلَى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَمَا اَعْطَوْا شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنْ النَّظَرِ اِلَى سَرِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لَكَزَيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِيَادَةٌ سَرَّ وَ اَهْلُ مُسْلِمٍ۔

۵۴۱۳ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَّمَنْ يَنْظُرُ اِلَى جَنَانِهِ وَ اَزْوَاجِهِ وَ رَعِيْمِهِ وَ خَدَمِهِ وَ سُرَرِيْهِ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَ اَكْدَمَهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ

صبح و شام دیدار الہی سے مشرف ہوگا اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی وَجُودُکَ یَوْمَئِذٍ نَّاجِزَةٌ اِلٰی رَبِّکَ نَاطِرَةٌ بہت سے چہرے اس روز اپنے پروردگار کے دیدار سے نر و نازہ اور خوش و خرم ہوں گے۔ (احمد - ترمذی)

دیدار الہی میں کسی طرح کی مزاحمت نہیں ہوگی

حضرت ابو زرین عقیلیؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا قیامت کے دن ہر شخص بلا مزاحمت غیر اپنے پروردگار کو دیکھے گا؟ آپ نے فرمایا، ہاں میں نے عرض کیا، دنیا کی مخلوق میں اس کی کوئی مثال ہے؟ فرمایا اے ابو زرین رضہ کیا سچ دھوپ رات کو تم میں سے ہر شخص بلا مزاحمت غیر چاند کو نہیں دیکھتا میں نے عرض کیا ہاں دیکھتا ہے۔ فرمایا۔ چاند خداوند تعالیٰ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بہت بزرگ و بزرگ ہے (یعنی جب چاند کو جو خدا تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ ہر شخص دیکھ لیتا ہے۔ تو بزرگ و بزرگ خدا کو کیوں بلا مزاحمت غیر نہ دیکھ سکے گا۔ (ابوداؤد)

يَنْظُرُ اِلٰی وَجْهِہِ غُدُوًّا وَعَشِيًّا نَّظَرًا قَرًا وَجُودُکَ یَوْمَئِذٍ نَّاجِزَةٌ اِلٰی رَبِّہَا نَاطِرَةٌ رَوَّاحَةٌ اَحْمَدٌ وَالتَّزْمِذِيُّ۔

۵۴۱۲ وَعَنْ أَبِي سَرِيْنٍ الْعَقِيلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكُلْنَا يَرَى رَبَّهُ مُخْلِيًا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قُلْتُ وَمَا آيَةُ ذَلِكَ قَالَ يَا أَبَا رَزِيْنٍ أَلَيْسَ كُكُمُ يَرَى الْقَمَرَ لَيْلَةً الْبَدْرَ مُخْلِيًا بِهِ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّمَا هُوَ خَلْقٌ مِّنْ خَلْقِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَجَلٌ وَأَعْظَمُ سَادَاةً أَبُودَاؤُدَ۔

فصل سوم

شب معراج میں آنحضرتؐ کو دیدار الہی

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا آپؐ نے (معراج میں) اپنے پروردگار کو دیکھا ہے؟ فرمایا پروردگار ایک نور ہے میں کیونکر دیکھ سکتا ہوں۔ (مسلم)

۵۴۱۵ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ قَالَ نُوْرًا أَتَى أَمْرَاهُ رَوَّاحَةٌ مُسْلِمٌ۔

آنحضرتؐ کو دیدار الہی سے متعلق ایک آیت کی تفسیر

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى وَلَقَدْ رَأَوْا نَزْلَةَ الْخُبْرَى (یعنی محمدؐ کے دل نے محمدؐ سے غلط نہیں کہا۔ اس چیز کی بابت جو اس نے آنکھوں سے دیکھی، یعنی خدا تعالیٰ کو، اور البتہ محمدؐ نے خدا تعالیٰ کو ایک بار دیکھا، فرماتے ہیں کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا تعالیٰ کو دل کی آنکھوں سے دیکھا (مسلم) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ ابن عباسؓ نے آیت مذکور کی تفسیر میں یہ کہا کہ محمدؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا۔ عکرمہؓ کہتے ہیں۔ میں نے ابن عباسؓ سے یہ کہا کہ خداوند تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ (یعنی آنکھیں اس کو نہیں دیکھ سکتیں اور وہ آنکھوں کو دیکھ سکتا ہے) پھر اس کو دیکھنا کیونکر ممکن ہے؟ ابن عباسؓ نے

۵۴۱۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى وَلَقَدْ رَأَوْا نَزْلَةَ الْخُبْرَى قَالَ رَأَوْا بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ رَوَّاحَةٌ مُسْلِمٌ وَفِي سَادَاتِهِ التَّزْمِذِيُّ قَالَ سَأَلْتُ مُحَبَّبُ رَبِّہَا قَالَ عِکْرَمَةُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ قَالَ وَیَحْكُ ذَاکَ إِذَا تَجَلَّى بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ وَقَدْ سَأَى رَبِّہَا مَرَّتَيْنِ مُسْلِمٌ۔

اس کے جواب میں کہا۔ مگر یہ تجھ پر افسوس ہے، یہ اس وقت کے لئے ہے۔ جب کہ خداوند تعالیٰ اپنے نور کی بجلی فرمائے اور اپنے نور کے ساتھ ظاہر ہو کر وہ نور اس کی ذات خاص کا نور ہے۔ اور محمدؐ نے اپنے خدا کو دوسرے دیکھا ہے۔ (مسلم)

کیا آنحضرتؐ نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا

۵۴۱۴ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَعْبًا بَعْدَ نَفَاةٍ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَسَمَّيْتُ بِتَيْتِهِ وَكَلَّمَ مَوْسَى بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى تَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَسَأَلَهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ فَدَاخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِي قُلْتُ رَأَيْتُ شَيْئًا قَدَرْتُ لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى فَقَالَتْ أَيْنَ تَذَاهِبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جَبْرَيْلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ رِعْلُهُ السَّاعَةِ وَيُنْزِلُ الْغَيْثَ فَقَدْ أَكْثَرَ الْفُرْيَانَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جَبْرَيْلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَاتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَمَرَّةً فِي أَجْيَادِ لَيْسَتْ مَا شِئْتَ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأَفُقَ رَدَاةَ التَّيْمَنِ وَسَادَى الشَّيْخَانِ مَعَزِيَادَةٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِي رِوَايَاتِهِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فَأَيْنَ قَوْلُكَ ثُمَّ دَفَنِي فَتَدَلِّي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى قَالَتْ ذَلِكَ جَبْرَيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجُلِ وَإِنَّهُ أَتَاهُ هَذِهِ الْمَرَّةَ فِي

شعبی روایت کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی عنہما نے کعب احبارؓ سے ملے اور ان سے ایک بات دریافت کی (یعنی دیدار الہی کی بات) کعبؓ نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا جس سے پہاڑ گونج اٹھے۔ ابن عباسؓ نے کہا ہم ہاشم کی اولاد ہیں۔ (یعنی اہل علم و معرفت میں کوئی بعید از عقل بات دریافت نہیں کرتے) پھر کعبؓ نے کہا۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے دیدار اور کلام کو محمدؐ اور موسیٰ کے درمیان تقسیم کر دیا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے دوسرے نبی سے کلام کیا۔ اور دوسرے محمدؐ نے خدا تعالیٰ کو دیکھا مسروقؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان سے پوچھا کہ کیا محمدؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے کہا، مسروقؓ! تم نے ایسی بات پوچھی ہے جس سے میرے جسم کے ہڈی گھڑے ہو گئے (یعنی خدا تعالیٰ کی عظمت و ہیبت سے کہ اس کا دیکھنا ناممکن ہے) مسروقؓ نے کہتے ہیں میں نے کہا عائشہؓ! صبر سے کام لو عجلت نہ کرو۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى (یعنی محمدؐ نے اپنے بزرگ و بزر خدا کی بڑی نشانیاں دیکھیں) عائشہؓ نے کہا، انم کو یہ آیتیں کہاں لیجا رہی ہیں (یعنی ان کا مطلب یہ نہیں ہے جو تم سمجھے ہیں) اس سے مراد جبرائیلؑ ہیں (یعنی بڑی نشانیوں سے مراد جبرائیلؑ ہیں) مسروقؓ تم سے جو شخص یہ کہے کہ محمدؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے، یا یہ کہے کہ محمدؐ نے ان چیزوں میں سے کچھ چھپا لیا ہے جن کے اظہار کا ان کو حکم دیا گیا تھا یا یہ کہے کہ محمدؐ ان پانچ چیزوں کا علم رکھتے تھے۔ جن کا ذکر خداوند تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنْزِلُ الْغَيْثَ إلخ اس نے محمدؐ پر بہت بڑا بہتان باندھا (یعنی نہ محمدؐ نے خدا تعالیٰ کو دیکھا، نہ احکام الہی میں سے کچھ چھپا لیا ہے، اور نہ ان پانچ چیزوں کا علم تھا۔ جن کا علم خدا کے ساتھ مخصوص ہے۔) ہاں محمدؐ نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ اور جبرائیلؑ کو بھی ان کی اصلی صورت میں صرف دوسرے دیکھا ہے۔ ایک دفعہ سدرۃ المنتہی کے قریب اور ایک دفعہ مقام اجیاد میں (جو مکہ کے قریب ایک آبادی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیلؑ کو اصلی صورت میں اس حال میں دیکھا کہ ان کے چھ سو بازو تھے۔ اور انھوں نے آسمان کے کنارے کو معمور کر رکھا تھا (ترمذی) اور بخاری و مسلم

صَوْرَتِہَا الْکُبْرٰی ھِیَ صُوْرَتُنَا فَسَدَّ الْاَفْقَ۔۔ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ مسروق رحمہ نے کہا پھر میں نے عائشہ رحمہ سے یہ کہا کہ پھر خدا تعالیٰ کے اس قول کے کیا معنی ہیں تَحَدَّیْ فِتْدَیْ نَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی؟ عائشہ رحمہ نے کہا۔ اس سے مراد جبریل میں جو ہمیشہ ایک مرد کی شکل میں آیا کرتے تھے۔ اور اس موقع پر اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوئے تھے اور افق کو معمور کر لیا تھا۔

حضرت ابن مسعود کی تفسیر و تحقیق

حضرت ابن مسعود رحمہ ان آیات کی تفسیر میں نَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی اور مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی اور لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی کہتے ہیں کہ ان سب میں قرینتِ ربوبیت سے مراد جبریل کی قربت و ربوبیت ہے۔ یعنی جبریل کو اصلی صورت میں دیکھنا۔ جب کہ ان کو اس حال میں دیکھا گیا کہ ان کے چہرہ سو بازو تھے (بخاری و مسلم) اور تیزی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ «مَا کَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی» کے متعلق ابن مسعود نے یہ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو اس حال میں دیکھا کہ وہ سبز جوڑا پہنے ہوئے تھے۔ اور آسمان و زمین کی درمیانی فضا ان سے معمور تھی۔ اور تیزی اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ابن مسعود نے لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی کے متعلق بیان کیا کہ حضور نے سبز کپڑے والے کو دیکھا، یعنی جبریل کو جنہوں نے آسمان کے افق کو معمور کر رکھا تھا اور مالک بن انس سے اس آیت «اَلِیْ دَہَا نَظَرُہُ»، کی بابت پوچھا گیا اور بتایا گیا کہ ایک جماعت (یعنی معتزلہ) یہ کہتی ہے کہ اس آیت میں پروردگار کی طرف دیکھنے سے مراد خدا تعالیٰ کے ثواب کو دیکھنا ہے تو مالک نے کہا یہ لوگ جھوٹے ہیں اگر یہ صحیح ہو تو پھر خداوند تعالیٰ کے اس ارشاد کے کیا معنی ہونگے اَکَلَا اَنھُمْ عَنْ رَہْمِہِمْ یَوْمَئِذٍ لِّمُحْجُوْبُوْنَ (یعنی اس روز کفار کو دیدار الہی سے روک دیا جائیگا) اس کے بعد مالک نے کہا لوگ (مسلمان) قیامت کے دن اپنی آنکھوں سے خدا تعالیٰ کو دیکھیں گے اور پھر کہا کہ اگر مومن قیامت کے دن اپنے پروردگار کو نہ دیکھتے، تو خداوند تعالیٰ کفار کو دیدار الہی سے محروم کا عار نہ دلاتا۔ اور یہ نہ فرماتا کَلَّا اِنَّھُمْ عَنْ رَبِّھُمْ یَوْمَئِذٍ لِّمُحْجُوْبُوْنَ ۝۵ (شرح السنۃ)

دیدار الہی کی کیفیت

حضرت جابر رحمہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کہ جنتی آرام و آسائش میں مشغول ہوں گے ناگہاں ایک بڑی تیز روشنی نظر آئے گی، وہ اپنے سرور کو اٹھا کر اس روشنی کو دیکھیں گے تو اپنے پروردگار کو اپنے اوپر جلوہ گر پائیں گے۔ خداوند تعالیٰ جنہوں سے فرمائے گا جنیتو! تم پر سلامتی ہو اور یہی معنی ہیں خداوند تعالیٰ کے اس قول کے۔

۵۴۱۸ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي قَوْلِهِ نَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی وَفِي قَوْلِهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی وَفِي قَوْلِهِ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی قَالَ فِيْہَا كَلٰھَا رَاٰی جِبْرِیْلَ لَنَا سِتٌّ مَّا سِئَةٍ جَنَاحٍ مُّتَفَتِّحٌ عَلَیْہِ وَفِي رَوَاٰیةٍ التِّرْمِذِیِّ قَالَ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰی قَالَ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْلَ فِيْ حُلَّةٍ مِّنْ سَافَرٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَھَا وَلِلْبُخَارِیِّ فِي قَوْلِهِ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی قَالَ رَاٰی رَفَرًا اَخْضَرَ سَدًّا اُفُقَ السَّمَاءِ وَسُيْلَ مَالِكٍ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰی اِلٰی رَبِّہَا نَظَرُہُ فَقِيلَ قَوْمٌ یَّقُوْلُوْنَ اِلٰی تَرَاہِ فَقَالَ مَالِکٌ کَذَبُوْا فَاِنَّھُمْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالٰی کَلَّا اِنَّھُمْ عَنْ رَبِّھُمْ یَوْمَئِذٍ لِّمُحْجُوْبُوْنَ قَالَ مَالِکُ النَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلٰی اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیَمَةِ بِاَعْیُنِھُمْ وَقَالَ تَوَكَّلْ عَلَی الْمَوْمِنُوْنَ سَ بَھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَمْ یُعْیِرِ اللّٰهُ الْکُفَّارَ بِالْحِجَابِ فَقَالَ کَلَّا اِنَّھُمْ عَنْ رَبِّھُمْ یَوْمَئِذٍ لِّمُحْجُوْبُوْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السَّنَةِ۔

۵۴۱۹ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَھْلَ الْجَنَّةِ بَیْنِیْ نَعِیْہُمْ اَدُّ سَطَعَ لَھُمْ نُوْرٌ فَرَفَعُوْا رُؤُسَھُمْ فَاِذَا الذَّبُّ قَدْ اَشْرَفَ عَلَیْھُمْ مِنْ فَوْقِھُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَا اَھْلَ الْجَنَّةِ قَالَ

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ اس کے بعد رسول خدا نے فرمایا کہ پھر خداوند تعالیٰ جہنمیوں کی طرف دیکھے گا اور جہنمی خدا تعالیٰ کی جانب دیکھیں گے اور دیدار الہی میں اس قدر محو ہوں گے کہ جہنم کی نعمتوں میں سے کسی چیز کی طرف متوجہ نہ ہوں گے۔ اور خدا تعالیٰ کو دیکھتے رہیں گے یہاں تک کہ خدا تعالیٰ ان کی نظروں سے مخفی ہو جائے گا۔ اور صرف اس کا نور باقی رہ جائے گا۔ (ابن ماجہ)

وَذَلِكَ قَوْلُكَ تَعَالَى سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ رَحِيمٍ قَالَ فَنَظَرُوا إِلَيْهِمْ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِمْ فَلَا يَلْتَفِتُونَ إِلَى شَيْءٍ مِنَ التَّعْلِيمِ مَا دَامُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ حَتَّى تَحْتَجِبَ عَنْكُمْ وَبَقِيَ نُورُهُ رَاةً ابْنُ مَاجَةٍ۔

بَابُ صِفَةِ النَّارِ وَأَهْلِهَا دوزخ اور دوزخیوں کا حال

فصل اول

دوزخ کی آگ کی گرمی

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تمہاری دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ (دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے ستر درجے زیادہ گرمی رکھتی ہے) کہا گیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کی آگ (بھی عذاب دینے کے لئے کافی تھی آپ نے فرمایا دنیا کی آگوں پر دوزخ کی آگ کو انتہی درجہ بڑھایا گیا۔ اور ان انتہی حصوں میں سے ہر ایک حصہ تمہاری دنیا کی آگ کے برابر ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۲۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِّنْ نَّارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فَعِثَلْتُ عَلَيْهِمْ يَتَسَعَّى وَسِتَيْنِ جُزْءٍ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي سَوَادِئِهِ مُسْلِمٌ نَارُكُمْ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ فِيهَا عَلَيْهِمَا وَكُلُّمَا بَدَلٌ عَلَيْهِنَّ وَكُلُّهُنَّ۔

دوزخ کو لانے کا ذکر

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن دوزخ کو (اس جگہ سے جہاں اس کو خدا تعالیٰ نے پیدا کیا ہے) لایا جائیگا (اس طرح کہ) اس کی ستر باگیں ہوں گی اور ہر باگ ستر ہزار فرشتوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور فرشتے اس کو کھینچتے ہوئے لائیں گے۔ (مسلم)

۵۴۲۱ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوقِدُ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجْرُدُ نَهَا رَدَاةً مُسْلِمًا۔

دوزخ کا سب سے ہلکا عذاب؟

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس شخص کو دیا جائیگا۔ اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی۔ جن کے اوپر آگ کے نئے ہوں گے۔ اور ان دونوں چیزوں سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔ جس طرح دیگ جوش کھاتی ہے۔ وہ شخص اس عذاب کو سخت تر عذاب خیال کریگا۔ مالا نکہ وہ سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۲۲ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا مِّنْ لَّهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِّنْ نَّارٍ يَغْلِي مِنْهُمَا دَمَاعُهُ كَمَا يَغْلِي الْبَرَجَلُ مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَا هَوْنَهُمْ عَذَابًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

دوزخ میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا

۵۲۲۳ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ النَّارِ عَذَابًا أَبَا ابِطَالِبٍ وَهُوَ مَتَّعِلٌ يَنْعَلِينَ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاقُهُ دَوَاهُ الْجَحْرِ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا۔ اس کو آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جن سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔ (بخاری)

ایک دوزخی ایک جنتی

۵۲۲۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا بَنُ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَدَّ يَدَكَ نَعِيمًا قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ دِيُونِي يَا شَدَّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُقَالُ يَا بَنُ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَهَلْ مَدَّ يَدَكَ شِدَّةً قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَارَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَأَيْتُ شِدَّةً قَطُّ سِوَاكَ مُسْلِمًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دنیا کا بڑا مالدار اور نعمت والا قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس کو آگ کے گڑھے میں ایک غوطہ دیا جائیگا۔ اور کہا جائے گا۔ آدم کے بیٹے اکیا تو نے کبھی بھلائی دیکھی ہے (یعنی آرام و آسائش حاصل کی ہے) کیا دنیا میں نعمت و راحت کبھی تجھے نفعی ہوئی ہے۔ وہ عذاب کے خوف سے کہے گا۔ نہیں خدا کی قسم لے پروردگار! نہیں پھر جنتیوں میں سے ایک شخص کو لایا جائیگا جس نے دنیا میں سخت محنت کی ہوگی۔ اور غم برواشت کیا ہوگا۔ اور اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائیگا۔ اور پوچھا جائیگا۔ آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی محنت و مشقت کا منہ دیکھا ہے۔ کیا تو نے کبھی رنج و غم اٹھایا ہے۔ وہ کہے گا نہیں خدا کی قسم اسے پروردگار میں نے کبھی محنت و مشقت نہیں دیکھی۔ اور نہ کبھی رنج و غم سے سابقہ ہوا۔ (مسلم)

شرک کے خلاف انتباہ

۵۲۲۵ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ لَا هَوْنَ لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَإِذَا بَيْتٌ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن خداوند تعالیٰ ان لوگوں سے جن کو آسان ہلکا عذاب دیا جائے گا۔ فرمائے گا اگر تیرے پاس دنیا کی چیزوں میں سے کوئی چیز ہوتی اور تو اس کو دے کر اس عذاب سے بچھوٹ جاتا تو کیا ایسا کرنے پر آمادہ ہوتا وہ کہے گا۔ ہاں۔ خداوند تعالیٰ فرمایا جب تو آدم کی پشت میں تھا اس وقت میں نے تجھ سے اس سے آسان چیز کی خواہش کی تھی اور وہ یہ کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک کرنا لیکن تو نے اپنا عہد توڑ دیا اور میرے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہرایا۔ (بخاری و مسلم)

عذاب میں تفاوت درجات

۵۲۲۶ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى كَعْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى حُجْرَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ

حضرت سمرة بن جندبؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخیوں میں بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک آگ ہوگی بعض وہ ہوں گے جن کے زانوں تک آگ کے شعلے پہنچیں گے بعض وہ ہوں گے جن کے کمر تک آگ ہوگی اور بعض وہ ہوں گے جن کے گردن تک آگ

(مسلم)

کے شعلے ہوں گے۔

تَأْخُذُهُ النَّارُ إِلَى تَرْفُوتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

دوزخیوں کے جسم؟

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ میں کافر کے دونوں منڈھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا کرتیر و سوار کی تین دن کی مسافت ہے، اور ایک دایت میں یوں ہے کہ دوزخ میں کافر کا دانت احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کے جسم کی کھال تین دن کی مسافت کے برابر موٹی ہوگی۔ اور ابو ہریرہؓ کی حدیث ”اشتکت النار الخ“ تعجیل صلوٰۃ کے باب میں بیان کی گئی۔ (مسلم)

۵۲۲۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ مَنْكَبِي الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِي رَوَايَةٍ خَرُصُ الْكَافِرِ مِثْلُ أَحَدٍ وَغُلْظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلَاثِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذَكَرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ اشْتَكَّتِ النَّارُ لِي رِبْهَانِي بَابِ تَعْجِيلِ الصَّلَاةِ

فصل دوم

دوزخ کی آگ کا ذکر

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخ کی آگ کو ایک ہزار برس جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی پھر اس کو ایک ہزار برس تک اور جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی۔ پھر ایک ہزار برس اور جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہوگئی اب وہ سیاہ و تاریک ہے۔ (ترمذی)

۵۲۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَ عَلَى النَّارِ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى احْمَرَّتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى أَبْيَضَتْ ثُمَّ أُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مَظْلِمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

کافر دوزخی کی جسامت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن کافر کے دانت احد پہاڑ کے مانند ہوں گے اس کی زبان سفید پہاڑ کے مانند ہوں گی۔ اور اس کے بیٹھنے کی جگہ تین میل لمبی ہوگی جیسے مدینہ سے رندہ (تین میل کے فاصلہ پر واقع ہے) (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کافر کے جسم کی کھال کی موٹائی (دوزخ میں) بالیس ہاتھ ہوگی اس کا دانت احد پہاڑ کی مانند ہوگا۔ اور اس کے بیٹھنے کی جگہ دوزخ میں اتنی ہوگی جتنی کہ مسافت مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے۔ (ترمذی)

۵۲۲۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرُصُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ أَحَدٍ وَتَأْخُذُهُ النَّارُ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلَاثِ مِثْلِ الرِّبْدَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۲۳۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ غُلْظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَارْبَعُونَ ذِرَاعًا وَإِنْ خَرُصَهُ مِثْلُ أَحَدٍ وَإِنْ مَجْلِسَهُ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کافر دوزخ میں اپنی زبان کو تین کوس اور چھ کوس تک نکالے گا۔ اور لوگ اس کو قدموں سے روندیں گے (یعنی اس پر چلیں گے)۔ (ترمذی)

۵۲۳۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْكَافِرَ لَيَسْحَبُ لِسَانَهُ الْفَرَسَيْنِ وَالْفَرَسَيْنِ يَتَوَطَّاهُ النَّاسُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ

دوزخ کا پہاڑ

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ معبود (جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے) آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر

۵۲۳۲ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّعُودُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ يَتَصَعَّدُ

فِيهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا وَيَهُوَىٰ بِهَا كَذْلِكَ فِيهِ
أَبْدَانُ الْعَالَمِ الْمَرْمِيَّةِ۔

کا فر کو ستر برس چڑھایا جائیگا۔ اور پھر گرایا جائے گا۔ اور وہ ستر برس
تک رہے گا۔ اچلا جائیگا۔ اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا (ترمذی)

دوزخیوں کی غذا

۵۲۳۲ وَعَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ فِي قَوْلِهِ كَالْمُهْلِ أَيْ كَعَكَمِ الزَّيْتِ
فَإِذَا قَرَّبَ إِلَىٰ وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرْوَةٌ
وَجْهِهِ فِيهِ سَادَاةُ التَّرْمِيذِيِّ۔

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت
إِنَّ شَجَرَةَ الزَّيْتِ طَعَامُ الْإِنْسَانِ كَالْمُهْلِ (یعنی زقوم کا درخت
گنہگاروں کا کھانا ہے مہل کی مانند) کے لفظ مہل کے متعلق فرمایا کہ وہ زیتون کی
تلچھٹ ہے جس وقت اس کو دوزخی کے منہ کے قریب لایا جائے گا (دو گرمی کی
وجہ سے) اس کے منہ کی کھال اس میں گر پڑے گی۔ (ترمذی)

گرم پانی کا عذاب

۵۲۳۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْحَمِيمَ لَيَصَبُّ
عَلَىٰ رُؤُوسِهِمْ فَيَنْفَذُ الْحَمِيمُ حَتَّىٰ يَخْلُصَ
إِلَىٰ جَوْفِهِ فَيَسْلُتُ مَا فِي جَوْفِهِ حَتَّىٰ يَمُرَّ
مِنْ قَدَمَيْهِ وَهُوَ الصَّهْرُ ثُمَّ يَعَادُ كَمَا
كَانَ سَادَاةُ التَّرْمِيذِيِّ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
گرم پانی دوزخیوں کے سر پر ڈالا جائیگا یہاں تک کہ اس کی گرمی سر سے لیکر
پیٹ تک پہنچ جائے گی اور ان چیزوں کو کاٹ ڈالے گی جو پیٹ کے
اندر ہیں اور وہ چیزیں قدموں کی راہ سے نکل جائیں گی۔ اور یہی صہر ہے
جس کا ذکر کلام مجید کی اس آیت میں ہے يَصَبُّ مِنْ قُوْنٍ رَّوْسِهِمُ
الْحَمِيمُ لَيَصَدُّغَانِي بَطُونُهُمْ وَالْجُلُودُ (یعنی ڈالا جائے گا ان کے
سر پر گرم پانی جس سے کھلائی جائے گی وہ چیز جو ان کے پیٹوں

میں ہے اور کھائی جائے گی کھال) اور پھر اس کو ایسا ہی کر دیا جائیگا جیسا وہ تھا۔ (ترمذی)

دوزخیوں کے پینے کا پانی

۵۲۳۵ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ يُسْقَىٰ مِنْ مَّاءٍ
صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ قَالَ يَقْرَبُ إِلَىٰ فِيهِ
فَيَكْرَهُهُ فَإِذَا أَذِنَ مِنْهُ شَرِبَ وَجْهَهُ
وَوَقَعَتْ فَرْوَةٌ رَأْسِهِ فَإِذَا شَرِبَهُ قَطَعَ
أَمْعَاؤُهُ حَتَّىٰ يَخْرُجَ مِنْ دُبُرِهِ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَىٰ
وَسَقَا مَاءً حَبِيمًا فَقَطَعَ أَمْعَاءُ هُمْ
دَيُّقُولُ وَإِنْ لَيْسَتْ غِيْثُؤُا يُغَاثُوا بِسَاءٍ
كَالْمُهْلِ لَيَشْرَبْنَ الْوُجُوْةُ بِشَسِ الشَّرَابِ
رَوَاهُ التَّرْمِيذِيُّ۔

حضرت ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
آیت يُسْقَىٰ مِنْ مَّاءٍ صَدِيدٍ يَتَجَرَّعُهُ (یعنی دوزخیوں کو دوزخیوں کا زرد
پانی پلایا جائیگا جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پیں گے) کے متعلق فرمایا ہے
پانی دوزخیوں کے منہ کے قریب لایا جائے گا۔ جس سے وہ منہ بنائیں
گے پھر جب اس پانی کو منہ میں ڈالا جائے گا تو اس کے منہ کو بھون ڈالے
گا اور اس کے سر کی کھال گر پڑے گی پھر جب وہ پانی پیٹ میں جائے گا
تو آنتوں کو پارہ پارہ کر دے گا۔ یہاں تک کہ وہ آنتیں پانچانہ کے مقام سے
نکل جائیں گی چنانچہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔ اور دوزخیوں کو گرم پانی
پلایا جائیگا۔ جو ان کی آنتوں کو پاش پاش کر دے گا۔ اور خداوند تعالیٰ فرماتا
ہے اگر دوزخی پانی کیلئے فریاد کریں گے تو ان کی فریاد سی اس پانی سے
(ترمذی)

کی جائے گی جو تلچھٹ کی مانند ہوگا۔ جو منہ کو بھون ڈالے گا اور یہ پانی بہت بری پینے کی چیز ہے۔

دوزخ کی چار دیواری

۵۲۳۶ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَسَادِقُ النَّارِ أَرْبَعَةٌ جَدْرٌ كُشِفَ كُلُّ

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
دوزخ کے احاطہ کی چار دیواریں ہونگی ہر دیوار کی موٹائی چالیس

(ترمذی)

برس کے مسافت کے برابر ہوگی۔

جَدَّارِ مَسِيرَةٍ اَرْبَعِينَ سَنَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوزخیوں کی پیپ

حضرت سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر اس زرد پانی کا ایک ڈال جو دوزخیوں کے زخموں سے جاری ہوگا دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا کے سارے آدمی سڑ جائیں (ترمذی)

۵۲۳۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ دَلْوًا مِنْ عَنَانٍ يُهْرَقُ فِي الدُّنْيَا لَأَنَّتِ أَهْلُ الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوزخ کا زقوم

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑھا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَقُوْا اللّٰهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُونَ (خدا تعالیٰ مجھے سے ڈر جس طرح سے ڈرنا چاہیے اور نہ مرد مگر اسلام کی حالت میں) اور پھر فرمایا اگر زقوم کے درخت کا ایک قطرہ پانی دنیا کے کسی گھر میں ٹپکے تو زمین کے بننے والوں کے اسباب زندگی کو نابود و برباد کر دے۔ پھر اس شخص کا کیا حال ہوگا جسکی خوراک زقوم ہوگی۔ (ترمذی)

۵۲۳۸ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى هَذِهِ الْآيَةَ اَتَقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُونَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ فَطْرَةَ بَيْنَ الزُّقُومِ قَطْرَتٍ فِي دَارِ الدُّنْيَا لَأَفْسَدَتْ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ مَعَالِيَهُمْ كَيْفَ يَكُونُ لِعَامَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

دوزخیوں کے منہ کی بد بھٹی

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے الفاظ وَهُمْ فِيهَا كَالْحُجُوجِ (یعنی دوزخی دوزخ میں تیوری چڑھ گئے اور دانت کھولے ہوئے) کے متعلق فرمایا آگ کا فرکے منہ کو بجھون دیگی اس کا ادھر کا ہونٹ اور پر کو سمٹ جائیگا یہاں تک کہ نصف سرتک پہنچے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک آئیگا جو زناں تک پہنچ جائیگا۔ (ترمذی)

۵۲۳۹ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيهَا كَالْحُجُوجِ قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ تَقْلُصُ شَفَتَهُ الْعُلْيَا حَتَّى تَبْلُغَ وَسْطَ رَأْسِهِ وَكَيْتَرُخَى شَفَتَهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوزخی خون کے آنسو روئیں گے

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لوگو! (خدا کے خوف سے) رو۔ اگر نہ رو سکو تو تیرے کلف رو اس لئے کہ دوزخی دوزخ کے اندر روئیں گے۔ اور ان کے آنسو ان کے رخساروں پر اس طرح بہیں گے گویا کہ وہ نالیاں ہیں پھر آنسو ختم ہو جائیں گے اور خون جاری ہوگا۔ اور آنکھوں کو زخمی کر دے گا اگر ان کے آنسوؤں میں کشتی جاری کی جائے تو البتہ وہ چل نکلیں۔ (شرح السنۃ)

۵۲۴۰ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ ابْكُوا فَإِنَّ لَكُمْ تَسْتَطِيعُوا تَتَبَاكُوا فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَبْكُونَ فِي النَّارِ حَتَّى تَسِيلَ دُمُوعُهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ كَأَنَّهُمْ جَدَّادٌ حَتَّى يَنْقُطِعَ الدَّمُوعُ فَتَسِيلَ الدِّمَاءُ فَتَقْرَحُ الْعُيُونُ فَلَوْ أَنَّ سَفْنَا أَنْجِيتُ فِيهَا لَجَرَتْ لَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ

دوزخیوں کی حالت

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخی سخت بھوک میں مبتلا کئے جائیں گے اور جب تک کہ یہ عذاب اس عذاب کے مساوی ہوگا جس میں وہ دوزخی پہلے سے گرفتار رہوں گے پھر وہ بھوک کی شدت سے فریاد کریں گے ان کی فریاد کو سنا جائیگا اور کھانے کے لئے ان کو ضریع دیا جائیگا (ضریع ایک خاردار اور سخت بدبودار

۵۲۴۱ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَقِ عَلَى أَهْلِ النَّارِ الْجُوعُ فَيَعْدِلُ مَا هُمْ فِيهِ مِنَ الْعَذَابِ فَيَسْتَفِيتُونَ نَبِغًا ثَوْنًا بَطْعًا مِنْ ضَرِيعٍ لَا يُبْمَنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ فَيَسْتَغِيثُونَ

بِالطَّعَامِ فَيَعَاثِرُونَ بِطَعَامِ ذِي غَصْبَةٍ
فَيَذْكُرُونَ أَنَّهُمْ كَانُوا يَحْذَرُونَ
الْفُصْصَ فِي الدُّنْيَا بِالشَّرَابِ فَيَسْتَفْخِرُونَ
بِالشَّرَابِ فَيُرْفَعُ إِلَيْهِمُ الْحَمِيمُ
بِكَلَالِيبٍ الْحَدِيدِ فَإِذَا دَانَتْ
مِنْ وُجُوهِهِمْ شَوَتْ وَجُوهُهُمْ فَإِذَا
دَخَلَتْ بُطُونُهُمْ قَطَعَتْ مَا فِي بُطُونِهِمْ
فَيَقُولُونَ ادْعُوا خَزَنَتَنَا جَهَنَّمَ فَيَقُولُونَ
أَكْرَمَتْكَ تَأْتِيكُمْ سُسُكُمُ بِالْبَيْتِ
قَالُوا بَلَىٰ قَالُوا فَادْعُوا وَمَا دُعَاؤُ
الْكُفْرِيِّ إِلَّا فِي ضَلَالٍ قَالِ فَيَقُولُونَ
ادْعُوا مَا لَكُمْ فَيَقُولُونَ يَا مَالِكُ لِيَقْضِ
عَلَيْنَا سَرَّ بَكَ قَالَ فَيُجِيبُهُمْ إِنَّكُمْ
مَاصِيُونَ قَالِ الْأَعْمَشُ نَبِئْتُ أَنَّ
بَيْنَ دُعَائِهِمْ وَإِجَابَتِي مَالِكُ أَيَاهُمْ
أَلْفَ عَامٍ قَالِ فَيَقُولُونَ ادْعُوا سَرَّ بَكُمْ
فَلَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْ سَرَّ بَكُمْ فَيَقُولُونَ
رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْمًا
ضَالِّينَ سَرَّ بَنَا أَخْرِجْنَا مِنْهَا فَإِنْ عُدْنَا
فَارْنَا ظَالِمُونَ قَالِ فَيُجِيبُهُمْ اخْسَئُوا
رُءُوسَكُمْ وَلَا تَكْكَبُوا قَالِ فَعِنْدَ
ذَلِكَ يَسْتَسْأَلُونَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ
وَعِنْدَ ذَلِكَ يَأْخُذُونَ فِي الزُّفِيرِ
وَالْحَسْرَةِ وَالْوَيْلِ قَالِ عَبْدُ اللَّهِ
بُنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَالنَّاسُ لَا يَدْرَعُونَ
هَذَا الْحَدِيثَ سَأَوَاكَ التِّرْمِذِيُّ

گھاس ہے) یہ کھانا انکا پیٹ بھر گیا۔ اور نہ ان کی بھوک کو منع کر گیا
اور وہ دوبارہ فریاد کریں گے اور کھانا مانگیں گے۔ ان کی فریاد کو سنا
جائیگا۔ اور ایسا کھانا دیا جائے گا جو گلے میں اٹک جائے گا۔ یعنی
تو پیٹ میں جائے اور نہ منہ سے باہر آئے پھر ان کو یہ بات یاد آئے
گی کہ دنیا کے اندر جب کوئی چیز گلے میں اٹک جاتی تھی تو وہ اسکو
پانی سے اتار لیا کرتے تھے۔ وہ پانی کیلئے فریاد کریں گے اور ان کو زنجیروں سے
بیکڑ کر گرم پانی پلایا جائیگا۔ پانی پیٹ کے اندر داخل ہوگا تو پیٹ
کی چیزوں کو پارہ پارہ کر دیگا۔ پھر دوزخی آپس میں کہیں گے کہ دوزخ کے
محافظوں سے دعا کرو کہ ہمارے عذاب میں تخفیف ہو جائے) دوزخ
کے محافظ (ان کی درخواست کو سنکر) کہیں گے کیا تمہارے پاس خدا کے
رسول واضح نشانیاں اور دلائل لے کر نہیں آئے تھے، دوزخی کہیں گے
ہاں آئے تھے دوزخ کے محافظ کہیں گے تم خود دعا کرو (یعنی ہم تمہارے لئے دعا
نہیں کرتے تم خود اپنے لئے دعا کرو) اور کافروں کی دعا بالکل بے فائدہ اور بیکار
ہوگی (یعنی خدا انکو نہیں سنے گا) پھر دوزخی آپس میں کہیں گے دوزخ کے
داروغہ کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ دوزخ کے داروغہ (مالک) سے کہیں گے اے
مالک اپنے پروردگار سے دعا کر کہ وہ ہم کو موت دے۔ دوزخ کا داروغہ
کہے گا تم ہمیشہ یہیں (اور اسی حال میں) رہو گے۔ اس حدیث کے ایک
راوی اعش کا بیان ہے کہ مجھ کو بتایا گیا ہے کہ دوزخیوں اور داروغہ دوزخ
کے درمیان جو گفتگو ہوگی اس میں ایک ہزار برس گزر جائیں گے۔ پھر
دوزخی اس طرف سے مایوس ہو کر آپس میں کہیں گے اپنے پروردگار سے
دعا کر کہ تمہارے پروردگار سے بہتر کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ وہ کہیں گے
اے ہمارے پروردگار ہماری بد نصیبی ہم پر غالب آگئی اور ہم گمراہ لوگوں
میں سے ہیں۔ اے پروردگار! ہم کو دوزخ سے نکال اگر ہم اس
کے بعد بھی کفر کی جانب جائیں تو اپنے ادر پر ظلم کرنے والے ہوں گے
خداوند تعالیٰ ان کو جواب دیگا دو ہزار گنتوں کی مانند ذلیل و خوار ہو۔ اور
آئندہ مجھ سے کبھی بات نہ کرو رسول اللہ فرماتے ہیں خدا کا یہ جواب سن کر وہ ہر
بھلائی سے مایوس ہو جائیں گے اور اس کے بعد وہ نالہ و فریاد کرتے رہیں گے اور حسرت و ہنسوس کے ساتھ عذاب برداشت کرتے رہیں گے (ترمذی
ام دارمی فرماتے ہیں محدثین اسے مرفوعاً نقل نہیں کرتے۔

آنحضرت نے اپنی امت کو دوزخ کے عذاب سے پوری طرح آگاہ کر دیا ہے
۵۲۲۲ وَعَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ أَنْذَرْتُكُمْ النَّارَ أَنْذَرْتُكُمْ

حضرت نعمان بن بشیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وعلیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے میں نے تم کو دوزخ کی آگ سے ڈرایا۔ میں نے
تم کو دوزخ کی آگ سے ڈرایا حضور! ان الفاظ کو بار بار فرما رہے تھے۔

النَّاسَ قَمَا نَالَ يَقُولُهَا حَتَّىٰ لَوْ كَانَ فِي مَقَامِي هَذَا سَمِعَهُ أَهْلُ السُّورَةِ وَحَتَّىٰ سَقَطَتْ خَمِيصَتُهُ كَأَنَّهُ عَلَىٰ عِنْدَ رَجُلٍ سَادَاةَ الدَّارِ حَتَّىٰ

اور بلند آواز سے کہہ رہے تھے اتنی بلند آواز سے کہ اگر آپ اس جگہ تشریف فرما ہوتے جہاں میں بیٹھا ہوں تو آپ کی آواز کو بازار والے سن لیتے۔ اور آپ جھوم جھوم کر یہ الفاظ کہتے تھے کہ آپ کی کلمی جو کاندھے پر پڑی تھی پاؤں میں گر پڑی۔ (دارمی)

دوزخیوں کو باندھنے کی زنجیر

۵۲۲۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ رِصَامَةً مِثْلَ هَذِهِ وَأَشَارًا إِلَى مِثْلِ الْجَبْجَمَةِ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَهِيَ مَسِيرَةُ خَمْسِيَّاتٍ سَنَةٍ لَبَلَّغَتْ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ لَمَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا أَوْ فَعَرَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر سیسے کے ایک (گول) ٹکڑے کو جو کھوپڑی کے مانند ہو۔ آسمان سے زمین کی طرف ڈالا جائے جس کا فاصلہ پانچ سو برس کی راہ کا ہے تو وہ ایک رات گزرنے سے پہلے زمین پر پہنچ جائے۔ لیکن اگر اس سیسے کے ٹکڑے کو اس زنجیر کے کنارے سے چھوڑا جائے جس میں دوزخیوں کو باندھا جائیگا۔ تو چالیس برس تک لڑھکتے رہنے کے باوجود اس کی انتہا یا جڑ تک نہ پہنچے گا۔ (ترمذی)

دوزخ کا بہیب نالہ

۵۲۲۴ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي جَهَنَّمَ لَوَادِيًا يُقَالُ لَهَا هَبْهَبٌ يَسْكُنُ كُلَّ جَبَّارٍ سَادَاةَ الدَّارِ حَتَّىٰ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ میں ایک نالہ ہے جس کا نام بہیب ہے، اس نالہ میں ہر اس شخص کو رکھا جائے گا جو منکر اور سرکش ہوگا۔ (دارمی)

فصل سوم

دوزخیوں کی طویل و عریض جسامت

۵۲۲۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَعْظُمُ أَهْلُ النَّارِ فِي النَّارِ حَتَّىٰ أَنْ بَيْنَ شَحْمَةٍ أَوْ ذِي أَحَدٍ هُمْ إِلَىٰ عَاتِقِهَا مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَتَيْ عَامٍ وَإِنْ غُلِظَ جِلْدُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَإِنَّ جِذْرَهُ مِثْلُ أَحَدٍ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ میں دوزخیوں کے بدن بڑے بڑے ہو جائیں گے۔ یہاں تک کہ کان کی نو سے کاندھے تک کا فاصلہ سات سو برس کی راہ کا ہو جائے گا۔ اور جلد کی موٹائی ستر گز کی ہو جائے گی۔ اور دانت اُحد پہاڑ کی مانند۔ (احمد)

دوزخ کے سانپ بچھو

۵۲۲۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي النَّارِ حَيَاتٍ كَأَمْثَالِ الْبَحْنِ تَلْسَعُ أَحَدَهُنَّ اللَّسْعَةُ فَيَجِدُ مَوْتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا وَإِنْ فِي النَّارِ عَقَارِبٌ كَأَمْثَالِ الْبُعَالِ الْمَوْكُفَةِ تَلْسَعُ أَحَدَهُنَّ اللَّسْعَةُ فَيَجِدُ مَوْتَهَا أَرْبَعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوزخ میں بختی اونٹ کے برابر سانپ ہیں یا پانچ ایک مرتبہ کسی کو کاٹے تو اس کا درد اور زہر چالیس برس تک رہے گا۔ اور دوزخ میں پالان بندھے نچروں کے مانند بچھو ہیں ان کے ایک مرتبہ کاٹنے سے زہر کا اثر چالیس سال تک رہے گا۔ (احمد)

جاندہ و سوچ سپرداگ کر دیئے جائیں گے

حسن کہتے ہیں کہ ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ

۵۲۲۷ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ الشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ تَوَكَّنَ مُكَتَوِّانٍ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
فَقَالَ أَحْسَنُ وَمَا ذَنِبُهُمَا فَقَالَ أَحَدُ شَكَّ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعَثِ وَالنُّشُورِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن چاند اور سورج پیر کے
دو ٹکڑوں کے مانند ہوں گے جن کو آگ میں ڈالا جائیگا حسن بصریؒ
نے ابو ہریرہؓ سے پوچھا سورج اور چاند نے کیا گناہ کیا ہے۔ ابو ہریرہؓ
نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا تھا بیان کیا۔
حسنؒ یہ سن کر خاموش ہو گئے (سبقتی)

شقی کون ہے؟

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے، دوزخ میں صرف بد نصیب اہل ہوگا پوچھا گیا یا رسول اللہ!
بد نصیب کون ہے؟ آپؐ فرمایا بد نصیب وہ ہے جس نے خدا کی خوشنودی
و رضا مندی حاصل کرنے کیلئے خدا کی اطاعت نہیں کی اور اس کی نافرمانی
کو ترک نہیں کیا۔ (ابن ماجہ)

۵۲۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا شَقِيٌّ
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ كُفِرَ بَعْدَ
إِلَهِ يَطَاعَتِهِ وَكَرِهَ تَرْكُ لِمَا بِمَعْصِيَةِ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ -

بَابُ خَلْقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی پیدائش کا بیان

فصل اول

جنت اور دوزخ کی شکایت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا۔ دوزخ نے کہا مجھ کو سرکشوں
اور متکبروں کے لئے اختیار کیا گیا ہے جنت نے کہا مجھ کو کیا میرے
اندروں کو در لوگ حقیر و ذلیل لوگ اور وہ لوگ جو بھولے بھالے اور
فریب میں آجانے والے ہیں داخل ہونگے۔ خداوند تعالیٰ نے یہ سن کر
جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے ذلیعہ رحمت خداوندی کا محل
و منظر میں اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہوں تیرے ذریعہ رحم
کرتا ہوں۔ اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں اپنے بندوں میں
سے جس کو چاہتا ہوں تیرے ذریعہ عذاب دیتا ہوں۔ اور تم دونوں میں
سے میں ہر ایک کو بھر دوں گا۔ اور دوزخ تو اس وقت تک نہ بھرے گی جب
تک کہ خداوند تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں نہ رکھ دے گا۔ (جب خدا اپنا
پاؤں رکھ دے گا۔ تو دوزخ) کہے گی بس بس بس۔ اس وقت دوزخ
بھر جائے گی۔ پھر اس کو سمیٹا جائے گا۔ اور اس کے بعض حصوں
کو بعض حصوں میں ملا دیا جائے گا۔ اور خداوند تعالیٰ اپنی مخلوق

۵۲۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ
فَقَالَتِ النَّارُ أُوذِيتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْجَنَّةُ قَمَالِي لَا
يَدْخُلْنِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهَا
وَعَرَّتْ تَهُمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا
أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ
عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي
أُعَذِّبُ بِكَ مَنْ أَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَبِئْسَ
وَاحِدٌ مِنْكُمَا مَلُؤُهَا فَمَا النَّارُ
فَلَا تَمْتَلِي حَتَّى يَضَعَ اللَّهُ رِجْلَهُ يَقُولُ
قَطَّ قَطَّ فَهَذَا لَكَ تَمْتَلِي وَيُذَوِي
بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ مِنْ
خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ

يُنشِئُ لَهَا خَلْقًا مُتَّفَقًا عَلَيْهِ۔
جائے گی، تو اس کے لئے خداوند تعالیٰ اور نئی مخلوق کو پیدا کر دے گا۔
اب وہی جنت (اگر وہ خالی رہے)
(بخاری و مسلم)

دوزخ و جنت کو بھرا جائے گا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوزخ میں برابر لوگوں کو ڈالا جاتا ہے گا۔ اور وہ کہتی ہے گی کہ کچھ اور ہے یہاں تک کہ خداوند بزرگ و بڑا اس میں اپنا پاؤں رکھ دے گا۔ اس وقت دوزخ کے بعض اجزاء بعض میں داخل ہو جائیں گے۔ یعنی دوزخ سمٹ جائیگی۔ اور پھر دوزخ یہ کہے گی۔ بس بس تیری عزت اور تیری بخشش کی قسم میں بھرنے لگی۔ اسی طرح جنت کے اندر مکانات میں زیادتی اور وسعت ہوتی ہے گی۔ یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ ایک نئی مخلوق کو پیدا کرے گا اور جنت کے خالی مکانات کو اس سے بھر دیگا۔ (بخاری و مسلم) اور انس رضی اللہ عنہ کی حدیث "حفت الجنة بالمكاره" ائمہ، کتب التوفیق میں بیان کی گئی۔

۵۴۵۰ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُبْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزِلُ بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يَنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ مُتَّفَقًا عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ حَفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ فِي كِتَابِ الرِّقَاقِ۔

فصل دوم

جنت کو مکروہات نفس سے اور دوزخ کو خواہشات نفس سے گھیر دیا گیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تعالیٰ نے جب جنت کو پیدا کیا تو جبریل علیہ السلام سے فرمایا جاؤ جنت کو دیکھو چنانچہ وہ گئے جنت کو دیکھا اور اس تمام سامان پر نظر ڈالی جو خدا نے جنتیوں کے لئے تیار کیا اور پھر واپس آکر کہا۔ اے پروردگار تیری عزت کی قسم! جو شخص اس جنت کا حال سنے گا۔ وہ اس میں داخل ہونے کی خواہش کرے گا۔ پھر خداوند تعالیٰ نے بہشت کے چاروں طرف شرعی تکالیف کا احاطہ قائم کیا۔ اور اس کے بعد جبریل سے فرمایا جبریل جاؤ۔ اور جنت کو دوبارہ دیکھو۔ چنانچہ جبریل گئے اور جنت کو دوبارہ دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا پروردگار! تیری عزت کی قسم! مجھ کو اندیشہ ہے کہ اب شاید کوئی بھی جنت کے اندر داخل ہونے کی خواہش نہ کرے گا اس کے بعد رسول اللہ نے فرمایا کہ جب خداوند تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا تو فرمایا اے جبریل! جاؤ دوزخ کو دیکھو۔ چنانچہ وہ گئے اور دوزخ کو دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا پروردگار! تیری عزت کی قسم! جو شخص دوزخ کا حال سنے گا وہ کبھی اس میں داخل ہونے کی خواہش نہ کرے گا۔ اس کے بعد خداوند تعالیٰ نے دوزخ کے گرد خواہشات نفسانی اور شہوات کا احاطہ لگایا اور پھر

۵۴۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْجَنَّةَ قَالَ جِبْرِئِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا أَعَدَّ اللَّهُ لِأَهْلِهَا نَبِيهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا ثُمَّ حَفَهَا بِالْمَكَارِهِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِئِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَدْخُلَهَا أَحَدٌ قَالَ فَلَمَّا خَلَقَ اللَّهُ النَّاسَ قَالَ يَا جِبْرِئِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا أَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا خَفَهَا بِالشَّهَوَاتِ ثُمَّ قَالَ يَا جِبْرِئِيلُ اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا قَالَ فَذَهَبَ فَانْظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ

أَيُّ رَبِّ دَعَاكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يُبْقِيَ
أَحَدًا إِلَّا دَخَلَهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو
دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ۔

فرمایا! جبریل جاؤ۔ اب دوزخ کو دیکھو۔ چنانچہ جبریل گئے اور دوزخ
کو دوبارہ دیکھ کر واپس آئے اور عرض کیا پروردگار! تیری عزت
کی قسم مجھ کو اندیشہ ہے کہ اب جو شخص دوزخ کا حال سنے گا وہ اکی
میں داخل ہونے کی خواہش کرے گا۔ (ترمذی، ابو داؤد، نسائی)

فصل سوم

۱۔ حضرت کو جنت و دوزخ کا مشاہدہ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہم کو ناز پر لھائی پھر منبر پر چڑھ کر مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور
فرمایا۔ میں نے ابھی ابھی تم کو ناز پر لھاتے پڑھاتے اس دیوار کے آگے
جنت اور دوزخ کو ایک خاص شکل و صورت میں دیکھا ہے۔ اور میں
کہہ سکتا ہوں کہ آج تک میں نے جس قدر اچھی بری چیزیں دیکھی ہیں وہ جنت
و دوزخ کی اچھائی و برائی کے مقابلہ میں کوئی حیثیت و حقیقت نہیں
رکھتیں۔ (بخاری)

۵۴۵۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا يَوْمًا الصَّلَاةَ ثُمَّ سَأَلَ
الْمُنْبَرِ فَأَشَارَ بِيَدِهِ قَبْلَ قِبْلَتِ
الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُرِيتُ الْآنَ مَذْ
صَلَّيْتُ لَكُمْ الصَّلَاةَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ
تُمَثِّلَتَيْنِ فِي قَبْلِ هَذَا الْجِدَارِ فَلَمَّا دَرَكْتُ الْيَوْمَ
فِي الْحَيْدِ وَالشَّيْءَ سَأَلَهُ الْبُخَارِيُّ۔

بَابُ بَدْءِ الْخَلْقِ وَذِكْرِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

مخلوقات کی پیدائش اور پیغمبروں کا بیان

فصل اول

پہلے اللہ کے سوا کچھ نہ تھا

حضرت عمران بن عمرانؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ نبیلہ بنت تمیم کی ایک جماعت حاضر ہوئی آپ
نے اس کو دیکھ کر فرمایا بنو تمیم میری بشارت کو قبول کر دو یعنی تم مجھ سے
ایسی چیز کو حاصل کرو جو سعادت دارین کی موجب ہو، بنو تمیم نے کہا آپ نے
ہم کو دین کے معاملہ میں بشارت دی دہم نے اس کو قبول کر لیا۔
اب ہم کو کچھ دنیا بھی عطا فرمائیے۔ پھر آپ کی خدمت میں یمن کے لوگوں
کی ایک جماعت حاضر ہوئی۔ آپ نے اس سے فرمایا۔ بنو تمیم نے تو
بشارت کو قبول نہیں کیا۔ یمن والو! تم میری بشارت کو قبول کر لو یمن
والوں نے عرض کیا۔ ہم نے حضور کی بشارت کو قبول کر لیا اور ہم اس
لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں کہ دین کی معلومات آپ سے
حاصل کریں سب سے پہلی بات ہم یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ دنیا کیونکر پیدا ہوئی

۵۴۵۳ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّي كُنْتُ
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ
قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ أَتَبَلُّوْا
الْبَشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَرْتَنَا
فَأَعْطِنَا فَمَا خَلَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ
فَقَالَ أَتَبَلُّوْا الْبَشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ
إِذْ كُنْتُمْ يَقْبَلُهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبَلْنَا
جَنَّتْكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَلِنَسْأَلَكَ
عَنْ أَوَّلِ هَذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ
كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ
وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَكُتِبَ فِي الذِّكْرِ
كُلُّ شَيْءٍ ثُمَّ آتَانِي سَرَجُلٌ فَقَالَ يَا عِزْرَانُ
أَدْرَاكَ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَأَنْطَلَقْتُ
أَطْلُبُهَا وَآيَحُ اللَّهُ لَوْ دِدْتُ أَنَّهَا قَدْ
ذَهَبَتْ وَلَكِنْ أَقْبَرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

اور اس سے پہلے کیا چیز موجود تھی۔ آپ نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ
اللہ تعالیٰ سے پہلے کوئی چیز موجود نہ تھی اور خدا کا عرش پانی کے دریا تھا۔ خداوند
تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھا۔ عمران
بن حصین کہتے ہیں کہ حضورؐ یہ بیان فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور مجھ
سے کہا۔ عمران! اپنی اونٹنی کو تلاش کرو وہ بھاگ گئی ہے۔ چنانچہ میں
اس کو ڈھونڈنے کے لئے چل دیا اور میں اب خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کاش میں نہ اٹھتا خواہ وہ اونٹنی چلی جاتی۔ (بخاری)

آنحضرتؐ نے ابتدائے آفرینش سے روز قیامت تک کے احوال بیان فرما دیئے تھے۔

۵۴۵۲ وَعَنْ عَبْدِ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاخْبَرَنَا عَنْ بَدَأِ الْخَلْقِ حَتَّى
دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَأَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ
حَفِظَ ذَلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَ مَنْ نَسِيَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز
ہمارے درمیان کھڑے ہو کر آغاز پیدائش سے جنت و دوزخ میں داخل
ہونے تک کا ذکر فرمایا جس شخص نے اس بیان کو محفوظ رکھنے کی کوشش
کی محفوظ رکھا اور جس نے کوشش نہیں کی وہ بھول گیا۔ (بخاری)

اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر سبقت لے گئی ہے

۵۴۵۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
كُتِبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يُخْلَقَ الْخَلْقُ إِنَّ رَحْمَتِي
سَبَقَتْ غَضَبِي فَهُمْ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ
الْعَرْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے
ایک کتاب لکھی جس میں یہ الفاظ بھی لکھے ہیں کہ میری رحمت میرے غضب
پر سبقت لے گئی ہے۔ پس یہ الفاظ خدا کے ہاں عرش پر لکھے ہوئے
ہیں۔ (بخاری و مسلم)

ملائکہ جنات اور انسان کا جو ہر تخلیق

۵۴۵۶ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ
مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارٍجٍ
مِنْ نَّارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِنْ مِثْأَوْجِفٍ
لَكُمْ سَوَادُهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کے دھواں سے
بجئے شعلہ سے پیدا کیا گیا ہے اور آدم کو اس چیز سے پیدا کیا گیا ہے جو تم
سے بیان کر دی گئی ہے یعنی جس کا ذکر قرآن مجید میں تمباغے سامنے
موجود ہے (یعنی خَلْقَتْهُ مِنْ تَرَابٍ) دَآدَمَ کو مٹی سے پیدا کیا (مسلم)

بیکر آدم کے بائے میں شیطان کا اظہار خیال؛

۵۴۵۷ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ
تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتَرَكَهُ فَجَعَلَ ابْلِيسُ
يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَأَاهُ أَجْوَفَ عَرَتْ
أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَلَّكَ سَوَادُهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے، جب خداوند تعالیٰ نے آدم کی صورت تیار کی تو جب تک اس نے
چاہا اس کو جنت کے اندر رکھا اس عرصہ میں شیطان آدمؑ کے پتلے کے
گرد پھرتا اس کو دیکھتا اور کہتا تھا کہ یہ کیا چیز ہے پھر جب اس نے دیکھا کہ ایذا
سے خالی ہے تو خیال کیا کہ یہ ایک غیر مضبوط مخلوق ہے۔ (مسلم)

حضرت ابراہیمؑ کا خشنہ

۵۴۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مَلَىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَنَ اِبْرَاهِيْمُ
النَّبِيُّ وَهُوَ ابْنُ ثَمَارِ بْنِ سَنَةَ بِالْقُدُوْمِ
مُسَقَّنٌ عَلَيْهِ۔

فرمایا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اسی برس کی عمر میں بسولے سے اپنا ختنہ
کیا یا یہ کہ ابراہیم علیہ السلام نے مقام قدوم میں اسی برس کی عمر میں
ختنہ کیا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابراہیم کے تین جھوٹ

۲۵۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كُنْ بِ اِبْرَاهِيْمُ
اِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ شَتَيْنٍ مِنْهُنَّ
فِي ذَاتِ اللَّهِ قَوْلُهُ اِنِّي سَقِيْمٌ وَقَوْلُهُ
بَلْ نَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ هَذَا وَقَالَ
بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةُ اِذَا اِنِّي
عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيْلَ
لَهَا اِنَّ هُنَا رَجُلًا مَعَهُ امْرَاَةٌ مِنْ
اَحْسَنِ النَّاسِ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ فَسَاَلَتْ
عَنْهَا مَنْ هَذَا قَالَ اُخْتِيْ فَاتَى سَارَةُ
فَقَالَ لَهَا اِنَّ هَذَا الْجَبَّارُ اِنْ يَعْلَمَ
اَنَّكَ امْرَاَتِيْ يَغْدِبُنِيْ عَلَيْكَ فَاَنْ سَاَلَكَ
فَاُخْبِرِيْهِ اَنَّكَ اُخْتِيْ فَاِنَّكَ اُخْتِيْ
فِي الْاِسْلَامِ لَيْسَ عَلَيَّ وَجْهٌ اِلَّا رَضَى
مُؤْمِنٌ غَيْرِيْ وَغَيْرِكَ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهَا
فَاتَى بِهَا قَامَ اِبْرَاهِيْمُ يُصَلِّيْ فَلََمَّا
دَخَلَتْ ذَهَبَ بَيْنَنَا وَلَهَا بَيْدٌ
فَاُخِذَ دِيْرِيْ نَعَطٌ حَتَّى سَرَكَضَ
بِرَجْلِهِ فَقَالَ اُدْعِ اللَّهَ لِيْ وَلَا اَضْرِكْ
فَدَعَتْ اللَّهَ فَاُطْلِقْ ثُمَّ تَنَاوَلَهَا الثَّانِيَةَ
فَاُخِذَ مِثْلَهَا اَوْ اَشَدَّ فَقَالَ اُدْعِ اللَّهَ
لِيْ وَلَا اَضْرِكْ فَدَعَتْ اللَّهَ فَاُطْلِقْ
فَدَعَا بَعْضُ حَجَبَتِهِ فَقَالَ اِنَّكَ
لَمَّا تَأْتِيْنِيْ يَا اِنْسَانِ اِنَّمَا اَنْتَ نَبِيٌّ
بِشَيْطَانٍ فَاُخِذَ مَهَا هَا جَرَنَاتُهُ
وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فَاَوْمَأَ بِيَدِهِ مَهْمِيْمٌ
قَالَتْ سَاَدَا اللَّهُ كَيْدُ الْكَافِرِ فِي
نَحْرِهِ وَاُخِذَ مَهَا جَرَنَاتُ اَبُو

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی عمر میں صرف تین جھوٹ بولے ان میں
سے دو جھوٹ خدا کے لئے بولے (یعنی خدا کی خوشنودی حاصل کرنے
اور اس کے حکم کو بجالانے کیلئے) ایک مرتبہ تو انھوں نے یہ جھوٹ بولا
کہ میں بیمار ہوں (اور یہ اس وقت جب کہ ان کی قوم اپنی عید میں ان کو
شریک کرنے کے لئے لیجانا چاہتی تھی جہاں بنوں کو پوجا جاتا تھا۔
اور وہ جانا نہیں چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے کہہ دیا کہ میں بیمار ہوں)
اور دوسرا جھوٹ یہ بولا کہ یہ کام بڑے بت نے کیا ہے (اور یہ اس
وقت جب کہ کفار کی عدم موجودگی میں انہوں نے انکے بتوں کو توڑ دالا تھا
اور جب کافروں نے پوچھا کہ ابراہیم یہ کام تم نے کیا ہے۔ تو انھوں نے
کہا۔ میں نے نہیں کیا بڑے بت نے یہ کام کیا ہے) اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے (تیسرے جھوٹ کی بابت یہ) فرمایا کہ ابراہیمؑ اور ان کی بیوی
سارہؑ دشام کی طشہ جارہے تھے کہ ان کا گذر ایک ظالم کے شہر پر ہوا
اس ظالم حاکم کو اطلباء دی گئی کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے جس کے
ساتھ ایک نہایت حسین عورت ہے۔ اس نے آدمی بھیج کر ابراہیمؑ
کو طلب کیا اور پوچھا تمہارے ساتھ کوئی عورت ہے۔ ابراہیمؑ نے
کہا میری بہن ہے۔ اس کے بعد ابراہیمؑ نے واپس آکر سارہؑ سے کہا کہ
اگر اس شہر کے ظالم حاکم کو یہ معلوم ہو گیا کہ تو میری بیوی ہے تو تجھ کو
مجھ سے چھین لے گا۔ اگر وہ تجھ سے پوچھے تو یہ کہنا کہ تو میری بہن ہے۔
اس لئے کہ تو حقیقت میں میری دینی بہن ہے۔ اس وقت دنیا کے
پردہ پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں ہے۔ اور اس اعتبار سے
ہم دونوں دینی بہن اور بھائی ہیں۔ پھر اس ظالم حاکم نے سارہؑ کو
طلب کیا۔ وہ اس کے پاس پہنچیں۔ اور ادھر ابراہیمؑ نماز پڑھنے کھڑے
ہو گئے۔ ساتھ جب اس ظالم حاکم کے سامنے آئیں تو اس نے دست
درازی شروع کی اور ظالم کو پکڑ لیا گیا۔ (یعنی خدا نے اس کو روک دیا
یا اس کو بے حس و حرکت بنا دیا گیا) یا اس کا گلا گھونٹا گیا کہ اس کا سانس
رک گیا، اور وہ زمین پر پاؤں مارنے لگا۔ پھر اس ظالم نے سارہؑ سے
کہا خدا سے میرے لئے دعا کرو کہ وہ مجھ کو اس تکلیف سے نجات

هَرَبْرَةً رَتْلَكَ أَمْ كُمْ يَا بَنِي مَاءِ
السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْكَ۔

(میں تم کو کوئی ضرر نہ پہنچاؤں گا۔ چنانچہ حضرت سارہؑ نے دعا کی اور اس ظالم کو چھوڑ دیا یعنی اسکی تکلیف دور کی گئی) اس نے دوبارہ دعا کی

اس کو اسی طرح پکڑ لیا گیا۔ یا اس کا گلا گھونٹا گیا۔ بلکہ پہلے سے زیادہ سخت۔ اس نے پھر یہی کہا کہ خدا سے میری خلاصی کی دعا کرو۔ میں تم کو کوئی اذیت نہ دوں گا۔ چنانچہ سارہؑ نے پھر دعا کی اور وہ اچھا ہو گیا پھر اس ظالم نے اپنے دربانوں میں سے کسی کو بلایا اور کہا تو میرے پاس انسان کو نہیں لایا ہے۔ بلکہ کسی جن کو لے آیا ہے۔ پھر اس ظالم نے سارہؑ کی خدمت کے لئے ایک لونڈی باجرہ نامی دی۔ اور ان کو واپس بھیج دیا۔ سارہؑ واپس آئیں تو ابراہیمؑ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ ابراہیمؑ نے نماز ہی میں اشارہ سے پوچھا کیا حال ہے۔ اور کینئر گزری سارہؑ نے کہا خداوند تعالیٰ نے اس کافر کے سر کو اسکے سینے میں لوٹا دیا۔ اور اس نے خدمت کیلئے باجرہ کو دیا۔ ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اے آسمان کے پانی کے بیٹو! یہی تمہاری ماں ہے (آسمان کے پانی سے مراد پاک نسب ہے۔)

(بخاری و مسلم)

حضرت ابراہیمؑ، حضرت لوطؑ اور حضرت یوسفؑ سے متعلق بعض اہم واقعات کا ذکر

حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا ہے۔ ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ شک کے مستحق ہیں۔ جب کہ انھوں نے یہ کہا تھا کہ اے پروردگار! تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے مجھ کو دکھائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیمؑ کیا تو میری اس قدرت پر یقین نہیں رکھتا؟ کہا ضرور لیکن میرے قلب کو علم الیقین کے مرتبہ سے فوق عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہونے سے سکون دھین ہو جائے جب ہم کو شک نہیں تو ابراہیمؑ بدرجہ اتم شک کے مستحق نہیں اور خدا لوگوں پر رحم کرے جو ایک سخت جماعت کی بناء تلاش کرتے تھے (یعنی جب لے گوں نے لوطؑ

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَسْرَأْنِي كَيْفَ تَحْيِي الْمَوْتَى وَيَرْحِمُ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ كَبِثْتُ فِي السَّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ لَا جَبْتُ الدَّاعِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْكَ۔

کے مہمانوں کو ستایا۔ تو انھوں نے یہ آرزو کی کہ کاش مجھ میں اتنی قوت ہوتی جن کی مدد سے میں ان لوگوں کی مدافعت کر سکتا) اور میں اگر قید خانہ میں اتنی طویل مدت تک رہتا جتنی مدت یوسفؑ رہے تھے۔ تو یہی بلانے والے کی دعوت کو قبول کر لیتا (اس کا داعی یہ ہے کہ حضرت یوسفؑ نو برس قید خانہ میں رہے۔ پھر جب بادشاہ مصر نے ان کو نجات دینے کے لئے طلب کیا تو حضرت یوسفؑ نے انکار کر دیا اور کہہ دیا جب تک عورتوں سے میری پاکیزگی کی شہادت نہ ملے گی جائے میں قید خانہ سے باہر نہ آؤں گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت موسیٰؑ اور ایدہ بنی اسرائیل

حضرت ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے موسیٰؑ علیہ السلام ایک نہایت شرمیلے اور پردہ دار آدمی تھے اس قدر حیا دار کہ ان کے جسم اور جلد کا کوئی حصہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ پس بنو اسرائیل کے کچھ لوگوں نے ان کو تکلیف دینے کا ارادہ کیا اور یہ کہنا شروع کیا کہ موسیٰؑ اپنے بدن کو اس قدر احتیاط سے صرف اسلئے ڈھانکتے ہیں کہ ان کے جسم میں کوئی عیب ہے یا تو برص ہے (کوڑھ) ہے یا خبیثہ پھولے ہوئے ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ جو عیب ان پر لگا یا جا رہا ہے اس سے ان کو پاک و صاف کر کے دکھائے۔ چنانچہ ایک روز مرثیٰ علیہ السلام کسی تنہائی کے مقام پر نہانے کیلئے گئے اور کپڑے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مُوسَى كَانَ سَاجِدًا حَيًّا سَيِّدًا لَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتَحْيَاءً فَإِذَا هُوَ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا لَسْتَرَهُذَا التَّسْتَرُ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ يَجِدُهُ إِمَّا بَرَصٌ أَوْ دَرَّةٌ وَإِنَّ اللَّهَ أَرَادَ أَنْ يَبْدُوَهُ فَخَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ لِيُغْسِلَ فَوْضَعَهُ ثَوْبًا عَلَى حَجَرٍ نَفَرًا لِحَجَرٍ بِثَوْبِهِ فَجَمَعَ

مُوسَىٰ فِي آثَرِهِ يَقُولُ تَرْبِي يَا حَجَرُ تَرْبِي
يَا حَجَرُ حَتَّىٰ انْتَهَىٰ إِلَىٰ مَلَأٍ مِنْ بَنِي
إِسْرَائِيلَ فَرَادَاهُ عُرْيَانًا أَحْسَنَ مَا خَلَقَ
اللَّهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا بِمُوسَىٰ مِنْ بَأْسٍ
وَإِذَا تَرْبِي تَرْبِي فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا
فَوَاللَّهِ إِنَّ يَا حَجَرَ لَنَدَبًا مِنْ أَثَرِ ضَرْبِهِ
ثَلَاثٌ أَوْ أَرْبَعٌ أَوْ خَمْسٌ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ -
کرے لیا اور پتھر کو لالٹھی سے مارنا شروع کیا۔ خدا کی قسم اس پتھر پر موسیٰ کے مارنے کے نشان موجود ہیں تین نشان یا چار۔ یا پانچ۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ایوبؑ کا ایک واقعہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایوب
علیہ السلام تنگے ہمارے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گریں اور ایوب
علیہ السلام نے ان کو سمیٹ سمیٹ کر کپڑے میں بھرن شروع کیا
خداوند تعالیٰ نے انکو فرمایا۔ اے ایوب! کیا ہم نے تجھ کو اسی سے بے
نیاز نہیں کر دیا ہے (یعنی سونے اور مال و دولت سے کہ تو ان ٹڈیوں کو
جمع کر کے بھر رہا ہے) ایوب علیہ السلام نے فرمایا رہاں نیری عزت کی قسم
تو نے مجھ کو سونے سے بے پروا بنا دیا ہے لیکن میں نیری رحمت و برکت
کی زیادتی سے بے پروا نہیں۔ (بخاری)

۵۲۶۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَيُّوبُ
يَعْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ
مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْشِي فِي
ثَوْبٍ كَسَادَاهَا سُبًّا يَا أَيُّوبُ أَلَمْ
أَكُنْ أَغْنَيْتَكَ عَمَّا تَدْرِي قَالَ بَلَىٰ وَ
عَزَّيْكَ وَلَكِنْ لَا غِنَىٰ بِي عَنْ بَرَكَتِكَ
مَادَا الْبُخَارِيُّ -

ایک نبیؑ کو دوسرے نبیؑ کے مقابلہ پر بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی کے
درمیان بدکلامی ہوئی مسلمان نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمدؐ
کو ساری دنیا کے لوگوں پر مبعوث فرمایا۔ یہودی نے کہا قسم ہے اس
ذات کی جس نے موسیٰؑ کو ساری دنیا کے لئے برگزیدہ فرمایا (یعنی دونوں
میں سے ہر شخص اپنے نبی کی برگزیدگی کو درست و صحیح کہتا تھا) مسلمان
دکواس پر غصہ آگیا اور اس نے یہودی کے منہ پر ایک طمانچہ مارا یہودی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور واقعہ عرض کیا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس مسلمان کو بلایا اور اس سے واقعہ پوچھا اس نے حقیقت
حال سے آپ کو آگاہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یقین کے بیانات سن کر فرمایا
مجھ کو موسیٰ علیہ السلام سے بہتر قرار نہ دو اس لئے کہ قیامت کے دن (صور پھٹنے پر)
لوگ بیہوش ہو کر گر پڑیں گے اور ان کے ساتھ میں بھی بیہوش ہو کر گر
پڑوں گا پھر سب سے پہلا شخص میں ہوں گا۔ جس کو ہوش آئے گا
میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا پایہ پکڑے کھڑے ہیں۔

۵۲۶۳ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَدْبَرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
دَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي
اصْطَفَىٰ مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ
الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَىٰ مُوسَىٰ عَلَى الْعَالَمِينَ
فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ
الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ
أَمْرِهِ وَأَمْرَ الْمُسْلِمِ فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ
فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَىٰ مُوسَىٰ فَإِنَّ
النَّاسَ يَصْهَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْحَقُ
مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفَيَّقُ فَإِذَا مُوسَىٰ

بَا طِشُّ رَجَائِبِ الْعَرِشِ فَلَا أُدْرِي
كَانَ فِي مَنْ صَعِقَ فَأَنَّى قُبِّلِي أَوْ كَانَ
فِي مَنْ اسْتَشْنَى اللَّهَ وَفِي سَادَاتِي فَلَا
أَدْرِي أَحْوَسَبَ بِصَحْفِهِ يَوْمَ الظُّورِ أَوْ لَبِثَ
قُبِّلِي وَلَا أَقُولُ إِنِّي أَحَدٌ أَوْ فَضَّلُ مَنْ يُؤَسُّ
بْنِ مَتَّى وَفِي رَدَائِيَّتِي أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَا تُخْبِرُوا
بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي
سَادَاتِي أَبِي هُرَيْرَةَ لَا تَفْضَلُوا بَيْنَ
أَنْبِيَاءِ اللَّهِ -

میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ بیہوش ہو کر گرے تھے اور مجھ سے پہلے
ان کو ہوش آگیا تھا۔ یا خداوند تعالیٰ نے ان کو بیہوشی سے منتقلی کر
دیا تھا۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اپنے فرمایا میں نہیں کہہ سکتا
کہ طور پر بیہوش ہو کر گر پڑنا آج کے دن حساب میں شمار ہو گیا (اور وہ
بیہوش ہو کر نہیں گرے) یا بیہوش ہو کر گرے تھے لیکن مجھ سے پہلے ان کو
ہوش آگیا تھا پھر اپنے فرمایا میں یہ بھی نہیں کہتا کہ کوئی شخص یونسؑ
بن مٹی سے انفل ہے اور ابوسعید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انبیاء
میں سے کسی کو کسی پر ترجیح نہ دو (بخاری و مسلم) اور ابوہریرہ کی روایت میں ہے کہ خدا
کے انبیاء علیہ السلام کے درمیان کسی کو فضیلت نہ دو۔

حضرت یونسؑ

۵۲۶۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَتَّبِعُنِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنِّي خَيْرُ
مَنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِي رَدَائِيَّتِي لِلْبُخَارِيِّ
قَالَ مَنْ قَالَ أَنَا خَيْرُ مَنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ

سے متعلق ایک روایت
حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کسی شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں یونس بن مٹی سے بہتر ہوں۔
(بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جس شخص
نے یہ کہا کہ میں یونس بن مٹی سے بہتر ہوں مجھوتا ہے۔

حضرت خضرؑ کا ذکر

۵۲۶۵ وَعَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي تَلَهُ
الْخَضِرُ طَبَعَ كَافِرًا لَوْ عَاشَ لَا رَهَقَ أَبُو يَدٍ
طَغْيَانًا وَكَفَرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابی بن کعبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے جس لڑکے کو مار ڈالا تھا۔ وہ کفر کی فطرت
پر پیدا کیا گیا تھا اگر وہ زندہ رہتا تو اپنے مال باپ کو کفر و طغیان
میں مبتلا کر دیتا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت موسیٰؑ کی وجہ تسمیہ

۵۲۶۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِأَنَّهُ
جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ
خَلْفِهِ خَضِرًا أَوْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام کا نام خضر اس لئے رکھا گیا کہ وہ ایک خشک
سفید زمین پر بیٹھے تھے کہ یکایک وہاں سبزہ پیدا ہو گیا اور
لہلانے لگا۔ (بخاری)

حضرت موسیٰؑ اور موت کا فرشتہ؟

۵۲۶۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى
مُوسَى ابْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَكَ أَجِبُ رَبِّكَ
قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ
فَفَقَّهَا فَقَالَ فَدَجَّعَ الْمَلَكُ إِلَى اللَّهِ
تَعَالَى فَقَالَ إِنَّكَ أُرْسِلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ
لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَّأَ عَيْنِي قَالَ فَدَدَّ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
ملک الموت (فرشتہ موت) موسیٰ بن عمران علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا
اپنے پروردگار کا حکم قبول کرو (یعنی خدا تعالیٰ کے حکم سے میں تمہاری
جان قبض کرنے آیا ہوں) موسیٰ علیہ السلام نے اس کے منہ پر
ٹھانچہ مارا جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی۔ ملک الموت خدا کی
خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ پروردگار نے مجھے ایسے بندے کے
پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی۔ رسول خدا

اللَّهُ إِلَيَّ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي
فَقُلِ الْحَيَاةَ تَرْيِدُ فَإِنْ كُنْتَ
تَرْيِدُ الْحَيَاةَ فَضَعُ يَدَاكَ عَلَى مَنْ
تَوْسٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدَاكَ مِنْ شَعْرَةٍ
فَأَنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ
مَا قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالآنَ مِنْ
قَرِيبٍ رَبُّكَ أَدْنَى مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ
رَمِيَةِ الْحَجَرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَوَأْنِي عِنْدَهُ لَا سَأَيْتُكُمْ
قَبْرَهُ إِلَى جَنْبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكُتَيْبِ
الْأَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا نے ملک الموت کی آنکھ بھیری اور فرمایا وہاں
میرے بندے کے پاس جا اور کہہ کیا تو زیادہ زندگی چاہتا ہے۔ اگر اس کی
خواہش ہے تو اپنا ہاتھ بیل کی پشت پر رکھ جس قدر بال تیرے ہاتھ کے
نیچے آجائیں اسی قدر تیری زندگی بڑھادی جائے گی (یعنی تیری زندگی میں
بالوں کے برابر سال بڑھا دیے جائیں گے) موسیٰ علیہ السلام نے یہ پیام
سن کر کہا پھر کیا ہوگا (یعنی اتنے سال گزر جانے کے بعد کیا ہوگا) ملک الموت
نے کہا پھر تم کو مرنا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا تو میں موت کو ابھی قبول
کرنا ہوں اسے پروردگار مجھ کو ارض مقدس سے قریب کر دے (یعنی
بیت المقدس سے) اگرچہ ایک پھینکے ہوئے پتھر کے برابر ہو۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان کر کے فرمایا خدا کی قسم! اگر میں بیت المقدس کو قریب
ہونا تو تم کو موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھا دیتا جو سر راہ بیت کے ایک سرخ
تودہ کے قریب واقع ہے۔ (بخاری و مسلم)

انبیاء کے علمے

۵۶۶۸ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى ضَرْبُ
مِنَ الْجِبَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شُعُوَّةٍ وَرَأَيْتُ
عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا
عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ
بِهِ شَبَهًا مَا جِئْتُكُمْ لِنَفْسِي وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ فَإِذَا
أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دَجِيتُ بِنَ خَلِيفَةِ رِوَاهُ مُسْلِمٌ
۵۶۶۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بَنِي
مُوسَى رَجُلًا إِذَا مَرَّ كَرَأَى الْأَجْعَدَ أَكَاثًا
مِنْ رِجَالِ شُعُوَّةٍ وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا
مَرْبُوعًا الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ
سَبَطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَا لِكَا خَايَرِنَ
الدَّارِ وَالِدَ الْجَالِ فِي آيَاتِ آسَ هُنَّ
اللَّهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مَدِيَّةٍ مِنْ لِقَائِهِ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے معراج
(میں) انبیاء میرے سامنے لائے گئے میں نے دیکھا موسیٰ نجیف اور
دبیلے ہیں۔ گویا کہ وہ قبیلہ شعوہ کے آدمیوں میں سے ہیں۔ اور میں نے
عیسے کو دیکھا۔ جن لوگوں کو میں نے دیکھا ان میں سے عروہ بن مسعود ان
سے بہت مشابہ ہیں اور میں نے ابراہیم کو دیکھا جو تمباکے دوست
(یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سے بہت مشابہ ہیں۔ اور میں نے جبریلؑ
کو دیکھا جو وجیہ بن خلیفہؑ سے مشابہ ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
شب معراج میں میں نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا جو دراز قد گندم گون تھے
اور جس کے بال گھونگر یاے تھے گویا کہ وہ قبیلہ شعوہ کے ایک آدمی ہیں
اور میں نے عیسے علیہ السلام کو دیکھا جو پیدائش کے اعتبار سے متوسط
قد و قامت۔ ان کا رنگ سرخ و سفید تھا اور سر کے بال سیدھے تھے اور
میں نے دوزخ کے داروغہ (مالک) کو دیکھا اور دجال کو دیکھا۔ اور
ان دونوں کو ان علامات میں دیکھا جو خداوند تعالیٰ نے آپ کو دکھائیں
اس لئے اے مخاطب ان کے دیکھنے اور ان سے ملنے میں تو کوئی شک نہ
کر (آخری جملہ راوی کا ہے) (بخاری و مسلم)

شب معراج میں انبیاء سے ملاقات اور آنحضرتؐ کا پیالہ شراب قبول کرنے سے انکار

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

۵۶۷۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرَى بِي لَقِيتُ
مُوسَى فَتَعْنَتْهُ فَإِذَا رَجُلٌ مُضْطَرِبٌ
رَجُلُ الشَّجَرِ كَانَتْ مِنْ رِجَالِ شَلُوءَةٍ
وَلَقِيتُ عِيسَى رَبْعَتًا أَحْمَرَ كَانَتْ خَرَجَ
مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَامَ وَرَأَيْتُ
إِبْرَاهِيمَ وَآلَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهَا قَالَ
فَأَنْتُمْ يَا بَنَاتَيْنِ أَحَدُهُمَا لَبَنٌ وَالْآخَرُ
فَيْبُهَا خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْهُمَا شِئْتِ
فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هَذِهِ
الْفِطْرَةُ أَمَا نَكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ عَرِثَتْ
أُمَّتُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ہے شب معراج میں میں موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی۔ یہ فرما کر
آپ نے موسیٰ کی صفت بیان کی اور فرمایا وہ ایک مضطرب (خوف
خدا سے کانپنے والے) آدمی ہیں۔ سر کے بال گھونگھریالے اور نہ بالکل
سیدھے گویا کہ وہ قبیلہ شلوۃ کے ایک مرد ہیں اور میں نے عیسیٰ علیہ السلام
سے ملاقات کی جو متوسط قامت اور سرخ رنگ ہیں گویا ابھی حمام
سے نکلے ہیں۔ اور میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا اور ان کی اولاد
میں میں ان سے بہت مشابہ ہوں۔ پھر مجھ کو دو برتن دیئے
گئے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب اور مجھ سے
کہا گیا ان میں جس کو پسند کر دے۔ میں نے دودھ کو لے لیا اور پی لیا پھر
مجھ سے کہا گیا تجھ کو فطرت کی راہ دکھائی گئی (یعنی خدا نے تجھ کو دین اسلام
کی ہدایت کی) اگر تو شراب کو لے لیتا تو تیری امت گمراہ ہو جاتی (بخاری و مسلم)

انبیاء اس دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی اعمال خیر کرتے ہیں

۵۴۱۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَرُّنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ
فَمَرَرْنَا بِوَادٍ فَقَالَ أَيُّ وَادٍ هَذَا فَقَالُوا
وَادِي الْأَنْزَارِ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى
فَكَرَّمَن لَوْ يَدُ وَشَعْرُهُ شَيْئًا وَاجْتَمَعَ
إِصْبَعِيهِ فِي أُذُنِيهِ لَدُ جَوَارِي إِلَى اللَّهِ
بِالتَّلْبِيَةِ مَا نَا بِهَذَا الْوَادِي قَالَ ثُمَّ
سَرُّنَا حَتَّى آتَيْنَا عَلَى ثَنِيَّةٍ فَقَالَ أَيُّ
ثَنِيَّةٍ هَذِهِ قَالُوا هَرَشَاءُ دُلْفَتْ فَقَالَ
كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُوسُفَ عَلَى نَاقَتِهِ حَمْرَاءَ
عَلَيْهِ جُبَّةٌ صُورٌ خَطَامُ نَاقَتِهِ
خُلِيَّةٌ مَا نَا بِهَذَا الْوَادِي مُلْكِيًا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ہم نے مکہ اور مدینہ کے درمیان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا ہم جب ایک جنگل میں پہنچے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون جنگل ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ وادی
انزرق ہے۔ آپ نے فرمایا گویا کہ میں اس وقت موسیٰ علیہ السلام کی
طہر دیکھ رہا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا
رنگ اور بالوں کی کیفیت بیان کی اور کہا میں گویا دیکھ رہا ہوں موسیٰ
اس جنگل سے کانوں کے اندر انگلیاں دیئے ہوئے۔ لبیک لبیک
بلند آواز سے کہتے ہوئے گذر رہے ہیں۔ یہاں سے ہم آگے بڑھے اور
ثنیہ پر پہنچے (ثنیہ وہ راستہ ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان ہے)۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کونسی ثنیہ ہے تو لوگوں نے عرض
کیا ہرشی ہے۔ یا لغت ہے۔ آپ نے فرمایا گویا کہ میں یوسف کی طہر
دیکھ رہا ہوں جو سرخ اونٹنی پر سوار ہیں اور اونٹنی جبہ پہنے ہوئے ہیں ان
کی اونٹنی کی ہمارے گھوروں کے دخت کے پوست کی ہے اور اس وادی
سے لبیک کہتے گذر رہے ہیں۔ (مسلم)

حضرت داؤد کا ذکر

۵۴۲۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ الْقُرْآنُ
فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَاوَابِّهِ فَتُسَرِّجُ فَيَقْرَأُ
الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسَرِّجَ دَوَابَّ وَلَا يَأْكُلُ
إِلَّا مِنْ عَمَلٍ يَكُونُ بِرَفَاةٍ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے۔ داؤد علیہ السلام پر زبور کا پڑھنا آسان کر دیا گیا وہ اپنے جانور
پر زین کنے کا حکم دیتے اور زین کے جانے سے پہلے زبور پڑھ لیتے
(یعنی تمام کمال) اور داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے کب کر کے
کھاتے تھے۔ (بخاری)

ایک قضیہ میں حضرت داؤد اور حضرت سلیمانؑ کے الگ الگ فیصلے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دو عورتیں تھیں اور دونوں کے پاس ایک ایک بیٹا تھا۔ بیٹا یا آیا اور ایک کے بیٹے کو لے گیا۔ دونوں عورتوں میں اس پر جھگڑا ہوا۔ ایک نے کہا تیرے بیٹے کو بیٹا لے گیا۔ اور دوسری نے کہا تیرے بیٹے کو بیٹا لے گیا۔ دونوں عورتیں اپنا معاملہ داؤد علیہ السلام کے پاس لے گئیں۔ داؤد علیہ السلام نے راکا بڑی عمر والی کو دے دیا۔ پھر دونوں عورتیں سلیمان علیہ السلام کے پاس گئیں اور قضیہ بیان کیا سلیمان نے کہا ایک چھری لاؤ میں اس راکے کے دو ٹکڑے کر دوں چھوٹی عمر کی عورت نے کہا خدا آپ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے یہ راکا بڑی عورت ہی کو دے دیجئے اسی کا ہے۔ آپ نے راکا چھوٹی عورت کو دے دیا۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۴۳ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ امْرَأَتَانِ فَحَمَلَتَا ابْنًا هُمَا جَاءَ النَّبِيُّ فَذَهَبَ بِابْنِ أَحَدِهِمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهُمَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ فَقَالَتْ الْآخَرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكَ فَخَرَجَتَا كَمَتَا إِلَى دَاوُدَ فَقَضَىٰ بِابْنِ الْكُبْرَىٰ فَخَرَجَتَا عَلَىٰ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ أَمْسُوْنِي بِالسَّيْكَيْنِ أَشَقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصَّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَا ابْنُهَا فَقَضَىٰ بِهِ لِلصَّغْرَىٰ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمَا -

حضرت سلیمان کا ایک واقعہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (ایک روز) سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ آج رات میں نوے عورتوں سے اور ایک دایت میں ہے تو عورتوں سے جماع کر دوں گا اور ان میں سے ہر عورت ایک سوار جنے گی جو خدا کی راہ میں لڑے گا۔ فرشتہ نے سلیمان علیہ السلام سے کہا۔ انشا اللہ تم کہو لیکن انہوں نے انشا اللہ تم نہیں کہا اور فرشتہ کے یاد دلانے پر بھی بھول گئے۔ اور عورتوں سے جماعت کی لیکن ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور وہ بھی آدھا مرد بنی اور قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر سلیمان انشا اللہ کہہ لیتے تو ساری عورتیں راک کے جنین اور وہ البتہ سوار ہو کر خدا کی راہ میں جہاد کرتے۔ (بخاری و مسلم)

۵۴۴۴ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَا طُوقَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً وَفِي دَوَابِّهِمَا امْرَأَةٌ كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ أَلَمْ يَكُنْ قُلُوبُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةً وَاحِدَةً جَاءَتْ بِشَيْءٍ رَجُلٍ وَأَيُّمُ الْإِنْسَانِ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمَا -

کمانا نبی کی سنت ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حضرت ذکریا علیہ السلام بڑھی بڑھی کا کام کر رہے تھے۔ (بخاری)

۵۴۴۵ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّا نَجَّارًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت عیسیٰؑ اور حضرت کا باہمی قرب و تعلق

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا اور آخرت میں عیسیٰ بن مریمؑ سے میں بہت قریب اور متصل ہوں۔ دونوں کے درمیان کسی نبی کا فاصلہ نہیں ہے اور آخر میں حضرت عیسیٰ آپ کے نائب ہوں گے اور انبیاء و سونیلے بھائی ہیں (یعنی سب کے

۵۴۴۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْأَوَّلَىٰ وَالْآخِرَةِ الْأَنْبِيَاءُ خَوْفٌ مِنْ خَلَّاتٍ وَأُمَمٌ تَهْتَمُّ شَيْئًا

وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ وَلَكِنَّ بَيْنَنَا نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔
 باپ ایک ہیں اور مابین مختلف ہیں۔ اور تمام انبیاء کا ایک دین
 و مذہب ہے اور ہمارے (یعنی حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عیسیٰ کی فضیلت

وَعَنْمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَطْعُنُ الشَّيْطَانَ فِي جُنْبِيهِ بِاصْبَعِيهِ حِينَ يُولَدُ غَيْرَ نَيْسَى ابْنِ مَرْجَرٍ ذَهَبَ يَطْعُنُ قَطْعَنَ فِي الْحُجَابِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہے ہر انسان کے پیلو میں شیطان اپنی دو انگلیوں سے کچھ کے دیتا ہے
 جب کہ وہ پیدا ہوتا ہے۔ سوائے عیسیٰ بن مریم کے اس نے ان کو
 کچھ کئے کا ارادہ کیا تھا لیکن وہ پردہ میں کچھ کا دے سکا۔ (بخاری و مسلم)

باکمال عورتوں کا ذکر

وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَتْ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرًا وَكَثُرَ كَيْمُلٌ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ وَفَضْلًا عَالِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الذَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ يَأْخِذُ الْبَرِّيَّةَ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ الْكُذِّمُ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمرٍ الْكُذِّيمُ ابْنُ الْكَلْبِ فِي بَابِ الْمَفَاخِرَةِ وَالْحَصِيَّةِ۔
 حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 ہے مردوں میں بہت سے کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں مریم بنت
 عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے سوا کوئی کامل نہیں ہوئی اور دوسری عورتوں
 پر عائشہؓ کو فضیلت حاصل ہے جو زبرد کو دوسرے کھانوں پر (بخاری و مسلم)
 اور انسؓ کی حدیث یا خیر البریۃ الخ اور ابو ہریرہؓ نہ حدیث اَنَّ النَّاسَ الْكُذِّمُ الخ
 ابن عمرؓ کی حدیث مَفَاخِرَةُ اور عَصِيَّةِ کے باب میں
 بیان کی گئی۔

فصل دوم

خدا کے بارے میں ایک سوال

وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ رَبَّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا تَوْفَتْهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرَشَهُ عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْعَمَاءُ أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ۔
 حضرت ابو رزینؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اپنی مخلوقات کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارے پروردگار کہاں تھا۔
 آپؐ فرمایا عماء میں تھا (یعنی باریک ابر) نہ اس کے نیچے ہوا تھی اور نہ اوپر
 اور پیدا کیا خدا نے اپنا عرش پانی پر (ترمذی) یزید بن ہارون کہتے ہیں کہ
 عماء سے بیزار ہے کہ اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی۔

آسمانوں کا ذکر

وَعَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَوَاهُ أَنَسٌ كَانَ جَالِسًا فِي الْبُطْحَاءِ فِي عَصَابَةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيهِمْ نَهَبَتْ صَحَابَتُهُ نَظَرُوا إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ مَلَأْتُمْ هَذِهِ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوا أَرَأَيْتَ إِنْ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوا وَالْعَنَانَ قَالَ هَلْ تَدْرُدُونَ مَا بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا تَدْرِي۔
 حضرت عباسؓ بن عبد المطلبؓ کہتے ہیں کہ وہ مقام بطحی میں لوگوں
 کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس
 جماعت میں شامل تھے کہ ابراہیمؑ ٹکڑا اگر دار لوگوں نے اس ابراہیمؑ
 دیکھا سوا، اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کو کیا کہتے ہو لوگوں نے عرض
 کیا یہ سحاب (ابر) ہے۔ فرمایا اور مزن بھی اس کو کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں
 مزن بھی اس کو کہتے ہیں۔ فرمایا۔ اور عنان بھی کہتے ہو۔ عرض کیا۔ ہاں عنان
 بھی کہتے ہیں پھر فرمایا۔ تم کو معلوم ہے۔ آسمان اور زمین کے درمیان کس
 قدر فاصلہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ ہم نہیں جانتے۔ فرمایا۔ آسمان او

قَالَ إِنَّ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا مَادًّا جَدَّةً وَإِنَّمَا
إِشْتِنَانِ أَرْتُلْتُ وَ سَبْعُونَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ
الَّتِي قَوْتَهَا كَذَلِكَ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ
ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَعْلَاهُ
وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ قَوْتُ
ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَانِ فِيهِنَّ وَ
وَرَكِبَهُنَّ مِثْلَ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى
ظُهُورِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مَا
بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللَّهُ قَوْتُ ذَلِكَ سَادَةُ
الْأَرْبَعِينَ وَابْنُ دَاوُدَ -

زمین کے درمیان اکثر یا بہتر دراوی کا شک ہے (برس کی مسافت پر اور
 اس کے اوپر جو در دوسرا آسمان ہے۔ وہ بھی اس آسمان سے اسی قدر
 ہے۔ اسی طرح آپ نے سائنوں آسمان کا حال بیان کیا۔ پھر فرمایا۔
 ساتویں آسمان کے اوپر ایک بڑا دریا ہے۔ اور اس دریا کی تہ اور پانی
 کی سطح کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے۔ جتنا کہ ایک آسمان سے
 دوسرے آسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ پھر اس دریا کے اوپر آٹھ
 فرشتے ہیں جو پہاڑی بکریوں کے مانند ہیں ان کے کھردل اور کولہوں
 کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے پھر ان فرشتوں کی پشت پر عرش ہے
 اور عرش کے نیچے کے حصے اور اوپر کے حصے کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ
 ہے اور اس عرش کے اوپر خدا تعالیٰ ہے۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

عشریں الہی کا ذکر

٥٨١ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جَاهِدَاتِ الْإِنْسَ وَجَاعَ
الْعِيَالُ وَنُهَكْتَ الْأَمْوَالُ وَهَلَكْتَ الْأَنْعَامُ
فَاِسْتَسْقِ اللَّهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفَعُ بِكَ
عَلَى اللَّهِ وَنَسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَيْكَ فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ
اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ فَمَا زَالَ يُسِيحُ حَتَّى
عَرِنَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ اصْصَحَا بِرَأْسِهِ
قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يَسْتَشْفَعُ بِاللَّهِ عَلَى
أَحَدٍ شَأْنُ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَيْحَكَ
أَتَدْرِي اللَّهَ إِنَّ عَرْشَهُ عَلَى سَمَوَاتِهِ
هَكَذَا وَقَالَ يَا صَارِعَهُ مِثْلَ الْقُبَّةِ
عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَأَطْلُبُهُ أَطْلُبُ الرَّجُلَ
بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

حضرت جبریل علیہ السلام کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا جانیں تکلیف میں ڈالی گئیں۔

عیال بھوکے مر رہے ہیں۔ مال برباد اور مویشی ہلاک ہو رہے ہیں۔ خدا سے بارش کی دعا فرمائیے۔ ہم آپ کو خدا کے ہاں اپنا شفیع مقرر کرنے اور آپ کی عظمت و بزرگی کو وسیلہ قرار دیکر بارش چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو آپ کے پاس شفیع مقرر کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سکر) فرمایا خدا تعالیٰ پاک ہے۔ بار بار آپ ہی الفاظ فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کے چہرہ کے تغیر کو محسوس کر کے صحابہ کے چہرے بھی متغیر ہو گئے۔ پھر آپ نے دیہاتی سے فرمایا تجھ پر افسوس ہے۔ خدا کے ساتھ کسی کے ہاں شفاعت نہیں کی جاتی اور خدا کو وسیلہ بنایا جاسکتا ہے۔ خدا کی شان اس سے بزرگ و بڑتر ہے۔ تجھ پر افسوس ہے۔ تو جانتا ہے خدا کی عظمت کیا ہے اس کا عرش اس کے آسمانوں کو محیط ہے۔ اس طرح سے یہ فرمایا کہ آپ نے ہاتھ کو تہ کی صورت میں بنایا اور دکھایا جس طرح یہ ہاتھ کسی چیز کو گھیر لیتا ہے۔ اسی طرح اس کا عرش آسمانوں کو گھیرے ہوئے ہے اور پھر فرمایا کہ عرش باوجود اس قدر بڑا ہونے کے اس طرح بولتا ہے جس طرح اونٹ کا کجاوہ بولتا ہے جب اس پر کوئی سوار ہوتا ہے (ابوداؤد)

وہ فرشتے جو عرش الہی کو اٹھائے ہوئے ہیں

۲۵۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ
لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُذِنَ لِي أَنْ
أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ مِنْ

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو امانت دی گئی ہے کہ میں خدا کے ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کا حال بیان کروں جو عرش الہی کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ اس فرشتہ کی کان

کی لڑے کندھے تک کا درمیانی فاصلہ سات سو برس کی مسافت
(ابوداؤد) ہے۔

حَمَلَةُ الْعُرْشِ اَنْ مَابَيْنَ شَحْمَةِ اَذْنَيْهِ اِلَى عَاتِقَيْهِ
مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ سَوَادَةُ ابُو دَاوُدَ۔

دیدار الہی اور حضرت جبرائیل

حضرت زرارہ ابن ابی ادنیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا آپ پروردگار کو دکھا ہے یہ سنکر جبریل
کاہنے لگے۔ اور کہا محمد! میرے درخدا کے درمیان نور کے ستر پر ہے یہ اگر
ان پرورد میں سے کسی کے قریب ہو جاؤں تو جل جاؤں (مصابیح)

۵۲۸۳ وَعَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَبِي ادْنَى اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجِبْرِیْلَ هَلْ طَلَبْتَ رَبَّکَ فَاَتَقَفَصَ جِبْرِیْلُ
وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَيْنَیْ وَبَيْنَہُ سَبْعَیْنِ حِجَابًا مِّنْ نُّوْرِ لَوْ دَنَوْتُ
مِنْ بَعْضِہَا لِاحْتَرَقْتُ هَكَذَا اِنِی الْمَصَابِیْہُ وَرَوَّاهُ ابُو نَعِیْمٍ
فِی الْحِیْثِیَّةِ عَنْ اَنَسٍ الْاَنَسِیِّ کَدُّ فَاَتَقَفَصَ جِبْرِیْلُ

حضرت اسرافیل کا ذکر

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے جس روز سے اسرافیل کو پیدا کیا ہے وہ
اپنے دونوں قدموں کو اپنی جگہ پر رکھے کھڑے ہیں۔ (یعنی سو رکھ منہ میں
لئے ہوئے تیار کھڑے ہیں) نظر کو اوپر نہیں اٹھاتے۔ ان کے
اور خدا کے درمیان ستر پر ہے نور کے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک پردہ کے
قریب بھی اسرافیل نہیں جاسکتے اگر جائیں تو جل جائیں۔ (ترمذی)

۵۲۸۴ وَعَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اِسْرَافِیْلَ مِنْ دَیْمِ
خَلْقِہٖ صَافًا قَدْ مَبِیْہُ لَا یَرْفَعُ بَصَرَهُ بَیْنَہُ وَبَیْنَ
الرَّبِّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سَبْعُوْنَ نُوْرًا
مَا مِنْہَا مِنْ نُّوْرِ یَدْنُو مِنْہَا اِلَّا اُحْتَرَقَ
رَوَّاهُ التِّرْمِذِیُّ وَحَقَّحَہُ۔

انسان کی فضیلت

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب خداوند
تعالیٰ نے آدمؑ اور ان کی اولاد کو پیدا کیا تو فرشتوں نے کہا اے پروردگار
تو نے اس مخلوق کو پیدا کیا ہے جو کھاتی ہے پیتی ہے۔ نکاح کرتی ہے۔
اور سوار ہوتی ہے تو اس کو دنیا دیدے اور ہم کو آخرت مرحمت فرما۔
خداوند تعالیٰ نے فرمایا جس مخلوق کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا
ہے اور جس میں میں نے اپنی روح پھونکی ہے۔ وہ اس جیسی مخلوق نہیں ہو سکتی جس
کو میں نے کن کہہ کر پیدا کیا۔ اور وہ پیدا ہو گئی یعنی آدمؑ اور ان کی اولاد کو میں
نے خاص اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔ اور باقی مخلوق فرشتے وغیرہ کن سے
پیدا ہیں دونوں میں مساوات نہیں ہو سکتی۔ (بیہقی)

۵۲۸۵ وَعَنْ جَابِرِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَذَرَّیَّتَہُ
قَالَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یَا رَبِّ خَلَقْتَهُمْ
یَا کُلُوْنَ وَیَشْرَبُوْنَ وَیَنْکِحُوْنَ وَ
یُرْکَبُوْنَ فَاَجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْیَا
لَنَا الْاٰخِرَۃَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَا اَجْعَلُ مِنْ
خَلْقَتِہٖ سِوٰی وَنَخْتُ نِیْمًا مِّنْ رُّدْحِیْ کَمَنْ
قُلْتُ لَمَّا کُنْ فَمَا کَانَ سَوَادًا اَلْبَیْہَقِیْ فِی
شَعْبِ الْاَیْبَانِ۔

فصل سوم

فرشتوں پر انسان کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے۔ ”مومن خدا کی نظر میں بعض فرشتوں سے بزرگ و بزر ہے“ (ابن ماجہ)

۵۲۸۶ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ اَکْرَمُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِکَتِہٖ رَوَّاهُ ابْنُ مَاجَۃَ

مخلوقات کی پیدائش کے دن

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

۵۲۸۷ وَعَنْہُ قَالَ اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ

ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر فرمایا اللہ تعالیٰ نے مٹی کو سینچ کر کے دن پیدا کیا (مٹی سے مراد زمین ہے) اور پھر زمین میں پہاڑوں کو اتوار کے دن پیدا کیا اور درختوں کو پیر کے دن اور برہی چیزیں منگل کے دن پیدا کیں اور روشنی کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جانوروں کو زین کے اندر جمعرات کے دن پھیلایا اور آدم کو جمعہ کے دن عصر کے بعد پیدا کیا (اور یہ) آخری پیدائش دن کی آخری ساعت میں ہوئی یعنی عصر سے رات تک - (مسلم)

زمین و آسمان کا ذکر

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ابراہیمؑ ظہر اُگڑا حضورؐ نے پوچھا جانتے ہو یہ کیا ہے صحابہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ! اور اس کا رسول ہی بہتر جانتا ہے۔ فرمایا یہ عیان ہے یہ ابر زمین کو سیراب کرنے والے اونٹ ہیں (یعنی جس طرح تمہارے اونٹ پانی پہنچ کر زمین کو سیراب کرتے ہیں) خداوند تعالیٰ اس ابراہیم کو اس قوم کی طرف ہانک دیتا ہے (یعنی بھیجتا ہے) جو خدا کا شکر ادا نہیں کرتی اور نہ خدا کو یاد کرتی ہے (پھر نہ فرمایا) اور تم جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ! اور اس کا رسول ہی خوب جانتا ہے۔ فرمایا تمہارے اوپر رقیع ہے یعنی آسمان دنیا ایک محفوظ چھت اور ایک موج جس کو گرنے سے دوکا گیا ہے پھر فرمایا تم جانتے ہو آسمان کے اور تمہارے درمیان کتنا فاصلہ ہے عرض کیا خدا اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا تمہارے اور آسمان کے درمیان پانچ سو برس کا راستہ ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو آسمان کے اوپر کیا ہے۔ عرض کیا خدا اور خدا کا رسول خوب جانتے ہیں فرمایا دو آسمان ہیں (یکے بعد دیگرے) اور ان دونوں کے درمیان پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ اسی طرح حضورؐ نے سات آسمان گنائے اور ہر دو آسمان کے درمیان پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ بتایا۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو۔ ان آسمانوں کے اوپر کیا ہے۔ عرض کیا خدا اور اس کا خوب جانتے ہیں۔ فرمایا ان آسمانوں کے اوپر عرش الہی ہے۔ اور ان آسمانوں اور عرش کے درمیان بھی اتنا ہی فاصلہ ہے۔ جتنا کہ دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے۔ عرض کیا خدا اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ نہ فرمایا۔ زمین ہے۔ پھر فرمایا۔ تم جانتے ہو زمین کے نیچے کیا ہے۔ عرض کیا خدا اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا۔ اس زمین کے نیچے اور زمین ہے اور دونوں زمینوں کے درمیان پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ اسی طرح سات

وَسَلَّمَ بِيَدَيْ فَقَالَ خَلَقَ اللَّهُ الذُّبَّةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكُونَةَ يَوْمَ الْثَلَاثَةِ وَخَلَقَ النَّوْرَ يَوْمَ الْارْبَعَاءِ وَبَنَى فِيهَا الدُّنْيَا يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي الْاُخْرَى خَلَقَ وَآخِرُ سَاعَةِ ثَمَنِ النَّهَارِ فَمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ رَمَاهُ مُسَلِّطٌ

۵۴۸۸ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاصْحَابُهُ إِذْ آتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذِهِ الْغِيَانُ هَذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوقُهَا اللَّهُ إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَهُ وَلَا يَذْكُرُونَهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا تَوْفُكُمُ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّمَا الرِّبْعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسٌ مِائَتِةٍ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ سَمَاءٌ إِنْ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسٌ مِائَتِةٍ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذَلِكَ حَتَّى مَدَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَتَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ الْعَرْشُ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بَعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَائَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّهَا الْأَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا تَحْتِ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرَى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسٍ مِائَتِةٍ سَنَةٍ حَتَّى مَدَّ سَبْعَ أَرْضَيْنِ بَيْنَ كُلِّ أَرْضَيْنِ مَسِيرَةُ خَمْسٍ مِائَتِةٍ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي لَفُسُ

مُحَمَّدٍ بِبَيِّنَاتٍ لِّدَوَائِكُمْ وَكَيْتُمُ مَّجْبِلٍ
إِلَى الْأَرْضِ السَّغْلَى لَهَيْطَ عَلَى اللَّهِ تَحَرُّ
قَدَّأَ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَالْتِّرَمِذِيُّ وَقَالَ الْتِّرَمِذِيُّ قَرَأَهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَةُ
تَدُلُّ عَلَى أَنَّ أَسْرَادَ الْهَيْطِ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ
وَقُدَارَتِهِ وَسُلْطَانِهِ وَحِلْمِ اللَّهِ وَ
تُدَارَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَ
هُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسُهُ فِي
كِتَابِهِ -

زمینیں گناہیں۔ اور ہر زمین سے دوسری زمین کے درمیان
پانچو برس کی راہ کا فاصلہ بنایا۔ اور پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات
کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ اگر تم زمین کے اندر کی پھینکو
اور سب کی سب نیچے پہنچ جائے۔ تو وہ خدا پر جا پڑے۔ اس کے
بعد آپ نے یہ آیت پڑھی هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ
وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ یعنی وہی خدا اول ہے۔ وہی آخر ہے
وہی ظاہر ہے اور وہی باطن ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے
(احمد ترمذی) امام ترمذی نے اپنی جامع میں اس حدیث کے تحت فرمایا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس آیت کو پڑھنا اس امر پر دلالت کرتا
ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ پر رسی کے جا پڑنے سے یہ مراد لی کہ وہ رسی اللہ سبحانہ
و تعالیٰ کے علم اور اس کی قدرت اور اس کی حکومت پر جا پڑے گی۔ کیوں کہ

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا علم اور اس کی قدرت اور اس کی حکومت ہر جگہ ہے۔ اور بذات خود عرس عظیم پر ہے جیسا کہ اس نے خود اپنی کتاب میں پناہ وصف بیان کیا ہے

حضرت آدم کا قد

۵۲۸۹ **وَعَنْهُ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كَانَ طُولُ آدَمَ سِتِّينَ ذِرَاعًا فِي سَبْعِ أَرْبَعِ عَرْضًا -
حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آدم
کے قد کی مانی ساٹھ ہاتھ اور جسم کا عرض سات ہاتھ تھا (احمد)

انبیاء کی تعداد

۵۲۹۰ **وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ** قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ أَوَّلَ قَالَ أَدْرُكْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ وَنَبِيِّ كَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِيُّ مَكَّكُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ كَمِ الْمُرْسَلُونَ قَالَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةِ عَشَرَ
جَمًّا غَفِيرًا وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمِ وَفَاءُ عِدَّةِ الْأَنْبِيَاءِ قَالَ مِائَةٌ
أَلْفٍ وَارْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفًا الرَّسُلُ مِنْ ذَلِكَ
ثَلَاثُ مِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِيرًا -
حضرت ابو ذر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! سب سے
پہلے نبی کون تھے۔ فرمایا۔ آدم۔ پھر میں نے پوچھا کیا آدم نبی تھے۔ فرمایا آدم
نبی تھے۔ اور خدا نے ان سے کلام فرمایا تھا۔ (یعنی ان پر صحیفہ نازا
جوا تھا) پھر میں نے پوچھا رسول کتنے ہوئے ہیں۔ فرمایا ایک بڑی
جماعت تین سو دس سے کچھ زیادہ اور ابو امامہ کی روایت میں یہ الفاظ
ہیں کہ ابو ذر نے پوچھا یا رسول اللہ! کل انبیاء کتنے ہیں۔ فرمایا ایک
لاکھ چوبیس ہزار اور ان میں سے رسول تین سو پندرہ ہوئے ہیں۔
ایک بڑی جماعت۔ (احمد)

شہدہ کے بودمانند دیدہ

۵۲۹۱ **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيِّنَ الْخَبَرَ كَالْمَعَايِنَةِ
إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَخْبَرُ مُوسَى بِمَا صَنَعَ قَوْمَهُ
فِي الْعِجْلِ فَلَمْ يَلْقَ إِلَّا لَوَاحَ فَلَمَّا عَايَنَ
مَا صَنَعُوا لَقِيَ إِلَّا لَوَاحَ فَانْكَسَرَتْ
رَوَى الْإِسْنَادُ يَثُ الثَّلَاثَةُ أَحْمَدُ -
حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کسی چیز کی خبر آنکھ سے دیکھنے کے برابر نہیں ہو سکتی خداوند
تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو گنواہ کے متعلق ان کی قوم نے جو
کچھ کیا تھا اس کی خبر دی اور اس سے متاثر ہو کر موسیٰ نے قورات
کی تختیوں کو زہینکا (یعنی غنظ و غضب میں آکر) لیکن جب موسیٰ قوم
میں آئے اور اپنی آنکھوں سے اپنی قوم کے کرتوت دیکھے تو غضب ناک
ہو کر تختیوں کو پھینک دیا اور وہ ٹوٹ گئیں۔ (احمد)

بَابُ فَضَائِلِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل کا بیان

فصل اول

آنحضرت کا خاندانی و نسبى فضل و شرف

۲۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قُرُونًا فَقَرْنَا حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي كُنْتُ مِنْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو بنی آدم کے بہترین طبقوں میں قرن کے بعد قرن (یعنی ہر قرن میں) پیدا کیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس قرن میں ہوا جس قرن سے کہیں ہوں۔ (بخاری)

آنحضرت کی برگزیدگی

۲۹۳ وَعَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ أَصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَأَصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَأَصْطَفَى قُرَيْشَ بَنِي هَاشِمٍ وَأَصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رَوَايَاتٍ لَتَزِيدُنِي إِنَّ اللَّهَ أَصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ إِسْمَاعِيلَ وَأَصْطَفَى مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ بَنِي كِنَانَةَ.

حضرت وائل بن اسقعؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اولاد اسماعیلؑ میں سے کنانہ کو انتخاب کیا اور کنانہ میں سے قریش کو انتخاب کیا۔ اور قریش میں سے بنو ہاشم کو انتخاب کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھ کو انتخاب کیا ہے (مسلم) اور ترمذی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ خداوند تعالیٰ نے اولاد ابراہیمؑ میں سے اسماعیلؑ کو انتخاب کیا اور اولاد اسماعیلؑ میں سے بنی کنانہ کو انتخاب کیا۔

قیامت کے دن آنحضرت کی سرداری

۲۹۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دَاوُدُ مَنْ يَشْفُقُ عَنْهُ الْقَبْرُ دَاوُدُ شَافِعٍ دَاوُدُ مُشَفِّعٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن میں آدمؑ کی اولاد کا سردار بنوں گا اور سب سے پہلے قبر سے میں اٹھوں گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔ (مسلم)

امت محمدیہ کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی

۲۹۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن سب سے زیادہ تعداد میرے تابعین کی ہوگی اور میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو جنت کا دروازہ کھلوں گا۔ (مسلم)

جنت کا دروازہ سب سے پہلے آنحضرت کے لئے کھولا جائے گا

۲۹۶ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي بَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاسْتَفْتِمُ فَيَقُولُ الْحَازِنُ مَنْ أَنْتَ فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ فَيَقُولُ بِكَ أُبْرَتْ أَنْ لَا أَفْتَحَ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے دن میں جنت کے دروازہ پر آؤں گا۔ اور اس کو کھلوں گا۔ حازن جنت پوچھے گا تم کون ہو۔ میں کہوں گا محمدؐ! حازن کہے گا مجھ کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ کو کسی کے لئے پہلے دروازہ نہ کھولوں۔ (مسلم)

سب سے پہلے آپ شفاعت کریں گے

۵۲۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ لِمَنْ يَصَدَّقُ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صَدَّقَتْ دَائِمًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا صَدَّقَتْ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میں سب سے پہلا شخص ہوں جو جنت میں سفارش کروں گا۔ یعنی اپنی امت کو جنت میں داخل کرنے کی سفارش کروں گا۔ اور انبیاء میں سے کسی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی ہے جتنی میری (یعنی میری نبوت و رسالت کی تصدیق کرنے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے) اور انبیاء میں سے ایک نبی ایسے ہیں جن کی تصدیق صرف ایک مرد نے کی ہے۔ (مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں

۵۲۹۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرِ أَحْسَنَ بُنْيَانًا تَزْكُ مِنْهُ مَوْضِعٌ لِبَنَةٍ فَطَافَ بِهِ النَّظَّارُ يَتَجَمَّعُونَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ إِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبَنَةِ فَكُنْتُ أَنَا سَادَتُ مَوْضِعَ اللَّبَنَةِ خِثَمَ فِي الْبُنْيَانِ وَخِثَمَ فِي الرَّسْلِ وَفِي سَادَاتِ بَيْتِهِ فَإِنَّا اللَّبَنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس قصر کی ہے جس کی عمارت یا دیواریں نہایت عمدہ ہوں۔ لیکن دیوار میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی ہو۔ پھر لوگوں نے اس کے گرد پھر کر عمارت کو دیکھا (اور اس کی خوبی سے خوش ہوئے) لیکن ایک اینٹ کی جگہ خالی دیکھ کر تعجب و حیرت میں رہ گئے۔ اس اینٹ کی جگہ کو بھرنے والا ہوں اور میں اس عمارت کو پورا کرنے والا ہوں اور میں ہی انبیاء کا خاتم ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے

۵۲۹۹ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ أَمِنْ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الْإِنْسَانُ أَوْ تَبَتُّ وَحَيًّا أَوْ حَيًّا اللَّهُ إِلَى نَارِ جَوَانٍ أَكْثَرُ هُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انبیاء میں سے ہر ایک نبی کو معجزات میں سے صرف اتنا دیا گیا ہے جتنا کہ اس پر انسان ایمان لاسکے (یعنی ہر ایک نبی کو اس کے زمانہ کی حالت کے مطابق معجزہ دیا گیا۔ اور اس کا اعجاز ختم ہو گیا) اور مجھ کو وحی کا معجزہ دیا گیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو کلام وحی کے ذریعہ مجھ پر نازل کیا ہے (یعنی قرآن مجید) وہ دائمی معجزہ ہے۔ اس لئے مجھ کو یقین ہے کہ قیامت کے دن میرے تابعین کی تعداد تمام انبیاء سے زیادہ ہوگی۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت کے خصائص

۵۳۰۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ مِنْ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو پانچ چیزیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ ایک تو مجھ کو فتح دی گئی رعب سے ایک مہینہ کی راہ کی دوری پر۔ (یعنی دشمن ایک ماہ کی راہ کی دوری پر ہوتا ہے اور اس کے دل

مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّهَا رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَاكَ كَتَّةَ الصَّلَاةِ فَلْيُصَلِّ وَأَحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيَتْ الشَّفَاعَةُ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

میں میرا رب پیدا ہو جاتا ہے اور وہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے (دوسرے ساری زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک قرار دیا گیا ہے۔ یعنی میری امت میں سے جو شخص جہاں نماز کا وقت پائے (اگر پانی نہ ہو تو نکیم کر کے) نماز پڑھے۔ تیسرے میرے لئے مال غنیمت کو حلال قرار دیا گیا۔ جو مجھ سے پہلے کسی کو حلال نہ تھا۔ چوتھے مجھ کو شفاعت کا مرتبہ دیا گیا۔ پانچویں مجھ سے پہلے ہر نبی کو خاص طور پر اپنی قوم کے لئے بھیجا جاتا تھا اور مجھ کو ساری دنیا اور تمام قوموں کے لئے بھیجا گیا۔ (بخاری و مسلم)

۵۵.۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بَسِيتُ أُعْطِيتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلَتْ لِيَ الْخَلْقُ كَافَّةً وَخْتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ سَادَةً مُسْلِمًا.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دوسرے انبیاء پر میں چھ فضیلتوں میں فضیلت دیا گیا ہوں۔ یعنی مجھ کو ایسی چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں (۱) میں جامع کلمے دیا گیا ہوں (یعنی جو الفاظ میں کہتا ہوں وہ مختصر و جامع ہوتے ہیں) (۲) رب سے مجھ کو فتح عطا کی گئی (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا (۴) ساری زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک بنایا گیا (۵) ساری مخلوق کے لئے مجھ کو نبی بنا کر بھیجا گیا (۶) انبیاء کا مجھ پر خاتمہ ہو گیا۔

۲۔ حضرت کے لئے خزانوں کی کنجیاں

۵۵.۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيَّنَّا أَنَا نَاثِرٌ رَأَيْتُنِي أُبَيَّتُ بِمَفَازِ بَيْحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدَيَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ کو جامع کلموں کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ رب سے مجھ کو فتح دی گئی ہے۔ اور میں سور ہا تھا کہ میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں اور میرے سامنے رکھ دی گئیں۔ (بخاری و مسلم)

۳۔ حضرت محمدؐ کے تئیں خصوصی عنایات ربانی

۵۵.۳ وَعَنْ زُبَّانٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ سَادَى رَأَى الْأَرْضَ مِنْ قَرَابَتِ مَشَارِقِهَا وَمَغَارِبِهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلَغُ مُلْكُهَا مَا زَوَى لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكُتُبَ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يَهْلِكَهَا لِسَنَةِ عَامَةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوٌّ مِّنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحُوا بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يَبُورُ

حضرت زببانؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹا (یعنی سمیٹ کر مثلاً ہتھیلی کے برابر کر کے دکھایا) میں نے زمین کے مشرق کو دیکھا اور مغرب کو دیکھا اور عنقریب میری امت کی بادشاہت اس حد تک پہنچ جائیگی جس قدر زمین کہ سمیٹ کر مجھ کو دکھائی گئی ہے۔ (یعنی مشرق سے مغرب تک) اور مجھ کو دو خزانے دئے گئے (یعنی سرخ اور سفید) (یعنی سونا اور چاندی) اور میں نے اپنے پروردگار سے اپنی امت کیلئے سوال کیا کہ وہ اس کو عام قحط میں نہ مارے (یعنی ایسا قحط نہ ہو کہ میری امت ساری ہلاک ہو جائے) اور یہ سوال کیا کہ وہ میری امت پر مسلمانوں کے سوا کسی اور کو مسلط نہ کرے کہ وہ غیر مسلم

وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لَأَمَّتِكَ أَدَا، لَا أَهْلِكَ هُمْ
بِسَنَّتِي عَامَّةً وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا
مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحُوا بَيضَتَهُمْ
وَلْيُاجْتَمِعْ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى
يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي
بَعْضُهُمْ بَعْضًا سَرَاةً مُسْلِمًا۔

ان کے رہنے کی جگہ کو جائز قرار دے اور ان سے چھین لے (یعنی ان کو
ہلاک کر ڈالے) اور میرے پروردگار نے مجھ سے فرمایا کہ اے محمد! جب
کسی بات کا حکم کروں تو پھر میرا حکم نہیں لوٹا اور میں نے تجھ کو تیری
امت کے لئے یہ عہد دیا ہے کہ میں اس کو عام قحط میں ہلاک نہ کروں گا۔
اور نہ غیر مسلم کو اس پر مسلط کروں گا کہ وہ اس کو ہلاک کرے، ان کے
مکانات کو چھین لے اگر مسلمانوں کے مقابلہ پر زمین کے تمام کافر جمع ہو
جائیں (تب بھی وہ ان کو ختم نہ کر سکیں گے) البتہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے رہیں گے اور ہلاک کرتے رہیں گے اور قید
کرتے رہیں گے۔ (مسلم)

اپنی امت کے حق میں آنحضرتؐ کی دعا جو قبول نہیں ہوئی

۵۵:۴ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي
مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَهَ فِيهِ
رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَابِعَةً
طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ سَأَلْتُ
رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنْعَنِي
وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يَهْلِكَ
أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُ
أَنْ لَا يَهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا
وَسَأَلْتُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَاسَهُمْ بَيْنَهُمْ
فَمَنْعَنِيهَا سَرَاةً مُسْلِمًا۔

حضرت سعد بن سلمہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو معاویہ
کی مسجد کے قریب سے گزرے اور اس میں داخل ہو کر اپنے دو رکعت
نماز پڑھی ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی نماز کے بعد آپ
نے اپنے پروردگار سے طویل دعا کی اور اس کے بعد ہماری طرف متوجہ
ہو کر فرمایا۔ میں نے اپنے پروردگار سے تین چیزیں مانگی تھیں۔ دو چیزیں
مجھ کو عطا فرمادیں۔ اور ایک سے منع کر دیا ایک تو میں نے اپنے پروردگار
سے یہ چاہا تھا کہ وہ میری امت کو عام قحط میں ہلاک نہ کرے۔ (یعنی
ساری امت کو) یہ چیز تو خدا نے مجھ کو عطا فرمادی۔ دوسرے میں نے
اپنے پروردگار سے یہ خواہش کی تھی کہ وہ میری امت کو پانی میں غرق
کر کے ہلاک نہ کرے یہ بات خدا نے قبول کر لی۔ تیسری بات جس کی میں
نے خواہش کی تھی یہ ہے کہ میری امت میں باہم لڑائی اور فساد نہ ہو۔
(یعنی وہ آپس میں لڑیں) خدا نے مجھ کو اس سے منع فرمایا۔ (مسلم)

تورات میں آنحضرتؐ کے اوصاف کا ذکر

۵۵:۵ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ لَقِيتُ
عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قُلْتُ
أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوَرَةِ قَالَ أَجَلُ
وَاللَّهِ إِنَّمَا الْمَوْصُوفُ فِي التَّوَرَةِ
بَعْضُ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَهُدًى وَمُبَشِّرًا
وَنَذِيرًا وَحَدْرًا لِلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ
نَبِيُّ دَرَسُو لِي سَمِيَّتُكَ الْمُتَوَكِّلُ
لَيْسَ بِفَطٍ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي

عطاء بن یسارؓ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے
ملا اور پوچھا کہ تورات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صفات مذکور ہیں
ان سے مجھ کو آگاہ کر دو۔ عبداللہ بن عمرو نے کہا ہاں! (میں تم کو آگاہ کرتا
ہوں) خدا کی قسم! تورات میں آپ کی بعض وہی صفات درج ہیں
جو قرآن مجید میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی ان آیات میں يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَهُدًى وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحَدْرًا لِلْأُمِّيِّينَ
(یعنی اے نبی! ہم نے تجھ کو امت کے حال پر شاہد بنا کر بھیجا ہے اور خوشخبری
سننے والا اور نوب کی) اور ڈرانے والا (عذاب سے) اور امیوں کی پناہ (أَنْتَ
عَبْدِي وَرَسُولِي سَمِيَّتُكَ الْمُتَوَكِّلُ لَيْسَ بِفَطٍ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ
فِي الْأَسْوَاقِ) (یعنی تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل

الْأُسُورِ وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ
السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَغْفِرُ وَيَغْفِرُ وَلَنْ
يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يَقْلِبَ بِهِ الْمِلَّةَ
الْعُوجَاءَ بَانَ يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ دَیْفَتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمِيًّا وَآذَانًا
صَمًّا وَ قُلُوبًا غُلْفًا سَوَاءٌ الْبُخَارِيُّ
وَكَذَلِكَ دَاوُدُ عَنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ
سَلَامٍ وَنَحْوَهُ وَ ذِكْرُ حَدِيثِ
أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْنُ الْآخِرُونَ فِي بَابِ
الْجَمْعَةِ -

رکھا ہے نہ تو نہ تو بد بخوبی نہ سخت گیر اور نہ بازاردوں میں شور مچا نیوالا
دَلَايِدًا نَحْبُهَا السَّيِّئَةَ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَغْفِرُ وَيَغْفِرُ وَلَنْ يَقْبِضَهُ
اللَّهُ حَتَّى يَقْلِبَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعُوجَاءَ بَانَ يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفَتَحَ
بِهَا أَعْيُنًا عُمِيًّا وَآذَانًا صَمًّا وَ قُلُوبًا غُلْفًا رَیْنِ اور وہ برائی کو برائی
کے ساتھ دہرائیں کرنا بلکہ درگزر کرتا ہے اور مغفرت کی دعا کرتا ہے اور
اللہ تعالیٰ اس کی روح کو اس وقت تک قبض نہ کرے گا جب تک کہ گمراہ قوم
کو خدا اس کے ذریعہ راہ راست پر نہ لے آئے اس طرح سے کہ
وہ لوگ اس کا اعتراف نہ کر لیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت
کے لائق نہیں ہے اور اس وقت تک اس کی روح خدا قبض نہ کرے گا
جب تک کہ اندھی آنکھوں - بہرے کانوں اور بے حس دلوں کو اس کلمہ
کے ذریعہ درست نہ کر دیں۔ (بخاری)

فصل دوم

مسلمانوں کے لئے آنحضرتؐ کی تین دعائیں

حضرت خباب بن ارتؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہم کو ایک طویل نماز پڑھائی۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ
نے آج تو اتنی لمبی نماز پڑھی کہ کبھی اتنی دراز نماز نہ پڑھی تھی۔ آپ نے
فرمایا ہاں۔ اس لئے کہ یہ نماز رغبت اور خوف کی نماز تھی۔ میں نے اس
نماز میں خدا سے تین باتیں طلب کی ہیں جن میں سے دو مجھ کو عطا کر دی
گئیں اور ایک سے انکار کر دیا گیا۔ میں نے خدا سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ وہ
میری امت کو عام قحط میں ہلاک نہ کرے۔ یہ مطالبہ پورا کر دیا گیا۔ پھر میں
نے یہ سوال کیا کہ مسلمانوں پر ایسے دشمن کو مسلط نہ کرے جو غیر مسلم ہو۔ یہ
سوال بھی پورا کر دیا گیا۔ تیسری بات میں نے یہ چاہی تھی کہ مسلمان آپس میں
ایک دوسرے کو تکلیف دازیت نہ دیں یعنی آپس میں نہ لڑیں۔ اس
سے انکار کر دیا گیا۔ (ترمذی، ابی)

۵۵۶ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَاءِ قَالَ قَالَ صَلَّى بِنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً
فَاطَالَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْتَ صَلَوةً
لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ أَجَلُ إِنِّهَا صَلَوةٌ رَغْبَةٍ
وَرَهْبَةٍ وَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي
إِثْنَتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا
يُهْلِكَ أُمَّتِي يَسْتَنِي فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ
أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ
فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذَيِّقَ بَعْضَهُمْ
بِأُسْ بَعْضٍ فَمَنْعَنِيهَا سَوَاءٌ التَّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ -

مسلمان تین چیزوں سے محفوظ رکھے گئے ہیں

حضرت ابو مالک اشعریؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا ہے کہ مسلمانوں خدا نے تم کو تین چیزوں سے بچایا ہے ایک تو یہ کہ
تمہارا نبی تمہارے لئے بد دعا نہ کرے، کہ تم ہلاک ہو جاؤ۔ دوسرے یہ
کہ باطل و گمراہ لوگ اہل حق پر غالب نہ ہوں۔ تیسرے یہ کہ میری
ساری امت گمراہی پر جمع نہیں۔ (ابوداؤد)

۵۵۷ وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَارَكُمْ مِنْ
ثَلَاثِ خِلَالٍ أَنْ لَا يَذِيقَ عَلَيْكُمْ نَبِيَّكُمْ فِتْنَةً يَبْلُغُكُمْ أَجْمَعًا
وَأَنْ لَا يَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلَى أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا
يَجْتَمِعُوا عَلَى ضَلَالَةٍ سَوَاءٌ أَبُودَاؤُدَ -

مسلمان آپس کے افتراق و انتشار کے باوجود اپنے مشترک دشمن کے خلاف متحد ہونگے

حضرت عوف بن مالکؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۵۸ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

نے فرمایا ہے اس امت پر خداوند تعالیٰ دو تلواروں کو جمع نہ کرے گا ایک تلوار اس امت کی اور دوسری تلوار ان کے دشمنوں کی (یعنی خداوند تعالیٰ مسلمانوں کو ایسا موقع نہ دے گا کہ وہ آپس میں بھی لڑیں۔ اور ان کا دشمن ان سے لڑے۔)
(البوداؤد)

اللَّهُ مَلَكَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَجْمَعَ اللَّهُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ سَيْفَيْنِ سَيْفًا مِّنْهَا وَسَيْفًا مِّنْ عَدُوِّهَا سَوَاءٌ أَبُودَاؤُدُ-

آنحضرتؐ کی نسلی و نسبى فضیلت

حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ انھوں نے مسلمانوں کو بنو ہاشم پر طعن کرنے سنا۔ اور وہ غصہ میں بھرے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا میں کون ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا۔ آپ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا میں محمد ہوں، عبداللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ خداوند تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ اور اس مخلوق میں سے بہترین مخلوق (انسان) کے اندر محمد کو پیدا کیا۔ پھر اس بہترین مخلوق یعنی انسان کے خدا تعالیٰ نے دو حصے کئے (یعنی عرب اور عجم) اور ان دونوں حصوں میں سے بہترین حصہ (عرب) میں محمد کو پیدا کیا۔ پھر خدا تعالیٰ نے اس بہترین حصہ (عرب) کے قبائل بنائے اور ان قبائل میں سے بہترین قبیلہ (قریش) کے اندر محمد کو پیدا کیا پھر اس بہترین قبیلہ کے گھرنے اور ان گھروں میں سے بہترین گھر (ہاشم) میں محمد کو پیدا کیا۔ پس میں ذات حسب میں بھی تمام لوگوں سے بہتر ہوں اور خاندان کے اعتبار سے بہتر ہوں۔
(ترمذی)

۵۵۰۹ وَعَنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ سَمْعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخُلُقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا فَأَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ-

آنحضرتؐ کی نبوت حضرت آدمؑ کے وجود پذیر ہونے سے پہلے ہی تجویز ہو گئی تھی

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! نبوت کے لئے آپ کس وقت نامزد ہوئے؟ منسرایا اس وقت جب کہ آدمؑ روح اور بدن کے درمیان تھے (یعنی آدمؑ کا وہ بتلا نبی ہوا تھا۔ اور روح جسم کے اندر داخل نہ کی گئی تھی۔)
(ترمذی)

۵۵۱۰ وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى دَجِبْتَ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَادَّهَرَ بَيْنَ السُّورِ وَالْجَسَدِ سَوَادُهُ التِّرْمِذِيُّ-

آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم اور ختم نبوت

حضرت عریاض بن ساریہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ کے ہاں میں اس وقت خاتم النبیین کھا ہوں جب کہ آدمؑ اپنی گندھی ہوئی مٹی میں پڑے تھے۔ (یعنی آدمؑ کا بتلا بھی تیار نہیں ہوا تھا) اور میں تم کو بتاؤں میرا پہلا (یعنی میری نبوت کا پہلا اظہار) حضرت ابراہیمؑ کی دعا تھی (جو قرآن مجید میں بایں الفاظ مذکور ہے) وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ، اور پھر حضرت عیسیٰؑ کی بشارت (جو قرآن مجید میں بایں الفاظ مذکور ہے) وَمُبَشِّرًا

۵۵۱۱ وَعَنِ الْعَدْبَاعِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَبِلٌ فِي طِينَتِهِ وَسَاخِبٌ كَرِيماً وَلِأَمْرِي دَعْوَةٌ إِبْرَاهِيمَ وَبَشَارَةٌ عِيسَى وَسَوَاءُ يَأْتِي النَّبِيَّ رَأَتْ حَيًّا وَضَعَتْ نِيَّ وَتَكَ خَرَجَ لَهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُورُ

الشَّامِ سَوَادَهُ فِي سِتْرٍ أَسْوَدَ وَ سَوَادَهُ
أَحْمَدُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ مِنْ تَوَلَّيْهِ
سَاحِبُكُمْ إِلَى آخِرِهِ -

بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ) اور پھر میری مال کا خوب
جو انھوں نے مجھ کو جھٹنے کے وقت دیکھا تھا اور میری ماں کے سامنے
ایک نور ظاہر ہوا۔ (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت)
جس سے شام کے محل ان کو نظر آئے۔ (شرح السنۃ)

آنحضرت کے خصائص

حضرت ابو سعید کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے۔ قیامت کے دن میں آدمؑ کی اولاد کا سردار بنوں گا اور یہ
بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ اور میرے ہاتھ میں (قیامت
کے دن) حمد کا جھنڈا ہو گا اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا اور
قیامت کے دن آدمؑ اور ان کے سوا تمام ہی دوسرے پیغمبر میرے
جھنڈے تلے جمع ہوں گے۔ اور قیامت کے دن سب سے پہلے
میری قبر شق ہوگی اور سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا اور اس پر
مجھ کو فخر نہیں۔ (ترمذی)

آنحضرت خدا کے حبیب ہیں

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابہؓ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ تشریف لے آئے
اور آپؐ نے ان کو یہ باتیں کہتے سنا۔ ایک شخص نے کہا۔ خدا تعالیٰ نے
ابراہیم علیہ السلام کو اپنا دوست بنایا۔ دوسرے نے کہا میں نے علیہ السلام
سے خدا تعالیٰ نے باتیں کیں تیسرے نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ
کا کلمہ اور خدا تعالیٰ کی روح تھے جو تھے نے کہا آدم علیہ السلام کو خداوند تعالیٰ نے
برگزیدہ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کی باتیں سن کر فرمایا میں نے
تمہاری باتوں کو سنا اور تمہارے اس تعجب کو محسوس کیا کہ ابراہیم علیہ السلام
خدا تعالیٰ کے دوست ہیں۔ اور حقیقت میں وہ خدا تعالیٰ کے دوست ہی
ہیں۔ اور میں نے خدا تعالیٰ کے ہر از وہم کلام میں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں
اور عیسیٰؑ خدا کی روح اور کلمہ میں اور حقیقت میں وہ ایسے ہی ہیں اور آدمؑ
کو خدا تعالیٰ نے انتخاب کیا ہے اور حقیقت میں وہ خدا تعالیٰ کے
برگزیدہ ہیں۔ لیکن تم آگاہ ہو جاؤ کہ میں خدا تعالیٰ کا حبیب ہوں اور
بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا اور قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھانے
والا ہوں، جس کے نیچے آدمؑ اور تمام دوسرے پیغمبر ہوں گے۔ اور
اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے اور قیامت کے دن سب سے پہلا شفاعت
کرنے والا میں ہوں گا۔ اور سب سے پہلا شخص میں ہوں گا جو بہشت
کے دروازہ کو حرکت دوں گا۔ اور خداوند تعالیٰ جنت کے دروازہ کو

۱۱۲ **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ
آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَ
يَبِيدُ لَوَاءِ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَ
مَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ
سِوَاهُ إِلَّا تَحْتَ لَوَاءِ وَ أَنَا
أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ
سِوَاهُ التَّمِيزِ -

۱۱۳ **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ**
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَعَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ
يَتَذَاكَرُونَ قَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ
إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ أَخْرَجُوا نِسِي
كَلِمَهُ تَكَلِيمًا وَقَالَ أَخْرَجْنِي كَلِمَةُ اللَّهِ
وَسُورُحَهُ وَقَالَ أَخْرَجُوا آدَمَ أَصْطَفَاهُ اللَّهُ
فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَ
عَجَبَكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَ
هُوَ كَذَلِكَ وَ مُوسَى نَجِيُّ اللَّهِ وَهُوَ
كَذَلِكَ وَ عِيسَى رُوحُ اللَّهِ وَ كَلِمَتُهُ وَهُوَ
كَذَلِكَ وَ آدَمُ أَصْطَفَاهُ اللَّهُ وَهُوَ
كَذَلِكَ الْآ وَ أَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ
وَ أَنَا حَامِلُ لَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
تَحْتَهُ آدَمَ فَمَنْ دُونَهُ وَلَا فَخْرَ وَ أَنَا
أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفِّعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَلَا فَخْرَ وَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَحْرُكُ حَلْقَ الْجَنَّةِ يَفْتَحُهُ

میرے لئے کھول دے گا۔ اور مجھ کو اس میں داخل کرے گا۔ اور میرے ساتھ مومن نقرار ہوں گے اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے نزدیک میں اگلے اور پہلے تمام لوگوں میں بہتر و برتر ہوں گا۔ (ترمذی - دارمی)

امت محمدی کی خصوصیت

حضرت عمرو بن قیس کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ظہور کے اعتبار سے ہم آخر میں ہیں (یعنی پچھلے ہیں) لیکن قیامت میں ہم سابق و اول ہیں۔ اور میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ابراہیم خداوند تعالیٰ کے دوست ہیں۔ موسیٰ برگزیدہ ہیں۔ اور میں خدا تعالیٰ کا حبیب ہوں۔ اور قیامت کے دن میرے ساتھ محمد کا علم ہوگا۔ اور خداوند تعالیٰ نے مجھ سے میری امت کے لئے خیر کثیر کا وعدہ کیا ہے اور میری امت کو خدا تعالیٰ نے تین چیزوں سے بچایا ہے ایک تو یہ کہ وہ اس کو عام فحش میں ہلاک نہ کرے گا۔ دوسرے یہ کہ دشمن ان کا استیصال نہ کر سکے گا۔ یعنی دشمنان اسلام سارے مسلمانوں کو ہلاک نہ کر سکیں گے۔ تیسری یہ کہ ساری اسلامی دنیا گمراہ نہ ہو سکے گی۔ (دارمی)

حضور قائد المرسلین اور خاتم النبیین ہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں رسولوں کا افسر و سردار ہوں گا (یعنی تمام رسول قیامت میں یا جنت کے اندر داخل ہونے میں میرے پیچھے پیچھے ہوں گے) اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے۔ اور میں انبیاء کا ختم کر نیوالا ہوں (یعنی نبوت محمد پر ختم ہو گئی ہے) اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے اور میں سب سے پہلا شخص ہوں جو شفاعت کروں گا۔ اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور مجھے اس پر فخر نہیں۔ (دارمی)

قیامت کے دن آنحضرت کی عظمت و برتری

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن جب لوگوں کو قبروں سے اٹھایا جائیگا تو سب سے پہلے قبر کے اندر سے میں نکلوں گا اور جب لوگ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہونے کیلئے روانہ ہوں گے۔ انکا قائد و افسر ہوں گا۔ اور جب لوگ غاموش ہوں گے میں کلام کروں گا (یعنی ان کی شفاعت کروں گا)۔ اور جب لوگوں کو روک لیا جائے گا۔ میں ان کی سفارش کروں گا۔ اور جب لوگ ناامید و مایوس ہو جائیں گے میں ان کو خوش خبری دوں گا۔ بزرگی اور کنجیاں اس وقت میرے ہاتھ میں ہوں گی۔ اور حمد کا جھنڈا

اللَّهُ لِي فَيْدُ خَلِيلِيهَا وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فُخْرَ وَأَنَا أَكْرَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَى اللَّهِ وَلَا فُخْرَ سَأَوَاهُ الْبُزْجِي وَالْذَّارِيَّ.

۱۳۵۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْأَخِرُونَ وَنَحْنُ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنِّي قَائِلٌ تَوَلَّا غَيْرَ فُخْرٍ إِلَّا بَرَاءَهُمْ خَلِيلُ اللَّهِ وَمُوسَى صَفِيُّ اللَّهِ وَأَنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَمَعِيَ لِيَوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّ اللَّهَ وَعَدَنِي فِي أُمَّتِي وَأَجَارَهُمْ مِنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْزُهُمْ بَسَنَةٌ وَلَا يَسْتَأْصِلُهُمْ عَدُوٌّ وَلَا يَجْمَعُهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ سَأَوَاهُ الْبُزْجِي وَالْذَّارِيَّ.

۱۳۵۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِينَ وَلَا فُخْرَ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَلَا فُخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَارِفٍ وَمُسْتَفْعٍ وَلَا فُخْرَ سَأَوَاهُ الْبُزْجِي وَالْذَّارِيَّ.

۱۳۵۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا دَفِنُوا وَأَنَا خَطِيبُهُمْ إِذَا انْصَبُوا وَأَنَا مُسْتَفْعُهُمْ إِذَا حُجِسُوا وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا يُشْرُوا الْكِرَامَةُ وَالْمَقَاتِلُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَلِيَوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَجُلٍ

يَطْوُونَ عَلَى الْآلِفِ خَادِمًا نَهَهُمُ بَيْضٌ
مَكُونٌ أَوْ لَوْ لَوْ مَنُورًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ
غَرِيبٌ -

اس روز میرے قبضہ میں ہوگا۔ اور آدم کے بیٹوں میں خدا تعالیٰ کے
نزدیک بڑا بزرگ ہوں گا میرے گرد اس روز ہزار خادم بھرتے ہوں گے
گو یا وہ خادم مجھے مجھے اندھے ہیں (یعنی نہایت محفوظ اور صاف سترے
موتی غلاموں اور خادموں کو سفید اندول اور بکھرے ہوئے مونیوں

سے تشبیہی ہے۔ یہ تشبیہ نفاست و صفائی کے اعتبار سے ہے۔ (ترمذی۔ دارمی) ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

حضور عرش الہی کے دائیں جانب کھڑے ہوں گے

۵۱۵۱۰ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَكْسَى حُلَّةً مِّنْ
حُلَّةِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنِ كَيْسِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ
مِّنَ الْخَلَائِفِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ عَنِّي سِوَاكَ
التِّرْمِذِيُّ وَفِي رَوَايَةٍ جَامِعِ الْأُصُولِ عَنْهُ أَنَا
أَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأَكْسَى -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
مجھ کو جنت کے حلوں میں سے ایک ملے پھینایا جائے گا۔ پھر میں عرش
الہی کے دائیں جانب کھڑا ہوں گا۔ اور اس مقام پر مخلوق میں سے میرے
سوا کوئی کھڑا نہیں ہوگا۔ (ترمذی) اور جامع الاصول کی روایت میں یوں ہے
کہ آپ نے فرمایا: سب پہلے میری قبر شق ہوگی قیامت کے دن سب
پہلے میں قبر سے اٹھوں گا پھر مجھے ملے پھینایا جائے گا۔

۲۔ حضرت کے لئے وسیلہ طلب کرو

۵۱۵۱۱ وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا
الْوَسِيلَةُ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَبْنَاهَا إِلَّا
رَجُلٌ وَاحِدٌ وَارْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
میرے لئے خدا تعالیٰ سے وسیلہ طلب کرو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ!
وسیلہ کیا؟ فرمایا جنت میں بڑا درجہ ہے جو صرف ایک آدمی کو ملے گا اور
مجھ کو امید ہے کہ وہ آدمی میں ہوں۔ (دارمی)

۳۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے امام ہوں گے

۵۱۵۱۲ وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ
وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
قیامت کے دن میں نبیوں کا امام و خطیب ہوں گا۔ اور ان کی سفارش
کرں گا اور اس پر مجھ کو فخر نہیں ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابراہیم اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

۵۱۵۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ
نَبِيٍّ دَلَاةٌ مِنَ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ وَلِيِّ أَبِي وَخَلِيلُ
رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوَّلَى النَّاسِ بِأَبْدَانِهِمْ
لِلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ
آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے نبی کا کوئی نبی دوست رہا ہے اور انبیاء میں سے میرے دوست
میرے باپ میرے پروردگار کے دوست ابراہیم ہیں اسکے بعد آپ
نے یہ آیت پڑھی إِنَّ أَوَّلَى النَّاسِ بِأَبْدَانِهِمْ لِلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ
هَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ (یعنی ابراہیم
علیہ السلام سے قریب تر وہ لوگ ہیں جنہوں نے انکا اتباع کیا۔ اور یہ نبی محمد
اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور خدا تعالیٰ کے مسلمانوں کا دوست اور کارما رہے) (ترمذی)

۴۔ حضرت کی بعثت کا مقصد

۵۱۵۱۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ

لِتَامَ مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ وَكَمَالُ مَحَامِلِ الْأَفْعَالِ رَدَاةً فِي شَرْحِ السَّنَةِ

نے محمد کو نبیوں اور اچھے کاموں کو پورا کرنے کیلئے بھیجا ہے (شرح السنہ)

تورات میں ۲ شخصیات اور امت محمدی کے اوصاف کا ذکر

کوہ تورات سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے تورات میں یہ لکھا ہوا پایا ہے۔ محمد خاتم کارسول اور میرا یعنی خدا تعالیٰ کا بندہ مختار ہے وہ نہ درشت خوب نہ سخت گوارا نہ بازاروں میں شور مچانے والا اور وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتا بلکہ معاف کر دیتا ہے اور بخش دیتا ہے۔ اس کی پیدائش کی جگہ مکہ ہے اور ہجرت کی جگہ طیبہ (مدینہ) اور اسکی حکومت شام میں ہے اور اسکی امت بہت محمد کرنے والی ہے جو خوشی اور غمی یا راحت و تکلیف دونوں حالتوں میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتی اور تعریف کرتی ہے وہ جہاں ٹھہریں گے خدا تعالیٰ کا شکر بجا لائیں گے اور خدا تعالیٰ کی بڑائی کریں گے یعنی اللہ اکبر کہیں گے ہر زوال پر چاند اور سورج کی رعایت و نگہبانی کریں گے (یعنی اس کے طلوع و غروب اور زوال کا بھی خیال رکھیں گے۔ جب نماز کا وقت ہو گا نماز پڑھیں گے اپنی کمر پر ازار باندھیں گے اور اپنے جسم کے حصوں کو دھوئیں گے۔ انکا منادی کرنے والا (یعنی اذان دینے والا) آسمان زمین کے درمیان ندا کرے گا۔ (یعنی بلند مقام پر کھڑے ہو کر اذان دے گا) جنگ میں اور نماز میں ان کی صف بندی مساوی ہوگی، رات کو ان کی آواز پست ہے جیسی کہ شہر کی مکھی کی آواز (یعنی رات کو خفیہ عبادت کریں گے)۔ (مصائبیح۔ دارمی)

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ تورات میں محمد کی صفات لکھی ہوئی ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کی قبر میں عیسیٰ بن مریم بھی دفن ہوں گے (قبر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں آپ کی قبر ہے) ابو موسیٰ و دروای کا بیان ہے کہ جس حجرہ میں رسول اللہ کی قبر ہے اس میں قبر کی جگہ باقی ہے۔

وَعَنْ كُتُبٍ يَخُصُّ عَنِ التَّوْرَةِ قَالَ يَحْدُثُ مَكْتُوبًا مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ عَبْدًا لِلْمُخْتَارِ لَا فَنَظٌ وَلَا غَلِيظٌ وَلَا سَخَابٌ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلَكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَهَجَرَتُهُ بِطَيْبَةَ وَمَكَدُكُ بِالشَّامِ دَامَتْهُ الْحَمَادُونَ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ يَحْمَدُونَ اللَّهَ فِي كُلِّ مَنْزِلَةٍ وَيَكْبِتُونَ عَلَى كُلِّ شَرْبِ سَاعَةٍ لِلشَّمْسِ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا يَتَأَذَّنُونَ عَلَى أَنْصَافِهِمْ وَيَتَوَضَّؤْنَ عَلَى أَطْرَافِهِمْ مَنَادٍ بِهِمْ يَنَادِي فِي جَوِّ السَّمَاءِ صَفِّهِمْ فِي الْقِتَالِ وَصَفِّهِمْ فِي الصَّلَاةِ سَوَاءٌ لَهُمْ بِاللَّيْلِ دَوِيٌّ كَدَوِي النَّحْلِ هَذَا لَفْظُ الْمُصَابِيحِ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مَعَ تَغْيِيرٍ لِيُسَبِّحَ

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فَإِنَّ مَعَهُ قَالَ أَبُو مُوَدُّدٍ وَفَدُ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرِ سَادَةِ التَّمِيمِيِّ

فصل سوم

انبیاء اور آسمان والوں پر آنحضرت کی فضیلت کی دلیل

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ خداوند تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء پر اور آسمان والوں پر فضیلت دی ہے لوگوں نے پوچھا اے ابو عباسؓ آسمان والوں پر کس بات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فضیلت دی گئی ہے ابن عباسؓ نے کہا خداوند تعالیٰ نے آسمان والوں سے فرمایا ہے وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَلِكَ نَجْزِي جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ (یعنی فرشتوں میں سے جو یہ کہے کہ میں خدا تعالیٰ کے سوا

۵۵۲۳ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبَّاسٍ بِمَا فَضَّلَهُ اللَّهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَاءِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَلِكَ

نَجْزِيْهَا جَهَنَّمَ كَذَلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِيْنَ
وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ
وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُكَ عَلٰى
الْاَنْبِيَاءِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا
اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانٍ
تَوْهِيْدٍ لِّيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلَّ اللّٰهُ مَنْ
يَّشَاءُ الْاٰيَةُ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى
لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا
اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَاَفَّةً لِلنَّاسِ فَاَرْسَلَهُ
اِلَى الْاُحْيٰى وَالْاَمْوَاتِ .

ہے۔ سو مَآ اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَاَفَّةً لِلنَّاسِ (یعنی ہم نے تجھ کو تمام لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے) اور انسان دونوں کا پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ (دارمی)

آنحضرتؐ نے اپنی نبوت کو کیسے جانا

حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپؐ نے یہ کیوں کر جانا کہ آپؐ نبی ہیں؟ اور پھر آپؐ کو اپنی نبوت کا کیونکر یقین ہوا؟ آپؐ نے فرمایا۔ ابوذرؓ! میں بطحا مکہ میں تھا کہ میرے پاس دو فرشتے آئے ان میں ایک فرشتہ توزین پراتر آیا اور دوسرا آسمان وزین کے درمیان رہا پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا کیا یہ وہی ہے؟ دوسرے نے کہا، ہاں، پہلے نے کہا اچھا ایک آدمی سے اس کا وزن کرو! چنانچہ میرا وزن کیا گیا اور میں اس آدمی سے بھاری رہا پھر اس نے کہا اچھا اب دس آدمیوں کے ساتھ اس کا وزن کرو! چنانچہ وزن کیا گیا اور میں دس آدمیوں کے مقابلہ میں بھی بھاری رہا۔ پھر اس نے کہا اچھا اب سو آدمیوں کے ساتھ اس کا وزن کرو! چنانچہ وزن کیا گیا اور میں سو آدمیوں پر بھی بھاری رہا پھر اس نے کہا اچھا اب ہزار آدمیوں کے ساتھ وزن کرو! چنانچہ وزن کیا گیا اور میں اس پر بھی بھاری رہا گویا کہ میں ان ہزار آدمیوں کو (اب بھی) دیکھ رہا ہوں کہ جس بلٹے میں وہ تھے وہ اس قدر اوپر اٹھ گیا تھا کہ وہ مجھ پر گر رہے ہی والے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ان دونوں میں

۵۵۵۵۵ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ عَلِمْتُ أَنَّكَ نَبِيٌّ حَتَّى اسْتَيْقَنْتُ فَقَالَ يَا ابْنُ ذَرٍّ اَتَانِيْ مَلَكًا وَاَنَا بِبَعْضِ بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَوَقَعَ اَحَدُهُمَا اِلَى الْاَرْضِ وَكَانَ الْاٰخَرُ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اَهُوَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَزْنُ بَرَجُلٍ فَوَزَنْتُ بِهٖ فَوَزَنْتُ ثُمَّ قَالَ فَرَزْنُ بَعَشْرَةَ فَوَزَنْتُ بِهٖمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ فَرَزْنُ بِمَا يَتِيْ فَوَزَنْتُ بِهٖمْ فَرَجَحْتُهُمْ ثُمَّ قَالَ فَرَزْنُ بِالْفِ فَوَزَنْتُ بِهٖمْ فَرَجَحْتُهُمْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهٖمْ يَنْتَرُوْنَ عَلٰى مِنْ خِفَّةِ الْبُرْجَانِ قَالَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ لَوْ وَزَنْتُهُ بِاَمَّتِيْ لَرَجَحْتَهَا رَوَاهُ الْدَّارِمِيُّ .

سے ایک نے دوسرے سے کہا اگر تم اس کو اس کی ساری امت کے ساتھ بھی تو تو یہ ساری امت پر بھاری ہے گا۔ (دارمی)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر حالت میں قربانی فرض تھی

۵۵۲۶ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتِبَ عَلَى النَّحْرِ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكَ وَأُمِرْتُ بِصَلَاةِ الطُّحَى وَلَمْ تَوْمَرُوا بِهَارِوَاهُ الدَّارِ طُغْيَى۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ پر ہر حال میں قربانی فرض کی گئی ہے (یعنی امارت وغربت دونوں حال میں) اور مجھ کو چاشت کی نماز کا حکم دیا گیا اور تم کو حکم نہیں دیا گیا۔ (دارقطنی)

بَابُ أَسْمَاءِ النَّبِيِّ وَصِفَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارک اور صفات کا بیان

فصل اول

اسماء نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

۵۵۲۷ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِئُ الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَاحِيٍّ وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے میرے بہت سے نام ہیں۔ یعنی میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں محو کرنے والا (ماجی) ہوں۔ یعنی میرے ذریعہ خداوند تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں، کہ قیامت کے دن، لوگ میرے قدم پر اٹھائے جائیں گے (یعنی قبر سے میرے نکلنے کے بعد دوسرے لوگ قبروں سے باہر آئیں گے) اور میں عاقب ہوں اور عاقبہ نبی ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہوتا۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۲۸ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءً فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفَّى وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ سَرَادَاةً مُسَلَّمَةً۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے اپنے نام بیان فرمائے تھے یعنی یہ کہ میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں مقفی ہوں (یعنی تمام پیغمبروں کے پیچھے آنے والا) میں حاشر ہوں (یعنی لوگوں کو قیامت کے دن جمع کرنے والا) میں نبی توبہ ہوں (آپ توبہ بہت فرمایا کرتے تھے) اور میں نبی رحمت ہوں (جیسا کہ قرآن شریف میں وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ) (مسلم)

آنحضرتؐ اور کامندوں کی گالیاں

۵۵۲۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْمُؤُنَ كَيْفَ بَصُرْتُ اللَّهَ عَنِّي سَتَمَ قُرَيْشٌ وَلَعَنَهُمْ كَيْسَتَمُونَ مِنْ مَمَّا وَيْلَعُونَ مِنْ مَمَّا وَأَنَا مُحَمَّدٌ سَرَادَاةً الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کیا تم اس پر تعجب نہیں کرتے کہ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو کیونکر قریش کی گالیوں اور لعنتوں سے بچایا۔ وہ مذموم گالیاں دیتے اور مذموم پر لعنت کرتے ہیں اور میں محمد ہوں (مشرکین قریش نے آپ کا نام محمد کے مقابلہ میں مذموم رکھ لیا تھا اور وہ مذموم کہہ کر گالیاں دیا کرتے تھے۔ اس لئے وہ گالیاں محمد پر نہیں، مذموم پر پڑیں) (بخاری)

چہرہ اقدس، بال مبارک اور مہر نبوت کا ذکر

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور
 ڈاڑھی کے اگلے حصہ کے کچھ بال سفید ہو گئے تھے۔ جب آپ بالوں میں تیل
 لگاتے تو یہ سفیدی ظاہر نہ ہوتی تھی اور جس وقت آپ کے بال
 پریشان ہوتے تو سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ڈاڑھی میں زیادہ بال تھے یعنی آپ کی ڈاڑھی گھنی تھی ہلکی نہ تھی۔ جابرؓ
 نے جب یہ بیان کیا تو ایک شخص نے کہا: آپ کا چہرہ تلوار کی مانند تھا۔
 یعنی چمک اور دمک میں، لیکن چونکہ اس تشبیہ سے یہ بھی ظاہر ہوتا کہ
 آپ کا چہرہ مبارک لمبا ہوا اس لئے جابرؓ نے کہا بلکہ آپ کا چہرہ
 سورج اور چاند کی مانند تھا۔ اور آپ کا چہرہ مبارک گول تھا۔ اور
 میں نے آپ کی مہر نبوت کو شانہ کے قریب دیکھا جو کبوتر کے انڈے کی مانند
 (گول) تھی اور رنگ اسکا آپ کے جسم مبارک کا سارنگ تھا۔ (مسلم)

۵۳۰ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
 شَبَّطَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَحْيَتَيْهِ وَكَانَ
 إِذَا أَذْهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَإِذَا شَعَثَ
 رَأْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرُ شَعْرِ اللَّحْيَةِ
 فَقَالَ سَاجِلٌ وَجْهَهُ مِثْلُ السَّيْفِ
 قَالَ لَا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
 وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ
 عِنْدَ كَتِفَيْهِ مِثْلُ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ
 يُشَبُّ جَسَدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

مہر نبوت کہاں تھی

حضرت عبداللہ بن مسرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کو دیکھا آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت کھایا۔ یا میں نے آپ کے
 ساتھ خرید کھا یا پھر میں آپ کے پیچھے گیا اور مہر نبوت کو دیکھا جو دونوں
 شانوں کے درمیان بائیں شانہ کی نرم ہڈی کے پاس مٹھی کی مانند تھی
 اس پر مسوں کے مانند تل تھے۔ (مسلم)

۵۳۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْرُورٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآكَلَتْ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا
 أَرَقَالَ ثَرِيدًا ثُمَّ دَرَسَتْ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ
 النَّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاحِيَةِ كَتِفَيْهِ الْيُسْرَى جُمُعًا
 عَلَيْهِ خَيْلَانٌ كَأَمْثَالِ الثَّالِيلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

بچوں پر شفقت

حضرت ام خالدہ بنت خالد بن سعیدؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پاس کپڑے لائے گئے جن میں ایک چھوٹی سی سیاہ چادر بھی تھی حضور صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا: ام خالدہ کو میرے پاس لاؤ! چنانچہ ام خالدہ جو بچہ ہی تھیں
 اٹھا کر لایا گیا آپ نے چادر کو اٹھایا اور اپنے ہاتھ سے ام خالدہ کو اڑھادیا
 اور پھر فرمایا پرانا کر تو اس کو اور پھر پانا کر دیتی تھی جب آپ نیا کپڑا پہنتے یا
 پہناتے تو یہ دعا فرماتے اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے کپڑے
 پرانے کر اور بہت جی، اور اس چادر میں سبز یا زرد نشان تھے۔ آپ
 نے فرمایا: ام خالدہ! یہ بہت اچھا کپڑا ہے ام خالدہ کہتی ہیں کہ پھر
 میں (آپ کے پیچھے چلی) گئی اور مہر نبوت سے کھینچتی رہی۔ میرے
 باپ نے مجھ کو جھڑک دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو چھوڑ
 دو (کھینچنے دو منع نہ کرو) (بخاری)

۵۳۲ وَعَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ
 قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَثِّيَابٍ فِيهَا خَمِيصَةٌ سَوْدَاءُ صَغِيرَةٌ فَقَالَ
 اسْتَوْنِي يَا أُمَّ خَالِدٍ فَأَتَى بِهَا تَحَصَّلَ
 فَآخَذَ الْخَمِيصَةَ بِيَدِي فَالْبَسَهَا قَالَ
 أَبْنِي وَأَخْلِقْ لَنَا أَهْلِي وَأَخْلِقْ وَكَانَ
 فِيهَا عِلْمٌ أَخْضَرُ أَوْ أَصْفَرُ قَالَ يَا أُمَّ خَالِدٍ
 هَذَا سَنَاءٌ وَهِيَ بِالْحُبْشَةِ حَسَنَةٌ قَالَتْ
 فَنَذَرْتُ الْعَبَّ بِخَاتَمِ النَّبُوَّةِ فَزَجَرَنِي
 أَبِي فَقَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ دُعَاهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

آنحضرتؐ کے قد و قامت و غیرہ کا ذکر

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو حد اعتدال سے زیادہ لمبے تھے اور نہ پستہ قد اور آپ نہ تو بالکل سفید رنگ تھے۔ اور نہ گندم گوں (بلکہ سرخ و سفید اور گندم گوں تھے) اور آپ کے سر کے بال نہ تو زیادہ بل کھائے ہوئے تھے (یعنی گھونگر یا بے اور نہ بالکل سیدھے تھے بلکہ ان دونوں کے درمیان تھے۔) خداوند تعالیٰ نے آپ کو چالیسویں سال کے آخر میں سبوت فرمایا (یعنی رسول بنایا) آپ مکہ میں دس سال رہے، اور مدینہ میں دس سال۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کو ساٹھ سال کے آخر میں وفات دی، آپ کے سر اور ڈاڑھی میں صرف بیس بال سفید تھے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قوم میں میاں قد تھے نہ لٹپے اور نہ ٹھکے۔ صاف اور چمک دار رنگ تھا۔ اور آپ کے سر کے بال آدمی کا نوں تک تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ کانوں اور شانوں کے درمیان تک بال تھے۔ (بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انسؓ نے کہا۔ آپ کا سر مبارک بڑا تھا اور پاؤں پر گوشت تھا۔ اور میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کسی کو آپ جیسا نہیں دیکھا۔ اور آپ کی ہتھیلیاں فراخ تھیں اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ انسؓ نے کہا کہ حضورؐ کے دونوں پاؤں اور ہتھیلیاں پر گوشت تھیں۔

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد تھے۔ آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کشادگی تھی (یعنی دونوں مونڈھوں کے درمیان بہت فرق تھا) آپ کے سر کے بال کانوں کی کوتک تھے۔ میں نے آپ کو سرخ لباس میں دیکھا۔ (یعنی آپ سرخ تہ بند باندھے اور سرخ چادر اوڑھے ہوئے تھے) میں نے دنیا میں حضورؐ سے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ براءؓ نے کہا میں نے کوئی بالوں والا آدمی سرخ لباس میں آنحضرتؐ سے بہتر نہ دیکھا۔ آپ کے بال مونڈھوں تک تھے۔ دونوں مونڈھے کشادہ تھے نہ آپ لمبے تھے اور نہ ٹھکے۔

سماک بن حربؓ جابر بن سمرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن تھے (عرب میں مرد کے لئے کشادہ دہنی

۵۳۲ **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَاقِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ لَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَيْسَ بِالْمَجْعَدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَحَيْثُ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءُ وَفِي رِوَايَةٍ يَصِفُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رُبْعَةً مِّنَ الْقَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ أَزْهَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَابِ أُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ مُتَفَقُّ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كَانَ ضَخْمَ الدَّائِسِ وَالْقَدَمَيْنِ لَمْ أَسَرَ بَعْدَاهُ وَلَا قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ وَفِي أُخْرَى قَالَ كَانَ شَتْنِ الْقَدَمَيْنِ وَالْكَفَّيْنِ۔**

۵۳۳ **وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمَنْكَبَيْنِ لَمْ يَشْعُرْ بَلَعُ شَحْمَتِ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّتَيْ حَمْرَاءَ لَمْ أَرِ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَاتِهِ لِمُسْلِمٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ رِذَى لِمَتَةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّتَيْ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرُهُ يَصْرُبُ مِنْكَبَيْهِ بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمَنْكَبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ۔**

۵۳۴ **وَعَنْ بِيكَ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلِيلَ الْفَمِ أَشْكَلَ**

قابلِ تعریف ہے ہر آپ کی آنکھوں کی سفیدی میں سُرخی ملی ہوئی تھی۔
ایریاں چھوٹی اور کم گوشت تھیں۔

(مسلم)

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ سفید ملیح رنگ کے تھے اور تمام اعضاء مناسب۔

(مسلم)

آنحضرتؐ نے خضاب استعمال نہیں کیا

ثابت رہا کہ انس رضی اللہ عنہ سے حضورؐ کے خضاب کی بابت پوچھا گیا تو انھوں نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اتنی عمر کو نہ پہنچے تھے کہ خضاب لگاتے اگر میں آپ کی ڈاڑھی کے سفید بالوں کو گنا چاہتا تھا تو گن لیتا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اگر میں ان سفید بالوں کو گنا چاہتا جو آپ کے سر مبارک میں تھے تو میں گن لیتا (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ سفیدی آپ کی ڈاڑھی کے نیچے کے حصہ میں اور کن پٹیوں میں تھی اور کچھ سر مبارک میں۔

الْعَيْنُ مَنُوشُ الْعَقْبَيْنِ قِيلَ لِسَاكِ مَا يَبْلُغُ الْقِمَ قَالَ عَظِيمُ الْقِمِ قِيلَ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِ الْعَيْنِ قِيلَ مَا مَنُوشُ الْعَقْبَيْنِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقَبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
۵۵۲۶ وَعَنْ أَبِي الطَّفِيلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصِّدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۵۵۲۷ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ النَّسُّ عَنْ خِضَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدَّ شَمَطَاتِهِ فِي لَحْيَتِهِ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعْدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عُنُقَيْهِ وَفِي الصَّدْعَيْنِ وَفِي النَّاسِ نَبْذٌ

آنحضرتؐ کی ہتھیلیاں حریر و ریانج سے زیادہ ملائم اور آپ کا پسینہ مشک و عنبر سے زیادہ خوشبودار تھا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روشن اور چمکتا ہوا رنگ تھا۔ اور آپ کا پسینہ گویا موتی تھے۔ جب آپ راستہ چلتے تو آپ آگے کی طرف جھکے رہتے اور میں نے دیا اور کسی ریشم کے کپڑے کو آپ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہ پایا اور میں نے کوئی مشک و عنبر ایسا نہیں سونگھا جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک کی کسی خوشبو ہو۔

(بخاری و مسلم)

پسینہ مبارک

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور دو پہر کو استراحت فرماتے تھے (یعنی قیلولہ کیا کرتے تھے) وہ آپ کے لئے چمڑے کا بستر کرتیں اور آپ اس پر قیلولہ فرماتے اور آپ کو پسینہ زیادہ آیا کرتا تھا وہ آپ کے پسینہ کو جمع کرتیں اور اپنے عطر میں ملا لیتیں۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کو جمع کئے ہوئے دیکھا تو) پوچھا یہ کیا کرتی ہو ام سلمہ؟ انھوں نے کہا یہ آپ کا پسینہ ہے۔ ہم اس کو اپنی خوشبو میں ملا لیتے ہیں اور آپ کا پسینہ بہترین خوشبو ہے۔ اور

۵۵۲۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَهَرَ اللَّوْنُ كَانَ عَرَقُهُ اللَّوْلُوًّا إِذَا مَشَى نَكَعًا وَمَا سَسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيرًا أَلَيْنَ مِنْ لَفِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِيمَتٍ مُسَكًا وَلَا عَنَبْرَةً أَطِيبَ مِنْ رَاحِيَتِهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۵۵۲۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نَظْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرًا الْعَرَقِ فَكَانَ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطَّيِّبِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ مَا هَذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجَعَلُهُ فِي طَبِينَا وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطَّيِّبِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرْجُو

عَشِيرَةً مِّن سَائِدٍ بِدِيَهَةٍ هَابَةٍ
وَمَنْ خَالَطَهَا مَعْرِفَةً أَحَبَّهَا يَقُولُ
نَاعِتُهُ لَمْ أَرَقْبَلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلُهُ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَادَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

آپ طبیعت کے نہایت نرم اور نرم کے لحاظ سے نہایت تریف بزرگ تھے جو شخص آپ کو ایک
یک دیکھتا اس کی طبیعت ہماری ہو جاتی اور جو شخص آپ کو نہایت شرف کر کے آپ سے محبت و اخلاص دکھاتا آپ
سے محبت کرتا حضور کی صفات بیان کر نیوالے یعنی حضرت علیؓ کہنے بس
کہ حضور کی وفات سے پہلے اور آپ کی وفات کے بعد میں نے آپ
جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا آپ پر خدا تعالیٰ کی رحمت ہو۔ (ترمذی)

حضور کے جسم کی خوشبو گزرگاہ کو معطر کر دیتی تھی

حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی راہ
سے گزرتے تو آپ کے بعد جو شخص اس راہ سے گزرتا معلوم کر لیتا کہ حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے تشریف لے گئے ہیں یعنی آپ کے جسم کی
پاسینہ کی خوشبو سے۔

۵۴۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَمْ يُسَلِّكَ طَرِيقًا فَيَتَّبِعُهُ أَحَدًا إِلَّا اعْتَرَفَ أَنَّهُ
قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طَيْبٍ عَرِقِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ
عَرِقِهِ سَادَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

آپ کا چہرہ اور وجود آفتاب کی طرح تھا

ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں میں نے ربیع بنت
معوذ بن عفرہ سے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت
ہم سے بیان کرو! انہوں نے کہا بیٹا! اگر تو آپ کو دیکھتا تو اس طرح
دیکھتا کہ گویا آفتاب نکلا ہوا ہے! یعنی آپ کے چہرہ کی آب و تاب اور
رعب و دبیدہ آفتاب کے مانند تھا۔ (داری)

۵۴۳ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ
قُلْتُ لِلرَّبِيعِ بِنْتِ مَعْوِذِ بْنِ عَفْرَاءَ حِسْتِي لَنَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا
بُنَى لَوْرَايْتَهُ سَأَيْتُ الشَّيْبَسَ طَالِعَةً
سَادَاهُ الدَّارِمِيُّ.

چہرہ مبارک کی وہ تابانی کہ مہتاب بھی شرمائے

حضرت جابر بن سمرةؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو چاندنی رات میں دیکھا۔ کبھی میں آپ کی طرف دیکھتا تھا۔ اور
کبھی چاند کی طرف آپ اس وقت سرخ لباس پہنے ہوئے تھے اور میرے
نزدیک آپ کا حسن و جمال چاند سے بہتر ہے۔ (ترمذی۔ داری)

۵۴۴ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمَرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَّانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْفَقِيرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرَاءُ
فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْفَقِيرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

آنحضرت کی رفتار

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر میں
نے کوئی چیز نہیں دیکھی گویا آفتاب آپ کے چہرہ مبارک میں جاری تھا
اور نہ میں نے آپ سے زیادہ کسی کو تیز رفتار پایا گویا زمین کو نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے لیے لیٹا جاتا تھا آپ کے ساتھ ساتھ چلنے کی کوشش
کرنے لگتے تھے لیکن آپ بے پردہ چال سے چلتے تھے۔ (ترمذی)

۵۴۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا
رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا الْأَرْضُ تُطَوَّى لَهُ إِنَّا لَنَجْهَدُ
أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضور کی پنڈلیاں آنکھیں اور مسکراہٹ

حضرت جابر بن سمرةؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
پنڈلیاں سبک و نازک تھیں آپ کبھی (تہنہ لگا کر) نہ ہنستے بلکہ مسکرایا
کرتے تھے جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو اپنے دل میں کہتا آپ

۵۴۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمَرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَائِقِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَفْخُكُ إِلَّا
تَبَسُّمًا وَكَانَتْ إِذَا أَنْظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكُلُّ الْعَيْنَيْنِ

وَلَيْسَ بِالْحَلِّ رَدَاةُ التِّرْمِذِيِّ.

سرمہ لگائے ہوئے ہیں حالانکہ آپ سرمہ لگائے نہ ہوتے تھے۔ (ترمذی)

فصل سوم

حضور کے دندان مبارک

۵۵۴۸ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْذَجَ الثَّنَائِيَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ سُرَّأَى كَأَنَّهُ يُخْرِجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَائِيَاهُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دو دانت کشادہ تھے جب آپ گفتگو فرماتے تو ایسا محسوس ہوتا کہ آپ کے ان دونوں دانتوں کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔ (دارمی)

حضور کی خوشدلی چہرہ سے نمایاں ہو جاتی تھی

۵۵۴۹ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ اسْتِنَارَ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَ وَجْهَهُ قِطْعَةً قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت کعب بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جب کسی واقعہ یا کسی بات سے خوشی طاری ہوتی تو آپ کا چہرہ مبارک کھل مٹھنا لگتا تھا گویا آپ کا چہرہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم اس سے واقف و آگاہ تھے (بخاری مسلم)

حضور کی صفات و خصوصیات کا تورات میں ذکر

۵۵۵۰ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ غُلَامًا يَهُودِيًّا كَانَ يَحْمَدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَرِضَ فَإِنَا هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَوَجَدَ أَبَاهُ عِنْدَ رَأْسِهِ يَقْرَأُ التَّوْرَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُودِيُّ انْشُدْكَ بِاللَّهِ الْكِتَابُ أَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسَى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرَةِ نَعْتِي وَصِفَتِي وَمَخْرَجِي قَالَ لَا قَالَ الْفَتَى بَلَى وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَجِدُكَ فِي التَّوْرَةِ نَعْنُكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ أَقْبِمُوا هَذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِهِ وَتَوَافَا خَاكُمُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ السُّبُوحَةِ.

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی بچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اور ایک دفعہ وہ بیمار ہوا تو آپ اس کی عبادت کو تشریف لے گئے آپ نے دیکھا کہ اس کا باپ اس کے سر پر ہاتھ پٹھا ہوا تو لب پڑھ رہا ہے آپ نے اس کے باپ سے فرمایا میں تجھے کون سا خدا ہے بزرگ و برتر کی قسم دیکھو دریافت کرنا ہوں جس نے موسیٰ پر تورات نازل فرمائی ہے کیا تورات کے اندر میرا وصف میری صفات اور میرے مبعوث ہونے کا حال بھی پاتا ہے اس نے کہا نہیں اس کے بچے نے کہا ہاں خدا تعالیٰ کی قسم یا رسول اللہ تم آپ کی صفات آپ کے اوصاف اور آپ کے پیدا ہونے کا حال تورات میں پاتے ہیں دریں اس امر کی شہادت دیتا اور اعتراف کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں اور آپ خدا تعالیٰ کے پیے رسول ہیں نبیؐ نے یہ سنکر صحابہ سے فرمایا اس کے باپ اس کے سر پر ہاتھ سے اٹھا دو اور تم اپنے بھائی کے والی و محافظ بنو یعنی اس کی تحمیل و تکفیل کرو۔ (بیہقی)

آنحضرتؐ کی بعثت رحمت خداوندی کا ظہور ہے

۵۵۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَحْمَةٌ مُهْدَاةٌ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْإِمَامَانِ.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا ہے میں خدا تعالیٰ کی بھیجی ہوئی رحمت ہوں۔ (دارمی - بیہقی)

بَابُ فِي اخْلَاقِهِ وَشَمَائِلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کا بیان

فصل اول

بے مثال حسن اخلاق

۵۵۸۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُتٍ وَلَا يَرُصَنَعْتُ وَلَا أَلَا صَنَعْتُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے دس سال رسول اللہؐ کی خدمت کی مجھ سے آپؐ نے کبھی اُن بھی نہیں کہا دینی کبھی زبرد و توبیخ نہیں کی اور نہ اپنے کبھی یہ فرمایا کہ یہ کام تو نے کیوں کیا اور یہ کام تو نے کیوں نہیں کیا (بخاری مسلم)

شفقت و مروت

۵۵۸۲ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَأَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ فِي لَفْظِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَمَرَ عَلَى صَبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوْتِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ بَقِصَ يَفْقَأُ مِنْ دَرَأِي قَالَ فَتَطَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَفْحِكُ فَقَالَ يَا أَنَسُ ذَهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَادَاةُ مُسْلِمٍ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق کے اعتبار سے تمام لوگوں میں بہتر تھے ایک دن آپؐ مجھ کو کسی کام سے بھیجا جاتا تھا میں نے عرض کیا خدا تم کی قسم میں نہیں جاؤں گا لیکن میرا ارادہ جانے کا تھا یعنی اس کام کے کرنے کو جس کا حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا پھر میں گھر سے باہر آیا اور ان لوگوں کے پاس سے گذرا جو بازار میں کھیل رہے تھے ناگہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گدی پکڑ لی میں نے بڑا کڑھوٹا دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپؐ مسکرا رہے تھے آپؐ فرمایا انسؓ کہا تو وہ مسکرا گیا تھا۔ جہاں میں نے منہ کو بھیجا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب میں جا رہا ہوں۔ وسلم

بے مثال تحمل اور خوش اخلاقی

۵۵۸۳ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ عَجْرَانِي غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ فَأَدْرَكُنِي أَعْرَابِي فَجَبَذَنِي بِرِدَائِهِمَا جَبَذَةً شَدِيدَةً وَرَجَعَنِي اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْرِ الْأَعْرَابِيِّ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَثَرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الْبُرْدِ مِنْ شِدَّةِ جَبَذَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَرُّ لِي مِنْ قَالِ اللَّهُ الْكَذِبُ عِنْدَكَ فَالْتَقَتْ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهَا بِعَطَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا اور آپؐ بخورانِ دمام مقام کی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس کے کنارے موٹے تھے راستہ میں آپؐ کو دیہاتی ملا جس نے آپؐ کی چادر کو پکڑ کر اس قدر سختی سے اپنی طرف کھینچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سینہ کے قریب کھینچ کر آگئے میں نے دیکھا تو آپؐ کی چادر کے کنارے نے آپؐ کی گردن پر نشان ڈال دیا تھا پھر اس دیہاتی نے کہا محمدؐ تمہارے پاس خدا تم کا مال ہے اس میں مجھ کو کچھ دلوائے آنحضرتؐ نے اس کی طرف دیکھا۔ مسکرائے اور پھر اپنے اس کو کچھ دیئے جانے کا حکم دے دیا۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ کی اکمليت و جامعيت

۵۵۸۴ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ لوگوں میں بہترین شخص تھے

وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَاشْجَعَ النَّاسِ
وَلَقَدْ فَرَّجَ أَهْلُ الْهَدْيَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ
النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسُ إِلَى
الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ لَمَّا تَرَاؤُوا وَهَوَّ عَلَى
فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرِي مَا عَلَيْهِ سَرُجٌ وَفِي
عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ لَقَدْ وَجَدْتُ بَحْرًا
مُتَّفَقًا عَلَيْهِ -

(یعنی حسن و جمال۔ فضل و کمال اور صفات حمیدہ کے اعتبار سے) اور
لوگوں میں آپ نہایت سخی اور دلیبر و شجاع تھے ایک روز رات کے
وقت مدینہ کے لوگ چوروں یا دہشتور سے ڈر گئے اور اضطراب
پیدا ہو گیا لوگ واز کی طرف دوڑے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے
سے وہاں موجود تھے اور فرما رہے تھے ڈرو نہیں آپ سو وقت ابوطالب کے
گھوڑے پر سوار تھے اور گھوڑے پر زین نہ تھی تنگی پیچھے تھی اور آپ کی
گردن میں تلوار پڑی تھی آپ نے فرمایا میں نے تو اس گھوڑے کو دریا
پایا (یعنی نہایت تیز رفتار پایا)۔ (بخاری و مسلم)

کبھی کسی سائل کو انکار نہیں کیا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب
کوئی چیز مانگی گئی آپ نے منع نہیں فرمایا۔ (بخاری و مسلم)

۵۵۶۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ لَا مُنْعَ عَلَيْهِ -

عطاء و بخشش کا کمال

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سے اتنی بکریاں مانگیں کہ جو دہائیوں کے درمیان نالہ کو بھر دیں آپ نے
اس کو اتنی ہی بکریاں دے دیں پھر وہ شخص اپنی قوم میں آیا اور کہا اگر
مسلمان ہو جاؤ خدا تم کی قسم خدا تمنا دیتے ہیں کہ پھر افلاس کا ڈر نہیں رہتا (مسلم)

۵۵۶۲ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ غَنًا جَلِيلَيْنَ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ
فَقَالَ أَيُّ قَوْمٍ أَسْلَمُوا خَالَ اللَّهُ إِنَّ مُحَبَّبًا
لَيُعْطَى إِعْطَاءَ مَا يَخَافُ الْفَقْرَ وَأَوْهَ مُسْلِمًا -

خلق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ غزوہ حنین سے واپسی میں وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے ہیں کہ دیہاتی آپ سے لپٹ گئے اور
مال غنیمت مانگنے لگے اور یہاں تک آپ کو تنگ کیا کہ آپ کو بیکر کے
ایک درخت کے نیچے لے گئے بیکر کے درخت نے آپ کی چادر کو
اچک لیا یعنی آپ کی چادر کانٹوں میں الجھ گئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھڑ
گئے اور فرمایا مجھ کو میری چادر دو اگر میرے پاس ان خادوار درختوں کے
برابر چار پائے (جانور ہوتے تو یہ ان سب کو تمبا سے درمیان تقسیم کر دینا
اس وقت تم مجھ کو بخیل اور بد دل نہ پاتے)۔ (بخاری)

۵۵۶۳ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ مُطْعِمٍ بَيْنَمَا هُوَ يُسِيرُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْفَلَةً مِنْ حُنَيْنٍ
فَحَلَقَتِ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ حَتَّى اضْطُرَّ وَهَّ
إِلَى سَمَرَةٍ فَخَطَفَتْ رِدَاءَهُ فَوَقَفَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْطُونِي رِدَائِي
لَوْ كَانَ لِي عَدَاةٌ هَذِهِ الْعَصَا نَعَمْ لَقَسَمْتُ
بَيْنَكُمْ ثُمَّ لَا تُجِدُونَنِي بِخَيْلٍ وَلَا كَذُوبًا وَلَا
جَبَانًا وَاهُ الْبُخَارِيُّ -

مخلوق خدا کے میں شفقت و ہمدردی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز
سے فارغ ہو جاتے تو مدینہ والوں کے نوکر چارہ بٹنوں میں پانی ڈال کر
حاضر ہوتے آپ ہر ایک کے برتن میں اپنا ہاتھ ڈال دیتے آپ کے پاس وہ
لوگ اکثر ٹھنڈی صبح کو آتے تو اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیتے۔ (مسلم)

۵۵۶۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيَ الْغَدَاةَ جَاءَ خَدْمُ الْمَدِينَةِ بِأَيْنِيهِمْ
فِيهَا الْمَاءُ فَيَأْتُونَ بِأَنْعَاءِ الْأَغْنَسِ يَدْعُو فِيمَا كَرِهْنَا
جَاؤَهُ بِالْعَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا وَاهُ مُسْلِمًا -

غریب پریشان حال لوگوں کے ساتھ آنحضرت کا معاملہ

۵۵۶۰ وَعَنْهُ قَالَ كَانَتْ أُمَّتٌ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَأْخُذُ بِبَيْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔
 ۵۵۶۱ وَعَنْهُ أَنَّ أُمَّةً كَانَتْ فِي عَقْلِيهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا أُمَّةٌ فَلَايَ أَنْظِرِي أَيَّ السَّكَنِ يَشْتَبِ حَتَّى أَقْضِيَ لَكَ حَاجَتَكَ فَنَحْلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حَتَّى فَرَعَتْ مِنْ حَاجَتِهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مدینہ والوں کی ایک لونڈی تھی جو رسول خداؐ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھی، اور جہاں اس کا جی چاہتا تھا رسول خداؐ اسی جگہ پر چلے جاتے تھے۔ (بخاری)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت تھی جس کی عقل میں خلل تھا (یعنی اس کا دماغ خراب تھا) ایک روز اس نے کہا یا رسول اللہؐ! آپ میرا ایک کام ہے (یعنی خفیہ طور پر عرض کرنے کی بات ہے) آپ نے فرمایا فلاں کے مال (جس کو چاہیں تو چاہے چلوں اور میرا کام کر دوں) یعنی جس خفیہ مقام پر تو بات کرنا چاہیے میں تیرے ساتھ چلوں چنانچہ آپ اس کے ساتھ کسی کو چھپیں تشریف لے گئے اور اس کا کام کر دیا (مسلم)

آنحضرت کے اوصاف حمیدہ

۵۵۶۲ وَعَنْهُ قَالَ لَوْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَنًا وَلَا سَبًّا بَاكَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمُعْتَبَةِ مَا لَكَ تَرَبَّ جَبِينَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو فحش کو تھے (لغت والے اور نہ بد کلام جب آپ کو کسی پر غصہ آتا تو صرف اتنا فرماتے کیا کرتا ہے، تیری پیشانی خاک آلود ہو۔ (بخاری)

اپنے دشمنوں کے حق میں بھی بددعا نہیں فرماتے تھے

۵۵۶۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ لَعَنًا وَلَا أَبْعَثُ رَحْمَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں عرض کیا یا رسول اللہؐ میں کافروں کے حق میں بددعا فرمائیے آپ نے فرمایا مجھ کو لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہے بلکہ مجھ کو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے (مسلم)

آنحضرت کا شرم و حیا

۵۵۶۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذَارَاءِ فِي خِدْرِهَا فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْتَاهُ فِي وَجْهِهِ مُتَّقِيٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت حیا دار تھے، ان کنواری لڑکیوں سے زیادہ حیا دار جو پردہ میں ہوں اور جب کوئی بات آپ کے خلاف مزاج ہوتی تو ہم آپ کے چہرے سے آپ کی ناگواری کو محسوس کر لیتے۔ (بخاری و مسلم)

آپؐ منہ کھول کر نہیں ہنستے تھے

۵۵۶۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا لَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجِرًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ وَإِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح ہنسنے نہیں دیکھا کہ آپ کا سارا منہ کھل گیا ہو آپ جب ہنستے تو مسکرایا کرتے تھے۔ (بخاری)

حضورؐ کی گفتگو کا بہترین انداز

۵۵۶۶ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ كَانَ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل بات نہ کرتے جس طرح ختم باتوں میں بات کرتے چلے جاتے ہو آپ ایک ایک بات کو علیحدہ

يَحْدِثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَا الْعَادَا الْأَحْصَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ عبادہ کرتے اگر کوئی شخص آپ کے جلوں کو گنتا چاہتا تو گن سکتا تھا (بخاری و مسلم)

گھر کے کام کا ج خود کرتے تھے

۵۵۶۷ وَعَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مَهْنَةِ أَهْلِهِ تَدْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا أَحْضَرَتِ الصَّلَاةَ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ رَدَاةَ الْبُخَارِيِّ۔

اسودہ کہتے ہیں میں نے عائشہ رضی سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا گھر کے کام میں ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔ یعنی اپنے گھر والوں کی خدمت کیا کرتے اور جب نماز کا وقت آجاتا تو نماز کو چلے جاتے۔ (بخاری)

کبھی کسی سے انتقام نہیں لیتے تھے

۵۵۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ رِشَاءً فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا أُتِّقَ مَا سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ يُذْهِبَ حُرْمَتَهُ اللَّهُ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کر لینے کی ہدایت کی جاتی تو آپ ان میں سے آسان کام کو اختیار فرم لینے۔ اگر وہ گناہ نہ ہو تا۔ اگر وہ کام گناہ کا سبب ہوتا تو آپ اس سے دور ہو جاتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے کبھی کسی بات میں کسی سے انتقام نہیں لیا۔ البتہ جس چیز کو خدا تعالیٰ نے حرام کیا ہے اگر اس کو حلال کیا گیا تو آپ ضرور خدا تعالیٰ کے لیے اس سے انتقام لیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرت نے کبھی کسی کو نہیں مارا

۵۵۶۹ وَعَنْهَا قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَنِي سَبِيلَ اللَّهِ وَدَارَ نَبْلٍ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُبْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَخَارِمِ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ رَدَاةَ مُسْلِمٍ۔

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا۔ یعنی نہ عورت کو اور نہ خادم کو مگر جب کہ آپ خدا تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے تو اپنے ہاتھ سے دشمنوں کو مارتے تھے اور جب آپ کو کوئی چیز پہنچتی (یعنی کسی سے اذیت و تکلیف جہانی یا دنیائی) تو آپ اس کا انتقام نہ لیتے تھے مگر جب کہ کوئی شخص خدا تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو استعمال کرتا یا ممنوع کاموں کو کرتا تو آپ اس کی سزا ضرور دیتے تھے۔ (مسلم)

فصل دوم

خدام کے ساتھ آنحضرت کا برتاؤ

۵۵۷۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانَ سِنِينَ خَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ فَسَأَلْتُهُ عَلَى شَيْءٍ قَطُّ أَتَى فِيهِ عَلَى يَدَيَّ فَإِنْ لَمْ يَنْزِلْ لَمْ يَنْزِلْ مِنْ أَهْلِهِ قَالَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ لَوْ قَضَى شَيْءٌ كَانَ هَذَا الْفَتْحُ النَّصْرَ يَجِدُوا الْكِبَايَهَ فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ مَعَ تَغْيِيرٍ۔

حضرت انس کہتے ہیں کہ میں نے آٹھ سال کی عمر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی ہے اور دس سال تک آپ کی خدمت کرتا رہا ہوں لیکن آپ نے کبھی کسی چیز کے ضائع ہونے پر بھی مجھ کو ملامت نہیں کی اور آپ کے گھر والوں میں سے کوئی بھی اگر مجھ کو ملامت کرتا تو آپ فرما دیتے۔ اس کو چھوڑ دو! (ملامت نہ کرو) جب کوئی بات ہونے والی ہوتی ہے ضرور ہو کر رہتی ہے (سہمی)

آنحضرت کے اوصاف حمیدہ

۵۵۷۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسًا نَفْسًا

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو غش کو

تھے (یعنی فطرنا و طبعنا) اور نہ تکلف محض کوئی کرتے تھے اور نہ بازاروں میں شور مچانے والے تھے اور نہ آپؐ برائی کا بدلہ برائی سے دیتے تھے، بلکہ معاف فرما دیتے اور درگزر کرتے تھے۔ (ترمذی)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْشَا وَلَا مُتَجَشَّأ وَلَا سَخَابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُجْزَى بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةُ وَلَكِنْ يَغْفِرُ وَيَصْفَحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضورؐ میں تواضع و انکساری

حضرت انسؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات اس طرح بیان کرتے تھے کہ آپؐ بیمار کی عیادت کرتے، جنازہ لے سناٹہ جاتے، مملوک (غلام) کی دعوت قبول فرما لیتے اور گدھے پر سوار ہوتے تھے۔ خیبر کے دن میں نے آپؐ کو ایک گدھے پر سوار دیکھا جس کی باگ کھجور کے پوست کی تھی (ابن ماجہ)

۵۵۲۲ وَعَنْ أَنَسٍ مُّجِدَّاتٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَعُودُ الْهَرِيضَ وَيَتَّبِعُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَبْلُوكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ لِقَدَارِئِهِ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلَى حِمَارٍ حَطَامَةٍ يَبْفُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ.

اپنا خود کا منٹھ لیتے تھے

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جوتیاں خود ٹانگ لیتے تھے اپنا کپڑا خود سی لیتے تھے اور اپنے گھر میں اس طرح کام کرتے تھے جس طرح تم اپنے گھروں میں کام کرتے ہو۔ عائشہؓ نے یہ کہا کہ حضورؐ آدمیوں میں سے ایک آدمی ہی تھے، اپنے کپڑوں کی جوتیوں خود دیکھ لیتے تھے اور اپنی بکری کا دودھ خود دودھ لیتے تھے اور اپنی خدمت خود کر لیتے تھے (ترمذی)

۵۵۲۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْجِفُ نَعْلَهُ وَيَخْجِطُ ثَوْبَهُ وَيَعْمَلُ فِي بَيْتِهِ كَمَا يَعْمَلُ أَحَدُنَا فِي بَيْتِهِ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفِي ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَجِدُمُ نَفْسَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

آنحضرتؐ کا عوامی تعلق

خارجہ بن زید بن ثابتؓ کہتے ہیں کہ لوگوں کی ایک جماعت زید بن ثابتؓ کے پاس آئی اور ان سے کہا کہ ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں بیان کرو۔ زید بن ثابتؓ نے کہا میں رسول اللہؐ کا ہمسایہ تھا۔ جب آپؐ پر وحی نازل ہوتی۔ تو آپؐ مجھ کو بلا بھیجتے، میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور آپؐ کی وحی کو لکھتا۔ اور حضورؐ کی یہ عادت تھی کہ جب ہم دنیا کا ذکر کرتے تو آپؐ بھی ہمارے ساتھ دنیا کا ذکر کرتے اور جب ہم آخرت کا ذکر کرتے تو آپؐ بھی ہمارے ساتھ آخرت کا تذکرہ کرتے اور جب ہم کھانے کا ذکر کرتے تو آپؐ بھی ہمارے ساتھ کھانے کا ذکر کرتے یہ تمام باتیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتا رہا ہوں (ترمذی)

۵۵۲۴ وَعَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوا لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَاكْتُبُهُ لَهُ لَكَانَ إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الْآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هَذَا أَحَدٌ ثَكُمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

مصافحہ و مواجمہ اور مجلس میں نشست کا طریقہ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس وقت تک نہ علیحدہ کرتے جب تک وہ شخص آپؐ کا ہاتھ نہ چھوڑ دیتا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک اس کی جانب سے منہ نہ پھیرتے جب تک کہ منہ موڑ کر نہ چل دیتا اور رسول اللہؐ کو کبھی اس حال میں نہیں دیکھا کہ آپؐ اپنے پاؤں لوگوں کے سامنے کر کے بیٹھے ہوں۔ (ترمذی)

۵۵۲۵ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ مِنْ يَدِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُ يَدَهُ وَلَا يَصِرُ رَجُلُهُ عَنْ وَجْهِهِ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَصِرُ عَنْ وَجْهِهِ عَنْ وَجْهِهِ وَلَمْ يُرْمَقْدِ مَا ذُكِّنِيهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيسٍ لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

اپنی ذات کے لئے کچھ سجا کر نہ رکھتے تھے

۵۵۷۶ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَدَّخِرُ شَيْئًا لِعَدِّ رِزَاةِ التَّيْمِيَّةِ. ^{۲۵}
حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لئے کوئی چیز کل کے لیے جمع کر کے نہ رکھتے تھے۔ (ترمذی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کم گوئی کا ذکر

۵۵۷۷ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمَاءَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلَ الْقَمَتِ رِزَاةً فِي شَرْحِ السُّنَنِ. ^{۲۶}
حضرت جابر بن سماءؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ خاموش رہتے۔ (شرح السنہ)

حضور کی گفتگو کا انداز

۵۵۷۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ فِي كَلَامِهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْتِيلٌ وَتَدْبِيرٌ سَوَاءٌ أُبُودَاؤُ د. ^{۲۷}
حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بات کرتے تھے تو ایک ایک جملہ علیحدہ علیحدہ ادا کرتے اور ٹھیکر ٹھیکر بات کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

۵۵۷۹ وَعَنْ عَالِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَرِّدُ سَرْدَكُمْ هَذَا وَلَكِنَّا كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيْنَهُ فَبَصْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ سَوَاءٌ التَّيْمِيَّةِ. ^{۲۸}
حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح باتیں نہ کرتے تھے جس طرح کہ تم مسلسل پیچھا پائیں کرتے ہو بلکہ اس طرح سے گفتگو فرماتے تھے کہ ایک ایک جملہ آپ کا الگ الگ ہو جاتا تھا۔ کہ جو شخص آپ کے پاس بیٹھا ہو وہ اس کو یاد رکھ سکے۔ (ترمذی)

مبارک لبوں پر اکثر مسکراہٹ رہتی تھی

۵۵۸۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَنْزٍ قَالَ قَالَتْ أَيْتُ أَحَدًا أَتَرْتَبَسًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَاةَ التَّيْمِيَّةِ ^{۲۹}
حضرت عبد اللہ بن حارث بن جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔ (ترمذی)

وحی کا انتظار

۵۵۸۱ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ يَخْدَأُ يَكْثُرُ أَنْ يَرْفَعَ طَرَفَهُ إِلَى السَّمَاءِ سَوَاءٌ أُبُودَاؤُ د. ^{۳۰}
حضرت عبد اللہ بن سلامؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب باتیں کرنے بیٹھتے تو آپ کی نگاہ اکثر آسمان کی طرف رہتی یعنی آپ وحی کا انتظار فرماتے رہتے تھے، (ابوداؤد)

فصل شوم

اہل و عیال کے تئیں شفقت و محبت

۵۵۸۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَتْ أَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا هَيَّجَ ابْنُهُ مُسْتَرْضِعًا فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يُنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَإِنَّهُ لَيَدَّخُنُ وَكَانَ ظَنُّهُ قَيْنًا فَيَاخُذُكَ فَيَقِيلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرُو فَلَمَّا تَوَقَّى إِذَا هُوَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنًا هَيَّجَ ابْنِي وَإِنَّهُ مَاتَ ^{۳۱}
عمر بن سعیدؓ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اہل و عیال پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مہربان کسی کو نہیں دیکھا۔ آپ کے صاحبزادے ابراہیمؓ مدینہ کی بلندی کی جانب کسی گاؤں میں دودھ پیتے تھے اور آپ اس گاؤں میں ان کو دیکھنے تشریف لے جایا کرتے تھے ہم بھی آپ کے ساتھ ہوتے تھے، آپ گھر کے اندر تشریف لے جاتے تھے جہاں دہواں گھٹا ہوتا تھا اس سے کہ دایہ کا شور نہ ہو اور بچہ واپس چلے آتے۔ (عمر بن سعیدؓ راوی کا بیان ہے، کہ جب آپ کے صاحبزادے

حضرت ابراہیم نے وفات پائی تو آپ نے فرمایا۔ یہ ابراہیم میرا بیٹا ہے وہ شیر خوارگی کی حالت میں مرا ہے جنت میں اس کی دو دایہ ہیں جو اس کی مدت شیر خوارگی میں اس کو دو دھپلائیں گی۔ (مسلم)

آنحضرت کا حسن اخلاق اور ایک یہودی

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی تھا جس کو خال عالم کہا جاتا تھا۔ اس کے رسول اللہؐ پر چند دینار چاہیے تھے۔ اس نے آپؐ پر تقاضا کیا۔ آپؐ نے اس سے فرمایا۔ اے یہودی۔ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ کہ میں تجھ کو دوں اس نے کہا، محمدؐ میں اس وقت تک آپؐ سے جدا نہ ہوں گا جب تک آپؐ میرا فرض ادا نہ کر دیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اچھا اس نے میرے پاس بیٹھ جانا ہوں۔ چنانچہ آپؐ اس کے سامنے بیٹھ گئے اور اسی مقام پر آپؐ نے ظہر عصر مغرب، عشاء اور پھر صبح کی نماز پڑھی رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیؓ اس یہودی کو دھمکاتے تھے اور نکال دینے کا خوف لاتے تھے رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اس کو محسوس کیا کہ صحابیؓ اس کو دھمکاتے ہیں تو آپؐ نے ان کو منع فرمایا صحابیؓ نے عرض کیا۔ رسول اللہؐ! کیا ایک یہودی آپؐ کو روک سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا خدا تم نے مجھ کو منع فرمایا ہے، کہ میں اس شخص پر ظلم کروں، جو ہمارے پناہ دہ میں ہے یا اس پر جو ہمارے پناہ میں نہیں ہے پھر جب دن چڑھ گیا تو یہودی نے کہا میں گواہی دیتا ہوں، کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں ہے، اور یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ خدا تم کے رسول ہیں اور میرے مال کا آدھا حصہ خدا تم کی راہ میں صدقہ ہے اور خدا تم کی قسم میں نے آپؐ کے ساتھ جو معاملہ کیا ہے وہ محض اس لیے کیا ہے کہ میں تم کو جو صفات تورات میں مذکور ہیں آپؐ میں پائی جاتی ہیں یا نہیں، تورات میں لکھا ہے محمد بن عبد اللہؐ مکہ میں پیدا ہوگا طیبہ کی طرف ہجرت کرے گا اور اس کی حکومت شام میں ہوگی وہ بذر بان سنگدل نہ ہوگا اور نہ بازار میں شور مچانے والا اور نہ فحش گوئی اس میں ہوگی اور نہ وہ یہودہ بات کہنے والا ہوگا میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا تم کے سوا کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں ہے اور آپؐ خدا تم کے رسول ہیں یہ میرا مال موجود ہے جو حکم آپؐ مناسب سمجھیں فرمائیں یعنی خدا تم کے حکم سے اس کو جہاں چاہیں غریب فرمائیں راوی کا بیان ہے اے یہودی بہت مال دار تھا۔ (ابن ہشام)

غریب و لاچار لوگوں کے ساتھ حسن سلوک

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ

فِي الشَّامِ دَانَ لَهُ لَطْفَرَيْنِ تُكْبَلَانِ رِضَاعَةً فِي الْجَنَّةِ سَرَاةً مُسَلِّمَةً۔

۵۵۸۲ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ يَهُودِيًّا كَانَ يَقَالُ لِمَا فَلَانُ حَبْرًا كَانَ لَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَنَانِيرُ فَتَقَاضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ يَا يَهُودِيٌّ مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ قَالَ فَإِنِّي لَا أَفَارِقُكَ يَا مُحَمَّدٌ حَتَّى تُعْطِيَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَجْلَسْتُ مَعَكَ فَجَلَسَ مَعَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْآخِرَةَ وَالْغَدَاةَ وَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَدَّدُونَكَ وَيَتَوَعَّدُونَكَ فَقَطِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الَّذِي يُصْنَعُونَ بِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ يَهُودِيٌّ يُجْسِدُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَنِي رَبِّي أَنْ أَطْلِمَ مُعَاهِدًا وَغَيْرَهُ فَلَمَّا تَرَحَّلَ النَّهَارُ قَالَ الْيَهُودِيُّ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَشَطْرُ مَا لِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمَا وَاللَّهِ مَا فَعَلْتُ بِكَ الَّذِي فَعَلْتُ بِكَ إِلَّا لِأَنْظُرَ إِلَى نَعْنِكَ فِي التَّوْرَةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ وَمَهَا جَرَّةٌ بِطَيْبَةِ مُلْكُهُ بِالشَّامِ لَيْسَ بِفَقِيرٍ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا مُتَزَيٍّ بِالْحَشْرِ وَلَا قَوْلِ الْخَنَاءِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ وَهَذَا مَالِي فَأَحْكُمْ فِيهِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَكَانَ الْيَهُودِيُّ كَثِيرَ الْمَالِ سَرَاةً الْيَهُودِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ۔

۵۵۸۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ

علیہ وسلم ذکر (الہی) زیادہ فرماتے ہیں اور فضول بائیں بہت کم کرتے
ناز کو طویل پڑھتے اور خطبہ مختصر پڑھتے اور حضورؐ بیوہ اور مساکین کے ساتھ
چلنے میں مارندہ کرتے تھے اور ان کا ہر ایک کام کر دیتے تھے۔
(نسائی - دارمی)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ الذِّكْرُ
وَيُقِلُّ اللَّغْوُ وَيُطِيلُ الصَّلَاةَ وَيُقْصِرُ الْخُطْبَةَ وَلَا
يَأْتِي أَنْ يَمُتِيَ مَعَ الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتَامَى فَيَقْضِي لَهُ
الْحَاجَةَ سَأَاهُ النَّاسُ وَاللَّيْلُ إِرْفَى.

قریش مکہ آنحضرتؐ کی تکذیب کیوں کرتے تھے

حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ ابو جہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم
تم کو جھوٹا نہیں کہتے ہم تو اس چیز کو جھٹلاتے ہیں جس کو تم لائے ہو یعنی
جس کو تم وحی الہی بتانے ہیں خداوند تم نے ابو جہل وغیرہ کے متعلق یہ آیت
نازل فرمائی فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بَيِّنَاتٍ الذِّكْرِ يَجْحَدُونَ
یعنی وہ تجھ کو نہیں جھٹلاتے بلکہ بیڑا (خدا تعالیٰ سے تجاوز کر نیوالے)
ہیں خدا تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلاتے ہیں۔ (ترمذی)

۵۵۸۵ وَعَنْ عَلِيٍّ أَنَّ أَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا لَا نُكْذِبُكَ وَلَكِنْ
نُكْذِبُ بِمَا جِئْتَ بِهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى
فِيهِمْ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُونَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ
بَيِّنَاتٍ الذِّكْرِ يَجْحَدُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضورؐ نے اپنے لئے دولت مندی کو پسند نہیں فرمایا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے عائشہ اگر میں خدا تعالیٰ سے مال دولت چاہوں تو البتہ میرے ساتھ سورتی
پہاڑ چلا کر میں میرے پاس ایک فرشتہ آیا دراز قدم جس کی کمر کعبہ کے
برابر تھی اس نے کہا کہ ہمارے پروردگار نے تم کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا
ہے کہ اگر تم چاہو تو بندہ پیغمبر ہو یعنی وہ پیغمبر جو بندگی اور فقر کی صفت سے
متصف ہو اور چاہو تو بادشاہ پیغمبر ہو جاؤ میں نے جبرئیلؑ یعنی اس
فرشتہ کی طرف دیکھا یعنی ان سے مشورہ چاہا انہوں نے کہا آپ
اپنے کو پست کر دو یعنی بندگی اور فقر اختیار کرو اور ابن عباسؓ کی روایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ فرشتہ کے الفاظ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبرئیلؑ کی طرف دیکھا۔ گویا ان سے مشورہ طلب کیا جبرئیلؑ نے اشارے سے بتایا
کہ تواضع اختیار کرو یعنی پست ہو میں نے کہا میں بندہ پیغمبر بننا چاہتا
ہوں حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کعبہ نیکہ لگا کر کھانا نہیں کھایا آپؐ یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اس طرح
کھاتا ہوں جیسے غلام کھانا ہے اور اس طرح بیٹھتا ہوں جس طرح
غلام بیٹھتا ہے۔ (شرح السنۃ)

۵۵۸۶ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ تَشِئْتُ لَسَادَتْ مَعِيَ
جِبَالُ الذَّاهِبِ جَاءَنِي مَلَكٌ وَإِنْ حُجِزْتُ
لَتَسَاوَى الْكُعْبَةُ فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ
السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَإِنْ
شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ إِلَى جِبْرِئِيلَ
فَأَشَارَ إِلَيَّ أَنْ صَنَعَ نَفْسَكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ
عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِائِيلَ كَأَنَّهُ مُسْتَشِيرُهُ فَأَشَارَ
جِبْرِئِيلُ بِبَيْدِهِ أَنْ تَوَاضَعُ فَقُلْتُ نَبِيًّا
عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَأْكُلُ مُتَكَبِّرًا
يَقُولُ أَكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ وَأَجْلِسُ كَمَا
يَجْلِسُ الْعَبْدُ سَأَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ.

بَابُ الْمُبْعَثِ وَبَدَأُ الْوَحْيِ

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور وحی نازل ہونے کا بیان

فصل اول

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس سال کی عمر میں خلعت نبوت سے سرفراز کیا گیا۔

۵۵۸۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِارْبَعِينَ سَنَةً فَمَكَتْ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْهَجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبیؐ کو چالیس برس کی عمر میں پیغمبر بنایا گیا اس کے بعد تیرہ برس آپؐ مکہ میں رہے اور اس عرصہ میں وحی آتی رہی پھر آپؐ ہجرت کا حکم دیا گیا۔ اور ہجرت کے بعد آپؐ ستر سال تک مدینہ میں رہے اور تیسرے سال کی عمر میں وفات پائی (بخاری و مسلم)

نزل وحی کی ابتداء

۵۵۸۸ وَعَنْهُ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً لَيْسَ لَهُ الصَّوْتُ وَيَرَى الضُّوءَ سَبْعَ سِنِينَ وَلَا يَرَى شَيْئًا دُثْمَانُ سِنِينَ يُوحَى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا دُثْمَانُ ثَوْنٍ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت عطا ہونے کے بعد (پندرہ سال مکہ میں قیام فرمایا اس عرصہ میں آپؐ بایں سے دھیرے کی آواز سنتے تھے اور تاریکی میں وحی کو دیکھتے تھے اور اس کے سوا اور کوئی چیز نظر نہ آتی تھی سات برس تک یہی حال رہا پھر آٹھ برس تک وحی بھیجی جاتی رہی اور مدینہ میں دس سال تک قیام فرمایا اور ۶۵ سال کی عمر میں وفات پائی (بخاری و مسلم)

حضور نے کتنی عمر میں وفات پائی

۵۵۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ تَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى سِتِّينَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساٹھ برس کی عمر میں وفات دی۔ (بخاری و مسلم)

آنحضرتؐ اور خلفائے اربعہ کی عمر

۵۵۹۰ وَعَنْهُ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ ثَلَاثٌ وَسِتِّينَ أَكْثَرُ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت ابو بکرؓ نے بھی ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت عمرؓ نے ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔ (مسلم)

آغاز وحی کی تفصیل

۵۵۹۱ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا أَجَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بَعْضًا حِرَاءَ فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِي

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ وحی کے سلسلہ میں سب سے پہلی چیز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شروع کی گئی وہ سونے میں سچے خوابوں کا نظر آنا تھا۔ آپؐ جو خواب دیکھتے اس کی تعبیر روشن صبح کی مانند نظر آ جاتی اس کے بعد آپؐ کو تنہائی پسند آنے لگی اور آپؐ غار حرا کے اندر گوشہ نشین رہنے لگے۔ غار حرا میں آپؐ عبادت فرمایا کرتے تھے اور کئی کئی روز عبادت میں

ذَوَاتِ الْعَدَادِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَنْزُدُ
لِذَا إِلَهِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَنْزُدُ
لِيُثْلِهَا حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارٍ جِدَاءٍ
فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ
قَالَ فَآخِذْ بِي فَنُعْطِيَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ
أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ
فَآخِذْ بِي فَنُعْطِيَ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ
أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ
فَآخِذْ بِي فَنُعْطِيَ الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ
ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ يَا سَيِّدَ رِبِّكَ الَّذِي
خَلَقَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ
الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ
مَا لَمْ يَعْلَمْ فَارْجِعْ بِهَا إِلَى سَوْءِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ فُؤَادُهُ نَدَا خَلِ
عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَهْلُونِي زَهْلُونِي فَرَمَلُوهُ حَتَّى
ذَهَبَ عَنْهُ الدَّرْعُ فَقَالَ خَدِيجَةُ وَاعْبَرِهَا الْخَبَرُ
لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللَّهِ
لَا يُغْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ
الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ
وَتَقْرَى الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ
انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ إِلَى وَرَقَةَ ابْنِ
نَوْفَلِ بْنِ عَمْرِو خَدِيجَةَ فَقَالَتْ لَهُ يَا ابْنَ
عَمِّهِ اسْمِعْ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ
أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ
الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي
كُنْتُ فِيهِمَا جَدًّا يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ
يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُخْرِجِيهِمْ قَالَ نَعَمْ
لَوْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ
إِلَّا عُودِي وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمُكَ

مشغول رہتے تھے اور یہ اس وقت جب آپ کی خواہش گھر کے لوگوں کی
طرف نہ ہوتی تھی آپ کھانا لے جاتے اور جب وہ ختم ہو جاتا تو خدیجہ الکبریٰ
کے پاس آتے اور جتنے دن غار میں قیام کا ارادہ ہوتا اتنے دن کا سامان
پھر لے جاتے یہاں تک کہ آپ کے پاس حق آیا (یعنی حق کا پیام) آپ اس وقت
غار حرا میں تھے فرشتہ آپ کے پاس آیا اور کہا پڑھ (یعنی جو کچھ یاد رہا آپ نے)
فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتہ نے مجھ کو
پکڑ لیا اور خوب بھینچا یہاں تک کہ وہ تھک گیا۔ پھر فرشتہ نے مجھ کو چھوڑ دیا اور
کہا پڑھ! میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اس نے مجھ کو پکڑ لیا اور خوب
دبایا یعنی سینہ سے ٹکا کر خوب دبایا، یہاں تک کہ وہ تھک گیا یا میں
تھک گیا۔ فرشتہ نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ! میں نے کہا میں پڑھا
ہوا نہیں ہوں (یعنی میں پڑھ نہیں سکتا) اس نے مجھ کو پھر پکڑ لیا۔ اور
تیسری مرتبہ سینہ سے ٹکا کر مجھ کو خوب بھینچا یہاں تک کہ وہ تھک گیا۔ اس
نے مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا، پڑھ! اقْرَأْ يَا سَيِّدَ رِبِّكَ الَّذِي خَلَقَ
الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ
الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (یعنی اپنے اس پروردگار کے نام سے پڑھ جس نے تجھ
کو پیدا کیا ہے اور ہر چیز کو۔ ہاں جس نے انسان کو جسے ہوئے خون سے پیدا کیا، پڑھ
اور نیز اپروردگار سب سے بزرگ و بزر ہے۔ وہ پروردگار جس نے قلم کے ربیعہ
علم سکھائے اور انسان کو وہ چیز سکھائی جس کو وہ جانتا تھا) اس کے بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان آیتوں کو لے کر مکہ کی طرف لوٹے اور حالت یہ تھی
کہ آپ کا دل کانپ رہا تھا۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ کے پاس پہنچ کر آپ نے فرمایا
مجھ کو کپڑا اڑھا دو مجھ کو کپڑا اڑھا دو۔ چنانچہ آپ کو کپڑا اڑھا دیا گیا یہاں
تک کہ آپ کا خوف جاتا رہا۔ پھر آپ نے خدیجہ الکبریٰ سے تمام واقعہ بیان
فرمایا۔ اور کہا، مجھ کو اپنی جان کا خوف ہے۔ خدیجہ زہ نے کہا، تم ہرگز
نہ ڈرو۔ (ایسا نہ ہو گا) قسم ہے خدا تعالیٰ کی وہ تم کو کبھی ذلیل و رسوا
نہ کرے گا۔ تم رشتہ داروں سے سلوک کرتے ہو۔ صبح بولتے ہو۔
غریبوں یتیموں کی خبر گیری کرتے ہو سیکینوں کے لیے کاتے ہو۔ جہانوں
کی مہمانی اور خاطر و مدارات کرتے ہو۔ اور قدرتی حوادث میں لوگوں کی مدد
کرتے ہو۔ پھر حضرت خدیجہ الکبریٰ نے آپ کو اپنے چچا زاد بھائی
ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور ان سے کہا، چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے
(یعنی حضرت رسول اللہ) سے سن رہا، ورقہ نے آپ سے کہا بھتیجے تو
کیا دیکھتا ہے؟ رسول اللہ نے سارا واقعہ بیان کیا۔ ورقہ نے سن کر

أَنْصُرَكَ نَصْرًا مُّؤَزَّزًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ دَرَقَةً
أَنْ تُرْفَى وَفَتَرَ الْوَحْيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْكَ وَنَزَّادُ
الْبُخَارِيِّ حَتَّى حَزَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي بَابٍ بَلَغْنَا حُزْنَآ عَدَا مِنْهُ مَدَامَا
كَى يَنْدَدَى مِنْ سُؤْدُسٍ شَوَاهِقِ الْجَبَلِ
فَكَلَّمَا أَوْفَى بِذُرْوَةِ جَبَلٍ لِّى يُلْقَى نَفْسُهُ
مِنْهُ تَبَدَّى لَهُ جَبَرُئِيلُ فَقَالَ يَا أَحْمَدُ
إِنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لَدَاكَ
جَاشُهُ وَتَفِرُّ نَفْسُهُ -

کہا یہ وہی ناموس (فرشتہ ہے) جس کو خداوند تم نے موسیٰ پر نازل فرمایا
تھا کاش میں اس وقت جوان ہوتا جبکہ تم اپنی دعوت کی تبلیغ کر گئے
یا کاش میں اس وقت زندہ رہتا جب کہ تم کو تمہاری قوم نکالے گی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا میری قوم مجھ کو نکالے گی؟ ورنہ نے کہا!
ہاں اور اس کا سبب یہ ہے کہ جس چیز کو تم لائے ہو یعنی نبوت و رسالت
جو شخص بھی اس کو لایا ہے اس کے ساتھ دشمنی کی گئی ہے، اگر میں ان
ایام میں موجود ہوتا تو میں تمہاری معقول مدد کروں گا۔ اس واقعہ کے
بعد ورتہ کا انتقال ہو گیا بخاری و مسلم اور بخاری نے اتنے الفاظ زیادہ
لکھے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ ہم کو حدیثوں سے معلوم ہوا
ہے وہی کا سلسلہ منقطع کر دیا جانے سے بہت غمگین اور رنجیدہ ہوئے اتنے غمگین اور رنجیدہ کہ کئی مرتبہ آپ صبح کو اس ارادے سے پہاڑوں پر
گئے کہ اپنے آپ کو پہاڑ کی چوٹی سے گرا دیں جب آپ کسی چوٹی پر پہنچتے تو ان کے اپنے آپ کو نیچے گرا دیں۔ تو جبرئیلؑ ظاہر ہونے لگا اور
فرماتے، عہد! بلائے خداوند کا رسول ہے: ان الفاظ کو سن کر آپ کا اضطراب قلق رفع ہونا اور دل مطمئن ہو جاتا۔

انقطاع کے بعد پہلی وحی

۵۵۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ
قَالَ فَبَيْنَا أَنَا أَقْشَى سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَعْتُ
بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحَسَاءِ فَأَعَادَ عَلَيَّ
كُرْسِيَّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ مِنْهُ رُغْبًا
حَتَّى كُؤِيتُ إِلَى الْأَرْضِ فَخُتُّتُ أَهْنُ نَقَلْتُ
نَقْلُونِي زَمَلُونِي فَزَمَلُونِي فَأُنْزِلَ لَدُنِّي
تَعَالَى يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْزِلْ
رَبِّكَ فَكَبِّرْ وَشِئَا بِكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ
فَا هُجْرٌ ثُمَّ حَمَى الْوَحْيُ وَتَبَا بَع مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ -

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے انقطاع وحی کا حال اس طرح سنا ہے کہ میں جارہا تھا کہ آسمان سے
میں نے ایک آواز سنی، نظر اٹھا کر دیکھا تو مجھ کو وہ فرشتہ نظر آیا۔
جو حرا میں میرے پاس آیا تھا یہ فرشتہ آسمان و زمین کے درمیان
ایک کرسی (تخت) پر بیٹھا تھا۔ میرے دل میں اس سے رعب
و خوف پیدا ہو گیا یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا۔ پھر میں اپنے گھر
آیا۔ اور کہا مجھ کو (کہ) اڑھا دو۔ چنانچہ کپڑا اڑھا دیا گیا اور خداوند تم
نے یہ آیت نازل فرمائی يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْزِلْ وَرَبِّكَ فَكَبِّرْ
وَشِئَا بِكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ یعنی اے کپڑا اوڑھنے والے
اٹھ اور مخلوق کو خدا تم کے عذاب سے ڈرا۔ اپنے پروردگار کو
بڑا جان اور اپنے کپڑوں کو دنجاست سے پاک کر اور ناپاکی کو چھوڑ
دے اس کے بعد وحی گرم ہو گئی، یعنی پیغمبرؐ آنے لگی (بخاری و مسلم)

وجہ کس طرح آتی تھی

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، یا رسول اللہؐ آپ کے پاس وحی کیوں کر آتی
ہے؟ آپ نے فرمایا کبھی نواس کی آواز گھنٹال کے مانند ہوتی ہے اور یہ
وحی مجھ پر سخت ترین وحی ہوتی ہے۔ پھر وحی موقوف ہو جاتی ہے
اور جو کچھ میں نے فرشتہ سے سنا ہوتا ہے میں اس کو یاد و محفوظ رکھتا

۵۵۹۲ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ ابْنَ هِشَامٍ
سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْيَا نَابِئِي مِثْلَ
صَلَمَةَ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّ عَلَى فَيْفِصِرٍ عَنِّي

وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَ
أَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ رَجُلًا نَبِيًّا
فَأَعْيَ مَا يَقُولُ قَالَتْ عَالِيَتْهُ وَ لَقَدْ
رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيَّ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ
الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَقْصُرُ عَنْهُ وَ إِنْ
جَبَلْتَهُ لَيَقْصُرُ عَدَا مُتَفَقُّ عَلَيْهِ -

ہوں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فرشتہ وحی کسی آدمی کی شکل میں میرے
پاس آتا ہے اور مجھ سے گفتگو کرتا ہے اور جو کچھ میں اس سے سنتا
ہوں اس کو یاد کر رکھتا ہوں عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپؐ
پر وحی نازل ہوتے دیکھی ہے سردی کے دنوں میں آپؐ پر وحی اترتی
اور جب فرشتہ وحی دے کر چلا جاتا۔ تو میں دیکھتی کہ آپؐ کی
پیشانی سے پسینہ جاری ہے۔ (بخاری و مسلم)

نزول وحی کے وقت آنحضرتؐ کی کیفیت و حالت

حضرت عبادہ بن صامت کہتے ہیں کہ جس وقت نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپؐ پریشان و رنجیدہ سے ہو جاتے
اور چہرہ مبارک کا رنگ بدل جاتا اور ایک وایت میں یہ الفاظ ہیں
کہ جب نبیؐ پر وحی نازل ہوتی تو آپؐ اپنا سر جھکا لیتے اور آپؐ کے صحابہ
بھی اپنا سر جھکا لیتے اور جب وحی ختم ہو جاتی تو سر اٹھا لیتے۔ (مسلم)

خدا کے دین کی پہلی دعوت

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی۔ (رَدِّ
انذار عشیرتک الاقربین) اپنے قریب تر لوگوں کو ڈرا، تو نبیؐ کو وہ
صغیر سپنے اور پیکارنا شروع کیا، اے فہر کی اولاد، اے ہمدی کی اولاد!
اسی طرح تمام قبائل قریش کو آپؐ نے نام لے لیکر پکارا، یہاں تک کہ سب
جس ہو گئے قاعدہ یہ تھا کہ اگر قبیلہ کا بڑا آدمی کسی وجہ سے خود نہ جاسکتا
تھا تو اپنی طرف سے کسی آدمی کو بھیج دیا کرتا تھا۔ غرض ابولہب اور
قریش کے تمام لوگ جمع ہو گئے، آپؐ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا
اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ اس پہاڑ کی ایک جانب سے اور ایک وایت
میں ہے کہ اس جنگل میں سے سوار نکلے ہیں جو تم پر حملہ کرنا چاہتے
ہیں تو کیا تم اس کو سچ مان لو گے اور مجھ کو سچا سمجھو گے؟ ان لوگوں نے
کہا ہمارے تجربہ میں تم ہمیشہ سچے ثابت ہوئے ہو۔ اس لیے تم ہماری
خبر کو درست سمجھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا میں تم کو اس سخت عذاب سے
ڈراتا ہوں جو تمہارے سامنے ہے۔ ابولہب نے سن کر کہا تو تباہ و ہلاک
ہو گیا اسی لیے تو نے ہم کو جمع کیا تھا اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی تبت یدایا
ابی لہب و تبت یعنی ابولہب ہلاک ہو اور وہ ہلاک ہوا۔ بخاری و مسلم

دعوت حق کی پاداش میں عمائدین قریش کی بدسلوکی اور ان کا عبرت ک انجام

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ایک مرتبہ اخانہ کعبہ کے قریب ناز پڑھ رہے تھے، اور قریش کی ایک

۵۹۴ وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كَرِبَ
لِذَلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ وَفِي رِغَايَتِهِ نَكْسٌ رَأْسُهُ
وَنَكْسٌ أَصْحَابُهُ رُؤُسُهُمْ فَلَمَّا أُتِيَ عَنْهُ رَفَعَ
رَأْسَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۵۹۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ
عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصُّفَا فَجَعَلَ يَنَادِي
يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبَطُونٍ قُرَيْشٍ حَتَّى
اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ
أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ زَجَاءُ أَوْ لَوْلَهَبٍ
وَقُرَيْشٍ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ
أَنْ خَيْلًا تَخُجُّ مِنْ صَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ وَفِي رِوَايَةٍ
أَنْ خَيْلًا تَخْرُجُ بِالْوَادِي تَرِيدُ أَنْ تُغَيِّرَ عَلَيْكُمْ
أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِي قَالُوا نَعَمْ مَا جَدَّ بَنَا
عَلَيْكَ الْأَمِيقُ قَالَتْ فَاثْنِي نَذِيرُكُمْ بَيْنَ
يَدَيَّ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ أُولَهَبٍ تَبَّ
لَكَ الْهَذَا جَمَعْنَاهُ فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا
أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۹۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمَعَ

قُرَيْشٌ فِي مَجَالِسِهِمْ اِذْ قَالَ قَائِلٌ اَيْكُمْ
يَقُومُ اِلَى جُزْءٍ اِلَى فُلَانٍ فَيَعْمَدُ اِلَى قُرَيْشٍ
وَدَمْرُ بَادِئَاتِهِمْ لِيَهْلِكُوا حَتَّى اِذَا سَجَدَا وَضَعَهُ
بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاَنْبَعَثَ اَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَا وَضَعَهُ
بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا
فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنْ
الْفُحْكِ فَاَنْطَلَقَ مُنْطَلِقًا اِلَى فُلَانَةٍ فَاَقْبَلَتْ
تَسْعَى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا
حَتَّى اَلْقَنَهُ عَنْهُ وَاَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ نَسَبُهُمْ فَلَمَّا
قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ
قَالَ اَللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَكَانَ اِذَا
دَعَا دَعَا ثَلَاثًا اِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا اَللَّهُمَّ
عَلَيْكَ بِعُمَيْرِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ
وَشَيْبَةَ بْنِ سَابِئَةَ وَوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَ
أُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ وَعُتْبَةَ ابْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَ
عُبَادَةَ بْنَ الْوَلِيدِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَوَاللَّهِ لَقَدْ
رَأَيْتُهُمْ صَرَخُوا يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سَجَدُوا اِلَى الْقَلْبِ
قَلْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَأْبُ تَبِعِ اصْحَابُ الْقَلْبِ لَعْنَةُ مُتَّفِقٍ
عَلَيْهِ.

جماعت کعبہ کے گرد اپنی مجلس کا حلقہ باندھے بیٹھی تھی کہ ناگہاں ایک
شخص نے کہا، تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو فلاں شخص کی اولاد میں جائے
جس نے اونٹ ذبح کیا ہے اور اس کی نجاست (ادجہ) خون اور پوست
کو لائے پھر انتظار کرے جب یہ سجدہ میں جائے تو ان سب چیزوں کو
کو وہ اس کے شانوں کے درمیان رکھ دے! ان میں سے ایک بدبخت
(جس کا نام عقبہ بن معیط تھا) اٹھا اور ان چیزوں کو لے آیا اور جب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے ان کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ
دیا رسول اللہ سجدہ ہی میں پڑے روئے وہ بدبخت یہ دیکھ کر خوب ہنسے مسخر
ہنسے کہ ہنستے ہنستے ایک دوسرے پر گر گئے پھر ایک شخص حضرت فاطمہ رضی
پاس گیا اور واقعہ سے آگاہ کیا حضرت فاطمہ دوڑتی ہوئی آئیں رسول
خدا اسی طرح سجدہ میں پڑے تھے حضرت فاطمہ نے اوجھ و غیر آپ کی
پشت سے اٹھا کر پھینک دیا اور کافروں کی طرف متوجہ ہو کر ان کو برا بھلا کہا
پھر جب رسول خدا نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے یہ دعا کی۔ اے
اللہ تم! تو قریش کو سختی کے ساتھ پکڑا این میں مرتبہ اپنے یہ الفاظ فرمائے
آپ کی عادت تھی کہ جب آپ دعا کرتے یا خدا تم سے کچھ مانگتے تو تین بار
ان الفاظ کو کہتے۔ اے اللہ تم! تو عمرو بن ہشام کو سخت پکڑا اے اللہ
تم! تو عقبہ بن ربیعہ کو سختی کے ساتھ پکڑا اے اللہ تم تو شیبہ بن ربیعہ
کو سخت پکڑا اے اللہ تم تو ولید بن عقبہ امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط
اور عمارہ بن الولید کو سخت پکڑا عبد اللہ بن مسعود رضی صحابی کا بیان
ہے کہ خدا تم کی قسم! میں نے ان سب لوگوں کو جن کے لیے رسول خدا

نے بددعا کی تھی، بدر کی جنگ میں پھڑپھڑے ہوئے دیکھا یعنی زمین پر مردہ پڑے ہوئے پھر ان کو میدان سے کھینچا گیا اور بدر کے کنوئیں میں ڈال
دیا گیا اور رسول خدا نے ان کو کنوئیں میں ڈال دے جانے کے بعد فرمایا اس جماعت کو جو کنوئیں میں ڈالی گئی ہے لعنت مل گئی ہے (بخاری و مسلم)

عقبہ کے سخت ترین مصائب اور آپ کا کمال تحمل و تحمل

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ!
کیا احد کے دن سے بھی زیادہ سخت دن آپ پر کوئی گزرا ہے فرمایا
میں نے تیری قوم سے وہ کچھ دیکھا ہے جو احد سے بھی زیادہ سخت ہے
اور سب سے زیادہ سخت دن جو مجھ پر گزرا ہے اور جس میں میں نے تیری قوم
سے ایسی تکلیف اٹھائی میں جو تمام عمر بھر کبھی برداشت نہیں کیں وہ عقبہ کا
دن اور عقبہ کے مصائب ہیں (عقبہ ایک مقام ہے جہاں ایام حج میں
کنکر پال مارتے ہیں اس کو جبرہ عقبہ بھی کہتے ہیں میں نے اپنے آپ کو
یعنی اپنی دعوت اسلام کو ابن عبد یلیل بن کلال کے سامنے پیش کیا

۵۹۵۹ وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ هَلْ اَنَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ
يَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ
وَكَانَ اَشَدُّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ
اِذَا عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلِ بْنِ
كَلَالٍ فَلَمْ يُجِئْنِي اِلَى مَا ارَدْتُ فَاَنْطَلَقْتُ
وَاَنَا مَهْمُومٌ عَلَى دَجْرِي فَلَمْ اَسْتَفِقْ
اِلَّا لِفَرَنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَاِذَا اَنَا

لِسَمَاءَ بَنَاتٍ قَدْ أَظْلَمْتُنِي فَتَنْظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا
جَبْرَيْلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ
قَوْلَ تَوَمِينِكَ وَمَا سَأَدَا عَلَيْكَ وَتَدَا
بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِهَا
فَشَتَّ بِهِنَّ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكَ الْجِبَالِ
فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ
سَمِعَ قَوْلَ تَوَمِينِكَ أَنَا مَلَكَ الْجِبَالِ وَتَدَا
بَعَثَنِي رَبُّكَ إِلَيْكَ لِتَأْمُرَنِي بِأَمْرِكَ
أَنْ شَتَّ أَنْ أُلْحِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبِيْنَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَلْ أُرَاجُونَ أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ
مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ وَلَا يُشْرِكُ بِهِ
شَيْئًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

تھا اور جو چیزیں نے اس کے سامنے پیش کی تھی اس نے اس کا کوئی
جواب نہیں دیا وہاں سے غمگین اور رنجیدہ چل دیا (یعنی جدھر میرا منہ
اٹھا چلے یاں مقام قرن ثعالب میں پہنچ کر مجھ کو ہوش ہوا (یعنی سراپکی کی
حالت دور ہوئی) میں نے سراٹھایا تو مجھ کو ابر کا ایک ٹکڑا نظر آیا جو مجھ پر
سایہ کئے ہوئے تھا پھر میں نے اس پر جبرئیل کو دیکھا۔ جبرئیل نے مجھ کو
مخاطب کر کے کہا خداوند بزرگ برتر نے آپ کی قوم کی بات کو سنا اور آپ کی
بات کا اس نے جو جواب دیا تھا اس کو بھی سنا (یعنی آپ کو آپ کی قوم کا بڑا
کہنا اور جھٹلانا خدا کو سب معلوم ہے) اب خدا نے آپ کے پاس پہاڑوں کے
فرشتے کو بھیجا ہے تاکہ آپ اس کو جو حکم دیں وہ بجالائے حضور نے فرمایا، کہ
اس کے بعد پہاڑوں کے فرشتے نے مجھ کو مخاطب کر کے سلام کیا اور پھر کہا
اے محمد! خدا تم نے آپ کی قوم کی بات کو سنا اور مجھ پہاڑوں کے فرشتے کو
آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ میں آپ کا حکم بجالاؤں اگر آپ فرمائیں تو
آخشیہ کے دونوں پہاڑوں کو دیہ پہاڑ مکہ کے قریب واقع ہیں میں ان
کفار پر الٹ دوں رسول شرم سے فرمایا میں ان کو ہلاک کرنا نہیں چاہتا بلکہ مجھ کو امید ہے کہ خداوند تعالیٰ ان کی اولاد میں ایسے لوگ پیدا کرے جو
یکتا و تنہا خدا کی عبادت کریں اور شرک نہ کریں۔ (بخاری و مسلم)

غزوہ اُحُد میں آنحضرتؐ کے زخمی ہونے کا ذکر

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ احد کی لڑائی کے دن حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے اگلے چار دانتوں میں آپ کا ایک دانت توڑ دیا گیا اور مبارک
زخمی کر دیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خون پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے
جاتے تھے وہ قوم کیوں کر فلاح حاصل کر سکتی ہے جس نے اپنے نبیؐ کا سر
زخمی کیا اور اس کا دانت توڑ ڈالا۔ (مسلم)

رسول اللہؐ کے ہاتھوں مارا جانے والا خدا کے سخت عذاب میں مبتلا ہو گا

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے اس قوم پر خدا سخت غصے ہوا جس نے اپنے نبیؐ کے ساتھ یہ کیا (یہ فرما کر)
آپؐ اپنے اگلے دانتوں کی طرف اشارہ کیا (جس میں سے ایک دانت
کفار نے احد کی جنگ میں شہید کر دیا تھا) اور خدا اس شخص پر بہت
غصناک ہوا جس کو اسکے رسولؐ نے خدا کی راہ میں قتل کیا (بخاری و مسلم)

۵۵۹۸ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسِرَتْ رِجْلَهُ يَوْمَ أُحُدٍ
وَشَجَّرَنِي رَأْسِهِ فَجَعَلَ يَسْلُكُ الدَّمَ
عَنْهُ يَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجَّوْا رَسُولَ
نَبِيِّهِمْ وَكَسَرُوا رِجْلَ نَبِيِّهِمْ۔

۵۵۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى
قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ يُشِيرُ إِلَى رَسُولِهِ عَجَبَةً
إِشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَفْتُلُكَ رَسُولُ اللَّهِ
فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

فصل دوم

(فصل دوم) اس باب میں نہیں ہے۔

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

پتھر کا سلام

حضرت جابر بن سمرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں مکہ کے اس پتھر کو جانتا ہوں جو میرے نبی ہونے سے پہلے مجھ کو سلام کیا کرتا تھا۔ (مسلم)

۵۶۲ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعِدُّنَّ حَجْرًا لِمَكَّةَ كَأَنِّي لَسَأَلْتُ عَلَى قَبْلِ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعِدُّنَّ الْآنَ رَدَاهُ مُسَلِّمًا.

شق قمر کا معجزہ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مکہ کے کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اگر تم نبی ہو تو کوئی نشانی دمجوزہ دکھاؤ انحضرت نے چاند کے دو ٹکڑے کر کے ان کو دکھا دیئے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ کے زمانہ میں چاند معلق ہوا یعنی درمیان سے اس کے دو ٹکڑے ہوئے ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر کی جانب تھا اور دوسرا نیچے کی طرف رسول اللہ نے یہ معجزہ دکھا کر کافروں سے فرمایا میری نبوت یا میرے اس معجزہ کی تہنات دو۔ (بخاری و مسلم)

۵۶۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ الْقَمَرَ شَقَّتَيْنِ حَتَّى رَأَوْا جِرَاءَ بَيْنَهُمَا مُتَّفَقًا عَلَيْهِمَا.

۵۶۴ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةً تَوَقَّى الْجَبَلِ وَفِرْقَةً دُونَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ وَأُتَّفَقُ عَلَيْهِمَا.

قدرت کی طرف سے ابوجہل کو تنبیہ

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ابوجہل نے دُکھار مکہ یا قریش سے کہا کہ کیا محمدؐ تمہارے درمیان اپنے منہ کو خاک آلود کرتا ہے (یعنی نماز پڑھتا اور سجدہ کرتا ہے) کہا گیا ہاں اس نے کہا۔ لات وعزریٰ ر بنوں کے نام ہیں انکی قسم اگر میں اس کو ایسا کرتا دیکھوں گا تو اس کی گردن کو روند ڈالوں گا چنانچہ وہ اس ارادہ سے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے وہ آپ کی گردن پر قدم رکھنے کے خیال سے آگے بڑھا۔ جونہی اس نے قدم بڑھایا تھا کہ وہ ایڑیوں کے بل میچھے بیٹھے لگا۔ اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے آپ کو بچانے لگا۔ اس سے کہا گیا کیا ہے دینی تجھ کو کیا ہوا کہ پیچھے ہٹ رہا ہے اس نے کہا کہ میں نے دیکھا میرے اور محمدؐ کے درمیان ایک خندق ہے آگ کی اور خوف ہے اور بازو ہیں (یعنی

۵۶۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يَعْصِي مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى لَئِنْ رَأَيْتُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطَانَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَأَ عَلَى رَقَبَتِهِ فَمَا جِئْتُهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلَى عَقْبَيْهِ وَتَشْتَقِي بِيَدَيْهِ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهُوَ لَا دَاجِنَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّي لَأَخْطَفْتُهُ أَلَمْ تَكُنْ لَكُمْ عُضْوًا عُضْوًا رَدَاهُ مُسَلِّمًا.

بہت خطرناک منظر ہے اور فرشتے حفاظت کر رہے ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر ابوجہل میرے قریب آجاتا تو فرشتے اس کے جسم کا ایک ایک ٹکڑا کر کے لے جاتے۔ (مسلم)

ایک پیش گوئی جو حرف بہ حرف پوری ہوئی

حضرت عدی بن حاتمؓ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر فقر و فاقہ کی شکایت کی پھر

۵۶۶ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ

رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ آتَاهُ الْآخَرُ
فَشَكَا إِلَيْهِ قَطَعَ السَّبِيلَ فَقَالَ يَا عَدِيُّ
هَلْ رَأَيْتَ الْحَيْرَةَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَوةٌ
فَلَكُنَّ مِنَ الطَّعِيفَةِ تَرْجُلُ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى
تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا
اللَّهَ وَلَكِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَوةٌ لَتَفْتَحَنَّ
كُنُوزَ كِسْرَى وَلَكِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَوةٌ
لَتَرَيْنَ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مَلَأَ كَفِّهِ مِنْ
ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ فَلَا يَجِدُ
أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ وَلَيَلْقَيْنَ اللَّهَ أَحَدًا كَوْمِ
يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ
يُتَرَجَّمُ لَهُ فَلَيَقُولَنَّ أَلَمْ أَعْثُ إِلَيْكَ
رَسُولًا فَيُبَلِّغُكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أُعْطِكَ
مَالًا وَأَنْصُلُ عَلَيْكَ فَيَقُولُ بَلَى فَيَنْظُرُ عَنْ
يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ
فَلَا يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِ
تَمْرَةٍ تَبْنُ لَمْ يَجِدْ فَيَكَلِّمُهُ طَيْبَةً قَالَ عَدِيُّ
فَرَأَيْتَ الطَّعِيفَةَ تَرْجُلُ مِنَ الْحَيْرَةِ حَتَّى
تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ
فِيمَنْ أَفْتَنَ كُنُوزَ كِسْرَى بَيْنَ هُذُمَزْ
وَلَكِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَوةٌ لَتَرُدَّنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ
أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُخْرِجُ مَلَأَ كَفِّهِ رِذَاةَ الْجُبَارِيِّ.

ایک شخص یا اس نے لت جانے کی شکایت کی دینی یہ کہا کہ اگر کوئی اس کو لوٹ لیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عدی! تو نے شہر حیرہ کو دیکھا ہے (حیرہ کوفہ کے قریب ایک شہر ہے) اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا کہ عورت حیرہ سے اتنا سفر کرے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے گی اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا کہ کسری (شاہ فارس) کے خزانے کھولے جائیں گے (یعنی غنیمت کے طور پر مسلمانوں کو ملیں گے) اور اگر تو زندہ رہا تو دیکھے گا کہ آدمی ٹٹھی بھر کر سونا یا چاندی نکالے گا اور اس شخص کو تلاش کرے گا جو اس کی اس خیریت کو قبول کرے اور اس کو ایک شخص بھی ایسا نہ ملے گا اور البتہ قیامت کے دن تم میں سے کوئی شخص اس حال میں خدا سے ملے گا کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی مترجم نہ ہوگا۔ جو خدا سے اس کا حال بیان کرے پھر خداوند تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ کیا میں نے تیرے پاس رسول کو نہیں بھیجا تھا تاکہ وہ تجھ کو دین کے احکام پہنچائے؟ کیا میں نے تجھے خدا کی بات کی کہ میں نے تجھ کو مال بھی دیا تھا اور احسان و اکرام بھی کیا تھا وہ کبھی ہاں نہ کہہ گا۔ تو اس کو دوزخ نظر آئے گی اور بائیں طرف دیکھے گا۔ تو دوزخ نظر آئے گی دینی اس کے اعمال بد کے سبب) اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! دوزخ کی آگ سے اپنے آپ کو بچاؤ اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا بھی خیرات کر کے بچاؤ اور جس شخص کے پاس یہ بھی نہ ہو تو سائل سے نرمی اور اخلاق کے ساتھ بات کرو۔ عدی بن حاتم راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا کے ارشاد کے مطابق حیرہ سے خانہ کعبہ تک عورت کو سفر کرتے دیکھا اس حال میں کہ وہ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرتی تھی۔ اور پھر میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے کسری کے خزانوں کو کھولا (اور یہ خزانے مسلمانوں کو ملے) اور اگر تم زندہ رہے تو حضور کے پیروں سے ارشاد کو بھی اپنی آنکھوں (بخاری)

نے دیکھ لو گے یعنی لوگ ٹٹھی بھرے سونا چاندی لیے پھریں گے اور کوئی شخص اس کو لینے والا نہ ملے گا۔

دین کی راہ میں سخت سے سخت اذیت سہنا ہی اہل ایمان کا شیوہ ہے

حضرت خباب بن ارت کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سایہ میں سر کے نیچے کھلی رکھے ہوئے بیٹھے تھے کہ ہم نے کفار کی شکایت کی اور عرض کیا کہ مشرکوں سے ہم کو سخت اذیت و تکلیف پہنچتی ہے پھر ہم نے عرض کیا آپ! افروں کے لئے خدا سے بد دعا نہیں کرتے۔ یہ سن کر آپ اٹھ بیٹھے۔ اور آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور پھر آپ نے فرمایا تم سے پہلے ایسے لوگ گزرے ہیں جن کیلئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا تھا

عَنْ خَبَابِ بْنِ الْأَسَدِ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَصِّدٌ بُرْدَةً فِي ظِلِّ الْأَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ شِدَّةً فَقُلْنَا أَلَا نَدْعُوا لِلَّهِ فَنَقْعِدَ وَهُوَ مُحَرَّمٌ وَجْهَهُ وَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَسْرَافِ

پھر اس گڑھے میں آدمی کو بٹھایا یا کھڑا کیا جاتا تھا اور پھر آرد لا کر سر پر رکھا جاتا تھا اور آرد سے چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے لیکن یہ عذاب اس کو دین سے منحرف ہونے نہ دیتا تھا اور وہ اپنے دین پر ثابت قدم رہتے تھے اور لوگوں کے جسم پر پوہ کی تیز کنگھی چلائی جاتی تھی۔ جس سے ان کا گوشت اور ہڈی تک کٹ جاتی تھی اور وہ اپنے دین سے نہ ہٹتے تھے۔ قسم ہے خدا کی یہ دین (یعنی اسلام) کامل ہو گا اور اس درجہ ترقی کرے گا کہ ایک سوار صناعہ (واقعہ میں) سے حضرت تک نہا سفر کرے گا اور خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے گا۔ اور بکریوں والا سوا بھیڑیے کے اپنی بکریوں کے متعلق کسی سے خوف زدہ نہ ہو گا۔ لیکن تم جلدی کرنے ہو یعنی صبر و استقامت سے کام نہیں لیتے (بخاری)

ایک خواب اور دعا

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا ص۔ ام حرام بنت ملحان کے ہاں آیا جایا کرتے تھے۔ ام حرام عبادہ بن صامت کی بیوی تھیں آپ حسب معمول ایک روز ام حرام کے ہاں تشریف لائے۔ ام حرام نے آپ کو کھانا کھلایا پھر آپ کے سر میں جوہیں دیکھنے بیٹھ گئیں در رسول اللہؐ سو گئے پھر آپ ہنستے ہوئے اٹھے۔ ام حرام نے پوچھا آپ کو کس چیز نے ہنسایا۔ آپ نے فرمایا میری امت میں سے ایک جماعت (خواب میں) اس طرح میرے سامنے لائی گئی کہ وہ خدا کی راہ میں جہاد کرتی ہے۔ اور دریا میں سوار ہے جس طرح بادشاہ تخت پر بیٹھا ہوتا ہے یا مانند بادشاہوں کے جو اپنے تخت پر جلوہ گر ہوتے ہیں ام حرام کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا سے دعا فرمائیے کہ وہ ان مجاہدوں میں مجھ کو شامل کرے آپ نے دعا کر دی اس کے بعد اپنے (تکیہ پر) سر رکھ لیا اور سو گئے اور پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ص! آپ کیوں ہنستے ہیں فرمایا میری امت میں سے چند لوگ خدا کی راہ میں لڑنے دکھائے گئے دیکھا کہ پہلی مرتبہ آپ نے فرمایا اسی طرح اب کی مرتبہ فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ص! دعا کیجئے خدا مجھ کو بھی ان میں شامل کر دے آپ نے فرمایا تو پہلی جماعت میں ہے۔ معاویہؓ کے زمانہ میں ام حرامؓ اور باہیں سوار ہوئیں اور دریا سے اتر کر جب جانور پر سوار ہوئیں تو گر پڑیں اور مر گئیں۔

(بخاری مسلم)

زبان رسالت کا اعجاز

حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ نبیہ شہود کی شاخ ازو کا ایک شخص جس کا نام ضاد تھا مکہ میں آیا ضاد منتر پڑھا اور آسیب دجن کے لئے

فَيَجْعَلُ فِيهِ فَيْجَاءُ بِمَنْشَارٍ فَيُوضَعُ قَوْقُ رَأْسُهُ فَيُشَقُّ بِأَثْنَيْنِ فَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمَشِّطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ وَعَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللَّهُ لَيَتَمَنَّاهُ هَذَا الْأَمْرُ حَتَّى يَسِيرَ الزَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَاءَ مَوْتٌ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوِ الدَّمَ ثَبَّ عَلَى عُنُقِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ سَدَاةُ الْبُخَارِيِّ۔

۶۰۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَاطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَقْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يُضْحِكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنَا مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَى عَزَاةَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ بِحِمِّي هَذَا الْجَحْدُ مَلُوكًا عَلَى الْأَسْرِ أَوْ مِثْلَ الْمَلُوكِ عَلَى الْأَسْرِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَدَاعًا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُضْحِكُكَ قَالَ أَنَا مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَى عَزَاةَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُدَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ قَدَاعًا أَنْتَ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبْتُ أُمَّ حَرَامٍ بِالْبَحْرِ فِي زَمَنٍ مُعَاوِيَةَ فَصِرَعْتُ عَنْ دَابَّتَيْهَا حِينَ خَرَجْتُ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۶۰۹ وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ ضِمَادًا قَدِمَ مَكَّةَ وَكَانَ مِنْ أَزْدِ شَوْوَعَةَ وَكَانَ يَدْرِي مِنْ

هَذَا الَّذِي سَمِعَ سَفَهَاءُ أَهْلِ مَكَّةَ يَقُولُونَ
 إِنَّ مُحَمَّدًا مَجْنُونٌ فَقَالَ لَوَ أَنِّي رَأَيْتُ
 هَذَا الذَّجَلَ لَعَلَّ اللَّهَ يَشْفِيهِ عَلَى يَدَيَّ
 قَالَ فَلَقِيَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَسْرَقْتُ مِنْ
 هَذَا الذَّيْجِ فَهَلْ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ
 مُحَمَّدًا وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِيهِ اللَّهُ فَلَا
 مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضِلَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَ
 أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
 لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 أَمَّا بَعْدُ فَقَالَ أَعِدْ عَلَيَّ كَلِمَاتِكَ هُوَ لَاءِ
 فَأَعَادَهُنَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ
 قَوْلَ الْكُهَنَةِ وَقَوْلَ الشُّعْرَاءِ فَمَا سَمِعْتُ
 مِثْلَ كَلِمَاتِكَ هُوَ لَاءِ وَلَقَدْ بَلَغَنِي
 قَامُوسُ الْبَحْرِ هَاتِ يَدَكَ أَبَا يَعْنِي
 عَلَى الْإِسْلَامِ قَالَ نَبَايَعُهُ سَادَاهُ مُسْلِمٌ
 دَنِي بَعْضُ سُخْرِ الْمَصَابِيحِ بَلَغَنَا
 نَاعُوسُ الْبَحْرِ وَذَكَرَ حَدِيثًا
 أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَهْلِكُ
 كِسْرِي وَالْأَخَرُ لَفَتْحُنْ عِمَا بَهْ فِي
 بَابِ الْمَلَا حِمِرْ

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

فصل دوم اس باب میں نہیں ہے۔
 فصل سوم

قیصر روم کے دربار میں ابوسفیان کی گواہی

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ابوسفیان بن حربؓ نے مجھ سے یہ
 حدیث بیان کی کہ اس زمانہ میں جب کہ میرے اور رسول اللہؐ کے درمیان
 صلح تھی (صلح حدیبیہ) میں نے سفر کیا میں شام میں مقیم تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کا ایک خط ہرقل کے نام آیا اس خط کو وحیدہ کلبی لائے تھے۔ وحیدہ کلبی نے
 اس خط کو امیر بصری کے پاس پہنچایا اور امیر بصری نے اس خط کو ہرقل کی

۵۶۱۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَفْيَانَ
 بْنُ حَرْبٍ مِنْ زَيْدٍ إِلَى فِي قَالَ لَطَلْتُ فِي
 الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا بِالشَّامِ
 إِذْ بَجِيَ بِكِتَابٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

خدمت میں پیش کیا۔ ہرقل نے کہا کیا اس شخص کی قوم کا کوئی آدمی یہاں ہے جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے لوگوں نے کہا ہاں ہے چنانچہ قریش کی ایک جماعت کیساتھ مجھے بلایا گیا ہم ہرقل کے پاس پہنچے اور اس کے سامنے بیٹھ گئے اس نے پوچھا تم میں سے کون اس شخص کا قریشی رشتہ دار ہے؟ جو اپنے آپ کو نبی کہتا ہے ابوسفیان کا بیان ہے میں نے کہا میں قریشی رشتہ دار ہوں۔ ہرقل نے اپنے قریب مجھے بٹھالیا اور قریش کے دوسرے لوگ میرے پیچھے بیٹھ گئے پھر ہرقل نے ترجمان کو طلب کیا اور اس سے کہا تم ان لوگوں سے کہہ دو کہ میں ابوسفیان سے اس شخص کا حال دریافت کرتا ہوں اگر ابوسفیان کوئی جھوٹ بات بیان کرے تو تم اس کو جھٹلا دینا اور سچی بات سے مجھ کو آگاہ کر دینا۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ اگر مجھ کو اس کا ڈر نہ ہوتا کہ لوگ مجھ کو جھٹلا دیں گے تو میں ضرور جھوٹی باتیں کر دیتا۔ اس کے بعد ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا۔ ابوسفیان وغیرہ سے پوچھو کہ تمہارے درمیان اس شخص کا حسب کیا ہے؟ ابوسفیان نے جواب میں کہا وہ شخص ہم میں صاحب حسب ہے یعنی حسب میں راجھا ہے پھر ہرقل نے پوچھا اس شخص کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہے میں نے کہا نہیں۔ پھر اس نے پوچھا کیا دعویٰ نبوت سے پہلے تم اس شخص کو جھوٹا پانتے تھے اور اس پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے۔ ابوسفیان نے کہا نہیں۔ پھر ہرقل نے پوچھا اس پر کون لوگ ایمان لائے ہیں شریف لوگ یا کمزوروں ضعیف؟ میں نے کہا ضعیف و کمزور لوگ اس پر ایمان لائے ہیں ہرقل نے پوچھا اس کے تابعداروں کا حلقہ بڑھتا چلا جاتا ہے یا کم ہوتا جاتا ہے۔ میں نے کہا کم نہیں ہوتے بلکہ زیادہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہرقل نے پوچھا اس کے دین میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص اس سے ناخوش ہو کر مرتد بھی ہو جاتا ہے میں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہوتا۔ ہرقل نے پوچھا کیا تم اس سے لڑتے ہو میں نے کہا۔ ہاں۔ ہرقل نے پوچھا تم اس سے کیونکر لڑتے ہو یعنی لڑائی کا انجام کیا ہوتا ہے میں نے کہا ہمارے اور اس کے درمیان جنگ کا نتیجہ ہونا ہے کہ کبھی وہ غالب آجاتا ہے ہم پر اور کبھی ہم اس پر غالب آجاتے ہیں کبھی وہ ہم سے مصیبت اٹھاتا ہے اور کبھی اس کی طرف سے ہم کو مصیبت پہنچتی ہے۔ ہرقل نے پوچھا کیا وہ اپنے عہد کو توڑ دیتا ہے یعنی صلح کے بعد عہد کو پورا نہیں کرتا عہد شکنی کرتا ہے یا نہیں میں نے کہا عہد شکنی نہیں کرتا۔ آج کل ہمارے اور اس کے درمیان صلح ہے ہم نہیں کہہ سکتے اس صلح کے معاملہ میں اس کی روش کیا رہے۔ ابوسفیان کا بیان ہے۔ کہ ان تمام

وَسَكَّرَ إِلَى هِرَقْلَ قَالَ وَكَانَ دَحِيَّةَ الْكَلْبِيِّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ بَصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بَصْرَى إِلَى هِرَقْلَ وَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَهُنَا أَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ بَنِيٌّ قَالُوا نَعَمْ فَدُعِيَ فِي نَفْسٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَاجْلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَتَيْكُمْ أَقْدَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ بَنِيٌّ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَاجْلِسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَاجْلِسُوا أَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُمْ إِنِّي سَأِلْتُ عَنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ بَنِيٌّ فَإِنْ كَذَبَ بَنِيٌّ فَكَذَبُوهُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ وَآيَمُ اللَّهِ لَوْ لَا خِفَافَةٌ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَى الْكَذِبِ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فَيَكُمُ قَالَ قُلْتُ هُوَ بَنِيْنَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَهْتُمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضَعَفَاءُ هُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضَعَفَاءُ هُمْ قَالَ أَيْزِيدُونَ أَمْ يَقْصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطٌ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سَجَا لَا يُصِيبُ مَنَا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَعْبُدُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي هَذِهِ الْبِدَاةِ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَاحِبُ نِعْمٍ فِيهَا قَالَ وَاللَّهِ مَا أَمَكْنِي مِنْ كَلِمَةٍ أَدْخَلَ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ •

قَالَ فَمَا قَالَ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدًا قَبْلَهُ قُلْتُ
لَا ثُمَّ قَالَ لِيَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ
عَنْ حُسْبِيهِ فَبَيَّحْتُمْ فَرَعَمْتُ أَنَّهُ فَيَّحْتُمْ
ذُو حَسَبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ
فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ
فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ
لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ
يَطْلُبُ مَلِكًا آبَائِهِ وَسَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ
أَضَعَفَاءُ هُمْ أَمْ أَشْرَاءُ فَهَمُّ فَقُلْتُ بَلْ
ضَعَفَاءُ هُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَ
سَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَنْهَمُونَهُ
بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَرَعَمْتُ
أَنْ لَا فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِبِدْعِ الْكَذِبِ
عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبُ فَيَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ
دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطُهُ لَهُ
فَرَعَمْتُ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ
بَشَاشَتَهُ الْقُلُوبُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ
يَزِيدُونَ أَمْرًا يَنْقُصُونَ فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ
يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حَتَّى يَحْتَمِلَ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَرَعَمْتُ أَنَّهُمْ
قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ
سِجَالًا لَيَالٍ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَ
كَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ ثُمَّ تَكُونُ لَهَا
الْعَاقِبَةُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَعْدِرُ فَرَعَمْتُ
أَنَّهُ لَا يَعْدِرُ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَعْدِرُ
وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَحَدًا قَبْلَهُ
فَرَعَمْتُ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ قَالَ هَذَا
الْقَوْلَ أَحَدًا قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ إِنْ شَاءَ
يَقُولُ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْزُومُ
قُلْنَا يَا مَرْنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّلَاةِ

باتوں میں بجز آخری بات کے میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہہ سکا (یعنی
رسول اللہ کے خلاف اس بات کے سوا کہ موجودہ صلح کی بابت کچھ نہیں کہہ
سکتا کہ اس کا انجام کیا ہوا اور کچھ میں نہیں کہہ سکا بفضلِ لڑپوچھا اس قسم کی بات
اس سے پہلے کسی نے کہی ہے (یعنی تمہاری قوم میں سے کسی نے اس شخص
سے پہلے نبوت کا دعویٰ کیا ہے یا میں نے کہا نہیں۔ اس کے بعد ہر نقل
نے اپنے سوالات کی توضیح شروع کی اور مترجم سے کہا: ابوسفیان
سے کہو کہ میں نے تم سے اس شخص کے حسب کو دریافت کیا تھا تم نے بتایا
کہ وہ تمہاری قوم میں صاحب حسب ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ نبی قوم کے اشرف
ہی میں سے ہونے سے ہے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ کیا اسکے آباؤ اجداد
میں کوئی بادشاہ تھا تم نے کہا نہیں۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر اس
کے باپ دادوں میں کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ خیال کیا جاسکتا تھا کہ وہ
اپنی خاندانی حکومت کا طالب ہے پھر میں نے تم سے پوچھا تھا کہ اس
کے تابعدار کون لوگ ہیں؟ اشرف یا ضعیف و کمزور تم نے کہا ضعیف
و کمزور لوگ اس کے پیرو ہیں اور رسول کے پیرو حقیقت میں ہی اور
ایسے ہی لوگ ہونے میں پھر میں نے پوچھا تھا کہ کیا تم اس کو جھوٹا جانتے ہو
اور اس پر جھوٹ کی نہمت لگاتے ہو (یعنی اس دعویٰ نبوت سے پہلے
تم نے کہا نہیں میں نے سمجھ لیا کہ وہ شخص جو انسانوں سے جھوٹ نہیں بولتا
وہ کیونکر خدا پر جھوٹا بہتان باندھ سکتا ہے پھر میں نے پوچھا تھا کیا اس
کے دین سے کوئی پھر گیا ہے (یعنی اس کا مذہب قبول کر لینے کے بعد کوئی
شخص اس سے یا اسکے مذہب سے ناراض ہو کر مزید ہو گیا ہے تم نے کہا
نہیں) درہی حال ایمان کا ہے جب کہ وہ دلوں میں جگہ پکڑے اور دل اسکی
لذت سے آشنا ہو جائیں اور میں نے پوچھا تھا کہ اسکے اتباع کرنے والوں کی
تعداد بڑھتی جاتی ہے یا گھٹتی ہے تم نے ظاہر کیا کہ وہ برابر بڑھ رہے ہیں
اور ایمان کی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ وہ بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ کامل ہو
جاتا ہے پھر میں نے پوچھا تھا کہ تم اس سے لڑتے ہو تم نے کہا ہاں لڑتے
ہیں اور جنگ کا انجام یہ ہوتا ہے کہ کبھی وہ غالب ہو جاتا ہے اور کبھی ہم۔ وہ
تم سے مصیبت اٹھاتا ہے اور تم اس سے اور واقعہ یہ ہے کہ رسولوں کا اسی
طرح سے امتحان کیا جاتا ہے اور پھر ان کو فتح و کامرانی نصیب ہوتی ہے
پھر میں نے پوچھا تھا کہ کیا وہ عہد شکنی کرتا ہے تم نے کہا وہ عہد شکن نہیں
ہے اور رسول ایسے ہی ہوتے ہیں یعنی عہد شکنی نہیں کرتے پھر میں نے
پوچھا تھا کہ تمہاری قوم میں اس شخص سے پہلے بھی کسی نے ایسا دعویٰ کیا

ہے تم نے ظاہر کیا کہ نہیں ہیں نے اپنے دل میں سمجھ لیا کہ اگر کسی نے اس سے پہلے اس قسم کا دعویٰ کیا ہوتا تو کہا جاسکتا تھا کہ اس نے اس کی پیروی کی ہے۔ ابوسفیان کا بیان ہے کہ اس کے بعد ہر نفل نے مجھ سے پوچھا کہ وہ شخص تم کو کس بات کا حکم دیتا ہے میں نے کہا وہ ہم سے کہتا ہے کہ نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو صلہ رحمی درشتہ داروں سے محبت و سلوک کرو اور حرام سے بچو۔ ہر نفل نے کہا اگر تمہارا بیان درست ہے تو یقیناً وہ شخص نبی ہے اور میں جانتا تھا کہ ایک نبی پیدا ہونیوالا ہے لیکن میں یہ نہ جانتا تھا کہ وہ تمہاری قوم میں پیدا ہوگا۔ اگر میں ان کے پاس پہنچ سکتا تو انکو دیکھتا اور ان سے ملتا مجھ کو بہت مرحوب تھا اور میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا تو میں ان کے پاؤں کو اپنے ہاتھ سے دھوٹا۔ اور میں تم کو بتاتا ہوں کہ اس کی حکومت اس زمین تک پہنچے گی جو میرے قدموں کے نیچے ہے (یعنی جو ممالک اس وقت میرے تصرف اور میرے قبضہ میں ہیں ان سب پر اس کی حکومت ہو جائے گی) پھر ہر نفل نے آپ کا نام مبارک منکا یا اور اس کو پڑھا۔ (بخاری و مسلم)

وَالْجَفَاتِ قَالَ إِنْ يَكُ مَا تَقُولُ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ ذَكَرْتُكَ أَظْنَنُ مِنْكُمْ وَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلَصُ إِلَيْهَا لَأَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُدْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيْ شَرِّ دَعَايَكِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فَقَدْ سَبَقَ تَبَايُحُ الْحَدِيثِ فِي بَابِ الْكِتَابِ إِلَى الْكُفَّارِ۔

بَابُ فِي الْبِعْرَاجِ

معراج کا بیان

فصل اول

واقعة معراج کا ذکر

فقہاء مذہب کہتے ہیں کہ مجھ سے انس بن مالکؓ نے بیان کیا اور انس کہتے ہیں کہ ان سے مالک بن صعصعہؓ نے بیان کیا کہ نبیؐ نے اس رات کا حال صحابہؓ سے بیان فرمایا جس میں آپؐ کو آسمان پر (بیجا یا گیا تھا جہاں آپؐ فرمایا کہ میں حلیم یا حجر کعبہ میں تھا یعنی بیٹھا ہوا تھا کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور یہاں سے یہاں تک میرے سینہ کو چیرا مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے گزرنے کے گڑھے سے ناف تک اشارہ کر کے فرمایا کہ یہاں سے یہاں تک میرے سینہ کو شق کیا اور پھر فرمایا کہ پھر میرے دل کو نکالا پھر سونے کا ایک ٹکٹ لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا اور اس میں میرے دل کو دھویا پھر دل میں (خدا کی محبت) بھری گئی اور پھر دل کو سینہ کے اندر رکھ دیا گیا اور ایک آیت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر میرے پیٹ کو دھو ڈال دیا گیا اور اس میں ایمان و حکمت کو بھرا گیا اور پھر سورہ کا جانور لایا گیا جو نچرے سے چھوٹا اور گدھے سے اونچا تھا یہ جانور سفید رنگ کا تھا اور اس کا نام براق تھا (یعنی بجلی کی طرح دوڑنیوالا) اس کا ایک قدم حد نظر تک لٹھنا تھا پھر مجھ کو اس پر سوار کیا گیا پھر جبریلؑ

۵۶۱۱ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعَصَعَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحُطَيْمِ دُرُّبَمَا قَالَ فِي الْحَجْرِ مُضْطَجِعًا إِذَا تَأْتِي آتٍ فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ يَعْنِي مِنْ لَحْزَةٍ نَحْبَاهُ إِلَى شَعْرَتِهِ فَاسْتَخْرِجَ قَلْبِي شَرَّ أَتَيْتُ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءًا إِيْمَانًا فَغَسَلَ قَلْبِي ثُمَّ خَتَمَ شَرَّ أَعْيَدَ وَفِي رِوَايَةٍ شَرَّ غَسَلَ الْبَطْنَ بِمَاءٍ زَمْزَمَ ثُمَّ مَلَأَ إِيْمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ أَتَيْتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبُغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ يُقَالُ لَهُ الْبَقَاءُ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرَفِهِ فَخَبِلْتُ عَلَيْهِ فَأَنْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ قَيْلٌ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَيْلٌ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ

مجھ کو لیکر چلے یہاں تک کہ میں آسمان دنیا کے نیچے پہنچا جبرئیل نے دروازہ کو کھولنے کے لیے کہا پوچھا گیا کون ہے۔ جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں پھر پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا محمد ہیں پھر پوچھا گیا ان کو بلایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا محمد کو مرحبا کہنے والا اچھا ہے۔ اس کا آنا مبارک ہو اس کے بعد آسمان کا دروازہ کھول دیا گیا جب میں آسمان کے اندر داخل ہوا تو میں نے آدم علیہ السلام کو دیکھا جبرئیل نے کہا یہ آپ کے باپ آدم علیہ السلام ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا۔ آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا نیک بخت بیٹے اور بنی صالح مرحبا۔ اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام مجھ کو لیکر آگے بڑھے اور دوسرے آسمان پر آئے اور اس کو کھولنے کا مطالبہ کیا پوچھا گیا کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل ۱ پھر پوچھا اور تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں۔ پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا محمد پر مرحبا۔ آنے والے کا آنا مبارک ہو اسکے بعد دروازہ کھولا گیا اور میں دوسرے آسمان پر پہنچا دیکھا تو یحییٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کھڑے ہیں جو ایک دوسرے کے خالہ زاد بھائی تھے جبرئیل نے کہا یہ یحییٰ ہیں اور یہ عیسیٰ ہیں ان کو سلام کیا دونوں نے سلام کا جواب دیا اور کہا نیک بخت بھائی اور صالح بنی کا آنا مبارک ہو۔ اس کے بعد جبرئیل مجھ کو آگے لے چلے یعنی دوسرے آسمان کی طرف اور اس کے دروازے پر پہنچ کر اس کو کھولنے کے لیے کہا۔ پوچھا گیا کون ہے۔ جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل پھر پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں۔ پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے۔ جبرئیل نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا محمد پر مرحبا ان کا آنا مبارک ہو۔ یہ کہہ کر دروازہ کھول دیا گیا اور میں دوسرے آسمان پر پہنچا دیکھا تو یوسف علیہ السلام وہاں کھڑے ہیں جبرئیل نے کہا یہ یوسف ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا۔ یوسف نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا نیک بخت بھائی اور صالح بنی مرحبا پھر جبرئیل مجھ کو لیکر چلے اور چوتھے آسمان کے دروازہ پر پہنچ کر اس کو کھولنے کے لیے کہا۔ پوچھا گیا۔ کون ہے جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں پھر پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں۔ پوچھا گیا کیا ان کو بلایا گیا ہے۔ جبرئیل نے کہا ہاں۔ فرشتوں نے کہا محمد کا آنا مبارک ہو بہترین آنے والا ہے۔ اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا اور میں چوتھے آسمان میں داخل ہوا تو دیکھا اور ابراہیم علیہ السلام وہاں کھڑے ہیں جبرئیل نے کہا ابراہیم ہیں ان کو سلام کرو۔ میں نے سلام کیا انہوں

قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرَحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصَتْ فَأَذَانُهَا أَدْمُ فَقَالَ هَذَا أَبُوكَ أَدْمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرَحَبًا يَا ابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرَحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصَتْ إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هَذَا يَحْيَى وَهَذَا عِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرَحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرَحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصَتْ إِذَا يُوسُفُ قَالَ هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرَحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرَحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصَتْ فَأَذَانُهَا إِذْ رِئِيسُ هَذَا إِذْ رِئِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرَحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرَحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ فَلَمَّا خَلَصَتْ فَأَذَانُهَا هَارُونَ قَالَ هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ
الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى
أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ قَبْلَ مَنْ هَذَا
قَالَ جِبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
قِيلَ وَتَدُّرُ دُرِّهِ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قِيلَ
مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْحَيُّ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا
خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى قَالَ هَذَا مُوسَى
فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ
قَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ
قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بَعَثَ بَعْدِي يَدُ خُلُ
الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا
مِنْ أُمَّتِي ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِئِيلُ قِيلَ وَمَنْ
مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ
قَالَ نَعَمْ قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْحَيُّ
جَاءَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ
هَذَا أَبُوكَ إِبْرَاهِيمُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا
بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ رَفَعْتُ
إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا ابْنَتُهَا مِثْلُ
قِلَافٍ هَجَرًا إِذَا دَرَّتْهَا مِثْلُ أَذَانِ الْفَيْلَةِ
قَالَ هَذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا أَرْبَعَةُ
أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ
قُلْتُ مَا هَذَانِ يَا جِبْرِئِيلُ قَالَ أَمَّا
الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ
فَالنَّيْلُ وَالْفَرَاتُ ثُمَّ رَفَعَنِي إِلَى الْبَيْتِ
الْمَعْمُورِ ثُمَّ أَيْدَتْ بَانَاءً مِنْ خَيْرِ بَنَاءٍ
مِنْ لَبَنٍ وَإِنَاءً مِنْ عَسَلٍ فَأَخَذْتُ
اللَّبَنَ قَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهِمَا وَأَمَّا تِلْكَ
ثُمَّ رَفَعَتْ عَلَى الصَّلَاةِ خَمْسِينَ صَلَاةً

نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا خوش نصیب بھائی اور صالح نبی مرحبا
پھر جبرئیل مجھ کو پانچویں آسمان کی طرف لے چلے دروازہ پر پہنچ کر دروازہ
کھولنے کے لیے کہا پوچھا گیا کون ہے جبرئیل نے کہا میں ہوں جبرئیل پھر
پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں پوچھا
گیا ان کو بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں فرشتوں نے کہا محمد پر مرحبا
بہترین آنے والا آیا اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا اور ہم پانچویں
آسمان پر پہنچے تو وہاں ہارون کھڑے تھے جبرئیل نے کہا یہ ہارون
ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب دیا
اور فرمایا خوش نصیب بھائی اور صالح نبی کا آنا مبارک ہو پھر
جبرئیل مجھ کو چھٹے آسمان کی طرف لے چلے اور دروازہ پر پہنچ کر اس کو کھولانے
کا مطالبہ کیا پوچھا گیا کون ہے جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں پھر پوچھا گیا
تمہارے ساتھ کون ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں پوچھا گیا ان کو بلایا گیا
ہے جبرئیل نے کہا ہاں فرشتوں نے کہا ان کا آنا مبارک ہو اچھا آنے
والا آیا اس کے بعد دروازہ کھول دیا گیا اور میں چھٹے آسمان پر پہنچا تو وہاں
موسیٰ کھڑے ہیں جبرئیل نے کہا یہ موسیٰ ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا
انہوں نے سلام کا جواب دے کر فرمایا خوش نصیب بھائی اور نبی صالح کو مرحبا
جب میں یہاں سے آگے بڑھا تو موسیٰ روپڑے پوچھا گیا آپ کیوں روتے ہیں
موسیٰ نے کہا ایک نوجوان لڑکا میرے بعد بھیجا گیا اور اس کی امت کے لوگ
میری امت کے لوگوں سے زیادہ جنت میں داخل ہوں گے پھر جبرئیل مجھ کو
ساتویں آسمان کی طرف لے چلے اور دروازہ پر پہنچ کر اس کو کھلوا دیا پوچھا گیا
کون ہے جبرئیل نے کہا میں جبرئیل ہوں پوچھا گیا اور تمہارے ساتھ کون
ہے جبرئیل نے کہا محمد ہیں پھر پوچھا گیا ان کو بلایا گیا ہے جبرئیل نے کہا ہاں
فرشتوں نے کہا محمد کو مرحبا اچھا آئیوا آیا اس کے بعد دروازہ کھولا
گیا تو دیکھا ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہیں جبرئیل نے کہا یہ آپ کے
والد ابراہیم ہیں ان کو سلام کرو میں نے سلام کیا انہوں نے سلام کا جواب
دیا اور فرمایا نیک نصیب بیٹے اور صالح نبی کا آنا مبارک ہو پھر مجھ کو
سدرۃ المنتہی کی طرف لے جایا گیا میں نے دیکھا کہ سدرۃ المنتہی کے پہلے
یعنی ہر مقام ہجر کے ملکوں کے برابر ہیں اور اس کے پتے ہمتی کے کانوں
کے برابر ہیں جبرئیل نے کہا یہ سدرۃ المنتہی ہے میں نے دیکھا کہ وہاں چار
نہریں تھیں دو نہریں پوشیدہ اور دو نہریں ظاہر ہیں میں نے جبرئیل سے
پوچھا یہ دو قسم کی نہریں کسی میں جبرئیل نے کہا یہ دونوں جو معنی ہیں بہشت

كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَىٰ مُوسَىٰ فَقَالَ يٰمَا أُمِرْتُ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أَمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَوةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْعَاجِلَةِ فَأَرْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسَلَّهُ التَّخْفِيفَ لِأَمَّتِكَ فَرَجَعْتُ فَوَضَعْتُ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَىٰ مُوسَىٰ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعْتُ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَىٰ مُوسَىٰ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعْتُ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلَىٰ مُوسَىٰ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعْتُ عَنِّي عَشْرًا فَمَرَرْتُ بِعَشْرِ صَلَوةٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَىٰ مُوسَىٰ فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَأَمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوةٍ كُلَّ يَوْمٍ فَرَجَعْتُ إِلَىٰ مُوسَىٰ فَقَالَ يٰمَا أُمِرْتُ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَوةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ إِنَّ أَمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَوةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْعَاجِلَةِ فَأَرْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسَلَّهُ التَّخْفِيفَ لِأَمَّتِكَ قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّىٰ اسْتَحْبَبْتُ وَلِكِنِّي أَرْضَىٰ وَأَسْلِمُ قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَىٰ مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَقْتُ عَنْ عِبَادِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

کئی نہریں میں۔ یعنی کثیر و سلسیل اور بہ دو نہریں جو ظاہر میں نیل اور فرات ہیں۔ اس کے بعد مجھ بیت معمور دکھایا گیا یعنی وہ خانہ خدا جو بالکل خانہ کعبہ کے اوپر ساتویں آسمان میں ہے پھر میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا اور ایک برتن شہد کا لایا گیا۔ میں نے ان میں سے دودھ کا برتن لے لیا۔ جبرئیلؑ نے کہا دودھ فطرت ہے یعنی وہ فطرت جس پر آپ اور آپ کی امت ہے اس سے مراد دین اسلام ہے اس کے بعد مجھ پر نماز فرض کی گئی یعنی رات اور دن میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر میں واپس ہوا اور موسیٰؑ کے پاس آیا موسیٰؑ نے پوچھا تم کو کیا حکم دیا گیا ہے میں نے کہا مجھ کو رات دن میں پچاس نمازوں کا حکم دیا گیا ہے موسیٰؑ نے کہا تمہاری امت رات دن میں پچاس نمازیں ادا کرنے کی قوت نہیں رکھتی خدا کی قسم! میں تم سے پہلے لوگوں کو آزمایا چکا ہوں اور بنی اسرائیل کی اصلاح و معالجہ میں کافی کوشش کر چکا ہوں۔ لیکن وہ اصلاح پذیر نہ ہوئے تم اپنے پروردگار کے پاس واپس جاؤ اور اپنی امت کے لیے تخفیف چاہو۔ چنانچہ میں پھر بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوا اور دس نمازیں کم کر دی گئیں۔ میں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا اور انہوں نے پھر یہی کہا میں پھر بار الہی میں حاضر ہوا اور دس نمازیں کم کر دیں گئیں میں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا اور انہوں نے پھر یہی کہا میں پھر بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوا اور دس اور کم کر دی گئیں۔ میں پھر موسیٰؑ کے پاس آیا اور انہوں نے پھر یہی کہا میں پھر بار خداوندی میں حاضر ہوا اور دس نمازیں رات دن میں باقی رہ گئیں میں پھر موسیٰؑ علیہ السلام کے پاس آیا انہوں نے پھر یہی کہا میں واپس ہوا اور بارگاہ الہی میں حاضر ہوا اور رات دن میں پانچ نمازوں کا حکم دیا۔

گیا میں موسیٰؑ کے پاس! پس ہوا انہوں نے پھر یہی کہا کہ تم کو کیا حکم دیا گیا ہے میں نے کہا اب مجھ کو رات دن میں پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے موسیٰؑ نے کہا تمہاری امت رات دن میں پانچ نمازیں بھی ادا نہ کر سکے گی میں تم سے پہلے لوگوں کا تجربہ کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج کر چکا ہوں تم اپنے پروردگار کے پاس جاؤ اور مزید تخفیف چاہو میں نے کہا میں نے بار بار اپنے پروردگار سے تخفیف کا سوال کیا ہے اب تجھ کو ترمیمی ہے میں اسی پر راضی ہوں۔ اور خدا کے اسی حکم کو تسلیم کرنا ہوں اس کے بعد منادی نے ندا دی کہ میں نے پچاس نمازیں فرض کی تھیں اب اگرچہ بندوں کی آسانی کے لیے ان میں تخفیف کر دی ہے لیکن ان کو پچاس نمازوں ہی کا ثواب ملے گا۔ (بخاری و مسلم)

اسراء اور معراج کا ذکر

ثابت بنانیؒ انسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے پاس براق لایا گیا یہ ایک سفید رنگ کا

۵۶۱۲ وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

أَتَيْتُ بِالْبَرَاقِ وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضٌ طَوِيلٌ
فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَيْعِلِ يَقَعُ جَانِبُهُ عِنْدَ
مُنْتَهَى طَرَفِهِ خَرَكِيذُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ
الْمُقَدَّسِ فَرَبَطْتُهُ بِالْحُلُقَةِ الَّتِي تَرْبِطُ بِهَا
الْأَنْبِيَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ
فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ
فَجَاءَنِي جِبْرِئِيلُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمِيرٍ وَإِنَاءٍ
مِنْ لَبَنٍ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِئِيلُ
أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ
وَسَاقٍ مِثْلَ مَعْنَاهُ قَالَ فَإِذَا أَنَا بِأَدَمَ
فَرَحَّبَ بِي وَدَعَانِي بِخَيْرٍ وَقَالَ فِي السَّمَاءِ
الثَّلَاثَةِ فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ إِذَا هُوَ قَدْ أُعْطِيَ
شَطْرَ الْحُسَيْنِ فَرَحَّبَ بِخَيْرٍ وَتَحَرَّيْتُ كُرْ
مُبَكَّاءَ مُوسَى وَقَالَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا
أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَيْتِ
الْمَعْمُورِ وَإِذَا هُوَ يَدُخُلُهُ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ
أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى
السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَإِذَا أَوْرَاقُهَا كَأَذَانِ الْفِيلَةِ
وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَاقِلِ فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ
اللَّهِ مَا غَشَى تَغَيَّرَتْ فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ
اللَّهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْحَنِيَهَا مِنْ حُسْنِهَا وَادْخُلِي
إِلَى مَا أَدْخَى فَفَرَضَ عَلَى خَمْسِينَ صَلَوةً
فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَذَكَرْتُ إِلَى مُوسَى
فَقَالَ مَا فَرَضَ سَرَّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ
خَمْسِينَ صَلَوةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
قَالَ ارْجِعِي إِلَى سَرَّكَ فَسَلِّهِ الْخَفِيفُ
فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَطِيقُ ذَلِكَ فَإِنِّي بَكُوتُ
بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ قَالَ
فَرَجَعْتُ إِلَى سَرَّيَ فَقُلْتُ يَا رَبِّ خَفِيفُ
عَلَى أُمَّتِي فَحُطَّ عَنِّي خَمْسًا فَرَجَعْتُ إِلَى
مُوسَى فَقُلْتُ حُطَّ عَنِّي خَمْسًا قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ

چوبابہ تھا گدھے سے ادبیا اور نچر سے نیچا۔ اس کا قدم حد نظر تک اکھٹا
تھامیں اس پر سوار ہوا اور بیت المقدس میں آیا اور میں نے براق کو اس
حلقہ میں باندھ دیا جس سے انبیاء براقوں کو باندھتے تھے پھر میں مسجد
(اقصی) میں داخل ہوا دو رکعت نماز پڑھی پھر میں مسجد سے باہر آیا اور
جبرئیل میرے پاس ایک پیالہ نثراب کا اور ایک پیالہ دودھ کا لائے
میں نے دودھ کا پیالہ لے لیا جبرئیل نے کہا کہ آپ نے فطرتِ ردین
اسلام کو اختیار کر لیا اور پھر جبرئیل مجھ کو آسمان کی طرف لے چلے اس
کے بعد انس نے حدیث سابق کے ہم معنی حدیث بیان کی اور پھر کہا کہ رسول
خدا نے فرمایا میں نے آدم کو دیکھا انہوں نے مجھ کو مرحبا کہا اور میرے لیے
دعائے خیر کی اور میرے آسمان کا حال بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا
کہ وہاں مجھ کو یوسف نظر آئے جن کو دنیا کا آدھا حسن قدرت نے
عطا فرمایا ہے انہوں نے بھی مرحبا کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی انس
نے اس سلسلہ میں حضرت موسیٰ کے رونے کا ذکر نہیں کیا اور ساتویں آسمان
کے متعلق حضور نے فرمایا کہ ناگہاں وہاں حضرت ابراہیم علیہ جوائی پشت
بیت معمور سے گائے ہوئے تھے اور بیت معمور میں زانہ ستر ہزار فرشتے
داخل ہوتے ہیں اور جو فرشتے ایک بار داخل ہو چکے ہیں ان کو دوبارہ داخل
ہونے کا موقع نہیں یا جاتا یعنی بیت معمور میں زانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے
ہیں اور فرشتوں کی تعداد اتنی ہے کہ جو جماعت ایک بار داخل ہو چکی ہے اسکو
دوبارہ داخل ہونے کا موقع نہیں ملتا بلکہ دہانے فرشتے آتے ہیں پھر مجھ کو سدۃ
المنشی پر لے گئے یعنی میرے درخت کے پاس اس درخت کے پتے ہاتھی
کے کانوں کی مانند ہیں اور اسکے پھل (یعنی بیر) مشکوں کے برابر سدرۃ
المنشی کو خدا کے حکم سے اس چیز نے ڈھک دیا ہے جس سے خدا نے اسکو
ڈھانکنا مناسب سمجھا اور جس کا علم خدا ہی کو ہے اس کے بعد سدۃ المنشی
کی حالت بدل گئی اور اب کوئی شخص خدا کی مخلوقات میں سے اسکا وصف
بیان نہیں کر سکتا پھر خداوند متعال نے میرے پاس وحی بھیجی جو کچھ کہ بھیجی
پھر مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں یعنی رات دن میں واپس ہو کر موسیٰ
کے پاس آیا انہوں نے پوچھا تمہارے پروردگار نے تمہاری امت پر کیا فرض
کیا ہے میں نے کہا کہ رات دن میں پچاس نمازیں۔ موسیٰ نے کہا اپنے
پروردگار کے پاس واپس جاؤ اور تخفیف کی درخواست کرو اس لیے
کہ تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی میں نے نبی اسرائیل کو آزمایا ہے
اور اس کا امتحان لیا ہے، واپس گیا اور عرض کیا ہے پروردگار میری امت

لَا تَطِيقُ ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَسَلِّهُ
التَّخْفِيفَ قَالَ فَلَمَّ أَرَلْ أَرْجِعْ بَيْنَ رَبِّي وَ
بَيْنَ مُوسَىٰ حَتَّىٰ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُنَّ خَمْسُ
صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بِكُلِّ صَلَوةٍ عَشْرُ
فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَوةً مِنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ
فَلَمَّ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةٌ فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ
لَهُ عَشْرًا وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمَّ يَعْمَلْهَا
كُتِبَتْ لَهُ شَيْئًا فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ
سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ قَالَ فَنَزَلَتْ حَتَّىٰ انْتَهَيْتُ
إِلَىٰ مُوسَىٰ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَرْجِعْ إِلَىٰ
رَبِّكَ فَسَلِّهُ التَّخْفِيفُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ
رَجَعْتُ إِلَىٰ رَبِّي حَتَّىٰ اسْتَحْيَيْتُ سَادَاهُ
مُسْلِمًا

پر آسانی کرو اور نمازوں میں تخفیف کر دے چنانچہ خداوند تم نے مجھ
سے پانچ نمازیں کم کر دیں میں پھر موسیٰ کے پاس آیا اور کہا مجھ
سے پانچ نمازیں کم کر دی گئی ہیں موسیٰ نے کہا تمہاری امت اتنی طاقت
نہیں رکھتی تم پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ اور تخفیف چاہو۔ رسول خدا
نے فرمایا کہ میں اپنے پروردگار اور حضرت موسیٰ کے درمیان اسی طرح آتا جاتا
رہا اور تخفیف کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ خداوند تم نے فرمایا اے محمد!
یہ پانچ نمازیں رات دن میں فرض کی گئی ہیں اور ان میں سے ہر نماز کا ثواب
دس نمازوں کا ہے اس طرح یہ پانچ نمازیں ثواب میں پچاس کے برابر
ہیں پھر جس شخص نے نیکی کا ارادہ کیا اور اس کو کسی عذر کے سبب نہ کر سکا تو
اسکے حساب میں صرف ارادہ ہی سے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور جب
اس نیکی کو کر لیا تو اسکے حساب میں دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں ورنہ جس شخص نے
کام کا ارادہ کرے اور اس کو نہ کر سکے یا نہ کرے تو کچھ نہیں لکھا جاتا اور اگر
اس نے کام کو کر لیا تو صرف ایک برائی اس کے حساب میں لکھی جاتی ہے
اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بارگاہ خداوندی میں
ہوا اور موسیٰ کے پاس پہنچا اور حقیقت حال سے ان کو آگاہ کیا انہوں نے پھر بھی یہی مشورہ دیا کہ اپنے پروردگار کے پاس جا کر اس میں تخفیف چاہو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے حضرت موسیٰ سے کہا میں بار بار درگاہ خداوندی میں حاضر ہوا ہوں اور اب مجھ کو وہاں جاتے شرم آتی ہے (مسلم)

معراج کا ذکر

ابن شہاب انسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ ابو ذرؓ نے بیان کیا کہ
رسول خداؐ نے فرمایا ہے کہ میں مکہ میں تھا کہ میرے مکان کی چھت
کھولی گئی اور اس میں سے جبریلؑ نازل ہوئے جنہوں نے میرے
سینے کو چاک کیا اور اس کو زمزم کے پانی سے دھویا پھر سونے
کا طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا اس کو میرے سینہ
کے اندر رکھ دیا گیا اور اس کے بعد میرے سینہ کو بلا دیا گیا پھر جبریلؑ نے میرا
ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف مجھ کو لے چلے جب میں دنیا کے آسمان پر پہنچا تو
جبریلؑ نے آسمان کے داروغہ سے کہا دروازہ کھولو داروغہ نے پوچھا کون ہے
جبریلؑ نے کہا جبریلؑ داروغہ نے پوچھا کیا تمہارے ساتھ اور کون بھی
ہے جبریلؑ نے کہا ہاں میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ داروغہ نے پھر
پوچھا گیا انکو بلوایا گیا ہے جبریلؑ نے کہا ہاں جب دروازہ کھلا تو ہم آسمان بنا
کے اوپر پہنچے ناگہاں ایک شخص پر نظر پڑی جو وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور
ان کے دائیں بائیں کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے جب وہ دائیں جانب
دیکھتے تو ہستے اور بائیں طرف نظر ڈالتے تو روتے انہوں نے مجھ سے کہا
بی صالح اور یکنجٹ بیٹے مرہا میں نے جبریلؑ سے پوچھا یہ کون ہیں انہوں

۵۶۱۳ وَكَانَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ
أَبُو ذَرٍّ يَحْدِثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُجِرَ عَنِّي سَقْفُ بَيْتِي
وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي
ثُمَّ عَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمٍ ثُمَّ جَاءَ بِطُسْتٍ مِنْ
ذَهَبٍ مُنْتَلَى حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي
صَدْرِي ثُمَّ أَلْطَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ
بِي إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الْكَائِنَا
قَالَ جِبْرِيلُ لِحَازِنِ السَّمَاءِ انْتُمْ قَالِ
مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ
أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ أُرْسِلْ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلُونَا
السَّمَاءَ الدُّنْيَا إِذَا سَاجِدٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ
أَسْوَدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ إِذَا نَظَرَ قَبْلَ
يَمِينِهِ ضَحِكَ وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى

فَقَالَ مَرَجًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ
الصَّالِحِ قُلْتُ لِحَبْرَتِكَ مِنْ هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ
وَهَذِهِ الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ شجر
بَيْنَهُمَا أَهْلُ الْبَيْتِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ
وَالْأَسْوَدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهَا أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا
نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ فَحَيْثُ وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ شِمَالِهِ بَكَى
حَتَّى عُرِجَ فِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِحَبْرَتِهَا
أَفْتَحْ فَقَالَ لَمْ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ
قَالَ أَسْأَلُكَ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ
وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى وَإِبْرَاهِيمَ وَنَحْوَهُ
بَيَّنَّتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ وَجَدَ
آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ
قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ أَنَّ ابْنَ
عَبَّاسٍ رَأَى أَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَا يَقُولَانِ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَجَرٌ
عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ
صَرِيرَ الْأَقْلَامِ وَقَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَسْأَلُكَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَضَ اللَّهُ
عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَوةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ
حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ مَا فَرَضَ
اللَّهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ
صَلَوةً قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ
لَا تَطِيقُ فَرَأَجَعَنِي فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ
إِلَى مُوسَى فَقُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ
رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَطِيقُ ذَلِكَ فَرَجَعْتُ فَرَأَجَعْتُ
فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَتَالَ رَاجِعْ إِلَى
رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَطِيقُ ذَلِكَ فَرَأَجَعْتُ فَقَالَ
هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يَبْدُلُ الْقَوْلُ لَدَائِ
فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبِّكَ فَقُلْتُ
اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطَلَقْتُ بِي حَتَّى انْتَهَيْتُ
بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَعَشِيَّتُهَا الْوَأْنُ لَا أَدْرِي مَا
هِيَ ثُمَّ ادْخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا جَنَابُ

نے کہا یہ آدم ہیں اور یہ لوگ جو ان کے دائیں بائیں بیٹھے ہیں ان کی اولاد
کی روحیں ہیں ان میں سے جو لوگ دائیں جانب بیٹھے ہیں وہ جنت میں درود
لوگ جو بائیں جانب ہیں دوزخی ہیں آدم جب انہیں جانب دیکھتے ہیں۔
تو خوش ہوتے ہیں اور مہنتے ہیں اور بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رنجیدہ ہو
جاتا درود روتے ہیں پھر جبرئیل مجھ کو دوسرے آسمان پر لے گئے اور اسکے
داروغہ سے کہا دروازہ کھولو داروغہ نے وہی سوالات کئے۔ انس کا بیان
ہے کہ اسکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں میں دم اوریش موسیٰ عیسیٰ اور
ابراہیم علیہم السلام سے ملنے کا ذکر فرمایا لیکن ان کے مقامات و منازل کی کیفیت
بیان نہیں کی صرف آدم علیہ السلام سے پہلے آسمان پر ملنے کا ذکر کیا اور چھٹے
آسمان پر حضرت ابراہیم کا پایا جاتا ظاہر کیا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھ کو ابن
حزم نے بتایا ہے کہ ابن عباس اور ابوجہ انصاری کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر مجھ کو پہنچا گیا یہاں تک کہ میں ایک ہمارے بلند مکان
پر پہنچا جہاں قلموں سے لکھنے کی آوازیں آرہی تھیں ابن حزم اور انس کہتے ہیں
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر خدا تم نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں اور میں
ان نمازوں کا حکم نیکر بارگاہ انبی سے واپس ہوا اور موسیٰ کے پاس سے گزرا انہوں
نے پوچھا تمہارے ذریعہ خداوند تعالیٰ نے تمہاری امت پر کیا چیز فرض کی
ہے۔ میں نے کہا پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ موسیٰ نے کہا اپنے
پروردگار کے پاس واپس جاؤ تمہاری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی کہ
پچاس نمازیں ادا کر سکے چنانچہ میں بارگاہ الہی میں حاضر ہوا اور ان میں سے
کچھ نمازیں کم کر دی گئیں میں پھر موسیٰ کے پاس آیا اور کہا ان کا کچھ حصہ معاف
کر دیا گیا ہے موسیٰ نے کہا پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ تمہاری امت
کو اتنی طاقت نہیں دی گئی ہے کہ وہ اتنی بھی ادا کر سکے میں پھر واپس
گیا اور کچھ اور معاف کر دیا گیا۔ میں اس کے بعد پھر موسیٰ علیہ السلام کے
پاس آیا انہوں نے کہا پھر اپنے پروردگار کے پاس جاؤ تمہاری امت اتنی
طاقت بھی نہیں رکھتی میں پھر گیا۔ اور خداوند تعالیٰ نے فرمایا پانچ نمازیں
فرض کی گئی ہیں جو ثواب میں پچاس کے برابر ہیں اور میرا قول تبدیل نہیں ہوتا
یعنی میں پچاس نمازوں کا ثواب دوں گا اگرچہ ان کی تعدادیں تخفیف کر
دی گئی، اس کے بعد میں پھر موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے پھر مجھ کو ٹھانا چاہا۔
میں نے کہا اب مجھ کو اپنے پروردگار سے شرم آتی ہے اس کے بعد نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو سدرۃ المنتہی پر پہنچا گیا اس پر اس طرح کے
رنگ چھائے ہوئے تھے (یعنی انوار) میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا چیز تھی پھر مجھ
کو جنت میں داخل کیا گیا وہاں میں نے موتیوں کے قبول (گنبدوں کو) دیکھا

اللَّوْلُو وَ إِذَا تَرَاهَا إِلَهُكَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ -

اور جنت کی مٹی مشک تھی -

(بخاری و مسلم)

سدرۃ المنتہی کا ذکر

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جب رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جایا گیا تو آپ کو سدرۃ المنتہی پر بھیجا گیا اور سدرۃ المنتہی جیسے آسمان پر ہے اور زمین سے جو چیز اوپر لے جاتی جاتی ہے وہ اسی سدرۃ المنتہی تک پہنچتی ہے اور یہاں سے اسکو بلا واسطہ اوپر لیا جاتا ہے (یعنی فرشتے اس سے آگے نہیں لے جاتے) اسی طرح جو زمین پر اتاری جاتی ہے وہ بھی اسی سدرۃ المنتہی پر پہنچتی جاتی ہے یہاں سے فرشتے اس کو لے جاتے ہیں۔ اس کے بعد ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی اِذْ يُغَشَّى الصَّوْدَةَ فَإِغْشَىٰ (یعنی اس وقت کہ ڈھانک لیا سدرۃ کو جس چیز نے کہ ڈھانک لیا) اور کہا کہ وہ چیز جس نے سدرہ کو ڈھانکا ہے سونے کے پروانے ہیں۔ اس کے بعد ابن مسعود نے بیان کیا کہ شب معراج میں رسول خدا کو تین چیزیں عطا کی گئیں (۱) پانچ نمازیں دی گئیں (۲) سورہ بقرہ کی آخری آیتیں عنایت ہوئیں (۳) اور اس شخص کے گناہ کبیرہ معاف کئے گئے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائے۔ (مسلم)

قریش کے سوالات پر بیت المقدس آنحضرتؐ کے سامنے لایا گیا

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے اپنے آپ کو حجرِ حطیم میں دیکھا اس حال میں کہ میں کھڑا تھا اور قریش مجھ سے میرے شب معراج میں لے جانے کا حال دریافت کر رہے تھے انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی چیزیں اور نشانیاں دریافت کرنی شروع کیں جو مجھ کو یاد نہ تھیں میں اس سے بہت غمگین اور پریشان ہوا اتنا غمگین و پریشان کہ کبھی نہ ہوا تھا پس خداوند تعالیٰ نے بیت المقدس کو بلند کیا اور وہ میری آنکھوں کے سامنے آ گیا میں اس کو دیکھ رہا تھا اور وہ مجھ سے جو سوال کرتے جاتے تھے اس کا جواب میں ان کو دیتا جاتا تھا اور میں نے اپنے آپ کو (شب معراج میں) انبیاء کی جماعت کے اندر پایا۔ میں نے ناگہاں دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں میں نے دیکھا موسیٰ ایک مرد ہیں متوسط قد کے کسی قدر دبیلے گول بدن بابل کھانے بال گویا کہ وہ قبیلہ شمنوۃ کے ایک مرد ہیں پھر ناگہانی میری نظر حبشی علیہ السلام پر پڑی جو کھڑے نماز پڑھ رہے تھے شکل صورت میں ان سے زیادہ مشابہ عروہ بن مسعود ثقفیؓ ہیں پھر میں نے اچانک اہم کو نماز پڑھتے دیکھا جن سے تمہارا دوست (یعنی خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم) بہت مشابہ ہے۔ پھر نماز کا وقت آ گیا اور میں ان سب کا امام بنا جب

۶۱۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَىٰ بِهَا إِلَىٰ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَىٰ وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا يَنْتَهَىٰ مَا يُعْدَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهَىٰ مَا يُهْبَطُ بِهَا مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا قَالَ إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَىٰ قَالَ ذَرَأْتُ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَأَعْطَىٰ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أَعْطَى الصَّلَوَاتُ الْخَمْسَ وَأَعْطَى حَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَعُفْصًا لِمَنْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا الْمَفْجَحَاتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

ہوئیں (۳) اور اس شخص کے گناہ کبیرہ معاف کئے گئے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھہرائے۔ (مسلم)

قریش کے سوالات پر بیت المقدس آنحضرتؐ کے سامنے لایا گیا

۶۱۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحَجَرِ وَتُرَيْتُ كَيْسًا لَنِي عَنْ مَرَايَ فَسَأَلْتَنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدَسِ لَمْ أَثْبِتْهَا فَكُرِبْتُ كُرْبًا مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ فَرَفَعَهُ اللَّهُ لِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ وَقَدْ رَأَيْتَنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِذَا مُوسَى تَائِبٌ يُصَلِّي فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبُ جَعْدٍ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ وَإِذَا عِيسَى تَائِبٌ يُصَلِّي أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبْهًا عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ تَائِبٌ يُصَلِّي أَشَبَّهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ فَحَانَتْ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لِي قَائِلٌ يَا مُحَمَّدُ هَذَا مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ قَالَتْ فَتَقْتُ إِلَيْهِ فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ رَوَاهُ

مسلّم۔ میں نماز پڑھ چکا تو ایک شخص نے مجھ کو مخاطب کر کے کہا اے محمدؐ ایہ دوزخ کا دار و فرمودہ ہے اس کو سلام کرو۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو اس نے سلام میں پہل کی (یعنی پہلے اس نے مجھ کو سلام کیا (مسلم)

فصل دوم) اس میں باب کوئی نہیں ہے

وَهَذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي

فصل سوم

بیت المقدس کا آنحضرتؐ کے سامنے لایا جانا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب قریش نے (معراج کی بابت) مجھ کو فرار دیا تو میں (ان کے سوالات کا جواب دینے کے لیے) مقام حجر حطیم میں کھڑا ہوا اور مدوند تعالٰی نے بیت المقدس کو میری نگاہوں کے سامنے کر دیا میں بیت المقدس کی طرف دیکھ رہا تھا اور ان کو جواب دے رہا تھا (بخاری و مسلم)

۵۶۱۶ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمَّا كُنَّا بِنِيَّ قُرَيْشٍ قُمْتُ فِي الْحَجْرِ فَجَلَّ اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدَسِ فَطَفَفْتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ۔

معجزات کا بیان

بَابُ فِي الْمُعْجَزَاتِ

فصل اوّل

غار ثور کا واقعہ

حضرت انسؓ بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ابو بکر صدیقؓ نے (ہجرت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے غار میں چھپنے کا حال بیان کیا اور کہا کہ میں نے غار کے اوپر کی جانب دیکھا تو مجھ کو مشرکوں کے قدم نظر آئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر اس میں سے کسی ایک کی نظر بھی اپنے قدموں پر لگی تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آپ نے فرمایا ابو بکرؓ! تمہارا خیال ان دو شخصوں کی نسبت کیا ہے جن کا تیسرا ساتھی خدا ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۶۱۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُؤُوسِنَا وَخَنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمِهِ أَبْصَرَ نَا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ يَا ثَنِينَ اللَّهُ تَالِيَهُمَا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ۔

سفر ہجرت کے دوران دشمن کے خلاف معرکہ کا ظہور

حضرت ہریر بن عازبؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے ابو بکرؓ سے کہا اے ابو بکرؓ جب تم رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے چلے تھے تو تم نے کہا کیا ابو بکرؓ نے کہا کہ دغا رہے کل کر ہم ساری رات چلے اور دوسرے دن بھی آدھے دن تک سفر کرتے رہے جب دو پہر ہو گئی اور آفتاب ٹھہر گیا اور راستہ دآنے جانے والوں سے غالی ہو گیا تو ہم کو ایک پتھر نظر آیا بہت لمبا جس کے نیچے سایہ تھا۔ اور آفتاب اس پر نہ آیا تھا (یعنی اس کے گوشوں میں دھوپ نہ تھی) ہم اس کے پاس اتر پڑے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اپنے

۵۶۱۸ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لَإِبْنِ بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتَّى قَامَ قَارِئُ الظُّلُمَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ لَا يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ فَرَفَعْتُ لَنَا صَخْرَةً طَوِيلَةً لَهَا خِلٌّ كَحُتَاتٍ عَلَيْهِمَا الشَّمْسُ فَذَلَّلْنَا عَنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بَيْدَى يَنَامُ

عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ قُرْعَةً وَقُلْتُ نَحْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفُضُ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ وَإِذَا أَنَا بِسَرِيعٍ مُقْبِلٍ قُلْتُ إِنِّي عُثِمْتُ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفَتَحْلِبُ قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُتِبَتْ مِنْ لَبَنٍ وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذَرُوهَا فِيهَا لِيَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُدْقِظَهُ فَوَافَقْتُهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّجُلِ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعْنَا سُرَاقَةً بَنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ أَتَيْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ رِجْلَاهُ فَرَسَهُ إِلَى بَطْنِي فِي جَدِيدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ إِنِّي أَرَكُهَا دَعَوْتُهَا عَلَى فَادْعُوْنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَكُمْ أَنْ أَسْرَدَ عَنْكُمَا الْطَلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَجَعَلَ لَا يَلْفِي أَحَدًا إِلَّا قَالَ كُفَيْتُمْ مَا هَاهُنَا فَلَا يَلْفِي أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ مُنْتَفِقٌ عَلَيْهِ -

گیا۔ اور پھر جو شخص سراقہ کو راستہ میں ملا اس سے کہہ دیا تمہارے لیے میرا تجسس کافی ہے۔ ادھر وہ شخص نہیں ہے اس شخص کو جو شخص بھی ملا اس کو اس نے یہی کہہ کر واپس کر دیا۔ (بخاری و مسلم)

عبداللہ بن سلام کے ایمان لانے کا واقعہ

ہاتھوں سے ایک جگہ صاف و صبور کی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سرور میں پھیر میں نے پوتیں بچھایا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سو بیٹے ہیں ادھر ادھر دیکھتا رہوں گا۔ اور آپ کی حفاظت کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے اور میں ہاں سے اٹھا تاکہ ادھر ادھر دیکھتا رہوں اور آپ کی حفاظت کروں۔ ناگہاں میں نے ایک چرواہے کو دیکھا جو ادھر چلا آ رہا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا ہاں ہے۔ میں نے کہا کیا تو دودھ دوہے گا۔ اس نے کہا ہاں۔ یہ کہہ کر اس نے ایک بکری کو پکڑ لیا اور لکڑی کے پیلے میں تھوڑا سا دودھ دوہ دیا۔ میرے پاس ایک چھال تھی جس میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پانی بھر رکھا تھا جسکو آپ پیتے تھے بھی تھے اور اس سے وضو بھی فرماتے تھے میں داپس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے تھے میں نے جگہ نامناسب نہ جانا! اور خود بھی سو رہا یہاں تک کہ آپ خود بیدار ہوئے میں نے دودھ میں تھوڑا سا پانی ملا دیا اور وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اور پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیجیے۔ آپ نے پی لیا اور میں بہت خوش ہوا۔ پھر آپ نے فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ وقت آگیا۔ چنانچہ دن ڈھلے ہم نے کوچ کیا اور ہمارے پیچھے سراقہ بن مالک آیا جس کو مکہ کے کافروں نے آپ کی تلاش میں بھیجا تھا اور سواونٹ انعام مقرر کیا تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غم نہ کرو۔ خدا ہمارے ساتھ ہے اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ کے لیے بددعا کی۔ سراقہ کا گھوڑا پیٹ تک سراقہ کو لیکر زمین میں دھنس گیا سراقہ نے کہا میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے لیے بددعا کی ہے۔ تم میری نجات و خلاصی کی دعا کرو میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں کفار کو تمہارا پیچھا کرنے سے روک دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا کی اور وہ نجات پا گیا۔ میرا تجسس کافی ہے۔ ادھر وہ شخص نہیں ہے اس شخص کو جو شخص بھی

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلامؓ ایک جگہ درختوں کے پھلوں کو اکٹھا کر رہا تھا کہ اس نے رسول خداؐ کے مکہ سے مدینہ میں تشریف لے آنے کا حال سنا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں آپ سے تین یا تین دریافت کرتا ہوں جن کو سوائے نبیؐ کے کوئی نہیں جانتا ایک تو یہ کہ قیامت کی پہلی علامت کیا ہوگی۔ دوسرے

۵۶۱۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ فَمَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ

السَّاعَةِ وَمَا أَوَّلَ طَعَامِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا
يُنْزَعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ قَالَ
أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جَبْرِئِيلُ إِنْفَاءً مَا أَوَّلَ
أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَامَتْ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنْ
الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ وَمَا أَوَّلَ طَعَامٍ
يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيَادَةٌ كَيْدِ حُوتٍ وَ
إِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدُ
وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْ قَالَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهْتُوا وَإِنَّهُمْ
إِنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي مِنْ قَبْلِ أَنْ تَسْأَلَهُمْ
يَبْهَتُونَنِي فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ أَيُّ
رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَيَكْفُرُ قَالُوا
إِنَّهُ خَيْرٌ وَأَبْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ
سَيِّدِنَا فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْأَلَكُمْ
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا أَعَادَهُ اللَّهُ
مِنْ ذَلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَشْهَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ أَرْسُولُ
اللَّهِ فَقَالُوا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْقَصَوْهُ
قَالَ هَذَا الَّذِي كُنْتُ أَخَافُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ سَرَّاهُ الْبُخَارِيُّ

یہ کہ جنیتوں کا پہلا کھانا کیا ہوگا جس کو رحمت میں داخل ہو کر کھائیں گے؛
تیسری یہ کہ کونسی چیز ہے جو بیٹے کو باپ یا ماں کی طرف مشابہت کی
طرف کھینچتی ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا جبرئیلؑ نے ابھی ابھی ان باتوں سے
مجھ کو آگاہ کیا ہے۔ قیامت کی پہلی علامت وہ آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق کی طرف سے
مغرب کی طرف کھینچ کرے جائیگی اور جنیتوں کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کے کلیجہ کی زیادتی
ہوگی یعنی جگر کا وہ ٹکڑا جو جگر سے علیحدہ نکل رہا ہے اور بچے میں ماں باپ کی
مشابہت کا سبب یہ ہے اگر مرد کا پانی (منی) عورت کے پانی پر غالب نہ ہو تو باپ
بچے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے (یعنی اسکی صُوت پر پیدا ہوتا ہے) اور اگر عورت کا پانی مرد پر غالب
ہوتا ہے تو ماں بچے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے (اسکی صُوت پر پیدا ہوتا ہے) یسین کہ عبداللہ بن سلامؓ نے
کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ خدا کے بھیجے ہوئے ہیں اس کے بعد
عبداللہ بن سلامؓ نے کہا یا رسول اللہ! یہود بڑی افترا پر دار تو میں ہے اس کو
جب میرا مسلمان ہونا معلوم ہوگا تو مجھ پر چھوٹے بہتان باندھیں گے! اس لیے
بہتر یہ ہے کہ میرے اسلام کا حال معلوم ہونے سے پہلے آپ میری بابت
ان سے دریافت کر لیں۔ چنانچہ یہود کو بلایا گیا (اور عبداللہ بن سلامؓ کہیں
چھپ گئے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا تم میں عبداللہ بن سلامؓ
کیسا شخص ہے انہوں نے کہا ہم میں سے بہترین آدمی کا بیٹا ہے ہمارا سردار ہے
اور ہمارے سردار کا بیٹا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر عبداللہ بن سلامؓ
مسلمان ہو جائے تو کیا تم بھی مسلمان ہو جاؤ گے؟ انہوں نے کہا خدا اس کو اسلام
سے بچائے اور اپنی پناہ میں رکھے۔ یسین کہ عبداللہ بن سلامؓ ان کے سامنے آگئے
اور کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل
نہیں۔ اور محمد خدا کے رسول ہیں۔ یہ سن کر یہود نے کہا ہم میں سے یہ شخص
بہت بُرا ہے اور بدترین شخص کا بیٹا ہے اور ان پر طرح طرح کے عیب لگانے لگے۔ عبداللہ بن سلامؓ نے کہا یہی وہ بات ہے جس سے یا رسول

اللہ! میں ڈرتا تھا۔ (بخاری)

جنگ بدر کے متعلق پیش خبری کا معجزہ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ابوسفیان
کے (شام سے واپس) آنے کی خبر سنی تو مدینہ والوں سے مشورہ کیا، عبادہ
بن صامتؓ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! قسم ہے اس ذات
کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہم کو یہ حکم دیں کہ ہم اپنی سواری
کے جانوروں کو دریا میں ڈالیں تو ہم ایسا ہی کریں گے۔ اور اگر آپ فرمائیں
گے کہ ہم اپنی سواریوں (اونٹوں اور گھوڑوں) کے جگر کو برک غنما دے
ماہرین تو ہم ایسا ہی کریں گے۔ (برک غنما زمین کا ایک شہر ہے مطلب یہ ہے
کہ اگر آپ حکم دیں کہ برک غنما تک اپنے اونٹوں اور گھوڑوں کو دوڑاتے

۵۲۰ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنٌ وَرَجُلَيْنِ بَلَغْنَا أَقْبَالَ
أَبِي سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ
يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا
أَنْ نَخِصَّهَا بِالْبَحْرِ لَأَخْضْنَاَهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا
أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغَمَادِ
لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَأَنْطَلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا

بَحَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا مَصْرَعُ فَلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ هَهُنَا وَهَهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ أَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعٍ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

چلے جائیں تو ہم کو انکار نہ ہوگا) انس نے کہا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو جنگ کیلئے اتیار کیا اور لوگ آپ کے ساتھ روانہ ہوئے اور بدر کے مقام پر پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگوں کو) یہ جگہ فلاں شخص کی نیش کی ہے (یعنی وہ یہاں ہلاک ہو کر رہے گا) اور یہ جگہ فلاں شخص کے قتل کی ہے (یعنی اسی طرح آپ نے شرکفار کی جگہ مقرر کی) پھر جو مقامات آپ نے متعین کئے تھے ان میں سے ایک بھی متجاوز نہ ہوا۔ جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا وہ کافر اسی جگہ ہلاک ہوا۔ (مسلم)

جنگ بدر کے دن آنحضرتؐ کی دعا

۶۲۱ دَوْعَن ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي ثُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اللَّهُمَّ انْشُدْكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنْ تَشَاءُ لَا تَعْبَدَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَإِنَّا خَدَّ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحُحَّتْ عَلَى سَرِيكَ فَخَدَجَ وَهُوَ يَثْبُتُ فِي الدَّرَجِ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن خیمہ میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے یہ دعا کی اے اللہ تم! میں تجھ سے تیری امان اور تیرے وعدہ کا (جو تو نے ہم سے کیا ہے) ایفاء چاہتا ہوں۔ اگر تو اے اللہ تم! یہ چاہتا ہے کہ مومن ہلاک ہو جائیں، تو آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ آپ اتنا ہی فرماتے جاتے تھے کہ ابوبکرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یا رسول اللہ! بس اتنا کافی ہے۔ آپ نے دعائیں اپنے پروردگار سے بہت مطالبہ کیا ہے۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیزی کے ساتھ خیمہ سے باہر آئے حالانکہ آپ زہرہ پہنچے ہوئے تھے اور بطنہ آواز میں یہ آیت پڑھی سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ (کفار کو عنقریب شکست پہنچائی جائے گی اور وہ پیٹ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے)۔ (بخاری)

جنگ بدر میں جبرائیلؑ کی شرکت

۶۲۲ وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هَذَا جِبْرِئِيلُ أَخَذَ بِرَأْسِ قَرَسِهِ عَلَيْهِ آدَاةُ الْحَرْبِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرائیلؑ ہیں جو اپنے گھوڑے کا سر (یعنی باگ) پکڑے ہوئے ہیں اور لڑائی کا سامان لیے ہوئے ہیں۔ (بخاری)

۲۔ سامانی ملک کا کشف و مشاہدہ

۶۲۳ وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَسْتَدُ فِي آتِرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذَا سَمِعَ ضَرْبَةَ السَّوْطِ فَوَقَّهْ وَصَوْتُ الْفَارِسِ يَقُولُ أَقْدِمُ حَيْزُومًا إِذْ نَظَرُ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ خَطَمَ أَنْفَهُ وَشَقَّ وَجْهَهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَعَ ذَلِكَ أَجْمَعُ لِحَاجَةِ الْأَنْصَارِ فَقَدَّتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب کہ اس روز جنگ بدر کی دن ایک مسلمان ایک مشرک کے پیچھے دوڑ رہا تھا ناگہاں اس نے چابک کی آواز سنی جو اس کے سامنے بھاگا جا رہا تھا۔ پھر اس نے ایک سوار کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا حیزوم آگے بڑھ (حیزوم حضرت جبرائیلؑ کے گھوڑے کا نام ہے) پھر اس مسلمان نے جو اس مشرک کی پیچھا کر رہا تھا دیکھا کہ وہ اسکے سامنے چپٹ پڑا ہوا ہے۔ اس کی ناک پر نشان ہے اور اس کا منہ پھٹ گیا ہے (یعنی کھڑے کی ضرب سے) اور جہاں کھڑا پڑا تھا تمام جلد نیلی ہو گئی ہے وہ مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور واقعہ بیان کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق سچا ہے۔

دسلم نے فرمایا تو پرچ کہتا ہے پھر آپ نے فرمایا یہ فرشتہ جس نے اس مشرک کے کوڑا مارا تھا تیسرے آسمان کی امدادی فوج کا فرشتہ تھا۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ جنگ بدر میں ستر آدمی کافروں کے مسلمانوں نے قتل کئے اور ستر کو گرفتار کیا۔ (مسلم)

جنگ احد میں فرشتوں کی مدد کا معجزہ

حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ احد کی لڑائی میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور دشمنوں سے نہایت سختی کے ساتھ لڑ رہے تھے ان آدمیوں کو میں نے نہ تو اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ کبھی بعد میں دیکھا اور یہ دونوں آدمی جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام فرشتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

دست مبارک کے اثر سے ایک صحابی کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ درست ہو گئی

حضرت براء کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جٹ کو ابو رافع کے پاس بھیجا (اس جماعت میں سے) عبد اللہ بن عقیل رات کے وقت ابو رافع کے گھر میں داخل ہوئے جب کہ وہ سو رہا تھا اور اسکو مار ڈالا۔ عبد اللہ بن عقیل کا بیان ہے کہ میں نے ابو رافع کے پیٹ پر تلوار رکھی یہاں تک کہ وہ اس کی پشت سے نکل گئی میں نے سمجھ لیا کہ اس کو مار ڈالا پھر میں نے (اس کے قلعہ کے) دروازے کھولنا شروع کئے (تاکہ باہر نکل جاؤں) یہاں تک کہ میں ایک نہ پہنچا۔ چاندنی رات تھی جو نہی میں نے پاؤں نیچے رکھا کہ میں گر پڑا۔ اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اپنی پگڑی سے پنڈلی کو باندھ لیا اور اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچا۔ اور پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلا میں نے اپنا پاؤں پھیلا دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ پھیرا اور وہ اچھا ہو گیا گویا اس میں چوٹ ہی نہ لگی تھی۔ (بخاری)

غزوہ احزاب میں کھانے کا معجزہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ غزوہ احزاب میں ہم خندق کھود رہے تھے ایک سخت پتھر نکل آیا (جو کسی طرح نہ ٹوٹا) صحابہ رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ایک سخت پتھر خندق کے اندر نکل آیا ہے آپ نے فرمایا میں خندق میں آ کر کر دیکھوں گا۔ یہ فرما

ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوا
يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ وَاسْرُوا سَبْعِينَ سَاقًا
مُسْلِمًا۔

۶۲۲ھ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَأَيْتُ
عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا نِيَابُ
بَيْضٍ يُقَاتِلَانِ كَأَنَّ الْقِتَالَ مَا رَأَيْتُ لَهَا
قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۶۲۵ھ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا إِلَى أَبِي رَافِعٍ فَدَخَلَ
عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ بَيْتَهُ لَيْلًا وَهُوَ
نَائِمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَتِيكٍ
فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي
ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَقْتُمُ الْأَبْوَابَ
حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِي
فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْبَرَةٍ فَأَنْكَرْتُ سَاقِي
فَعَصَبْتُهَا بِعِصْمَةٍ فَأَنْطَلَقْتُ إِلَى
أَصْحَابِي فَأَنْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَخَدَّاهُ فَقَالَ الْبَطُّ رَجُلُكَ فَبَسَطْتُ
رِجْلِي فَتَسَحَّيْنَا كَأَنَّمَا لَمْ أَشْتِكَمَا قَطُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۶۲۶ھ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ إِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَخْفِئُ
فَعَرَضَتْ كُدَيْيَةٌ شَدِيدَةً فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا هَذِهِ كُدَيْيَةٌ عَرَضَتْ
فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ أَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَالَ وَبَطْنُهُ

۶۵۱ھ ابو رافع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑے ترین دشمن تھا جس نے کئی بار عہد شکنی کی تھی اور بہت سے فتنے برپا کئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوکرتا تھا اور اپنے فلاح پناہ گزین ہو گیا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مار ڈالنے کے لیے یہ جماعت روانہ کی تھی۔

مَعْصُوبٌ بِحَجَرٍ وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ ذَوَاقًا فَآخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعُولَ فَضْرَبَ فَعَادَ كَتَبِيًّا أَهِيْلًا فَانْكَفَاثَ إِلَى أَمْرَاتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْمًا شَدِيدًا فَآخَرَجَتْ جَدًّا بَانِيَةً صَاعٌ وَمِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بِهِمَّةٌ دَاجِنٌ فَدَبَّحْتُمَا وَطَحْنَتِ السَّعِيرَ حَتَّى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَبَحْنَا بِهِمَّةً لَنَا وَطَحْنَتُ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَتَعَالِ أَنْتَ وَنَقَرُ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَهْلَ الْخُنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا مَنَعَ سُورًا فَخَيَّ هَلَّا يَكُمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلَنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُخَيِّزَنَّ عَجِينَكُمْ حَتَّى آجِئُ وَجَاءَ فَآخَرَجْتُ لِمَا عَجِينًا فَبَصَقَ فِيهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَا إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ أَدْعِي خَائِزَةً فَلَتَخْبِزُ مَعَكَ وَاقْدِجِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوَهَا وَهَمَّ الْفُفَّا فَنَسِمَ بِاللَّهِ لَا كُلُّوا حَتَّى تَرْكُوهُ وَانْحَرِفُوا وَإِنْ بُرْمَتُنَا لَتَغَطُّ كَمَا هِيَ وَإِنْ عَجِينُنَا لِيُخْبِزُ كَمَا هُوَ مُتَقِّعٌ عَلَيْهِ -

کہ آپ کھڑے ہو گئے۔ اور حالت یہ تھی کہ شدت بھوک سے آپ کے پیٹ پر تپھر بندھا ہوا تھا اور تین دن سے ہماری حالت یہ تھی کہ ہم نے کچھ کھانے کی کوئی چیز نہیں کھیں تھی (یعنی تین روز سے کچھ نہ کھایا تھا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال ہاتھ میں لیا اور تپھر پر مارا وہ سخت تپھر پھسلنے ریت کے مانند ہو گیا۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں وہاں سے اپنے گھر کی طرف روانہ ہوا۔ اور اپنی بیوی کے پاس جا کر کہا کیا تمہارے ہاں کھانے کی کوئی چیز ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوکا پایا میری بیوی نے ایک پھیلا نکالا جس میں ایک صاع جو تھے (یعنی ساڑھے تین سیر کے قریب) اور ہمارے پاس ایک گھر کا پلا ہوا بھیڑ کا بچہ تھا۔ میں نے اس بچہ کو ذبح کیا اور میری بیوی نے آٹا پیسا۔ پھر میں نے ہانڈی میں گوشت ڈال کر اس کو چڑھا دیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آہستہ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے بھیڑ کا ایک بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں آپ اپنے چند دوستوں کے ساتھ تشریف لے چلے۔ رسول اللہ نے یہ سن کر بلند آواز سے پکار کر فرمایا۔ خندق والو! چلو جابرؓ نے کھانا کھلانے کے لئے تیار کیا ہے۔ ہاں جلدی چلو۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم اپنی ہانڈی جو بے سے نہ اتارنا اور آٹا نہ پکانا جب تک کہ میں نہ آجاؤں چنانچہ آپ تشریف لائے اور میں گندھا ہوا آنا حضور کے رو بروئے آیا۔ آپ نے آئے میں آٹا ہن ڈالا اور برکت کی دعا کی پھر ہانڈی کی طرف بڑھے اور اس میں بھی دھن مبارک کا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا کی اور پھر فرمایا کہ روٹی پکانے والی کو بلاؤ کہ وہ تیرے ساتھ روٹی پکائے اور سالن ہانڈی میں سے نکال کر ہانڈی کو چھلے پر رہنے دو۔ جابر کا بیان ہے کہ خندق والے ایک ہزار آدمی تھے۔ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سب نے کھانا کھا

لیا اور باقی چھوڑ دیا اور واپس چلے گئے اور ہماری ہانڈی بدستور بھری ہوئی تھی جیسی کہ کھانا کھانے سے پہلے تھی اور آٹا پکایا جا رہا تھا جیسا کہ وہ شروع میں تھا۔ (بخاری و مسلم)

عمار بن یاسر کے بارے میں پیش گوئی

حضرت ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ خندق کھود رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا میرے بچے! اس قدر غمت و مشقت تجھ کو ایک باغی جماعت قتل کرے گی (پناہ جنگ صفیں میں مارے گئے) (مسلم)

ایک پیش گوئی جو پوری ہوئی

حضرت سلیمان بن صرڈ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۶۲۷ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَارِ بْنِ حَفَرٍ الْخُنْدَقِ جَعَلَ يَسْحَرُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ بُوْسُ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَّةُ زَوَاهُ مُسْلِمًا -

۵۶۲۸ وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ
أُجِلِيَ الْأَحْزَابُ عَنْهُ الْآنَ نَغْزُوهُمْ
وَلَا يَغْزُونَا نَحْنُ نَسِيرُ إِلَيْهِمْ سَوَاءٌ
الْبُخَارِيُّ -

نے اس وقت جبکہ جنگ احزاب میں کفار متفرق ہو کر منتشر ہو گئے فرمایا
اب ہم ان سے جنگ کریں گے اور وہ ہم سے جنگ کریں گے۔ ہم ان کی طرف پیش
قدمی کریں گے یعنی اب تک تو کفار ہم پر حملہ آور ہوتے رہے اور ہم ممانعت
کرتے رہے ہیں۔ آئندہ ہم ان پر حملہ آور ہوں گے۔ جنگ کی ابتدا ہماری
طرف سے ہوگی۔ اور ان کی طرف ہم جائیں گے۔ (بخاری)

حضرت جبرائیل اور فرشتوں کی مدد کا معجزہ

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب
سے واپس آ کر ہتھیار اتارے اور غسل کا ارادہ فرمایا ہی تھا کہ جبرائیل تشریف
لائے اس حال میں کہ وہ (رسول خدام) گرد و غبار کو سر سے جھاڑ رہے
تھے۔ اور کہا آپ نے تو ہتھیار اتار کر رکھ دیئے اور قسم اللہ تم کی میں نے
ابھی ہتھیار نہیں رکھے۔ چلے کافروں کی طرف چلے۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے پوچھا۔ کہ صر۔ جبرائیل نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ چنانچہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی طرف بڑھے اور فتح حاصل کی (بخاری و مسلم اور
بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسؓ نے بیان کیا ہے کہ گویا
میں اس غبار کو اب بھی دیکھ رہا ہوں جو قبیلہ بنو غنم کی اگلی صف میں اڑ
رہا تھا۔ اس سواروں کی ہمت سے جو جبرائیل کے ہمارے ہتھیار تھے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو قریظہ کی طرف جا رہے تھے۔

انگلیوں سے پانی نکلنے کا معجزہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے واقعہ میں لوگ پیا سے تھے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک چھال گلی تھی جس سے آپ نے
وضو کیا تھا۔ پھر ایک جماعت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض
کیا ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کے لیے پانی نہیں ہے۔ اور صرف
یہی پانی ہے جو آپ کی چھال گلی میں ہے (جو کافی نہیں ہو سکتا) نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے یہ سن کر اپنا ہاتھ چھال گلی پر رکھ لیا اور پانی اس کے اندر سے ابلنے لگا یعنی
انگلیوں میں سے گویا پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ ہم
سب لوگوں نے پانی پیا اور وضو کیا۔ جابرؓ سے پوچھا گیا تم سب کتنے آدمی
تھے انہوں نے کہا اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تب بھی وہ پانی کافی ہوتا اس
وقت ہماری تعداد پندرہ سو تھی۔ (بخاری و مسلم)

آپ دہن کی برکت سے خشک کنواں لبریز ہو گیا

حضرت براء بن عازبؓ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے واقعہ میں ہماری تعداد
چودہ سو تھی۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے ہم نے اس کے اندر سے پانی کھینچا

۵۶۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ
وَوَضَعَ السَّلَاحَ وَاغْتَسَلَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ
وَهُوَ يَنْفُضُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ
قَدْ وَضَعْتَ السَّلَاحَ وَاللَّهُ مَا وَضَعْتَهُ
أَخْرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَإِنْ فَاشَارَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ
لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَسْنُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِي رِقَاقِ
بَنِي عَتَمٍ مُوَكَّبَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ سَارَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ -

۵۶۳۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطَشَ النَّاسُ يَوْمَ
الْحُدَّاءِ بَيْتَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا ثُمَّ
أَقْبَلَ النَّاسُ مَحْوَةً قَالُوا لَيْسَ عِنْدَنَا
مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ وَنَشْرَبُ إِلَّا مَا فِي رَكْوَتِكَ
فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ
فِي الرِّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُورُ بَيْنَ أَجْبَاعِهِ
كَامثالِ الْعُيُونِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا
فَقِيلَ لِحَابِرٍ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكُنَّا
كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۱۵۱۵ وَعَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عَشْرَةَ

یہاں تک کہ اس میں ایک قطرہ پانی نہ رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر پہنچی تو آپ کنوئیں پر تشریف لائے اور کنوئیں کے کنارے بیٹھ کر پانی کا برتن منگایا اور دھو کیا۔ وضو کے بعد آپ نے منہ میں پانی پی لیا دعا کی اور پھر کنوئیں میں گلی کر دی اور پھر فرمایا مختوری دیر کنوئیں کو چھوڑ دو اس کے بعد لوگوں نے اور ان کی سواری کے جانوروں نے کنوئیں سے خوب پانی پیا اور پھر وہاں سے کوچ کیا۔ (بخاری)

پانی میں برکت کا معجزہ

عوف ابو جہا سے اور وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ تھے لوگوں نے ایک موقع پر پیاس کی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تنکا سے سن کر اترے اور ابورجا کو طلب فرمایا اور حضرت علیؓ کو بھی بلایا اور پھر دونوں سے فرمایا تم جا کر پانی تلاش کرو۔ چنانچہ دونوں پانی کی تلاش میں داناہ ہو گئے ایک مقام پر ایک عورت ملی جو پانی کی پکھال اونٹ پر لادے بیٹھیں تھیں دونوں اس عورت کو (معا پکھال کے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے اس عورت کو اور پانی کی پکھال کو لوگوں نے اونٹ سے اتارا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا برتن منگایا اور حکم دیا کہ پکھال کے دہانہ سے اس برتن میں پانی ڈالو پھر لوگوں کو آواز دی گئی کہ پانی پیو اور پلاؤ چنانچہ تمام لوگوں نے پانی پی لیا اور خوب سیر ہو کر پیا عمران بن حصین کا بیان ہے کہ ہم چالیس آدمی تھے ہم نے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور اپنی مشکیں اور چھالکیں پانی سے بھر لیں قسم ہے خدا کی جب ہم کو پانی سے علیحدہ کر دیا اور روک دیا گیا تو ہم نے محسوس کیا کہ وہ پہلے سے زیادہ بھری ہوئی ہے (بخاری و مسلم)

درختوں کی اطاعت کا معجزہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے کہ ایک افتادہ دادی (میدان) میں ہم ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضا حاجت کے لیے تشریف لے گئے لیکن پردہ کی کوئی جگہ آپ کو نہ ملی اچانک آپ کی نظر میدان کے کنارے دو درختوں پر پڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا خدا کے حکم سے میری فرماں برداری کر اس درخت نے فوراً اطاعت کی اور ٹھیک پڑے ہوئے اونٹ کی مانند جو اپنے مانگنے والے کی اطاعت کرتا ہے اپنی شاخوں کو جھکایا پھر آپ دوسرے درخت کے پاس گئے اور اس کی ایک شاخ پکڑ کر فرمایا خدا کے حکم سے میری

مَا تَأْتِيَوْمَ الْحَدَّ يُدِيَّتْ وَالْحَدَّ يُدِيَّتْ بِئْسَ فَتْرَحْنَا هَا فَلَمْ تَأْتِكْ فِيهَا قَطْرَةٌ فَبَكَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهَا فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا ثُمَّ دَعَا نَارًا مِنْ نَارٍ فَنَوَضَّا ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا شَجَرًا صَبَّغَهُ فِيهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوهُمَا سَاعَةً فَأَرَوَا أَنْفُسَهُمَا وَرَكَابَهُمَا حَتَّى ارْتَحَلُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۳۱ وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ إِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ أَذْهَبَا فَا بُتْغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقِيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِجَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوهُمَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَانَايَ فَتَرَعَّ فِيهِ مِنْ أَثَرِ الْمَزَادَتَيْنِ وَتَوَدَّى فِي النَّاسِ اسْقُوا نَا سْتَقُوا قَالَ فَشَرِبْنَا عَطَا شَأَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوَيْنَا فَمَدَّ نَا كُلَّ نَذْبَةٍ مَعَنَا وَادَاوَى وَابْتَدَأَ اللَّهُ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيِّلُ إِلَيْنَا أَنَّهُمَا شَدُّ مِلَّةٍ مِنْهَا حِينَ ابْتَدَى مُنْتَقًى عَلَيْهِ۔

۵۶۳۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا فَخِمَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرِ شَيْئًا يَسْتَرْيِبُ وَ إِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَحَدَهُمَا فَآخَذَ بَعْضُ مَنْ أَغْصَانَهُمَا فَقَالَ الْفَادِي عَلَى يَأْذِنِ اللَّهُ تَعَالَى فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيرِ الْخَشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ فَإِذَا دَخَلَ حَتَّى بَاتِيَ الشَّجَرَةَ الْآخَرَى

فَاَخَذَ بَعْضُ مَنْ اَعَصَا بِهَا فَقَالَ اِنْقَادِي عَلَيَّ
يَا ذِي الْاَلْبَةِ فَاِنْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ
حَتَّى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَبِ مِمَّا يَدْنِيهَا قَالَ
الْتِمَا عَلَيَّ يَا ذِي الْاَلْبَةِ فَاَلْتَمَتَا فَجَلَسَتْ
اَحَدَتَا نَفْسِي فَاَنْتَ مَرِي لَعْنَةُ فَاِذَا اَنَا
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَاِذَا
السَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ
وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَائِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اطاعت کر اس نے بھی اسی طرح اطاعت کی اور اپنی شاخوں کو زمین
پر جھکایا پھر آپ دنوں درختوں کے درمیان نشریف لائے اور فرمایا
خدا کے حکم سے میرے لیے تم دونوں مل جاؤ۔ چنانچہ وہ دونوں مل
گئے اور آپ نے درختوں کی داوٹ میں قضا و حاجت کر لی۔ جابر کا بیان
یہ کہ میں اس واقعہ کو دیکھ کر حیران تھا اور اپنے دل سے اس عجیب
واقعہ پر باتیں کر رہا تھا۔ اچانک میری نظر ایک طرف پڑی تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نشریف لارہے ہیں اور ان درختوں کو دیکھا تو وہ دونوں
پھر علیحدہ علیحدہ ہو گئے ہیں اور ہر ایک درخت جدا اپنی جگہ کھڑا ہے۔

زخم سے شفا یابی کا معجزہ

۵۶۳۲ ^{۱۸} وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ
اَبَا هُرَيْرَةَ بَنِي سَاقٍ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَقُلْتُ
يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هَذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةُ
اَصَابَتْ بَنِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِيبَ سَلَمَةُ
فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثْتُ فِيهِ ثَلَاثَ
نَفَثَاتٍ فَمَا اسْتَكْنَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

یزید ابن ابی عبیدہ کہتے ہیں کہ میں نے سلمہ بن اکوع بن کی
پنڈلی پر چوٹ کا نشان دیکھا اور کہا اے سلمہ بن! یہ چوٹ کیسی ہے
سلمہ نے کہا خیبر کے دن یہ چوٹ آئی تھی۔ لوگوں نے کہا سلمہ ہمارا گویا
(چوٹ زیادہ آئی تھی۔ اس لئے لوگوں نے یہ خیال قائم کر لیا کہ مر گیا)
پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے چوٹ کی جگہ پر تین
بار دم کیا (یعنی جھونکا) پھر اس وقت سے مجھ کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی (بخاری)

ان دیکھے واقعہ کی خبر دینے کا معجزہ

۵۶۳۵ ^{۱۹} وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ النَّاسُ قَبْلَ
اَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبْرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الدَّرَائِيَّةَ زَيْدٌ
فَاُصِيبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيبَ ثُمَّ
اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ
حَتَّى اَخَذَ الدَّرَائِيَّةَ سَيَعَتْ مِنْ سَيُوتِ
اللَّهِ لِيُعْنِيَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ سَرَاوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زید جعفر بن
اور ابن رواحہ بن کے مارے جانے کی خبر لوگوں کو پہلے سے دے دی تھی
(یعنی اس سے پہلے کہ میدان جنگ سے ان کی شہادت کی خبر آئے)
چنانچہ آپ نے (اس سلسلہ) میں فرمایا (یعنی ان کی شہادت کا واقعہ
اس طرح بیان کیا کہ) زید نے جھنڈا ہاتھ میں لیا اور شہید کیا گیا۔ پھر
علم کو جعفر نے سنبھالا اور وہ بھی شہید ہوا۔ پھر ابن رواحہ نے جھنڈے
کو لیا اور وہ بھی مارا گیا آپ یہ واقعہ بیان فرما رہے تھے اور آنکھوں
سے آنسو جاری تھے پھر آپ نے فرمایا اس کے بعد نشان کو اس شخص نے
لیا جو خدا کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے یعنی خالد بن ولید نے یہاں تک کہ خداوند تم مسلمانوں کو دشمنوں پر فتح عنایت فرمائی۔ (بخاری)

غزوہ حنین کا معجزہ

۵۶۳۶ ^{۲۰} وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَكُنَّا
اَلْفَ الْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُ وُلَى الْمُسْلِمُونَ
مُدِيرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَعْلَتَهُ قَبْلَ الْكَفَّارِ وَاَنَا

حضرت عباس کہتے ہیں کہ میں غزوہ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ شریک ہوا جب مسلمان اور کافر ایک دوسرے پر حملہ آور
ہوئے تو مسلمان پشت دیکر بھاگ کھڑے ہوئے (یہ دیکھ کر) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے چکر کو ایڑھ لگا کر اور کفار کی طرف بڑھے۔
اس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کی گام پکڑے ہوئے تھا اور

أَخَذَ بِلِجَامٍ بَعْلَجٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْفُهَا إِرَادَةً أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سَفْيَانَ بْنِ الْحَارِثِ أَخَذَ بِرِكَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمَرَةِ فَقَالَ عَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا صَبِيحًا فَقُلْتُ يَا عَلِيُّ صَوِّتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمَرَةِ فَقَالَ وَاللَّهِ لَكَانَ عَطَفَتْهُمْ حِينُ سَمِعُوا صَوْتِي عَطَفَتِ الْبَقَرُ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا كَبِيكَ يَا كَبِيكَ قَالَ فَا قَتَلُوا الْكُفَّارَ وَالِدَاعُوَةَ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قَصَصَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَظَنَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَعْلَجِهِ كَأَلْتَطَاوِلَ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هَذَا رَحِيمٌ حَمِي الْأَوْطِيسُ ثُمَّ أَخَذَ حَصَبِيَّاتٍ فَدَرَى بِهِنَّ وَجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزْمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَبِيَّاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدًّا هُمْ كَلِيلًا وَأَمْرُهُمْ مُدَابَّرًا وَاهُ مُسْلِمٌ

میں دیکھتا رہا کہ کافروں کی تلواریں اور نیزے جھوٹے پڑ گئے تھے اور ذلیل و خوار ہو گئے تھے۔

عزوة حنین میں آنحضرت کی شجاعت و پامردی

اس خیال سے اس کو روک رہا تھا کہ کہیں وہ تیزی کے ساتھ کافروں میں نہ جا گئے اور ابوسفیان بن حارث بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب نچائے ہوئے تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد سے فرمایا: عباس! اصحابِ سمرہ کو آواز دے سمرہ کیکر کے درخت کو کہتے ہیں حدیبیہ کے موقع پر متعدد صحابہ نے ایک کیکر کے نیچے آپ سے بیعت کی تھی لڑنے مرنے پر اس بیعت کو بیعت رضوان بھی کہتے ہیں عباس بلند آواز تھے انہوں نے بلند آواز میں پکار کر کہا: اصحابِ سمرہ کہاں ہیں۔ عباس کا بیان ہے ہے کہ خدا کی قسم میری آواز کو سن کر اصحابِ سمرہ اس طرح دوڑے جیسے گائیں اپنے بچوں کو دیکھ کر ان کی طرف دوڑتی ہیں۔ اور کہا ہے قوم ہم حاضر ہیں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ اس کے بعد مسلمان کافروں سے بھڑ گئے اور انصاریوں نے اپنی جماعتوں کو اس طرح پکارنا شروع کیا۔ اے گروہ انصار۔ اے جماعت انصار! روبرو دشمنوں سے لڑو! پھر یہ پکارنا صرف قبیلہ بنو حارث بن خزرج پر موقوف ہو گیا (یعنی صرف اولاد حارث کو پکارا جانے لگا۔ اس لیے کہ انصار میں یہ سب سے بڑا قبیلہ تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجر پر سوار تھے اور گردن اونچی کر کے لڑائی دیکھ رہے تھے پھر آپ نے لوگوں کو مخاطب کر کے کہا یہ وقت جنگ کے گرم ہونے کا ہے پھر آپ نے چند کنکریاں ہاتھ میں لیں۔ اور ان کو کافروں کے منہ پر پھینک مارا! اس کے بعد فرمایا محمد کے پروردگار کی قسم! کافروں نے شکست کھائی۔ عباس کہتے ہیں کہ خدا کی قسم یہ شکست صرف آپ کے کنکریاں پھینکنے کے سبب کافروں کو ہوئی۔ آپ کے کنکریاں پھینکنے کے بعد آخر وقت تک

(مسلم)

ابو اسحاق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے برابر بن عازب سے پوچھا اے عمارہ بن ابی حنین کے دن تم کافروں کے مقابلہ سے بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ برابر بن عازب نے کیا۔ نہیں خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پشت نہیں دکھائی واقعہ صرف اتنا ہے کہ صحابہ میں سے چند نوجوان جن کے پاس زیادہ ہتھیار نہ تھے تیر انداز کافروں سے بھڑ گئے یہ کافر ایسے تیر انداز تھے کہ ان کافروں کا کوئی تیرزمین پر نہ گزرتا تھا (یعنی نشانہ خالی نہ جاتا تھا) ان تیر انداز کافروں نے ان نوجوانوں پر تیر برسائے جن کا کوئی تیر خطا نہ کرتا تھا۔ یہ نوجوان یہاں

۵۳۷ وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عَمْرَةَ قَرَرْتُمْ يَوْمَ حَنِينٍ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَدَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ خَرَجَ شَبَابُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرٌ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رَمَاهُ لَا يَكَادُ لَسْقَطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَدَسَقُوهُمْ سَهْمًا شَقًّا لَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

بَعَثْنَاهُ الْبَيْضَاءُ وَأَبُو سَفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقْرُؤُهُ فَتَنَزَّلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ وَفِي رَوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللَّهُ إِذَا احْتَرَّ الْبَاسُ نَتَقَّى بِهِ وَإِنَّ السَّجَاعَ هُنَا لَكِنِّي يُحَادِثُ بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سینہ پھر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث پھر کی نگاہ پکڑے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نوجوانوں کو دیکھ کر اپنے پھر سے اترے اور خدا سے مدد اور فتح طلب کی اور فرمایا میں نبی ہوں یہ بات جھوٹی نہیں ہے اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ اس کے بعد مسلمانوں کو جمع کر کے آپ نے صف بندی کی (مسلم اور بخاری و مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ برادر بن عازب نے کہا کہ خدا کی قسم! جب لڑائی سخت ہو جاتی تو ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر پیادہ دھونڈھتے تھے اور ہم میں سب سے زیادہ شجاع و بہادر وہ شخص شمار کیا جاتا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کھڑا جوتا تھا۔

کسکریوں کا معجزہ

حضرت سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہی میں غزوہ حنین میں شرکت کی اور بعض صحابہ کفار کے مقابلہ سے بھاگ کھڑے ہوئے پھر حب کافروں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھیر لیا تو آپ پھر سے نیچے اترے اور زمین سے ایک مٹی خاک اٹھائی پھر اس خاک کو کافروں کے منہ کے مقابل کیا اور اس کے بعد کافروں کے منہ پر خاک ڈالنے ہوئے فرمایا اترے ہوئے ان کے منہ یا اترے ہوئے ان کے منہ پھر خدا نے ان میں سے جن انسانوں کو پیدا کیا تھا یعنی جو کافروں کا خدا کی مخلوق میں سے موجود تھے، ہر ایک کی آنکھ خاک سے بھر گئی یعنی اس ایک مٹی خاک سے اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے اور خدا نے ان کو شکست دی اور ان کے مال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ (مسلم)

ایک حیرت انگیز پیش گوئی جو بطور معجزہ پوری ہوئی

حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ہم غزوہ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہمراہیوں میں سے ایک شخص کی نسبت جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا یہ فرمایا کہ وہ شخص دوزخی ہے پھر جب لڑائی کا وقت آیا تو یہ شخص خوب لڑا اور بہت سے غم اس کے جسم پر آئے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے جس شخص کی نسبت یہ فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے وہ تو خدا کی راہ میں خوب لڑا اور بہت سے غم اس نے کھائے اپنے فرمایا۔ یاد رکھو وہ دوزخیوں میں سے ہے۔ قریب تھا کہ بعض لوگوں کے دلوں میں اس واقعہ سے شک و شبہات پیدا ہو جائیں اور وہ

۵۶۳۸ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ قَالَ عَزَدَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلَّى مَحَابَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشَّوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبُعْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وَجُوهَهُمْ فَقَالَ شَهِتَ الْوُجُوهَ فَمَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا أَمَلَا عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ وَفَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۳۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدْعِي الْإِسْلَامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَبَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدَايْتُكَ الْكَفَرُ ثُمَّ تَوَلَّى مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ

بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلَ أَمْرًا جَرَّاحًا فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَأَنْتَرَعَ سَهْمًا ذَا نَخْرٍ بِهَا فَاسْتَدْرَجَ رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَنَّكَ قَدْ انْخَرَفْتَ فَلَا نَدْنُكَ نَفْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ يَا بِلَالُ فَمُرْ فَإِنَّ لَّيْدُنَ لَحْدُ الْجَنَّةِ إِلَّا لِمُؤْمِنٍ وَإِنَّ اللَّهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

آپ کے بیان کو سچا قرار نہ دیں یکایک اس شخص نے جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخی ہونے کا حکم لگایا تھا زخموں کی تکلیف سے جینے ہو کر اپنے ہاتھ کو اپنے ترکش کی طرف بڑھایا اور ایک تیر نکال کر اسکو سینہ میں پیوست کر لیا یعنی خودکشی کر لی نہ دیکھ کر بہت سے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دوڑ پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خداوند تم نے آپ کی بات کو سچا کر دیا فلاں شخص نے خودکشی کر لی اور اپنے آپ کو مار ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اکبر میں شہادت دیتا ہوں کہ میں خدا کا بندہ اور خدا کا رسول ہوں اے بلال کھڑا ہو اور لوگوں کے درمیان اعلان کر دے کہ جنت کے اندر صرف مومن داخل ہوگا اور یہ کہ خداوند تمنا لے اس دین کو مرد فاجر کے ذریعہ بھی قوی کرتا ہے۔ (بخاری)

آنحضرتؐ پر سحر کئے جانے کا واقعہ

۶۴۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنَّمَا لَيَحْتَبِلُ إِلَيْهِ نَعْلُ الشَّيْءِ رَمَا فَعَلَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عَرِيضِي دَعَا اللَّهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اشْعُرْتُ يَا عَائِشَةُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَنْتَانِي فِيمَا اسْتَنْفَتَيْتُهُ جَاءَنِي رَجُلَانِ جَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي ثُمَّ قَالَ أَحَدُهُمَا لِيصَاحِبِهِ مَا رَجَعُ الرَّجُلُ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَيْدُنُ بْنُ الْأَعْصَمِ الْيَهُودِيَّ قَالَ فِيمَاذَا قَالَ فِي مُشِيٍّ وَمَشَا طَلَعَتْ وَجِبَتْ طَلْعَةٌ ذَكَرَ قَالَ قَائِلٌ هُوَ قَالَ فِي بَيْتٍ ذُرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَنْاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ إِلَى الْبَيْتِ فَقَالَ هَذِهِ الْبَيْتُ الَّتِي أُرِيْتُمَا وَكَانَ مَاءُهَا نَقًّا عَنَّا لِحْنَاءً وَكَانَتْ تَحْلُمَا رُؤُوسَ الشَّيَاطِينِ فَاسْتَخْرَجَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کیا گیا حتیٰ کہ آپ کی حالت یہ ہو گئی کہ آپ یہ خیال کرنے لگے تھے ایک کام کیا ہے حالانکہ وہ کیا نہ ہوتا تھا (یعنی آپ پر نفسیان غالب آ گیا تھا) انہیں ایام میں ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تھے کہ آپ نے خدا سے دعا کی اور پھر دعا کی (یعنی مکر و ماکی) پھر آپ نے فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا! تجھ کو معلوم ہے میں نے خدا سے جو بات دریافت کی تھی وہ خدا نے مجھ کو بتا دی اور وہ اس طرح کہ دو شخص (دو فرشتے) میرے پاس آئے ایک ان میں سے میرے سر ہانے بیٹھا اور دوسرا پیٹتی پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے دریافت کیا۔ اس شخص کو کیا بیماری ہے۔ دوسرے نے کہا اس پر جادو کیا گیا ہے۔ پھر پہلے نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا۔ لبید بن اعصم یہودی نے۔ پہلے نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا ہے۔ دوسرے نے کہا کٹھن میں اور ان بالوں میں جو کنگھی سے جھڑنے ہیں اور درخت خرما کے تازہ شگوفہ میں۔ پہلے نے پوچھا وہ جادو کی ہوئی چیزیں کہاں رکھی ہیں۔ دوسرے نے کہا ذروان کے کنوئیں میں۔ یہ معلوم کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ اس کنوئیں پر تشریف لے گئے اور فرمایا یہ کنواں ہے جو مجھ کو دکھایا گیا ہے۔ اس کنوئیں کا پانی مہندی کا

سائرخ پانی تھا اور درخت خرما کے شگوفے (جو کنوئیں میں دفن تھے) ایسے تھے گویا کہ وہ شیطانوں کے سونے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تانے کو کنوئیں سے نکال لیا (اور جادو کا اثر بھاتا رہا) (بخاری)

(بخاری)

فرقہ خوراک کے بارے میں پیش گوئی جو حرف بہ حرف پوری ہوئی

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم (مقام جوانہ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے اور آپ (غزوہ حنین

۶۴۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کا مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ آپ کی خدمت میں قبیلہ بنو نمیم کا ایک شخص جس کا نام ذوالخویصرہ تھا حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! عدل و انصاف سے کام لیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انوس ہے تجھ پر میں انصاف نہ کروں گا تو کون کرے گا (یعنی میں بے انصافی کروں گا تو دوسرا کون انصاف کرے گا) بیشک تو ناامید اور ٹوٹے میں رہا اگر میں انصاف نہ کروں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے کواجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں آپ نے فرمایا اس کو اس کے حال پر چھوڑ دے اس لئے کہ اس شخص کے کچھ لوگ تابعدار ہوں گے اور تم ان کی نمازوں سے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں سے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے (اس لئے کہ وہ لوگ ریاکار اور طالب شہرت ہوں گے اور دکھانے کے بیٹے اچھی نمازیں پڑھیں گے اور روزے رکھیں گے) یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گا (یعنی دل پر اثر نہ ہوگا) اور یہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکاری کے ہاتھ سے چھوٹ کر شکار میں سے گزر جاتا ہے۔ جب تیر شکار کے جسم سے گزر جائے اور باہر آجائے تو اس کے پیکان سے پرتک صاف ہوتا ہے اور کوئی چیز اس کے کسی حصہ میں لگی نظر نہیں آتی حالانکہ وہ نجاست اور خون میں سے نکل کر آتا ہے (یعنی یہ لوگ اسی طرح دین اسلام سے نکل جائیں گے۔ اور ان میں اسلام کی ایک بات بھی باقی نہ رہے گی جس طرح اس تیر میں کچھ لگا نہیں جوتا جو شکار کے اندر سے گزر جاتا ہے) اور اس شخص کے بعض تابعداروں کی علامت یہ ہے کہ وہ سیاہ رنگ کا آدمی ہوگا جس کے ایک بازو میں عورت کے پستان کے مانند ابھرا ہوگا گوشت یا گوشت کا ایک ٹکڑا ہوگا جو ہتھاموگا (یعنی ذوالخویصرہ کے ہم خیال لوگوں میں ایک ایسا شخص ہوگا جس کی یہ علامت ہوگی) اور یہ لوگ (یعنی ذوالخویصرہ کے ہم خیال اتباع) لوگوں کے ایک بہترین فرقہ کے خلاف بغاوت کریں گے ابوسید خدریؓ کا بیان ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور پھر میں یہ شہادت دیتا ہوں کہ حضرت علیؓ سے ان لوگوں (یعنی خوارج) کی ایک جماعت لڑی اور میں اس جنگ میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھا جب حضرت علیؓ نے فتح پائی تو ایک شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیا جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ چنانچہ نعشوں میں تلاش کر کے اس کی نعش کو لایا گیا میں نے اس کو دیکھا اس کی جو صفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی وہ اس

وَهُوَ يَقْسِمُ قَسَمًا أَنَّهُ ذُو الْخَوَيْصِرَةِ
وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ اْعْدِلْ فَقَالَ ذَيْلُكَ فَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا
لَمْ أَعْدِلْ قَدْ خَجَنْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ
أَكُنْ أَعْدِلُ فَقَالَ عَمْرَأُ بْنُ أَضْرَبُ عَنْقَهُ
فَقَالَ دَعُهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يُحَقِّقُونَ أَحَدُكُمْ
صَلَوْتَهُ مَعَ صَلَوَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ
صِيَامِهِمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُونَ
تَرَاتِيهِمْ يَبْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ
كَمَا يَبْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ
إِلَى نَصْلِهِ إِلَى رُصَافِهِ إِلَى نَضِيْبِهِ
وَهُوَ قَدْ حَلَّ إِلَى قَدْ دَهٍ فَلَا يُوجَدُ
فِيهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْتُ وَالْدَّامُ
أَيَّتَهُمْ سَاجِلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَصْدِيْبٍ
مِثْلُ شَدَى الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبُضْعَةِ
تَتَارِدُ رُؤُوسُهُمْ وَيَخْرُجُونَ عَلَى خَيْرِ فِرْقَتِي
مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَشْهَدُ أَنِّي
سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ
فَأَمَرِيْذُكَ الرَّجُلِيْ فَأَلْتَمِسُ خَاتَمِيْ
بِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعْتُهُ
فِي رِعَايَةِ أَتَقَبَلُ رَجُلٌ غَاثَرُ الْعَيْنَيْنِ
نَاقِي الْجَبْهَةِ كَثُ اللَّحِيَّةِ مُشْرِقُ
الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا
مُحَمَّدُ اتَّقِ اللَّهَ فَقَالَ فَمَنْ يُطِيعُ اللَّهَ
إِذَا عَصَيْتَهُ فَيَا مَنِّي اللَّهُ عَلَى أَهْلِ
الْأَسْرَافِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَنَسَالَ رَجُلٌ
قَتَلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا دَلِّي قَالَ إِنَّ مِنْ
ضُرْطِيْ هَذَا قَوْمٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ
لَا يُجَاوِزُونَ حَنَاجِرَهُمْ يَبْرُقُونَ مِنَ

إِلَّا سَلَامٌ مُّردَقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَةِ
فَيَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدْعُونَ
أَهْلَ الْأَدْرَاقِ لِيَنْ أَدْرَكْتَهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ
قَتْلَ عَادٍ مُّتَّفِقٌ عَلَيْهِ -

میں موجود تھی اور روایت میں ذوالنوبیرہ کے حاضر ہونے کے بجائے۔ یہ
الفاظ ہیں کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کی آنکھیں اندر
دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی بلند تھی۔ گنجان طرازی تھی۔ رخسارے اٹھے
ہوئے تھے اور سر منڈا ہوا تھا اور آپ سے یہ فرمایا کہ اے
محمد! خدا سے ڈر اور اس کی اطاعت کر! آپ نے فرمایا اگر میں ہی خدا کی نافرمانی کروں گا تو کون اس کی اطاعت کرے گا اور تو مجھ کو اطاعت گزاری
کا کیا سبق دیتا ہے! خدا مجھ کو این جانتا ہے اور زمین کے لوگوں میں این سمجھتا ہے تم مجھ کو این نہیں جانتے اور مجھ پر اعتماد نہیں رکھتے۔ ایک
شخص نے آپ سے پوچھا کیا اس کو قتل کر دیا جائے آپ نے منع فرما دیا پھر جب وہ شخص چلا گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی
اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھے گی اور قرآن ان کے حق سے نیچے نہ جائے گا یہ لوگ بین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح نیر
تکاری کے ہاتھ سے نکل جاتا ہے پھر یہ لوگ (یعنی خارجی) مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو انکے حال پر چھوڑ دیں گے (یعنی ان سے جنگ نہ
کریں گے اگر میں ان لوگوں کو پاؤں (یعنی یہ لوگ میرے زمانہ میں ہوں) تو ان کو اس طرح ہلاک کر دوں جس طرح عاد ہلاک کئے گئے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کے اسلام لانے کا واقعہ

۵۶۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو
أُمَّيَ إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا
يَوْمًا فَاسْمَعْتَنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَكْرَهَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْكِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدْعُ
اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ
إِهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ إِلَى الْبَابِ
فَإِذَا هُوَ مُحَاتٌ فَسَمِعْتُ أُمَّيَ خُشْفٌ قَدَ حَيَّ
فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خُضْخُضَةَ
الْبَكَاءِ فَاعْتَسَلْتُ فَلَيْسَتْ دِرْعَبًا وَتَحَلَّتْ عَنْ خِيَارِهَا
فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَشْرَدُ
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْرَدُ أَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
فَدَسُّوْهُمَا فَارْجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْكِي مِنَ الْفَرْحِ فَخَبِدَ اللَّهُ
وَقَالَ خَيْرًا رَدَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں اپنی ماں کو جو مشرکہ تھی ہمیشہ اسلام
کی طرف بلایا کرتا تھا (یعنی ان سے مسلمان ہو جانے کی خواہش کیا کرتا
تھا) ایک روز جب معمول میں نے مسلمان ہو جانے کو کہا۔ تو اس نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایسی بات کہی جو مجھ کو ناگوار ہوئی میں روٹنا ہوا
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور عرض کیا یا رسول اللہ! خدا تم سے دعا
فرمائیے کہ وہ ابو ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت فرمائے آپ نے فرمایا اے اللہ! تم! ابو
ہریرہؓ کی ماں کو ہدایت فرمے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے خوش
ہو کر واپس آیا اور اپنی ماں کے گھر کے دروازہ پر پہنچا تو دیکھا کہ دروازہ
بند تھا میری ماں نے میرے قدموں کی آواز سنی تو کہا۔ ابو ہریرہؓ ذرا ٹھہرو
پھر میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی یعنی غسل کرنے کی میری ماں نے غسل
کیا اور کرتہ پہنا اور اوڑھنی (یعنی دوپٹہ) اوڑھنے نہ پائی تھی کہ دروازہ
کھول دیا اور کہا ابو ہریرہؓ میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے سوا کوئی
معبود عبادت کے قابل نہیں ہے اور گواہی دیتی ہوں کہ محمد خدا
کے بندے اور خدا کے رسول ہیں۔ میں پھر واپس ہوا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں خوشی کے آنسو گراتا ہوا حاضر ہوا رسول اللہ
نے خدا کی تعریف کی اور میری ماں کے اسلام پر خدا کا شکر ادا کیا (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کا کثیر الروایت ہونا اعجاز نبوی کا طفیل ہے

۵۶۲۲ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ تَقُولُونَ أَكْثَرَ
أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ وَإِنَّ لَخَوْفِي مِنَ الْمَهَا جِرِينَ

حضرت ابو ہریرہؓ نے تابعین وغیرہ کو مخاطب کر کے کہا
تم یہ کہتے ہو کہ ابو ہریرہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حدیثیں نقل کرتا ہے اور
اللہ تم ہی ہمارا وعدہ گاہ ہے (یعنی قیامت کے دن ہم کو اللہ تم کے سامنے

كَانَ يَشْغُلُهُمُ الصَّفَقُ بِالْأَسْوَاقِ
وَأَنَّ الْخَوَاقِ مِنْ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغُلُهُمْ
عَمَلُ أُمُورِهِمْ وَكُنْتُ أُمْرًا مُسْكِينًا
الَّذِي رَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَى مِئَةِ بَطْنِي وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَبْسُطُ أَحَدٌ مِنْكُمْ
ثَوْبَهُ حَتَّى أَتْقِضَ مَقَالَتِي هَذِهِ ثُمَّ
يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسِي مِنْ مَقَالَتِي
شَيْئًا أَبَدًا فَبَسَطْتُ ثِمَرَةً لَيْسَ عَلَى
ثَوْبٍ غَيْرِهَا حَتَّى تَقْضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى
صَدْرِي فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا
لَيْسَتْ مِنْ مَقَالَتِهِ ذَلِكَ رَأَى يَوْمَئِذٍ
هَذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حاضر ہونا ہے اگر میں نے حدیث کرنے میں کوئی خیانت کی ہوگی تو
مجھ کو خدا سزا دے گا واقعہ یہ ہے کہ میرے مہاجر بھائی تو بازار
میں کاروبار کرتے تھے اور ان کا یہ شغل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں زیادہ حاضری سے باز رکھتا تھا اور انصاری بھائی مالی کاموں میں
مشغول رہتے تھے ان کو بھی حاضری کا زیادہ موقع نہ ملتا تھا اور میں ایک
مسکین شخص تھا جو پیٹ بھر کر کھانا مل جانے پر قناعت کر کے حضور کی خدمت
میں پڑا رہتا تھا اور ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہرگز نہیں ہو سکتا
کہ تم میں سے کوئی اپنا کپڑا پھیلائے (یعنی میری حدیث کو سننے کے لیے دامن
وراز کرے) اور اس وقت تک پھیلائے رہے جب تک کہ میں اپنی بات کو
تمام کر دوں اور پھر وہ اپنے کپڑے کو سمیٹ کر سینہ سے لگا لے اور پھر
میری حدیث کو بھول جائے (یعنی جو شخص پوری توجہ سے میری بات کو
سنے اور آخر تک سنے اور پھر اس کو سینہ میں محفوظ کرے وہ کبھی
میری بات کو نہیں بھول سکتا۔ یہ آپ نے اپنے صحابہ رض کے حق
میں دعا کی تھی) چنانچہ میں نے اپنی کھولی اس لئے کہ اور کوئی کپڑا میرے
پاس نہ تھا یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کو پورا کر لیا پھر میں نے اس کو اپنے سینے سے لگالیا قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں حضور کی حدیثوں میں سے اس وقت تک کچھ نہیں بھولا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت جریر بن عبد اللہ کے حق میں دعا

وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ
لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا
تَرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلَى
وَكُنْتُ لَا أَتُبُّ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي حَتَّى
رَأَيْتُ أَثَرِي فِي صَدْرِي وَقَالَ
اللَّهُمَّ شَيْئَهُ فَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا قَالَ
فَبَارَقَتْ عَنْ فَرَسِي بَعْدُ فَانْطَلَقَ
فِي مَائَةٍ وَخَمْسِينَ فَارِسًا مِنْ
أَحْمَسَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھ سے فرمایا تو ذی الخلصہ کو توڑ کر مجھ کو آرام نہیں دینا تو ذی الخلصہ
ایک تیرخانہ تھا حضور کو اس سے بہت روحانی اذیت ہوتی تھی میں نے عرض
کیا ہاں میں اس کو توڑ کر آپ کو خوش کر دوں گا میری حالت یہ تھی کہ میں
گھوڑے پر اچھی طرح سواری نہ کر سکتا تھا اور کبھی کبھی گر پڑتا تھا میں نے
اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے میرے سینہ پر
ہاتھ مارا کہ اشر میرے دل تک پہنچا اور پھر فرمایا اے اللہ تم اس کو
ثابت رکھ اور اس کو راہ راست دکھانے والا راہ راست پانے والا بنا
جریر بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ اس دعا کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہ گر اور
پھر میں ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر ذی الخلصہ کو توڑنے کے لئے روانہ
ہوا یہ سوار قبیلہ احس (قریش) کے تھے جریر نے ذی الخلصہ کو بٹلادیا
اور توڑ ڈالا۔ (بخاری و مسلم)

زبان مبارک سے نکلا۔ ہاں لفظ اٹل حقیقت بن گیا

حضرت انس کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی وحی سمجھ کر اٹھا۔ دھوا ایک نصرانی تھا اور مسلمان ہو گیا تھا پھر وہ

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ سَاجِدًا كَانَ
يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ

مرد ہو گیا اور مشرکوں سے جا ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نسبت فرمایا کہ زمین اس کو قبول نہ کرے گی۔ انس کا بیان ہے کہ مجھ سے ظلمہ نے کہا کہ میں اس زمین پر پہنچا جہاں وہ شخص مرا تھا میں نے دیکھا کہ وہ قبر سے باہر پڑا ہوا ہے میں نے لوگوں سے پوچھا اس کی یہ کیا حالت ہے قبر سے کیوں باہر پڑا ہے لوگوں نے بیان کیا کہ ہم نے اس کو کئی دفعہ زمین کے اندر دفن کیا لیکن زمین نے اس کو قبول نہیں کیا۔ (بخاری)

عَنِ الْإِسْلَامِ وَكَحَقِّ بِالْمُشْرِكِينَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ فَاخْبَرَنِي أَبُو كَلْبَةَ أَنَّهُ أَتَى الْأَرْضَ الَّتِي مَاتَ فِيهَا فَوَجَدَهُ مَبْنُودًا فَقَالَ مَا شَأْنُ هَذَا فَقَالُوا دَفَنَاهُ مَرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْأَرْضُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

سجور یہود کے احوال کا انکشاف

حضرت ابو ایوبؓ کہتے ہیں کہ آفتاب غروب ہو گیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے آپ نے ایک آواز سنی اور فرمایا آواز یہودیوں کی ہے جن کو قبر کے اندر عذاب دیا جا رہا ہے۔ (بخاری مسلم)

۵۶۲۵ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجِبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودٌ تُعَذِّبُ فِي قُبُورِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دینے کا معجزہ ۵

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سفر سے تشریف لائے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو سخت آندھی آئی اس قدر کہ سوار کو گرا کر زمین میں دفن کر دے۔ آپ نے فرمایا یہ ہوا ایک منافق کے مرنے پر بھیجی گئی ہے۔ پھر جب مدینہ میں داخل ہوئے تو معلوم ہوا کہ ایک بڑا فاسق مر گیا ہے۔ (مسلم)

۵۶۲۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قَرِيبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّكَبَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

مدینہ کی حفاظت کے بارے میں معجزانہ خبر

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دن مدینہ کی جانب روانہ ہوئے جب ہم عسکان پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں کئی دن قیام فرمایا بعض لوگوں (یعنی منافقوں) نے کہا ہم یہاں کیا کرتے ہیں (یعنی کیوں بیکار پڑے ہیں) حالانکہ ہمارے اہل و عیال ہمارے پیچھے ہیں (یعنی گھروں میں) اور ہم انکی طرف سے مطمئن نہیں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا تو فرمایا قسم ہو اس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ کا کوئی راستہ اور کوئی کوچہ ایسا نہیں ہے جس پر فرشتے مقرر نہ ہوں یعنی ہر ایک راستہ اور ہر ایک کوچہ پر دو فرشتے حفاظت کے لئے موجود ہیں اور اس وقت تک رہیں گئے جب تک کہ تم مدینہ پہنچو۔ اس کے بعد آپ نے کوچ کا حکم دیا اور ہم روانہ ہوئے اور مدینہ پہنچے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کی قسم کھاٹی جاتی ہے کہ ہم نے ابھی اپنے اونٹوں کے کجاو کو بھی نہ اتارا تھا اور مدینہ میں داخل ہی ہوئے تھے کہ نبی اللہ بن عطفان ہمارے اوپر چڑھ آئے اور ہمارے آنے سے پہلے کسی بات نے انکو جنگ پر نہ ابھارا تھا۔ (مسلم)

۵۶۲۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمْنَا عَسْكَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيْلًا فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ هُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّ عِبَالَنَا لَخُلُوفٌ قَائِمًا مِنْ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِي الْمَدِينَةِ شَعْبٌ وَلَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيَّ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِنَا حَتَّى تَقْدُمُوا إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ إِرْتَحِلُوا فَارْتَحِلْنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قَوْلَ الَّذِي يُجْلَفُ بِهِ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَغَارَ عَلَيْكَابُؤُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَطْفَانَ وَمَا يَهْجُرُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

بارش سے متعلق قبولیت دعا کا معجزہ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قحط پڑا۔ ایک مرتبہ اپنی ایام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے ایک بیاتی نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیاتی ہلاک ہو گئی اور بچے بھوکے مر رہے ہیں خدا سے ہمارے دعا فرمائیے آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اس وقت آسمان پر بارش کا ایک ٹکڑا بھی نہ تھا۔ قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا ختم کر کے ہاتھ نہ چھوڑے تھے کہ پہاڑوں کی مانند ابر اٹھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نہ اترے تھے کہ بارش کا پانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک پر ٹپکنے لگا اس روز برسا دوسرے روز برساتیسرے روز برسا یہاں تک کہ دوسرے جمعہ تک بارش کا سلسلہ جاری رہا۔ دوسرے جمعہ کو وہی دیہاتی یا کوئی اور کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مکان گر چکا اور مال (مویشی وغیرہ) ڈوب گئے خدا سے ہمارے یہ دعا فرمائیے آپ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھا دیئے اور فرمایا اے اللہ تم ہمارے اطراف میں برسا (یعنی کھیتوں وغیرہ میں) ہمارے اوپر (یعنی آبادی میں) نہ برسا آپ جس طرف اشارہ کرتے جاتے تھے ابر اس جانب سے کھٹنا جاتا تھا۔ اور مدینہ کے اوپر سے ابر صاف ہو کر گڑھے کے مانند آسمان نظر آتا تھا اور نالہ برابر ایک ماد تک جاری رہا اور اطراف سے جو شخص بھی آیا۔ اس نے کثرت سے بارش ہونے کی اطلاع دی اور ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح دعا کی۔ اے اللہ تم! ہمارے اطراف میں برسا۔ ہم پر نہ برسا۔ اے اللہ تعالیٰ ٹیلوں پر پہاڑوں پر نالوں کے اندر اور ذرخٹوں کے کھیتوں کے اگنے کی جگہ برسا۔ اس کا بیان ہے کہ اس دعا کے بعد ابر کھل گیا۔ اور ہم باہر نکلے اس حال میں کہ دھوپ میں چل رہے تھے۔ (بخاری و مسلم)

اسطوانہ حسنہ کا معجزہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں (جمعہ کے روز) خطبہ پڑھتے تو کھجور کے اس تنہ پر جوتنوں کے طور پر مسجد میں کھڑا تھا کر لگتا لیٹتا۔ پھر جب منبر تیار ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے تو وہ تنوں جس سے کمر لگا کر آپ خطبہ پڑھا کرتے تھے چلایا (یعنی فراق نبی میں) اور فریب تھا کہ وہ فراق کی اذیت کی شدت سے پھٹ جائے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے تنوں کو ہاتھوں سے پکڑا پھر اس تنوں نے بچوں کی طرح رونا اور نالہ کرنا شروع کیا ہاں ان بچوں

۵۶۴۸ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِبَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَدَى فِي السَّمَاءِ قَرْعَةً فَرَأَى الَّذِي لَفِئَتِي بِيَدِهِ فَأَوْضَعَهَا حَتَّى تَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مَنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَخَالَفُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَمُطِرْنَا يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْآخِرَى وَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِي أَوْغَيْدُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَهْدَأُ مَرَّ الْبِنَاءِ وَغَرَقَ الْمَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا لِيْشْتَدَّ إِلَيَّ نَاجِيَةٌ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا أَنْفَجَرْتُ وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجُودِيَّةِ وَسَالَ الْوَادِي قَنَاةً شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاجِيَةِ الْأَحْدَاثِ بِالْجُودِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللَّهُمَّ عَلَى الْأَكَامِرِ وَالْضَّامِرِ ابْطُونِ الْأَوْدِيَةَ وَمَنَايِئِ الشَّجَرِ قَالَ فَأَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا لَمْ يَشْأَنَّ فِي الشَّمْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۴۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ إِلَى جَذَعٍ تَحْتَهُ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صَنِيعَ لَهُ الْمَنْبَرُ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ صَاحَتِ الْخَلَّةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتَّى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَخَذَ مَا فَصَمَهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَائِبَاتٍ أَبَيْنَ

کی طرح جن کو تسلی دے کر خاموش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس ستون کو سکون حاصل ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ستون اس لیے رویا کہ جو بیان وہ سنا کرتا تھا اس کو اس نے نہ سنا یا وہ اس سے محروم ہو گیا۔ (بخاری)

اپنے ہاتھ کی توانائی سے محروم ہو گیا

حضرت سلمہ بن اکوع کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھایا۔ آپ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اس نے عرض کیا میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا آپ نے فرمایا تو اپنے ہاتھ سے کھانے پر قدرت نہ پائے اس نے جھوٹا منہ کیا تھا اور بائیں ہاتھ سے صرف تکبر و غرور کی وجہ سے کھاتا تھا راوی کا بیان ہے کہ حضور کی بددعا سے وہ اپنا داہنا ہاتھ منہ تک نہ پہنچا سکتا تھا۔ (مسلم)

آنحضرت کی سواری کی برکت سے سست رفتار گھوڑا تیز ہو گیا

حضرت انس کہتے ہیں کہ ایک مزنہ (چوروں یا ڈنوں کے خوف سے ابدیہ والے گھبراہٹے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہوئے جو سست رفتار تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب واپس تشریف لائے تو فرمایا ہم نے تو اس گھوڑے کو دریا پایا۔ (یعنی کشادہ قدم اور تیز رفتار) پھر وہ گھوڑا ایسا تیز رفتار ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس کے ساتھ نہیں چل سکتا تھا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس درو کے بعد کوئی گھوڑا اس سے آگے نہ بڑھ سکتا تھا۔ (بخاری)

کھجوروں میں برکت کا معجزہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میرے والد کا انتقال ہوا اور ان پر کچھ قرض تھا میں نے قرض خواہوں سے کہا کہ قرض کے بدلے ہماری ساری کھجوریں لے لیں انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا میں نے نبیؐ کی خدمت میں جاہ ہو کر عرض کیا حضور کو معلوم ہے میرا باپ احد کی جنگ میں شہید ہو گیا ہے اس نے بہت سا قرض چھوڑا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ قرض خواہ آپ کو میرے پاس دیکھیں (یعنی کوئی ایسی صورت ہو کہ آپ کی موجودگی میں قرض خواہ میرے پاس آئیں) آپ نے فرمایا جا اور ہر قسم کی کھجوروں کے الگ الگ ڈھیر بنے چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔ قرض خواہوں نے جس وقت آپ کو دیکھا قرض کا سختی کے ساتھ مطالبہ کیا گویا وہ مجھ پر دیر نہ پائے گئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قرض خواہوں کے طرز عمل کو دیکھا تو آپؐ اٹھ اٹھے اور کھجوروں کے بڑے ڈھیر کے گرد بن بار پھرے پھر ڈھیر پر بیٹھ کر فرمایا اپنے قرض خواہوں کو بلا (چنانچہ وہ آئے) اور حضور کے حکم سے کھجوروں کو باپنا شہرہ کیا یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے میرے والد کا تمام قرض ادا کر دیا اور میں

الصَّبِي الَّذِي يُسَكِّتُ حَتَّى اسْتَقَاتَ قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۵۰ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَمَانِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا اسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبَرُ قَالَ فَمَا رَفَعْنَا إِلَى نَبِيِّ زَوَاهُ مُسْلِحًا۔

۵۶۵۱ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزَعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَإِنِّي طَلَحَةً بَطِيئًا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا أَبْحَدًا فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى وَفِي رِوَايَةٍ فَمَا سَبَقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

۵۶۵۲ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تَوَقَّى أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غَرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا الْتَمَمًا بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ وَالِدِي قَدْ اسْتَشِيدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَآتِي أَحِبُّ أَنْ يَرِيكَ الْغَرَمَاءُ فَقَالَ لِي إِذْ هَبْ فَبَيِّدْ رُكْلَ تَمَرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْنِي فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَانَهُمْ أَعْدُوا بِي بِلَاكَ السَّاعَةِ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيِّدًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكْبِلُ لَهُمْ حَتَّى آدَى اللَّهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِيَ اللَّهُ أَمَانَتَهُ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعُ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمَرَةٍ فَسَكَّرَ

پر راضی تھا کہ خداوند تعالیٰ ان کھجوروں سے میرے والد کا قرضہ ادا کرانے خواہ
میری بہنوں کو ایک کھجور نہ ملے (خداوند تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت
سے سارا قرض ادا کر دیا اور) کھجوروں کے ڈھیر جوں کے توں باقی رہے۔
(بخاری)

گھی کی کپٹی کے متعلق ایک معجزہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ام مالکؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس بدیہ کے طور پر کپٹی میں گھی بھیجا کرتی تھیں اس کے پاس اس کے بیٹے اتنے
اور سالن مانگتے حالانکہ ان کے پاس سالن کی قسم میں سے کوئی چیز نہ ہوتی
تھی۔ آخر ام مالکؓ اس کچی کی طرف متوجہ ہوئیں جس میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو گھی بھیجا کرتی تھیں اور اس میں گھی کو موجود پاتیں اور ہمیشہ
ام مالکؓ کے گھر کا سالن یہی گھی ہوتا تھا پھر جب ام مالکؓ نے اس گھی کو پھر
لیا یعنی اس کا سالن گھی نکال لیا تو اس کی برکت جاتی رہی ام مالکؓ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس کا ذکر کیا۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے
اس گھی کو پھوڑا تھا۔ انہوں نے کہا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا اگر تم اس کے حال پر اس
کو چھوڑ دیتیں (یعنی گھی نہ پھوڑتیں) تو اس میں ہمیشہ گھی رہتا۔ (مسلم)

کھانے میں برکت کا معجزہ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ابو طلحہؓ (انسؓ کی والدہ کے دوسرے
خاوند) نے ام سلیمؓ (یعنی انسؓ کی ماں) سے کہا کہ میں نے (آج) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو کمزور و سست پایا ہے۔ میرے خیال میں
آپؐ بھوکے ہیں کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے۔ ام سلیمؓ
نے کہا۔ ہاں ہے یہ کہہ کر ام سلیمؓ نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر
اپنی اور حسنیؓ اور اس میں ان روٹیوں کو لپٹا اور میرے ہاتھ کے
نیچے ان کو چھپا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے
اور چند لوگ آپؐ کے پاس بیٹھے تھے میں نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کیا تجھ کو ابو طلحہؓ نے بھیجا ہے میں نے عرض کیا۔ ہاں
پھر پوچھا کیا کھانا دے کر بھیجا ہے میں نے عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے ان لوگوں
سے حو وہاں موجود تھے فرمایا۔ کھڑے ہو جاؤ (یعنی چلو) یہ فوکر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم معہ تمام لوگوں کے ابو طلحہؓ کے گھر چلے میں بھی آپؐ کے آگے آگے چلا
اور ابو طلحہؓ کے پاس پہنچ کر آپؐ کی تشریف آوری کی خبر دی۔ ابو طلحہؓ نے ام سلیمؓ
سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ اور ان کے ساتھ صحابہؓ
بھی ہیں جہاں سے پاس اتنا سامان نہیں کہ ہم سب کو کھانا کھلا سکیں۔ ام سلیمؓ نے

اللَّهُ الْبَيَّادَ رُكُوبًا وَحَتَّىٰ أَنَّىٰ أَنْظُرَ إِلَى الْبَيَّادِ
الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَأَنَّمَا لَمْ تَنْقُصْ ثَمَرَةً وَاحِدَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

جس ڈھیر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میں اس کو دیکھ رہا تھا گویا اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہیں ہوئی ہے۔ (بخاری)

۵۶۵۳ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ أَمْرَ مَالِكٍ كَانَتْ تَهْدِي
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَكَّةَ لَهَا سَمْنًا
فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأَدَمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ
شَيْءٌ فَيَتَّعِدُونَ إِلَى الذِّدْيِ كَانَتْ تَهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا
زَالَ يُقِيمُ لَنَا أَدَمَ بَيْتَهَا حَتَّىٰ عَصَا نَهْ
فَأَنَّتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
عَصَى بَيْتَهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ نَزَّ كَيْتَنَا مَا
زَالَ قَائِمًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

۵۶۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَا أَرَى
سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرُتُ فِيهِ الْجُوعُ
فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجْتُ
أَفْرَا مًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجْتُ خَمَارًا لَهَا فَلَقِيتُ
الْحَبْرَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسْتُهُ تَحْتَ يَدِي وَلَا تَتْنِي
بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ
فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَرْسَلَكِ أَبُو طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ يَطْعَامِي قُلْتُ
نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِمَنْ مَعَهُ قَوْمُوا فَأَنْطَلَقَ وَأَنْطَلَقْتُ بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ حَتَّىٰ جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
أَبُو طَلْحَةَ يَا أَمْرَ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نَطْعُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ دَرَسُوا أَعْلَمُوا فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَاوُدَ طَلْحَةَ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ بِي يَا أُمِّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكَ فَاتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَتْ دَعَصَهَا ثُمَّ أُمِّ سُلَيْمٍ عَكَةً فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ لِعَشْرَةِ نَازِلِينَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ انْزِلْ لِعَشْرَةِ نَازِلِينَ فَأَكَلُوا الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ أَنَّ اللَّهَ قَالَ انْزِلْ لِعَشْرَةِ نَازِلِينَ فَقَالَ كُلُوا وَسَمُوا اللَّهَ فَأَكَلُوا حَتَّى نَعَلَ ذَلِكَ بَنَاتِينَ رَجُلًا ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُورًا وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ أَدْخَلَ عَلَيَّ عَشْرَةَ حَتَّى عَدَّارِ بَعِينَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَتْ أَنْظُرُ هَلْ لَقِصٌ مِنْهَا شَيْءٌ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ أَخَذَ مَا لَبِقِي فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبُرْكَ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هَذَا.

کہا اللہ تم اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ ابو طلحہؓ دا استقبال کے لیے گھر سے باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہؓ کے ساتھ تشریف لائے اور فرمایا۔ ام سلمہؓ جو کچھ تمہارے پاس ہے لاؤ۔ ام سلمہؓ وہ روٹیاں جو ان کے پاس تھیں لے آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہؓ کو حکم دیا کہ وہ روٹیوں کے ٹکڑے کریں چنانچہ ان کو ریزہ ریزہ کیا گیا اور ام سلمہؓ نے کپتے میں سے گھی نچوڑا جو سالن ہو گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یعنی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا فرمایا (یعنی دعا کی) اس کے بعد آپ نے حکم دیا کہ دس دس آدمیوں کو بلاؤ چنانچہ دس آدمیوں کو بلا کر کھانے کی اجازت دی گئی۔ اور انہوں نے پیٹ بھر کر کھا لیا پھر جب یہ اٹھ گئے تو دس کو اور بلا لیا گیا۔ اس کے بعد پھر دس آدمیوں کو بلا لیا گیا یہاں تک کہ اسی طرح تمام لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھا لیا یہ یہ سب ستر یا اسی آدمی تھے (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے ابو طلحہؓ سے فرمایا دس آدمیوں کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ آئے تو آپ نے فرمایا کھاؤ اور خدا کا نام لے کر کھاؤ۔ چنانچہ انہوں نے کھا لیا۔ اسی طرح اسی آدمیوں کے ساتھ کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور گھر کے آدمیوں نے کھایا اور بھونٹا کھانا باقی رہ گیا اور بخاری کی روایت میں یوں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس آدمیوں کو میرے ساتھ لا۔ اسی طرح چالیس آدمیوں کو شمار کیا اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھا لیا اور میں دیکھ رہا تھا کہ کیا کھانے میں سے کچھ کم ہوا ہے یا نہیں! اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ پھر رسول اللہ نے باقی کھانے کو جمع کیا اور پھر دعا کی تو وہ ایسا ہی ہو گیا جیسا کہ پہلے تھا (یعنی اتنی ہی مقدار میں) پھر آپ نے فرمایا اس میں سے کھاؤ۔

انگلیوں سے پانی ابلنے کا معجزہ

۵۲۵۵ وَعَنْهُ قَالَ أَنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَاءٍ دَهْرٍ بِالذُّرِّاءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يُنْبَعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ تَتَادَةٌ قُلْتُ لَا نَسِي كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلَاثٌ مِائَتًا أَوْ زَهَاءُ ثَلَاثٌ مِائَتَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے بازار کے پاس زور میں یا موضع زور میں تشریف رکھتے تھے آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا۔ آپ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور پانی آپ کی انگلیوں سے جاری ہو گیا اور لوگوں نے اس سے وضو کر لیا فتادہؓ نے انسؓ سے پوچھا تم اس دلت کتنے آدمی تھے۔ انہوں نے کہا تیس سو یا تین سو کے قریب۔ (بخاری و مسلم)

انگشتہائے مبارک سے پانی نکلنے اور کھانے سے تسبیح کی آواز آنے کا معجزہ

۵۲۵۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ (یعنی صحابہؓ)

آیات قرآن یا معجزات نبوی کو برکت کا سبب قرار دیتے تھے اور تم لوگ ان کو کافروں کے ڈرانے کا سبب سمجھتے ہو۔ ایک دفعہ ہم رسول اللہ کے ساتھ سفر میں تھے کہ پانی کم ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا کہ کہیں سے بخور اُہنت بچا ہو پانی لاؤ۔ چنانچہ صحابہؓ ایک بزن لائے جس میں بخور اُسا پانی تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بزن میں ہاتھ ڈالا اور فرمایا۔ اُد۔ پاک کرنے والے بابرکت پانی کی طرف متوجہ ہو۔ اور برکت خدا ہی کی طرف سے ہے میں نے دیکھا کہ پانی حضور کی انگلیوں سے جاری ہے اور ہم اس کھانے کی تسبیح بھی بنا کر تے تھے جو کھایا جاتا تھا۔ (بخاری)

در معجزہ
حضرت ابوتقادہ رحمہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ہمارے سامنے خطبہ فرمایا جس میں بیان کیا کہ تم اس رات کے اول
حصے میں اور آخر حصے میں سفر کرو گے اور کل انشا اللہ تم ایک پانی پر
پہنچو گے چنانچہ لوگ بے نیازنا چلنے لگے اس طرح کہ ایک دوسرے کی
پرداز ملتی ابوتقادہ کا بیان ہے کہ اس رات کے اول حصے میں رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم چلے جا رہے تھے کہ ادھی رات گزری اور آپ اسٹہ سے مبت کر ایک
جگہ لیٹ گئے اور پھر فرمایا ہماری نماز کی حفاظت کرنا (صبح کی نماز کے وقت جگایا
سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھلی جبکہ دھوپ آپ کی پشت مبارک
پر پہنچ گئی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ ہم سب سوار ہو گئے اور سفر کو
اس وقت تک جاری رکھا جب تک آفتاب نچانہ ہو گیا پھر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سواری سے اترے اور وضو کرنے کا برتن منکایا۔ جو
میرے پاس تھا (یعنی ابوتقادہ نے) اس میں غھوٹا سا پانی تھا آپ نے
اس سے وضو کیا۔ مختصر وضو (یعنی مثلاً بینین بار اعضا دھونے
کے بجائے ایک ایک دفعہ دھوئے) ابوتقادہ رحمہ کا بیان ہے
کہ وضو کے بعد بھٹوڑا سا پانی اس برتن میں رہ گیا۔ آپ نے فرمایا
اپنے وضو کے برتن کو ہمارے لیے محفوظ رکھ دے یا اس کے پانی کو محفوظ
رکھ اس لیے کہ عنقریب اس سے ایک نور ظہور نپیر ہوگا۔ اس کے بعد بلال نے
نماز کے لیے اذان کہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی پھر نماز
فرض کے دو رکعت ادا کئے اس کے بعد آپ بھی سوار ہوئے اور ہم بھی راہ لگے
روانہ ہوئے اور جب آفتاب خوب گرم ہو گیا اور ہر چیز میں گرمی پیدا ہو گئی۔
اسوقت ہم (ان) لوگوں کے پاس پہنچے دجو ہم سے پہلے روانہ ہو چکے تھے ان
لوگوں نے آپ کو دیکھتے ہی عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو گرمی اور پیاس کی
شدت سے ہلاک ہو گئے۔ آپ نے فرمایا تم پر ہلاکت نہیں ہے (یعنی تم ہلاک

سَيَرُدِّي قَالَ كَفَعَلُوا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَأَسْقِيَهُمْ حَتَّى مَا بَقِيَ عَيْرِي وَعَبِيرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَبَّتْ فَقَالَ لِي أَشْرَبُ فَقُلْتُ لَا أَشْرَبُ حَتَّى تَشْرَبَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ سَائِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاتَى النَّاسَ الْمَاءَ جَا مِينَ رَوَاءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ هَكَذَا فِي صَحِيحِهِ وَكَذَا فِي كِتَابِ الْحُسَيْنِيِّ وَجَامِعِ الْأَصُولِ وَزَادَ فِي الْبَصَارِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ آخِرُهُمْ لَفْظَةً شَرَبًا.

نہ ہو گئے) اس کے بعد آپ نے وضو کا برتن منگوایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برتن سے پانی ڈالتے جاتے تھے اور ابو قتادہؓ لوگوں کو پانی پلاتے جاتے تھے جب لوگوں نے برتن میں پانی کو دیکھا تو ایک دم ٹوٹ پڑے اور اتر دھام کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مخلوق کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرو (یعنی اتر دھام کر کے لوگوں کو تکلیف نہ دو) تم سب کے سب اس پانی سے سیراب ہو جاؤ گے۔ ابو قتادہ کا بیان ہے لوگوں نے ایسا ہی کیا اور اخلاق سو کام لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی ڈالا اور میں نے لوگوں کو پانی پلانا شروع کیا یہاں تک کہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی باقی نہ رہا۔ سب نے پانی پی لیا، آپ نے پھر پانی ڈالا اور مجھ سے کہا پی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب تک آپ نہ پی لیں گے میں نہ پیوں گا۔ آپ نے فرمایا جماعت کا ساقی جماعت کے بعد پیا کرتا ہے۔ ابو قتادہؓ کہتے ہیں کہ میں نے بھی پانی پیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ابو قتادہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد لوگ پانی پر نیچے اس حال میں کہ وہ سیراب اور راحت سے تھے۔ (مسلم)

تبرک میں کھانے کی برکت کا معجزہ

۵۶۵۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ عَزْدَةَ تَبَوَّكَ أَهْبَابُ النَّاسِ مَجَاعَةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُهُمْ يَفْضِلْ أَرْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللَّهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَاعَا بِنَطِيعٍ فَبَسِطَ ثُمَّ دَاعَا يَفْضِلَ أَرْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذَرَّةٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النَّطِيعِ شَيْءٌ لَيْسَ بِذَرَّةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ فَخَذُوا مِنْهُ حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعُسْكَرِ وَغَارِ الْأَمْلَأُوهُ قَالَ فَاتَّكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضِلْتُ فَضْلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَإِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ لَا يُكْفِي اللَّهُ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرُ سَائِدٍ فَيُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے دن بھوک نے لوگوں کو بہت ستایا عمر بن خطابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں سے ان کا بچا ہوا نوشہ منگوائیے پھر خدا سے اس نوشہ پر ان کے لیے برکت کی دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا ہاں (یعنی منگوالو) اس کے بعد آپ نے چمڑے کا دسترخوان منگو کر بچھوایا۔ اور پھر بچا ہوا کھانا منگوایا گیا چنانچہ لوگوں نے چیزیں لانا شروع کیں کوئی مٹھی بھر لیا یا باغلا لیا یا کوئی مٹھی بھر کھجور لایا۔ یہاں تک کہ دسترخوان پر پھوڑی سی چیزیں جمع ہو گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی اور پھر فرمایا بخانا! ابھی چاہے اس میں سے اپنے برتن میں بھر لو چنانچہ لوگوں نے اپنے برتن بھر لیے یہاں تک کہ لشکر میں جو برتن بھی موجود تھا اس کو بھر لیا گیا تھا۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے خوب پیٹ بھر کر کھایا۔ اور کھانا باقی رہا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود عبادت کے قابل نہیں اور یہ کہ میں خدا کا رسول ہوں جو شخص ان دونوں باتوں کے ساتھ خدا سے جا کر ملے اور اس میں شک نہ کرتا ہو وہ جنت سے نہ روکا جائے گا۔ (مسلم)

ام المؤمنین حضرت زینبؓ کے ولیمہ میں برکت کا معجزہ

۵۶۵۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَعِمَدَتُ أُحْمَى أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى تَمْرٍ وَسَمِينٍ وَأَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت زینبؓ کے ساتھ نکاح ہوا یہی تھا کہ میری ماں ام سلیمؓ نے کھجور گھی اور پنیر کا مالیدہ سا بنایا اور پیالے میں بھر کر مجھ کو دیا اور کہا! انس اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گئے۔

فَجَعَلْتُهُ فِي نَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أُنْسُ اذْهَبْ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَعَثْتُ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقَرُّ بِكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ مَنَعَهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رَجُلًا سَمَاءَ هَمْدٍ وَادْعُ مَنْ لَقِيتَ فَذَعْوَتُ مَنْ سَمِعْتِي وَمَنْ لَقِيتُ فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصَّ بِأَهْلِهِ قِيلَ لَا نَسْ عَدُوُّكُمْ كَمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءُ ثَلَاثَةٌ قَدْ آيَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَعَّ يَدَهُ عَلَى نَتَلِكِ الْحَبَسَةِ وَكَلَّمَ بِأَمْرٍ اللَّهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدُ عَوْشَةَ عَشْرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لِرَجُلٍ اذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلِيَّ كُلِّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ يَا أُنْسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ ثُمَّ أَدْرَى جَيْنَ وَضَعْتُ كَانَا أَكْثَرًا مِنْ جَيْنَ رَفَعْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وسلم کے پاس لے جا اور عرض کر کہ میری ماں نے یہ حقیر ہدیہ آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور آپ کو سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ یا رسول اللہ! یہ ایک ہدیہ بہاری طرت سے قبول فرمائیے۔ چنانچہ میں گیا اور جو کچھ میری ماں نے کہا تھا عرض کر دیا۔ آپ نے فرمایا اس کو رکھ دے۔ اور فلاں فلاں شخص کو جن کے نام آپ نے بتائے بلا لاؤ اور راستہ میں جو شخص ملے۔ اس کو بھی بلا لا۔ چنانچہ میں ان شخصوں کو جن کے نام آپ نے بتائے تھے اور جو لوگ مجھ کو راستہ میں ملے تھے۔ ان کو بلایا! جن سے سارا گھر بھر گیا انس سے پوچھا گیا تم سب کتنے لوگ ہو گئے! انس نے کہا تین سو کے قریب پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مالید یا حلوے پر ہاتھ رکھا اور دعا کی جو خدا نے چاہی پھر دس دس آدمیوں کو اس میں سے کھانا شروع کیا اور کھانے والوں سے فرمایا خدا کا نام لے کر کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ جب آدمی کھا چکے اور خوب پیٹ بھر گیا تو وہ اٹھ گئے اور دوسری جماعت آگئی یہاں تک کہ اسی طرح تمام لوگوں نے کھا لیا۔ اس کے بعد آپ نے مجھ سے فرمایا۔ انس پیالہ کو اٹھا لو میں نے پیالہ کو اٹھا لیا میں نہیں کہہ سکتا کہ جس وقت میں نے پیالہ کو رکھا تھا اس وقت اس میں ماہیدہ زیادہ تھا یا اس وقت جب کہ اس کو اٹھا یا۔ (بخاری و مسلم)

اونٹ سے متعلق معجزہ

۵۶۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاحِيَةٍ قَدْ أَعْيَى فَلَا يَكَادُ يَسِيرُ فَنَلَّا حَقَّ بِنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبُعَيْرِكَ قُلْتُ قَدْ عَيِيَ فَتَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهُ فَذَاعَالًا فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِبِلِ قَدْ آمَهَا بَيْسِيرٌ فَقَالَ لِي كَيْفَ تَرَى بُعَيْرَكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ أَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ فَتَبِعْنِيهِ بِوَقِيَّةٍ فَبَعَثَهُ عَلَى أَنَّ لِي نَفَرًا ظَهَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ عَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبُعَيْرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ وَرَدَّ عَلَى مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ.

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڑابی میں غزوہ کیا یعنی دشمنوں سے جہاد کیا میں پانی کھینچنے والے اونٹ پر سوار تھا جو خشک گیا تھا۔ ایک موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو لے کر فرمایا تیرے اونٹ کو کیا ہوا میں نے عرض کیا خشک گیا ہے یہ سن کر آپ میرے اونٹ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور اس کو بانکا اور اس کے لئے دعا کی۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ دوسرے اونٹوں سے آگے رہتا تھا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا ۱۔ تیرا اونٹ کیسا ہے میں نے عرض کیا۔ آپ کی برکت سے اب خوب چلتا ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تو چالیس درہم کے بدلے اس کو بیچتا ہے میں نے اس شرط پر اونٹ بیچ دیا کہ میں مدینہ تک اس پر سوار ہوں گا پھر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچ گئے تو صبح کو میں اونٹ آپ کے پاس لے گیا آپ نے مجھ کو اونٹ کی قیمت مرحمت فرمادی اور اونٹ بھی مجھ کو ہی دے دیا۔ (بخاری و مسلم)

غزوہ تبوک کے موقع کے تین اور معجزے

حضرت ابو حمید ساعدیؓ کہتے ہیں کہ (مدینہ سے غزوہ تبوک کیلئے)

۵۶۱ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے اور وادی قریٰ میں ایک عورت کے باغ کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا اس باغ کے پھلوں کا اندازہ کرو ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اندازہ کیا آپ نے فرمایا کہ دس دس پھل ہونگے! اسکے بعد اس عورت نے آپے فرمایا جب پھل تریں تو وزن کا خیال رکھنا جب تک کہ ہم لوٹ کر آئیں انشاء اللہ تم یہاں سے چل کر ہم تک پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات تم پر نیر و تند ہوا چلے گی۔ کوئی شخص کھرا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کے پاؤں کو مضبوط باندھ دے۔ چنانچہ سخت آندھی آئی ایک شخص آندھی میں کھڑا ہو گیا جسکو ہوائے اٹھا کر طے کے پہاڑوں کے درمیان پھینک دیا پھر ہم مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے اور وادی قریٰ میں پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ والی عورت سے پوچھا تیرے باغ کے پھل کتنے ہوئے اس نے کہا دس دس۔

در بخاری و مسلم

فتح مصر کی پیش گوئی

حضرت ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ عنقریب تم مصر کو فتح کر دو گے اور مصر ایک زمین (ملک) کا نام ہے جس میں ایک سکہ کا نام فیرا رکھا جاتا ہے جب تم اسے فتح کر لو تو اس کے باشندوں سے اچھا سلوک کرنا اس لیے کہ مصر والوں کے لیے امان اور قربت ہے یہاں فرمایا کہ مصر والوں کے لیے امان ہے۔ اور ان سے سسرال کا رشتہ ہے پھر جب تم دیکھو کہ دو شخص ایک اینٹ کے مقام پر جھک کر تے ہیں تو اس سے نکل جا۔ ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن ثعلبہ بن حسان بن بھالی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے دیکھا اور میں مصر سے چلا آیا (مسلم)

منافقوں کے عبرتناک انجام کی پیش خبری

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے صحابیوں میں اور ایک روایت میں ہے میری امت میں بارہ منافق ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے داخل ہونا کیا جنت کی بوجھ نہیں گے جب تک کہ سوئی کے ناکے میں سے اونٹ نہ گزر جائے ان میں سے آٹھ منافقوں کے شر اور فتنہ کو دبیہ فتنہ کر کے گاؤں دیہ پیٹ کا پھوڑا یا طاعون و چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خود اسکی تشریح فرماتے ہیں وہ ایک آگ کا شعلہ ہوگا جو انکے مندرجہ میں پیدا ہوگا اسم اور عنقریب سہل بن سعدؓ کی حدیث لا عطینؓ اور جابرؓ کی حدیث ”من یصد الذی جامع المناقب میں انشاء اللہ بیان کریں گے۔

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبُوكَ فَاتَيْنَا وَادِيَ الْقُرَى عَلَى حَدِّ يَنْبَغٍ لِامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْرَصُوهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوْسُنٍ وَقَالَ أَحْصِيْهَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَانْطَلَقْنَا حَتَّى قَدِمْنَا نَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ عَلَيْكُمْ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَفْخَرُ نِيْمًا أَحَدٌ مَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ فَلَمَّا بَدَأَ يَشُدُّ يَدَانَهُ نَقَامَ رَجُلٌ فَمَلَأَ الرِّيحَ حَتَّى الْقَتْلَ يَجِبُ حَتَّى تَمُوتَ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرَى نَسَّالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِّ يَنْبَغٍ كَمَا بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُنٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۶۲ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يَسْتَوِي فِيهَا الْقِيَادُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَاحْشُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهَا ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَجِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَيْسَتْ فَاحْشُوا مِنْهَا قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ شَرْحَبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَآخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَيْسَتْ فَخَرَجْتُ مِنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۶۳ وَعَنْ حَذِيفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أَصْحَابِي وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ وَفِي أُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَخْرُجُونَ رِيحُهَا حَتَّى يَلْمِ الْجَهْلُ فِي سَجَا الْجَبَايَا نِيْمَانِيَّةٌ مِنْهُمْ تَلْفِيهِمُ الدَّابَّةُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَطْفِئُ فِي كُنَافِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ فِي صُدُورِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَتَسْنَدُ كَ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَا عَطِيَّتَ هَذِهِ الرِّوَايَةُ عَدَا فِي مَنَاقِبِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَحَدِيثُ جَابِرٍ مَنْ يَصْعَدُ التَّيْبَةَ فِي جَامِعِ الْمَنَاقِبِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى.

فصل دوم

بحیرا راہب کا واقعہ

حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ ابو طالب (محمّد صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) شام کی طرف گئے ان کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے اور قریش کے چند سردار بھی جب راہب کے پاس پہنچے تو وہاں قیام کیا رہے راہب مسیحی عالم تھا اور اس کا نام بحیرا تھا اور اپنے کجاوے کھول دئے۔ راہب ان لوگوں سے ملاقات کے لیے آیا اور یہاں موقعہ تھا کہ وہ ملنے آیا تھا۔ ورنہ اس سے پہلے وہ کسی قافلہ والوں سے جوادھر سے گزرتے رہتے نہ ملا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگ اپنے کجاوے کھول رہے تھے اور راہب ان کے درمیان کسی کو ڈھونڈتا پھر رہا تھا یہاں تک کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا یہ ہے تمام جہانوں کا سردار یہ ہے تمام جہانوں کے پروردگار رسول جس کو خداوند تم جہاں والوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گا۔ قریش کے بعض سرداروں نے پوچھا تو اس کا حال کہاں سے جانتا ہے۔ یعنی اس کا حال تجھ کو کیوں معلوم ہوا؟ راہب نے کہا جب سے تم دو پہاڑوں کے درمیان سے نکلے ہو میں دیکھ رہا ہوں کہ کوئی درخت اور کوئی پتھر ایسا نہ تھا جس نے ان کو مسجد نہ کیا ہو اور یہ چیزیں نبی کو سجدہ کرتی ہیں اور پھر میں نے ان کو اس مہر نبوت سے شناخت کیا جو ان کے شانہ کی ہڈی کے نیچے سیب کے مانند واقع ہے۔ اس کے بعد راہب چلا گیا اور قافلے والوں کیلئے کھانا تیار کر کر لایا۔ جس وقت وہ کھانا لایا ہے۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹوں کو چارہ رہے تھے۔ راہب نے کہا انکو بلاؤ چنانچہ آپ تشریف لائے اس حال میں کہ ابراہیمؑ کا ایک ٹکڑا آپ کے اوپر سایہ کے ہوئے تھا جب آپ لوگوں کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ لوگ سایہ پر قبضہ کئے بیٹھے ہیں۔ جب آپ بیٹھے تو درخت کی شاخیں آپ کی طرف جھک آئیں۔ راہب نے یہ دیکھ کر کہا درخت کے سایہ کو دیکھ جو ان پر جھک آیا ہے۔ اس کے بعد راہب نے کہا میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں یہ بتاؤ کہ تم میں سے ان کا سردار کون ہے۔ لوگوں نے کہا ابو طالب ہیں۔ راہب نے ان کو سمجھایا اور قمیصیں دیں اور کہا کہ انکو مکہ واپس بھیج دو۔ چنانچہ ابو طالب نے آپ کو مکہ بھیج دیا اور حضرت ابوبکرؓ نے آپ کے ساتھ بلال کو واپس کر دیا اور راہب نے آپ کے لئے ڈبل روٹی یا موٹی روٹی اور روغن زیت کا ناشتہ ہمارا بھیجا۔ (ترمذی)

درخت اور پتھر کے سلام کرنے کا معجزہ

حضرت علی بن ابی طالب کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ مکہ میں تھا جب ہم آپ کے ساتھ گرد و نواح میں جاتے تو جو پہاڑ پتھر

۵۶۶۳ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اسْتَرْفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَنَحَلُوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمُوتُونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ قَالَ قَالُوا نَحْنُ نَحْنُ رِحَالَهُمْ نَجْعَلُ يَخْلُصُهُمُ الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءَ فَأَخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعُهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عَاظَمَكَ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا حُجَرًا إِلَّا خَدَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدُ إِلَّا لِنَبِيِّ دَانِيٍّ أَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ أَسْفَلَ مِنْ غَضُرٍ وَفِي كَتِفِهِ مِثْلُ التَّفَاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا أَتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رَعِيَّةٍ الْإِبِلِ فَقَالَ أَرْسَلُوا إِلَيْهِ فَأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ تَطْلُكُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوهُ إِلَى فِي شَجَرَةٍ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فِي الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوا إِلَيَّ فِي الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ فَقَالَ أُنْشِدُكُمْ اللَّهُ أَيْكُمْ وَلِيَّتُهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَرَدَّ لَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكُعُكِ وَالزَّيْتِ رَدَاةَ التَّرْمِذِيِّ.

مکہ بھیج دیا اور حضرت ابوبکرؓ نے آپ کے ساتھ بلال کو واپس کر دیا اور راہب نے آپ کے لئے ڈبل روٹی یا موٹی روٹی اور روغن زیت کا ناشتہ ہمارا بھیجا۔ (ترمذی)

۵۶۶۵ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَرَجَانِي بَعْضُ نَوَاجِبِهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا وَهُوَ

يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ. اور درخت سامنے آتا وہ یہ کہنا السلام عليك يا رسول الله (ترمذی - دارمی)

براق کے متعلق معجزہ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ معراج کی شب میں براق لایا گیا جس پر زین کسی ہونی تھی اور گام چڑھی ہوئی تھی جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سوار ہو کر ارادہ فرمایا تو وہ شونمیاں کرنے لگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چڑھا و شوار ہو گیا جب ریل نے براق سے کہا کیا محمدؐ کے ساتھ نوشونیاں کرنا ہے تجھ پر آج تک ان سے بہتر شخص خدا کی نظر میں کوئی سوار نہیں ہوا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر براق پسینہ پسینہ ہو گیا۔ (ترمذی) یہ حدیث غریب ہے

۵۶۶۶ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَقَى بِالْبَرَقِ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ مُجْهًا مُسْرَجًا فَا سْتَضَعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ جَبْرِئِيلُ ابْنُ حَبْدٍ تَفْعَلُ هَذَا فَمَا ذَكَبَ أَحَدًا كَرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ قَالَ فَارْقُصْ عَرَقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

معراج سے متعلق ایک اور معجزہ

حضرت بریدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب ہم (شب معراج میں) بیت المقدس پہنچے تو جبریل نے انگلی کے اشارے سے پتھر میں سوراخ کیا اور اس سوراخ سے براق کو باندھ دیا (ترمذی)

۵۶۶۷ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّائَا أَنْتُمَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جَبْرِئِيلُ بِأَصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهِ الْكُحْرَ فَشَدَّ بِالْبَرَقِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

اونٹ کی شکایت، درخت کے گے اثر بد سے نجات کا معجزہ

حضرت یحییٰ بن مرہ ثقفی کہتے ہیں کہ تین چیزیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے معجزات میں) سے دیکھیں ایک تو یہ کہ ہم آپؐ کے ہمراہ سفر میں چلے جائے تھے کہ ہم نے پانی کھینچنے والے ایک اونٹ کو دیکھا یہ اونٹ آپؐ کو دیکھ کر بولا اور پھر اپنی گردن زمین پر رکھ دی۔ آپؐ اس اونٹ کے پاس ٹھہر گئے اور پوچھا اس اونٹ کا مالک کہاں ہے۔ وہ حاضر ہوا تو آپؐ اس سے فرمایا تو اس اونٹ کو میرے ہاتھ بیچ دے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بیچنا نہیں۔ آپؐ کو ہبہ کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے کہ اس کے سوا ان کے پاس اور کوئی ذریعہ معاش نہیں آپؐ فرمایا جب حالت یہ ہے جو تو نے بیان کی (تو میں اس کو لینا نہیں چاہتا) اونٹ نے کام کی زیادتی اور چارہ کی کمی کی شکایت کی تھی پس تم اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو و دوسرے یہ کہ ہم آگے روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم نے ایک منزل پر قیام کیا اور نبیؐ سوئے پس ایک درخت زمین کو پھاڑنا ہوا آیا اور آپؐ پر سایہ کر لیا۔ اور اسکے بعد پھر وہ اپنی جگہ پر چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیدار ہوئے تو میں نے آپؐ سے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ فرمایا یہ ایک درخت ہے جس نے اپنے پروردگار سے اسکی اجازت چاہی تھی کہ وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرے خدا نے اس کو اجازت دے دی وہ سلام کرنے آیا تھا راوی کا بیان ہے کہ تیسری بات یہ ہے کہ ہم پھر آگے چلے اور ایک پانی کے قریب گزرے (یعنی ایسی آبادی سے جہاں پانی تھا ایک عورت آپؐ

۵۶۶۸ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ مَرْثَةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ ثَلَاثُ أَشْيَاءٍ نَأْتِيَانَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا وَحَنَ نَسِيرُ مَعَهُ إِذْ مَرَرْنَا بِبُعَيْرِ لَيْسَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَاهُ الْبُعَيْرُ جَرَّ جَرَّ فَوَضَعَ جَرَّاهُ فَوَقَفَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ صَاحِبِ هَذِهِ الْبُعَيْرِ جَاءَهُ فَقَالَ يَعْينُهُ فَقَالَ بَلْ تَرَاهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ لِأَهْلِ بَيْتِ مَا لَهُمْ مَعِيشَةٌ غَيْرُكَ قَالَ أَمَا إِذَا ذَكَرْتُ هَذَا مِنْ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ شَكَى كَثْرَةَ الْعَمَلِ وَفَلَا الْعَلَفِ فَأَحْسِنُوا إِلَيْهِ تَسْرُسْنَا حَتَّى نَزْلَنَا مَنَزِلًا فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشَقُّ الْأَرْضَ حَتَّى غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ اسْتَأْذَنْتْ رَجْعَانِي أَنْ تَسْلِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا ثُمَّ قَالَ سِرْنَا فَمَرَرْنَا بِمَاءٍ فَأَتَتْهُ أُمْرَأَةٌ رِيَابِنَ لَهَا بِهِ جَنَّةٌ فَأَخَذَ النَّبِيُّ

مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمُخْرِجِهِ ثُمَّ قَالَ
أَخْرِجْنِي فَإِنِّي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ
سَرْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مَدْرَسَنَا بِذَلِكَ
الْبَاءِ فَسَأَلَهَا عَنِ الصَّبِيِّ فَقَالَتْ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا نَأْيُنَا مِنْهُ رَيْبًا بَعْدَكَ
رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ.

کی خدمت میں اپنے بیٹے کو بیکر حاضر ہوئی جس کو جنون کا عارضہ تھا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کی ناک پکڑی اور فرمایا نکل میں محمد خدا کا رسول ہوں
اس کے بعد ہم پھر آگے بڑھے اور جب واپس لوٹے اور اسی بانی پر سے گزرے
تو اس لڑکے کی ماں سے آپ لڑکے کا حال پوچھا۔ اس نے کہا قسم ہے
اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے پھر ہم نے اس لڑکے میں
کوئی بات نشوونما کی نہیں دیکھی۔ (شرح السنہ)

ایک لڑکے کے شیطانی اثر سے نجات پانے کا معجزہ

۵۶۱۹ وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ بِابْنٍ
لَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
ابْنِي بِهِ جُنُونٌ وَإِنَّهُ لَيَأْخُذُهُ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا
مُسْتَوْدِعٌ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَذْرُوعَةٌ وَدَعَا فَنُتْعَتْ
وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ مِثْلُ الْحِجْرِ فَالْأَسْوَدُ يَسْعَى رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم! میرے بیٹے کو جنون ہے جس کا دورہ صبح و شام پڑتا ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کے سینہ پر ہاتھ پھیرا۔ اور دعا کی اس لڑکے کو قے
ہوئی اور اس کے پیٹ سے کالے پنے کی مانند کوئی چیز نکلی جو دوڑتی تھی (ترمذی)

درخت کا معجزہ

۵۶۲۰ وَعَنْ النَّسِ قَالَ جَاءَ جَبْرِئِيلُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ قَدْ
تَخَضَّبَ بِالدَّاءِ مِنْ فِعْلِ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ هَلْ تَحِبُّ أَنْ يُرِيكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ
فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ دَرَاهِمِهِ فَقَالَ ادْعُ بِهَا فَدَعَا
بِهَا فَجَاءَتْ فَقَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ
مُرْهَا فَلَتَرَجِعَ فَأَمَرَهَا فَدَجَعَتْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيبِي
حَسْبِيَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین بیٹھے تھے
اور خون میں لتھرے ہوئے تھے کیونکہ مکہ والوں نے آپ کو اذیت پہنچائی تھی
کہ اسی حال میں جبریلؑ آئے اور فرمایا رسول اللہ! آپ پسند کرتے ہیں
کہ میں آپ کو ایک معجزہ دکھاؤں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ جبریلؑ نے اس
درخت کی طرف دیکھا جو ان کے پیچھے تھا۔ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہا اس درخت کو بلاؤ چنانچہ آپ نے بلایا وہ درخت آیا۔ اور
آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا پھر جبریلؑ نے کہا اب اس کو حکم دیجئے واپس
چلا جائے چنانچہ آپ نے حکم دیا وہ واپس چلا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہ دیکھ کر فرمایا: مجھ کو کافی ہے۔ مجھ کو کافی ہے۔ (دارمی)

آنحضرتؐ کی رسالت کی گواہی کیکر کے درخت کی زبانی

۵۶۲۱ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَتَيْتُ أَعْرَابِيًّا فَلَمَّا
دَنَى قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَشْبَدُ أَنْ لَكَ إِلَهٌ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ
لَهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ هَذِهِ
السَّكْمَةُ فَدَعَا هَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ بِشَاطِئِ الْوَادِي فَأَتَيْتُ تَحْدَ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
سفر کر رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
قریب پہنچا تو آپ نے اس سے فرمایا کیا تو اس کی گواہی دیتا ہے کہ خدائے واحد
کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے اور محمد خدا کے بندے اور خدا کے
رسول ہیں دیہاتی نے کہا اور کوئی اس کی شہادت دیتا ہے جو تم نے کہا
آپ نے فرمایا یہ کیکر کا درخت گواہی دے گا یہ کہہ کر آپ نے اس درخت کو
بلایا آپ وادی کے کنارہ تھے وہ درخت زمین کو پھڑکتا ہوا آپ کے
پاس آیا۔ اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے

الْأَرْضَ حَتَّىٰ قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْمَكَهَا
ثَلَاثًا إِنَّهُ كَبَا قَالَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَىٰ مَنْبَتِهَا
رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ۔

تین بار گواہی طلب کی اس درخت نے نین بار گواہی دی اور کہا کہ حقیقت
میں ایسا ہی ہے جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد وہ
درخت اپنی جگہ پر چلا گیا۔ (دارمی)

کھجور کے خوشہ کی گواہی

۵۶۴۲ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ إِلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا أَغْرَبْتُ
أَنْتَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هَذَا لِعِدَّتِ مَنْ
هَذِهِ الْخَلَّةُ لَيَشْهَدَنَّ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَنَدَّاهُ رَسُولُ
اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَعَلَّ يَنْزِلُ مِنَ الْخَلَّةِ حَتَّى سَقَطَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ
فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھ کو اس کا یقین کیوں کر ہو کہ آپ نبی ہیں
آپ نے فرمایا کہ میں کھجور کے اس خوشہ کو بلاتا ہوں وہ میرے پاس آکر اس کی گواہی
دے گا کہ میں خدا کا رسول ہوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خوشہ
کو بلایا وہ خوشہ کھجور سے اترنے لگا اور رسول اللہ کے قریب زمین پر آکر گرا۔
پھر آپ نے فرمایا واپس چلا جا چنانچہ وہ خوشہ واپس چلا گیا۔ یہ دیکھ
کر وہ عربی مسلمان ہو گیا۔ (ترمذی)

بھیرڑیے کے بولنے کا معجزہ

۵۶۴۳ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ ذُنُبٌ إِلَى
رَافِعِي عَنْهُمْ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الدَّارِمِيُّ حَتَّى
اِسْتَرْعَاهَا مِنْهُ قَالَ فَصَعَدَ الذُّنُبُ عَلَى قِلْفِ فَاغِي
وَاِسْتَشْفَرَ وَقَالَ قَدْ عَيْدْتُ إِلَى رَافِعِي
رَزَقْنِيهِ اللَّهُ أَخَذَ تَهُ ثُمَّ اِسْتَرْعَدَهُ مِنِّي
فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللَّهِ إِنْ رَأَيْتُ كَأَيُّومٍ ذُنُبٌ
يَتَكَلَّمُ فَقَالَ الذُّنُبُ أَعْجَبُ مِنْ هَذَا رَجُلٌ
فِي الْخَلَالِ بَيْنَ الْحَدَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضَى
وَمَا هُوَ كَارِثٌ بَعْدَكُمْ قَالَ تَكَانَ الرَّجُلُ
يَقُودِيًّا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ فَصَدَّقَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا أَمَلَاتُ بَيْنَ يَدَيِ
السَّاعَةِ قَدْ أَوْشَكَ الرَّجُلُ أَنْ يَخْرُجَ
فَلَا يَرْجِعُ حَتَّى يُحْدِثَ نَعْلَاهُ وَسَوْطُهُ
بِمَا أَحْدَثَ أَهْلَهُ بَعْدَهُ رَوَاهُ فِي سُورِ
السَّنَةِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ایک بھیرڑیا آیا اور چرواہے کے
ریوڑ میں سے ایک بکری اٹھالے گیا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا
اور بکری کو اس سے چھین لیا۔ ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ پھر وہ بھیرڑیا ایک
ٹیلہ پر چڑھ گیا۔ اور وہاں اپنی وضع پر بیٹھ کر کہا میں نے (اپنے) رزق
کا ارادہ کیا تھا جو مجھ کو خدا نے دیا۔ میں نے اس پر قبضہ کیا تھا۔ لیکن تو نے
دے چرواہے اس کو مجھ سے چھین لیا۔ چرواہے نے کہا خدا کی قسم! ایسی
عجیب بات میں نے کبھی نہیں دیکھی جو آج کے دن دیکھی ہے کہ بھیرڑیا بولنا
ہے بھیرڑیے نے کہا اس سے زیادہ عجیب اس شخص کا حال ہے
جو درختوں میں ہے وہ کھجور کے درخت جو دو سنگستانوں کے درمیان واقع ہیں
وہ شخص گذری ہوئی باتوں کی خبریں دیتا ہے اور جو واقعات تمہارے بعد
ہونے والے ہیں ان کو بتاتا ہے۔ ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ وہ چرواہا یہودی
تھا۔ بھیرڑیے سے یہ بات سن کر وہ نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ
سے آگاہ کیا اور مسلمان ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو
درست تسلیم کیا اور پھر فرمایا واقعہ اور اسی قسم کی دوسری علامات قیامت سے
پہلے کی نشانیاں ہیں قریب ہے وہ وقت کہ آدمی باہر جائے اور اسکے واپس
ہونے پر اس کی جوتیاں اور اس کا کوڑا وہ تمام باتیں بیان کرے جو اس کی
عدم موجودگی میں گھر کے اندر ہوئی ہوں گی۔ (شرح السنہ)

برکت کہاں سے آتی تھی؟

۵۶۴۴ وَعَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ
ابو العلاءؓ سمرہ بن جندبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ ایک

بڑے پیالہ میں سے صبح سے شام تک نوبت بہ نوبت یعنی دس دس آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے تھے یعنی دس دس کھا کر اٹھ جاتے تھے اور دس کھانے بیٹھتے تھے ہم نے دیکھا ہے (پوچھا پیالہ کس چیز سے سرد کیا جاتا تھا؟) پیالہ میں کھانے کی زیادتی کیوں کر ہوتی تھی آپ نے کہا تم کس چیز پر تعجب کرتے ہو اس میں آسانی برکت شامل ہو جاتی تھی اور کھانا بڑھ جاتا تھا۔ (ترمذی دارمی)

جنگ بدر میں قبولیت دعا کا معجزہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین سو پندرہ آدمیوں کو لے کر نکلے اور یہ دعا کی اے اللہ تم! یہ لوگ (یعنی مجاہدین) ننگے پاؤں ہیں ان کو سواری دے۔ اے اللہ تم! یہ برسبہنہم ہیں ان کو کپڑا عطا کر۔ اے اللہ تم! یہ بھوکے ہیں ان کو پیٹ بھر کر کھانا دے چنانچہ خداوند تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح بخشی اور وہ اس حال میں واپس ہوئے کہ ان میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کے پاس ایک دو اونٹ نہ ہوں۔ اور کپڑے بھی پہنے اور پیٹ بھر کر کھایا۔ (ابوداؤد)

ایک بشارت ایک ہدایت

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے تمہاری مدد کی جائے گی (خدا کی جانب سے) اور تم رمال غنیمت! پاؤ گے اور تمہارے لئے (بہت سے شہر) فتح کئے جائیں گے پس جو شخص تم میں سے ان چیزوں کو پائے اس کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرے اور بڑی باتوں سے روکے۔ (ابوداؤد)

زہر آلود گوشت کی طرف سے آگاہی کا معجزہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ ایک یہودی عورت نے بھیجی ہوئی بکری میں زہر ملایا اور اس کو بدیہ کے طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک ستیلی اور خود بھی کھایا اور آپ کے ساتھ صحابہؓ نے بھی کھایا دکھاتے کھاتے رسول اللہ نے صحابہؓ سے کہا اپنے ہاتھ روک دو یعنی اس کو نہ کھاؤ پھر اس یہودی عورت کو بلوایا اور اس سے فرمایا کیا تو نے اس میں زہر ملایا ہے اس نے پوچھا آپ سے کس نے کہا آپ نے فرمایا مجھ کو اس دست نے بتایا جو میرے ہاتھ میں ہے اس نے کہا ہاں میں نے زہر ملایا ہے۔ اور اس خیال سے ملایا ہے اگر آپ نبیؐ ہوں گے تو زہر آپ پر اثر نہ کرے گا۔ اگر آپ نبیؐ نہ ہوں گے تو ہم کو آپ کے نجات مل جائے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو معاف کر دیا۔ اور

قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوُلُ مِنْ قِصْعَةٍ مِنْ غُدُوَّةٍ حَتَّى اللَّيْلِ لَقَوْمٌ عَشْرَةً وَيَقْعُدُ عَشْرَةً قُلْنَا مَا كَانَتْ تَمَدُّ قَالَ مِنْ أَيْ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تَمَدُّ إِلَّا مِنْ هَلْنَا وَآثَارِ سَيِّدِهِ إِلَى السَّمَاءِ سَاوَاهُ التَّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ۔

۶۶۵ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ بَدْرٍ فِي ثَلَاثِ مِائَتٍ وَخَمْسَةِ عَشَرَ قَالَ اللَّهُمَّ اللَّهُمَّ حَقِّقْ فَاحْبِلْهُمْ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ عِرَاءٌ فَاكْسِرْهُمْ اللَّهُمَّ إِنَّهُمْ جِبَاعٌ فَاشْبِعْهُمْ فَفَتَحَ اللَّهُ لَهُمْ فَأَنْقَلَبُوا وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَفْدٌ رَجَعَ بِجَمَلٍ أَوْ جَمَلَيْنِ وَالْكَسْوَاءُ وَشِبَعَوْرَاءُ أَبُو دَاوُدَ۔

۶۶۶ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ مَنْصُورُونَ وَمُصِيبُونَ وَمَفْتُوحٌ لَكُمْ فَمَنْ أَدْرَاكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيَتَّزِمْ بِالْعَهْدِ وَلْيَنْتَهِ عَنِ الْمُنْكَرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

۶۶۷ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ يَهُودِيَّةً مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ سَمَتْ شَاةً مَقْبُولَةً ثُمَّ أَهْدَتْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَارِعَ فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَكَلَ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْثَعُوا أَيُّهَا يَكْمُ وَارْثَعُوا إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَدَعَاَهَا فَقَالَ سَمِعْتُ هَذِهِ الشَّاةَ فَقَالَتْ مَنْ أَخْبَرَكَ قَالَ أَخْبَرَنِي هَذِهِ فِي يَدَيَّ لِلدَّرَارِ فَقَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ إِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَنْ تَصْرُفَهُ وَإِنْ كُنْ نَبِيًّا اسْتَرْحِمْنَاهُ فَعَفَا عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ

مزانہ دی۔ اور صحابہ میں سے جن لوگوں نے اس بکری میں سے کھایا تھا وہ مر گئے۔ اور اس گوشت کے کھانے کے سبب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذھوں کے درمیان سینگیال کھینچو اٹھیں اور ابو ہریرہ نے سینگیال کھینچیں جو نبی بیاضہ کا آزاد کردہ غلام تھا۔ (ابوداؤد، دارمی)

غزوہ حنین میں فتح کی پیش گوئی کا ذکر

حضرت سہیل بن حنظلہ کہتے ہیں کہ حنین کی جنگ کے دن صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے اور لمبا سفر کیا کہ چلتے چلتے شام ہو گئی ایک سوار حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں ایک ایسے اور ایسے پہاڑ پر چڑھتا ہوں پہاڑ کی کیفیت بیان کی ہمیں نے دیکھا کہ قبیلہ ہوازن اپنے باپ کے اونٹ پر آیا ہے وہ ایک محاورہ ہے جس سے مراد تمام قبیلہ ہونئی ہے) اسکے ساتھ اس کی عورتیں اور اونٹ بھی وہ یہ سب حنین کی جانب روانہ ہوئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ کر اٹھے اور فرمایا۔ اگر خدا نے چاہا تو کل کے دن یہ سب چیزیں مسلمانوں کا مال غنیمت ہوں گی۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا۔ آج کی رات ہماری حفاظت کون کرے گا۔ انس بن ابی مرثد غنوی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس خدمت کو انجام دوں گا آپ نے فرمایا اچھا سوار ہو جاؤ۔ انس اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ رسول اللہ نے ان سے فرمایا تم اس پہاڑی راستہ پر جاؤ اور پہاڑ کی بلندی پر پہنچ جاؤ۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائے۔ دو رکعت نماز پڑھی اور پھر پوچھا کیا تم نے اپنے سوار کو دیکھا یا اس کی آواز سنی۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! نہ ہم نے دیکھا نہ ہم نے آواز سنی۔ اس کے بعد تکبیر کہی گئی۔ اور نماز شروع ہوئی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کن انکھیں ہوا سے نماز کے اندر) سوار کو دیکھا شروع کیا جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا خوش ہو جاؤ کہ تمہارا سوار آ رہا ہے ہم نے درختوں کے درمیان سے پہاڑ کے درہ کی طرف دیکھا سوار آ رہا تھا سوار نے رسول اللہ کے سامنے حاضر ہو کر عرض کیا۔ میں یہاں سے روانہ ہوا۔ اور درہ کی اس بلندی پر پہنچا جہاں جانے کا حضور نے حکم دیا تھا۔ جب صبح ہوئی تو پہاڑ کے درہ میں آیا اور وہاں میں نے کسی کو نہ پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس بن ابی مرثد (یعنی اس سوار سے فرمایا کیا تم رات کو گھوڑے سے اترے تھے؟ انہوں نے کہا صرف نماز کے لیے اتر اٹھا یا استنجا کرنے کے لیے۔ آپ نے فرمایا خبر کچھ حرج نہیں اُٹھو ایسا نہ کرنا۔ (ابوداؤد)

يَعَاذُهَا وَتَوَفَّى أَصْحَابَهُ الَّذِينَ أَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كَاهِلِهِ مِنْ أَجْلِ الذَّوَى أَكَلَ مِنَ الشَّاةِ حَبَبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بِالْفَرَسِ وَالشَّفَرَةِ وَهُوَ مَوْلَى لِبْنِي بِيَاضَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَفَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْذَاوِدِيُّ.

۵۶۶۸ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْظَلَةَ النَّهْجِ سَارَ دَامَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حَنْزِ بْنِ فَاطِمَةَ السَّيْرِ حَتَّى كَانَ عَشِيَّةَ فَجَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي طَلَعْتُ عَلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا إِذَا أَنَا بِهِ وَارِزَنَ عَلَى بَكْرَةٍ أَيْبَهُمْ بَطْنُهُمْ وَنَعْمَ هَذَا اجْتَمَعُوا إِلَى حَنْزِ بْنِ قَتَبَةَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تِلْكَ غَنِيمَةُ الْمُسْلِمِينَ عَدَاؤُنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَجْرُسُنَا الْكَلِيلَةَ قَالَ النَّسَبُ بْنُ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ارْكَبْ فَدَرَكَبَ فَرَسًا فَقَالَ اسْتَقْبِلْ هَذَا الشَّعْبَ حَتَّى تَكُونَ فِي أَعْلَاهُ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا خَدَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَصَلَاةٍ فَرَكَعَ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ حَسَسْتُمْ فَارِسَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَسَسْنَا فَنُتَوِّبُ بِالصَّلَاةِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي يَلْتَفِتُ إِلَى الشَّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ الْبَشِيرُ وَانْفَدَ جَاءَ فَارِسُكُمْ فَجَعَلْنَا نَنْظُرُ إِلَى خِلَالِ الشَّجَرِ فِي الشَّعْبِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَاءَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي إِنِّي طَلَعْتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى هَذَا الشَّعْبِ حَيْثُ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ طَلَعْتُ الشَّعْبَيْنِ كُلَّهُمَا فَلَمَّا رَأَيْتُ أَحَدًا فَقَالَ لِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَزَلْتَ الْكَلِيلَةَ قَالَ لَا إِلَّا مُصَلِّيًّا أَوْ قَائِمًا حَاجَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَعْمَلَ بَعْدَ هَارَافَةٍ أَبُو دَاوُدَ.

کھجوروں میں برکت کا معجزہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مخموری مکی کھجوریں لایا رہی اکیس کھجوریں اور عرض کیا یا رسول اللہ! خدا سے ان میں برکت کی دعا فرما دیجیے آپ نے ان کھجوروں کو ہاتھ میں لے لیا اور پھر برکت کی دعا فرمائی۔ اور اس کے بعد فرمایا۔ ان کو لے جا اور اپنے توشہ دان میں رکھ لے جب تو ان میں سے کچھ لینا چاہے تو توشہ دان کے اندر ہاتھ ڈال اور نکال لے اور توشہ دان کو خالی کر کے کبھی نہ جھاڑ ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے ان کھجوروں میں سے اتنے اتنے دس دن رہ جانے) خدا کی راہ میں خرچ کر دیئے ہم ان کھجوروں میں سے کھاتے تھے اور کھلاتے تھے اور یہ توشہ دان کبھی میرے پاس سے الگ نہ ہوتا تھا یہاں تک کہ حضرت عثمانؓ کے شہید ہونے کے دن وہ توشہ دان ضائع ہو گیا۔ (ترمذی)

۵۶۴۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَارَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَصَمَّمَهُنَّ ثُمَّ دَعَانِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مَزْوِدِكَ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَادْخُلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسِقٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُهُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمَ قَتْلِ عُثْمَانَ فَإِنَّهُ انْفَطَحَ دَوَاهُ التَّرْمِذِيُّ۔

فصل سوم

شبِ ہجرت کا واقعہ اور غار ثور کے محفوظ ہونے کا معجزہ

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دن رات کے وقت قریش نے مکہ میں مشورہ کیا کہ صبح ہوتے ہی اس کو رسی سے مضبوط باندھ لو۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض نے یہ رائے دی کہ مار ڈالو اور بعض نے کہا جلا وطن کر دو۔ خداوند تم نے اپنے نبیؐ کو کفار کے اس مشورہ سے آگاہ کر دیا (دو) رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر علیؓ نے گزار دی اور نبیؐ مکہ سے نکل کر غار ثور میں جا چھے رات بھر در رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں) حضرت علیؓ کی نگرانی کرتے رہے اور آپؐ کے بستر پر بیچ کر (خیال خویش) آپؐ پر حمل کیا۔ لیکن جب انہوں نے آپؐ کی جگہ حضرت علیؓ کی جگہ کو دیکھا تو خدا نے انہیں کوکھیاں پر ٹونادیا اور وہ حیران کھڑے کے کھڑے رہ گئے) پھر انہوں نے پوچھا تمہارا دوست کہاں ہے (یعنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) علیؓ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں یہیں کہ کفار آپؐ کے نشان قدم پر تلاش میں دوڑ رہے ہیں جب جبل ثور پر پہنچے تو نشان قدم مشتبہ ہو گئے پھر وہ پہاڑ کے اتر پڑ گئے اور غار ثور کے دروازہ پر پہنچے اور دروازہ پر پکڑی کا جالا دیکھ کر کہا کہ اگر وہ اس کے اندر داخل ہوتا تو پکڑی کا جالا دروازہ پر نہ ہوتا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین رات دن اس غار کے اندر رہے۔

۵۶۵۰ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَارَفَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةَ بَيْعَةِ الْفَقَالِ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحُوا فَاتَّبَعُوهُ بِالْوَتَائِقِ يُرِيدُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اخْرِجُوهُ فَأَطَاعَ اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ نَبَاتٌ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمَشْرُكُونَ يَجْرُسُونَ عَلَيْهِ يَحْسِبُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا أَثَارُوا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللَّهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوا إِنَّ صَاحِبَكُمْ هَذَا قَالَ لَا أَدْرِي فَأَتَقْتُمُوا أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوا بِالْغَارِ فَرَأَوْهُ عَلَى بَابِهِ نَسَجَةُ الْعَنْكَبُوتِ فَقَالُوا لَوْ دَخَلَ هَاهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسَجَةُ الْعَنْكَبُوتِ عَلَى بَابِهِ فَمَكَتْ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

خیمبر کے یہودیوں سے متعلق معجزہ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ فتحِ خیبر کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یمنیت میں ایک چھنی ہوئی بکری پیش کی گئی جس میں نہ ہر ملا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ

۵۶۵۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَتْ خَيْبَرُ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً

علیہ وسلم نے حکم دیا کہ خبر کے اندر جو یہودی ہوں سب کو میرے پاس لے آؤ۔ چنانچہ تمام یہودیوں کو جمع کر لیا گیا۔ آپ نے ان سے فرمایا میں تم سے ایک بات دریافت کرتا ہوں تم اس کا جواب داور ساتھ ہی تم سے یہ بھی کہ اگر تم نے غلط جواب یا اور میں نے اس کی نزدیک تو کیا تم میری اطلاع کی تصدیق کرو گے انہوں نے کہا ہاں ابوالقاسم دہم تصدیق کرینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارا باپ یعنی تمہارے قبیلہ کا دادا کون ہے انہوں نے کہا فلاں شخص۔ آپ نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا تمہارا باپ فلاں شخص ہے انہوں نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ اور بجا فرمایا پھر آپ نے ان سے فرمایا۔ اگر میں تم سے کوئی بات دریافت کروں تو تم میری اطلاع کی تصدیق کرو گے انہوں نے کہا ہاں اگر ہم جھوٹ بولیں گے تو آپ ہمارے جھوٹ کو معلوم کریں گے جیسا کہ آپ ہمارے باپ کے معاملہ میں معلوم کر لیا ہے آپ نے ان سے فرمایا دوزخ کون ہے انہوں نے کہا کہ دوزخ میں تھوڑے دن ہم لوگ رہیں گے اور پھر ہم جہنم جاتے جا نہیں ہو گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نامردو۔ دوزخ ہم جھوٹے ہو خدا کی قسم ہم کبھی دوزخ میں نہیں جاتے۔ انہوں نے کہا ہاں اگر میں تم سے ایک بات اور دریافت کروں تو کیا تم میرے بیان کی تصدیق کرو گے انہوں نے کہا ہاں ابوالقاسم آپ نے دریافت کیا کیا تم نے اس بحری میں نہر ملایا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے پوچھا تم نے نہر کس خیال سے ملایا تھا۔ انہوں نے کہا ہمارا یہ خیال تھا کہ آپ کا دعویٰ نبوت جھوٹا ہے تو ہم کو آپ سے نجات مل جائیگی اور نہر آپ کا خاتمہ کرے گا اور اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو نہر آپ پر اثر نہ کرے گا۔

قیامت تک پیش آنے والے تمام اہم وقائع اور حوادث کی خبر دینے کا معجزہ

حضرت عمرو بن الخطب انصاری کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو صبح کی نماز پڑھائی اور پھر منبر پر چڑھ کر مجھے سامنے دیکھ کر فرمایا جس کا سلسلہ ظہر کی نماز کے وقت تک جاری رہا۔ پھر آپ منبر سے اترے اور ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور پھر منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آگیا۔ پھر آپ منبر سے اترے اور نماز پڑھائی اور پھر منبر پر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا اس وعظ میں آپ نے ان تمام باتوں کا ذکر کیا جو قیامت تک ہونے والی ہیں عمرو بن الخطب راوی کا بیان ہے کہ ہم میں سے (آج) وہ شخص غفلت مند نہ رہے جس نے ان باتوں کو یاد رکھا ہے۔

جنت کی آمد کی اطلاع درخت کے ذریعہ
حضرت معن بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو یہ

فِيهَا سَمِعَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْبِعُوا لِي مَنْ كَانَ هَهُنَا مِنَ الْيَهُودِ يَجْعَلُونَ لَنَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِي عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبُوكُمْ قَالُوا فُلَانٌ قَالَ كَذَبْتُمْ بَدَأْتُ أَبُوكُمْ فُلَانٌ قَالُوا صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ قَالَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنْ كَذَبْنَاكَ عَرَفْتَنَا كَمَا عَرَفْتَنِي فِي آيِنَا فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا نَكُونُ فِيهَا لَيَبْرَأُ ثُمَّ تَخْلَفُونَا فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُوا فِيهَا وَاللَّهِ لَا تَخْلُقُكُمْ فِيهَا أَبَدًا ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْتُمْ مُصَدِّقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ قَالُوا نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ هَلْ جَعَلْتُمْ فِي هَذِهِ الشَّاةِ سَهْمًا قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَهَلْ جَعَلْتُمْ مِنْكُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالُوا أَرَدْنَا إِنْ كُنْتُمْ كَاذِبًا أَنْ تَسِيرَ بِكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ صَادِقًا قَالُمْ بِصِدْقِكُمْ سَادَاهُ الْبُخَارِيُّ.

جائیگی اور نہر آپ کا خاتمہ کرے گا اور اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں تو نہر آپ پر اثر نہ کرے گا۔

۵۶۸۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطْبِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَجْرِ وَصَعِدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَقَصَلَى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرُ فَخَطَبَنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَقَصَلَى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرُ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاخْبَرَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظْنَا رَدَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۸۳ وَعَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ

کہتے سنا ہے کہ میں نے مسروق سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے اس رات کو جنوں کی خبر دی تھی جبکہ انہوں نے قرآن مجید کو سنا تھا مسروق نے بتایا کہ مجھ سے تیرے باپ یعنی عبداللہ بن مسعود نے بیان کیا کہ آپ کو جنوں کے آنے کی خبر ایک درخت نے دی تھی۔ (بخاری و مسلم)

جنگ سے پہلے ہی مقتول کافروں کے نام بتانے اور ان کی لاشیں گرنے کی جگہوں کی نشاندہی کا معجزہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عمر بن خطابؓ کے ساتھ مکہ و مدینہ کے درمیان دھمکے ہوئے تھے کہ ہم نے چاند دیکھنے کی کوشش کی میں تمام لوگوں میں تیز نظر تھا میں نے چاند کو دیکھ لیا۔ اور ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہ تھا جس کو چاند نظر آیا ہو۔ میں نے عمر بن خطابؓ کو چاند دکھانا شروع کیا۔ اور کہا کیا آپ چاند کو نہیں دیکھتے (وہ کیا ہے) لیکن ان کو نظر نہ آیا۔ انہوں نے کہا میں ابھی اس کو دیکھ لوں گا جب کہ اپنے بستر پر لیٹوں گا۔ اس کے بعد عمر بن خطابؓ نے بدر کے واقعات بیان کرنا شروع کئے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ سے ایک دن پہلے ہم کو وہ تمام مقامات دکھا دیئے تھے جہاں مشرک قتل کئے جائیں گے یعنی جہاں جہاں ان کی نعشیں پڑی ہوں گی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا دیکھو! کل انشاء اللہ یہاں فلاں شخص مرا پڑا ہوگا۔ اور کل انشاء اللہ یہاں فلاں کافر کی نعش پڑی ہوگی اور کل انشاء اللہ یہاں اس جگہ فلاں مشرک مردہ پڑا ہوگا۔ عمرؓ کا بیان ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ جو مقامات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ میں فرمائی تھیں ان سے ذرا بھی تجاوز نہیں ہوا دینی وہ کافر اُسی جگہ مائے گئے جس جگہ رسول اللہ نے بیان فرمایا تھا پھر ان کافروں کو کنوئیں کے اندر ایک کے اوپر ایک ڈال دیا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوئیں پر پہنچ کر فرمایا اے فلاں بن فلاں۔ اے فلاں بن فلاں (یعنی ان کافروں کے نام لے لیکر فرمایا) کیا تم نے اس چیز کو حق اور درست پایا جس کا تم سے خدا نے اور اس کے رسول نے وعدہ کیا تھا میں نے تو اس چیز کو حق اور درست پایا جس کا مجھ سے میرے خدا نے وعدہ فرمایا تھا۔ عمرؓ نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کُن سے گفتگو فرما رہے ہیں۔ وہ تو ایسے جسم ہیں جن میں روح نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کو وہ تم سے زیادہ سنتے ہیں۔ لیکن جواب دینے کی قدرت وہ نہیں رکھتے۔ (مسلم)

ایک پیش گوئی کے حرف بہ حرف صادق آنے کا معجزہ

انسیسہ رضی اللہ عنہا بنت زید بن ارم اپنے والد سے نقل کرتی ہیں کہ زید بن ارم بیمار تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لائے

عَنْ أَبِي قَالٍ قَالَ سَأَلْتُ مَسْرُودًا مِّنْ أَذَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَلْحِنٍ لَّيْلَةٍ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوكَ بَعْنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَا قَالَ أَذْنْتُ بِرِمِّ شَجَرَةٍ مُّتَّفِقٌ عَلَيْهِ۔

۵۶۸۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِينَةِ فَنَزَّابُنَا الْهَلَالُ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَأَيْتُهُ وَلَيْسَ أَحَدٌ يَذْعُرُهُ أَتَى سَرَاهُ غَيْرِي فَجَعَلْتُ أَقُولُ لِعُمَرَ أَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَرَاهُ وَأَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فَرَسِي ثُمَّ انْشَاءَ يُحَدِّثُنَا عَنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرِينَا مَصَابِعَ أَهْلِ بَدْرٍ بِالْأَمْسِ وَيَقُولُ هَذَا مَصْرَاعٌ فَلَانٍ عَدَا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ وَهَذَا مَصْرَاعٌ فَلَانٍ عَدَا إِنَّ شَاءَ اللَّهُ قَالَ عُمَرُ وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلُوا فِي بَدْرِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ وَيَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمُو مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَمَا سَوَّلَكُمُ حَقًّا وَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَكُونُ أَجَادُ لَا أَرَوَاهُ فِيهَا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعٍ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَرُدُّوهُ عَلَى نَسِيئِهِمَا مَا دَاكُمُ مَسْلَحٌ۔

۵۶۸۵ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ

اور فرمایا تیری بیماری خوفناک نہیں ہے لیکن اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب کہ میرے بعد تیری عمر دراز ہوگی اور تو اندھا ہو جائے گا۔ زید بن ارقم نے عرض کیا میں خدا سے نواب کا طالب ہوں گا اور صبر کروں گا۔ آپ نے فرمایا تب تو بے حساب جنت میں داخل ہوگا راوی کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد زید بن ارقم کی بینائی جاتی رہی اور کچھ عرصہ بعد خداوند قدس نے پھر اس کو اس کی بینائی عطا فرمادی اور اس کے بعد وہ مر گیا۔ (بیہقی)

عَلَى خَيْرٍ يَعُوذُ مِنْ مَرَضٍ كَانَ يَمُوتُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْ مَرَضِكَ بَأْسٌ وَلَكِنْ كَيْفَ لَكَ إِذَا عَمِدْتَ بَعْدِي فَعَمِيَتْ قَالَ أَحْتَبِبُ وَأَصْبِرُ قَالَ إِذَا تَدَخَلُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ قَالَ نَعَمْ بَعْدَ مَا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَرَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِصَمَاهُ ثُمَّ مَاتَ .

جھوٹی حدیث بیان کرنے والے کے بارے میں وعید

حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرے جس کو میں نے نہ کہا ہو اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں تیار کر لے۔ اور آپ کا یہ فرمانا ایک واقعہ پر مبنی ہے آپ نے ایک شخص کو کسی شخص یا جماعت کے پاس بھیجا تھا۔ اس نے آپ کی طرف سے کوئی جھوٹی بات بنا کر کہہ دی آپ نے اس کے لئے بددعا کی۔ پھر وہ مردہ پایا گیا۔ اس حال میں کہ اس کا پیٹ بھٹ گیا تھا۔ (اوزین) نے اس کو قبول نہ کیا تھا۔ (بیہقی)

۶۸۶۶ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَقُولُ عَلَى مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَذَلِكَ أَنَّهُ بَعَثَ رَجُلًا فَكَذَّبَ عَلَيْهِ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجِدَ مَيِّتًا وَقَدْ انْشَقَّ بَطْنُهُ وَلَمْ يَقْبَلْهُ إِلَّا مِنْ رَأَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَالِ الْبُؤَةِ .

برکت کا معجزہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کھانا طلب کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ادا و حق جو دیے جن میں سے وہ اس کی پیروی اور اس کے جہان ہمیشہ کھاتے رہے یہاں تک کہ ایک روز اس شخص نے ان جو دنیا کو ناپا اور پھر وہ بہت جلد ختم ہو گئے وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور صورت حال عرض کی آپ نے فرمایا اگر انکو نہ ناپنا تو تم لوگ ہمیشہ ان میں سے کھاتے رہتے اور وہ جوں کے توں رہتے۔ (مسلم)

۶۸۶۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْطِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَأَمْرًا تَدُ وَضِيفًا حَتَّى كَالَهُ فَنَفَى فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكُلْ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

مشتبہ کھانا حلق سے نیچے نہیں گیا

عاصم بن کلیث اپنے والد سے اور وہ ایک انصاری شخص سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ کی نماز کو گئے پھر میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے پاس تشریف فرما ہیں اور قبر خود نے اسے کوہدایت سے رہے ہیں یعنی یہ کہ پائنتی کی طرف سے قبر کو کشادہ کر دوسری جانب سے اور کشادہ کر جب آپ دفن سے فارغ ہو کر اپنے نو میت کی پیروی کی طرف سے ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کرنے آیا۔ آپ نے دعوت کو قبول فرمایا اور ہم آپ کے ساتھ کھانے گئے کھانا آپ کے سامنے لایا گیا۔ آپ نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا اور دوسرے لوگوں نے کھانا شروع کیا ناگہاں کھانا کھانے کھاتے لوگوں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف لقمہ کو چبا رہے ہیں یعنی منہ کے اندر ہی اندر پھر رہے ہیں درنگتے

۶۸۶۸ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْقَبْرِ يُرْصِي الْحَافِرَ يَقُولُ أَدِسُّهُ مِنْ قَبْلِ رَجُلِيهِ أَدِسُّهُ مِنْ قَبْلِ سَائِبِهَا فَلَمَّا سَرَجَهُ اسْتَقْبَلَنَا دَاعِيُ أَمْرَانِهَا فَأَجَابَ وَنَحْنُ مَعَهُ فَنَجَّى بِالْطَّعَامِ فَوَضَعَ يَدَاهُ ثُمَّ وَضَعَ الْقَوْمَ فَالْكُلُوا فَنَظَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُلُ لُقْمَةً فِي فَمِهِ ثُمَّ

قَالَ أَجِدَ كَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا فَأَرْسَلَتْ الْمَرْأَةُ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرْسِلْتُ إِلَى النَّقِيعِ وَهُوَ مَوْضِعُ بَيْعٍ فِيهِ الْغَنَمُ لِيَشْتَرِيَ شَاةً فَلَمْ تَجِدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى جَارِي قَدْ اشْتَرَى شَاةً أَنْ يُرْسِلَ بِهَا إِلَيَّ بِثَمَنٍ فَلَمْ يُوْجَدْ فَأَرْسَلْتُ إِلَى أُمْرَأَتِهِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهَا بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْعِمِي هَذَا الطَّعَامَ الْأَسْرَى سَوَاكُمُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ أَبِي دَاوُدَ فِي دَلَالِ النَّبُوَّةِ .

ہیں اسکے بعد اپنے فرمایا میں اس گوشت کو ایسی بکری کا گوشت پانا ہوں جس کو اسکے مالک کی اجازت کے بغیر لے لیا گیا ہے گھر کی مالک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی بھیج کر کہلوایا کہ یا رسول اللہ! میں نے نفع (ایک جگہ کا) نام ہے وہاں بکریاں فروخت ہوتی ہیں، میں نے ایک آدمی کو بکری خریدنے کے لئے بھیجا تھا لیکن وہاں بکری نہ ملی پھر میں نے اپنے ہمسایہ کے پاس آدمی بھیجا جس نے ایک بکری خرید کی تھی اور یہ کہلوایا کہ جس قیمت پر یہ بکری اس نے خرید کی ہے اس قیمت پر وہ اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دے لیکن وہ ہمسایہ بھی اپنے گھر نہ ملا پھر میں نے اپنے ہمسایہ کی بیوی کے پاس آدمی بھیجا۔ اس نے وہ بکری میرے پاس بھیج دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا یہ کھانا قیدیوں کو کھلا دو۔ (ابوداؤد بیہقی)

اُمّ معبد کی بکری سے متعلق ایک معجزہ کا ظہور

۵۶۸۹ وَعَنْ حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ آخِرُ أُمِّ مَعْبِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مَعَهَا جَدًّا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ أَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيلُهُمَا عَبْدُ اللَّهِ الْكَلْبِيُّ مَرْدًا عَلَى خِمَتِي أُمِّ مَعْبِدٍ نَسَلُوها حَتَّى وَتَمَرُ لِيَشْتَرُوا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ وَكَانَ الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْتِينَ قَنَظَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كَسْرِ الْحَبَةِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الشَّاةُ يَا أُمِّ مَعْبِدٍ قَالَتْ شَاةٌ خَلَقَهَا الْجَرُّهُدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ أَتَا ذَيْنِ لِي أَنْ أَحْلِبَهَا قَالَتْ يَا بَنِي أُمِّتٍ وَإِنِّي رَأَيْتُ حَلَبًا فَاحْلِبُوا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَحَّرَ بِبَدِيهِ ضَرْعَهَا وَمَتَّى اللَّهُ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا فِي شَانِهَا فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهَا دَسْرَتٌ وَاجْتَرَتْ فَدَعَا بِأَنَامٍ يُرِيضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْهَمَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا حَتَّى رَوِيَتْ وَمَتَّى أَصْحَابُهَا حَتَّى سَادُوا ثُمَّ شَرَبَ أَخْرَهُمْ ثُمَّ حَلَبَ فِيهِ ثَانِيًا بَعْدَ بَدِيٍّ حَتَّى مَلَأَ الْإِنَاءُ

حزّام بن ہشام بن اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کر کے مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ کے ہمراہ ابو بکرؓ۔ ابو بکر کا آزاد کردہ غلام عامر بن نفیرہ اور عبد اللہ بنی ہاشمؓ رہتے تھے۔ اسے تین آدمی تھے مدینہ کے راستے میں چاروں کا گزرام معبد کے دو بیویوں پر ہوا۔ خیمہ والوں سے انہوں نے دریافت کیا کہ اگر ان کے پاس گوشت اور کھجوریں ہوں تو ان سے خرید لی جائیں لیکن وہاں ان میں سے کوئی چیز نہ ملی اس لئے انہوں نے لوگ نانہ زوہ اور قحط کے ماسے موئے تھے اچانک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر ایک بکری پر پڑی جو خیمہ کے ایک جانب تھی آپ نے دریافت فرمایا۔ ام معبد! اس بکری کو کیا ہوا۔ ام معبد نے کہا۔ وہ بلا ہونے کی وجہ سے یہ بکری ریڑھ میں نہیں جاتی۔ آپ نے پوچھا کیا یہ دودھ دیتی ہے ام معبد نے کہا جس محبت میں یہ مبتلا ہے وہ اس میں کہاں آپ نے فرمایا کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ دو دوں۔ ام معبد نے کہا میرے مال باپ آپ پر قربان۔ اگر آپ کو اس کے مختوں میں دودھ نظر آئے تو شوق سے دوہ لیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کو منگوایا اسکے مختوں پر ہاتھ پھیرا بسم اللہ پڑھی اور برکت کی دعا کی بکری نے اپنے پاؤں کو دودھ دھو دھنے کیلئے آپ کے سامنے کشادہ کر دیا اور جگالی کرنے لگی آپ نے اننا بڑا رتن منگوایا جو بہت سے لوگوں کو سیراب کر دے اور اس میں دودھ دوہا جو خوب بہنا ہوا تھا اور اسکے اوپر جھاگ آگئے تھے اس کے بعد وہ دودھ آپ نے ام معبد کو پلایا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو گئی پھر آپ نے اپنے ساتھیوں کو پلایا اور پھر سب کے آخر میں خود پیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیر بعد

دوبارہ اپنے اس بزمن میں دودھ دوا یہاں تک کہ بزمن دودھ سے بھر گیا وہ دودھ اپنے ام مبد کے پاس چھوڑ دیا اور ام مبد کو مسلمان کر لیا اور پھر آگے روانہ ہوئے (شرح السنۃ استیعاب کتاب الوفا)

ثُمَّ عَادَ رُحُّ عِنْدَهَا وَبَايَعَهَا وَارْتَحَلُوا عَنْهَا رَدَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ وَابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ فِي الْإِسْتِيعَابِ وَابْنُ الْجَوَازِيِّ فِي كِتَابِ الْوَفَاءِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةً -

کرامتوں کا بیان

فصل اول

دوصاحبوں کی کرامتیں

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ابید بن حنیفہ اور عباد بن بشر ایک روز بڑی رات تک اپنی کسی حاجت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرتے رہے۔ یہ رات نہایت تاریک تھی۔ پھر دونوں اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ دونوں کے ہاتھوں میں لاثیال تھیں ان دونوں میں سے ایک کی لاثی روشن ہو گئی اور پھر دونوں کو راستہ صاف نظر آنے لگا پھر جب دونوں کا راستہ علیحدہ علیحدہ ہوا تو دوسرے کی لاثی بھی روشن ہو گئی اور ہر شخص اپنی لاثی کی روشنی میں اپنے گھر پہنچ گیا۔

(بخاری)

۵۶۹۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَادَ بْنَ بَشِيرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِي لَيْلَةٍ شَدِيدَةٍ الظُّلُمَةِ تَوَخَّرَ جَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيدَ كُلُّ وَاحِدٍ مَقَامَهُمَا عَصِيَّةً فَأَضَاءَتْ عَصَاهُ أَحَدِهِمَا لَهَا حَاجَةٌ مَشِيًا فِي مَرُءِهَا حَتَّى إِذَا اخْتَرَقَتْ بَيْنَهُمَا الْهَدْيَيْنِ أَضَاءَتْ لِلْآخِرِ عَصَاهُ فَتَشَى كُلُّ وَاحِدٍ مَقَامَهُ فِي مَرُوءِ عَصَاهُ حَتَّى بَلَغَ أَهْلَهُ رَدَاهُ الْبُخَارِيُّ -

جو کہا تھا وہی ہوا

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ جنگ احد پیش آئی تو میرے والد نے رات کو مجھے بلایا اور کہا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں جنگ کے اندر سب سے پہلا مقتول میں ہوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں تجھ کو سب سے زیادہ عزیز رکھتا ہوں۔ مجھ پر جو قرض ہے اسکو ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے ساتھ بھلائی کرنا چنانچہ صبح کو جنگ ہوئی تو سب پہلے میرے والد شہید ہوئے اور میں نے ان کو رسول اللہ کی ہدایت کے مطابق ایک شخص کے ساتھ قبر میں دفن کر دیا۔ (بخاری)

۵۶۹۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ أَحَدٌ دَعَانِي أَبِي عَنِ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا أَرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعْزَى عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي عَلَى دَيْنَا فَأَقْبِضْ وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَإِنَّ صَبْحَنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ وَدَفَنْتُهُ مَعَ أُخْرَى فِي قَبْرِهَا رَدَاهُ الْبُخَارِيُّ -

کھانے میں اضافہ کا کرشمہ

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ اصحاب صفہ مفلس و فقیر لوگ تھے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا جس شخص کے ہاں دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ اصحاب میں سے میرے شخص کو لے جائے اور جس شخص کے ہاں تین آدمیوں کا کھانا ہو وہ چوتھے کو لے جائے اور جس شخص کے ہاں چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ پانچویں کو اور اس سے زیادہ ہو تو چھٹے کو لے جائے چنانچہ ابوبکرؓ تین آدمیوں کو لائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کھانا

۵۶۹۲ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ الصَّفَةِ كَانُوا أَنَا سَا فَخَرَاءَ دَانَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَدْنِ هَبْ بِثَالِثٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَدْنِ هَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ وَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَعَشَى عِنْدَ النَّبِيِّ

مَلَئَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَلَيْتَ حَتَّى صُلَيْتَ
الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَيْتَ حَتَّى نَعَثَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ فَمَثَلَهُ
اللَّهُ قَالَتْ لَهَا امْرَأَتُهَا مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَانِكَ
قَالَ أَوْ مَا عَشَيْتِيْهُمُ قَالَتْ أَبَوْا حَتَّى تَجِيئُ
تُعْضِبَ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا أَخْلَفَتِ
الْمَرْأَةُ أَنْ لَا تَطْعَمَهُ وَحَلَفَ الْأَضْيَانُ أَنْ
لَا يَطْعُمُوهُ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ كَانَ هَذَا مِنْ
السَّيْطَانِ قَدْ عَابَ بِالطَّعَامِ فَأَكَلْ وَ
وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرُفَعُونَ لَقْمَةً إِلَّا سَرَبَتْ
مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ
يَا أُخْتُ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ وَقَدْ رَأَيْتُ
عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَا كَثُرَ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ
يَثَلِثُ مَرَارًا فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّ
أَكَلَ مِنْهَا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ
الطَّعَامِ فِي الْمُعْجَزَاتِ -

کھایا اور آپ ہی کی خدمت میں حاضر ہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی
پھر نماز پڑھ کر بھی آپ کے ساتھ آپ کے گھر چلے آئے اور اس وقت تک حاضر
رہے جب تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کا کھانا کھایا اسکے بعد ابو بکرؓ
اپنے گھر واپس آئے یعنی کافی رات گزر جانے کے بعد انکی بیوی نے ان سے
کہا کس چیز نے تم کو اپنے مہانوں کے پاس آنے سے روکا۔ ابو بکرؓ نے کہا کیا تم
نے ابھی انکو کھانا نہیں کھلایا۔ انکی بیوی نے کہا انہوں نے اس وقت تک کھانا
کھانے سے انکار کیا جب تک کہ تم نہ آ جاؤ ابو بکرؓ نے غضب ناک ہو کر کہا
خدا کی قسم! میں اس کھانے کو ہرگز نہ کھاؤں گا انکی بیوی نے بھی قسم کھائی کہ وہ
بھی اس کھانے کو نہ کھائے گی اور مہانوں نے قسم کھائی کہ وہ بھی نہ کھائیں گے
اس کے بعد ابو بکرؓ نے کہا میرا غصہ ہونا اور قسم کھانا شروع کیا جو لقمہ
وہ برتن سے اٹھاتے تھے تو برتن کی اتنی جگہ خالی نہ ہوتی جتنی کہ کھانے کو
پڑ ہو جاتی تھی (یعنی جس جگہ سے یہ لوگ کھانا اٹھاتے تھے وہ خالی ہونے
کی بجائے کھانے سے بھر جاتی تھی) اور کھانے میں زیادتی ہو جاتی تھی ابو بکرؓ
نے اپنی بیوی سے کہا۔ اے ابو فراس کی بہن یہ کیا بات ہے۔ انہوں
نے کہا۔ قسم ہے اپنی ٹھنڈی آنکھ کی یہ کھانا تو پہلے سے زیادہ بے سہ
چند زیادہ غرض سب نے کھانا کھایا اور پھر اس برتن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں بھیج دیا بیان کیا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس
برتن میں سے کھایا۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

نجاہی کی قبر پر نور

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ جب نجاشی (شاہ حبش) مر گیا تو ہم
اُس میں اس قسم کی باتیں کیا کرتے تھے کہ نجاشی کی قبر پر ہمیشہ نور دکھائی
دیتا ہے (یعنی بات عام طور پر مشہور تھی) (ابوداؤد)

جسدا پھر کو غسل دینے والوں کی عینب سے راہنمائی

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
وفات کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو لوگوں
نے کہا کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی طرح برہنہ کر لیں جس طرح
ہم اپنے مردوں کو کرتے ہیں یا آپ کو کپڑوں کے اندر غسل دیدیں جب اس پر
اختلاف برپا تو خداوند نے ان لوگوں پر فیند کو مسلط کر دیا یہاں تک کہ کوئی
شخص وہاں ایسا نہ تھا جس کی ٹھوڑی سینہ پر نہ ہو (یعنی سب پر فیند کی غفلت

۵۶۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا فَاتَ النَّجَاشِيُّ
مُتًّا تَحَدَّثْتُ أَنَّهُ لَا يَزَالُ يُرَى عَلَى قَبْرِهِ نُورٌ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

۵۶۹۴ وَعَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادُوا غَسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَا تَدْرِى أَنْ جَرَدُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ثِيَابِهِ كَمَا
تَجَرَّدُ مَوْتَانَا مِنْ ثِيَابِهِ وَعَلَيْهِ ثِيَابُهُ فَلَمَّا
أَخْتَلَفُوا أَلْقَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ النُّومَ حَتَّى مَا مِنْهُمْ
رَجُلٌ إِلَّا وَدَقَّتْهُ فِي جَنْدَرِهِ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ

مَنْ بَا حَبِئَةِ الْبَيْتِ لَا يَدَارُونَ مَنْ هُوَ غَسِيكُوا
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ نَبَايُهُ فَقَامُوا
فَغَسَلُوهُ وَعَلَيْهِ قَمِيصُهُ يَصُبُّونَ الْمَاءَ
فَوْقَ الْقَبِيصِ وَيَدْلِكُونَهُ بِالْقَبِيصِ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَالِيلِ النُّبُوَّةِ -

طاری ہوگئی تھی) پھر ان لوگوں سے ایک کہنے والے نے جس سے وہ لوگ واقف
نہ تھے گھر کے ایک گوشے میں سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے کے اندر
بی غسل دو۔ چنانچہ وہ سب لوگ یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور آپ کے جسم مبارک
کو غسل دیا۔ آپ کے جسم پر اس وقت قمیص بھی جس پر پانی ڈالتے جاتے
تھے۔ اور قمیص ہی سے بدن کو ملتے جاتے تھے۔ (ابن ہشام)

آنحضرت کے آزاد کردہ غلام سفینہ کی کرامت

۵۶۹۵ وَعَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّ سَفِينَةَ مَوْلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْطَأَ
الْجَيْشَ بِأَرْضِ الدُّمُرِ أَوْ أَمْسَرَ فَانْطَلَقَ هَارِبًا
يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ فَإِذَا هُوَ بِالْأَسَدِ فَقَالَ يَا
أَبَا الْحَارِثِ أَنَا مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ أَمْرِي كَيْتٌ وَ
كَيْتٌ فَأَقْبَلَ الْأَسَدُ لَنَا لَبَّيْصَةً حَتَّى
قَامَ إِلَى جَنْبِهِ كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتَنَا أَهْوَى
إِلَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ لِيُشِئَ إِلَى جَنْبِهِ حَتَّى بَلَغَ
الْجَيْشَ ثُمَّ جَمَعَ الْأَسَدُ سَرَاةً فِي

ابن منکدر فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ
غلام سفینہ نام رومی زمین میں لشکر کا راستہ بھول گئے یا قید کر لئے گئے پھر وہ
کافروں کے ہاتھوں سے چھوٹ کر لشکر کو تلاش کرنے ہوئے بھاگے اچانک
ان کا سامنا ایک شیر سے ہو گیا انہوں نے شیر سے کہا اے ابو حارث میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام ہوں اور میرے ساتھ یہ واقعہ پیش
آیا ہے یعنی میں راستہ بھول گیا ہوں یا کافروں نے مجھ کو گرفتار کر لیا تھا شیر دم ہلاتا
ہوا آگے بڑھا اور ان کے پہلو میں کھڑا ہوا جب شیر کوئی خوفناک آواز سنتا فوراً
اس طرف متوجہ ہو جاتا دیکھتے اس کے ضرر کو دفع کرنے کے لئے
اور پھر واپس آجاتا اور سفینہ کے پہلو میں ان کے ساتھ ساتھ
چلتا یہاں تک کہ سفینہ اپنے لشکر میں پہنچ گئے اور شیر
واپس چلا گیا۔ (شرح السنہ)

قبر مبارک کے ذریعہ استسقاء

۵۶۹۶ وَعَنْ أَبِي الْجَوْنَاءِ قَالَ لَخَطَّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ
خَطًّا شَدِيدًا اسْتَشْكُوا إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ الْظُّلُمُ
قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوا مِنْهُ
كَرِّيَ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
السَّمَاءِ سَقْفٌ فَقَعَلُوا قُبُطًا وَمَطَرًا حَتَّى
نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْإِبِلُ حَتَّى
تَفْتَقَتْ مِنَ الشَّحْرِ فَسُمِّيَ عَامَ الْفَتْقِ
سَرَاةَ الدَّارِئِيِّ -

ابو الجوزار کہتے ہیں کہ مدینہ والے شخص غلط میں مبتلا کئے گئے انہوں
نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی حضرت عائشہ نے
فرمایا تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر جاؤ اور حجرہ قبر کی چھت میں کئی روشنی
کھول دو کہ قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی حجاب باقی نہ رہے۔
چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا اور خوب بارش ہوئی یہاں تک کہ گھاس
آگ آئی اور اونٹ قریب ہو گئے یعنی زیادہ چرنے سے اونٹوں کا بیٹ
اور دونوں پہلو پھول گئے اور اس سال کا نام سال فتنہ رکھا گیا یعنی
(دارمی)

ایک معجزہ ایک کرامت

۵۶۹۷ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ لَمَّا
كَانَ يَوْمَ الْحَرَّةِ لَحِقُوا ذُنُوقَ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى

سعید بن عبد العزیز فرماتے ہیں کہ جب حرہ کا واقعہ پیش آیا تو تین
روز تک مسجد نبوی میں اذان کہی گئی اور نہ تکبیر پڑھی گئی (یعنی ان ایام میں

الحرہ کا واقعہ سخت ترین واقعات میں سے ہے حضرت معاویہ کے بیٹے یزید نے مدینہ پر لشکر کشی کی تھی اور مدینہ کو تباہ و برباد کر دیا تھا۔ حرہ
مدینہ کے باہر ایک زمین کا ٹکڑا ہے یہ لشکر اسی جانب سے آیا تھا۔ ۱۲۔ مترجم

مسجد کے اندر کوئی شخص نہیں آسکتا تھا) سعید بن مسیب ان ایام میں مسجد نبوی کے اندر تھے اور وہیں رہے باہر نہ نکلے ان ایام میں سعید بن مسیب نماز کا وقت صرف اس آواز سے شناخت کرنے تھے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے آتی تھی (یعنی نہایت خفی آواز جو سمجھ میں نہ آتی تھی) (داری)

حضرت انسؓ کی کرامت

حضرت ابوخلدہ کہتے ہیں میں نے ابو العالیہ سے پوچھا کیا انسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں سنی ہیں ابو العالیہ نے کہا کہ انسؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کیلئے دعا کی تھی (یعنی اُن کی عمر احوال میں برکت کی دعا تھی) انسؓ کا ایک باغ تھا جس میں سال کے اندر دو دفعہ پھل آتے تھے اور اس باغ میں پھولوں کے ورنٹ نکلنے جن کے پھولوں میں مشک کی خوشبو آتی تھی۔ (ترمذی)

فصل سوم

حضرت سعید بن زیدؓ کی کرامت

حضرت عروہ بن زبیرؓ کہتے ہیں کہ سعید بن زیدؓ عروہ بن نفیل اور اروی بنت اوس کے درمیان ایک نین پر جھگڑا ہوا اور اروی سعید بن زید کو مروان بن حکم کے پاس لے گئی دعو مدینہ کا حاکم تھا اور اروی نے یہ دعویٰ کیا کہ سعید بن زیدؓ نے میری زمین کا کچھ حصہ دبا لیا ہے سعیدؓ نے اس دعویٰ کو سن کر کہا کیا میں اس زمین کا کوئی ٹکڑا زبردستی لے سکتا ہوں۔ جب کہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ وعید سن لی ہے مروان نے پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا ہے سعیدؓ نے کہا میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص ایک بالشت بھر زمین بھی زبردستی کسی سے لے گا اس زمین کے سانوں طبقے (قیامت کے دن) اس کے گلے میں طوق کے مانند پڑے ہوں گے۔ مروان نے یہ سن کر کہا۔ اس دلیل کے بعد میں تجھ سے کوئی گواہ طلب نہیں کرتا سعیدؓ نے یہ سن کر کہا اے اللہ! اگر مجھ کوئی ہے تو تو اس کو اندھا کر دے اور اس کو اسی زمین میں موت دے جس کا یہ دعویٰ کرتی ہے عروہ بن زبیرؓ کا بیان ہے کہ مرنے سے پہلے وہ عورت اندھی ہو گئی اور ایک روز اسی تنازعہ زمین پر جا رہی تھی کہ وہ ایک گہرے غاریں گر گئی اور مر گئی (بخاری و مسلم) کی ایک روایت میں جو محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمرؓ سے اس روایت کے ہم معنی منقول ہے۔ اس میں یوں ہے کہ محمد بن زیدؓ نے اس عورت کو اندھا دیکھا جبکہ وہ دیوار کو ٹٹولتی ہوئی چلتی تھی اور کہتی جاتی تھی کہ سعیدؓ کی بددعا نے مجھ پر اثر کیا ہے

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا وَلَمْ يَفْقَرْ وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَجْدِيَّ وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتُ الصَّلَاةِ إِلَّا بِهَمَّ هَمَّةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۶۹۸ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعْتُ أَنَسُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ وَدَعَا لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَنَا بُسْتَانٌ يَجْمَلُ فِي كُلِّ سَنَةٍ نِ الْفَاكِزَةِ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رِيحَانٌ يَجِيئُ مِنْهُ رِيحٌ مُسْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۶۹۹ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بَنَ عَمْرٍو بْنَ نَفِيلٍ خَاصَمْتُهُ أَرْوَى بِنْتُ أَوْسٍ إِلَى مُرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ وَادَّعَتْ أَنَّهَا أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ أَرْضِهَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَنَا كُنْتُ أَخَذْتُ مِنْ أَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ طُلُبًا طَوَّقَهُ اللَّهُ إِلَى سَبْعِ أَرْضِينَ فَقَالَ لَهُ مُرْوَانُ لَا أَسْأَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هَذَا فَقَالَ سَعِيدٌ أَلَمْ يَكُنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَأَعْمَرَ بَصَرَهَا وَاقْتُلَهَا فِي أَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتَّى ذَهَبَ بَصَرُهَا وَبَيْنَاهُمَا تَنَاضٍ فِي أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ مُتَّقِيَةً عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ بَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِعُتْنَاهُ وَأَنَّ سَرَاهَا عَمِيَاءَ تَلَكُمُسُ الْجُدَارِ تَقُولُ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعِيدٍ وَإِنَّهَا مَرَّتْ عَلَى بَيْتِي فِي الدَّارِ الَّتِي خَاصَمْتُ فِيهَا فَوَقَعْتُ

فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا.

پھر ایک دزدہ اسی متنازعہ زمین کے گھر میں چل رہی تھی کہ ایک کنوئیں یا گہرے
غار میں گر پڑی اور وہی اس کی قبر بن گیا۔

حضرت عمرؓ کی کرامت

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ نے ایک لشکر دہقانہ کی طرف
بھیجا اور اس پر ساریہ کو مقرر کیا ایک روز عمرؓ مسجد نبویؐ میں جمعہ کا خطبہ
پڑھ رہے تھے کہ یکایک آپؐ نے بلند آواز سے کہا ساریہ! پہاڑ
کی طرف اس واقعہ کے چند روز بعد لشکر سے ایک قاصد آیا۔ اور
عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ امیر المؤمنین! ہمارے دشمن نے
ہم پر حملہ کیا اور ہم کو شکست دی۔ ناگہاں ہم نے ایک پکارتے والے
کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا اے ساریہ! پہاڑ کی جانب چنانچہ ہم نے پہاڑ پہنچ
کو اپنی پشت پناہ قرار دیا اور پھر خداوند تعالیٰ نے دشمنوں کو شکست دی۔

۵۷۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ
رَجُلًا يُدْعَى سَارِيَةً فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ
فَجَعَلَ يَصِيحُ يَا سَارِيَةُ الْجَبَلُ فَقَدِمَ رَسُولُ
مِنَ الْجَيْشِ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقِينَا
عَدُوَّنَا فَهَزَمُونَا ذَا إِصْبَاحٍ يَصِيحُ
يَا سَارِيَةُ الْجَبَلُ فَأَسْتَدْنَا ظُهُورَنَا
إِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى سَادَاةُ
الْبَيْهَقِ فِي دَلَالِثِ النُّبُوَّةِ.

کعب اجمارہ کی کرامت

نبیہ بن وہب کہتے ہیں کہ کعب حضرت عائشہؓ کی
خدمت میں حاضر ہوئے اس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر
ہوا کعب نے کہا کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ اس میں آفتاب طلوع ہوتا ہو
اور ترہزار فرشتے آسمان سے نہ اترتے ہوں یعنی روزانہ صبح کے
وقت اتنے فرشتے نازل ہوتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کو
گھیر بیٹے ہیں اور انوار قبر سے برکت حاصل کرنے کیلئے بازوؤں کو قبر پر پھیلا
ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب
شام ہو جاتی ہے تو یہ فرشتے آسمان پر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے
دوسرے آجاتے ہیں اور صبح تک یہی کرتے ہیں اس وقت تک یہ سلسلہ
جاری رہے گا۔ جبکہ قیامت کے دن قبر پھٹے گی اور آپ قبر سے برآمد
ہونگے اور ترہزار فرشتوں کے درمیان خداوند تم کے پاس چلے جائیں گے۔
(داری)

۱۱۱ وَعَنْ بُيُوتَةِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ كَعْبًا دَخَلَ
عَلَى عَائِشَةَ فَذَكَرُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ يَوْمٍ يَطْلُعُ إِلَّا
تَزَلُّ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى يَحْفُوا
بِقَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَضْرِبُونَ بِأَجْخِثَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا أَفْسُوا
عَرَجُوا وَهَبَطَ مِثْلُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ
حَتَّى إِذَا انْشَقَّتْ عَنْهَا الْأَرْضُ خَرَجَ
فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَرْفَعُونَ
سَادَاةَ الدَّارِ حَتَّى.

بَابُ وَفَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا بیان

فصل اول

جب اہل مدینہ کے نصیب جا گئے تھے

حضرت براہ بن عازبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

۵۷۲ عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا

مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصْعَبُ
ابْنِ عُمَيْرٍ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ جَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ تَحَرُّ
جَاءَ عُمَارُ بْنُ لَبَّالٍ وَسَعْدُ بْنُ جَعْفَرٍ ابْنُ الْخَطَّابِ فِي
عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا لَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرَحُوا بِشَيْءٍ
فَرَحُهُمْ حَتَّى رَأَيْتُ الْوَلَدَيْنِ وَالصَّبِيَّانَ يَقُولُونَ
هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَ فَمَا جَاءَ
حَتَّى قَرَأْتُ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فِي سُورَةِ قِيَامِهَا
مِنَ الْمُفْصَلِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

اصحاب میں سے جو لوگ سب سے پہلے (مدینہ میں ہجرت سے پہلے ہمارے
پاس آئے وہ مصعب بن عمیرؓ اور ابن کتوم تھے یہ دونوں صحابی ہم کو یعنی
انصار کو) قرآن پڑھاتے تھے ان حضرات کے بعد عمار اور بلال اور سعد
آئے اور پھر عزن خطابؓ بیس صحابہ کے ساتھ تشریف لائے اور اس
کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مدینہ والوں کو میں نے اپنی تشریف
آوری پر جس قدر خوش دیکھا اس قدر مسرور کسی چیز سے نہیں پایا یہاں تک
کہ میں نے بچوں اور لڑکیوں کو یہ کہتے ہوئے پایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ کے تشریف لانے سے پہلے میں نے سورہ سبح اسم
ربک الاعلیٰ اور اسی قسم کی اور سوزیں سیکھ لیں تھیں۔ (بخاری)

وہ رمز جس کو صرف صدیق اعظمؓ نے پہچانا

۵۴۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ
إِنَّ عَبْدًا اخْتَارَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ
زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَبَيْنَ مَا عِنْدَكَ فَاخْتَارَ
مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ قَالَ قَدْ يَنَالُكَ يَا بَايُنَا
أَمَهَاتِنَا فَجَبْنَاهُ فَقَالَ النَّاسُ انْظُرُوا إِلَى
هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدِ خَيْرِهِ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ
يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا
عِنْدَكَ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ يَنَالُكَ يَا بَايُنَا
وَأَمَهَاتِنَا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هُوَ الْخَيْرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمُنَا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمَا.

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے (مرضیٰ نانکے ایام میں) منبر پر تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا خداوند تعالیٰ
نے اپنے ایک بندہ کو اس کا اختیار دیا ہے کہ وہ یا تو اس دنیا کی ان
نعمتوں کو جو خداوند تعالیٰ دینا چاہے یا جس قدر بندہ چاہے۔ (کرے اور یا خدا کی
قربت کو اختیار کرے بندہ نے خدا کی قربت کو اختیار کر لیا یعنی اس چیز کو
جو خدا کے پاس ہے پسند کر لیا یا ابو بکرؓ یہ سن کر رو پڑے اور عرض کیا یا
رسول اللہ! ہم اپنے مال باپ سمیت قربان ہو جائیں اگر ہمارا قربان ہونا
کچھ مفید ثابت ہو) ہم لوگ یعنی صحابہؓ ابو بکرؓ کے اس کلام کو سن کر
تعجب میں رہ گئے کہ وہ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں) چنانچہ بعض لوگوں
نے کہا۔ اس بوڑھے شخص کی طرف دیکھو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بندہ
کا حال بیان کر رہے ہیں جس کو خدا نے دنیا کی ترغیبات کی اور آخرت کے درمیان
اختیار دیا ہے اور وہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہم اور ہمارے مال باپ آپ پر قربان
ہو جائیں لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ جس بندہ کو اختیار دیا گیا تھا۔ وہ رسول
(بخاری و مسلم)

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور ابو بکرؓ اس کیفیت سے ہم لوگوں سے زیادہ واقف تھے۔

وداعی نماز اور وداعی خطاب

۵۴۴ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتْلَى
أَحَدٍ بَعْدَ ثَنَانٍ سِنِينَ كَأَمْلُودٍ لِلْأَحْيَاءِ
وَالْأَمْوَاتِ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ إِنِّي
بَيْنَ أَيْدٍ يَكُونُ فَرْطُ وَأَنَا عَلَيْكُمْ شَهِيدٌ
وَإِنَّ مَوْعِدَكُمْ الْخَوْضَ وَإِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

حضرت عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
احد کے شہیدوں پر اٹھ برس کے بعد نماز پڑھی (یعنی ان کے دفن ہونے کے آٹھ
برس بعد) گویا کہ آپ زندوں اور مردوں کو نصحت کر رہے ہیں اسکے بعد آپ
منبر پر تشریف لیگئے اور فرمایا میں تمہارے آگے اس طرح جا رہا ہوں جس جس
طرح قافلہ کا میر منزل روانہ ہو جاتا ہے اور میں تمہارا گواہ ہوں (یعنی تمہارے
حالات یا اعمال میرے سامنے پیش ہونے رہیں گے اور میں ان سے آگاہ ہونا

وَأَنَا فِي مَقَامِي هَذَا وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ
مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ وَإِنِّي لَسْتُ أَخْتَلِي
عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخْشَى
عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَاسُوا فِيهَا
وَسَرَادَ بَعْضُهُمْ فَتَقَتَّلُوا فَتَهْدِكُوا لَمَّا
هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ -

رہوں گا) اور تم سے ملاقات کا مقام حوض کوثر ہے (یعنی کوثر پر تم سے ملاقات
ہوگی) اور اپنی اس جگہ پر کھڑا ہوا میں اس وقت بھی حوض کوثر دیکھ رہا ہوں اور
البتہ مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنیاں دی گئی ہیں (یعنی میری امت شہروں
کو فتح کر کے خزانوں کی مالک بنے گی) اور میں اس سے نہیں ڈرتا کہ تم سب
میرے بعد مشرک کا فرعون بن جائے بلکہ اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا کی طرف رغبت
کرو گے اور دنیا میں مبتلا ہو جاؤ گے اور بعض راویوں نے اس روایت میں یہ
الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں کہ پھر تم آپس میں قتال کرو گے اور ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے تھے (بخاری و مسلم)

حیات نبوی کے آخری لمحات

۵۰۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ مِنْ نِعَمِ
اللَّهِ تَعَالَى عَلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوِفِّي فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي وَبَيْنَ
سَحْرِي وَنَحْرِي وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ
رَيْفِي وَرَيْقِي، عِنْدَ مَوْتِهِ دَخَلَ عَلَى عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَبَيَّاهُ سِوَاكَ وَأَنَا
مُسْنِدَةٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَرَأَيْتُهُ يُنْظَرُ إِلَيَّ وَعَرَفْتُ أَنَّ يَحِبُّ
السِّوَاكَ فَقُلْتُ أَخَذَهُ لَكَ فَاشْأَسَ
بِرَأْسِهِ أَنْ نَعْرِفَتْ نَأْتُهُ فَاشْتَدَّ
عَلَيْهَا وَقُلْتُ أَلَيْسَ لَكَ فَاشْأَسَ
بِرَأْسِهِ أَنْ نَعْرِفَ لَيْتُهُ فَاَمَرَهُ وَ
بَيْنَ يَدَيْهَا كَوْثُ فِيهَا مَاءٌ
فَجَعَلَ يَدْخُلُ يَدِي فِي الْمَاءِ
فَيَسْحَرُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ
يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّثِيَةِ إِلَّا عَلَى
حَتَّى قُبِضَ وَمَا لَتْ يَدَاكَ سَرَادًا
الْبُخَارِيُّ -

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ خدا کی ان نعمتوں میں جو میرے
لئے مخصوص کی گئیں ایک بڑی نعمت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
گھر میں اور میری باری کے دن وفات پائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
سینہ اور میری گردن کے درمیان وفات پائی (یعنی اس حال میں کہ آپ میرے
سینہ کا نیچہ بنائے ہوئے تھے) اور ایک نعمت خاص خدا کی مجھ پر یہ ہوئی کہ خداوند
نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت میرے اور آپ کے ہاتھ کو جمع کیا
جس کا واقعہ یہ ہوا کہ عبدالرحمن بن ابی بکرؓ (یعنی حضرت عائشہ کے بھائی)
انکے پاس آئے اس وقت انکے ہاتھ میں مسواک تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میرے سینے سے نیچے لگائے بیٹھے تھے میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد
الرحمن یا مسواک کی طرف دیکھ رہے ہیں میں جانتی تھی کہ آپ مسواک کو بہت پسند
کرتے ہیں میں نے عرض کیا کیا آپ کیلئے میں عبدالرحمن سے مسواک لے لوں۔
آپ نے سر کے اشارہ سے ظاہر کیا کہ ہاں لے لو۔ میں نے عبدالرحمن سے مسواک
لے کر آپ کو دیدی۔ آپ کو اس مسواک کا چہرہ ناوشوا معلوم ہوا اس لئے کہ وہ
سخت سختی میں نے عرض کیا کیلئے میں مسواک کو نرم کر دوں آپ نے اجازت
دے دی چنانچہ میں نے مسواک کو نرم کر دیا اور آپ نے اس کو اپنے دانتوں
پر پھیرا اور اس طرح میرا ہاتھ وفات کے وقت بل گیا اور حضور صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا۔ آپ اس پانی میں ہاتھ ڈالتے
اور انگوٹھ چہرے پر پھیر لیتے اور فرماتے تھے لا الہ الا اللہ اور موت کے وقت
سختیاں ہیں۔

یعنی موت کے وقت انسان پر سکرات کی طاری ہوتی اس کے بعد حضور نے اپنا ہاتھ اٹھایا (یعنی دعا کیلئے یا آسمان کی طرف اور فرمانا شروع کیا مجھ کو رفیق
اٹلے سے ملا دے آپ کی فرمائے رہے یہاں تک کہ روح قبض کی گئی اور آپ کے ہاتھ نیچے گر پڑے۔ (بخاری)

انبیاء کو موت سے پہلے اختیار

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۰۶ وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ نَبِيٍّ
يَمْرُضُ إِلَّا خَبَرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
وَكَانَ فِي سُكُوتِهِ الَّذِي تَبْصُرُ أَحَدًا تَهُ
بُحَّةً شَدِيدَةً تَسْمَعُهُ يَقُولُ مَعَ
الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ
وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ
فَعَلِمْتُ أَنَّ خَيْرَ مُتَّفِقٍ عَلَيْهِ.

کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر نبی کو مرض موت میں دنیا و آخرت کے درمیان اختیار
دیا جاتا ہے دینے اگر وہ چاہے تو ایک مدت تک اور دنیا میں قیام کر لے اور
تو عالم حق کی طرف متوجہ ہو جائے اور آپ کی آخری بیماری نے جو سخت شکایت
پیدا کی تھی (یعنی بلغم یا سانس کی وجہ سے آپ کی آواز بھاری ہو گئی تھی)
میں نے اس حالت میں آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا مجھ کو ان لوگوں میں شامل
کر دے جن پر اے اللہ تعالیٰ تو نے اپنا فضل کیا یعنی نبیوں صدیقوں
شہداء اور صالحین میں نے آپ کی یہ آواز سن کر معلوم کر لیا کہ آپ نے سفر
آخرت کو اختیار کر لیا ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت فاطمہ کا غم و حزن

۴۶۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا تَقَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَدْبُ
فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَكَدْبُ أَبِيهِ فَقَالَ لَهَا
لَيْسَ عَلَى أَبِيكَ كَدْبٌ بَعْدَ الْيَوْمِ
فَلَمَّا مَاتَ قَالَتْ يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا
دَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ مِنْ جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ
مَا وَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلَى جَبْرِئِيلَ نَعَاهُ
فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ يَا أَنَسُ أَطَابَتْ
أَنْفُسُكُمْ أَنْ تَحْشُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّابَ رِوَاةُ
الْبُخَارِيِّ.

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت
کی سختی اس حد تک پہنچ گئی کہ مرض کی شدت نے آپ پر غشی طاری کر دی تو حضرت
فاطمہؓ نے کہا۔ آؤ میرے باپ پر کس قدر سختی اور تکلیف ہے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا آج کے دن کے بعد میرے باپ پر کوئی سختی اور
شدت نہیں ہے۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ تو
حضرت فاطمہؓ نے کہا اے میرے باپ آپ نے خدا کی دعوت کو قبول فرمایا
اور اپنے پروردگار کے پاس چلے گئے۔ اے میرے باپ۔ اے وہ شخص جس
کا ٹھکانا جنت الفردوس ہے۔ اے میرے باپ ہم آپ کی وفات کی خبر
جبرئیلؑ کو پہنچاتے ہیں۔ پھر جب آپ کو دفن کر دیا گیا تو حضرت فاطمہؓ نے
کہا اے انسؓ اور اے صحابہؓ تم کو یہ کیونکر گوارا ہوا کہ تم خدا تم کے
رسول پر مٹی ڈال دو۔ (بخاری)

فصل دوم

مدینہ غم و اندوہ میں ڈوب گیا

۴۶۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ لَعِبَتْ الْحَبَشَةُ
بِحِجْرٍ أَبْهَرُ فَحَالَ قَدْ وَمِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ
الدَّارِمِيِّ قَالَ مَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ كَانَ أَحْسَنَ وَلَا
أَمْوَأَ مِنْ يَوْمٍ دَخَلَ عَلَيْنا فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا كَانَ أَفْجَرًا وَلَا أَظْلَمَ مِنْ يَوْمٍ
مَاتَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ
الْتِّرْمِذِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
میں تشریف لائے تو حبشیوں نے نیزوں کے کھیل دکھائے (یعنی تمام لوگوں
کی طرح انہوں نے اس طرح اظہار مسرت کیا) ابو داؤد اور دارمی کی روایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ انسؓ نے کہا میں نے کوئی دن اس دن سے زیادہ حسین اور
روشن نہیں دیکھا جس روز کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تھے اور
اس دن سے بلا دن اور ناریک دن میں نے کوئی نہ دیکھا جس روز کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ انسؓ نے کہا
کہ جب وہ دن آیا جس روز کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو آپ کی
تشریف آوری سے ہر چیز روشن ہو گئی تھی پھر جب وہ دن آیا کہ حضور صلی اللہ

فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا لَقِضْنَا أَبَدًا نَبَا عَنْ التَّرَابِ وَإِنَّا لَنَعِي دَفِينًا حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا -

علیہ وسلم نے وفات پائی تو تمام چیزوں پر تاریکی چھا گئی تھی اور آپ کے دفن کے بعد ہم نے ابھی (مٹی بھرے) ہاتھوں کو جھار ا بھی نہ تھا کہ ہم نے اپنے دلوں کو ایک دوسرے سے نا آشنا پایا۔

تدفین کے بارے میں اختلاف اور حضرت ابو بکرؓ کی صحیح رہنمائی

۵۷۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ مَا قَبِضَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ أَذْفَنُ فِي مَوْضِعٍ فَرَأَيْتُ رَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کے دفن کے مقام میں اختلاف واقع ہوا۔ ابو بکرؓ نے فرمایا کہ اس معاملہ میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے آپ نے فرمایا ہے کہ خداوند تعالیٰ جس نبی کی روح قبض کرتا ہے وہاں کرتا ہے جہاں وہ اپنا دفن ہرنا پسند کرتا ہے۔ اس لئے آپ کو آپ کے بستر کی جگہ ہی دفن کرنا چاہئے (ترمذی)

فصل سوم

وفات سے پہلے ہی نبی کو جنت میں اس کا مستقر دکھا دیا جاتا ہے

۵۸۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّا لَنُقَبِّضُ نَبِيًّا حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهَا وَرَأَسُهَا عَلَى خَدِّي عَشِيَّ عَلَى عَيْنِي ثُمَّ أَفَاتَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذَنْ لَا يَخْتَارُنَا قَالَتْ وَعَرَفْتُ أَنَّ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ أَنَّهُ لَنُقَبِّضَ نَبِيًّا قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُ اللَّهِ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تندرستی کی حالت میں فرمایا کہ کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اس کا جنت کا ٹھکانا اس کو نہیں دکھا دیا جاتا جب وہ اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ لیتا ہے۔ اس کو اختیار دیدیا جاتا ہے یعنی وہ خواہ دنیا میں ہے یا عالم آخرت میں چلا جائے عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موت کو بھیجا گیا اس وقت آپ کا سر مبارک میری ران پر تھا کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی پھر آپ کو ہوش آیا اور آپ نے چھت کی طرف دیکھا اور فرمایا اے اللہ میں رفیق اعلیٰ کو پسند کرتا ہوں میں نے عرض کیا۔ آپ ہم کو اختیار نہیں کریں گے عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپ کے الفاظ سن کر مجھ کو وہ حدیث یاد آ گئی جو آپ نے تندرستی کی حالت میں ہم سے بیان کی تھی یعنی یہ کہ کسی نبی کی روح اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک کہ اس کا ٹھکانا جنت میں نہیں دکھا دیا جاتا اور پھر اس کو اس کا اختیار نہیں دے دیا جاتا کہ خواہ وہ دنیا میں قیام کرے خواہ وہ عالم آخرت کو چلا جائے عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (بخاری و مسلم)

زہر کا اثر

۵۸۱ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ يَا عَائِشَةُ مَا أَزَالَ أَجِدُ أَلَمَ الطَّعَامِ الَّذِي أَكَلْتُ بِخَيْرٍ وَهَذَا أَدَانٌ وَجَدْتُ

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض موت میں فرمایا کرتے تھے اے عائشہؓ میں اس کھانے کی تسکین کو ہمیشہ محسوس کرتا تھا جو میں نے خیر میں کھایا تھا (یعنی زہر آلود بخاری کا گوشت) اب وہ وقت ہے کہ اس زہر کے اثر سے میری رگ جان کا ٹی

(بخاری)

إِنْقِطَاعُ أَبْهَرَى مِنْ ذَلِكَ السَّيِّمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ - جائے۔
مرض الموت میں ارادہ تحریر کا قصہ

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ رَجُلٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمُّوا أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ غَلَبَ عَلَيَّ الْوَجَعُ وَعِنْدَ كُنُزِ الْقُرْآنِ حَبِيبُ كِتَابِ اللَّهِ فَأَخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَدِمُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا الْكَفْظَ وَالْإِخْتِلَافَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا عَنِّي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ كَثَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرِّضْيَةَ كُلَّ الرِّضْيَةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ لِاخْتِلَافِهِمْ وَلَعَطِهِمْ وَفِي رِوَايَةِ سُلَيْمَانَ ابْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْحَمِيسِ وَمَا يَوْمَ الْحَمِيسِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى بَلَ دَمْعُهُ الْحَصَى قُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمَ الْحَمِيسِ قَالَ اسْتَدْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَهُ فَقَالَ اسْتُؤْنِي بِكَيْفِ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازُعٍ فَقَالُوا مَا شَأْنُ أَهْجَرِ اسْتَفْهَمُوهُ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ فَقَالَ دَعُونِي دَعُونِي فَأَلْزَمَنِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِمَّا تَدْعُونَنِي إِلَيْهِ فَأَمَرَهُمْ بِثَلَاثٍ فَقَالَ أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاجْبُرُوا الْوُفْدَ بِخَوْفٍ مَا كُنْتُ أَجْبِزُهُمْ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ أَوْ قَالَهَا نَسِيئَتُهَا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرشتہ موت حاضر ہوا اس وقت گھر میں بہت سے آدمی تھے جن میں عمر بن الخطابؓ بھی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اؤ تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں تاکہ اسکے بعد یعنی اس کی موجودگی میں تم گمراہ نہ ہو حضرت عمرؓ نے لوگوں سے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض کا غلبہ اور شدت ہے اور تمہارے پاس قرآن موجود ہے یعنی خدا کی کتاب تمہارے لئے کافی ہے جو لوگ اس وقت گھر میں موجود تھے ان میں اختلاف رائے پیدا ہو گیا بعض نے کہا کھینچے گا سامان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب لے آؤ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لئے نوشتہ لکھ دیں اور بعض نے وہی الفاظ کہے جو حضرت عمرؓ نے فرمائے تھے آخر جب لوگوں نے بہت شور و غل مچایا اور اختلاف بڑھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ۔ عبد اللہؓ راوی کا بیان ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا مصیبت اور پوری مصیبت وہ حالت تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس تحریر کے درمیان حائل ہوئی جو آپؐ کھنا چاہتے تھے اور یہ حالت آپس کے اختلاف اور شور و شعب سے پیدا ہوئی اور سلیمان بن ابی سلم احوال کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جمعرات کا دن اور جمعرات کا دن کیا عجیب غریب دن ہے یہ کہہ کر ابن عباسؓ رو پڑے اور اتنا روئے کہ انکے آنسوؤں نے ان سنگریزوں کو جو وہاں پڑے تھے نر کر دیا میں نے کہا اے ابن عباسؓ جمعرات کا دن کیا ہے ابن عباسؓ نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے اس کو زجب شدت اختیار کی تو آپؐ نے فرمایا میرے پاس شانہ کی بدی لاؤ تاکہ میں تمہارے لئے ایک تحریر لکھ دوں کہ پھر تم کبھی گمراہ نہ ہو پس لوگوں نے نزاع و اختلاف کیا اور نبیؐ کے حضور میں نزاع و اختلاف مناسب نہیں ہے بعض صحابہؓ نے کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے کہ آپؐ دنیا کو ترک فرمانے میں حضورؐ سے دریافت کرو (آپؐ کا کیا منشا ہے چنانچہ بعض صحابہؓ نے آپؐ سے دریافت کرنا شروع کیا آپؐ نے فرمایا مجھ کو چھوڑو مجھ کو چھوڑو اس حالت میں جس میں کہ میں ہوں اس لئے کہ میری یہ حالت اس سے بہتر ہے جس کی طرف تم مجھ کو بلا رہے ہو اسکے بعد آپؐ نے تین بانوں کا حکم دیا ایک تو یہ کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو دوسرے یہ کہ ایچیوں اور قاصدوں کا احترام کیا کرو اور ان سے احسان کرو جیسا کہ میں احسان کیا کرتا تھا اور تیسری بات ابن عباسؓ نے بتائی نہیں یا یہ فرمایا

قَالَ سُبْحَانَ هَذَا مِنْ قَوْلِ سُلَيْمَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

کہیں اس کو بھول گیا ہوں۔ سلیمان کا بیان ہے کہ آخری قول سلیمان راوی کا ہے۔ (بخاری مسلم)

نزول وحی منقطع ہو جانے کا غم

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک روز ابو بکرؓ نے عمرؓ سے کہا چلو ام المینؓ کے ہاں چلیں اور ان سے ملاقات کریں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملاقات فرمایا کرتے تھے جب ہم نبیوں ان کے ہاں پہنچے تو وہ رو دیں۔ ابو بکرؓ عمرؓ نے کہا کہ ام المینؓ تو نبیوں کیوں ہوتی ہیں کہ معلوم نہیں کہ خدا کے پاس جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہے وہ ہمہری بہتر ہے۔ ام المینؓ نے کہا میں اسلئے نہیں روئی کہ مجھ کو اس کا علم نہیں ہے کہ خدا کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خیر ہی خیر ہے۔ بلکہ اس لئے روئی ہوں کہ وحی آسمانی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ام المینؓ کے ان الفاظ نے ابو بکرؓ عمرؓ پر رقت طاری کر دی اور وہ بھی انکے ساتھ خوب روئے۔ (مسلم)

مسجد نبویؐ کے منبر پر آخری خطبہ

حضرت ابو سعیدؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس حالت میں جس میں آپؐ نے وفات پائی گھر سے باہر تشریف لائے ہم لوگ اس وقت مسجد میں تھے اور اپنے سر پر کپڑا باندھے ہوئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں داخل ہو کر منبر کا رخ کیا اور پھر منبر پر بیٹھ گئے آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں منبر پر بیٹھتے ہوئے حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں پھر فرمایا خدا کا ایک بندہ جس کے سامنے دنیا اور دنیا کی زینت پیش کی گئی لیکن اس نے آخرت کو اختیار کر لیا ابو سعیدؓ کا بیان ہے کہ آپؐ کے اس ارشاد کو سوائے ابو بکرؓ کے کوئی نہ سمجھا ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور وہ رو پڑے پھر عرض کیا۔ بلکہ ہم آپؐ پر اپنے بالوں کو اپنی ماؤں کو اور اپنے مالوں کو یا رسول اللہؐ قربان کر دیں گے ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر آئے اور پھر آپؐ اس وقت تک منبر پر تشریف فرمانہ ہوئے۔ (دارمی)

حضرت فاطمہؓ سے وفات کی پیش بانی

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سورہ اذاجار نصر اللہ والفتح نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؓ کو بلایا اور ان سے فرمایا تجھ کو میری موت کی خبر دی گئی ہے۔ فاطمہؓ یہ سن کر رو پڑیں حضورؐ نے فرمایا

۱۳۵۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أَقْرَائِنَا نَذُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذُورُهَا فَلَمَّا أَتَيْنَاهَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي لَا أَبْكِي أَنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى خَيْرٌ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يُبْكِيَانِ مَعَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

۱۳۵۱۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَنُ فِي الْمَسْجِدِ عَامِ صِبَا رَأْسَهُ بِحَرْقَةٍ حَتَّى أَهْوَى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَا نَظُرُ إِلَى الْحَوْضِ مِنْ مَقَامِي هَذَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَبْدًا عَرَضْتُ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَأَخْتَارَ الْآخِرَةَ قَالَ فَلَمْ يَقِفْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفَذْتُ بِأَبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَبَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ -

۱۳۵۱۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ نَجِيتُ إِلَى نَفْسِي فَبَكَتْ

قَالَ لَا تَبْجِي فَإِنَّكَ أَوَّلُ أَهْلِ لِاحِقٍ بِي فَصَحَّكَتْ
فَرَأَاهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَ يَا فاطمةُ رَأَيْتِكَ بَكَيْتِ ثُمَّ
صَحَّكَتِ قَالَتْ إِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ قَدْ نَبِئْتُ
النَّبِيَّ نَفْسُهُ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لَا تَبْجِي فَإِنَّكَ
أَوَّلُ أَهْلِ لِاحِقٍ بِي فَصَحَّكَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَ
الْفَتْحُ وَجَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَنْبِيَاءَ
وَالْإِيمَانِ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ رَوَاهُ
الدَّارِمِيُّ -

حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے بارے میں وصیت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں درد کی شدت کی حالت میں کہا: "اے میرا سر (دکھنا ہے) آپ نے یہ سن کر فرمایا: "وہ (یعنی موت) اگر واقع ہوئی اور میں زندہ ہوا تو تیرے لئے دعائے مغفرت کروں گا۔ اور تیرے درجات کی بلندی کے لئے بھی دعا کروں گا۔ عائشہ نے عرض کیا: "اے مصیبت و ہلاکت قسم بے خدا کی! میرا خیال یہ ہے کہ آپ میری موت کو پسند فرماتے ہیں۔ اگر ایسا ہوا (یعنی میں مر گئی) تو آپ اس دن کے آخری میں اپنی کسی بیوی کے ساتھ شب باشی فرمائیں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! اپنے دردِ سراور اپنی موت کا ذکر چھوڑو اور میرے دردِ سراور میری موت کے ذکر میں مشغول ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے ان الفاظ سے میرا انتشار یہ تھا کہ میں نے فقہ کیا سمجھا یا میں نے اس کا ارادہ کیا تھا کہ کسی شخص کو بھیج کر ابو بکر اور ان کے بیٹے کو لوؤں اور ان کے لئے (خلافت کی) وصیت کر دوں کہ ہاں کہ خداوند تعالیٰ ابو بکر کی خلافت کے علاوہ دوسرے کی خلافت کا خداوند تعالیٰ ابو بکر ہی کی خلافت کے سوا دوسرے کی خلافت کی ممانعت

٥٤١٦ **وَعَنْ عَائِشَةَ** أَنَّهَا قَالَتْ **وَأَرَأَيْتُمْ**
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذَلِكَ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ نَأْسَتْغْفِرُكَ وَ
أَدْعُوكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأُكَلِّيَاهُ وَاللَّهِ
إِنِّي لَأُخْنِكَ تُحِبُّ مَرُوتِي فَلَوْ كَانَ ذَلِكَ
لَظَلْتُ أَخْرِجُوكَ مَعَرَّسًا بَعْضُ أَرْوَاجِكَ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ
أَنَا وَأَرَأَيْتُمْ لَقَدْ هَمَمْتُ أَوَارِدْتُ أَنْ
أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ وَأَعْهَدُ أَنْ يَقُولَ
الْقَائِلُونَ أَدَيْتُمْنِي الْمُؤْمِنُونَ تَحَرَّكْتُ
يَا بِي اللَّهُ دَيْدُ فَعِ الْمُؤْمِنُونَ أَوَيْدُ فَعِ
اللَّهُ وَيَا بِي الْمُؤْمِنُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تاکہ پھر کہنے والے کچھ نہ کہیں اور آرزو نہ کریں۔ پھر میں نے اپنے دل
انکار کر دے گا اور مسلمان اس کی خلافت کی مخالفت کریں گے
کرے گا اور مسلمان انکار کر دیں گے۔ ۱۰ بخاری ۱ مرض و فوار

مرض وفات کی اہمیت اور

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک روز بقیع کے قبرستان میں ایک جنازہ کو دفن کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس واپس شریف لائے اور مجھ کو اس حال میں پایا کہ میں درد سر کی تکلیف میں پڑی تھی اور کہہ رہی تھی آہ میرا سر آپ نے میں کو فرمایا عائشہؓ! بلکہ میرا سر درد کرنا اور دکھتا ہے پھر آپ نے فرمایا اور اس میں تمہارا کیا نقصان ہے اگر تم مجھ سے پہلے مر جاؤ۔ میں

وَعَنْهَا قَالَتْ رَجِعْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ
مِنَ الْبَقِيَّةِ فَوَجَدَنِي وَأَنَا أَجِدُ صُدَاغًا
وَأَنَا أَقُولُ وَارْأَسَاهُ قَالَ بَلْ أَنَا يَا عَائِشَةُ
وَارْأَسَاهُ قَالَ وَمَا ضَرَكُ لَوْ مِتَّ قَبْلِي

تم کو گھن دہا گا۔ میں تم پر نماز پڑھوں گا۔ اور میں تم کو دفن کروں گا۔ میں نے عرض کیا گویا کہ میں آپ کو دیکھ رہی ہوں قسم ہے خدا کی قسم اگر آپ نے ایسا کیا (یعنی تجنیز و تحفین وغیرہ کی) تو آپ گھر واپس آتے ہی اپنی کسی بیوی کے ساتھ شنب بائیں ہوں گے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور اسی وقت سے آپ کی اس علالت کا سلسلہ شروع ہوا جس میں آپ نے وفات پائی۔ (دارمی)

وصال نبوی کے بعد حضرت خضر کی تعزیت

جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک قرشی شخص ان کے والد علی بن حسین کے پاس آیا اور علی بن حسین نے اس سے کہا کیا تمہارے سامنے رسول اللہ کی حدیث بیان کروں۔ اس شخص نے کہا ہاں ہمارے سامنے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر دو علی بن حسین نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے تو جبرئیل آپ کی خدمت میں آئے اور کہا اے محمد! خدا نے مجھ کو آپ کے پاس بھیجا ہے آپ کی تعظیم و تکریم کے لئے خصوصیت کے ساتھ اور وہ آپ سے اس بات کو دریافت کرتا ہے جس کو وہ آپ سے زیادہ جانتا ہے یعنی خداوند تم سے آپ سے پوچھا ہے کہ تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو آپ نے فرمایا۔ جبرئیل میں اپنے آپ کو رنجیدہ و غمگین پاتا ہوں۔ اور اے جبرئیل میں اپنے آپ کو مضطرب و پریشان پاتا ہوں۔ دوسرے دن جبرئیل پھر آپ کے پاس آئے اور وہی الفاظ کہے جو پہلے دن کہے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دن دیا تھا تیسرے دن جبرئیل آئے اور وہی سوال کیا جو پہلے دن کیا تھا اور آپ نے بھی وہی جواب دیا جو پہلے دن دیا تھا۔ آج جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ اور مخاضا جس کا نام اسمعیل تھا اور جو ایک لاکھ ایسے فرشتوں کا افسر تھا جن میں سے ہر ایک فرشتہ ایک ایک لاکھ فرشتوں کا افسر تھا۔ اسمعیل فرشتہ نے حاضری کی اجازت طلب کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے اس کا نام پوچھا اور پھر اس کو حاضری کی اجازت دی اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام نے کہا۔ یہ فرشتہ موت حاضر ہے۔ حاضری کی اجازت چاہتا ہے اور آج سے پہلے نہ تو اس نے کسی سے اجازت طلب کی ہے اور نہ اس کے بعد کسی آدمی سے اجازت طلب کرے گا۔ آپ نے فرمایا اس کو بالو بچنا پتہ جبرئیل نے اس کو بلایا۔ اس نے حاضر ہو کر سلام کیا اور پھر عرض کیا۔ اے محمد! خدا نے مجھ کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ اگر آپ حکم دیں گے۔ تو میں آپ کی روح کو قبض کر لوں گا۔ اور منع فرمائیں گے تو روح کو آپ کے جسم میں چھوڑ دوں گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو میری

عَسَلْتُكَ وَكَفْتُكَ وَصَلْتُ عَلَيْكَ وَدَفَنْتُكَ قَدْتُ نَكَاتِي بِكَ وَاللَّهِ لَوْ فَعَلْتَ ذَلِكَ لَرَجَعْتَ إِلَى بَيْتِي فَعَرَسْتَ فِيهِ بَعْضَ نِسَائِكَ فَتَبَسَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَدَأَ فِي وَجْعِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ رَدَاةَ الدَّارِغِيِّ

۵۱۸۸ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ دَخَلَ عَلَى أَبِيهِ عَلَى بْنِ الْحَيِّ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ لَمَّا مَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جَبْرَائِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ تَكْرِيبًا لَكَ وَتَشْرِيفًا لَكَ خَاصَّةً لَكَ يَسْأَلُكَ عَمَّا هُوَ أَعْلَمُ بِهِ مِنْكَ يَقُولُ كَيْفَ تَجِدُنِي قَالَ أَجِدُنِي يَا جَبْرَائِيلُ مَغْمُومًا وَاجِدُنِي يَا جَبْرَائِيلُ مُكْرَبًا ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّانِي فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا رَدَّ أَوَّلَ يَوْمٍ ثُمَّ جَاءَهُ الْيَوْمَ الثَّالِثُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ يَوْمٍ وَرَدَّ عَلَيْهِ كَمَا رَدَّ عَلَيْهِ وَجَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ إِسْمَاعِيلُ عَلَى مِائَةِ أَلْفِ مَلِكٍ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ فَسَاءَ لَهُ عَنْهُ ثُمَّ قَالَ جَبْرَائِيلُ هَذَا مَلِكُ الْمَوْتِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ مَا اسْتَأْذَنَ عَلَى آدَمَ قَبْلَكَ وَلَا يَسْتَأْذِنُ عَلَى آدَمَ بَعْدَكَ فَقَالَ أَئِذْنُ لَهُ نَازِلٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ فَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْبِعَ رُوحَكَ فَقَبَضْتُ وَإِنْ أَمَرْتَنِي أَنْ أَتْرُكَكَ تَرَكْتُ فَقَالَ أَتَفْعَلُ يَا مَلِكُ الْمَوْتِ قَالَ نَعَمْ يَذْأَلُكَ أَمَرْتُ وَأَمَرْتُ أَنْ أَطْبِعَكَ قَالَ فَتَنْظَرُ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِئِيلَ فَقَالَ
جِبْرِئِيلُ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ اشْتَاكَ
إِلَى لِقَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِمَلِكِ الْمَوْتِ امْضِ لِمَا أُمِرْتُ بِهِ فَقَبَضَ
رُوحَهُ فَلَمَّا تَوَقَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَّوَاتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا
صَوْتًا مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ السَّلَامِ عَلَيْكُمْ
أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ
فِي اللَّهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلْقًا مِنْ
كُلِّ هَالِكٍ وَدَسَاكًا مِنْ كُلِّ فَاْتِتٍ فَبَا
اللَّهُ فَاتَّقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمَصَابِ
مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ فَقَالَ عَلَى أَتَدُسُّونَ
مَنْ هَذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَوَادُ
الْبَيْتِ هَاقِي فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ -

مرضی کے مطابق عمل کرے گا۔ فرشتہ موت نے عرض کیا ہاں مجھ کو بھی حکم
دیا گیا ہے کہ جو کچھ آپ فرمائیں میں اسکی اطاعت کر دوں۔ راوی کا بیان ہے
یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا جبرئیل علیہ السلام
نے عرض کیا اے محمد! خداوند تعالیٰ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرشتہ موت کو حکم دیا کہ جس بات کا تم مجھ کو حکم دیا گیا ہے اس کو
عمل میں لا۔ چنانچہ ملک الموت نے آپ کی روح کو قبض کر لیا۔ جب آپ نے
وفات پائی اور ایک شخص تعزیت کیلئے آیا تو مکان کے گوشہ سے ایک آواز
سنائی دی جو گھر والوں کو مخاطب کر کے کہہ رہی تھی۔ پیغمبر کے اہل بیت تم
پر سلامتی ہو خدا کی مہربانی ہو اور خدا کی برکتیں تم پر نازل ہو۔ خدا کی کتاب میں
یا خدا کے دین میں ہر مصیبت کے اندر تسکین و تسلی کا سامان موجود ہے اور
خداوند تعالیٰ ہر ہلاک ہونے والی چیز کا بدلہ دینے والا اور ہر فوت ہونے
والی شے کا تدارک کر نیوالا ہے۔ جب صورت یہ ہے تو خدا کی مدد سے تقویٰ
اختیار کرو۔ اور اسی سے امید رکھو کہ وہی صبر دینے والا اور ثواب عطا
فرمایا والا ہے اسلئے کہ کوئی مصیبت زدہ ثواب سے محروم نہیں رکھا گیا ہے
(بیہقی)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس خطاب کو سن کر کہا کی تم جانتے ہو یہ تسکین دینے والا شخص کون ہے یہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں۔

بَابُ تَرْكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فصل اول

آنحضرت نے کوئی مالی وصیت نہیں فرمائی

۴۱۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا
وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ مِرْدَاةٍ مُسَلِّمٍ -
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دنیا
کے بعد نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی بکری چھوڑی اور نہ کوئی اونٹ
اور نہ کسی چیز کی وصیت کی۔ (مسلم)

حضور نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا

۴۲۰ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَارِثِ أَخِي جُؤَيْبَةَ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مَوْتِهِ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا أَمَةً وَلَا ثَبِيئًا
إِلَّا بَعَلْتُمُ الْبَيْضَاءُ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً رِزَاةً الْجَاهِلِيَّ
حضرت عمرو بن خارث کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے
وقت نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ غلام چھوڑا نہ لونڈی اور نہ کوئی چیز مگر
ایک سفید بکری اور اپنے ہتھیار اور زمین جسکو اپنے زندگی میں صدقہ کر دیا تھا۔

حضور کا ترکہ وارثوں کا حق نہیں

۴۲۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكَتُ بَعْدَ
نَفْقَةِ نِسَائِي وَمَوْنَتِي عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
(ایک روز) فرمایا (میرے مرنے کے بعد) میرے وارث دینار تقسیم نہ کریں گے
عورتوں کے مصارف اور عامل کی اجرت کے بعد جو چیز چھوڑوں وہ
صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

نبی کے ترکہ میں میراث جاری نہیں ہوتی

۵۷۲۲ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ماں کے مال کی میراث نہیں ہوتی۔ ہم جو کچھ چھوڑیں صدقہ ہے (بخاری و مسلم)

امت مرحومہ کے نبی اور غیر مرحومہ کے نبی کی وفات کے درمیان امتیاز

۵۷۲۳ وَعَنْ أَبِي مُرَيْسَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا أَرَادَ سَاحِمَةً أُمَّةٍ مِنْ عِبَادِهِ قَبَضَ بَيْنَهُمَا قَبْلَهُمَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا فَإِذَا أَرَادَ هَذِكَةَ أُمَّةٍ عَذَابَهَا وَنَبِيَّهَا حَيًّا فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يُنْظَرُ فَإِنَّ قَرَّ عَيْنِي بِهِ يَهْلِكُ مَتَا حِينَ كَذَبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تمہارے بندوں میں سے جس قوم پر اپنی ہرمانی کا ارادہ کرتا ہے اس کے نبی کو اس قوم سے پہلے وفات دیتا ہے اور پھر اس نبی کو اس قوم کا میر منزل اور پیش رو قرار دیتا ہے۔ اور جب خداوند تعالیٰ کسی قوم کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی نبی کی زندگی اور موجودگی ہی میں اس کو عذاب میں مبتلا کرتا ہے وہ نبی اس قوم کو عذاب میں گرفتار دیکھتا اور خوش ہو کر اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ جبکہ وہ قوم اپنے نبی کی نافرمانی کرتی ہے۔ (مسلم)

ذات رسالت سے امت کی عقیدت و محبت کی پیش خبری

۵۷۲۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَ يَدَيْ تَيْنَ عَلَى أَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَا يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعْلُومٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے تم پر ایک دن ایسا آئے گا کہ تم مجھ کو ایسا نہ دیکھو گے (یعنی وفات کے بعد) پھر تم کو میرا دیکھنا اس قدر عزیز و محبوب ہوگا کہ تم کو اپنے عزیز اپنے اہل و عیال اور مال بھی نہ ہوں گے۔ (مسلم)

بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ وَذِكْرِ الْقَبَائِلِ

قریش کے مناقب اور قبائل عرب کا بیان

فصل اول

قریش کی منقبت

۵۷۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبْعُ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبْعُ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبْعُ لِكَافِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے امر دین و خلافت میں لوگ قریش کے تابع ہیں یعنی مسلمان مسلمان قریش کے تابع اور کافر کافر قریش کے۔ (بخاری و مسلم)

قریش ہی سردار ہیں

۵۷۲۶ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ تَبْعُ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لوگ خیر و شر دونوں حالتوں میں قریش کے تابع ہیں (یعنی اسلام اور کفر دونوں حالتوں میں قریش کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔) (مسلم)

خلافت اور قریش

۴۶۷ **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.**
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہمیشہ یہ امر (یعنی دین یا امر خلافت) قریش میں رہے گا جب تک کہ ان میں سے دو آدمی بھی باقی رہیں گے۔ (بخاری و مسلم)

قریش کا استحقاق خلافت دین کے ساتھ مقید ہے

۴۶۸ **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يَعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ عَلَى رَجُلِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ سَادَاهُ الْبُخَارِيُّ.**
 حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ یہ امر (یعنی خلافت یا دین) ہمیشہ قریش میں رہے گا۔ جو شخص ان سے (اس معاملہ میں) عداوت و دشمنی کرے گا خدا اس کو منہ کے بل گرا دے گا۔
 (یعنی ذلیل و خوار کر دے گا) جب تک کہ قریش لوگ دین کو قائم رکھیں گے (اگر وہ ایسا نہ کریں گے یعنی شریعت اسلامی پر عمل نہ کریں گے اور اسکے موافق عمل نہ کریں گے تو یہ امر ان کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔) (بخاری)

قریش میں سے بارہ خلفاء کا ذکر؟

۴۶۹ **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ الْإِسْلَامُ غَزِيًّا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي بَرَاوَيْنَا لَا يَزَالُ أُمْرُ النَّاسِ مَا ضَمِيَّا مَا وَلِيَهُمْ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَفِي رِوَايِنَا لَا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**
 حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اسلام بارہ خلفاء تک قوی و عزیز رہے گا اور یہ تمام خلیفہ قریش میں سے ہونگے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ لوگوں کا کام (یعنی دین و خلافت) برابر جاری رہے گا جب تک کہ بارہ آدمی حکمرانی کریں گے اور یہ سب خاندان قریش سے ہونگے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دین قیامت تک ہمیشہ قائم و استوار رہے گا۔ اور لوگوں پر بارہ خلیفہ ہوں گے جو سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔

چند عرب قبائل کا ذکر

۴۷۰ **وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ عَفَا اللَّهُ مَا بَاوَأَ سَلَمُ سَالِمًا اللَّهُ وَ عَصِيَّةٌ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**
 حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (قبیلہ) غفار کو خداوند تعالیٰ نے بخشے اور (قبیلہ) سلم کو خداوند تعالیٰ سلا رکھے اور (قبیلہ) عصبیہ نے خدا اور اسکے رسول کی نافرمانی کی۔ (بخاری و مسلم)

چند قبائل کی فضیلت

۴۷۱ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِيشُ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ مَاوُ أَتَجْعَلُ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.**
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (قبائل) قریش، انصاریہ، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع میرے مددگار اور دوست ہیں اور ان کا مددگار و دوست خدا اور اسکے پیغمبر کے سوا کوئی نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

روحیہ قبیلوں کا ذکر

۴۷۲ **وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
 حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

قبائل اسلم بخمار مزنیہ اور حبیہ قبائل بنو تمیم اور بنو عامر سے بہتر ہیں اور دونوں حلیفوں یعنی بنو اسد اور غطفان سے بھی بہتر ہیں۔ (بخاری و مسلم)

اسلم وغفار و مزنیہ و حبیہ خیر من بنی تمیم و من بنی عامر و الحلیفین من بنی اسد و غطفان متفق علیہ۔

بنو تمیم کی تعریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں بنو تمیم کو اس وقت سے ہمیشہ عزیز و محبوب رکھتا ہوں جب سے کہ میں نے ان تین خوبیوں کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اپنے فرمایا تھا کہ بنو تمیم میری امت میں سے دجال پر سب زیادہ بھاری اور سخت ثابت ہونگے ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ قبیلہ بنو تمیم کے صدقات (یعنی زکوٰۃ وغیرہ) آپ نے انکو دیکھ کر فرمایا یہ صدقات ہماری قوم کے ہیں ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ قبیلہ بنو تمیم کی ایک لوندی عاٹشہ کے پاس تھی آپ عاٹشہ سے فرمایا اس کو آزاد کر دو (یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔)

۲۲۳ هـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُّذُنْ ثَلَاثَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ أَشَدُّ أَمْنِي عَلَى الدَّجَالِ قَالَ وَجَآءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا وَكَأَنْتَ سَبِيئًا مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ أَعْتَقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

فصل دوم قریش کو ذلیل نہ کرو

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص قریش کی ذلت و خواری کا از رو مند ہو خدا اس کو ذلیل و خوار کرے۔ (ترمذی)

۲۲۴ هـ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُرِيدُ هَوَانًا فَرِيشَ أَهَانَهُ اللَّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

قریش کے حق میں دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (اے امت! انہیں قریش کو اتنا ایس غدا کا ذائقہ چکھایا یعنی جنگ بدر و احزاب میں) اب ان کو اپنی بخشش و عطا کا ذائقہ چکھا۔ (ترمذی)

۲۲۵ هـ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اَذِقْ قُرَيْشَ نَكَالًا فَادِقْ اِخْرَهُمْ نَوَالًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

دویمنی قبیلوں کی خوبیاں اور ان کی تعریف

حضرت ابو عامر اشعری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قبیلہ اسد اور قبیلہ اشعریت اچھے قبیلے ہیں یہ دونوں قبیلے میدان جنگ سے نہیں بھاگتے اور نہ خیانت کرتے ہیں مال غنیمت میں وہ تجھ سے ہیں (یعنی میرے طریقہ کے پیرو ہیں) اور میں ان سے ہوں (یعنی میں ان کا دوست ہوں)۔

۲۲۶ هـ وَعَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْمُ الْأَسَدَ وَالْأَشْعَرُونَ لَا يَفِيُونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَغْلِبُونَ وَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

ازو ارد اللہ ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قبیلہ ازو زمین پر خدا کا دکار اور خدا کا لشکر ہے لوگ اس کو ذلیل و خوار کرنا چاہتے ہیں اور خدا ان کی خواہش کے خلاف انکے درجات کو بلند کرنا چاہتا ہے۔ اور ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ آدمی یہ کہے گا کہ کاش میرا باپ اور کاش میری ماں قبیلہ ازو سے ہوتے۔ (ترمذی)

۲۲۷ هـ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَزْدُ أَرْدُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ وَيُرِيدُ النَّاسُ أَنْ يَضَعُوهُمْ وَيَأْتِي اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَهُمْ وَلَيَأْتِينَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ أَبِي كَانَ أَرْدِيًّا وَيَا لَيْتَ أُمِّي كَانَتْ أَرْدِيَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

تین قبیلوں کے بارے میں اظہارِ ناپسندیدگی

۴۳۸ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بَيْدَةٌ ثَلَاثَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ ثَقِيفٌ وَبَنِي حَنِيفَةَ وَبَنِي أُمَيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔
 حضرت عمر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال میں وفات پائی کہ آپ تین قبیلوں سے ناخوش و ناراض تھے قبیلہ ثقیف قبیلہ بنی حنیفہ اور قبیلہ بنو امیہ۔ (ترمذی)

بنو ثقیف کے دو شخصوں کے بارے میں پیشی گوئی

۴۳۹ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَهَبِيرٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَصَمَةَ يُقَالُ الْكَذَّابُ هُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ وَالْهَبِيرُ هُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ يَوْسَفَ وَقَالَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ أَحَبُّهُمَا مَا تَلَّ الْحَجَّاجُ صَبْرًا قَبْلَ مِائَةِ أَلْفٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَسَوَى مُسْلِمٍ فِي الصَّحِيحِ حِينَ تَلَّ الْحَجَّاجُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَتْ أَسْمَاءُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَهَبِيرًا فَابْنُ الْكَذَّابِ فَرَأَيْنَاهُ وَمَا الْهَبِيرُ فَلَا أَخْلَاقَ إِلَّا بَيَاةٌ وَسَيَحْيِي تَمَامُ الْحَدِيثِ فِي الْفُصُولِ الثَّلَاثِ۔
 حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قبیلہ ثقیف میں ایک انتہا درجہ کا جھوٹا ہوگا اور ایک شخص مفسد و سفاک ہوگا۔ اس سے مراد مختار بن ابی عبیدہ ہے اور جس مفسد و سفاک کا ذکر ہے اس سے مراد حجاج بن یوسف ہے اور ہشام بن حسان حجاج بن یوسف نے جس قدر لوگوں کو قید کر کے مارا ہے اسکی تعداد لوگوں نے شمار کی ہے جو ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔ (ترمذی)

اور مسلم میں روایت کیا گیا ہے کہ جب حجاج نے عبداللہ بن زبیر کو شہید کیا تو ان کی والدہ حضرت اسماءؓ نے فرمایا ہے ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبیلہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک بڑا مفسد و سفاک پس بڑے جھوٹے کو تو ہم دیکھ چکے (یعنی مختار کو) اب رہا مفسد و ہلاک وہ میرے خیال میں اسے حجاج تو ہی ہے (یہ پوری حدیث تبصری فصل میں درج ہے۔)

قبیلہ ثقیف کے حق میں بددعا کے بجائے دعائے ہدایت

۴۴۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَرَّتَنَا بَيَالُ ثَقِيفٍ نَادَعُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِمْ ثَقِيفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔
 حضرت جابرؓ کہتے ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ثقیف کے تیروں نے ہم کو محیون ڈالنا انکے لئے خدا سے بددعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا اے اللہ! قبیلہ ثقیف کو ہدایت دے۔

قبیلہ حمیر کے لئے دعا

۴۴۱ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ أَحْبَبُهُ مِنْ ثَقِيفٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَنْ حَمِيرًا نَاعَ مِنْ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنْ الشَّقِ الْأَخْرَفَا عَرْضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنْ الشَّقِ الْأَخْرَفَا عَرْضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ حَمِيرًا أَفْرَاهُمْ سَلَامًا وَآيِدِيهِمْ طَعَامًا وَهُمْ أَهْلُ آمِنٍ وَإِيمَانٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِضُهُ إِلَّا مِنَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَيُرْوَى عَنْ مِينَاءَ هَذَا أَحَادِيثٌ مَنَكِيرٌ۔
 عبدالرزاقؓ نے اپنے والد سے اور وہ میناء سے اور وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص جو میرے خیال میں قبیلہ حمیر سے تھا حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! حمیر پر لعنت فرمائیے (یعنی بددعا کیجئے) آپ نے یہ منکر نہ پھیر لیا وہ پھر آپ کے سامنے آکھڑا ہوا، آپ نے پھر اس کی طرف منکر نہ پھیر لیا۔ وہ پھر آپ کے سامنے آگیا آپ نے پھر اصرار سے نہ پھیر لیا اور فرمایا خدا تم حمیر پر رحمت نازل کرے انکے منہ سلام میں ہیں (یعنی وہ بہت سلام کرتے ہیں) اور انکے ہاتھ کھانا ہیں (یعنی وہ بہت کھانا دیتے ہیں) اور وہ امن و ایمان میں ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے عبدالرزاق کے علاوہ کوئی روایت نہیں کرتا اور وہ میناء سے منکر روایات نقل کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ اور ان کا قبیلہ دوس

۴۲۲ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ** مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي **دَوْسٍ أَحَدًا إِلَّا فِيهِ خَيْرٌ سَادَاهُ التَّيْمِيُّ**۔
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا تو کس قبیلہ سے ہے میں نے عرض کیا قبیلہ دوس سے آپ نے فرمایا میں خیال نہیں کرتا تھا کہ دوس میں سے کوئی ایسا شخص جس میں بھلائی ہو۔

اہل عرب سے دشمنی آنحضرت سے دشمنی رکھنا ہے

۴۲۳ **وَعَنْ سَلَمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضُنِي تُفَارِقُ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ ابْغِضُكَ وَبِكَ هَذَا قَالَ ابْغِضُ الْعَرَبَ كَتُبْغِضُنِي رَوَاهُ التَّيْمِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ عَرِيبٌ۔**
 حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو مجھ سے دشمنی نہ رکھ در نہ تو دین سے جدا ہو جائے گا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کیوں کر آپ سے دشمنی رکھ سکتا ہوں حالانکہ آپ ہی کے ذریعہ خدا نے ہم کو راہ راست دکھائی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تو عرب سے دشمنی رکھے گا تو گویا مجھ سے ہی دشمنی رکھے گا۔ (ترمذی)

اہل عرب سے فریب و دعا بازی آنحضرت کی شفاعت خاص سے محرومی کا باعث

۴۲۴ **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنْدُ مَوَدَّتِي رَوَاهُ التَّيْمِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ عَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ وَكَيْسٍ هُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَلِكَ نَسِطًا۔**
 حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص عرب سے کینہ رکھے گا وہ میری شفاعت میں داخل نہ ہوگا۔ اور نہ میری دوستی کا شرف حاصل ہوگا۔ (ترمذی)

ایک پیشین گوئی

۴۲۵ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ابْتَزَابَ السَّاعَةَ هَلَكَ الْعَرَبُ رَوَاهُ التَّيْمِيُّ۔**
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت عرب کا ہونا ہے۔ (ترمذی)

خلافت و امارت قریش کو سزا وار ہے

۴۲۶ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَلِكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْإِذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْعَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ بَعْنِي الْيَمَنُ وَفِي نَدَايَةِ مَوْفُوخٍ رَوَاهُ التَّيْمِيُّ وَقَالَ هَذَا أَصَحُّ۔**
 حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خلافت و حکومت قریش میں ہے اور قضاوت و قضاء انصار میں اور اذان قوم حبشہ میں اور امانت از دین ہے (یعنی یمن کے قبیلہ از دین) (ترمذی)

فصل سوم

قریش کے بارے میں پیشین گوئی

۴۲۷ **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يَقْتُلُ قُرَيْشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔**
 عبد اللہ بن مطیع رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہے آج کے بعد سے قیامت تک کسی قریشی کو جس کو قید کر کے نہ مارا جائے گا۔ (مسلم)

٥٤٨ هـ وَعَنْ أَبِي نُزَيْلٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ دَايَتْ
عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقِبَةِ الْمَدَائِنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ
قُرَيْشٌ تَمْرَ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا حَبِيبٍ
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا حَبِيبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا
حَبِيبٍ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنُهِكَ عَنْ هَذَا
أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنُهِكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ
كُنْتُ أَنُهِكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ مَا عَلِمْتُ مِثْلَ مَا
قَوْمًا وَصُولًا لِلدَّحْرِ أَمَا وَاللَّهُ لَا مَةَ أَنْتَ شَرُّهَا
لَا مَةَ سُوءُ دُونِي رَوَايَةُ لَامَةِ خَيْرٍ ثُمَّ لَقِيَ عَبْدُ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَاجَّ مُوَقِفُ عَبْدِ اللَّهِ وَقَوْلُهُ
فَارْسَلَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ عَنْ جَذْعِهِ فَأُلْقِيَ فِي قُبُورِ
الْيَهُودِ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ
فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولُ لَتَايَتِي
أَوْ لَا بُعْثَنَ إِلَيْكَ مَنْ يَسْحَبُكَ بِقُرُونِكَ
قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا أَتِيكَ حَتَّى
تُبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي قَالَتْ
فَقَالَ أَسْرُدُنِي سِبْطِي فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ
الْطَّلَقَ يَتَوَدَّنُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ
رَأَيْتَنِي صَنَعْتُ بَعْدَ وَاللَّهِ قَالَتْ رَأَيْتَكَ
أَسْدَدْتَ عَلَيَّ دُنْيَاكَ وَأَسَدَدَ عَلَيْكَ
آخِرَتَكَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُولُ لِمَا يَأْتِي ذَاتِ
النِّطَاقَيْنِ أَنَا وَاللَّهُ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ أَمَا
أَحَدُ هُمَا فَكُنْتُ بِهِ أَرْفَعُ طَعَامَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ أَبِي بَكْرٍ
مِنَ الدَّوَابِّ وَأَمَا الْآخَرُ فِطَانُ الْمَرْأَةِ
الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ أَمَا إِنْ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَذَّ ثَنَانٍ فِي تَقْيِيفِ
كَذَابًا وَمُبِيرًا فَأَمَّا الْكَذَابُ فَرَأَيْتَاهُ
وَأَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا أُخَالِكُ إِلَّا إِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ

عَنْهَا فَلَاحُ مِيرَا جَعَهَا سَادَاةُ مُسْلِمٍ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے حدیث بیان کی ہے کہ قبیلہ ثقیف میں ایک بڑا چھوٹا پیدا ہوگا۔ پس اس بڑے چھوٹے کو تو ہم دیکھ چکے اب رہا وہ مفرد و جلا پس خیال یہ ہے کہ تو وہی ہے۔ ابو نوفل راوی کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ کے یہ الفاظ سن کر حجاج اٹھ کھڑا ہوا اور ان کو کوئی جواب نہیں دیا۔ (مسلم)

خلافت کا دعویٰ کرنے سے حضرت عمرؓ کا انکار۔

۵۷۹۔ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَنَاكَ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةٍ ابْنُ الذُّبَيْرِ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ صَنَعُوا مَا نَرَى وَأَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَخْرُجَ فَقَالَ يَمْنَعُنِي أَنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى دَمِ أَحْيِ الْمُسْلِمِ قَالَا أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ تَعَالَى وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتَّى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَكَانَ الدِّينُ لِلَّهِ وَأَنْتُمْ تَرِيدُونَ أَنْ تَقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِغَيْرِ اللَّهِ سَادَاةُ الْبُخَارِيِّ۔

نافعؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ کے فتنہ کے ایام میں دو شخص عبداللہ بن عمرؓ کے پاس آئے کہ لوگوں نے جو کچھ کیا تم دیکھ رہے ہو (یعنی خلافت کے معاملہ میں جو اختلافات وقوع میں آیا ہے وہ تمہارے سامنے ہے اور تم حضرت عمرؓ کے بیٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو پھر کون امر مانع ہے کہ تم خلافت کا دعویٰ نہ کرو عبداللہ بن عمرؓ نے یہ سن کر کہا کہ خداوند تمہارے نے کسی مسلمان بھائی کا خون بہانا میرے لئے حرام قرار دیا ہے (اور یہی امر مانع ہے کہ میں اس طرف توجہ کروں) ان لوگوں نے کہا کیا خداوند تمہارے نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ (یعنی اوروں کو لوگوں سے یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو جائے) عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ہم نے ان لوگوں سے قتال کیا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے عہد میں) یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو گیا (یعنی کفر کا خاتمہ ہو گیا اور خالص دین الہی رہ گیا) اور تم (اب) یہ چاہتے ہو کہ اوروں کو فتنہ پھیل جائے۔ اور دین الہی کے بجائے غیر اللہ کا دین قائم ہو جائے (بخاری)

قبیلہ دوس کے حق میں دعا

۵۸۰۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عُمَرَ الدَّؤُسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَبَتْ وَآبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّكَ يَدْعُوهُمْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا دَانِيَهُمْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ طفیل بن عمرو دؤسیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ قبیلہ دوس ہلاک ہوا اور اس نے نافرمانی اور اطاعت سے انکار کیا آپ اس کے لئے بددعا کیجئے لوگوں کا خیال یہی ہے کہ آپ اس کے لئے بددعا کریں گے۔ آپ نے فرمایا خداوند بزرگ و بزرگ قبیلہ دوس کو راہ راست دکھا اور ان کو مدینہ کی جانب لا۔ ان کے دلوں کو مسلمانوں کے طریقہ کی طرف متوجہ کر۔ (بخاری و مسلم)

عربوں سے محبت کرنے کی وجوہ

۵۸۱۔ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْبُوا الْعَرَبَ لِثَلَاثِ لِأَيِّ عَرَبِيٍّ وَالْقُرْآنُ عَرَبِيٌّ وَكَلَامُ أَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عرب سے محبت کرو تین باتوں کے سبب سے ایک تو یہ کہ میں عرب میں سے ہوں دوسرے یہ کہ قرآن عربی زبان میں ہے تیسرے یہ کہ جنتوں کی زبان عربی ہے۔ (بیہقی)

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

صحابہ کو برا نہ کہو

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے صحابہ کو برا نہ کہو اس لئے کہ اگر کوئی تم میں سے اھل بیت کے برابر سونا و خدا کی راہ میں خرچ کرے تو صحابی کے ایک مدیا آدمی کے برابر بھی اس کا ثواب ہوگا مد ایک پیادہ ہے جس میں میر بھر جوتے ہیں (بخاری و مسلم)

۵۴۵۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي خَلَوْا أَنْ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أَحَدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مِنْ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

صحابہ کا وجود امت کے لئے امن و سلامتی کا باعث تھا

ابو بکرؓ اپنے والد ابو موسیٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا اور آپؐ اکثر وحی کے انتظار میں آسمان کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ اور فرمایا: سناے آسمان کے لئے امن کا سبب ہیں جس وقت یہ سناے (یعنی چاند سورج وغیرہ تمام ستارے) جانے رہیں گے تو آسمان کیلئے وہ چیز آئے گی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (یعنی آسمان کا سمیٹنا اور پٹنا) اور میں اپنے اصحاب کیلئے امن کا سبب ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر وہ چیز نازل ہوگی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (یعنی فتنہ و فساد تو میری امت پر وہ چیز نازل ہوگی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (یعنی خیر کا خاتمہ اور شر کی اشاعت)

۵۴۵۳ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُومُ أَمْنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءُ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمْنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبْتُ أَنَا أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمْنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

صحابہ کی برکت -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک انہ لیا آئیگا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی اور پھر آپس میں بیٹھ کر لوگ پوچھیں گے کیا میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا ہو۔ تو کہیں گے ہاں ہے پس ان لوگوں کیلئے شہر اور قلعہ کو فتح کیا جائے گا (یعنی صحابہ کی برکت سے پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ جہاد کریں گے اور آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ کیا تم میں کوئی تابعی یعنی صحابی کا دیکھنے والا ہے؟ لوگ کہیں گے ہاں ہے پس وہ لوگ شہروں اور قلعوں کو فتح کریں گے پھر لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کی ایک جماعت جہاد کرے گی اور آپس میں دریافت کرے گی کہ کیا تم میں کوئی تبع تابعی ہے۔ لوگ کہیں گے ہاں ہے پس ان کے لئے اس کی

۵۴۵۴ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوا فِتْنًا مِنْ النَّاسِ فَيَقُولُونَ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوا فِتْنًا مِنْ النَّاسِ فَيَقُولُونَ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوا فِتْنًا مِنْ النَّاسِ فَيَقُولُونَ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ

برکت سے اقلہ اور شہر فتح کیا جائے گا (بخاری و مسلم) اور سلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ لوگوں پر ایک ماہ اے گا کہ اس ماہ میں لوگوں کے اندر سے ایک لشکر بنا کر بھیجا جائے گا اور لشکر ایک دوسرے سے کہیں گے تلاش کرو کیا ہمارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ماہر ہو پس ایک شخص ملے گا اور اس کی برکت سے انکو فتح حاصل ہوگی پھر ایک اور لشکر بھیجا جائے گا اور لشکر کہیں گے کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کو دیکھا ہو پس ایک شخص پایا جائے گا اور اس کی برکت سے فتح حاصل ہوگی پھر ایک تیسرا لشکر بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا تلاش کرو کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے جس نے کسی صحابی کے دیکھنے والے کو دیکھا ہو پھر چوتھا لشکر بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا دیکھو تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے کسی صحابی کے دیکھنے والے شخص کے دیکھنے والے کو دیکھا ہو چنانچہ ایک شخص پایا جائے گا اور اس کے سبب سے فتح نصیب ہوگی

خیر القرون کون کون سے قرن ہیں

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے بہترین لوگ میرے قرن کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے متصل ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے متصل ہیں ان تین قرونوں کے بعد لوگوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو بغیر طلب خواہش کے گواہی دیگی (یعنی ان سے گواہی دینے کو نہ کہا جائے گا بلکہ وہ خود بخود گواہی دے گی) اور ایسے لوگ ہونگے جو خیانت کریں گے اور انکی امانت و دیانت پر مبرور نہ کیا جائے گا۔ اور ایسے لوگ ہوں گے جو نذر مانیں گے اور اپنی نذر کو پورا نہ کریں گے اور ان میں مٹا پائے یعنی فرہی پیدا ہوگی اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر ان لوگوں کے بعد ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو فرہی کو پسند کرے گی (یعنی عیش و عشرت کو)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ مَتَّقٍ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمْ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيَفْتَحُ لَهُ ثُمَّ يُبْعَثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالثُ فَيُقَالُ انْظُرُوا أَهْلُ تَرْدُونَ فِيكُمْ مَنْ رَأَى مِنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَكُونُ بَعْثُ الرَّابِعِ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرْدُونَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مِنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيَفْتَحُ لَهُ۔

۵۵۵ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي قَدْرِي ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَهْمُ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَهْمُ ثُمَّ إِنْ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَتَهَدُّونَ وَلَا يَسْتَشِرُّونَ وَلَا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمِنُونَ وَيُنْزِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيُظْهِرُونَ فِيهِمُ السَّهْنُ وَفِي رِوَايَةٍ وَجِلْفُونَ وَلَا يَسْتَحْلِفُونَ مَتَّقٍ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلِفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَاءَ نَتَاءَ۔

الفاظ ہیں کہ پھر ایسے لوگ پیدا ہونگے کہ بغیر قسم ولائے قسم کھائیں گے (بخاری و مسلم) اور سلم کی ایک روایت میں جو ابو ہریرہؓ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ پھر ان لوگوں کے بعد ایک ایسی جماعت پیدا ہوگی جو فرہی کو پسند کرے گی (یعنی عیش و عشرت کو)

فصل دوم

صحابہؓ کی تعظیم و تکریم لازم ہے

حضرت عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے اصحاب کی تعظیم و تکریم کرو اسلئے کہ وہ تمہارے بزرگ ترین آدمی ہیں پھر وہ لوگ بہتر اور قابل عزت ہیں جو ان کے قریبے ہیں اور پھر وہ لوگ بہتر اور

۵۵۶ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْرَمُوا أَصْحَابِي فَإِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَهْمُ ثُمَّ الَّذِينَ يَكُونُ نَهْمُ ثُمَّ إِنْ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَتَهَدُّونَ وَلَا يَسْتَشِرُّونَ وَلَا يَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمِنُونَ وَيُنْزِرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيُظْهِرُونَ فِيهِمُ السَّهْنُ وَفِي رِوَايَةٍ وَجِلْفُونَ وَلَا يَسْتَحْلِفُونَ مَتَّقٍ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلِفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَاءَ نَتَاءَ۔

علہ قرون ایک عہد ہے جس کی تعداد بعض نے چالیس سال بعض نے اسی سال اور بعض نے سو سال مقرر کی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ قرن کا محدود زمانہ نہیں

بلکہ ایک عہد یا زمانہ مراد ہے جس میں تقریباً ایک عمر کے لوگ زیادہ تعداد میں موجود ہوں۔ ۱۲ مترجم۔

حَتَّىٰ أَنْ الرَّجُلَ لَيُخْلِفَ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ إِلَّا مَنْ سَرَّهُ بِجُودَةٍ الْجَنَّةِ فَلْيَكْزِمِ الْجَمَاعَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْفَدَىٰ وَهُوَ مِنَ الْإِثْمَيْنِ أَبَعَدَ وَلَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِأَمْرَةٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمْ وَمَنْ سَرَتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ سَاوَاهُ النَّسَائِيُّ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ وَرَجَالُهُ رَجَالُ الصَّحِيحِ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ ابْنَ الْحَسَنِ الْخُثَمِيِّ لَمْ يُخْرِجْ عَنْهُ الشُّيُخَانِ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبَتٌ -
خوت نہ کرے اسلئے کہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے اور جو شخص اپنی نیکی سے خوش ہو یعنی نیکی کرنے کے بعد اس کا دل خوش ہو اور بری سے رنجیدہ نہ ہو وہ مومن ہے۔

صحابہ رض و تابعین کرام کی فضیلت

حضرت جابر رض کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اس مسلمان کو آگ یعنی دوزخ کی آگ نہ چھوئے گی جس نے مجھ کو دیکھا ہو یا اس شخص کو دیکھا ہو جس نے مجھ کو دیکھا ہو۔ (ترمذی)

۵۵۷ وَعَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْسُ النَّاسُ مُسْلِمًا رَأَى دَرَأِي مَنْ رَأَى رَأَى رَأَى التِّرْمِذِيُّ -

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل

حضرت عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خدا سے ڈرو اور پھر خدا سے ڈرو میرے اصحاب کے معاملے میں ان کے حق میں کوئی ایسی بات نہ کہو جو ان کی عزت و عظمت کے خلاف ہو اور ہمیشہ انکی تعظیم و تکریم کرو میرے بعد تم ان کو نشانہ مطاعن نہ بنانا اور توہین و تذلیل نہ کرنا جو شخص ان سے محبت کرتا ہے میری محبت کے سبب ان کو محبوب کہتا ہے اور جو شخص ان سے دشمنی رکھتا ہے مجھ سے دشمنی کے سبب ان کو دشمن کہتا ہے (یعنی ان سے محبت و دشمنی مجھ سے محبت و دشمنی ہے اور جس شخص نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے گویا مجھ کو اذیت پہنچائی اور جس شخص نے مجھ کو اذیت پہنچائی اور جس نے خدا کو اذیت پہنچائی خدا اس کو قریب ہی پکڑ لے گا۔ (ترمذی)

۵۵۸ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَخْذُ وَهُمْ غَرَضًا مَنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحَبْلِ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِغَضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ أَذَاهُمْ فَقَدْ أَذَانِي وَمَنْ أَذَانِي فَقَدْ أَذَى اللَّهِ وَمَنْ أَذَى اللَّهِ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

صحابہ کرام رض اور امت کی مثال

حضرت انس رض کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے اصحاب کھانے میں نمک کے مانند ہیں کھانا اس وقت تک خوش ذائقہ نہیں ہوتا جب تک اس میں نمک ڈالا جائے حسن بصری نے یہ حدیث سن کر فرمایا ہمارا نمک جانا رہا پھر کون اپنے کھانے کو ہم خوش ذائقہ بنائیں (شرح السنہ)

۵۵۹ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أَصْحَابِي فِي أُمِّي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ لَا يَصْلِحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَهَبَ مِلْحُنَا فَكَيْفَ نَصْلِحُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَنِ -

قیامت کے دن جو صحابی جہاں سے اٹھیں گے وہاں کے لوگوں کو جنت میں لے جائیں گے

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول

۵۶۰ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے اصحاب میں سے جو شخص جس میں مرگیا وہاں سے اس حال سے اٹھایا جائے گا کہ وہ اس میں کے لوگوں کو بہشت کی طرف کھینچنے والا ہوگا اور قیامت کے دن لوگوں کے لئے نور ہوگا (ترمذی)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ مِّنْ أَحْبَابِي يَمُوتُ بَارِئٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

فصل سوم

صحابہ کو برا کہنے والا مستوجب سزا اور لعنت کا مستحق ہے

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں کہ تم کہو کہ خدا کی لعنت ہو تمہارے اس بُرے فعل پر۔ (ترمذی)

۵۷۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى شَرِّكُمْ سَوَاءَ التِّرْمِذِيُّ -

صحابہ کی اقتداء ہدایت کا ذریعہ ہے

حضرت عمرؓ بن خطابؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ میں نے اپنے پروردگار سے اپنی وفات کے بعد صحابہ کے درمیان اختلاف کی بابت دریافت کیا (یعنی یہ کہ ان کے درمیان جو اختلاف پیدا ہوگا اس میں کیا مصلحت ہے) خداوند تعالیٰ نے مجھ کو وحی کے ذریعہ آگاہ کیا کہ اے محمدؐ اتیرے اصحاب میرے نزدیک ایسے ہیں جیسے آسمان پر ستارے بعض ان میں قوی ہیں یعنی ان میں زیادہ روشنی ہے) بعض ایسے دکھ ان میں کم روشنی ہے لیکن بہر حال سب روشن ہیں پس جس شخص نے ان کے اختلاف میں سے کچھ لیا میرے نزدیک وہ ہدایت پر ہے عجز کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں۔ ان میں سے تم جس کی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔ (ترمذی)

۵۷۳ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَأَلْتُ رَبِّي عَنْ اخْتِلَافِ أَصْحَابِي مِنْ بَعْدِي فَأَوْحَى إِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَكَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ بَعْضُهَا أَقْوَى مِنْ بَعْضٍ وَلِكُلِّ نَوْراً فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنْ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِي عَلَى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ فَبِأَيِّهِمْ اتَّذَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ رَوَاهُ تَرْمِذِي -

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ

حضرت ابو بکرؓ کے مناقب و فضائل

فصل اول

حضرت ابو سعید خدریؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری ذات پر بہت زیادہ خرچ کرنا میری محبت میں خدمت میں اپنا وقت اور میری ضامندی و خوشنودی میں اپنا مال بہت زیادہ خرچ کرنے والے ابو بکرؓ ہیں اگر کسی شخص کو اپنا جیل (خالص دست) بنانا تو ابو بکرؓ کو بنانا لیکن اسلامی

۵۷۳ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ مِنْ النَّاسِ عَلَى فِئَةِ صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِيِّ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخَذُتْ

ابَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّ اُخُوَّةَ اِلَّا سُلَامِهٖ و
مَوَدَّتْ لَا تُبْقِيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةً اِلَّا
خَوْخَةً اَبِي بَكْرٍ وَفِي رِوَايَةٍ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا
خَلِيلًا غَيْرَ سَائِي لَا تَخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

اخوت اور اسلامی مودت (یعنی اسلامی برادری و محبت) قائم و باقی ہے (یعنی ابوبکرؓ کے اوپر سے درمیان خلت تو نہیں لیکن اسلامی اخوت و مودت مساوی درجہ کی برقرار ہے) اور مسجد نبویؐ میں اسند کوئی گھر کی یا روشندان بانی نہ رکھا جائے مگر ابوبکرؓ کے گھر کی گھر کی اور روشندان کو بند نہ کیا جائے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اگر میں خدا کے سوا کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ النسل صحابہ ہیں

۵۶۴۲ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَا تَخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ اَخِي وَصَاحِبِي وَتَدِ اَتَّخِذُ اللَّهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر میں کسی کو اپنا خالص دوست بنانا تو ابوبکرؓ کو بنانا لیکن ابوبکرؓ میرے بھائی ہیں اور میرے صحابی ہیں اور اللہ تمہارے دوست (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو خدا نے اپنا خلیل بنالیا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حق میں خلافت کی وصیت

۵۶۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ اُدْعِي لِي اَبُو بَكْرٍ اَبَاكَ وَاَخَاكَ حَتَّى اَكْتُبَ كِتَابًا بَا فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَتِمَّنِي مُتَمِّمٌ وَيَقُولُ قَائِلٌ اَنَا وَلَا يَأْتِيَنِي اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي كِتَابِ الْحَمِيدِ اَنَا وَاَوَّلِي بَدَل اَنَا وَلَا -

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مرض موت میں فرمایا۔ میری طرف سے اپنے باپ ابوبکرؓ اور اپنے بھائی کو بلا بھیجنا کہ میں ایک تحریر لکھ دوں اسلئے کہ مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہ کہیں کوئی آرزو نہ کرے (یعنی خلافت کی آرزو) اور مجھ کو یہ ڈر ہے کہ کہیں کوئی کہنے والا نہ کہے کہ میں خلافت کا مستحق ہوں اور منع کرے گا اللہ اور مومن لوگ ابوبکرؓ (کی خلافت) کے سوا دوسرے کو۔ (مسلم)

ابوبکرؓ کی خلافت اول کا واضح اشارہ

۵۶۶۱ وَعَنْ مجَّيرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَرَأَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَوْ اَجِدُكَ كَانَتْهَا تَزِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَمْ يَحْدِثْ بَيْنِي فَاتَى اَبَا بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت جبیر بن مطعمؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور کسی معاملہ میں گفتگو کی آپ نے اس سے فرمایا۔ پھر کسی وقت آنا۔ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ بتا دیجئے اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنی آپ انتقال فرما جائیں تو کیا کروں) آپ نے فرمایا اگر تو مجھ کو نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس چلی جانا۔ (بخاری و مسلم)

مردوں میں سب سے زیادہ محبت آپؐ کو ابوبکرؓ سے تھی

۵۶۶۴ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشٍ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاتَيْنَهُ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُو هَا قُلْتُ ثُمَّ

حضرت عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک لشکر کا امیر مقرر کر کے ذات السلاسل کے مقام پر بھیجا پھر جب میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے دریافت کیا آپؐ کو سب سے زیادہ کس سے محبت ہے فرمایا عائشہؓ سے پھر میں نے پوچھا اور مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے۔ فرمایا۔

عہ ابتدا میں مسجد نبویؐ سے ملے ہوئے گھروں کی گھڑکیاں اور روشندان مسجد کی جانب تھے آپؐ نے مرض وراثت میں حکم دیا کہ تمام گھروں کی گھڑکیاں اور روشندان بند کر دیے جائیں صرف ابوبکرؓ کے مکان کی گھڑکی اور روشندان کھلے رہیں۔ (مترجم)

مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رَجَالًا فَسَكَّتْ مَخَافَتًا أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔
 عائشہ کے والد سے میں نے عرض کیا پھر کس سے فرمایا عمرؓ سے۔ عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ اسی طرح آپؐ نے چند آدمیوں کو شمار کیا اور پھر میں اس خیال سے خاموش ہو گیا کہ کہیں میرا نام بالکل آخر میں نہ آئے۔ (بخاری و مسلم)

افضلیت صدیق کی شہادت حضرت علیؓ کی زبان مبارک سے

۵۷۸ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَقِيقَةِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أَيْ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ قُلْتُ ثُمَّ أَنْتَ قَالَ مَا أَنَا إِلَّا سَاجِدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔
 محمد بن حنفیہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (حضرت علیؓ) سے دریافت کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون شخص سب سے بہتر ہے تو انہوں نے فرمایا ابو بکرؓ میں نے پوچھا ابو بکرؓ کے بعد کون شخص بہتر ہے فرمایا عمرؓ۔ حضرت عمرؓ کے بعد میں نے اس خیال سے نہ پوچھا کہ کہیں وہ حضرت عثمانؓ کا نام نہ لے دیں بلکہ میں نے سوال کا طرز بدل دیا۔ اور یہ پوچھا کہ پھر آپؐ بہتر ہیں۔ انہوں نے فرمایا میں تو صرف ایک مرد مسلمان ہوں۔ (بخاری و مسلم)

زمانہ نبویؐ میں تمام صحابہؓ کے درمیان حضرت ابو بکرؓ کی افضلیت مسلم تھی

۵۷۹ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْمَلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ تَرَكْنَا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَفْضِلُ بَيْنَهُمْ سِوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَى أَفْضَلُ أَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔
 حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ (یعنی صحابہؓ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابو بکرؓ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے (یعنی ان سے بہتر و افضل کسی کو قرار نہ دیتے تھے) اور ان کے بعد عمرؓ کو اور پھر عثمانؓ کے بعد ہم صحابہؓ کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے تھے اور ان کے درمیان کسی کو فضیلت نہ دیتے تھے (بخاری) اور ابو داؤدؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں یہ کہا کرنے لگے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکرؓ بہتر ہیں پھر عمرؓ اور پھر عثمانؓ۔

فضل دوم

حضرت ابو بکرؓ کی افضلیت

۵۸۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَانَتْ يَدُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَكَ عِنْدَنَا يَدًا يَكَا فِيهِ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعْنِي مَالٌ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعْنِي مَالٌ أَبِي بَكْرٍ وَكَوْنْتُ مُخْتَنًا أَخِيلًا لَا أَخْذُ مِثْلَ أَبِي بَكْرٍ خَلِيلًا إِلَّا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ مَا وَاهُ الْقَرْمِذِيُّ۔
 حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے ہم کو کچھ دیا ہے ہم نے اس کو اس کا بدلہ دے دیا ہے سوائے ابو بکرؓ کے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ ایسی نیکی اور بخشش کی ہے جس کا بدلہ قیامت کے دن خدا ہی دیگا اور کسی شخص کے مال نے مجھ کو اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا ابو بکرؓ کے مال نے پہنچایا ہے اگر میں کسی کو اپنا خلیل و مخلص دوست بنانا چاہتا تو ابو بکرؓ کو اپنا دوست بنانا یا دیکھو تمہارے دوست (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کے خلیل ہیں۔ (ترمذی)

حضرت ابو بکرؓ صحابہؓ کے سردار ہیں

۵۸۱ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَ أَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔
 حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہم میں سب سے بہتر ہیں اور ہم میں سب سے زیادہ رسول اللہؐ کے محبوب ہیں۔ (ترمذی)

یار غار رسولؐ

۴۴۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَارِ وَمَاحِي عَلَى الْخَوِضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ابو بکرؓ سے فرمایا تم میرے یار غار ہو (یعنی غار ثور کے ساتھی) اور خوض کوثر پر میرے ساتھی ہو۔ (ترمذی)

افضلیت ابو بکرؓ

۴۴۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَّبِعُنِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَوْمَ مَعَهُمْ غَيْرُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس جماعت میں ابو بکرؓ موجود ہوں تو مناسب نہیں کہ ان کے علاوہ کوئی شخص امام بنے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

ابو بکرؓ یہاں بھی سبقت لے گئے

۴۴۴ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَصَدَّقَ وَدَانِقَ ذَلِكَ عِنْدِي مَا لَا فَقُلْتُ الْيَوْمَ أُمِيقُ أَبَا بَكْرٍ أَنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَحُثَّتْ بِنُصْفِ مَا لِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لَا هَلِكَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ وَأَنَّى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَكَ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لَا هَلِكَ فَقَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهُ وَمَا سَوَّلْتُ قُلْتُ لَا أَسْفِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہم کو خدا کی راہ میں صدقہ و خیرات کا حکم دیا۔ حسن اتفاق سے اس وقت میرے پاس کافی مال تھا میں نے اپنے دل میں کہا اگر ابو بکرؓ سے بازی لے جانا کسی دن میرے لئے ممکن ہوگا تو آج ممکن ہوگا اور میں کافی مال خرچ کر کے سبقت لے جاؤں گا چنانچہ میں آدھا مال لیکر حاضر خدمت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا گھر والوں کیلئے تو نے کتنا چھوڑا میں نے عرض کیا آدھا مال، پھر ابو بکرؓ جو کچھ ان کے پاس تھا سب اے رسول اللہ نے ان سے پوچھا ابو بکرؓ گھر والوں کیلئے کیا چھوڑا اے ہو، عرض کیا ان کے لئے میں خدا اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں، میں نے دل میں کہا ابو بکرؓ پر میں کبھی سبقت نہ لے جا سکوں گا۔ (ترمذی - ابو داؤد)

"عتیق" نام کا سبب

۴۴۵ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيقُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ فَيَوْمَئِذٍ سَمِيَّ عَتِيقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک روز ابو بکرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو دوزخ کی آگ سے آزاد کیا ہوا ہے (عتیق اللہ من النار) اس روز سے ابو بکرؓ کا نام عتیق ہو گیا۔ (ترمذی)

آنحضرتؐ کے بعد سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ اپنی قبر سے اٹھیں گے

۴۴۶ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ أَنَّى أَهْلُ الْبَقِيعِ فَيُحْشَرُونَ مَعِيَ ثُمَّ أَنْظَرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (زیادت کے دن) سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی، اور سب سے پہلے قبر کے اندر سے میں اٹھوں گا پھر ابو بکرؓ کی قبر شق ہوگی اور پھر عمرؓ کی۔ پھر میں قبرستان بقیع کے مدفونوں کے پاس آؤں گا۔ امدان کو میرے ساتھ اٹھایا اور جمع کیا جائے گا پھر میں مکہ والوں کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرم مکہ اور حرم مدینہ کے درمیان میں (ان کے ساتھ) جمع کیا جاؤں گا۔ (ترمذی)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جنت میں داخل ہوں گے

حضرت ابوسہریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے (ایک روز) جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا (یہ واقعہ شب معراج کا ہے) اور مجھ کو جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت جنت کے اندر داخل ہوگی۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش میں بھی آپ کے ساتھ ہوتا کہ اس دروازہ کو دیکھ لیتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکرؓ! آگاہ ہو کہ میری امت میں سے سب سے پہلا شخص تو ہوگا جو جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد)

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فِي جِدْرِ يُدْخِلُ بَيْدِي قَارَانِي بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِي يَدْخُلُ مِنْهُ أُمَّتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ مَعَكَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَادَةً أَبُو دَاوُدَ

فصل سوم

حضرت ابوبکرؓ کے دو عمل جو دوسروں کی ساری زندگی کے اعمال پر بھاری ہیں

حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز ان کے سامنے ابوبکرؓ کا ذکر کیا گیا وہ اس ذکر کو سن کر رو پڑے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیدیں ابوبکرؓ نے صرف ایک دن اور ایک رات کے اندر جو اعمال کئے ہیں کاش اس دن اور اس رات کے اعمال کی مانند انکی ساری زندگی کے اعمال بتائے یعنی ان کے ایک دن اور ایک رات کے اعمال کے برابر ان کی ساری زندگی کے اعمال ہوتے ان کی ایک رات کا عمل تو یہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی رات کو روانہ ہو کر غار ثور پہنچے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا خدا کی قسم! (آپ سوز تک غار میں قدم نہ رکھیں) جب تک میں اس کے اندر داخل نہ ہو کر دیکھ لوں کہ اس میں کوئی (مذہبی) چیز تو نہیں ہے۔ اگر کوئی ایسی چیز ہوگی تو اس کا منہ مجھ کو ہی پہنچے گا اور آپ محفوظ رہیں گے چنانچہ ابوبکرؓ غار کے اندر داخل ہوئے اور اس کو صاف کیا پھر ابوبکرؓ کو غار کے اندر تین سو رات نظر آئے ایک میں تو انہوں نے اپنے تہ بند میں سے چھٹرا اٹھا کر بھر دیا اور دوسرا نخل میں انہوں نے اپنی ایڑیاں داخل کر دیں اور اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ اندر شریف لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار کے اندر گئے اور ابوبکرؓ کی گود میں سر رکھ کر سو گئے۔ اس حالت میں سوراخ کے اندر سے سانپ نے ابوبکرؓ کے پاؤں میں کاٹ لیا لیکن وہ اسی طرح بیٹھے رہے اور اس خیال میں حرکت نہ کی کہ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ نہ کھل جائے لیکن شدت تکلیف سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر پڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھل گئی اور آپ نے پوچھا۔ ابوبکرؓ کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا میرے مال باپ آپ پر قربان ہوں

عَنْ عُمَرَ ذَكَرَ عِنْدَهُ أَبُو بَكْرٍ فَبَكَى وَقَالَ وَدِدْتُ أَنَّ عَمَلِي كُلَّهُ مِثْلُ عَمَلِهِ يَوْمًا وَاحِدًا مِنْ أَيَّامِهِ وَلَيْلَةً وَاحِدَةً مِنْ لَيَالِيهَا أَمَا لَيْلَتُهُ فَلَيْلَةُ سَارِمَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَيْهَا قَالَ وَاللَّهِ لَا تَدْخُلُهُ حَتَّى أَدْخُلَ قَبْلَكَ فَإِنْ كَانَ فِيهِ شَيْءٌ أَصَابَنِي دُونَكَ فَدَاخِلٌ لَكَ حَتَّى وَوَجَدَنِي جَانِبَهُ ثَقْبًا فَشَقَّ إِسْرَارَهُ وَسَدَّ هَابَهُ وَبَقِيَ مِنْهَا اثْنَانِ فَالْقَهْمُهَا رَجُلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْخُلْ فَدَاخِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حَجْرِهِ وَنَامَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِجْلِهِ مِنَ الْحَجَرِ وَلَمْ يَتَحَرَّكَ مَخَافَةَ أَنْ يَنْتَبِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوعُهُ عَلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ لِي عَثُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فَتَقَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا يَجِدُهُ ثُمَّ انْتَفَضَ عَلَيْهِ وَكَانَ سَبَبَ مَوْتِهِ وَأَمَّا يَوْمُهُ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوا لَا نُؤَدِّي سَاكِنَةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُونِي عَقْلًا لَجَا هَذَا نَهْمٌ عَلَيَّ فَقُلْتُ

يَا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ تَالَيْتِ النَّاسَ دَارُنِي بِهِمْ
فَقَالَ لِي أَجَبًا رُفِي الْجَاهِلِيَّةِ وَخَوَّارُ فِي الْإِسْلَامِ
لَنَا قَدْ انْقَطَعَ الْحُجُومُ وَتَمَّ الدِّينُ أَنْ يَقْصُدَ
أَنَا حَيُّ رَدَاةً سَادِينَ -

مجھ کو کانگیا (یعنی ساپ نے مجھ کو کاٹ لیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنا اعاب بن انجھ پاؤں کے زخم پر لگا دیا۔ اور انکی تکلیف جاتی رہی۔ اس واقعہ
کے عرصہ دراز کے بعد ساپ کے زہر نے پھر رجوع کیا اور یہی زہر آپ کی موت کا
سبب بنا یعنی اسی زہر سے موت واقع ہوئی۔ اور ابو بکرؓ کے ایک ن کا عل
یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو عرب کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے اور انہوں نے کہا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہ کریں گے۔ ابو بکرؓ نے کہا اگر لوگ مجھ کو
اوٹ کی سی دینے سے بھی انکار کریں گے (یعنی جو شرعاً ان پر واجب ہوگی) تو ان پر جہاد کروں گا میں نے کہا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ!
لوگوں سے الفت و موافقت کرو اور خلق دوزی سے کام لو۔ ابو بکرؓ نے کہا۔ ایام جاہلیت میں تو تم بڑے سخت غضب ناک تھے۔ کیا اسلام میں داخل
ہو کر ذیل و خوار یعنی نامرد و پست بنتا ہو گئے وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور دین کامل ہو چکا ہے۔ کیا کمال پر پہنچنے کے بعد وہ میری
زندگی میں کمزور ناقص ہو سکتا ہرگز نہیں (روزیں)

بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

حضرت عمرؓ کی حدیث تھیں

۵۷۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَا تَبَلَّكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَمَّدٌ ثَوْنٌ
فَإِنْ يَكُ أَحَدُنَا أَمْتِي فَإِنَّهُ عُمَرُ مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ -
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم
سے پہلے امتوں میں محدث تھے یعنی بن کو الہام ہوتا تھا اگر میری امت میں
کوئی محدث (ملہم) ہوا تو وہ عمرؓ ہو گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمرؓ سے شیطان کی خوف زدگی

۵۸۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَعِنْدَ نِسْوَةٍ مِنْ ثُرَيْسٍ يُكَيِّنُهُ وَيَسْتَكْثِرُنَا عَالِيَةً
أَصَوَاهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَبَادَرَنَ الْحَبَابَ
فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَضْحَكُ فَقَالَ أَضْحَكَكَ اللَّهُ يَسَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبْتُ مِنْ
هَؤُلَاءِ الْأَبْنَاءِ كُنْتُ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعُونَ صَوْتَكَ
ابْتَدَرَنَ الْحَبَابَ فَقَالَ عُمَرُ يَا عِدَاؤَاتِ الْفُصَيْهَةِ
أَتَهَبُنِي دَلَالَتَهُنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَفْظُ وَأَغْلُظُ فَقَالَ رَسُولُ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کی اس وقت حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قریش کی کچھ عورتیں (یعنی ازواج مطہرات) بیٹھی ہوئی
بائیں کر رہی تھیں اور زور زور سے ہانپ کر رہی تھیں جب عمرؓ نے اجازت
طلب کی (اور ان عورتوں نے انکی آواز سنی) تو وہ عورتیں اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردہ
کی طرف دوڑیں عمرؓ اندر آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسکراتے دیکھ کر کہا
خداوند تم آپ کے دانوں کو ہنسیہ ہنسائے بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان عورتوں
کی حالت پر عجیب کو تعجب ہو (میرے پاس بیٹھی ہوئی شور مچا رہی تھیں) تمہاری
آواز سننے ہی پردہ میں جا گئیں۔ عمرؓ نے ان کو مخاطب کر کے کہا اے اپنی جان
کی دشمن عورتو! مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں۔
انہوں نے کہا ہاں۔ (تم سے اس لئے ڈرتے ہیں کہ تم عادت کے سخت ہو۔ اور

اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمِ اَیُّہِ یَا اَبْنَ الْخَطَّابِ وَ الَّذِیْ لَفِیْ بَیْدَہِ مَا لَقِیْتَ الشَّیْطَانَ سَارِکًا نَجَّاقًا اِلَّا سَلَکَ نَجًّا غَیْرَ نَجِّکَ مُتَّفِقٌ عَلَیْہِ وَقَالَ الْحَمِیْدِیُّ زَادَ الْبَرْقَانِیُّ بَعْدَ قَوْلِہِ یَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اَصْحَمَکَ۔

پھر حضرت گوہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے فرمایا خطاب کے بیٹے اور کوئی بات کر دو ان کو چھوڑ دو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جوان ہے جب تم راستہ پر چلتے ہو تو شیطان تم سے نہیں ملتا بلکہ جس راہ پر تم چلتے ہو اس کو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلتا ہے (بخاری و مسلم) اور حمیدی نے کہا کہ برفانی نے یا رسول اللہ کے لفظ کے بعد ما اضمحلت زیادہ کیا ہے۔

جنت میں عمرؓ کا محل جو حضورؐ نے فرمایا

۵۷۸۱ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا نَابِلُ الرُّمَيْصَاءِ أَمْرَأَةٌ ابْنُ طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ حَشَفَةَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا بِلَالٌ وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِنَائِهَا جَارِيَةٌ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُدْخِلَهُ فَأَنْظَرَ إِلَيَّ فَإِذَا كُنْتُ غَيْرَتُكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا بِي وَدَائِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب میں جنت میں گیا (یعنی شب حوراح میں) تو اچانک میری ملاقات ابو طلحہؓ کی بیوی ریمصاء سے ہوئی اور میں نے قدحوں کی چاب سنی میں نے پوچھا یہ کس کے قدحوں کی آواز ہے۔ جبریلؑ نے بتایا کہ یہ بلال کے قدحوں کی آواز ہے پھر میں نے ایک قدح و محل کو دیکھا جس کے صحن میں ایک نوجوان عورت بیٹھی ہوئی تھی میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ جنیتوں نے کہا ابن الخطابؓ کا ہے میں نے چاہا اندر داخل ہو کر قدح کو دیکھوں لیکن پھر تمہاری غیرت مجھ کو یاد آگئی۔ عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں آپ کے داخل ہونے پر غیرت کروں گا۔

دین کی شان و شوکت سب سے زیادہ حضرت عمرؓ نے دو بالائی

۵۷۸۲ وَعَنْ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِحٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرِضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الشَّدَى وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ وَعَرَضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَبِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْبَدَيْنُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ دیکھتا کیا ہوں لوگوں کو میرے سامنے لایا جا رہا ہے اور مجھ کو کھلیا جا رہا ہے۔ یہ سب لوگ کرتے پٹے ہوئے تھے جن میں سے بعض کے کمرے اتنے تھے جو سینے تک پہنچتے تھے اور بعض کے اس سے نیچے پھر میرے سامنے عمر بن خطابؓ کو لایا گیا جو اتنا لمبا کرتا پٹے ہوئے تھے کہ زمین پر گھسیٹے ہوئے چلتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس خواب کی تعبیر آپ نے کیا قرار دی۔ فرمایا۔ دین۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمرؓ کی علمی بزرگی

۵۷۸۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِحٌ أُتَيْتُ بِقُدْحٍ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتَّى أَفْنَى لَأَسْرَى الَّذِي يَخْرُجُ فِي أَظْفَارِي شَرًّا أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرمانے سنا ہے کہ میں سو رہا تھا کہ خواب میں میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس دودھ کو پی لیا پھر میں نے اس دودھ کی سیرابی کی حالت کو دیکھا کہ اس کا اثر میرے ناخنوں سے ظاہر ہو رہا تھا۔ پھر میں نے پیالہ کا بچا ہوا دودھ عمر بن خطابؓ کو دے دیا۔ لوگوں نے پوچھا اس خواب کی تعبیر آپ نے کیا قرار دی فرمایا علم۔ (بخاری و مسلم)

حضرت عمرؓ سے متعلق آنحضرتؐ کا ایک اور خواب

۵۷۸۴ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

سنہ میں سو باہنٹھا کر میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول پڑا ہوا تھا میں نے اس ڈول سے جس قدر خدا نے چاہا پانی کھینچا پھر ابو بکرؓ نے ڈول لیا اور کنوئیں سے ایک یا دو ڈول پانی کھینچا اور ابو بکرؓ کے ڈول کھینچنے میں سستی و کمزوری پائی جاتی تھی اور خداوند تم ابو بکرؓ کی سستی و کمزوری کو معاف فرمائے پھر وہ ڈول جس بن گیا اور عمر بن خطابؓ اس کے لیے اویں نے کسی جوان اور قوی و مضبوط شخص کو ایسا نہ پایا جو عمرؓ کی طرح اس جس کو کھینچتا ہو یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر لیا اور پانی کی زیادتی کے سبب اس جگہ کو اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ بنالیا۔ اور ابن عمرؓ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پھر اس ڈول کو ابو بکرؓ کے ہاتھوں سے عمرؓ نے لے لیا اور ڈول اس کے ہاتھوں میں پہنچ کر جس بن گیا میں نے کسی جوان اور طاقتور شخص کو نہیں دیکھا جو جس کھینچنے میں ما عمرؓ کی طرح کام کرتا ہو یہاں تک کہ (انہوں نے) لوگوں کو سیراب کر دیا اور پانی کافی ہو جانے کے سبب اس جگہ کو لوگوں نے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ بنالیا۔ (بخاری و مسلم)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا وَرَأَيْتُنِي عَلَى قَلْبٍ عَلَيْهِمَا دَلُّوْكَ نَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي تَحَفَةَ فَتَنَعَ مِنْهَا دَنُوبًا أَوْ دَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَعْفِرُ لَهُ ضَعْفُهُ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ عَذْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَأَى عُبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسَ بِعُطْنِ وَفِي رِوَايَتَيْنِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ مِنْ بَيْدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدَيْهِ عَذْبًا فَلَمَّا رَأَى عُبْقَرِيًّا يَأْفِرُ قَرِيْبَهُ حَتَّى رَدَّى النَّاسُ وَضَمُّوا بِعُطْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

فصل دوم

حضرت عمرؓ کا وصف حق گوئی

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تم نے حق گوئی کی زبان پر جاری کیا اور دل میں پیدا ہے (نزدی) اور ابو داؤد کی روایت میں جو ابو ذرؓ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ خداوند تم نے حق گوئی کی زبان پر رکھا ہے۔ اور وہ حق بات کہتا ہے۔

۵۷۸۵ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَفِي رِوَايَتَيْنِ أَبِي دَاوُدَ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ يَقُولُ بِهَا.

حضرت عمرؓ کی باتوں سے لوگوں کو سکینت و طمانیت ملتی تھی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ اس بات کو بعد از قیاس خیال نہیں کرتے تھے کہ سکینت و طمانیت عمرؓ کی زبان پر ہوتی ہے یعنی وہ جو بات کہتے ہیں اس سے سکون و اطمینان حاصل ہو جاتا ہے (نزدی)

۵۷۸۶ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنَّا نَعْبُدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ سِوَا ذَاكَ الْبَيِّهَاتِي فِي دَلَالِ الْبُؤَةِ.

حضرت عمرؓ کے اسلام کی دعائے نبویؐ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ تم اسلام کو عزت و عظمت نصیب فرما۔ ابو جہل بن ہشام کے ذریعہ یا عمر بن خطابؓ کے ذریعہ۔ اس دعا کے بعد صبح کو عمرؓ خطابتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کر لیا اور اسکے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علانیہ نماز پڑھی۔ (احمد ترمذی)

۵۷۸۷ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اعِزَّ إِلَى سَلَامٍ يَا أَبِي جَهْلٍ بِنْ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَصْبَحَ عُمَرُ قَعْدًا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْلَمَ ثُمَّ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ ظَاهِرًا رِوَاةُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت عمرؓ کی فضیلت و برتری

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز عمرؓ نے ابو بکرؓ سے کہا ہے

۵۷۸۸ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا

بہترین لوگوں کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکرؓ نے کہا عمرؓ نے تم نے مجھ کو اس خطاب سے مخاطب کیا ہے تو میں تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے آفتاب کسی ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمرؓ سے بہتر ہو۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے۔)

خَبَرَ النَّاسَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَلِكَ فَلَقَدْ مِمَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَأُطْلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ دَاةُ التَّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

حضرت عمرؓ کی انتہائی منقبت

حضرت عقبہ رضی بن عامرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔ (ترمذی)

۴۸۹ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَهْلُ التَّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ

حضرت عمرؓ کا وہ رعب و دبدبہ جس سے شیطان بھی خوفزدہ رہتا تھا

حضرت پریدہ رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ میں تشریف لے گئے تھے جب وہاں سے واپس آئے تو آپؐ کی خدمت میں ایک سیاہ (جشی) لڑکی حاضر ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے یہ نذرمانی سنی کہ جب آپؐ غزوہ سے کامیاب ہو کر واپس تشریف لائیں گے تو میں آپؐ کے سامنے دف بجا کر گاؤں گی۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر تو نے نذرمانی ہے تو دف بجا۔ چنانچہ اس لڑکی نے دف بجانا شروع کیا وہ دف بجا رہی تھی کہ ابو بکرؓ آگئے اور وہ دف بجاتی رہی پھر علیؓ آئے اور وہ دف بجاتی رہی، پھر عثمانؓ آئے اور وہ دف بجاتی رہی، پھر عمرؓ آئے تو اس لڑکی نے دف بجانا چھوڑ کر دف کو اپنی سرسویں نیچے رکھ لیا اور اس پر بیٹھ گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا: شیطان تم سے ڈرتا ہے وہاں شیطان سے مراد دف بجانے والی لڑکی ہے اس میں بیٹھا ہوا تھا اور یہ لڑکی دف بجا رہی تھی کہ ابو بکرؓ آئے اور یہ دف بجاتی رہی پھر علیؓ آئے اور وہ دف بجاتی رہی۔ پھر عثمانؓ آئے اور وہ دف بجانے میں مشغول رہی۔ اور پھر عمرؓ آئے تم کو دیکھتے ہی اس نے دف کو پھینک دیا۔

۴۹۰ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَارِيزِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَتُهُ سُودَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَاكَ اللَّهُ صَالِحًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتُ نَذَرْتُ فَأَضْرِبِي وَالْأَفْلاَ فَجَعَلْتُ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَالْقَتِ الدُّنْ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَيْفَ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتُ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّنْ سَادَاةُ التَّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

(ترمذی یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے)

۴۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صَبْيَانٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَذْفِرُ وَالصَّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ نَعَالِي فَأَنْظِرِي فَحُثْتُ كَوَضَعْتُ لِحْجِي عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ

جلال و کرامت

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے کہ ہم نے ایک غیر مفہوم سخت آواز سنی اور پھر بچوں کا شور و غل سنا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر کھڑے ہو گئے اور باہر تشریف لے جا کر دیکھا تو ایک حبشی عورت اچھل کود رہی تھی اور بچے اسکے گرد تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ عائشہ! ادھر آؤ تم بھی دیکھو۔ چنانچہ میں گئی اور آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو کر اپنی ٹھوڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاندھے پر رکھ لی اور میں نے کندھے اور سر کے درمیان سے اس عورت کو دیکھنا شروع کیا ٹھوڑی پر بعد رسول

۴۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صَبْيَانٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَذْفِرُ وَالصَّبْيَانُ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ نَعَالِي فَأَنْظِرِي فَحُثْتُ كَوَضَعْتُ لِحْجِي عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ

فَقَالَ لِي أَمَا شِيعَتْ أَمَا شِيعَتْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا
لَا نَظَرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَكَ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ فَارْتَضَى
النَّاسُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا نَظَرَ إِلَى شَيْءٍ طَيِّبٍ
الْجَنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرَّوْا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ
فَدَجَعْتُ سَادَاهُ التَّزْمِينَ وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ حَيْثُ عَرِيبٌ -

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ابھی دیکھنے سے جی نہیں بھرا بخیر تو میری جگہ آگئے
پھر یہی فرمایا اور میں نے ہر دفعہ یہی کہا کہ ابھی نہیں۔ اور اس سے میرا غنا و یہ مختار
کہ میں یہ معلوم کروں کہ رسول اللہ کے دل میں میرا کیا مرتبہ ہے اور مجھ سے کتنی
محبت ہے۔ اچانک عمرؓ آگئے اور جو لوگ کھڑے عورت کا تماشا دیکھ رہے تھے
وہ ان کو دیکھتے ہی ادھر ادھر یعنی منتشر و منتشر ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ انسانوں اور جنوں کے شیطان عمرؓ کے خوف
سے جھاگتے ہیں عائشہ کا بیان ہے کہ اسکے بعد میں واپس چلی آئی۔

(ترمذی، یہ حدیث حسن صحیح غریب)

فصل سوم موافقات عمرؓ

حضرت انسؓ اور ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ عمرؓ نے کہا کہ میں نے تین
باتوں میں اپنے پروردگار کی موافقت کی ہے چنانچہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ اگر مقام ابراہیم کو ہم طواف نماز کی جگہ مقرر کریں تو بہتر ہے
اس مشورہ کے موافق یہ آیت نازل ہوئی وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى (یعنی
مقرر کردہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ) پھر ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ سے یہ عرض کیا
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی بیویوں کے سامنے ہر قسم کے بھلے اور برے
آدئی آتے ہیں اگر آپ اپنی بیویوں کو پردہ میں رہنے کا حکم دیتے تو بہتر ہوتا۔
میرے اس مشورہ پر پردہ کی آیت نازل ہوئی۔ پھر ایک دفعہ یہ واقعہ پیش آیا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں (حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ) نے اتفاق
کیا رشک و رقابت کے جذبہ سے متاثر ہو کر میں نے آپ کی بیویوں کے اس
رشک کو دیکھ کر ان سے کہا۔ اے بیویو! اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تم کو طلاق دے
دیں تو امید ہے کہ آپ کا پروردگار تم سے بہتر بیویاں آپ کو بیسے گا میرے اس قول
کے مطابق خداوند تعالیٰ کی طرف سے آیت نازل ہوئی۔ اور ابن عمرؓ کی روایت
پر پردہ کے بارے میں۔ اور تیسرے بدر کے قیدیوں کی بابت۔

۴۹۲ عَنِ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ وَافَقْتُ
رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْنَا
مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَتَزَلَّتْ وَاتَّخَذْنَا
مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَقُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَى نِسَائِكَ الْبُرُؤُ الْفَاحِشُ
فَلَوْ أَمَرْتَهُنَّ يَتَخَبَّحْنَ فَتَزَلَّتْ أَيْنَا الْحِجَابُ
وَأَجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْغَيْبَةِ فَقُلْتُ عَسَى رَبُّنَا أَنْ طَلَقَكُنَّ
أَنْ يُبَدِّلَ لَهُ أَرْوَاحًا خَيْرًا مِنْكُنَّ فَتَزَلَّتْ
كَذَلِكَ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ
إِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي أَسَاوِي
بَدْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

وہ چار باتیں جن سے فاروقی اعظم کو خصوصی فضیلت حاصل ہوئی

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ عمر بن خطابؓ کو دوسرے
لوگوں پر چار خاص باتوں کے سبب فضیلت دی گئی ہے ایک تو جنگ بدر کے قیدیوں

۴۹۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فَضَّلَ النَّاسُ عُمَرَ بِنِ
الْحِطَابِ بِأَرْبَعٍ بَيْنَ كِبَرِ الْأَسَاوِي يُؤَمَّرُ بَدْرَ الْأَمْرِ

عدہ واقعہ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد بہت پسند تھا۔ ایک مرتبہ آپ کی بیوی حضرت زینب کے ہاں کہیں سے شہد آیا اور انہوں نے آپ کو بلایا اس روز وہاں آپ کو
دیر ہو گئی حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ نے مشورہ کیا کہ لنگے پاس حضور آئیں تو یہ کہا جائے کہ آپ کے منہ سے منایہ (ایک بدبودار گھاس) کی بو آتی ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ
نے اپنے اوپر شہد کو حرام کر لیا۔ یہ واقعہ سورہ تحریم میں مذکور ہے ۱۲۰۔ مترجم۔

يَقْتُلِهِمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُم مِّنْ عَذَابٍ عَظِيمٍ وَبَيَّنَّ كَرِ الْحِجَابِ أَمْرًا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنَاجِبَهُنَّ فَقَالَتْ لَهُ زَيْنَبُ وَإِنَّكَ عَلَيْنَا يَا ابْنَ الْخَطَابِ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ فِي بُيُوتِنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِّنْ دَرَاكِمٍ مِّنْ دَرَاهِمٍ عَرِيَّةٍ وَبَيَّنَّ عَرِيَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ آيِدِ الْإِسْلَامَ بِعَمَدٍ وَبِرَأْيِهِ فِي أَبِي بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ نَائِسٍ بَايَعَهُ -
(رَوَاهُ أَحْمَدُ)

کی بابت پیشورہ دینے کے سبب کہ ان کو قتل کر دیا جائے چنانچہ خداوند تعالیٰ نے انکے مشورہ کے مطابق یہ آیت نازل فرمائی لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُم مِّنْ عَذَابٍ عَظِيمٍ۔ یعنی اگر لوح محفوظ یا علم الہی میں یہ بات مقرر نہ ہوتی تو البتہ تم کو فدیہ لینے پر بڑا عذاب پہنچتا واقعہ یہ تھا کہ بدر کے قیدیوں کو فدیہ لیکر چھوڑ دیا گیا تھا اور حضرت عمرؓ کی رائے تھی کہ ان کو قتل کر دیا جائے اسی پر یہ آیت نازل ہوئی کہ اگر پہلے سے یہ بات نہ کھودی گئی ہوتی تو فدیہ لینے پر تم کو بڑا عذاب دیا جاتا، اور دوسرے پر وہ کے مشورہ کے سبب یعنی عمرؓ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو پردہ میں رہنے کا مشورہ دیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی زینبؓ نے سن کر کہا۔ اے خطاب کے بیٹے! تم پردہ میں رہنے کا حکم دیتے ہو حالانکہ ہمارے گھر میں بھی نازل ہوتی ہے، اس پر خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِّنْ دَرَاكِمٍ یعنی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو اور میرے عمرؓ اس دعا کے سبب فضیلت دی گئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق میں اس طرح مانگی تھی کہ اے اللہ تعالیٰ! اسلام کو عمرؓ کے ذریعہ تقویت پہنچا اور جو تھے اس اجتہاد کے سبب جو عمرؓ نے ابو بکرؓ کی خلافت کی بابت کیا تھا اور سب سے پہلے ابو بکرؓ کی خلافت پر بیعت کی تھی۔

(احمد)

حضرت عمرؓ جنت میں بلند ترین مقام پائیں گے

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ شخص میری امت میں جنت کے اندر بہت بلند مرتبہ والا ہے ابو سعیدؓ راوی کا بیان ہے کہ ہماری رائے میں وہ شخص جس کا ذکر رسول اللہ نے فرمایا ہے عمرؓ خطابؓ تھے اور جب تک انہوں نے وفات پائی ہمارا خیال یہی رہا۔
(ابن ماجہ)

۵۹۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ الرَّجُلُ أَسْرَفَ أُمَّتِي دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَرَى ذَاكَ الرَّجُلَ إِلَّا عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتَّى مَضَى بِسَبِيلِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ -

نیک کاموں میں سب سے زیادہ سرگرم کار تھے

اسلم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے حضرت عمرؓ کے حالاً مجھ سے دریافت کئے چنانچہ میں نے عرض کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد میں نے عمرؓ سے زیادہ کسی کو نیک کاموں کی کوشش کرنا اور نیک کام کرنا نہیں دیکھا یہاں تک کہ عمرؓ آخر عمر کو پہنچے۔
(بخاری)

۵۹۵ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ بَعْضَ شَأْنٍ يَبْعَثُنِي عَنْهُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جِبْنٍ فَنُصِّحَ كَانَ أَجَدًا وَأَجُودَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

دین و ملت کی غم گساری

حضرت مسور بن مخرمہؓ کہتے ہیں کہ جب عمرؓ کو زخمی کیا گیا تو انہوں نے تکلیف کا اظہار کیا۔ ابن عباسؓ نے ان کے مزاج فزع کرنے پر ان کو گویا طاعت کرنے جوئے کہا۔ امیر المؤمنینؓ ابیہ اظہار تکلیف آپ کی شان کے نمایاں نہیں ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہے اور آپ کی صحبت بہت اچھی ہی ہے پھر جب رسول اللہ آپ سے رخصت ہونے پر حضور

۵۹۶ عَنْ الْمُسَوْرِيِّ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ لَمَّا طَعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْتِي لَمْ يَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا كُلُّ ذَٰلِكَ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْنَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ

فَاحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ ثُمَّ فَارَقَكَ وَهُوَ عِنْدَكَ رَاضٍ ثُمَّ صَحِبْتَ السُّلَيْمِيْنَ فَاحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ وَلَكِنْ فَارَقْتَهُمْ لِنَفَارِقَتِهِمْ وَهُمْ عِنْدَكَ رَاضُونَ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرِيْضَاءُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ مِّنْ اللَّهِ مِنْ رَّبِّهَا عَلَى وَآمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاءُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنْ مِّنْ اللَّهِ مِنْ رَّبِّهَا عَلَى وَآمَّا مَا تَذِي مِنْ جَزَعِيْ فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَمِنْ أَجْلِ أَصْحَابِكَ وَاللَّهُ لَوَ أَنْ لِّيْ طَلَاعِ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَا تُنْدَابُ فِيْهَا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت خوش اور راضی تھے۔ پھر آپ ابو بکرؓ کی صحبت میں رہے اور ان کے ساتھ بھی آپ کی صحبت بہت اچھی رہی۔ پھر جب آپ سے جدا ہوئے تو آپ کے وہ بھی خوش اور راضی تھے۔ پھر اپنے ایام خلافت میں آپ مسلمانوں کی صحبت میں رہے اور ان کے ساتھ بھی آپ کی صحبت خوب رہی اب اگر آپ مسلمانوں سے جدا ہوں گے تو مسلمان آپ سے راضی اور خوش ہوں گے۔ عمرؓ نے یہ سن کر کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا جو ذکر کیا ہے اور آپ کے راضی اور خوش رخصت ہونے کا تو یہ ایک خدا کا احسان ہے جو خدا نے مجھ پر کیا ہے۔ پھر ابو بکرؓ کی صحبت اور خوشنودی کا تم نے جو ذکر کیا ہے وہ بھی مجھ پر خدا ہی کا ایک احسان ہے اور اب جو تم مجھ کو جزع و فزع کرتے دیکھ رہے ہو وہ تمہارے اور تمہارے دوستوں کے سبب سے ہے یعنی اس خوف سے کہ میرے بعد کہیں تم فتنہ میں مبتلا نہ ہو جاؤ (قسم ہے خدا کی! اگر میرے پاس زمین بھر سونا ہوتا تو عذاب الہی کے بدلے میں اس کو قربان کر دیتا اس سے پہلے کہ میں خدا کو یا اس کے عذاب کو دیکھوں۔ (بخاری)

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے مشترک مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

ابو بکرؓ و عمرؓ ایمان و یقین کے سب سے بہترین مقام پر فائز تھے

حضرت ابو بکرؓ یہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص ایک گائے کو ہانے لے چلا جا رہا تھا جب شخص بھٹک گیا تو گائے کے اوپر سوار ہو گیا گائے نے اس سے کہا ہم کو اس کام (یعنی سواری) کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ کاشتکاری کے کاموں کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے اس واقعہ پر اظہار تعجب کیا اور کہا سبحان اللہ گائے بولتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں اس پر رگائے کے بولنے پر ایمان لاتا ہوں اور ابو بکرؓ و عمرؓ بھی ایمان لاتے ہیں۔ اور اس وقت ابو بکرؓ و عمرؓ وہاں موجود نہ تھے۔ اور حضورؐ نے فرمایا کہ ایک شخص اپنی بکریوں کے یوڑ میں تھا کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری پر حمل کیا اور اس کو اٹھالے گیا پھر بکری کا مالک ہاں پہنچا اور بھیڑیے سے بکری کو چھین لیا۔ بھیڑیے نے چرواہے سے کہا اس بکری کا سب کے دل کون محافظ ہو گا کہ اس روز میرے سوا

۵۹۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً إِذْ أَعْيَى فَدَرَكَهَا فَقَالَتْ إِنَّا لَمْ نَخْلُقْ لِهَذَا إِلَّا مَا خَلَقْنَا لِحِرَاتِنَا الْأَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ بَقَرَةٌ تَكَلِّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَدْمِنُ بِهَا أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هَذَا ثُمَّ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ فِي غَنَجٍ لَهُ إِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلَى شَاظٍ مِنْهَا فَآخَذَهَا فَأَدْرَكَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ أَدْمِنُ

بہا اَنَا وَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا شَرٌّ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔
بکری کا چرانے والا کوئی نہ ہوگا۔ لوگوں نے یہ واقعہ سن کر کہا۔ سبحان اللہ!
بھڑیا اور بات کرنا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں اور ابوبکرؓ و عمرؓ اس پر
ایمان لائے ہیں اور اس نعت ابوبکرؓ و عمرؓ وہاں موجود نہ تھے (بخاری و مسلم)

قدم قدم کے ساتھی اور شریک

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں لوگوں کے درمیان تھا کہ
لوگوں نے عمرؓ کے لئے دعا دینا شروع کی یعنی ان کی وفات کے دن اس وقت
عمرؓ کی نفس کو نہلانے کے لئے تخت پر رکھا گیا تھا پھر میں کھڑا ہوا تھا کہ
ایک شخص میرے پیچھے آیا اور اپنی کہنی میرے ہونڈھے پر رکھ کر کہنا شروع
کیا عمرؓ خدا تم پر رحم فرمائے مجھ کو امید ہے کہ خداوند تعالیٰ تم کو تمہارے
دونوں دوستوں (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ) کے پاس پہنچا دے
گا (یعنی نبیوں کو ایک جگہ کر دے گا) اسلئے کہ میں نے اکثر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میں تھا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور میں گیا اور ابوبکرؓ
اور عمرؓ اور میں اہل ہوا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور میں نکلا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ
یعنی آپ اپنے ہر کام اور فعل میں انکو شریک رکھتے تھے میں نے پیچھے ہٹ کر
دیکھا۔ تو وہ کہنے والے علی بن ابی طالب تھے۔ (بخاری و مسلم)

۵۹۸ھ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ
قَدَّعُوا اللّٰهَ لِعُمَرَ وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ اِذَا رَجُلٌ
مِّنْ خَلْفِي قَدْ وُضِعَ مِرْفَقُهُ عَلٰی مَنْكِبِيْ يَقُوْلُ
يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اِنِّيْ لَاسْرَجُوْا اَنْ يَّجْعَلَكَ اللّٰهُ
مَعَ صَاحِبَيْكَ لِاِنِّيْ كَثِيْرًا مَّا كُنْتُ اَسْمَعُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
كُنْتُ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرُ وَاَنْطَلَقْتُ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ
وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
فَاَلْتَقَيْتُ فَاِذَا عَلِيُّ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ مُّتَّفَقٌ
عَلَيْہِ۔

فصل دوم

ابوبکرؓ و عمرؓ علیین میں بلند ترین مقام پر ہوں گے

حضرت ابوسعید خدریؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ بہشت کے اندر جنتی علیین (بلند ترین جگہ) کو اس طرح دیکھیں
گے جس طرح تم آسمان کے کنارے میں روشن ستارہ کو دیکھتے ہو
اور ابوبکرؓ و عمرؓ علیین والوں میں سے ہیں (یعنی جنت کے اندر وہ مقام
علیین میں آئیں گے) بلکہ وہ اس درجہ سے بھی بڑھ گئے۔

۵۹۹ھ عَنْ ابِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَوْنَ
اَهْلَ عَلِيَيْنَ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّارِيَّ
فِيْ اَفْقِ السَّمَاءِ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَاَنْعَبَا
رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السَّنَةِ وَرَوٰى نَحْوَهُ ابُو دَاوُدَ
التِّرْمِذِيُّ وَاَبْنُ مَاجَةَ۔

(شرح السنۃ)

اہل جنت کے سردار

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
جنت کے اندر اگلے پچھلے جس قدر اہل جنت کے لوگ ہونگے ان سب کے
سردار ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے (ان کے سردار نہ
ہونگے) ترمذی۔ ابن ماجہ نے اسے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔

۶۰۰ھ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا الْاَهْلِ الْجَنَّةِ
مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيَّيْنِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ۔

ابوبکرؓ و عمرؓ کی خلافت حکم نبویؐ کے مطابق تھی

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
میں نہیں جانتا کہ کب تمہارے درمیان رہیں پس تم میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ

۶۰۱ھ وَعَنْ حَذِيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْہِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا بَقَايُ فَيَكُمُ فَاتَّقُوا

يَا كَذِبِينَ مِنْ بَعْدِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَادَاةُ التِّرْمِذِيِّ -
کی اقتدار و متابعت کرد۔ (ترمذی)

ایک اور خصوصیت

۵۸۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ لَمْ يَرَفُ أَحَدًا رَأْسَهُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ كَأَنَّهُمَا يَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ وَيَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا سَادَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -
حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لائے تو سوائے ابوبکرؓ و عمرؓ کے کوئی شخص سر کو نہیں اٹھا سکتا تھا یہ دونوں آپ کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے اور رسول اللہؐ کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

قیامت کے دن ابوبکرؓ و عمرؓ آنحضرتؐ کے ساتھ اٹھیں گے

۵۸۳ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُ هُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَبْيَدِيهِمَا فَقَالَ هَكَذَا أُنَبِّئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ -
حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ تشریف سے نکل کر مسجد میں اس طرح تشریف لائے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ آپ کے دائیں بائیں تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا: قیامت کے روز ہم اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

خصوصی حیثیت و اہمیت

۵۸۴ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْظَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هَذَا ابْنُ السَّمْعَةِ وَالْبَصَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا -
حضرت عبداللہ بن حنظلؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو دیکھ کر فرمایا یہ دونوں (مسلمانوں کیلئے) بمنزلہ کان اور آنکھ کے ہیں ترمذی نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

وزراء رسالت

۵۸۵ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا مِنْ نَبِيِّ الْأَوَّلَةِ وَزَيْرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَزَيْرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَقَا وَزَيْرِيكَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ نَجْرَانُ بَيْلٌ وَمِيكَائِيلُ وَآمَارُ وَزَيْرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -
حضرت ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے دو وزیر آسمان کے اور دو وزیر زمین کے نہ ہوں میرے دو وزیر آسمان کے جبریل اور میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین کے دو وزیر ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں۔ (ترمذی)

خلافت نبوت ابوبکرؓ و عمرؓ پر منتہی

۵۸۶ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُكَ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوَزَنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَدَرَجَتْ أَنْتَ وَوَزَنَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَدَرَجَ أَبُو بَكْرٍ وَوَزَنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَدَرَجَ عُمَرُ ثُمَّ رَفَعَ الْمِيزَانَ فَاسْتَاءَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْنِي نِسَاءَهُ ذَلِكَ فَقَالَ خَلَا نَتُّ نُبُوَّةَ شَعْرِي يُؤْتِي اللَّهُ الْمُلْكَ مَنْ يَشَاءُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ -
حضرت ابوبکرؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک نواز و آسمان سے اتری ہے اس نواز میں آپ کو اور ابوبکرؓ کو تو لا گیا تو آپ کا وزن زیادہ سہا پھر ابوبکرؓ اور عمرؓ کو تو لا گیا تو ابوبکرؓ کا وزن زیادہ رہا پھر عمرؓ اور عثمانؓ کو تو لا گیا تو عمرؓ کا وزن زیادہ رہا پھر نواز کو اٹھا لیا گیا اس خواب کو سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہو گئے یعنی اس خواب کے پھر بخیرہ اور غمگین بنا دیا پھر آپؐ فرمایا تو نے جو دیکھا ہے یہ خلافت نبوت ہے (یعنی حضرت عمرؓ تک خلافت نبوت ہے) اس کے بعد خداوند تعالیٰ جس کو چاہے گا ملک عطا فرمائے گا۔ (ترمذی)

۵۸۰۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضْجِعًا فِي بَيْتِهِ كَأَنَّهُ يَشْفَعُ عَنْ خَدَّيْهِ أَوْ سَاقِيهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأَذِنَ لَهُ رَهْوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَخَدَّثَتْ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَخَدَّثَتْ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَوَى ثِيَابَهُ فَلَمَّا خَدَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تَبَالِهْ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تَبَالِهْ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسَتْ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ أَلَا اسْتَحْيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِي

مِنْهُ اَللّٰهُ لِيَكُوْنُوْا فِيْ رَاٰيَةٍ قَالِ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ وَاِنِّيْ خَشِيتُ اَنْ اَذِنْتُ لَهٗ عَلٰى زِيْلِكَ الْحَالَةِ اَنْ لَا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِيْ حَاجَتِهِ نَقَاهُ مُسْلِحًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ عثمانؓ نہ جیاد آدمی ہے مجھ کو یہ خیال ہوا کہ اگر اسی حالت میں ان کو بلاؤں تو وہ جیاد و شرم سے کہیں واپس چلے نہ جائیں اور جو کچھ ان کو کہنا ہے وہ نہ کہہ سکیں۔ (مسلم)

فصل دوم

حضرت عثمانؓ کے رشتہ جنت میں

حضرت طلحہ بن عبید اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ہر نبی کا ایک نیک ہوتا ہے اور میرا نیک (جنت میں) عثمانؓ ہے (ترمذی) ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے روایت کیا اور ترمذی نے کہا یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد قوی نہیں ہے اور یہ منقطع ہے۔ (ترمذی)

۵۸۰ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ نَبِيٍّ رَافِقٌ وَرَفِيقِيْ بَعِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ۔

راہ خدائیں مالی ایشیا

حضرت عبدالرحمن بن خبابؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ حبشہ عسکر کی مدد کیلئے لوگوں کو جوش دلا رہے تھے عثمانؓ آپ کے پر جوش الفاظ سن کر کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں سوانٹ معجھولوں اور کجاؤں کے خدا کی راہ میں پیش کر دینا اسکے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سامان لشکر کی طرف لوگوں کو متوجہ کیا اور امداد کی رغبت دلائی عثمانؓ پھر کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! دو سوانٹ معجھولہ سامان کے خدا کی راہ میں نذر کر دوں گا اس کے بعد آپ نے لوگوں کو سامان کی دستی و فراہمی کی طرف پھر توجہ اور رغبت دلائی اور عثمانؓ نے پھر کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں سوانٹ معجھولوں اور کجاؤں کے خدا کی راہ میں پیش حاضر کر دوں گا (یہ سب ملکر چھ سوانٹ ہوئے) پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترنے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اب عثمانؓ کو وہ چیز نقصان نہ پہنچائے گی جو اسکے بعد کریں گے اب عثمانؓ کو وہ مل کوئی نقصان نہیں پہنچایا جو اسکے بعد کریں گے (یعنی انہی بیکی آئندہ کی تمام برائیوں کا کفارہ ہوگی) اور کوئی برائی ان کو ضرر نہ پہنچائے گی۔ (ترمذی)

۵۸۱ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخُتُّ عَلَى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَى فَاَتَهُ بِعَبْدٍ يَّا حَلَّاسَهَا وَاَقْتَنَابَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَى ثَلَاثَةِ بَعِيرٍ يَّا حَلَّاسَهَا وَاَقْتَنَابَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَاَنَا سَآءُ اَبْنَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

ایشیا عثمان

حضرت عبدالرحمن بن عمروؓ کہتے ہیں کہ عثمانؓ عسکر کی تیاری کے زمانہ میں ایک ہزار دینار اپنے کرتے کی آستین میں بھر کر لائے اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں ڈال دیا میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان دیناروں کو اپنی گود میں الٹ پٹ کر دیکھتے جاتے تھے اور فرماتے

۵۸۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِ دِينَارٍ فِي كُمِهِ حِينَ جَمَعَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَنَشَرَهَا فِي حُجْرَةٍ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا

عہ عسکر تنگی کو کہتے ہیں جن زمانہ میں یہ لشکر اپنے تیار کیا تھا وہ زمانہ سخت تنگی کا تھا اس لئے اس لشکر کا نام حبشہ عسکر ہو گیا۔ یہ لشکر جنگ بنو ک کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ ۱۲۔ مترجم۔

فِي حَجْرَةٍ وَهُوَ يَقُولُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ
الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ سَأَاكَ أَحَدٌ۔

جاتے تھے آج کے بعد عثمانؓ کو کوئی بُرا عمل کرینگے (یعنی کوئی گناہ) وہ ان کو
ضرر نہ پہنچائے گا۔ دو مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔ (احمد)

حضرت عثمانؓ کی ایک فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت
رضوان کا حکم دیا اس وقت عثمانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کی حیثیت سے مکہ
گئے ہوئے تھے لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی بیعت کر لی
و جب سب بیعت کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عثمانؓ رضی اللہ عنہ اور
خدا کے رسول کے کام پر گئے ہوئے ہیں۔ پھر اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ
پر مارا (یعنی عثمانؓ رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیعت کی) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہاتھ عثمانؓ رضی اللہ عنہ کے لئے بہتر تھا۔ ان ہاتھوں سے جنہوں نے اپنے ہاتھوں
سے اپنے لئے بیعت کی تھی۔ (ترمذی)

باغیوں سے جرات مندانہ خطاب

ثمامہ بن حزن قشیریؓ کہتے ہیں کہ میں عثمانؓ کے گھر میں اس وقت حاضر
ہو جب کہ باغیوں نے اس کا محاصرہ کر رکھا تھا حضرت عثمانؓ گھر کے اندر
سے کوٹھے پر آئے اور نیچے جھانک کر ان لوگوں سے جو ان کو قتل
کرنا چاہتے تھے مخاطب کر کے کہا۔ میں خدا اور اسلام کا واسطہ دے
کرتم سے یہ دریافت کرنا ہوں کہ تم کو یہ بات تو معلوم ہوگی کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے ہیں اس وقت
مدینہ میں رومہ کے کنوئیں کے سوا میٹھے پانی کا کوئی کنواں نہ تھا۔ رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا کون شخص ہے جو رومہ کے کنوئیں کو خریدے اور
اپنے ڈول کو مسلمانوں کے ڈولوں کے ساتھ کنوئیں میں ڈالے (یعنی پھر اسکو
وقف کر دے) اس ثواب کے بدلے میں جو خریدنے والے کو جنت میں
ملے گا۔ میں نے اس کنوئیں کو اپنے خالص اور ذاتی مال سے خرید کیا اور
آج تم اس کنوئیں کا پانی پینے سے مجھ کو روکتے ہو یہاں تک کہ میں کھاری
پانی پی رہا ہوں۔ لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ ہم جانتے ہیں۔ اے امیر تم ہم اس
سے واقف ہیں پھر آپ نے فرمایا میں تم سے خدا اور اسلام کا واسطہ دلا کر
پوچھتا ہوں کہ کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ جب مدینہ کی مسجد نمازیوں کی زیادتی کی سبب
تنگ ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص ہے جو غلامانہ شخص کی اولاد
کی زمین کو خریدے اور مسجد میں اس زمین کو شامل کر کے مسجد میں وسعت پیدا کر دے
اس ثواب کے بدلے میں جو اس کو جنت میں ملے گا۔ میں نے اس زمین کو
اپنے خالص اور ذاتی مال سے خرید کیا (اور مسجد میں شامل کر دیا) آج

۵۸۱۳ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْعَةِ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فَبَايَعَ
النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ
فَضْمًا بَ يَأْخُذُ يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَكَانَتْ يَدُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خِيْلًا مِّنْ
أَيْدِيهِمْ لِأَنفُسِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۱۴ وَعَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقَشِيرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ
الدَّارِجِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أُنْشِدُكُمْ
اللَّهُ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ
بِهَا مَاءٌ يَسْتَعْدَبُ غَيْرَ بَدْرُومَةٍ فَقَالَ مَن
لِيَشْتَرِيَ بَدْرُومَةً يَجْعَلُ دَلْوَةً مَعَهُ وَلَا يَزَالُ
الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُمْ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا
مِنْ صُلَيْبٍ مَالِي وَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْنَعُونَنِي
أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللَّهُمَّ
نَعَمْ فَقَالَ أُنْشِدُكُمْ اللَّهُ وَالْإِسْلَامَ هَلْ
تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ لِيَشْتَرِيَ بُقْعَةً أَلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا
فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ
فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلَيْبٍ مَالِي فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ
تَمْنَعُونَنِي أَنْ أَصِلَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوا
اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أُنْشِدُكُمْ اللَّهُ وَالْإِسْلَامَ
هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسَّةِ
مِنْ مَالِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أُنْشِدُكُمْ

اللَّهُ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى شَيْبٍ مَكَتٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَآلُ فَخْرٍ كَرَّ الْجَبَلُ حَتَّى نَسَا قَطَطَ حِجَارَتِنَا بِالْحَضِيضِ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ قَالَ اسْكُنْ شَيْبًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدَائِقُ وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِيدًا وَآدَابُ الْكَعْبَتَيْنِ إِنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا سَادَةً التَّيْمَنِيَّ وَالنَّسَائِيَّ وَالْدَّارِقُطْنِيَّ.

تم مجھ کو اس مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے روکتے ہو۔ لوگوں نے کہا۔ ہاں۔ اے اشتر تم ہم اس سے واقف ہیں۔ پھر عثمان بنہ نے فرمایا میں تم سے بحق خدا و اسلام دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم اس سے واقف ہو کہ میں نے جیش عسرة کے سامان کو اپنے مال سے درست کیا۔ لوگوں نے کہا اے اشتر ہم اس سے واقف ہیں۔ پھر عثمان بنہ نے کہا میں تم کو خدا اور اسلام کا واسطہ دیتا ہوں اور یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا تم اس سے آگاہ ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مکہ کی پہاڑی بنیر پر کھڑے تھے اور آپ کے ہمراہ ابو بکرؓ، عمرؓ اور میں بھی تھے پہاڑ نے آپ کے وجود باوجود کو اپنے اوپر دیکھ کر خوشی سے حرکت کرنا شروع کی (یعنی جوش مسرت سے ہلنے لگا) یہاں تک کہ اس کے پتھر زمین پر گر گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ پر ایک ٹھوکر ماری اور فرمایا۔ اے بنیر تجھ پر حرکت نہ کر تیرے اوپر ایک نبی ہے۔ ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں لوگوں نے کہا اے اللہ تعالیٰ! یہ صحیح ہے۔ عثمان بنہ نے کہا۔ اللہ اکبر! لوگوں نے سچی گواہی دی اور قسم ہے پروردگار کعبہ کی کہ میں شہید ہوں تین مرتبہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے۔

(ترمذی۔ نسائی۔ دارقطنی)

راست روی کی پیشین گوئی

حضرت مرد بن کعب کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتنوں کا ذکر فرماتے سنا اور انکو بہت قریب بتایا آپ یہ فرماتے تھے کہ ایک شخص سر پر کپڑا ڈالے اُدھر سے گزرا۔ آپ نے اس کو دیکھ کر فرمایا یہ شخص ان ایام میں راہ راست پر ہوگا۔ مرد بن کعب کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ سنکر میں اٹھا اور اس کی طرف گیا۔ دیکھا فودہ عثمان بنہ تھے پھر میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا منہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کیا اور پوچھا کیا یہ شخص ان فتنوں میں راہ راست پر ہوگا آپ نے فرمایا ہاں (ترمذی ابن ماجہ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۵۱۵۰ وَعَنْ مُرَّةِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَ مَا تَمَرَّجُلُ مُقْتَنِعٌ فِي تَوْبٍ فَقَالَ هَذَا يَوْمٌ مَبِينٌ عَلَى الْهُدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ قَالَ فَأَتَيْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ نَعَمْ سَادَةً التَّيْمَنِيَّ وَابْنِ مَاجَةَ وَقَالَ التَّيْمَنِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

خلافت کی پیشین گوئی اور منصب خلافت سے دستبردار نہ ہونے کی ہدایت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا شاید کہ خداوند تم مجھ کو ایک قمیص پہنائے (یعنی خلافت عطا فرمائے) پھر اگر لوگ تجھ سے مطالبہ کریں کہ تو اس قمیص کو اتار ڈال۔ تو ان کی خواہش سے اس قمیص کو نہ اتارنا (یعنی خلافت کو ترک نہ کرنا) ابن ماجہ ترمذی کہتے ہیں اس حدیث میں طویل قصہ ہے۔

۵۱۶۰ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّمَا نَعَلُ اللَّهُ يُقْبِصُكَ قَبِيصًا فَإِنِ آتَاكَ عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعْهُ لَهُمْ نَوَاةُ التَّيْمَنِيَّ وَابْنِ مَاجَةَ وَقَالَ التَّيْمَنِيُّ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ.

مظلومانہ شہادت کی پیشین گوئی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اس فتنہ میں یہ شخص ظلم سے قتل کیا جائے گا۔ یہ کہہ

۵۱۶۰ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ هَذَا فِيهَا

مُطَلُّوًا لِعُثْمَانَ رَدَاكَ التَّوْمِيذِي وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اسْتَأْدَا۔
 سر آپ نے عثمان کی طرف اشارہ فرمایا۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث بلحاظ سند حسن غریب ہے۔

ارشاد نبویؐ کی تعمیل میں صبر و تحمل کا دامن پکڑے رہے۔

ابو سہلہ رضی کہتے ہیں کہ مجھ سے عثمانؓ نے اس روز جس روز کہ انکو شہید کیا گیا ہے کہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک وصیت کی تھی دینی ہی کہتا تھا کہ خلافت کو ترک نہ کرنا اور میں اس وصیت پر صبر کرنے والا ہوں یا اس ظلم و ستم پر صبر کرنا ہوں جو پیش آئے ہیں (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)

۵۸۱۸ وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ قَالَ قَالَ لِي عُثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَهَدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَأَنَا صَابِرٌ عَلَيْهِ رَدَاكَ التَّوْمِيذِي وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

فصل سوم

منہ الفین عثمان کو ابن عمرؓ کا مسکت کا جواب

عثمان بن عبد اللہ بن مویہؓ کہتے ہیں کہ ایک مصری شخص حج کے ارادہ سے آیا اس نے ایک جگہ ایک جماعت کو بیٹھے دیکھ کر پوچھا۔ یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا۔ یہ قریش ہیں۔ اس نے پوچھا ان کا شیخ کون ہے۔ لوگوں نے کہا۔ عبد اللہ بن عمر۔ اس شخص نے ابن عمرؓ کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ ابن عمر! میں تم سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ تم اس کا جواب دو۔ کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ عثمانؓ اہل جنگ میں بھاگ گئے تھے (یعنی احد کی جنگ میں بھاگ کھڑے ہوئے تھے) ابن عمرؓ نے کہا۔ ہاں ایسا ہی ہوا تھا۔ پھر اس شخص نے پوچھا۔ تم کو معلوم ہے عثمانؓ بدر کے معرکہ سے غائب تھے اور جنگ بدر میں شریک نہ ہوئے تھے۔ ابن عمرؓ نے کہا۔ ہاں وہ بدر کے معرکہ میں موجود نہ تھے۔ پھر اس شخص نے پوچھا۔ تم کو معلوم ہے عثمانؓ بیعت رضوان میں بھی شریک نہ تھے اور اس موقع پر بھی غائب تھے۔ ابن عمرؓ نے کہا۔ ہاں وہ بیعت رضوان میں بھی شامل نہ تھے۔ اس شخص نے ابن عمرؓ سے تینوں باتوں کی تصدیق سن کر اشرار کہا۔ ابن عمرؓ نے اس سے کہا ادھر آ میں تجھ سے حقیقت حال بیان کروں احد کے دن عثمانؓ کا بھاگ جانا اس کے متعلق یہ کہتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ نے ان کے اس قصور کو معاف فرمادیا جیسا کہ قرآن مجید میں اس کے متعلق یہ آیت ہے۔

۱۸۱۹ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ يُبِيدُ حَجَّ الْبَيْتِ نَرَايَ تَوَّماً جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْقَوْمُ قَالُوا هَؤُلَاءِ قُرَيْشٌ قَالَ فَمَنِ الشَّيْخِ فِيهِمْ قَالُوا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ يَا ابْنَ عُمَرَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ وَخَدَّيْ ثَنِي هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ قَرِيبٌ مِنْ أَحَدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ تَغْيِبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ تَغْيِبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ تَعَالِ أُبَيِّنْ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أَحَدٍ فَاشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّا كَانَتْ تَحْتَهُ رَقِيبَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَأَنَّكَ مَرِضَةٌ فَقَالَ لَمَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَمِثْلَهُ وَأَمَّا تَغْيِبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعْرَبَ بَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَأَنَّكَ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ ذَهَابِ عُثْمَانَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةُ الْيَمَنِ هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَصَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ وَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ

اور بدر کے دن عثمانؓ کا غائب ہونا اس کا واقعہ یہ ہے کہ حضرت زبیرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اور عثمانؓ کی بیوی اس زمانہ میں بیمار تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو ان کی خبر گیری کے لئے مدینہ میں چھوڑ دیا تھا اور فرمایا تھا کہ عثمانؓ کو بدر میں حاضر ہونے والوں میں سے ایک شخص کا ثواب ملے گا

عُمَرَاذُ هَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ سَرَاةَ الْبُخَارِيِّ۔ اور مال غنیمت میں سے بھی ایک شخص کا حصہ ملے گا اب رہا بیعت رضوان سے عثمان کا غائب ہونا۔ اس کی وجہ یہ کہ اگر مکہ میں عثمان رضی سے زیادہ ہر دل عزیز و باعزت کوئی شخص ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کو مکہ روانہ فرماتے لیکن چونکہ عثمان رضی سے زیادہ باعزت اور ہر دلعزیز مکہ والوں کی نظر میں کوئی شخص نہ تھا اس لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کو مکہ روانہ کیا تاکہ وہ کفار مکہ سے آپ کی جانب سے گفتگو کریں چنانچہ عثمان رضی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مکہ چلے گئے اور ان کی عدم موجودگی میں بیعت رضوان کا واقعہ پیش آیا۔ اور بیعت رضوان کے وقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دامنے ہاتھ کو اٹھا کر کہا۔ یہ عثمان رضی کا ہاتھ ہے۔ پھر اس ہاتھ کو اپنے دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا اور یہ عثمان کی بیعت ہے اس کے بعد ان عمر نے کہا تو میرے اس بیان کو لے جا جو ابھی میں نے تیرے سامنے دیا ہے یہی بیان تیرے سوالات کا مکمل اور ثنائی جواب ہے۔

(بخاری)

جان دے دی مگر آنحضرت کی وصیت سے انحراف نہیں کیا

۵۸۲۰ وَعَنْ أَبِي سَهْلَةَ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَيِّرُ إِلَى عُثْمَانَ دَلُونُ عُثْمَانَ يَتَغَيَّرُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الدَّارِ قُلْنَا أَلَا نَقَاتِلُ قَالَ لَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ إِلَيَّ أَمْرًا فَإِنَّا صَابِرٌ نَفْسِي عَلَيْهِ۔ حضرت عثمان رضی کے آزاد کردہ غلام ابو سہلہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی سے چپکے چپکے باتیں کر رہے تھے اور ان باتوں کو سن کر عثمان رضی کے چہرہ کا رنگ متغیر ہونا جاتا تھا۔ پھر جب وہ دن ہوا جبکہ عثمان رضی کو انکے گھر میں لوگوں نے گھیر لیا تو ہم نے عثمان رضی سے کہا کہ ہم ان لوگوں سے رہیں تو عثمان رضی نے کہا کہ نہیں اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وصیت کی ہے اور میں اس پر صابر و شاکر ہوں۔ (بیہقی)

عثمان رضی کی اطاعت کا حکم نبویؐ

۵۸۲۱ وَعَنْ أَبِي حَبِيبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ فِيهَا وَأَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُسْنِدُ عَنْ عُثْمَانَ فِي كَلَامِهِ فَإِذَا ذُنُوبُنَا نَقَامُ فَحَمْدُ اللَّهِ وَاشْتِاقِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّكُمْ سَتُلْقَوْنَ بَعْدِي فِتْنَةً وَ اخْتِلَافًا وَقَالَ اخْتِلَافًا وَفِتْنَةً فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنْ لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدَوْنَا مَرْنَاهَا قَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَمِيرِ وَاصْبَاهَا وَهُوَ يُشِيرُ إِلَيَّ عُثْمَانَ بِذَلِكَ سَأَدَا هُبَا الْبَيْرُ هَقِي فِي دَلِيلِ النُّبُوَّةِ۔ ابو حبیبہ رضی کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی کے مکان میں داخل ہوا جب کہ لوگوں نے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا اور عثمان رضی محصور تھے میں نے سنا کہ ابو ہریرہ رضی عثمان رضی سے کچھ کہنے کی اجازت مانگ رہے ہیں عثمان رضی نے ان کو اجازت دے دی۔ اور ابو ہریرہ رضی نے کھڑے ہو کر ادل خدا کی حمد و ثنا کہا اور پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد تم فتنوں اور اختلافات باہمی سے دوچار ہو گے (یعنی ان کے ذریعہ تمہاری آزمائش کی جائے گی یہ سن کر ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! اس وقت ہم کس کی متابعت کریں یا یہ کہ اس زمانے میں ہم کو آپ کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ امیر اور ان کے دوستوں کی اطاعت تم پر لازم ہے امیر کا لفظ فرماتے ہوئے آپ عثمان رضی کی طرف اشارہ فرمایا۔ (بیہقی)

بَابُ مَنَاقِبِ هُوَ آءِ الثَّلَاثَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ حضرت ابو بکر عمر عثمان رضی اللہ عنہم کے مشترکہ مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید

۵۸۲۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أَحَدًا أَوَّابًا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَ بِأُذُنِهِ فَقَالَ أَتُبْتُ أَحَدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ رِذَاءُ الْبَخَارِيِّ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہ ابو بکر، عمر، عثمان کوہ احد پر چڑھے احد حرکت کرنے لگا دیکھتے ہوئے مسرت میں جھومنے لگا آپ نے اپنے احد پر ایک ٹھوکر لگائی اور فرمایا احد ابھڑ جا تیرے پر ایک نبی ہے، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری)

تینوں کو جنت کی بشارت

۵۸۲۳ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَنَا وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحَتْ لَنَا فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهُ بِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبِّدَ اللَّهُ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحَتْ لَهُ فَإِذَا عُمَرُ فَخَبَّرْتُهُ بِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبِّدَ اللَّهُ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِي افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَخَبَّرْتُهُ بِهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبِّدَ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ کے ایک باغ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک شخص آیا اور اس باغ کا دروازہ کھلوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دروازہ کھول دو اور آنے والے شخص کو بشارت دو میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ ابو بکرؓ تھے میں نے ان کو جنت کی بشارت دی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس پر ابو بکرؓ نے خدا کی حمد و ثناء کی اور شکر یہ ادا کیا پھر ایک شخص آیا اور دروازہ کھلوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دو چنانچہ میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ عمرؓ تھے میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے آگاہ کیا انہوں نے خدا کی حمد و ثناء کی اور شکر ادا کیا پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دروازہ کھول دو اور ان مصائب پر جو اس آنے والے شخص کو پہنچیں گے جنت کی بشارت دو میں نے دروازہ کھولا دیکھا تو وہ عثمانؓ تھے میں نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے آگاہ کیا انہوں نے خدا کی حمد و ثناء کی اور پھر کہا اللہ تم سے ان مصائب پر مدد طلب کی جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

زمانہ نبوت میں ان تینوں کا ذکر کس ترتیب سے ہوتا تھا

۵۸۲۴ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيُّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یہ کہا کرتے کہ ابو بکر، عمر، عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَآهُ الْيَوْمَ يَوْمَئِذٍ -

راضی ہو دینی جب ان حضرات کا ہم لوگ ذکر کیا کرتے تھے تو اس ترتیب سے ذکر کیا کرتے تھے۔ (ترمذی)

فصل سوم

خلفائے ثلاثہ کی ترتیب خلافت کا غیبی اشارہ

حضرت جابر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آج رات ایک مرد صالح یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ دکھایا گیا کہ گویا ابوبکرؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وابستہ کر دیا گیا ہے اور عمرؓ کو ابوبکرؓ کے ساتھ پیوستہ کر دیا ہے اور عثمانؓ کو عمرؓ سے لاحق کر دیا گیا ہے۔ جابرؓ کا بیان ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُٹھ کر چلے گئے تو ہم نے یہ رائے قائم کی کہ مرد صالح سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور تینوں حضرات کا ایک دوسرے سے لاحق و پیوست ہونا اس سے مراد اس امر کی ولایت و خلافت ہے جس پر خداوند تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مامور کر کے بھیجا ہے۔ (البوداؤد)

۵۸۲۵ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ كَانَ أَبَا بَكْرٍ يَنْبُطُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَنْبُطُ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ وَيَنْبُطُ عُثْمَانُ بِعُمَرَ قَالَ جَابِرٌ فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا مَا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَدَسَّوْهُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا نُوْطُ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ فَهُمْ وَلَا تِلْكَ الْأُمُورَ الَّتِي بَعَثَ اللَّهُ فِيهَا نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِفَاةً أَبُو دَاوُدَ -

بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب و فضائل

فصل اول

حضرت علیؓ اور حضرت ہارونؓ

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کی نسبت فرمایا تو میرے لئے ایسا ہی ہے جیسا کہ مجھے کیلئے ہارونؓ تھے۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا جس طرح ہارونؓ پیغمبر تھے تو پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

علیؓ سے محبت ایمان کی علامت ہے

زر بن حبیش کہتے ہیں کہ علیؓ نے کہا ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو بھجڑا دینے (اگایا) اور ذی روح کو پیدا کیا کہ نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم دیا اور یہ وصیت کی کہ مجھ سے (یعنی علیؓ) سے صرف وہ شخص محبت کرے گا جو مجھ سے وہ شخص بغض و عداوت رکھے گا جو منافق ہوگا۔ (مسلم)

۵۸۲۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّا لَا نَبِيَّ بَعْدِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

۵۸۲۷ وَعَنْ زُرَّارِ بْنِ جُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَ الَّذِي فَلَنِي الْحَبَّةَ وَبَدَأَ السَّمَةَ إِنَّا لَعَمْرِي النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي أَن لَا يُجِبَنِي إِلَّا الْمُؤْمِنُ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا الْإِنَافِقُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

غزوہ خیبر کے دن سرفرازی

حضرت سہیل بن سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر

کے دن فرمایا میں یہ جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھوں سے خدا تعالیٰ قلعہ خیبر کو فتح کرائے گا اور وہ شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرے گا جب صبح ہوئی تو تمام لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ امید لے کر حاضر ہوئے کہ وہ جھنڈا انہیں کو ملے گا (جب سب لوگ جمع ہو گئے تو) آپؐ پوچھا علی بن ابی طالبؓ کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کوئی جا کر ان کو بلالائے چنانچہ ان کو بلا کر لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور وہ اچھی ہو گئیں گویا دکھتی ہی نہ تھیں پھر آپؐ نے ان کو جھنڈا عطا فرمایا۔ علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں ان لوگوں سے (یعنی دشمنوں سے) اس وقت تک لڑوں گا جب تک وہ ہماری مانند (مسلمان) نہ ہو جائیں آپؐ نے فرمایا جاؤ۔ اور اپنی فطری نرمی و اہمستگی سے کام لو جب تم میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو پہلے دشمنوں کو اسلام کی دعوت دو (یعنی اسلام کی طرف بلاؤ) اور پھر بتلاؤ کہ اسلام قبول کرنے کے بعد ان پر خدا کا کیا حکم ہے خدا کی قسم! اگر تمہاری تحریک تبلیغ سے خداوند تعالیٰ نے ایک شخص کو بھی ہدایت دے دی تو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہت بہتر ہوگا۔ (بخاری و مسلم)

۵۸۲۸ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَا عَظِيمَ هَذِهِ الدَّيَّانَةُ عَدَّارُ جَلَّ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهُ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ عَدَا وَاعْلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَبْجُونَ أَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ قَارِئُ السُّورَةِ إِلَيْهِ فَأَتَى بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ دَجْعُ فَأَعْطَاهُ الدَّيَّانَةَ فَقَالَ عَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَاتِلْهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا قَالَ انْفِذْ عَلَى رَسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَاخْذِلْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فَيُرِثُوا اللَّهَ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ الْبَلَاءِ قَالَ لِعَلَى أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ۔

فصل دوم

کمالِ قسرت و تعلق کا اظہار

حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں۔ اور علیؓ ہر مومن کا دوست و مددگار ہے۔ (ترمذی)

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سب شخص کا میں دوست ہوں علیؓ اس کا دوست ہے (یعنی جسکو میں دوست رکھتا ہوں علیؓ بھی اس کو دوست رکھتا ہے۔ (احمد ترمذی)

حضرت بلشی بن جنادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں اور میری جانب سے کوئی عہد نہ کرے اور نہ کوئی معاہدہ کرے مگر میں خود یا میری جانب سے علیؓ سے۔ (ترمذی - احمد)

۵۸۲۹ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مَوْءُودٍ مَرَاةَ الزَّيْمِيِّ۔

۵۸۳۰ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مُوَلَاةً فَعَلِيَ مُوَلَاةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

۵۸۳۱ وَعَنْ حُبَشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلَى رَوَاهُ الزَّيْمِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أَبِي جُنَادَةَ۔

۵۸۳۲ وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ نَجَاءً عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ أَحَبُّتُ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَلَمْ نُؤْخِرْ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کے درمیان انوث (بھائی جوارہ) قائم کر دیا تھا (یعنی دو دو صحابہؓ کو بھائی بھائی بنا دیا تھا) پھر علیؓ آئے اس حال میں کہ انکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے صحابہؓ کے درمیان انوث قائم کی اور مجھ کو کسی کا بھائی نہ بنایا (یعنی میرے ساتھ کسی کی انوث قرار نہ دی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا اور آخرت دونوں میں تو میرا بھائی ہو (ترمذی۔ یہ حدیث حسن غریب ہے)

علیؓ خدا کے محبوب ترین بندے

۵۸۳۳ وَعَنْ أَبِي النَّسِّ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ اسْتَنْزِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا كُلُّ مَعِي هَذَا الطَّيْرُ فَنَجَّاهُ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ نَعَاةَ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بھنا ہوا پرندہ رکھا تھا کہ آپ نے یہ دعا فرمائی اے اللہ تم! تو میرے پاس اس شخص کو بھیج جو تجھ کو اپنی مخلوق میں بہت پیارا ہو تاکہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کو کھائے اس عاک کے بعد آپ کی خدمت میں علیؓ حاضر ہوئے اور آپ کے ساتھ پرندہ کا گوشت کھایا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب منکر ہے)

عطاء و بخشش کا خصوصی معاملہ

۵۸۳۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَأَلْتُ ابْنَ دَاوُدَ التِّرْمِذِيِّ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتا تو آپ مجھے دیتے اور جب میں خاموش ہوتا اس وقت بھی دیتے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے)

علیؓ علم و حکمت کا دروازہ ہیں

۵۸۳۵ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَادِرُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ أَبِي عَدُوٍّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ شَرِيكٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الصَّنَائِحِيِّ وَلَا نَعَتْ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثَّقَاتِ غَيْرَ شَرِيكٍ -

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ حکمت کے گھر کا دروازہ ہے۔ اس کو ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور کہا کہ بعضوں نے اس کو شریک سے روایت کیا اور صناعی کا ذکر نہیں کیا اور ہم اس حدیث کو شریک کے سوا کسی ثقہ سے نہیں جانتے ہیں۔ (ترمذی)

خاص فضیلت

۵۸۳۶ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَأَنْجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ بَحْرُكُمْ مَعَ ابْنِ عَدُوٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْتَ بِجَيْتِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَنْجَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی (یعنی خفیہ طور پر) آہستہ آہستہ کچھ باتیں کیں جب ان باتوں میں دیر ہو گئی تو لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کے بیٹے سے دیر تک سرگوشی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا میں نے سرگوشی نہیں کی خدا نے ان سے سرگوشی کی ہے۔ (ترمذی)

خصوصی فضیلت

۵۸۳۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابوسعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ سے

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنِي يَا عَلِيُّ لَا يَجِلُّ لِأَحَدٍ يُجَنِّبُ فِي هَذَا الْمَجْدِ غَيْرِي وَعَبْدُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِصِهرِ بْنِ صَرْدٍ مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَجِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَرْكِيهِ جُنَابًا غَيْرِي وَعَبْدُكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٌ غَرِيبٌ -

فرمایا میرے اور زہرے سوا کسی شخص کو یہ جائز نہیں ہے کہ وہ جنابت (ناپاکی) کی حالت میں اس مسجد کے اندر آئے۔ علی بن منذر کہتے ہیں کہ میں نے ضرار بن مردسے پوچھا اس حدیث کا کیا مطلب ہے انہوں نے کہا کہ یہ معنی ہیں میرے اور زہرے سوا کسی کو جنابت کی حالت میں اس مسجد کے اندر سے گزرنا جائز نہیں ہے (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے) محبوب رسول خدا

۵۸۲۸ عَنْ أُورَظِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا تُمَيِّنِي حَتَّى تُرِيَنِي عَلِيًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو کہیں بھیجا جس میں علیؑ بھی تھے ام عطیہؓ کا بیان ہے کہ علیؑ کے چلے جانے کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا یعنی ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ! مجھ کو اس وقت تک موت نہ دینا جب تک کہ تو مجھ کو علیؑ کو نہ دکھا دے۔ (ترمذی)

فصل سوم

علیؑ سے بغض رکھنے والا منافق ہے

۵۸۳۹ عَنْ أُورَظِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا -

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علیؑ سے منافق محبت نہیں رکھتا اور مومن علیؑ سے بغض و عداوت نہیں رکھتا۔ (احمد ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث لمحاظ سند غریب ہے)

علیؑ کو بُرا کہنا حضور اکرمؐ کو بُرا کہنا ہے

۵۸۴۰ وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي رَوَاهُ أَحْمَدُ -

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے علیؑ کو بُرا کہا گویا مجھ کو بُرا کہا۔ (احمد)

ایک مثال ایک پیش گوئی

۵۸۴۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيكَ مَثَلٌ مِنْ عَيْلِي أَبْغَضْتَهُ الْيَهُودُ حَتَّى جَنَحُوا أُمَّةً وَآحَبَهُ النَّصَارَى حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَتْ لَكَ ثُمَّ قَالَ يَهْلِكُ رَفِئٌ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يَقْرَظُنِي بِمَا لَيْسَ رِئِي وَمُبْغِضٌ يَحْمِلُهُ شَنَايِي عَلَيَّ أَنْ يَبْهَتُنِي رَوَاهُ أَحْمَدُ -

حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھیں عیسیٰؑ سے ایک مشابہت ہے۔ یہودیوں نے ان کو بُرا سمجھا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر زنا کی نہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان کو اتنا پسندیدہ محبوب قرار دیا کہ ان کو اس درجہ پر پہنچا دیا جو ان کے لئے ثابت نہیں ہے (یعنی خدا کا بیٹا) اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے معاملہ میں (یعنی علیؑ کے معاملہ میں) دو شخص (یعنی دو جماعتیں) ہلاک ہوں گی (یعنی گمراہی میں مبتلا ہوں گی) ایک تو وہ جو حد سے زیادہ مجھ سے محبت رکھنے والا ہوگا اور مجھ میں وہ خوبیاں بنائے گا جو مجھ میں نہ ہوں گی۔ دوسرے وہ جو میرا دشمن ہوگا اور مجھ سے دشمنی اس کو اس امر پر آمادہ کرے گی کہ وہ مجھ پر بہتان باندھے۔

غدير خم کا واقعہ

۵۸۴۲ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَيْرِ خَيْرٍ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَدُلُّكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلَى قَالِ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنِّي أَدُلُّكُمْ بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ اللَّهُمَّ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَى مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ دَعَادِهِمْ عَادَاهُ فَلَقِيَهُ عُمَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ هَيْبُتُ يَا بَنَ ابْنِ طَالِبٍ أَصْبَحْتَ وَأَمْسَيْتَ مَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمَوْلَا مَنِيَّةٍ دَرَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت براء بن عازب اور زید بن ارقم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غدير خم میں قیام پذیر ہوئے (غدير خم ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے) تو علیؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ مومنوں کے نزدیک میں ان کی جانوں سے زیادہ عزیز و بہتر ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ پھر آپؑ فرمایا کیا تم کو یہ معلوم نہیں ہے کہ میں ہر مومن کے نزدیک اس کی جان سے زیادہ عزیز و پیارا ہوں لوگوں نے عرض کیا۔ ہاں۔ پھر آپؑ نے فرمایا۔ اے اللہ تم جس شخص کا میں دوست ہوں علیؑ اس کا دوست ہے اے اللہ تم! تو اس شخص کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اور اس شخص کو اپنا دشمن خیال کر جو علیؑ سے دشمنی رکھے۔ اس واقعہ کے بعد علیؑ نے عمر سے ملاقات کی عمر نے ان سے کہا

ابو طالب کے بیٹے! خوش رہو تم صبح اور شام ہر وقت ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کے دوست اور محبوب ہو (احمد)

فاطمہؑ زہراء کا نکاح

۵۸۴۳ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ زَوَاةُ النِّسَاءِ.

حضرت بریدہ رضی کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اور عمر رضی نے حضرت فاطمہؑ کے لئے اپنا پیام بھیجا (یعنی منگنی کا پیام دیا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پیام کے جواب میں فرمایا۔ فاطمہؑ! ابھی جھوٹی ہے پھر علیؑ نے اپنا پیام بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؑ سے نکاح کر دیا۔ (نسائی)

مسجد میں علیؑ کا دروازہ

۵۸۴۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِبَدَنِ الْأَبْوَابِ إِلَى بَيْتِ عَلِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد نبوی کے اندر) تمام لوگوں کے گھروں کے دروازوں کو بند کر دیا مگر علیؑ کا دروازہ مسجد کی طرف باقی رکھا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

قربت و بے تکلفی کا خصوصی مقام

۵۸۴۵ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَتْ لِي مَنَزَلَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمُرُ تَكُنُّ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ إِنِّي بَأَعْلَى سَحَرٍ فَأَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَنِي اللَّهِ فَإِنْ تَخَنَّنَا نَصَرْتُمْ إِلَى أَهْلِي وَإِلَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ رَوَاهُ النِّسَائِيُّ.

حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر میں میرا اتنا مرتبہ تھا کہ مخلوق میں سے اتنا مرتبہ کسی کا نہ تھا میں صبح ہی صبح رسول اللہ صلی کی خدمت میں حاضر ہوتا اور کہتا السلام علیکم یا بنی اللہ اگر آپ السلام کے جواب میں کھنکھارنے تو میں اپنے گھر واپس چلا جاتا اور آپ نہ کھنکھارنے تو میں گھر کے اندر چلا جاتا۔ (نسائی)

وہ دعا جو مستجاب ہوتی

۵۸۴۶ وَعَنْهُ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَتَوَّلُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي فَاذْهَبْ فَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا

حضرت علیؑ کہتے ہیں میں بیمار تھا اور کہہ رہا تھا کہ اللہ تم! اگر میری موت کا وقت آگیا ہے تو مجھ کو موت دیکر راحت عنایت فرما اور اگر ابھی موت کا وقت نہیں آیا ہے تو میری زندگی میں وسعت بخش اور اگر

فَارْنَقْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَيِّرْهُ لِي فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ
عَلَيْهِ مَا قَالَ فَصَيَّرَ بِهِ يَرْجُلَهُ وَقَالَ اللَّهُمَّ
عَافِنِي أَوْ أَشْفِنِي شَكَ الدَّارِيُّ قَالَ نَمَا اشْتَكَيْتُ
وَجِئْتُ بَعْدُ رَدَاةَ التَّيْمِينِيِّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
حَسَنٌ صَحِيحٌ -

یہ بیماری آزمائش و امتحان ہے تو مجھ کو صبر عطا فرما کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تشریف لے آئے اور فرمایا تو نے کس طرح کہا ہے پھر کہنا میں نے دعا
کے الفاظ کو پھر کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں سے مجھ کو ٹھکرا کر فرمایا
اے اللہ تم اسکو عافیت فرمایا شفا بخش راوی کو شک ہے کہ آپ نے یہ الفاظ فرمائے
یا دوسرے الفاظ (علی کا بیان ہے کہ اس عا کے بعد پھر مجھ کو یہ شکایت یا مرض
کبھی نہ ہوا۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے)

بَابُ مَنَاقِبِ الْعَشْرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

حضرت عمرؓ کے نامزد کردہ مستحقین خلافت

۵۸۴۷ عَنْ عُمَرَ قَالَ مَا أَحَدٌ أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ
هَؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ فَسَمِيَّ عَلِيًّا وَعُثْمَانَ
وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ
رَدَاةُ الْبُخَارِيِّ -

حضرت عمرؓ نے اپنی وفات کے وقت کہا۔ اس امر (یعنی خلافت)
کا ان لوگوں سے زیادہ مستحق نہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
راضی و خوش گئے (یعنی اپنی وفات کے وقت جن لوگوں سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم راضی اور خوش تھے) اسکے بعد عمرؓ نے یہ نام گن لئے علیؓ، عثمانؓ
زبیرؓ، طلحہؓ، سعدؓ اور عبدالرحمنؓ۔ (بخاری)

حضرت طلحہؓ کی جائناری

۵۸۴۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَارِثٍ قَالَ رَأَيْتُ
يَدَ طَلْحَةَ سَلَاءً وَفِي يَمِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ رَدَاةُ الْبُخَارِيِّ -

حضرت قیس بن عازمؓ کہتے ہیں کہ میں نے طلحہؓ کے ہاتھ کو بیکار
دیکھا انہوں نے اس ہاتھ سے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو کفار کے حملوں سے بچایا تھا۔ (بخاری)

حضرت زبیرؓ کی فضیلت

۵۸۴۹ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِيَنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ
قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيُّ الزُّبَيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ احزاب کے دن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا دشمن کی خبر کون لائے گا۔ زبیرؓ نے کہا میں لاؤں گا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا ہر نبی کے حواری (مددگار) ہوتے ہیں میرے مددگار
زبیرؓ ہے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت زبیرؓ کی قدرو منزلت

۵۸۵۰ وَعَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِيَنِي قُرَيْظَةً فَيَأْتِيَنِي بِخَبَرِهِمْ
فَأُطْلَقَتْ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ

حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے، کون ہے جو یہود و قریظہ کے پاس جائے اور ان کی خبر میرے پاس
لائے یہ سنکر میں روانہ ہو گیا (یعنی زبیرؓ) پھر جب واپس آیا تو رسول

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بِيٍّ فَقَالَ فِدَاكَ أَبِي
وَأُمِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

(بخاری)

حضرت سعدؓ کی فضیلت

۵۸۵۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبُو بِيٍّ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ
مَالِكٍ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أَحَدٍ يَا سَعْدُ
أَرِمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی کے
لئے مال باپ کو جمع کرتے نہیں دیکھا مگر سعد بن مالکؓ کیلئے چنانچہ احد
کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا سعد تیر چلا۔
میرے مال باپ تجھ پر قربان ہوں۔ (بخاری و مسلم)

اللہ کی راہ میں سب سے پہلا تیر سعدؓ نے چلایا

۵۸۵۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّي
لَأَدُلُّ الْعَرَبَ رَمِي يَسْئِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ عرب میں میں پہلا شخص
ہوں جس نے خدا کی راہ میں نیر چلایا ہے۔ (بخاری و مسلم)

سعدؓ کی کمال و فتاداری

۵۸۵۳ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقَدِّمًا الْمَدِينَةَ لَيْلَةً
فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ
سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ أَنَا سَعْدُ قَالَ مَا جَاءَ
بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لِي
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک دفعہ کسی غزوہ سے مدینہ میں
واپس آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات بھر دشمن کے خوف سے نہ سوئے
اور فرمایا۔ کاش کوئی مرد صالح جو نابھ میری نگہبانی کرتا یا یکایک ہم نے ہتھیاروں
کی آواز سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کون ہے آواز آئی میں سعد
ہوں آپ نے پوچھا تم کیوں کر آئے سعدؓ نے کہا میرے دل میں رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت خوف پیدا ہوا۔ اور میں آپ کی نگہبانی کے لئے
حاضر ہوا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کے لئے دعا فرمائی
اور پھر سو رہے۔ (بخاری و مسلم)

ابو عبیدہؓ کو امین الامت کا خطاب

۵۸۵۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ
أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے ہر قوم کا ایک امین دار ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہؓ
بن الجراح ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو عبیدہؓ کی فضیلت

۵۸۵۵ وَعَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ
وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُسْتَخْلِفًا لَوْ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ ثُمَّ بَعْدَ
أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ فَقِيلَ مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو
عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ابن ابی ملیکہؓ کہتے ہیں کہ عائشہؓ سے پوچھا گیا تھا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ بناتے تو اپنی زندگی میں کس کو خلیفہ مقرر فرماتے
میں نے اس کے جواب میں عائشہؓ کو یہ فرماتے سنا۔ ابو بکرؓ کو پھر پوچھا گیا
ابو بکرؓ کے بعد کس کو خلیفہ بناتے۔ عائشہؓ نے کہا عمرؓ کو۔ پھر پوچھا گیا عمرؓ
کے بعد عائشہؓ نے فرمایا ابو عبیدہؓ بن الجراح کو۔ (مسلم)

حراپہاڑ پر ایک نبی، ایک صدیق اور پانچ شہید

۵۸۵۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى جِرَارٍ هُوَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حراپہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ اور زبیرؓ کھڑے تھے کہ حرا کا وہ

عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَكُرَيْبُ بْنُ كُرْدٍ عَدِيًّا رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

فصل دوم

عشرہ مبشرہ

پھر جس پر سب کھڑے تھے حرکت کرنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر جا تیرے اوپر کوئی نہیں ایک بنی ہے یا صدیق بنی ہے اور شہید بنی ہے اور بعض راویوں نے یہ الفاظ زیادہ سکھے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہے اور علی رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا ہے۔ (مسلم)

حضرت عبدالرحمن بن عوف کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ابوبکرؓ جنت میں ہے عمرؓ جنت میں ہے عثمانؓ جنت میں ہے علیؓ جنت میں ہے طلحہؓ جنت میں ہے زبیرؓ جنت میں ہے عبدالرحمن بن عوفؓ جنت میں ہے سعد بن ابی وقاصؓ جنت میں ہے سعید بن زیدؓ جنت میں ہے اور عبیدہ بن الجراحؓ جنت میں ہے یعنی یہ سب لوگ جنتی ہیں یہی رسول اصحاب عشرہ مبشرہ کہلاتے ہیں (ترمذی)

۵۸۵۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ۔

چند صحابہؓ کی خصوصی حیثیتوں کا ذکر

حضرت انسؓ کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری امت میں ابوبکرؓ میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ہے اور میری امت میں عمرؓ خدا کے کاموں میں (یعنی دینی امور میں) سب سے زیادہ سخت ہے اور میری امت میں سچا حیا دار عثمانؓ ہے اور میری امت میں فراخ نفس کا زیادہ علم رکھنے والا زبیرؓ ثابت ہے اور میری امت میں زیادہ قرآن خوان اور ماہر تجوید ابی بن کعبؓ ہے اور حرام و حلال کا زیادہ جاننے والا معاذ بن جبلؓ ہے اور ہر امت کا ایک ایسا ہونا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراحؓ ہے۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور عمرؓ نے قتادہ سے روایت کیا ہے کہ ان میں سب سے بڑے قاضی علیؓ ہیں۔

۵۸۵۸ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءُ عُثْمَانُ وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَقْدَرُهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَكَعْبٌ وَعَلِمُهُمْ يَحْيَى بْنُ الْحَكَّامِ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَبِكَلُّ أُمَّتِي أَمِيْنٌ وَأَمِيْنٌ هَذِهِ الْأُمَمَةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ سَوَادَةُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ صَحِيحٍ دَرَوِي عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ مُرْسَلًا وَفِيهِ وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ۔

طلحہؓ کے لئے جنت کی بشارت

حضرت زبیرؓ کہتے ہیں کہ حد کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم پر دو زہریں تھیں آپ نے (شکر اور دشمن کی حالت کو دیکھنے کے لئے) ایک پتھر چڑھنا چاہا لیکن زہروں کے بوجھ سے نہ چڑھ سکے طلحہؓ بیٹھ گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اوپر چڑھ کر بیٹھ گئے پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا طلحہؓ نے جب لیا (یعنی طلحہؓ نے جنت کو اپنے لئے واجب کر لیا۔)

۵۸۵۹ وَعَنْ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دُرْعَانٌ فَتَهَضَّ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَنْتَظِعْ فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت طلحہؓ کی فضیلت

۵۸۶۰ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَقَدْ قَضَى حُبًّا فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا وَفِي رِوَايَةٍ مِنْ سَرَّةٍ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَرِيفٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ سَادَاةُ التِّرْمِذِيِّ.

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ بن عبیدہؓ کی طرف دیکھا اور فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہو کہ ایک ایسے شخص کی طرف دیکھے جو زمین پر چلتا ہے لیکن خفیفیت میں وہ مریدِ باموت کے انتظار میں ہے تو وہ اس شخص (یعنی طلحہؓ) کی طرف دیکھے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جو شخص ایسے شہید کو دیکھنا چاہے جو زمین پر چلتا ہے تو طلحہ بن عبیدہؓ کی طرف دیکھے (یعنی طلحہ بن عبیدہؓ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو عہد کیا اس کو پورا کر کے دکھایا۔ یہ لوگ حقیقت میں مردہ اور شہید ہیں زمین پر چلتے ہیں) (ترمذی)

طلحہؓ اور زبیرؓ کی فضیلت

۵۸۶۱ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَاؤِي فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے یہ الفاظ نکلتے سنے ہیں۔ طلحہؓ اور زبیرؓ جنت میں میرے ہمسائے ہیں۔ (ترمذی یہ حدیث غریب ہے)

سعدؓ کے لئے دعا

۵۸۶۲ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ يَغْنَى يَوْمَ أَحَدٍ اللَّهُمَّ اشْدُدْ رَمِيَّتَهُ وَاجْبُدْ دَعْوَتَهُ رَوَاهُ فِي تَرْجِيحِ السَّنَةِ. ۵۸۶۳ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ سَادَاةُ التِّرْمِذِيِّ.

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن (سعد بن ابی وقاصؓ کے حق میں) فرمایا اے اللہ! اس کی تیر اندازی کو قوی و مضبوط کر اور اس کی دعا قبول فرما۔ شرح السنۃ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اللہ! سعدؓ کی دعا قبول فرما جب کہ وہ تجھ سے دعا مانگے۔ (ترمذی)

سعدؓ کی فضیلت

۵۸۶۴ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَاءَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ الْأَسْعَدِ قَالَ لَهُ يَوْمَ أَحَدٍ اذْمَنْدِكِ أَبِي وَأُمِّي وَقَالَ لَهَا إِسْمَارِ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْخُزُرِ سَادَاةُ التِّرْمِذِيِّ.

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے جمع نہیں کیا مگر سعد بن ابی وقاصؓ کے لئے چنانچہ احد کے دن ان سے فرمایا سعدؓ تیر چلا تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہو اور سعدؓ کیلئے اپنے یہ بھی فرمایا تیر چھینکے جا اے قوی جوان۔ (ترمذی)

۵۸۶۵ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَقَبَّلُ سَعْدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَخِي فَلْيُرِنِي أَمْرَهُ خَالَه رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ كَانَ سَعْدٌ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي سُرَّ هَرَّةَ فَلِذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَخِي وَفِي الْمَصَابِيحِ فَلْيَكْرِ مَنْ بَدَّلَ فَلْيُرِنِي.

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سعد بن ابی وقاصؓ حاضر ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی طرف اشارہ کر کے) فرمایا۔ یہ میرا ماں کے پس چاہئے کہ کوئی شخص اپنا ایسا ایسا ماں کو دکھائے (ترمذی) ترمذی کا بیان ہے کہ سعد قبیلہ بنی زہرہ میں سے تھے جو قریش کی ایک شاخ ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی اس قبیلہ سے تھیں اسی تعلق کی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعدؓ کو اپنا ماں کہا۔

فصل سوم

اسلام میں سب سے پہلا تیر سعد بن زید نے چلایا

حضرت قیس بن ابی حازم نے کہتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاصؓ کو یہ کہتے سنا ہے کہ عرب میں میں پہلا شخص ہوں جس نے خدا کی راہ میں تیر چلایا ہے اور ہم نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس کھانا نہ ہونا تھا مگر کیکر کی پھلیاں اور کیکر کی پی کھاتے اور ہم میں سے لوگ ایسا پائٹا نہ پھرتے تھے جیسی کہ بکری کی مینگی ہوتی ہیں اور اس کے بعض اجزاء بعض سے مخلوط نہ ہوتے تھے (یعنی پائٹا نہ بالکل خشک ہونا تھا) پھر قبیلہ بنو اسد کے لوگ اسلام کی باتوں پر مجبور ہو کر زجر و توبیخ کرنے لگے یعنی بایں ہمہ کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال میں زندگی گزاری ہے اور میں اس وقت بہت ہی ناامید ہوا اور میرے سارے اعمال گم ہو گئے جب کہ بنو اسد نے عمر سے جا کر میری شکایت کی اور یہ کہا کہ سعد بن زید اپنی طرح نہیں پڑھتے (بخاری و مسلم)

حضرت سعد بن زید کا افتخار

حضرت سعد بن زید کہتے ہیں کہ میں اپنے آپ سے اچھی طرح واقف ہوں میں تیسرا شخص ہوں جو اسلام میں داخل ہوا ہوں (یعنی حضرت خدیجہؓ اور حضرت ابوبکرؓ کے بعد سب سے پہلا مسلمان میں ہوں) اور کوئی شخص اسلام نہیں لایا مگر اسی روز جس روز کہ میں نے اسلام قبول کیا تھا (یعنی میرے اسلام لانے کے سات دن بعد) اور لوگ مسلمان ہوتے ہیں اور سات روز میں نے اس حال میں گزرائے کہ مسلمانوں کی تعداد کا نہائی تھا (یعنی میرے اسلام لانے پر سات روز تک ہم صرف تین مسلمان رہے) سات روز کے بعد اور لوگ مسلمان ہوئے) (بخاری)

حضرت عبدالرحمن بن عوف کی فضیلت

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں سے فرمایا تمہارے معاملے نے مجھ کو فکر میں ڈال رکھا ہے کہ تمہاری گور میرے بعد کیونکر ہوگی (یعنی میں نے کوئی میراث نہیں چھوڑی ہے اور تم نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے) اور تمہارے حالات کی تحقیق و تفتیش نہیں کریں گے مگر صرف وہ لوگ جو صابر ہیں اور صدیق (یعنی تمہاری خبر گیری وہی لوگ کریں گے جو اپنے لئے محتور سے پر متانت کریں گے اور بقیہ سے دوسروں کی مدد کریں یا وہ لوگ جو معاملہ میں سچے اور ادائے حقوق میں کمال ہیں) عائشہؓ کہتی ہیں کہ صابر و صدیق سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک وہ لوگ ہیں جو صدقہ و خیرات کرنے والے ہیں۔ اسکے بعد عائشہؓ نے ابوسلمہ بن عبدالرحمنؓ سے کہا خدا تمہارے باپ کو یعنی عبدالرحمن بن عوفؓ کو جنت کی سبیل (ایک چشمہ کا ہے جو جنت کے اندر ہے) سے سیراب فرمائے (عبدالرحمن بن عوفؓ

۵۸۶۶ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ دَعَى بِسْمِ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَأَى أَيُّتَنَا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا الْحَبْلَةُ وَدَرَقُ السَّمِ وَإِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَضْغُ كَمَا تَضْغُ الشَّاةُ مَا لَنَا خَلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحْتُ بَنُوَاسِدٍ تَعْزُرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ لَقَدْ خَبْتُ إِذَا وَصَلَ عَمَلِي وَكَانُوا وَشَوَّابِهِ إِلَى عُمَرَ وَقَالُوا لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۸۶۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُنِي دَنَا ثَلَاثَ الْإِسْلَامِ وَمَا أَسْأَلُ أَحَدًا إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسَلَمْتُ فِيهِ هَ لَقَدْ مَكَّثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثَلْتُ الْإِسْلَامَ سَادَاةَ الْبُخَارِيِّ۔

۵۸۶۸ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِمْ إِنْ أَمَرَكُنَّ مِمَّا يَهْمُنُنِي مِنْ بَعْدِي وَلَنْ يَصْدِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّبَاحُ وَنَ الصَّبِي يَقُونُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَعْزِي الْمُتَصِدِّقِينَ ثُمَّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَقَى اللَّهُ آبَاكَ مِنْ سَلْسِيلِ الْجَنَّةِ وَكَانَ ابْنُ عَوْفٍ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِحَبِي يُقَيِّمُ بَيْعَتَ بَادِجِينَ الْفَارِ دَاةَ الْبَزْمِينِيِّ۔

تمہارے باپ کو یعنی عبدالرحمن بن عوفؓ کو جنت کی سبیل (ایک چشمہ کا ہے جو جنت کے اندر ہے) سے سیراب فرمائے (عبدالرحمن بن عوفؓ

(ترندی)

نے ازواجِ مطہرات کے مصارف کیلئے ایک باغ دیا تھا جو چالیس ہزار درہم یا دینار کو بیچا گیا تھا۔

خداوند! عبد الرحمن بن عوف کو جنت کی نہر سے سیراب فرما

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں سے یہ فرماتے سنا جو شخص کہ میرے بعد تم کو اپنی بیویوں سے دے (یعنی تمہاری اعانت و مدد کرے) وہ صادق الایمان اور صاحب احسان ہے۔ اے اللہ! جنت کے چشمہ سلسبیل سے تو عبد الرحمن بن عوف کو سیراب کر۔ (احمد)

حضرت ابو عبیدہؓ کی فضیلت

حضرت حدیفرہؓ کہتے ہیں کہ نجران کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک امانت دار شخص کو بھیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے ہاں ایک شخص حاکم بنا کر بھیجوں گا جو امین ہوگا اور اس لائق ہوگا کہ اس کو امانت دار کہا جائے۔ یہ سنکر امارت کا انتظار کرنے لگے کہ کس کو ملے۔

کہتے ہیں کہ آپ ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو بھیجا۔ بخراں امین کے ایک گھاؤں کا نام ہے۔ (بخاری)

امارت و خلافت کے بارہ میں آنحضرتؐ سے ایک سوال اور اس کا جواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ابو بکرؓ کو اپنا امیر بناؤ گے تو اس کو امانت دار دینا سے بے پروا۔ اور آخرت کی طرف راغب پاؤ گے اور اگر تم عمرؓ کو اپنا امیر بناؤ گے تو تم اس کو قوی اور امین پاؤ گے۔ وہ احکام خدا میں کسی ملامت کرنے والے سے نہیں ڈرتا۔ اور اگر تم علیؓ کو اپنا امیر بناؤ گے اور میرا خیال ہے کہ تم اس کو اپنا امیر نہ بناؤ گے تو تم اس کو راہ راست دکھانے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے اور وہ تم کو بچ کر سیدھے راستہ پر لے جائے گا۔ (احمد)

چاروں خلفاء کے فضائل

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خداوند تم ابو بکرؓ پر رحم فرمائے اس نے اپنی بیٹی کا تجھ سے نکاح کیا اور اپنے اونٹ پر سوار کر کے تجھ کو دار بھرت لے آیا یعنی مدینہ میں میرا معاحب رہا اور اپنے مال سے بلالؓ کو آزاد کیا اور خداوند عمرؓ پر رحم فرمائے جو حق بات کہتا ہے اگرچہ وہ تلخ ہوتی ہے حق گوئی نے اس کو اس حال پر پہنچا دیا کہ اس کا کوئی دوست نہیں اور خداوند عثمانؓ پر رحم فرمائے جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں اور خداوند

۵۸۶۹ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَزْوَاجُهُ إِنَّ الَّذِي يُجْتَوِ عَلَيْكَ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اللَّهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۸۷۰ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ أَهْلَ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ إِلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ لَا بُعْثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَا سْتَشَرْتُ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۷۱ وَعَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ تُوَمِّرُ بَعْدَكَ قَالَ إِنْ تُوَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ أَمِينًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْآخِرَةِ وَإِنْ تُوَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيًّا أَمِينًا لَا يَخَانُ فِي اللَّهِ لَوْ مَنَّا لَا يَخِرُّ وَإِنْ تُوَمِّرُوا عَلِيًّا وَلَا أُرَاكُمْ فَاعْلَيْنَ تَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَا خُذْ بِكُمْ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۵۸۷۲ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ سَيِّدِي وَجَنِّي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ وَصَجَدَنِي فِي الْغَارِ وَأَعْتَنَ بِلَا أَمِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقُّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكْتُ الْحَقَّ وَمَالًا مِنْ صَدَائِقِي رَحِمَ اللَّهُ عُثْمَانَ يَنْتَحِيْبِي مِنْهُ الْمَلِكَةُ رَحِمَ اللَّهُ

يَا اللَّهُمَّ اَدِرْ لِحَقِّي مَعَهُ حَيْثُ دَاوُدُ النَّبِيُّ
تعالیٰ علیٰ پر رحم فرمائے۔ اے اللہ تم! حق کو علیؑ کے ساتھ گردش دے یعنی جدھر
علیؑ رہے اوہر جی حق رہے (زندی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)۔
اَلْهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ!

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت رضی اللہ عنہم کے مناقب و فضائل کا بیان

فصل اول

آیت مباہلہ اور اہل بیت

۵۸۴۱ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيهِ
حَضْرَت سَعْد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی فَقُلْ تَعَالَى
اَلْاَيَةُ فَقُلْ تَعَالَى نَادَى اَبَاءُ نَادَى اَبْنَاؤُكُمْ دَعَا
نَدَا اَبْنَاؤُكُمْ نَادَى اَبْنَاؤُكُمْ دَعَا اَبْنَاؤُكُمْ دَعَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَقَاطِمَةَ وَحَسَنًا
وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔
فرمایا۔ اے اللہ تم! میرے اہل بیت ہیں۔

آیت قرآنی میں مذکورہ "اہل بیت" کا محمول و مصداق

۵۸۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَدَّثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
حَضْرَت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک در صبح
کے وقت ایک سیاہ نقش دار کلمی اور سے باہر تشریف لائے (غالباً صحن مکان میں)
کہ آپ کی خدمت میں حسن بن علی حاضر ہوئے آپ نے انکو کلمی کے اندر بٹھالیا
پھر حسینؑ آئے ان کو بھی آپ نے کلمی کے اندر بٹھالیا۔ پھر فاطمہؑ آئیں آپ
نے انکو بھی کلمی میں بٹھالیا پھر علیؑ آئے اور آپ نے ان کو بھی کلمی کے اندر
داخل کر لیا اور یہ آیت پڑھی اِنَّمَا يَرِيْدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا یعنی اہل بیت خداوند تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم
سے گناہوں کی ناپاکی دور کر دے اور تم کو پاک و صاف کر دے (مسلم)

ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۸۴۳ وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تَوَفَّى اِبْرَاهِيْمُ قَالَ
حَضْرَت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے
ابراہیم کا انتقال ہوا تو آپ نے فرمایا جنت میں اس کے لئے دودھ پلانے
والی ہے۔
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لَهُ
مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

علیہ مباہلہ کی آیت ہے مباہلہ لغت کرنے کو کہتے ہیں جب دو فریق عرب کے اندر ایک دوسرے کی تخریب کرنے اور اختلافات رکھتے تھے تو باہر نکل کر ایک دوسرے پر لعنت کرتے
تھے یعنی اس طرح کہتے تھے کہ ظالم کاذب پر خدا کی لعنت ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیحوں کیساتھ مباہلہ کا حکم دیا گیا تھا اور یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ فمن حاجك
فيه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا نداءنا وانا نكفر ونفسا وانا نكفر ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين۔ اس آیت
کے نازل ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے حسنؑ حسینؑ فاطمہؑ اور علیؑ آپ کے ہمراہ تھے آپ نے ان سے کہا جب میں دعا
کروں تو تم آمین کہنا مسیحوں نے انکو دیکھ کر مباہلہ کیا اور مسلمانوں کی اطاعت قبول کر کے جزیہ قبول کر لیا ۱۲۔ مترجم :

حضرت فاطمہؑ کی فضیلت

۵۸۷۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مَشِيئَتَهَا مِنْ مَشِيئَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَ مَرْحَبًا يَا بِنْتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَهَا تَبَكَّتْ بَكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْهَا عَمَّا سَارَكَ قَالَتْ مَا كُنْتُ إِلَّا نِسِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُرِّي قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِيُ عَلَيْكَ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتَنِي قَالَتْ أَمَا الْآنَ فَتَعْمَرُ مَا جِئَ سَارَكَ فِي الْأَمْرِ الْأَقْلَ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارِضُنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَأَتَنِي اللَّهُ وَاصْبِرِي فَإِنَّ نِعْمَ السَّلَفَ أَنَا لَكَ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَأَى جَزَعِي سَارَكَ الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا تَرْضَيْنَ أَنَّ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَفِي رِوَايَةٍ نِسَاءِ رَأَى أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجْهِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَكَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَوَّلَ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعَهُ فَضَحِكْتُ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ کے پاس بیٹھی ہوئی تھیں کہ حضرت فاطمہؑ آئیں یعنی مرض موت میں ان کی چال اور ہیئت رفتار عظمیٰ نہ تھی بالکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہؑ کو دیکھا تو فرمایا میری بیٹی مرحبا اس کے بعد انکو بٹھایا پھر آہستہ آہستہ ان سے باتیں کیں فاطمہؑ رونے لگیں اور زار زار رونے لگیں جب آپ نے انکو رنجیدہ پایا پھر آہستہ آہستہ ان سے باتیں کیں اور اب کی مرتبہ وہ ہنسنے لگیں پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے چلے گئے تو میں نے فاطمہؑ سے پوچھا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا باتیں کیں۔ فاطمہؑ نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو افشا کرنا پسند نہیں کرتی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو میں نے فاطمہؑ سے کہا میں تم کو اس حق کا واسطہ اور قسم دیتی ہوں جو تم پر میرا ہے کہ تم مجھ کو اس راز سے آگاہ کر دو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم پر ظاہر کیا۔ فاطمہؑ نے کہا اب اس راز کو ظاہر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار مجھ سے یہ فرمایا تھا کہ میری سال بھر میں مجھ سے ایک مرتبہ قرآن کا دور کیا کرتے تھے اب کی مرتبہ سال میں دو بار دور کیا ہے میرا خیال ہے کہ میری موت کا وقت آگیا ہے پس اے فاطمہؑ! تو خدا سے ڈرتی رہ اور صبر کو اختیار کر خصوصاً میری وفات پر اس لئے کہ میں تیرے لئے بہترین پیش رو ہوں یہ سنکر میں رونے لگی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو زیادہ مضطرب اور بے صبر پایا تو دوبارہ مجھ سے باتیں کیں اور اس مرتبہ یہ فرمایا کہ اے فاطمہؑ! کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ تجھ کو بہشت کی ساری عورتوں کا سرشار بنا دیا جائے یا تو سارے مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو جائے! اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ پہلی مرتبہ آپ نے مجھ سے یہ فرمایا کہ آپ اسی بیماری میں وفات پا جائیں گے یہ سنکر میں رونے لگی پھر آپ نے مجھ سے فرمایا کہ آپ کے اہل بیت میں سے سب سے پہلے میں آپ سے جا کر ملوں گی۔ تو میں خوش ہو گئی اور ہنسنے لگی۔

”جس نے فاطمہؑ کو خفا کیا اس نے مجھ کو خفا کیا“

۵۸۷۷ عَنْ الْمُسَوِّبِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي تَمُنُّ أَعْضَبُهَا أَعْضَبُنِي وَفِي رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِي مَا أَرَاهَا دِيُوْدِيْنِي مَا أَذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت مسوز بن مخزومؑ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے فاطمہؑ میرے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جس شخص نے فاطمہؑ کو غضناک کیا اس نے مجھے غضب ناک کیا۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ مضطرب میں ڈالتی ہے مجھ کو وہ چیز جو فاطمہؑ کو مضطرب میں ڈالتی ہے وہ تکلیف دیتی ہے مجھ کو نیز جو فاطمہؑ کو تکلیف دیتی ہے۔ (بخاری)

اس عذاب سے ڈرو جو اہل بیت کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کے سبب ہوگا حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۸۷۸ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ

مَلِكِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ
يُدْعَى خُصَّابَيْنَ مَلَكًا مَلَكًا فِينَا فِيمَا اللَّهُ وَأَتْنِي
عَلَيْهِ وَوَعظَ وَذَكَرْتُمْ قَالَ أَمَا بَعْدُ أَلَا أَيْهَا
النَّاسُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُؤْتِيكَ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ
رَبِّي فَأَجِيبُ وَأَنَا تَارِكٌ فِيمَا الثَّقَلَيْنِ أَوْ لُهِمَا
كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَنُحْدِ وَأَيُّكِتَابِ
اللَّهُ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ خُتَّ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ
وَرَعَبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أَدْ كُرُّ
كُمُ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَبَنِي رَوَايَةِ كِتَابُ اللَّهِ
هُوَ حَبْلُ اللَّهِ مِنْ أَتْبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ
تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

وسلم نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر مقام خم کے چشمہ بارانی بیچو مکہ اور مدینہ
کے درمیان واقع ہے خطبہ یا اول خدا کی حمد و ثنا کی پھر لوگوں کو نصیحت کی اور
ثواب عذاب کو یاد دلایا اور اسکے بعد فرمایا حمد و ثنا کے بعد اسے لوگوں کا گاہ ہر کہ
میں تمہارے ہی مانند ایک آدمی ہوں (فرق صرف اتنا ہے کہ میرے پاس جی آتا ہے)
اور وہ وقت قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا فرشتہ (موت) آئے اور میں خدا
تہ کے حکم کو قبول کروں (یعنی دنیا سے نصفت ہو جاؤں) میں تمہارے درمیان
دو بھاری چیزیں چھوڑنے والا ہوں۔ ان میں سے پہلی چیز خدا کی کتاب ہے جس میں
ہدایت ہے تم خدا کی کتاب کو مضبوط پکڑ لو اور اسی پر مضبوطی سے قائم
رہو اسکے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی طرف لوگوں کو کافی رغبت
دلانی اور اسکو مضبوط پکڑنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے خوب ابھارا پھر فرمایا!
دوسری چیز میرے اہلبیت ہیں میں تم کو خدا سے ڈرانا اور خدا کو یاد دلانا ہوں
کہ تم میرے اہل بیت کو نہ بھولنا میں پھر یاد دلانا ہوں کہ میرے اہل بیت کے حق کو نہ بھولنا اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے یہ فرمایا جو شخص
خدا کی کتاب کی اطاعت کرے گا راہ راست پر رہے گا۔ اور جو شخص اس کو چھوڑ دے گا گمراہ ہوگا۔
(مسلم)

حضرت جعفر کا لقب

۵۸۹۹ وَعَنْ ابْنِ عُمرٍ أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى
ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي
الْجَنَّةِ حِينَ رَفَاةِ الْبَخَارِيِّ

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ
کو سلام کرتے تو اس طرح سلام کرتے السلام علیک یا ابن ذی الجناتین
(یعنی دو باذن والے کے بیٹے تھے پر سلامتی ہو دو الجناتین جعفر کا لقب تھا) (بخاری)

حسنؓ کے لئے دعا

۵۸۹۹ وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ يَقُولُ
اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَجِبْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسن
بن علیؓ آپ کے کاندھے پر تھے اور آپ یہ فرماتے کہ اے اللہ! میں اس سے
محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔ (بخاری و مسلم)

حسنؓ سے آنحضرتؐ کا تعلق خاطر

۵۸۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ
مِنَ النَّهَارِ حَتَّى أَتَى خَبَاءً فَأَطَمَةً فَقَالَ أَتَمُّ
لَكُمْ أَمْ يَعْزِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ يُسْعِي حَتَّى
اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَجِبْهُ
وَاجِبٌ مَنْ يُحِبُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ دن کے ایک حصہ میں باہر نکلا جب حضرت فاطمہؓ کے گھر میں پہنچے تو
فرمایا کیا یہاں لڑکا ہے کیا یہاں لڑکا ہے یعنی حسنؓ تھوڑی ہی دیر گزری
ہوگی کہ حسنؓ دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کے گلے سے پٹ گئے اور آپ بھی
اس سے پٹ گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! تم میں اس
سے محبت کرنا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور اس شخص سے بھی تو محبت کر
جو اس سے محبت کرے۔ (بخاری و مسلم)

امام حسنؓ کی فضیلت

۵۸۹۹ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى

حضرت ابو بکرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس حال میں منبر پر دیکھا کہ حسن بن علیؓ آپ کے پہلو میں تھے آپ ایک

جَنْبِهِ وَهُوَ يُقِيلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَ يَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّيهَ بَيْنَ فِكَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

مزنہ لوگوں کی طرف متوجہ ہونے اور کبھی حسن بن علیؑ کی جانب اور فرماتے جاتے میرا یہ بیٹا سید ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اسکے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے فرقوں کا اختلاف دور کر دے یعنی دو فرقوں کے درمیان صلح کرانے (بخاری)

”حسن و حسین میری دنیا کے دو پھول ہیں“

۵۸۸۳ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ رَجُلًا عَنِ الْمُحَرَّمِ قَالَ شَعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ قَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونِي عَنِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بَدَتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمَا رَجَاؤِي مِنَ الدُّنْيَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

عبدالرحمن بن نعم کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن بن عمرؓ سے کسی عراقی شخص نے پوچھا کہ اگر حج کا احرام باندھنے والا مکھی کو مار ڈالے تو اس کا کیا حکم ہے عبدالرحمن بن عمرؓ نے کہا عراق کے لوگ مجھ سے مکھی کے مار ڈالنے کا حکم دریافت کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کے بیٹے کو مار ڈالا حالانکہ مکھی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا کہ یہ دونوں یعنی حسن اور حسین میری دنیا کے دو پھول ہیں۔ (بخاری)

سرکارِ دو عالم سے حسینؑ کی جسمانی مشابہت

۵۸۸۴ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَوَيْكُنْ أَحَدًا أَشَبَّهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ فِي الْحُسَيْنِ أَيْضًا كَانَ أَشَبَّهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حسن بن علیؑ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ کوئی شخص نہیں تھا اور حسینؑ کی نسبت بھی یہ کہا کہ وہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے۔ (بخاری)

ابن عباسؓ کے لئے دعا، علم و حکمت

۵۸۸۵ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَتَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ وَفِي رِوَايَةٍ عَلَيْهِ الْكِتَابَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنے سینے سے لگایا اور فرمایا اے اللہ! اسکو حکمت عطا فرما اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ تم! اس کو کتاب (قرآن) کا علم دے۔ (بخاری)

”خداوند! ابن عباسؓ کو دینی سمجھ عطا فرما“

۵۸۸۶ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهَا وَضُوءٌ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هَذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائخانہ کو تشریف لے گئے میں نے استنجا و آبدست کے لئے برتن میں پانی بھر کر رکھ دیا جب آپ باہر تشریف لائے اور برتن کو پانی سے بھرا ہوا دیکھا تو پوچھا یہ برتن کس نے رکھا ہے آپکو بتایا گیا کہ ابن عباسؓ نے اپنے انکے حق میں دعا کی۔ اے اللہ تم اس کو دینی سمجھ عطا فرما۔ (بخاری و مسلم)

اسامہ بن زیدؓ اور اسامہ حسنؓ کے حق میں دعا

۵۸۸۷ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهَا وَاحْسَنَ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا فِائِي أَجْبَلُهَا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ فَيَقُولُ فِي -

حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو یعنی اسامہؓ کو (احسنؓ) کو اپنی گود میں لیتے یا اپنے پاس بٹھاتے اور کہتے اللہ تم! اس ان دونوں سے عبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے عبت کر۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو یعنی اسامہؓ کو گود میں

عہ حضورِ مسلم کی آزاد کردہ لونڈی کے بیٹے زید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا متبنی بنالیا تھا اور زید کے بیٹے اسامہؓ سے عبت کرتے تھے ۱۲۔ مترجم۔

لیتے یا اپنی ایک ان پر بھاننے اور پھر دوسری ران پر حسن بن علیؑ کو بھاننے اور کہتے اے اللہ تم ان دونوں پر رحم کر اس لئے کہ میں ان پر مہربانی کرتا ہوں۔
(بخاری)

اسامہ بن زید کو آپ کا امیر لشکر بنانا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا جس کا سردار اسامہ بن زیدؓ کو مقرر کیا تھا بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اسامہ بن زیدؓ کی سرکاری پراغراض کرتے ہو تو آج سے پہلے تم نے اس کے باپ یعنی زید بن حارثہؓ کی سرداری پر بھی اعتراض کیا تھا اور خدا کی قسم اس کا باپ امارت و سرداری کے قابل تھا۔ اور اس کا باپ مجھ کو بہت سے لوگوں سے زیادہ عزیز تھا اور یہ اسامہ بھی مجھ کو بہت سے لوگوں سے زیادہ عزیز ہے اپنے باپ کے مرنے کے بعد (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اسامہ بن زیدؓ سے بھی بھلائی دو اور اس لئے کہ وہ تمہارے نیک آدمیوں میں سے ہے۔

عَلَىٰ خَيْدَةَ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَىٰ فَخْرِيهِ
الْآخَرَىٰ ثُمَّ يُصَلِّئُهُمَا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا
فَإِنِّي أَرْحُمُهُمَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۵۸۸۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَاعْتَمَدَ عَلَيْهِمُ اسْمَاءُ ابْنُ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُنْتُمْ تَهْتَكُونَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَابْنُ اللَّهِ إِنْ كَانَ تَخْلِفُنِي لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنْ هَذَا لِمَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ وَفِي آخِرِهِ أَوْصِيَكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَاحِبِيكُمْ

زید بن محمد کہنے کی مانگت

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ زید بن حارثہؓ کو کم زید بن محمدؓ کہہ کر پکارا کرتے تھے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا زیدؓ کہا کرتے تھے) یہاں تک کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی اُدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ (پکارو انکو ان کے باپوں کے نام سے) (بخاری و مسلم) اور برابر ہی حدیث قال لعلي انت مني۔ باب بلوغ الصغير وحضانته میں بیان کی گئی۔

۵۸۸۹ وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنَّا نَدْعُوهُ إِلَّا زَيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ اُدْعُوهُمْ لِأَبَائِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ الْبَلَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي فِي بَابِ بُلُوغِ الصَّغِيرِ وَحِضَانَتِهِ

فصل دوم

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں عرفہ کے روز رسول اللہؐ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ اونٹنی پر سوار تھے اور خطبہ دے رہے تھے میں نے سنا آپ یہ فرما رہے تھے۔ لوگو! میں نے تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اس کو مضبوط پکڑے رہو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ چیز ایک تو خدا کی کتاب ہے اور دوسرے میرے اہلبیت میں سے میری عزت (یعنی جدی اولاد)

۵۸۹۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ ذَهَبَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَمَسَعَتْهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا كِتَابَ اللَّهِ وَعِزَّتِي أَهْلَ بَيْتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضور اکرمؐ کی وصیت

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں تمہارے درمیان دو چیز چھوڑتا ہوں کہ اگر تم اس کو مضبوط پکڑے رہے اور اس پر عامل رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے

۵۸۹۱ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَحَدُهُمَا

اور یہ دو چیزیں ہیں جن میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے یعنی خدا کی کتاب
مانند ایک سی کے ہے جو آسمان سے زمین تک پھیلائی گئی ہے اور دوسری
چیز میری عمرت ہے میرے اہلبیت میں سے اور خدا کی کتاب اور میری
عمرت قیامت کے دن ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گی۔ یہاں
تک کہ حوض پر آئیں گی پس تم دیکھو کہ میرے بعد تم دونوں چیزوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔ (ترمذی)

أَعْظَمُ مِنَ الْآخِرِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلُ مَهْدٍ وَدُّ
مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي
وَلَكِنْ يَنْفَرُ قَاتِحَتِي يَبْرِدُ عَلَى الْخَوْضِ فَانْظُرُوا
كَيْفَ تَخْلُقُونِي فِيهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

چہارتن پاک کا دشمن آنحضرت کا دشمن ہے

حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کی نسبت فرمایا جو شخص ان لوگوں سے لڑے
میں اس سے لڑنے والا ہوں۔ اور جو شخص ان سے مصالحت رکھے میں اس
سے صلح رکھنے والا ہوں۔ (ترمذی)

۵۸۹۲ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِعَلِيٍّ وَبِاطِمَةَ وَالحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا
حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ وَسَلَامٌ لِمَنْ سَالَمَهُمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت علیؓ و حضرت فاطمہؓ کی فضیلت

جمیع بن عمیرؓ کہتے ہیں کہ میں اپنی بھوپچی کے ساتھ عائشہؓ کی خدمت
میں حاضر ہوا۔ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس شخص سے سب
سے زیادہ محبت ہے حضرت عائشہؓ نے کہا فاطمہؓ سے پھر میں
نے پوچھا۔ اور مردوں میں انہوں نے کہا ان کے شوہر سے۔ (ترمذی)

۵۸۹۲ وَعَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عُمَيٍّ
عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ أَيْ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

”جس نے میرے چچا کو ستایا اس نے مجھے ستایا“

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عباسؓ غصے میں بھرے ہوئے آئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کس چیز نے تم کو غضب ناک بنایا عباسؓ نے کہا
رسول اللہ! ہمارے (یعنی بنو ہاشم کے) اور قریش کے درمیان کیا (بیگانگی)
ہے کہ جب وہ (یعنی قریش) آپس میں ملتے ہیں تو نہایت ہشاش چہرہ سے
ملتے ہیں جب وہ ہم سے ملتے ہیں تو اس طرح نہیں ملتے یہ سنکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم غضبناک ہو گئے یہاں تک کہ غصہ سے آپ کا چہرہ سرخ
ہو گیا اور پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے
جس شخص کے دل میں ایمان پایا جائے گا وہ تم کو (یعنی اہلبیت کو) خدا اور خدا
کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دوست رکھے گا۔ یعنی تم سے
محبت کریں گے اسکے بعد اپنے فرمایا لوگو! جو شخص میرے چچا کو ستائے گا اسکے
حق میں برا ہوگا (اس لئے کہ چچا باپ کے مانند ہوتا ہے)۔ (ترمذی)

۵۸۹۲ وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ الْعَبَّاسَ
دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مُغْضِبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَا لَنَا وَلِقَرَاتِنَا إِذَا تَلَا قُرْآنَهُمْ تَلَا قُرْآنَهُمْ
مُبَشِّرَةً وَإِذَا قَرَأْنَا الْقُرْآنَ بَغَيْرِ ذَلِكَ فَغَضِبَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ
وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ
قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ
ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَدَى عَمِّي فَقَدْ أَدَانِي
فَالْتَمَأَ عَمَّ الرَّجُلِ صَنُوءَابِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنِ الْمُطَّلِبِ

حضرت عباسؓ کی فضیلت

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۵۸۹۵ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّي وَآلِ مَنِّي
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

فرمایا ہے عباسؓ مجھ سے اور میں عباسؓ سے ہوں۔

(ترمذی)

عباسؓ اور اولاد عباسؓ کے لئے دعا

۵۸۹۷ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ عَدَاةُ الْإِثْنَيْنِ فَأَتَيْتُكَ وَلَوْلَاكَ حَتَّى أَدْعُو لَكَ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا وَلَوْلَاكَ فَعَدَاؤُا وَعَدَاؤُنَا مَعَهُ وَالْبَسْنَا كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذُنُوبَنَا اللَّهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ سَادَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَنَادَ رَزِيئٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِي عَقَبِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ سے فرمایا کہ میرے دن صبح کے وقت تم اپنی اولاد کو لیکر میرے پاس آنا تاکہ میں تمہارے لئے دعا کروں جو تم کو اور تمہاری اولاد کو نفع دے پھر پیر کے دن صبح کے وقت انکے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اپنی چادر اڑھائی اور پھر فرمایا اے اللہ تم عباسؓ کو اور اسکی اولاد کو بخشدے ظاہر اور باطن دونوں حالتوں میں انکو پاک کر دے اور ان دونوں کا کوئی گناہ نہ چھوڑے۔ اے اللہ تم! عباسؓ کو اس کی اولاد میں قائم و محفوظ رکھ۔ ترمذی۔ اور زرین کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ حضور نے دعا میں یہ بھی فرمایا کہ خلافت اور امارت کو اس کی اولاد میں باقی رکھ، ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

ابن عباسؓ کی فضیلت

۵۸۹۷ وَعَنْهُ أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ انہوں نے دو مرتبہ جبریلؑ کو دیکھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دو مرتبہ دعا کی۔

(ترمذی)

ابن عباسؓ کو عطاء و حکمت کی دعا

۵۸۹۸ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ دَعَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوتِنِي اللَّهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دو مرتبہ یہ دعا کی کہ خداوند تعالیٰ مجھ کو حکمت عطا فرمائے۔

(ترمذی)

حضرت جعفرؓ کی کنیت

۵۸۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحِبُّ تَهْنِئَتَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْنِيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جعفر بن ابوطالبؓ مساکین سے بہت محبت رکھتے تھے ان کے پاس بیٹھتے اور ان سے مساکین باتیں کرتے اور وہ مساکین سے باتیں کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی کنیت (اسی بنا پر) ابو المساکین مقرر کی تھی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعفرؓ کو ابو المساکین فرمایا کرتے تھے۔

(ترمذی)

حضرت جعفرؓ کی فضیلت

۵۹۰۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرَ أَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے جعفرؓ کو رحلت مکاشفہ میں جنت کے اندر اڑتے دیکھا ہے جو فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے تھے۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

بہشت کے جوانوں کے سردار

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۵۹۰۱ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدُ أَشْبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَدَاةُ التِّرْمِذِيِّ - حسن و حسین میری دنیا کے دو پھول ہیں۔
(ترمذی)

۵۹۰۲ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَجَاؤَانَا مِنَ الدُّنْيَا رَدَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَقَدْ سَبَقَ فِي فَصْلِ الْأَدِلِّ - حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حسن و حسین میری دنیا کے دو پھول ہیں۔
(ترمذی)

حسین سے محبت و تعلق

۵۹۰۳ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَدَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَأَذَا الْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَى وَرْكَيْهِ فَقَالَ هَذَا ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَجِبْهُمَا وَأَجِبْ مَنْ يُحِبُّهُمَا رَدَاةُ التِّرْمِذِيِّ - حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ میں ایک ضرورت سے رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر کے اندر سے اس حال میں آئے کہ آپ ایک چیز کے اندر پٹے ہوئے تھے جس سے میں ناواقف تھا کہ وہ کیا چیز ہے جب آپ کے پیٹ پر ضرورت کو عرض کر چکا اور اپنی حاجت سے فارغ ہو گیا تو میں نے پوچھا حضورؐ یہ آپ کیا چیز لے ہوئے ہیں آپ نے اس چیز کو کھولا تو وہ حسن و حسین تھے جو آپ کے دونوں کولہوں پر یا بغلوں میں تھے اور آپ ان پر چادر ڈالے تھے اور پھر آپ نے فرمایا یہ دونوں میرے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ تم! میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور جو شخص ان سے محبت کرے تو اس سے محبت کر۔

شہادت حسینؑ اور ام سلمہؓ کا خواب

۵۹۰۴ وَعَنْ سَلْمَى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ نَائِمَةٌ فَقُلْتُ مَا يَبْكُكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَحِجَّتِهِ الثَّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ انْفَارَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ عَرِيْبَةٍ - حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہؓ کے پاس آئی وہ اس وقت رو رہی تھیں میں نے پوچھا کیوں روتی ہو۔ انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اس حالت میں دیکھا کہ آپ کے سر اور ڈاڑھی پر خاک پڑی ہوئی تھی میں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا ہوا۔ آپ خاک لود کیوں ہیں آپ نے فرمایا اے ابھی حسینؑ کے قتل میں موجود تھا یعنی ان کے شہادت کے واقعہ کو دیکھ رہا تھا
(ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

حضرت کو اپنے اہل بیت میں سب سے زیادہ محبت حسن و حسینؑ سے تھی

۵۹۰۵ وَعَنْ أَنَسِ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَحْسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ أَدْرِي لِي ابْنِي تَيْبَتُهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ رَدَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتٍ عَرِيْبَةٍ - حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اہلیت میں آپ کو کون شخص سب سے زیادہ پیارا ہے۔ آپ نے فرمایا حسن و حسینؑ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہؓ سے کہا کرتے تھے میرے دونوں بیٹوں کو بلاؤ پھر آپ حسن و حسینؑ دونوں کے جسم کو سونگھتے اور اپنے گلے سے لگاتے (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔)

حسینؑ سے کمال محبت کا اظہار

۵۹۰۶ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ - حضرت بريدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے اپنے سر پر ہاتھ رکھتے تھے کہ تمام محدثین اور مؤرخین کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت ام سلمہؓ شہادت حسینؑ سے دو سال قبل وفات پا چکی تھیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قِيَصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيُعْثَرَانِ فَذَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَصَحَّعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيُعْثَرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُ لَهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَائِيُّ.

۹۰۷۹ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مَنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سَبَبٌ مِنَ الْأَسْبَابِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

خطبہ پڑھ رہے تھے کہ اچانک حسن اور حسین آگئے جو اس وقت سرخ کرتے ہوئے تھے اور چلتے تھے۔ اور گر گر پڑتے تھے یہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اترے۔ اور دونوں بچوں کو گود میں اٹھالیا اور پھر اپنے سامنے دونوں کو بٹھا کر فرمایا۔ خداوند تعالیٰ نے پیغمبر فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں یعنی آزمائش کی چیزیں ہیں میں نے دونوں بچوں کو دیکھا کہ یہ چلتے ہیں اور گر گر پڑتے ہیں تو مجھ سے صبر نہ ہو سکا یہاں تک کہ میں نے اپنی بات کو قطع کر دیا اور ان دونوں کو اٹھالیا (ترمذی ابوداؤد و تہائی)

حضرت یعلیٰ بن مرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں جس نے حسین سے محبت کی خدا نے اس سے محبت کی اور حسین سے ہے اسباب میں سے یعنی بیٹی کا بیٹا ہے۔ (ترمذی)

حسینؑ کی حضورؐ سے مشابہت

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حسنؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ ہیں (یعنی شکل و صورت میں) سر سے لے کر سینہ تک (حسنؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ ہیں) اور حسینؑ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے زیریں حصہ سے بہت مشابہ ہیں۔ (ترمذی)

۹۰۸۰ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الدُّرِّ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

فاطمہؑ اور حسینؑ کی فضیلت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی ماں سے کہا مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں رسول اللہ کے ساتھ مغرب کی نماز جا کر پڑھوں اور حضورؐ سے درخواست کروں کہ وہ میرے اور تمہارے لئے معذرت کی دعا فرمائیں چنانچہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مغرب کی نماز آپ کے ساتھ پڑھی پھر نوافل پڑھے اور اسکے بعد عشاء کی نماز پڑھی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر چلے تو میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چلا آپ کے میرے قدموں کی آواز سن کر پوچھا۔ کون ہے کیا تو حذیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں آپ نے فرمایا کیوں کیا کام ہے خدا تمہ کو اور قبری مال کو بخشے دیکھ یہ ایک فرشتہ ہے جو اس رات سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اُترا اس فرشتے نے اپنے پروردگار سے مجھے پاس حاضر ہونے اور سلام کرنے کی اجازت چاہی تھی چنانچہ اسکو اجازت مل گئی۔ اس فرشتے نے مجھ کو یہ بشارت دی ہے کہ فاطمہؑ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنؑ اور حسینؑ نوجوان جنتیوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے)

۹۰۹۰ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّ دَعْيَى أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَلِي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكَ فَأَنْتَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى مَلَئَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْقَضَ فَتَبِعْتُهُ فَمِيعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هَذَا حَذِيفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتَكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ غَرِيبٍ.

”اچھی سواری اچھا سوار“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسن بن علیؑ کو اپنے کندھے پر بٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے راکہ! کیسی اچھی سواری پر تو سوار ہوا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور وہ سوار بھی تو اچھا ہے۔

(ترمذی)

۵۹۱۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نِعَمَ الْمُرَكَّبُ رَكِبْتُ يَا غُلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعَمَ الدَّاكِبُ هُوَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت اسامہ کی فضیلت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لئے بیت المال شاہی خزانہ سے (ساتھ بیس ہزار درہم کا وظیفہ مقرر کیا اور عبداللہ بن عمرؓ اپنے بیٹے کے لئے بیس ہزار درہم کا وظیفہ مقرر کیا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے والد سے کہا آپ نے اسامہؓ کو چھ پرکیوں ترجیح دی خدا کی قسم اس نے کسی مشہد (معرکہ جنگ) میں مجھ سے بیعت و بازی حاصل نہیں کی ہے عمرؓ نے کہا میں نے اسلئے اسامہؓ کا وظیفہ زیادہ مقرر کیا ہے کہ اس کے باپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیرے باپ سے زیادہ محبت تھی اور پھر خود اسامہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت پیارا تھا۔ مجھ سے زیادہ پیارا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو (یعنی اسامہؓ کو) اپنے محبوب (عبداللہؓ پر) ترجیح دی۔ (ترمذی)

حضرت زید کا آنحضرتؐ کو چھوڑ کر اپنے گھر جانے سے انکار

حضرت جبیلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ساتھ میرے بھائی زیدؓ کو بھیج دیجیئے۔ آپ نے فرمایا زید یہ موجود ہے۔ اگر یہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اسکو منع نہیں کرتا۔ زیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے سوا کسی کو پسند نہیں کرتا یعنی آپ کی خدمت سے بہتر میں کسی چیز کو خیال نہیں کرتا۔ جبیلہ بن حارثہؓ کا بیان ہے کہ اس معاملہ میں میں نے اپنے بھائی کی رائے کو اپنی رائے سے بہتر پایا۔ یعنی اس نے میرے پاس رہنے کو پسند نہ کیا اور رسول اللہؐ کی خدمت کو پسند کیا۔ (بخاری)

۵۹۱۱ وَعَنْ جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ مَعِيَ أَخِي زَيْدًا قَالَ هُوَذَا فَإِنْ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعُهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَا اخْتَارَ عَلَيْكَ أَحَدًا قَالَ فَرَأَيْتَ سَأَى أَخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي سَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

اسامہ کے تئیں شفقت و محبت کا اظہار

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں جس میں آپؐ وفات پائی اہمیت کمزور ہو گئے تو میں اور دوسرے لوگ مدینہ میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہؓ کی ماتحتی میں ایک لشکر تیار کیا تھا جو مدینہ کے باہر کھڑا تھا آپؐ اسکو

۵۹۱۲ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَمَطْتُ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَسَلَّمَ قَدْ أَصْبَحْتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَبَعَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِضَعِ يَدَيْهِ عَلَى وَبَرَفَعَهُمَا فَأَعْرَضَ
أَنَّهُ يَدْعُو لِي رَدَاةَ التَّزْمِينِ وَقَالَ
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ -

روانہ کرنے نہ پائے تھے کہ بیمار ہو گئے۔ اسامہؓ اور دوسرے لوگ اسی
لشکر میں سے مدینہ واپس آئے تھے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
ہوا تو اسوقت آپ خاموش تھے (یعنی طاقت گویائی جاتی رہی تھی) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو میرے اوپر
رکھا اور پھر انکو بلند کیا میں سمجھ گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعا فرما
ہے اہل ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسامہؓ کی رینٹ کو صاف کرنا چاہا میں نے عرض کیا آپ ہنسنے دیجیئے۔ اس
کام کو میں کروں گی۔ آپ نے فرمایا۔ عائشہؓ رضی اللہ عنہا تو اسامہؓ سے محبت کر اس
لئے کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ (ترمذی)

حضرت اسامہؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ علیؓ اور عباسؓ آئے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضری کی اجازت کی خواہش رکھتے تھے انہوں نے مجھ سے کہا تم ہمارے لئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کرو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! علیؓ
اور عباسؓ میرے حاضر ہونا چاہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا
اسامہؓ! تجھ کو معلوم ہے یہ دونوں میرے پاس کیوں کر آئے ہیں۔ میں
نے عرض کیا تجھ کو معلوم نہیں آپ نے فرمایا لیکن میں جانتا ہوں۔ اچھا ان کو
بلاؤ۔ چنانچہ دونوں نے اندر داخل ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم
آپ کی خدمت میں یہ دریافت کرنے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کو
اپنے گھر والوں میں کون سب سے پیارا ہے۔ آپ نے فرمایا فاطمہؓ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تجھ کو سب سے پیاری ہے علیؓ اور عباسؓ نے عرض کیا ہم
آپ کے گھر والوں کی بابت پوچھنے نہیں آئے ہیں (بلکہ ہمارا سوال اقربا سے ہے)
آپ نے فرمایا میرے اہل میں تجھ کو سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس پر
خدا نے اپنا انعام و فضل کیا ہے اور میں نے بھی اس پر انعام و احسان کیا اور
اسامہؓ بن زید ہے۔ علیؓ و عباسؓ نے عرض کیا اور اسامہؓ رضی اللہ عنہ کے بعد آپ
نے فرمایا۔ پھر علیؓ بن ابوطالبؓ۔ عباسؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ

۵۹۱۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُكَيِّمَ مُحَاطَ اسْمَةِ
قَالَتْ عَائِشَةُ دَعْنِي حَتَّى آتَا الَّذِي أَفْعَلُ قَالَ
يَا عَائِشَةُ أَحْبَبِي فَإِنِّي أُحِبُّهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
۵۹۱۵ وَعَنْ اسْمَةَ قَالَتْ كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ
عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَ لاسْمَةَ
اسْتَأْذِنَا لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِيٌّ وَ
الْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا
جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لِكُنِّي أَذْرِي إِذْ ذُنَّ
لَهُمَا فَدْخَلَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْنَاكَ
نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ
فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَا مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ
قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ اسْمَةُ بِنْتُ زَيْدٍ قَالَا
ثُمَّ مَنْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ
الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ
أَخْرَهُمْ قَالَ بَلَى عَلِيًّا سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

نے اپنے چچا کو اپنے اہلیت میں آخر میں رکھا۔ آپ نے فرمایا علیؓ نے ہجرت میں تم پر سبقت کی ہے۔ (ترمذی)

فصل سوم

حسنؓ آنحضرتؐ سے بہت مشابہ تھے

حضرت عقیقہ بن حارثؓ کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ نے عصر کی نماز پڑھی
(یعنی اپنے عہد خلافت میں) پھر آپؐ ٹہلنے کو چلے۔ آپ کے ساتھ علیؓ بھی

۵۹۱۲ عَنْ عُقَيْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو
بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ

قَرَأَ الْحَسَنُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ فَحَمَلَهُ
عَلَى عَاتِقِهِ قَالَ يَا بَنِي شَيْبَةَ يَا لِنَيْيَ صَلَّ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهًا بَعِيٍّ وَ عَلِيٌّ
يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

تھے کہ ابو بکر نے حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلنے دیکھا ان کو اپنے اٹھایا اور
اپنے کندھے پر بٹھالیا۔ اور کہا میرا باپ خدا جو یہ نبی سے بہت مشابہ ہے
علیؑ سے نہیں (علیؑ یہ سن رہے تھے اور ہنس رہے تھے)۔
(بخاری)

شہید اعظمؑ کے سر مبارک کے ساتھ ابن زیاد کا تمسخر و استہزاء

۵۹۱۷ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُنِيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ
بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ
وَقَالَ فِي حُسَيْنِهِ شَيْئًا قَالَ أَنَسٌ فَقُلْتُ وَاللَّهِ
إِنَّمَا كَانَ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ
زَيْدٍ فَجِئْتُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيبٍ
فِي أُنْفِهِ وَيَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حَسَنًا
فَقُلْتُ أَمَا إِنَّمَا كَانَ مِنْ أَشْبَهُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ
صَحِيحٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ۔

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد کے سامنے حضرت
حسینؑ کا سر مبارک لایا گیا۔ اور ایک طشت میں رکھا گیا۔ عبید اللہ سر مبارک
کو لکڑی سے خش دیتا تھا اور کہتا جاتا تھا۔ ان کے حسن میں ایک بات ہے
یعنی عیب حسن پایا ہے انسؓ کا بیان ہے کہ میں نے اس سے کہا خدا کی
قسم! اہلبیت میں حسینؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے اس
وقت آپ کا سر مبارک وسمہ سے رنگا ہوا تھا۔ بخاری اور ترمذی کی روایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ انسؓ نے بیان کیا کہ میں عبید اللہ بن زیاد کے پاس بیٹھا
ہوا تھا کہ حسینؑ کا سر مبارک لایا گیا ابن زیاد آپ کی ناک پر بکڑی مارتا جاتا
اور یہ کہتا جاتا تھا اس طرح کا حسن میں نے نہیں دیکھا میں نے کہا یہ حدیث
صحیح حسن غریب ہے۔

ایک خواب جس میں ولادت حسینؑ کی خوشخبری تھی ایک پیشین گوئی جس میں قتل حسینؑ کی پیش خبری تھی

۵۹۱۸ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا
دَخَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ حُلُمًا مُنْكَرًا
الْبَلَاءُ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ إِنَّمَا شَدِيدُ قَالَ
وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ كَانَ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ
تُطْعَمُ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةً
إِنْ شَاءَ اللَّهُ غَلَامًا يَكُونُ فِي حِجْرِكَ فَوَلَدَتْ
فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ وَكَانَ فِي حِجْرِي كَمَا قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمَ مَا عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُ
فِي حِجْرِي ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتُهُ فَاذْأَعْبَارُ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهْرُ يَفَانِ الدُّمُوعِ
قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي قَالَتْ

حضرت ام فضلؓ بنت حارث کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں نے آج
رات بہت بُرا خواب دیکھا ہے۔ آپ نے پوچھا۔ وہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا وہ
بہت سخت ناگوار خواب ہے۔ آپ نے فرمایا وہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا
میں نے دیکھا کہ آپ کے جسم مبارک سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا ہے۔ اور
میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا اللہ
اللہ تم فاطمہؓ ایک لڑکا جنے گی جو میری گود میں رکھا جائے گا۔ چنانچہ حضرت
فاطمہؓ کے ہاں حسینؑ پیدا ہوئے اور میری گود میں رکھے گئے جیسا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئی اور میں
کو آپ کی گود میں پیدا ہونے کی دوسری طرف دیکھنے لگی۔ اچانک میں نے دیکھا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں میں نے عرض کیا اے خدا
کے نبی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا ابھی ابھی
جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے انہوں نے مجھ کو بتایا کہ عنقریب
تیری امت تیرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی میں نے عرض کیا اس

قَالَ اَتَانِي جِبْرِيلٌ فَاَخْبَرَنِي اَنْ اُمِّي سَقَتُلُ
ابْنِي هَذَا فَقُلْتُ هَذَا قَالَ نَعَمْ وَاَتَانِي
بِمَرْبَبَةٍ مِّنْ ثَدْيِهَا حَمْدًا

بیٹے کو۔ آپ نے فرمایا ہاں اور میرے پاس اس جگہ کی مٹی بھی لائے
تھے۔ جہاں قتل کیا جائے گا۔ اور وہ سرخ مٹی تھی۔
(بیہقی)

شہادت حسینؑ اور ابن عباسؓ کا خواب

۵۹۱۹ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَدِي النَّارِ لَمَّا دَانَ يَوْمُ
بَنِيصِفِ النَّهَارِ اشْتَعَتْ اَعْيُنُ بَنِيهِ قَانًا وَرَدَّ
فِيهَا دَمٌ فَقُلْتُ يَا بِي اَنْتَ وَاُمِّي قَالَا هَذَا قَالَ
هَذَا دَمُ الْحُسَيْنِ وَاصْحَابِهِ لَمَّا اَزَلَّ التَّقِطُ
مُنْذُ الْيَوْمِ قَا حُصَيْنِي ذَلِكَ الْوَقْتُ فَاجِدُ قِتْلَ
ذَلِكَ الْوَقْتُ رَوَاهُمَا الْكَلْبِيُّ هَفِي فِي دَلَالِ النَّبُوَّةِ
وَاَحْمَدُ الْاَحْبَرُ

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے ایک روز رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اس حال میں دیکھا کہ وہ پہر کا وقت ہے آپ
پر لیٹاں حال غبار آلودہ ایک شیشی ہاتھ میں لئے ہوئے ہیں جس میں خون بھرا ہوا
ہے میں نے عرض کیا میرے مال باپ آپ پر فدا ہوں یہ کیا ہے۔ آپ نے
فرمایا یہ حسینؑ اور ان کے ہمراہیوں کا خون ہے جس کو میں صبح سے اس
وقت تک اس شیشی میں اکٹھا کرتا رہا ہوں۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ خواب
میں جو وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا تھا میں نے اس کو یاد
رکھا۔ نوحیسنؑ ہم ٹھیک اسی وقت قتل کئے گئے تھے۔ (بیہقی۔ احمد)

اہل بیت کو عزیز و محبوب رکھو

۵۹۲۰ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ احْبُوا اللَّهَ لِمَا يَغْنُوكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ وَ
احْبُونِي لِحُبِّ اللَّهِ وَاحْبُوا اَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے تم خدا سے اس لئے محبت کرو کہ وہ غذا اور اپنی نعمتیں عطا کرتا
ہے اور مجھ سے اس لئے محبت کرو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو اور میرے
اہل بیت کو میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھو۔ (ترمذی)

اہل بیت اور کشتی نوحؑ میں مماثلت

۵۹۲۱ وَعَنْ ابْنِ دَرَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ وَهَذَا اخُذُ بَابِ
الْكُفَّةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَلَا
اِنَّ مَثَلَ اَهْلِ بَيْتِي فِيكُمْ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ
مَنْ رَكِبَهَا بَجَاوَزَ مِنْ تَحْتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ

حضرت ابو ذرؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کعبہ کے دروازہ کو پکڑ
کر یہ بیان کیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے آگاہ ہو کہ
میرے اہل بیت تمہارے لئے نوحؑ کی کشتی کے مانند ہیں جو شخص کشتی میں
سوار ہوا۔ اس نجات پائی اور جو کشتی میں سوار ہوئے بغیر رہ گیا وہ ہلاک ہوا (احمد)

بَابُ مَنَاقِبِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے مناقب فضائل کا بیان

فصل اول

خدیجہ الکبریٰ کی فضیلت

۵۹۲۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ

حضرت علیؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
یہ فرماتے سنا ہے۔ مریم بنت عمران ساری امت کی عورتوں میں بہتر ہیں

اور خدیجہ الکبریٰؓ بھی سب سے بہتر ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ آسمان و زمین کی جانب اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کے سب سے والوں میں سب سے بہتر ہیں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ خدیجہؓ آرہی ہیں (یعنی غار حرا میں) جن کے ساتھ برتن ہے کہ اس میں سالن ہے یا کھانا ہے جب وہ آپ کے پاس پہنچ جائیں تو آپ ان کو ان کے پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے بھی سلام پہنچانا اور ان کو یہ بشارت دینا کہ جنت کے اندر ان کے ایک موتی کا محل ہے اس محل میں نہ تو شور و غل ہوگا اور نہ رنج و آفسرگی (بخاری و مسلم)

عِمْرَانُ وَخَبِيرٌ نَسَا إِلَهُمَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمَا فِي رِوَايَتِهِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ وَأَشَارَ وَكَبَّرَ إِلَى السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ -

۹۲۳ هـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدِ اتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ نَبِيٍّ إِذَا مَرَّ أَوْ طَعَامٌ فَإِذَا اتَّكَ فَاذْرَاعِيهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّْي وَلَبَّيْهَا هَا بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ مَنْ قَصَبَ لَا سَخَبُ فِيهِ وَلَا نَصَبٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت خدیجہؓ کی خصوصی فضیلت

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں جتنا رشک مجھ کو خدیجہ الکبریٰؓ پر ہوتا تھا۔ اتنا کسی بیوی پر نہیں حالانکہ میرے نے ان کو دیکھا تک نہیں تھا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو باوجود فرما کرتے تھے اور جب آپ کبھی کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے گوشت کے ٹکڑے کر کے خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے میں بعض اوقات آپ سے کہہ دیا کرتی تھی کہ آپ کے خیال میں خدیجہؓ کے سوا دنیا میں کوئی عورت ہی نہ تھی آپ اس کے جواب میں فرماتے کہ خدیجہؓ ایسی تھی اور خدیجہؓ ویسی تھی۔ اور اس کے بطن سے میری اولاد ہے (بخاری و مسلم)

۹۲۲ هـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا عَزْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَزْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلَكِنْ كَانَ يُكْثَرُ ذِكْرُهَا وَرُبَّمَا ذُبِحَ الشَّاةُ ثُمَّ يَقْطَعُهَا أَغْصَاءُ ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَأِ ابْنِ خَدِيجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ كَأَنَّ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةً إِلَّا لَخَدِيجَةُ فَيَقُولُ إِنَّمَا كَأَنَّكَ وَكَأَنَّكَ وَكَأَنَّكَ بِي مِنْهَا وَلَكِنْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت عائشہؓ کی فضیلت

ابو سلمہؓ کہتے ہیں کہ عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز مجھ سے فرمایا اے عائشہؓ! یہ جبریلؓ ہیں تم کو سلام کہتے ہیں عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس چیز کو دیکھتے تھے جن کو میں نہ دیکھتی تھی۔ (یعنی جبریلؓ کو) (بخاری و مسلم)

۹۲۵ هـ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

عائشہؓ کے بارے میں آنحضرتؐ کا ایک خواب

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم کو میں نے تین رات مسلسل خواب میں دیکھا تم کو فرشتہ رشیم کے ایک ٹکڑے میں لاتا اور مجھ سے کہتا یہ آپ کی بیوی ہیں میں تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹاتا اور تم کو پاتا بعینہ بچہ میں اپنے دل میں کہتا۔ اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو خدا اس کو پورا کرے گا۔

۹۲۶ هـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يَجِيءُ بِكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَبِيرٍ فَقَالَ لِي هَذِهِ أَمْرَأَةٌ تَكُنْ فَكَشَفْتُ عَنْ وَجْهِكِ الثُّوبَ فَإِذَا أَنْتَ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُضَيِّعُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

(بخاری و مسلم)

حضرت عائشہؓ کی امتیازی فضیلت

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

۹۲۷ هـ وَعَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّدُونَ

بِهَذَا أَيَا هُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ
مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَتْ إِنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كُنَّ حُزْبَيْنِ فَحُزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَ
حَقِصَةُ وَصَفِيَّةُ وَ سَوْدَةُ وَالْحُزْبُ الْآخَرُ
أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُلُّهُنَّ حُزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا
كَلِمَتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْلِمُ
النَّاسَ يَقُولُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهَيِّئَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُهَيِّئْ إِلَيْهِ حَيْثُ
كَانَ فَبَكَلِمَتِهِ فَقَالَ لَهَا لَا تُؤْذِيَنِي فِي عَائِشَةَ
فَإِنَّهُ أَوْحَى لِي يَا بِنْتِي وَأَنَا فِي تَوْبٍ أَمْرًا
إِلَّا عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ
مِنْ أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ إِنَّهُنَّ
دَعَوْنَ فَاطِمَةَ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلِمَتُهُ فَقَالَ
يَا بِنْتِي أَلَا تَحْبِبِينَ مَا أَحَبُّ قَالَتْ بَلَى
قَالَ فَاجِئِي هَذِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

خدمت میں ہدیہ پیش کرنے کیلئے اس کا انتظار کرتے جس روز کہ آپ
میرے ہاں تشریف رکھتے ہوئے (یعنی میری باری کے دن کا انتظار کیا کرتے
تھے) اور اس سے اسکا نشانہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج کی خوشنودی
حاصل کرنا تھا۔ عائشہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی وجہات میں
میں ایک جماعت میں عائشہ، حفصہ، اور سودة تھیں اور دوسری جماعت میں
ام سلمہ اور باقی بیویاں تھیں۔ ایک فہم سلمہ کی جماعت نے ام سلمہ سے کہا
کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہیں کہ آپ لوگوں سے یہ فرمادیں کہ جو
شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کرے وہ ہدیہ پیش کرو
خواہ رسول اللہ اسوقت کسی بیوی کے ہاں تشریف رکھتے ہوں چنانچہ ام سلمہ
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی
اس خواہش کے جواب میں فرمایا کہ تم مجھ کو عائشہ کے معاملہ میں اذیت نہ دو اس
لئے کہ میرے پاس کسی عورت (بیوی) کے کپڑے (چادر یا لحاف) میں وحی نہیں
آتی مگر عائشہ کے کپڑے میں۔ ام سلمہ نے یہ سنکر کہا۔ یا رسول اللہ! میں
آپ کو اذیت پہنچانے سے توبہ کرتی ہوں۔ پھر ام سلمہ کی جماعت نے
فاطمہ کو بلایا اور ان کے ذریعہ اپنی اس خواہش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تک پہنچایا۔ فاطمہ نے اس بارے میں آپ سے گفتگو کی۔ آپ نے
فرمایا بیٹی! کیا تو اس سے محبت نہیں رکھتی جس سے میں محبت رکھتا ہوں
فاطمہ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو تم عائشہ سے محبت کرو۔ (بخاری و مسلم)

فصل دوم

خواتین عالم میں سے چار افضل ترین خواتین

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دنیا بھر
کی عورتوں میں سے صرف ان چار عورتوں کے فضائل معلوم کر لینا میرے لئے
کافی ہیں یعنی مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد اور
آسیہ بنت فرعون کی بیوی۔ (ترمذی)

۵۹۲۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ حَبْلُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرْيَمُ بِنْتُ
عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ
مُحَمَّدٍ وَأَسِيَّةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت عائشہ کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جبرئیل ان کی شکل و صورت کی کوئی
چیز سبز ریشم میں پیٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے
اور کہا یہ آپ کی بیوی ہیں دنیا و آخرت دونوں میں۔ (ترمذی)

۵۹۲۹ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا
فِي خِرْقَةٍ خَضِرٍ رِشْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی ولایت

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو خبر پہنچی کہ (رسول

۵۹۳۰ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةٌ أَنَّ حَقِصَةَ

قَالَتْ لَهَا بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ
فَقَالَتْ قَالَتْ لِي حَفْصَةُ ابْنَةُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنْ
عَمَلِكِ كَنَبِيٍّ وَإِنَّكِ لَتَحْتِ نَبِيٍّ فَفِيمَ تَفْخَرُ
عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ أَتَقِي اللَّهَ يَا حَفْصَةُ رَوَاهُ
الترمذي والنسائي

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیوی حضرت حفصہ نے انکو یہودی کی بیٹی کہا ہے یہ
سکروہ رو نے لکھیں کہ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور پوچھا
تم کیوں رو رہی ہو انہوں نے کہا مجھ کو حفصہ نے یہودی کی بیٹی کہا اپنے فرمایا
تو نبی کی بیٹی ہے اور نیز اچھا بھی نبی تھا حضرت صفیہ حضرت ہارون علیہ السلام
کے خاندان سے تھیں اور اب تو ایک نبی کی بیوی ہے پھر حفصہ نے
کس بات میں تجھ پر فخر کرتی ہے اس کے بعد آپ نے حفصہ سے کہا۔
(ترمذی و نسائی) حفصہ رضی اللہ عنہا سے ڈر۔

حضرت مریم بنت عمران کا ذکر

۵۹۲۱ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ
حَدَّثَهَا فَفَحِكَّتْ فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَهَا عَنْ بُكَائِهَا وَصَحَّحَكُنَا
فَقَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةٌ نِسَاءِ
أَهْلِ الْجَنَّةِ الْأَمْرِ بِنْتُ عِمْرَانَ فَفَحِكْتُ رَوَاهُ الترمذی

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح
مکہ کے بعد فاطمہؓ کو اپنے پاس بلایا اور آہستہ آہستہ ان سے کچھ باتیں کیں
شکر فاطمہؓ نے روئے لگیں پھر اپنے دو بھائیوں سے گفتگو کی اور وہ ہنسے لگیں پھر جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پائے تو میں نے انکے رونے اور ہنسے کا سبب یافت کیا
فاطمہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اپنی موت سے آگاہ کیا تھا جس کو مسک
میں رونے لگی پھر اپنے مجھ کو فرمایا کہ میں مریم بنت عمرانؓ کے سوا جنت
کی ساری عورتوں کی سردار ہوں تو میں ہنسے لگی۔ (ترمذی)

فصل سوم

حضرت عائشہؓ کی علمی عظمت

۵۹۲۲ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ مَا اشْتَكَلْ عَلَيْنَا أَصْحَابُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا
عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا رَوَاهُ الترمذی
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

حضرت ابو موسیٰؓ نے فرمایا کہ ہم اصحاب بنی معلّم پر جب کوئی
بات مشتبہ ہوئی یا کسی حدیث کا مطلب سمجھ میں نہ آیا تو ہم نے اس کو عائشہؓ
سے دریافت کر لیا اور اسکے متعلق عائشہؓ میں کافی علم پایا (ترمذی کہتے ہیں
یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔)

”عائشہؓ سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں پایا“

موسے بن طلحہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہؓ سے زیادہ فصیح کسی
کو نہ پایا (ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔)

۵۹۲۳ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا
أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ رَوَاهُ الترمذی وَقَالَ هَذَا
حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ۔

بَابُ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ

بعض مشہور صحابہ کے مناقب و فضائل کا بیان !

فصل اول

عبداللہ بن عمرؓ کی فضیلت
حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے

۵۹۲۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ فِي

ہاتھ میں لٹیم کے کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے اور میں جنت کے اندر جہاں جانے کا ارادہ کرتا ہوں وہ ٹکڑا مجھ کو لے اڑتا ہے اور وہاں پہنچا دیتا ہے میں نے یہ خواب اپنی بہن حفصہ سے بیان کیا اور انہوں نے اس کا ذکر نبی صلم سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب کو سن کر ارشاد فرمایا کہ تمہارا بھائی مرد صالح ہے یا یہ فرمایا کہ عبد اللہ بن مرد صالح ہے (بخاری و مسلم)

عبداللہ بن مسعودؓ کی فضیلت

حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ تاربیانہ روی اور راہ راست پر ہونے کو اعتبار سے ہم سب لوگوں میں عبد اللہ بن مسعودؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہ تھے جن وقت سے کہ وہ گھر سے نکلتے تھے اور اس وقت تک کہ جب وہ گھر میں جاتے تھے اور گھر کے اندر کا حال ہم کو معلوم نہیں کہ وہ نہائی میں کیا کرتے تھے یعنی جیتنگ ہمارے سامنے تھے اسی یہ حالت تھی گھر کا حال ہم کو معلوم نہیں (بخاری) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ میں دیر بجاہلی میں سے (مدینہ میں) آئے اور ایک عرصے تک مینہ میں قیام کیا ہم ہمیشہ سہی خیال کرتے رہے کہ عبد اللہ بن مسعودؓ طبیعت نبی صلم کا ایک آدمی ہے اس لئے کہ ہم عبد اللہ بن مسعودؓ اور انکی ماں کو اکثر نبی صلم کے پاس آتے جاتے دیکھتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

وہ چار صحابہ جن سے قرآن سیکھنے کا حکم آنحضرتؐ نے دیا

حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کہتے ہیں کہ نبی صلم نے فرمایا ہے چار آدمیوں سے قرآن کو سیکھو یعنی عبد اللہ بن مسعودؓ سے سالم مولیٰ ابو حذیفہؓ سہابی بن کعبؓ سے۔ اور معاذ بن جبلؓ سے۔ (بخاری و مسلم)

ابن مسعودؓ، عمارؓ اور حذیفہؓ کی فضیلت

علقمہؓ کہتے ہیں کہ میں ملک شام میں آیا اور دو رکعت نماز میں نے پڑھی پھر میں نے یہ دعا کی اے اللہ تم مجھ کو کوئی نیک بخت ہمنشین عطا فرما پھر میں ایک جماعت میں پہنچا اور اسکے پاس بیٹھ گیا اچانک ایک بڑھا آیا اور میرے پہلو میں بیٹھ گیا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں۔ لوگوں نے کہا۔ ابو دردار ہیں میں نے ان سے کہا میں نے خدا سے دعا کی تھی کہ وہ مجھ کو ایک صالح ہمنشین عطا فرمائے چنانچہ خداوند تم نے اچکے میرے پاس بھیج دیا ابو دردارؓ نے تجھ سے پوچھا تم کون ہو میں نے کہا میں کوفہ کا رہنے والا ہوں ابو دردارؓ نے کہا کیا تمہارے ہاں ام عبد (عبد اللہ بن مسعودؓ) نہیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جزیال دیکھ اور چھانگل اپنے پاس رکھتا تھا اور کیا تمہارے ہاں وہ شخص نہیں ہے جس کو خدا نے بھی کی زبان کے ذریعہ شیطان سے پناہ دلا

الْمَنَامُ كَانَ فِي يَدَي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوَى بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا حَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۵ وَعَنْ حَذِيفَةَ قَالَ إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمًّا وَهَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ جَبَلٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا تَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَّسَ سَافَاةَ الْبُخَارَى۔

۵۹۳۶ وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَّنَا جَبَلًا نَزَلْنَا إِلَيْهِ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَأْذِيَنَا مِنْ دُخُولِ دُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۷ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَقْرِ الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِحٍ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

۵۹۳۸ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ كَسِّبْ لِي جَلِيلًا صَالِحًا فَاتَّيْتُ قَوْمًا جُلَسْتُ إِلَيْهِمْ فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي قُلْتُ مَنْ هَذَا أَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءُ قُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُبَسِّرَ لِي جَلِيلًا صَالِحًا فَيَسِّرْكَ لِي فَقَالَ مَنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ أَوْلَيْسَ عِنْدَكُمْ ابْنُ أُمِّ عَبْدِ صَاحِبِ النَّعْلَيْنِ وَالْوَسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيكُمْ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ يَعْنِي عَمَّارًا أَوْلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ

السَّيِّدَ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حَذِيفَةَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت انس کی والدہ ام سلمہؓ اور حضرت بلالؓ کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
مجھ کو جنت دکھائی گئی ہے وہاں ابو طلحہؓ کی بیوی کو دیکھا اور اپنے آگے
میں نے قدموں کی آہٹ سنی دیکھا تو وہ بلالؓ ہے۔ (مسلم)

۵۹۳۹ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَيْتَ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةً أَبِي طَلْحَةَ وَسَمِعْتُ حَشْحَشَةً أَمَامِي فَأَذِ ابْلَالُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

جن صحابہ کو قریش نے حقیر جانا ان کو اللہ تعالیٰ نے عزت عطا فرمائی

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم چھ آدمی تھے
مشرکوں نے (یعنی کفار قریش نے) ہمیں ملجم سے کہا تم ان لوگوں کو اپنی مجلس سے
اٹھا دو جو غلام اور مفلس ہیں تاکہ یہ لوگ ہم پر جری و دیہ نہ ہو جائیں سُنَد کہتے ہیں کہ
اس صحبت میں تھا ابن مسعودؓ تھے قبیلہ نذیل کا ایک شخص تھا اور بلالؓ تھے اور
وہ شخص اور تھے جکانام میں نے نہیں لیا اس مطالبہ کفار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دل میں ایک بات پیدا ہوئی یعنی وہ بات جو خدا نے چاہی اپنے دل میں سوچا
اور غور کیا کہ تمہاری آیت نازل ہوئی وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ
وَالْعِشِيِّ يُرِيدُونَ جَهَنَّمَ اور ان لوگوں کو نہ اٹھا جو صبح و شام تھیں خدا کی خوشنودی
حال کرنے کیلئے اپنے پروردگار کو یاد کرتے اور پکارتے ہیں۔ (مسلم)

۵۹۴۰ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ كُنَانَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَةً نَفَرًا فَقَالَ الْمَشْرُكُونَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطْرُدْ هَؤُلَاءِ لَا يَجْتَرُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هَذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أَسْمِيَهُمَا فَوَضَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَفْعَلَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعِشِيِّ يُرِيدُونَ جَهَنَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

ابو موسیٰؓ کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰؓ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
سے فرمایا اے ابو موسیٰؓ مجھ کو داؤد علیہ السلام کی خوش آوازی دی
گئی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۹۴۱ وَعَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

چار حافظ قرآن صحابہ کا ذکر

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار آدمیوں
نے قرآن کو جمع کیا۔ یعنی ابی بن کعبؓ، معاذ بن جبلؓ، زید بن ثابتؓ رضی اللہ عنہ
اور ابو زیدؓ رضی اللہ عنہ۔ انسؓ سے پوچھا گیا ابو زیدؓ کون۔ انہوں نے کہا میرے
چچا ہیں۔ (بخاری و مسلم)

۵۹۴۲ وَعَنْ أَنَسِ قَالَ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَبْلَ لَأَنَسِ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمُومَتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

مصعب بن عمیرؓ کی فضیلت

حضرت خباب بن ارتؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
مسلم کے ساتھ محض خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے ہجرت کی تھی پس ہمارا
اجر خدا پر ثابت قائم ہو گیا پھر بعض لوگ ہم میں سے ایسے ہیں جو دنیا سے گزر گئے
اور دنیاوی اجر میں سے کچھ نہ پاسکے۔ (یعنی مال فہیمت وغیرہ) جیسے مصعب بن
عمیرؓ جو احد کے دن شہید ہوئے اور انکے لئے سوائے ایک سفید وسیاہ کملی کے

۵۹۴۳ وَعَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبِعْنِي وَجَّهَ اللَّهُ تَعَالَى فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قَبْلَ يَوْمِ أُحُدٍ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهُ مَا يُكْفَنُ فِيهِ

الْأَنْبَرَةُ فَمَنْ إِذَا غَطَيْنَا نَاسَهُ خَرَجَتْ رَجُلًا
وَإِذَا غَطَيْنَا رَجُلًا خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا بِهَذَا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى
رِجْلَيْهِ مِنَ الْأَذْخِرِ وَمِمَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَبَرَتْهُ
فَهُوَ يَهْدِي بِهَا مُتَّقٍ عَلَيْهِ -

کفن کو کوئی کپڑا سیر نہ آسکا اور یہ کلمی بھی ایسی تھی کہ جب ہم اس سے سر کو ڈھانکتے
تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور پاؤں کو ڈھانکتے تھے تو سر کھل جاتا تھا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر فرمایا سر کو کلمی سے ڈھانک دو اور پاؤں پر اذخر ڈگھاس ڈال
دو اور بعض ہم میں سے وہ ہیں جن کا بھل بچنے ہو گیا اور وہ اس بھل کو چن رہے ہیں
یعنی خوب مال غنیمت پایا اور کامیابی حاصل ہوئی۔ (بخاری و مسلم)

سعد بن معاذ رضی کی فضیلت

حضرت جابر رضی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے
سنا کہ سعد بن معاذ رضی کی موت پر عرش الہی نے حرکت کی۔

(بخاری و مسلم)

حضرت جابر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ کی خدمت میں ایک جوڑا ریشمی کپڑے
کا ہدیہ کے طور پر بھیجا گیا آپ کے صحابہؓ اس جوڑے کو چھو تے تھے اور اس کی
نرمی پر تعجب و حیران تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کی نرمی پر
تعجب کرتے ہو جنت میں سعد بن معاذ رضی کے رومال ان سے بہت بہتر اور بہت
زیادہ نرم ہیں۔

حضرت انسؓ کے حق میں مستجاب دعا

حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! انسؓ آپ کا
خادم ہے اس کیلئے خدا سے دعا فرما دیجئے آپ نے یہ فرمائی اے اللہ! انسؓ
کے مال کو زیادہ کر اس کی اولاد کو بڑھا اور جو چیز تو نے اس کو دی ہے اس میں
اس کو برکت دے انسؓ کا بیان ہے قسم ہے خدا کی میرا مال بہت ہے۔
اور میرے بیٹے اور بیٹیوں کے بیٹے آج شمار میں سو کے قریب ہیں۔
(بخاری و مسلم)

عبداللہ بن سلامؓ کی فضیلت

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے کسی شخص کی نسبت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ وہ زمین پر چلتا ہو اور جنتی ہو مگر
عبداللہ بن سلامؓ کے لئے۔

عبداللہ بن سلامؓ کا خواب اور ان کو جنت کی بشارت

قیس بن عبادؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص مسجد
کے اندر آیا جس کے چہرہ سے خشوع یعنی سکون و وقار ظاہر تھا لوگوں نے کہا
یہ شخص جنتی ہے، پھر اس شخص نے دو رکعت نماز پڑھی جس میں ہلکی قرأت پڑھی اور
پھر مسجد میں چلا گیا میں اس شخص کے پیچھے ہوا اور اس سے کہا جب تم مسجد میں داخل
ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا یہ شخص جنتی ہے۔ اس شخص نے کہا خدا کی قسم!
کسی شخص کو یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ اس چیز کو کہے جس سے واقف نہ

۵۹۲۶ وَعَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِنِّي خَادِمُكَ أَدْعُ اللَّهَ لَهُ قَالَ اللَّهُ أَكْثَرُ مَا لَكَ
وَوَلَدَكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا أَعْطَيْتَنَا قَالَ أُنْسُ
فَوَاللَّهِ إِنِّي لَكثيرٌ وَإِنِّي وَلَدِي وَوَلَدُ
وَلَدِي لَيَتَعَادُونَ عَلَى نَحْوِ الْهَائِلَةِ الْيَوْمِ
مُتَّقٍ عَلَيْهِ -

۵۹۲۷ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَامَ سَمِعْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمِشُّ عَلَى دَجَلِهِ
الْأَرْضِ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ مُتَّقٍ عَلَيْهِ

۵۹۲۸ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي
مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ
أَثَرُ الْخُشُوعِ فَقَالَ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَصَلَّى رُكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا شَرَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ
فَقُلْتُ إِنَّكَ جِئْتَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا
هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ وَاللَّهِ مَا

مَنْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَفِينَا سَلَمَانُ
الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَدَهُ عَلَى سَلَمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ
النَّاسِ لَنَالَهُ رَجَالٌ مِمَّنْ هُوَ لَكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

کچھ لوگ ہیں جو ابھی اصحاب کی جماعت سے آکر نہیں ملے ہیں، تو اصحاب نے پوچھا
یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں اس وقت ہم لوگوں میں
سلمان فارسی بھی موجود تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان
فارسی پر رکھ کر فرمایا۔ اگر ایمان شریا پر بھی ہوتا تو ان لوگوں میں سے، یعنی غیر
عرب لوگوں میں سے کچھ لوگ پالیتے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کے حق میں دعائے محبوبیت

۹۵۱۸ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ عَبْدَكَ هَذَا لِيَعْنِي
أَبَاهُ يَدَةً وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ
إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اے اللہ! اپنے اس چھوٹے سے بندے کو اپنا محبوب قرار دے (یعنی ابو ہریرہؓ
کو) اور اے اللہ! اسکی مال کو مسلمانوں کا محبوب بنا اور مسلمانوں کو ان کا
محبوب بنانا کہ وہ اس کی خبر گیری کرتے رہیں اور مدد دیتے رہیں (مسلم)

کمزوروں اور لاجپاروں کی عزت افزائی

۹۵۱۹ وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا سَفْيَانَ
أَتَى عَلَى سَلَمَانَ وَصَهْقَيْبٍ وَبِلَالٍ فِي تَفْرِيقِهِمْ فَقَالُوا
مَا أَخَذَتْ سَيُوتُ اللَّهِ مِنْ عُنُقِ عَبْدِ اللَّهِ
مَا خَذَ هَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ تَقُولُونَ هَذَا لِشَيْخِ
قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ
أَغْضَبْتَهُمْ لَنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ
أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَإِنَّهُمْ فَقَالَ يَا إِخْوَتَاهُ
أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَخِي
رَوَاهُ مُسْلِمٌ -

حضرت عائذ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ ابوسفیانؓ میرا مددگار کے والد
حالت کفر میں سلمان، صہیق، اور بلال کے پاس سے گزرے جو صحابہؓ کی جماعت
میں بیٹھے ہوئے تھے اس جماعت کے لوگوں نے کہا ابھی خدا کی تلواروں
نے اس دشمن خدا کی گردن کو نہیں اتارا ابو بکرؓ نے یہ سن کر کہا تم اس قرشی
شیخ کی نسبت ایسا کہتے ہو جو قریش کا سردار ہے اسکے بعد ابو بکرؓ حضور صلعم
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور واقعہ سے آگاہ کیا حضور صلعم نے فرمایا۔ ابو بکرؓ
شاید تو نے انکو غضبناک بنا دیا۔ خدا کی قسم اگر تو نے انکو غصہ دلایا
تو گویا تو نے اپنے پروردگار کو غضبناک بنایا۔ یہ سن کر ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ کی اس
جماعت کے پاس آئے اور کہا اے میرے بھائیو! کیا میں نے تم کو غصہ
دلایا اور غضبناک بنایا انہوں نے کہا نہیں تم نے ہم کو رنجیدہ نہیں کیا
ہے میرے بھائی! خدا تم کو بخشنے۔ (مسلم)

انصار کی فضیلت

۹۵۲۰ وَعَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَ
آيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کمال ایمان)
کی علامت انصار سے محبت رکھنا ہے اور نفاق کی علامت انصار سے
بغض و دشمنی رکھنا ہے۔ (بخاری و مسلم)

انصار کو محبوب رکھنے والا اللہ کو محبوب ہے

۹۵۲۱ وَعَنْ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِلْأَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا
مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ
أَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ -

حضرت براءؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرمانے سنا ہے انصار سے مومن کا ہی محبت کرے گا اور انصار سے منافق
ہی بغض و دشمنی رکھے گا جو شخص انصار کو محبوب رکھے، خدا اسکو محبوب کھینگا اور
جو انصار سے دشمنی رکھے گا خدا اسکو اپنا دشمن قرار دے گا۔ (بخاری و مسلم)

بعض انصار کے شکوہ پر آنحضرتؐ کا پُر اثر جواب

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ جب خداوند تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو قبیلہ ہوازن سے غنیمت دلوائی (یعنی قبیلہ ہوازن پر فتح عنایت فرما کر مسلمانوں کو کثیر مال غنیمت عطا فرمایا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مال میں سے بہت سے قریشوں کو سو سواونٹ دینا شروع کئے انصار کی ایک جماعت نے یہ دیکھ کر عرض کیا خداوند تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مغفرت فرمائے کہ آپ قریش کو دیتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے حالانکہ ہماری تلواریں قریش کے خون سے ٹپکتی ہیں (یہ اشارہ ہے ان جنگوں کی طرف جو مکہ والوں سے لڑی گئی تھیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کے اس اعتراض کی خبر پہنچائی گئی آپ نے انصار کو بلا بھیجا اور انکو چڑے کے ایک خیمہ میں جمع کیا گیا اور ان لوگوں کے ساتھ کسی دوسرے کو نہیں بلایا گیا (یعنی انصار ہی کو جمع کیا گیا تھا کوئی دوسرا شخص نہیں بلایا گیا تھا) جب سب لوگ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس نشریف لائے اور فرمایا کیا یہ بات درست ہے جو تمہاری طرف سے مجھ کو پہنچائی گئی ہے انصار کی جماعت میں سے غفلتہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے اہل الرائے اور سمجھدار لوگوں نے کچھ نہیں کہا البتہ بعض نوجوانوں نے یہ بات ضرور کہی ہے کہ خداوند تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشے جو قریش کو عطا فرماتے ہیں اور ہم کو سچوڑ دیتے ہیں (یعنی مال نہیں دیتے) اور ہماری تلواریں انکے خون سے ٹپکتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا بیشک اس مال میں سے ان لوگوں کو دینا ہوں جو نو مسلم ہیں تاکہ اسلام سے انکو الفت ہو جائے اور وہ اسلام پر قائم ہو جائیں کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ لوگ اپنے خیموں اور فردگاہوں میں مال لے جائیں ورنہ اپنے گھروں کی طرف اس حال میں واپس جاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ساتھ ہوں۔ انصار کی جماعت نے آپ کا یہ ارشاد سن کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اس پر راضی ہیں۔ (بخاری مسلم)

انصار کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر ہجرت نہ (دینی امر) ہوتی تو اپنے آپ کو میں ایک انصاری مرد خیال کرتا اور اگر لوگ ایک راستہ پر چلیں اور انصاری دوسرے راستہ پر یا دوسری پہاڑی وادے میں تو میں انصاریا انصار کی جماعت کیساتھ چلوں۔ انصار مانند شعار کے ہیں (شعار وہ کپڑا جو جسم کے اوپر بدن یا بدن کے رنگوں سے ملا ہوا پہنا جاتا ہے) اور وہ دوسرے لوگ مانند دھار کے ہیں (دھار اوپر کا کپڑا جیسے چادر کمر یا وغیرہ مطلب یہ ہے کہ انصار مجھ سے بہت قریب ہیں اور دُور نہیں مجھ کو عزیز ہیں) انصار! تم میرے بعد نزوح اور امتیاز کو دیکھو گے (یعنی لوگ اپنے آپ کو تریح و جنگ نام سے

۹۵۵ **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ فَطَفِقَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ أَلْبَانًا مِنَ الْإِذِلِّ فَقَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا وَسَيُؤْنَتُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَخَذَّاتِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَالَتِهِمْ فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي ثَبَاتٍ مِنْ أَدِمٍ وَلَوْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكُمْ فَقَالَ فَقَهَاءُ هُمْ أَمَّا دُورُ مَا إِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا وَأَمَّا أَنَا مِمَّا حَدِيثُ أَتَانَاهُمْ قَالُوا يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدَعُنَا الْأَنْصَارَ وَسَيُؤْنَتُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُعْطِي رِجَالًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِكَفٍّ أَتَا لَفْظُهُ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ رَضِينَا مُتَّفَقِينَ عَلَيْهِ.**

۹۵۶ **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَ لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكَتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهُمَا الْأَنْصَارُ شِعْبًا وَالنَّاسُ دِشَامًا إِنْكُمْ سَتَرُونَ بَعْدِي أَشَدَّ فَأَصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْخَوْضِ سَادَاةَ الْبُخَارَى.**

کم درجہ لوگوں کو ممتاز بنائیں گے اس وقت تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض کوثر پر آکر ملو (بخاری)

انصار سے کمال قرب و تعلق کا اظہار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے یہ حکم جاری فرمایا کہ جو شخص ایسے سفیان کے گھر میں چلا جائے وہ امن میں ہے اور جو شخص ہتھیار ڈال دے وہ بھی امن میں ہے۔ انصاریوں نے یہ سن کر آپس میں کہا اس شخص (یعنی حضور) پر رحم و مہربانی غالب آگئی ہو۔ اپنی قوم اور اپنے شہر کے ساتھ ایسا سلوک کرنا ہے چنانچہ اس اعتراض پر وحی نازل ہوئی جو کہنے لگی کہ تم یہ کہتے ہو کہ اس شخص نے اپنی قوم پر اور اپنے شہر پر رحم و مہربانی کا سلوک کیا ہے تم ایسا نہ کہو میں نے ہرگز نہیں کیا بیشک میں خدا تم کا بندہ اور خدا تم کا رسول ہوں میں نے خدا تم کے لئے تمہاری طرف ہجرت کی ہے میری زندگی تمہاری زندگی کی جگہ ہے (یعنی میں تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہارے ساتھ جیوں گا) اور میری موت تمہاری موت ہے (یعنی تمہارے ہی ساتھ یا تم ہی میں مرنے کا انصاریوں نے یہ سن کر عرض کیا خدا تمہارے کی قسم! ہم نے یہ الفاظ صرف اس خیال سے کہے تھے کہ کہیں خدا اور اس کے رسول کا عہد عزم نہ کریں آپ نے فرمایا خدا اور رسول تمہاری راست گوئی کی تصدیق کرتا اور تمہارے عذر قبول کرتا ہے۔ (مسلم)

انصار کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بچوں اور عورتوں کو دیکھا جو کسی شادی میں جا رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ پر کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اے اللہ! تو گواہ ہے اے بچو! تو تم تمام لوگوں میں مجھ کو پیارے ہو۔ اے اللہ! اے بچو! اور عورتو! تم تمام لوگوں میں تجھ کو عزیز ہو (یعنی انصار مجھ کو بہت عزیز ہیں)۔ (بخاری و مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو بکرؓ اور عباسؓ انصار کی ایک جماعت یا مجلس پر گزرتے جہاں انصاری بیٹھے ہوئے رو رہے تھے انہوں نے پوچھا کیوں روتے ہو جماعت انصار نے کہا۔ ہم نے اپنی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کو یاد کیا یہ سن کر ان میں سے ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری ہوئے (یعنی عباسؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے آگاہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے باہر تشریف لائے اس وقت آپ کی پیشانی پر ٹہنی بندھی ہوئی تھی اور منبر پر بیٹھ گئے اسکے بعد آپ کو منبر پر بیٹھنا نصیب نہ ہوا اول آپ نے خدا تم کی حمد و ثنا کی اور پھر فرمایا۔ لوگو! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ انصار کے ساتھ رعایت و احسان اور سلوک کرنا اس طرح کہ وہ گویا میرا عہد اور میرا بیٹھ ہیں (یعنی انصار میرے دلی دوست اور میرے

۹۵۷ **وَعَنْهُ** قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ مِنْ دِمْنِ الْأَنْتَى السَّلَامِ فَهُوَ مِنْ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مَا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَ تَهْ رَأْفَةً يَعْتَشِدُ بِهَا وَرَغْبَةً فِي قَرْبَيْنِهِ وَنَزَلَ الْوُحْيُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ أَخَذَ تَهْ رَأْفَةً يَعْتَشِدُ بِهَا وَرَغْبَةً فِي قَرْبَيْنِهِ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتِ مَا تَكْرَهُ قَالُوا وَاللَّهِ مَا قُلْنَا إِلَّا ضَمَانًا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَتْ فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَصِدُّ قَائِلَكُمْ وَيُعِيدُكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۹۵۸ **وَعَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيًّا نَاوِسًا مَقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ يَعْنِي الْأَنْصَارَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۹۵۹ **وَعَنْهُ** قَالَ مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَا مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا فَدَا خَلَّ أَحَدُهُمَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى سَائِبِهِ حَاشِيَةً بَرْدٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَلَمْ يَصْعَدْ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ مُحَمَّدٌ وَاللَّهُ وَآثَنِي عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَوْصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَقَدْ

قَضَرُ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَنَى الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا
مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ
نَعَاةَ الْبَخَارِيِّ.

۵۹۶۰ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْصِدِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ
حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْبَيْتِ خَمِيدَ اللَّهِ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ النَّاسَ يَكْتُمُونَ وَيَقِلُّ
الْأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ
الْبَلَحِ فِي الطَّعَامِ مَنْ دَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ
فِيهِ تَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخِرِينَ فَلْيَقْبَلْ مِنْ
مُحْسِنِهِمْ وَلْيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ آوَاهُ
الْبَخَارِيُّ.

صحابہؓ اور انصار پر جو حق تھا انہوں نے اسکو ادا کر دیا ہے اور باقی رہا وہ
ثواب جو ان کے لئے خدا کے ہاں ہے پس ان کے نیکوں کے عذر کو تم
قبول کرو اور بدکاروں کو معاف کرو۔ (بخاری)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرض
وفات میں گھر سے باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما کر ادا دل خدا تم کی
حمد و ثناء کی اور پھر فرمایا کہ لوگوں کی تعداد بڑھے گی (مسلمان کثرت سے ہوں
گے اور مدینہ میں ہجرت کر کے آئیں گے) اور انصار کی تعداد کم ہوگی یہاں
تک کہ دوسرے لوگوں میں انصار کی تعداد اتنی رہ جائیگی جتنی کہ کھانے
میں نمک کی تعداد ہوتی ہے پس جو شخص اے مہاجر و انم میں سے کسی چیز کا
حاکم ہو اور وہ کسی قوم کے بدکاروں کو ضرر پہنچائے اور دوسرے لوگوں
(یعنی نیکوکاروں) کو نفع پہنچائے اسکو چاہیے کہ وہ انصار کے نیکوکار لوگوں
کے عذر قبول کرے اور بدکاروں سے درگزر کرے۔ (بخاری)

انصار اور ان کی اولاد در اولاد کے حق میں دعا

حضرت زید بن ارم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما اور انصار کے بیٹوں کی مغفرت
فرما اور انصار کے بیٹوں کے بیٹوں کو بخش دے۔ (بخاری)

۵۹۶۱ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَأَوْ
لَادِهِمُ الْأَنْصَارِ وَالْأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ.

انصار کے بہترین قبائل

حضرت ابی اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انصار
کے بہترین گھر (یعنی بہترین قبائل) بنو بخاری ہیں پھر بنو عبد الاشہل پھر بنو
حارث بن خزیمہ پھر بنو ساعدہ اور انصار کے ہر گھر (ہر قبیلہ) میں
بھلائی اور نیکی ہے۔ (بخاری و مسلم)

۵۹۶۲ وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو الْبَخَارِ ثُمَّ
بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ
بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارُ خَيْرٌ مُنْتَقًى عَلَيْهِ.

حاطب بن ابی بلتعہ کا واقعہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو زبیرؓ کو اور
مقدادؓ کو اور ایک دایت میں مقداد کی جگہ ابو مرثد کا نام آیا ہے) حکم دیا کہ تم
روضہ خاخ پر جاؤ! (یہ مقام مدینہ کے قریب مکہ اور مدینہ کے راسخہ پر واقع ہے)
وہاں ایک عورت ہے جو اونٹ پر کھائے میں سوار ہے اسکے پاس ایک خط
ہے وہ خط تم اس سے لے آؤ! پس ہم اپنے گھوڑوں کو تیزی سے دوڑا کر
چلے یہاں تک کہ روضہ خاخ پہنچ گئے اور وہ عورت ہم کو وہاں مل گئی ہم نے
اس سے کہا خط نکال کر ہم کو دیدے یہ خط مدینہ والوں نے مکہ والوں کے
نام لکھا تھا اس عورت نے کہا میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا یا
نوح خط کو تو خود نکال دے ورنہ ہم پھر تیرے کپڑے اتار لیں گے آخر وہ خط
اس نے اپنی چوٹی سے نکال کر دیدیا۔ ہم اسکو لیکر نبی م کی خدمت میں حاضر

۵۹۶۳ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فِي رِدَائِنَا
وَأَبَا مَرْثَدٍ بَدَلِ الْمِقْدَادِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى
تَأْتُوا دُصْتَا خَاخَ فَإِنَّ بِهَا طُعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ
تَحْتَ دُورِهَا فَإِنِ انْطَلَقْنَا يَتَعَادَى بَنَا حَبِلْنَا
حَتَّى أَتَيْنَا إِلَى الدُّصْتَةِ فَإِذَا نَحْنُ بِالطُّعِينَةِ
فَقُلْنَا أَخْرِجِي الْكِتَابَ قَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ
فَقُلْنَا لِنُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لِنَلْقِيَنَّ الشَّيْءَ
فَاخْرَجَتْهُ مِنْ عَقَائِمِهَا فَاتَيْنَا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاتِبِ بْنِ أَبِي

بَلَّتَعَةً إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ
يَخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَا حَاطِبُ مَا هَذَا فَقَالَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ لَا تَجْعَلْ عَلَيَّ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مُلْصِقًا فِي
قُرَيْشٍ وَلَوْ أَكُنْتُ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ
مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَةٌ
يَحْمُونَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيَهُمْ بِمَكَّةَ
فَاجَبْتُ إِذْ قَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ الشَّيْبِ فِيهِمْ
أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا
فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا إِرْتِدَاءً عَنْ دِينِي وَلَا مَرَضِي
يَا كُفْرًا بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ
عُمَرُ دُعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصْرِبُ عَنْقَ
هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ
بِدَارًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى
أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ أَعْمَلُوا مَا يَشْتُمُ فَقَدْ
وَجَبَتْ لَكُمْ الْجَنَّةُ وَفِي رِوَايَةٍ قَدْ
خَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا
أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّيَ
عَدُوَّكُمْ أَوْ لِيَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

ہوئے اور دیکھا۔ تو اس میں یہ کھانگھا حاطب بن بلتہہ کی طرف سے مشرکین
مکہ کے نام اس خط میں رسول اللہ کے متعلق کچھ خبریں درج تھیں یہ معلوم
کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے حاطب یہ کیا بات ہے
حاطب نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے معاملہ میں عجلت سے کام نہ لیجئے
میں ایک ایسا شخص ہوں جو قریش سے لپٹا یا گیا ہوں (یعنی ان کا حلیف
ہوں) لیکن میں ان میں شامل نہیں ہوں اور جو لوگ مہاجرین میں سے آپ کے
ساتھ ہیں مکہ والوں سے ان کی قرابت ہے اور مکہ کے مشرک اس قرابت
کے لحاظ سے انکے جان و مال کی حفاظت کرتے ہیں پس میں نے یہ پسند کیا
کہ چونکہ میری کسی قرابت قریش میں نہیں ہے اس لئے میں کوئی ایسا کام کروں
جس سے وہ مجھ سے خوش رہیں اور وہ میرے قرابت داروں کی حفاظت کریں
جو مجھ سے ہیں میں نے یہ کام اسلئے نہیں کیا ہے کہ میں کا فر یا منافق ہوں۔ یا
دین اسلام سے پھر گیا ہوں اور نہ یہ کام میں نے اس لئے کیا ہے کہ اسلام
لانے کے بعد میں کفر سے خوش اور راضی ہوں۔ رسول اللہ نے یہ سن کر فرمایا۔ حاطب
تم نے بلاشبہ سچ بات کہہ دی۔ عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! مجھ کو اجازت
دیجئے کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ حاطب
بدر کے معرکہ میں شریک ہا ہے اور تم حقیقت حال کو جانو ممکن ہے خداوند تم
نے بدر والوں پر نظر رحمت فرمائی ہو اور انکی مغفرت کی ہو اسلئے کہ خداوند نے
فرمایا ہے تم جو چاہو کرو! تمہارے لئے جنت واجب ہوگئی اور ایک وایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے تم کو بخش دیا اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّيَ وَعَدُوَّكُمْ أَوْ لِيَاءَ رُلِّ الْإِيمَانِ وَالْوَلَا
میرے اور اپنے دشمنوں کو تم اپنا دوست نہ بناؤ (یعنی کافروں سے تعلق نہ رکھو
اس آیت میں حاطب وغیرہ کے لئے زبرد توہین ہے۔) (بخاری و مسلم)

اصحاب بدر کا مرتبہ

حضرت رفاعہ بن رافع کہتے ہیں کہ جبریلؑ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئے اور پوچھا۔ آپ بدر کے معرکہ میں شریک ہونے والوں کو کیا مرتبہ دیتے
ہیں (یعنی آپ کے خیال میں بدر والوں کا کیا مرتبہ ہے) رسول اللہ نے فرمایا ہے
ہم ان کو مسلمانوں سے بہتر و افضل لوگ سمجھتے ہیں یا آپ نے اسی قسم کا اور
جواب دیا جبریلؑ نے کہا بدر میں جو فرشتہ حاضر ہوئے تھے ہم بھی ان کو ایسا
ہی خیال کرتے ہیں۔

اصحاب بدر حدیبیہ کی فضیلت

حضرت حفصہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا
تَعْدُونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ مِنْ
أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً خَوْهَا قَالَ وَ
كَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَعَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَدْخُلَ
لَنَا مَرَاتِنَ شَاءَ اللَّهُ أَحَدٌ شَرِيحًا بَدْرًا وَالْحَدِيثُ
ثَلَاثُ يَارَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى
نُ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا قَالَ فَلَئِمَّا تَمِيعُهُ يَقُولُ
حَدَّثَنِي النَّبِيُّ أَنَّ قَوْمًا وَفِي رِوَايَةٍ لَا يَدْخُلُ
لَنَا مَرَاتِنَ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ
حَدَّثَنَا الَّذِينَ يَأْتِيهِمْ تَحْتَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

میں امیر کھڑا ہوں کہ اگر خدا تم نے چاہا تو کوئی شخص ان میں سے دوزخ کی آگ میں
داخل نہ ہوگا جو بدر اور حدیبیہ میں شریک ہا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا خداوند
نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جو دوزخ پر وارد نہ ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے یہ نہیں سنا ہے کہ خداوند تم پر بھی فرماتا ہے کہ ہم ان لوگوں
کو دوزخ سے نجات دیں گے جنہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور ایک روایت
میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے اگر خدا تم نے چاہا
تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی شخص یعنی ان لوگوں میں سے کوئی آدمی جنہوں نے
دوزخ کے نیچے بیعت کی تھی وہ دوزخ کی آگ میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم)

اہل حدیبیہ کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے موقع پر ہماری تعداد ایک
ہزار اور چار سو تھی۔ ہماری نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا آج
کے دن تم زمین کے بہترین لوگ ہو۔ (بخاری و مسلم)

اصحاب بدر کا مرتبہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی
حدیبیہ کے سفر میں) کون ہے جو شبانہ المرار پر چڑھے، (مرا، ایک گھاٹی ہے بہار
کی جو مکہ اور مدینہ کی راہ میں واقع ہے) اسکے گناہ اس طرح دور کئے جائیں گے
جس طرح بنو اسرائیل کے گناہ دور کئے گئے تھے، چنانچہ سب سے پہلے اس
گھاٹی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی مدینہ کے قبیلہ خزرج کے گھوڑے اس
کے بعد لوگوں کے چڑھنے کا سلسلہ شروع ہو گیا (یعنی سب لوگ گھاٹی
پر چڑھ گئے) رسول اللہ نے فرمایا تم سب کو بخشا گیا مگر اس شخص کو نہیں
جس کا مخرج اونٹ ہے۔ ہم اس شخص کے پاس گئے جبکا اونٹ مخرج تھا
اور اس سے بھی کہا ہمارے ساتھ چلنا کہ تیرے لئے بھی رسول اللہ سے
بخشش طلب کریں۔ اس نے کہا میرا پیٹ گم شدہ چیز کو پالینا تمہارے دوست
کی بخشش سے بہتر ہے (مسلم) اور انس کی حدیث فضائل قرآن کے بعد کے
باب میں بیان کی گئی ہے۔

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ يَصْعَدُ النَّبِيَّةَ ثِنِيَّةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يَحْطُ
نُهُ مَا حَظَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَ آدَمُ مَنْ
عَدَا هَا حَيْلُنَا حَيْلُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ثُمَّ تَنَامَ
نَاسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كُمُ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَحْمَرِ
تَبَيَّنَا هُ فَقُلْنَا تَعَالَى يَسْتَغْفِرُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ أَجِدَ ضَالَّتِي أَحَبَّ
مَنْ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي مَا جِئْتُكُمْ سَدَاهُ مُسْلِمٌ
ذَكَرَ حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
لَهُ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَنْ تَعِبَ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْضَا
لَكَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

فصل دوم

شیخین اور ابن مسعود کی فضیلت

حضرت ابن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے میرے بعد تم میرے اصحاب میں سے ابو بکر و عمرؓ کی پیروی کرو اور عمار کی
سیرت و روش اختیار کرو اور ام عبد کے بیٹے ابن مسعود کے عہد و قول کو مضبوط
پکڑو اور ایک روایت میں جو حدیفہ سے منقول ہے یہ الفاظ ہیں کہ ابن مسعودؓ

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَتَتْهُ رِوَايَاتُ بَنِي بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ
وَأَهْتَدَا إِحْدَى عَمَارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ
وَفِي رِوَايَةٍ حَدِيثُ يَفْتَهُ مَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ

فَصَبَّ قُوَّةُ بَدَلٍ وَلَمْ يَسْكُ الْبَعْدُ ابْنُ امْرِئِ عَبْدٍ
رَدَاةَ التَّيْمَنِىِّ -

عبداللہ بن مسعودؓ کی فضیلت

(ترمذی)

حضرت علیؓ کہتے ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے اگر میں مشورہ کے بغیر کسی کو امیر و حاکم بنانا چاہتا تو میں تمہارا سردار و حاکم ام عبد کے بیٹے (ابن مسعودؓ) کو بناتا۔ (ترمذی - ابن ماجہ)

۵۹۶۹ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مُشِيرَةٍ لَأَمَرْتُ عَلَيْهِمَا ابْنِ امْرِئِ عَبْدٍ رَدَاةَ التَّيْمَنِىِّ وَابْنَ مَاجَةَ -

چند مخصوص صحابہؓ کے فضائل

خیرتہ بن ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں آیا اور خدا تم سے یہ دعا کی کہ مجھ کو کوئی نیک ہم نشین عطا فرما۔ چنانچہ ابو ہریرہؓ کی صحبت مجھ کو متیرائی اور میں ان کے پاس بیٹھا اور ان سے کہا میں نے خدا تم سے دعا کی تھی کہ وہ مجھ کو کوئی نیک ہم نشین عطا فرمائے چنانچہ خدا تم نے آپ کی صحبت سے مجھ کو مستفید ہونیکا موقع دیا ابو ہریرہؓ نے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو میں نے کہا میں کوفہ سے آیا ہوں نیکی کا جو ہاں ہوں (نیک صحبت کا خواستگار ہوں اور اپنے لئے نیکی کا طالب ہوں ابو ہریرہؓ نے کہا کیا تمہارے ہاں (یعنی کوفہ میں) سعد بن مالکؓ نہیں ہے جو مستجاب الدعوتہ ہے (یعنی سعد بن ابی وقاصؓ) جبکہ دعا قبول ہوتی تھی) اور کیا تمہارے ہاں عبداللہ بن مسعودؓ نہیں ہیں جو رسول اللہؐ کے وضو کا پانی اور نعلین مبارک اپنے پاس رکھتے تھے۔ اور کیا تمہارے ہاں حذیفہؓ نہیں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار تھے اور کیا تمہارے ہاں عمارؓ نہیں ہیں جن کو خدا تم نے اپنے نبیؐ کی زبان کے ذریعہ شیطان سے پناہ و امن دی ہے (یعنی رسول اللہؐ نے فرمایا تھا کہ عمارؓ کو خداوند تم شیطان سے محفوظ رکھے) اور کیا تمہارے ہاں

۵۹۷۰ وَعَنْ خَيْثَمَةَ ابْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُبَيِّنَ لِي جَلِيلًا صَالِحًا فَيَكُونُ لِي أَبًا لَهُ يَرْتَدُّ لِحَسْبِ الْبَيْتِ فَنُفِثَ لِي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُبَيِّنَ لِي جَلِيلًا صَالِحًا فَوُفِّقْتُ لِي فَقَالَ مِنْ آيِنِ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ الْقَيْسِ الْخَذِرِ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ أَلَيْسَ بَيْنَكُمُ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طُهْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلِيَّ وَحَذِيفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارُ الْكِنْدِيُّ أَجَارَةُ اللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ سَدَاةَ التَّيْمَنِىِّ -

سلمانؓ نہیں ہیں جو درکتا بولد (یعنی انجیل و قرآن) کے جاننے والے ہیں۔ (ترمذی)

چند صحابہؓ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابو بکرؓ اچھا آدمی ہے حضرت عمرؓ اچھا آدمی ہے حضرت ابوجہدؓ بن الجراح اچھا آدمی ہے حضرت اسید بن حضیرؓ اچھا آدمی ہے حضرت ثابت بن قیس بن شماسؓ اچھا آدمی ہے حضرت معاذ بن جبلؓ اچھا آدمی ہے حضرت معاذ بن عمرو بن الجؤعؓ اچھا آدمی ہے۔ (ترمذی - یہ حدیث غریب ہے)

۵۹۷۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ السَّيِّدُ بْنُ خُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجُؤَعِ رَدَاةُ التَّيْمَنِىِّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيِّنَاتِ غَرِيبٍ -

وہ میں صحابہؓ جنت جن کی مشتاق ہے

حضرت انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

۵۹۷۲ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَقِي إِلَى ثَلَاثَةِ عَشْرَ
وَعَمَّارٍ وَسَلَمَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

جنت تین آدمیوں کی مشتاق ہے۔ حضرت علی رضی کی۔ حضرت عمار رضی کی حضرت
سلمان رضی کی۔ (ترمذی)

حضرت عمار کی فضیلت

۹۹۴۲ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَمَّارٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اسْتَذِنُوا لَهُ مَرْحَبًا
بِالطَّبِيبِ الطَّيِّبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۹۹۴۲ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَيْرَ عَمَّارٍ بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ إِلَّا
اخْتَارَ أَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت علی رضی کہتے ہیں کہ حضرت عمار رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے حاضری کی اجازت طلب کی نبیؐ نے فرمایا اس کو اجازت دید و ادب پاک
آؤمی کو خوشخبری ہو۔ (یعنی عمار رضی کو) (ترمذی)

حضرت عائشہ رضی کہتی ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ عمار رضی کو سب
کبھی دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کے لئے کہا گیا تو اس نے ہمیشہ
سخت ترین اور مشکل کام کو اختیار کیا۔ (ترمذی)

حضرت سعد بن معاذ کی فضیلت

۹۹۴۵ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُبِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ
بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتُهُ
وَذَلِكَ لِجُلُوبِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ
تَحْمِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت انس رضی کہتے ہیں کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی کا جنازہ اٹھایا
گیا تو منافقوں نے (ازرا وطن) کہا اس کا جنازہ کس قدر ہلکا ہے؟ اور
ہلکے ہونے کی وجہ وہ حکم ہے جو سعد نے بنو قریظہ کی نسبت دیا تھا۔ دگویا
انہوں نے جنازہ کی سبکی کو برا خیال کیا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی
اطلاع پہنچی تو آپؐ نے فرمایا (سعد کا جنازہ اس لئے ہلکا معلوم ہوتا ہے کہ فرشتے
اس کو اٹھائے ہوئے تھے۔ (ترمذی)

حضرت ابوذر رضی کی فضیلت

۹۹۴۶ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظْلَمَ
الْخَضِرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْعِبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي
ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

۹۹۴۷ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظْلَمَ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ
الْعِبْرَاءُ مِنْ دِي لَهَجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شَبِ
عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يَعْنِي فِي الزُّهْدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے
سنا ہے کہ نیلگوں آسمان نے کبھی کسی ایسے شخص پر سایہ نہیں کیا اور نہ عمار
آلودہ زمین نے کسی ایسے شخص کو اٹھایا جو حضرت ابوذر رضی سے زیادہ سچا
ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابوذر رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو
نہیں سایہ کیا آسمان نے اور نہیں اٹھایا زمین نے کسی ایسے شخص کو جو ابوذر رضی سے
زیادہ سچ بولنے والا اور حقوں کا ادا کرنے والا ہو یعنی وہ ابوذر جو عیسیٰ بن مریم
سے مشابہ ہے۔ یعنی زہد میں۔ (ترمذی)

علمی بزرگی رکھنے والے چار صحابہ رضی

۹۹۴۸ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ
قَالَ الْقِسْمُ أُنْعِمَ عِنْدَ أَرْبَعَةٍ عِنْدَ عُوَيْمٍ أَبِي
الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلَمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ الْيَهُودِيَّ كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْكَمَ
إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

حضرت معاذ بن جبل رضی کہتے ہیں کہ جب انکی موت کا وقت قریب آیا تو
انہوں نے کہا علم کو چار آدمیوں سے حاصل کرو یعنی عویم سے جنگی کثرت
ابوذر دار ہے اور سلمان رضی سے اور ابن مسعود رضی سے اور عبداللہ بن سلام رضی سے
عبداللہ بن سلام جو یہودی تھے اور پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ میں
نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ وہ (یعنی عبداللہ بن سلام) دو سوال شخص

إِنَّمَا عَاشَتْ عَشْرَةَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - ہے ان دنوں قبول میں سے جو جنت میں جائیں گے۔ (ترمذی)

حضرت حذیفہ اور ابن مسعودؓ کی فضیلت

۹۹۷۹ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَخْلَفْتُ قَالَ إِذَا اسْتَخْلَفْتُ عَدِيكَوُ فَعَصِيَّتُهُمْ عَنِّي بَلَّحَ وَلَكِنْ فَاَحَدًا تَكُونُ حُذَيْفَةُ بْنُ اَسْمَاءَ النَّضْلِيِّ نَافِرًا كَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفَصَلَ ثَوْبَهُ وَمَا أَقْرَأَ كَرَعَبْدُ اللَّهِ فَاقْرُؤْكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اپنے سامنے کسی کو اپنا خلیفہ مقرر فرماتے تو بہتر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو تمہارے اوپر خلیفہ مقرر کر دوں اور تم اس کی نافرمانی کرو تو تم کو عذاب دیا جائے گا لیکن اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھو کہ حذیفہؓ تم سے جو کچھ کہے یا جو حدیث بیان کرے اس کو سچا جانو اور عبد اللہ جو کچھ کہو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ۔

حضرت محمد بن مسلمہؓ کی فضیلت

۹۹۸۰ وَعَنْهُ قَالَ مَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ تُدْرِكُهُ الْفِتْنَةُ إِلَّا أَنَا أَخَافُهَا عَلَيَّ إِلَّا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَضُرُّكَ الْفِتْنَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَسَكَتَ عَنْهُ وَآقَرَهُ عَبْدُ الْعَظِيمِ الْمُنْذِرِيُّ - حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں کو فتنہ گھیرے گا تو کوئی شخص اس کے اثر سے محفوظ نہ رہے گا مگر محمد بن مسلمہؓ کہ ان کی نسبت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ تجھ کو فتنہ ضرر نہ پہنچائے گا۔ (ترمذی)

عبد اللہ بن زبیرؓ

۹۹۸۱ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَرَى أَسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نَفِسَتْ وَلَا تَسْمُوهُ حَتَّى أَسْمِيَهُ فَنَمَاهُ عَبْدُ اللَّهِ وَحَنَلَهُ بِثَمَرَةٍ بِيَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ - حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ (ایک رات کو خلائم معمول) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کے گھر میں چراغ جلتے دیکھا۔ آپ نے فرمایا عائشہؓ میرے خیال میں اسما کے بچہ پیدا ہوا ہے۔ تم لوگ اس کا نام نہ رکھنا جب تک میں نام نہ رکھوں چنانچہ اس بچے کا نام آپ نے عبد اللہ رکھا اور کھجور چبا کر اپنے ہاتھ سے اس کے تالوں میں ملی۔ (ترمذی)

حضرت معاویہؓ

۹۹۸۲ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ أَلَلَهُمَّ أَجْعَلْهُ هَادِيًا مُهْدِيًا وَاهْدِي بِهِ رَدَاهُ التِّرْمِذِيُّ - حضرت عبد الرحمن بن عتبہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاویہؓ کے لئے یہ دعا فرمائی اے اللہ اس کو راہ راست دکھا دینا اور راست پایا ہونا اور لوگوں کو اس کے ذریعہ ہدایت دینے والا بنانا۔ (ترمذی)

حضرت عمرو بن العاصؓ

۹۹۸۳ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْكُرَ النَّاسُ وَأَمَّنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَكِنْ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي - حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دوسرے لوگ اسلام لائے (کسی غرض سے) اور عمرو بن العاصؓ رضی اللہ عنہ ایمان لائے اپنی رضا و رغبت سے (ترمذی) کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔

حضرت جابرؓ کے والد کی فضیلت

۹۹۸۴ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ مَا لِي أَسْرَأُكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ اسْتَشْهَدَ أَبِي وَتَرَكَ عِيَالًا وَدَيْنًا قَالَ أَفَلَا أُبَشِّرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ دَسَائِعٍ - حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز مجھ سے ملے اور فرمایا جابرؓ کیا بات ہے میں تجھ کو غمگین و افسردہ پاتا ہوں میں نے عرض کیا میرے والد شہید کئے گئے اور انہوں نے کنبہ اور قرض چھوڑا ہے، آپ نے فرمایا کیا میں تجھ کو یہ خوشخبری نہ دوں کہ خدا نے تیرے باپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا خدا تمہارے آج تک جس شخص سے کلام کیا ہے پر وہ کے نتیجے سے کیا ہے تیرے والد کو خداوند تعالیٰ نے

حِجَابٍ وَ أَحْيَىٰ أَبَاكَ فَكَلِمَةً كَفَّاحًا قَالَ
يَا عَبْدِي تَنَنَ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا مَرْثِي
تَحْمِيْنِي فَأُقْتَلَ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ الرَّبُّ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ
لَا يَرْجِعُونَ فَذَلِكُمْ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ
قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا تِلْكَ الْآيَةُ سَادَاةُ
الْزَمِيْنِ

زندہ کیا اور پھر اس کے روبرو (یعنی بغیر پردہ کے) گفتگو کی۔ اور فرمایا اے
میرے بندے مجھ سے آرزو کر یعنی جس چیز کو دل چاہتا ہو مانگ۔ میں
تجھ کو دوں گا۔ تیسرے باب نے کہا میرے پروردگار مجھ کو پھر زندہ کر
دے تاکہ میں تیری راہ پر شہید ہوؤں۔ خداوند تعالیٰ نے فرمایا میرا
یہ حکم نافذ ہو چکا ہے کہ مرنے کے بعد کوئی شخص دوبارہ دنیا میں نہ جائے
گا۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ۔ (یعنی
جو لوگ خدا تم کی راہ میں مارے گئے ہیں تو ان کو مردہ خیال نہ کر بلکہ وہ اپنے پروردگار کے ہاں زندہ ہیں۔ رزق دیے جاتے ہیں۔ اور خدا تم کی

نعمتوں کو پاکر خوش ہیں) (ترمذی)

حضرت جابر رضی

۵۹۸۵ وَعَنْهُ قَالَ اسْتَغْفِرُ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَخَمْسِينَ مَرَّةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت جابر رضی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے
لئے پچیس مرتبہ مغفرت کی دعا مانگی۔ (ترمذی)

حضرت براء بن مالک

۵۹۸۶ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرُمٌ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرُ ذِي طَبَرَيْنِ
لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَتَمَّ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ مِنْهُمْ
الْبَرَاءُ بَيْنَ مَا لَكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ دَالِيَةً فِي
فِي دَلِيلِ النُّبُوَّةِ

حضرت انس رضی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت
سے لوگ جو پرانگندہ بال خشنہ حال بغار آلودہ۔ دو کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور
جن کی طرف (ذیل و نوار سمجھ کر) توجہ نہیں کی جاتی اگر خدا کے اعناد پر قسم
کھالیں تو خدا ان کی قسم کو پورا کر دے۔ ان میں سے ایک براء بن مالک
مبھی ہے۔ (ترمذی سیفی)

اہل بیت اور انصار

۵۹۸۷ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ عِيَّتِي الَّتِي أَدَى إِلَيْهَا أَهْلُ
بَيْتِي وَإِنَّ كَرَشِي الْأَنْصَارَ فَأَعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ
وَأَقْبَلُوا عَنْ مُحْسِنِهِمْ سَادَاةُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابوسعید رضی کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگاہ
ہو کہ میرے متمد علیہ اور میرے خاص لوگ جن میں میں ٹھکانا چاہتا ہوں
میرے اہلیت ہیں اور میرے ولی دوست انصار ہیں پس تم انصار کے بدکاروں
کی خطاؤں کو معاف کرو اور ان کے نیکو کاروں کے عذر کو قبول کرو۔

(ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے)

انصار کی فضیلت

۵۹۸۸ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ أَحَدٌ يُؤْمِنُ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابن عباس رضی کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو
شخص خدا تم پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض
عداوت نہیں رکھتا۔ (ترمذی یہ حدیث حسن صحیح ہے)

ابو طلحہ کی قوم کی فضیلت

۵۹۸۹ وَعَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَوْمًا سَلَا مَرَاتِمَهُمْ
فَاعْلَمْتُ أَعَفَّةَ مُهْبَرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت انس رضی ابو طلحہ رضی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مجھ سے فرمایا تو اپنی قوم کو میرا سلام پہنچا اسلئے کہ جہانک مجھ کو علم ہے
میں تیری قوم کو پاکباز اور صابر جاننا ہوں۔ (ترمذی)

اہل بدر کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حاطب کا ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے حاطب کی شکایت کی یعنی یہ کہا کہ حاطب دوزخی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جھوٹا ہے۔ وہ دوزخ میں نہ جائے گا اسلئے کہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک رہا ہے۔

(مسلم)

۵۹۹۰ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدَ الْحَاطِبِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْكُوَ حَاطِبًا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْدٌ خَلَعَ حَاطِبُ النَّارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدُ خَلَعَهَا فَإِنَّهُ تَدٌ شَيْدٌ بَدْرًا وَالْحَدَّ يَدِيَّةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سلمان فارسی اور اہل فارس

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے اس آیت کو پڑھا
 اِنْ تَوَلَّوْا يَتَّبِعِدْكُمْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ شَرًّا لَا يَكُونُوْا اَمْتًا لَّكُمْ (یعنی اگر تم محمد پر ایمان لانے سے اعتراض کرو تو خداوند تمہارے بدلہ میں دوسری قوم کو مقرر کرے گا اور وہ قوم تمہارے مانند نہ ہوگی) تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں جن کا خداوند تمہارے ذکر کیا ہے اگر ہم روگردانی کریں گے۔ تو انکو ہماری جگہ مقرر کرے گا اور وہ ہم جیسے نہ ہوں گے رسول اللہ نے یہ سنکر سلمان فارسی کی ران پر ہاتھ مارا اور پھر فرمایا یہ شخص دراصل اسی قوم اگر دین شریا (آسمان) پر بھی تلو تو فارس کے بہت لوگ اس کو وہاں سے حاصل کر لیتے۔

(ترمذی)

۵۹۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَإِنْ تَوَلَّوْا يَتَّبِعِدْكُمْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ شَرًّا لَا يَكُونُوْا اَمْتًا لَّكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتَبَدَّ لُوَايِنَا شَرًّا لَا يَكُونُوْا اَمْتًا لَّنَا فَضَرَبَ عَلَى خَدَّيْنِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوْ تَوَلَّوْا وَلَوْ كَانَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الشَّرِّ يَأْتِنَا وَلَوْ رَجَالَ قَبْلَ الْفَارِسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

اہل عجم پر اعتماد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عجمی لوگوں کا ذکر کیا گیا (یعنی ان قوموں کا جو عرب میں نہیں ہیں) رسول اللہ نے فرمایا میں ان عجمیوں پر ان میں سے بعض لوگوں پر تم سے یا تمہارے بعض لوگوں سے زیادہ اعتماد و بھروسہ رکھتا ہوں۔

(ترمذی)

۵۹۹۲ وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتْ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَابِيَهُمْ أَوْ بَعْضُهُمْ أَوْ ثَنِي مِنْهُمْ أَوْ بَعْضُهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

فصل سوم

آنحضرت کے سبب اور تباہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے ہر نبی کے سات مخصوص آدمی ہوتے ہیں جو اس کے منتخب و برگزیدہ اور رقیب و نگہبان ہوتے ہیں۔ اور مجھ کو ایسے چودہ آدمی دئے گئے ہیں علی بن ابی طالب سے پوچھا وہ کون لوگ ہیں علی نے کہا میں میرے دونوں بیٹے (حسن و حسین) جعفر حمزہ ابو بکر رضی اللہ عنہم مصعب بن عمیر بلال بن رباح عمار بن عبد اللہ ابن مسعود ابو ذر اور مقداد رضی اللہ عنہم۔ (ترمذی)

۵۹۹۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنِي سَبْعَةَ نَجَبَاءَ وَرَفِئَاءَ وَأَعْطِيتُ أَنَا وَبَعَثَ عَشْرُ قُلُنَا مِنْهُمْ قَالَ أَنَا وَابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ وَحَمْزَةُ وَابْنُ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَارٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَابْنُ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت عمار بن یاسر

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان کسی معاملہ پر بات چیت ہو رہی تھی کہ میں نے عمار سے سخت کلامی کی۔

۵۹۹۴ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ

اہل بدر کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حاطب کا ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے حاطب کی شکایت کی یعنی یہ کہا کہ حاطب دوزخی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو جھوٹا ہے۔ وہ دوزخ میں نہ جائے گا اسلئے کہ وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک رہا ہے۔

(مسلم)

۵۹۹۰ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ عَبْدَ الْحَاطِبِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْكُوَ حَاطِبًا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْدٌ خَلَعَ حَاطِبُ النَّارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدُ خَلَعَهَا فَإِنَّهُ تَدٌ شَيْدٌ بَدْرًا وَالْحَدَّ يَدِيَّةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

سلمان فارسی اور اہل فارس

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے اس آیت کو پڑھا
 اِنْ تَوَلَّوْا يَتَّبِعِدْكُمْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ شَرًّا لَا يَكُونُوْا اَمْثَالَكُمْ (یعنی اگر تم محمد پر ایمان لانے سے انحراف کرو تو خداوند تمہارے بدلہ میں دوسری قوم کو مقرر کرے گا اور وہ قوم تمہارے مانند نہ ہوگی) تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون لوگ ہیں جن کا خداوند تمہارے ذکر کیا ہے اگر ہم روگردانی کریں گے۔ تو انکو ہماری جگہ مقرر کرے گا اور وہ ہم جیسے نہ ہوں گے رسول اللہ نے یہ سنکر سلمان فارسی کی ران پر ہاتھ مارا اور پھر فرمایا یہ شخص دراصل اسی قوم اگر دین شریعہ آسمان پر بھی تلو تو فارس کے بہت لوگ اس کو وہاں سے حاصل کر لیتے۔

(ترمذی)

۵۹۹۱ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَإِنْ تَوَلَّوْا يَتَّبِعِدْكُمْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ شَرًّا لَا يَكُونُوْا اَمْثَالَكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ إِنْ تَوَلَّيْنَا اسْتَبَدَّ لُوَايِنَا شَرًّا لَا يَكُونُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلَى خَدِّهِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوْ تَوَلَّوْهُ وَلَوْ كَانَ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الشَّرِّ يَأْتِنَا وَلَكِنَّ رِجَالَ قَبْلِ الْفَارِسِ سَادَاهُ التَّيْمَنِيُّ.

اہل عجم پر اعتماد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عجمی لوگوں کا ذکر کیا گیا (یعنی ان قوموں کا جو عرب میں نہیں ہیں) رسول اللہ نے فرمایا میں ان عجمیوں پر ان میں سے بعض لوگوں پر تم سے یا تمہارے بعض لوگوں سے زیادہ اعتماد و بھروسہ رکھتا ہوں۔

(ترمذی)

۵۹۹۲ وَعَنْهُ قَالَ ذُكِرَتْ الْأَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَابِيَهُمْ أَوْ بَعْضُهُمْ أَوْ ثَنِي مِنْهُمْ أَوْ بَعْضُهُمْ سَادَاهُ التَّيْمَنِيُّ.

فصل سوم

آنحضرت کے سبب اور تباہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے ہر نبی کے سات مخصوص آدمی ہوتے ہیں جو اس کے منتخب و برگزیدہ اور رقیب و گنجان ہوتے ہیں۔ اور مجھ کو ایسے چودہ آدمی دئے گئے ہیں علی بن ابی طالب سے پوچھا وہ کون لوگ ہیں علی نے کہا میں میرے دونوں بیٹے (حسن و حسین) جعفر حمزہ ابو بکر رضی اللہ عنہ مصعب بن عمیر بلال بن رباح عمار بن عبد اللہ ابن مسعود ابو ذر اور مقداد رضی اللہ عنہم۔

(ترمذی)

۵۹۹۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنِي سَبْعَةَ نَجَبَاءَ وَرِثَاءَ وَأَعْطَيْتُ أَنَا أَرْبَعَةً عَشَرَ قُلْنَا مَنْ هُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَا وَ جَعْفَرٌ وَحَمْزَةُ وَابْنُ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانَ وَعَمَارٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَابْنُ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ سَادَاهُ التَّيْمَنِيُّ.

حضرت عمار بن یاسر

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے اور عمار بن یاسر کے درمیان کسی معاملہ پر بات چیت ہو رہی تھی کہ میں نے عمار سے سخت کلامی کی۔

۵۹۹۴ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ كَلَامٌ فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

خرید رہے (یعنی خدانہ کی خوشنودی حاصل کر سکیے لئے) تو مجھ کو میرے حال پر بھوکے
دیکھئے! اور خدانہ کے لئے عمل کرنے دیجئے۔ (بخاری)

حضرت ابو طلحہؓ

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں رنج و تکلیف میں مبتلا کیا گیا ہوں (یعنی مفلس و فقیر ہوں) میری کچھ مدد کیجئے۔ اپنے اپنی کسی بیوی کے پاس کسی آدمی کو بھیجا انہوں نے کہا قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ میرے پاس پانی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھرا آپ نے دوسرا بیویوں کے پاس آدمی بھیجا۔ وہاں سے بھی یہی جواب ملا یہاں تک کہ آپ کی تمام بیویوں نے ایسا ہی جواب دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب کر کے فرمایا جو شخص اس کو کھانا کھلائے گا۔ خدانہ اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا یہ سن کر انصار میں سے ایک شخص جس کا نام ابو طلحہؓ تھا کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کو اپنا مہمان بناؤں گا چنانچہ وہ اس شخص کو اپنے گھر لے گئے اور اپنی بیوی سے دریافت کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے انہوں نے کہا صرف بچوں کے کھانے کے بقدر ہے ابو طلحہؓ نے کہا۔ بچوں کو کسی چیز سے بہلا کر سلا دو اور جب ہمارا مہمان گھر کے اندر داخل ہو تو اس پر غلہ ہر کرنا کہ گویا ہم اس کے ساتھ کھا رہے ہیں اور جب مہمان لقمہ اٹھانے کیلئے ہاتھ پھیلائے اور نرم بھی ہاتھ بڑھاؤ تو تم یہ ظاہر کر کے کہ چراغ کو ٹھیک کر دوں اٹھنا اور چراغ کو بڑھا دینا تاکہ اندھیرا ہو جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور سب کھانا کھانے بیٹھ گئے۔ مہمان نے کھانا کھالیا اور دونوں میاں بیوی رات بھر بھوکے رہے۔ پھر جب صبح ہوئی تو طلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدمت میں حاضر ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدانہ تم نے تعجب کیا یا خدانہ تم ہنسنا (یعنی خوش ہوا) فلاں مرد اور فلاں عورت کے فعل پر۔

اور ایک روایت میں سی قسم کا واقعہ ہے لیکن اس میں ابو طلحہؓ کا نام نہیں ہے اور وہ لوگ جو اپنے آپ پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔ اگرچہ وہ حاجت مند اور بھوکے ہوں۔ (بخاری و مسلم)

حضرت خالد بن ولیدؓ

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے تھے کہ لوگ دھڑا دھڑا ہمارے طرف آنے جانے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھتے جاتے کہ یہ کون ہے۔ ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں آپ کے سوال کے جواب میں کہتا جاتا کہ یہ فلاں شخص ہے اور رسول اللہ

۵۹۹۹ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي مُجْهَدٌ فَأَرْسَلْ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلَّا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذَلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضَيِّفُهُ يَرْحِمْهُ اللَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ إِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ طَلَّقَ بِهِ إِلَى رَجُلِهِ فَقَالَ لِأَمْرٍ أَنَّهُ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَتْ لَا إِلَّا ثَوْتٌ صَبِيَاءٍ نَّالَ فَعَلَيْهِمْ شَيْءٌ وَيَوْمَئِذٍ هُمْ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَرِيهِ إِنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ فَقَدَرْنِي إِلَى السَّرَاجِ كَيْ تَصْلُحِي بِنَا طَفِيهِ فَفَعَلْتُ فَقَعَدُوا وَآكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاهَرَيْنِ فَلَمَّا أَصْبَحَ عَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عَجِبَ اللَّهُ أَوْ صَحِيحٌ اللَّهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ وَفِي رِوَايَةٍ مِثْلُهُ وَكَمُ لَيْسَ أَبُو طَلْحَةَ وَفِي أُخْرَاهَا فَإِنْ نَزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَبُورُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مَشَقَّقٌ عَلَيْهِ -

۶۰۰۰ وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَزِلًا لَّجَعَلَ النَّاسُ يُمَادُّونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُولُ فُلَانٌ فَيَقُولُ نَعَمْ عَبْدٌ

اللّٰهُ هَذَا اَدِيْقُوْلُ مَنْ هَذَا اَفَاَقُوْلُ فَلَانُ
مَقِيْقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هَذَا اَحَنِيْ مَرَّ خَالِدُ بْنُ
الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ
فَقَالَ نَعَمْ عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيُفِيْ مَنْ
سَيُوفِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

اس کا نام سکر فرماتے خدا تم کا یہ بندہ اچھا ہے اور کبھی فرمانے خدا تم کا یہ بندہ
برے یہاں تک کہ خالد بن ولید آئے۔ آپ نے پوچھا ابو ہریرہ! کون ہے
میں نے عرض کیا خالد بن ولید ہیں آپ نے فرمایا خالد بن ولید اچھا
آدمی ہے۔ خداوند تعالیٰ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے۔
(ترمذی)

انصار کے ساتھ شفقت و عنایت

۱۶۸۰ عَنْ رَّبِيعِ بْنِ اَسْمَاحٍ قَالَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ
يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كُلَّ نَبِيٍّ اَتَّبَاعٌ وَاَنَا قَدْ
اَتَّبَعْنَاكَ فَاَدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَ اَتْبَاعَنَا
مِمَّنَّا فَاَعَايِبَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

حضرت ربیع بن اسحاق کہتے ہیں کہ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ
ہر نبی کے تابعدار تھے اور ہم نے آپ کی تابعداری کی ہے آپ دعا فرمائیے
کہ خداوند تعالیٰ ہمارے تابع کو بھی ہم ہی میں سے بنائے (یعنی ہمارے حلیف و
مواہبی بھی انصار بن ہوں بلکہ ہمارے نقش قدم پر چلنے والوں کو بھی تاکہ ان
پر و اتبعوہم یا حسن ان صادق آئے) نبی نے ان کے لئے دعا کر دی۔ (بخاری)

انصار کی فضیلت

۱۶۸۱ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِّنْ
اَحْبَاءِ الْعَرَبِ اَكْثَرُ شَهِيْدًا اَعَزُّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ اَنْسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ
اُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بَدْرٍ مَعُوْنَتَا سَبْعُونَ
وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ سَبْعُونَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

قتادہ کہتے ہیں ہم عرب میں سے کسی قبیلہ اور قوم کی نسبت
اس کا علم نہیں رکھتے کہ اس کے شہید انصار سے زیادہ ہوں اور قیامت کے
دن انصار سے زیادہ عزیز ہوں۔ انس کا بیان ہے کہ احد کی جنگ
میں ستر انصاری شہید ہوئے اور ہر معونہ کے معرکہ میں ستر انصاری
شہید ہوئے اور یہاں تک لڑائی میں ستر انصاری شہید ہوئے جو ابو بکرؓ
کے عہد میں ہوئی تھی۔

اصحاب بدرؓ

۱۶۸۲ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ
الْبَدْرِيِّيْنَ خَمْسَةَ اَلَاٍ خَمْسَةَ اَلَاٍ
وَقَالَ عُمَرُوْا فَضِلْتُمْهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَ هُمْ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ -

قیس بن ابی حازم کہتے ہیں کہ جو لوگ جنگ بدر میں شریک
ہوئے تھے ان کو بیت المال سے پانچ ہزار درہم ملتے تھے اور
عمرؓ نے کہا کہ بدر میں شریک ہونے والوں کو دوسرے تمام
لوگوں پر ترجیح دوں گا۔ (بخاری)

تَسْمِيَةُ مَنْ سَمِيَ مِنْ اَهْلِ بَدْرِ فِي الْجَامِعِ

جنگ بدر میں شریک ہوئی والوں کے نام جو بخاری کی جامع کتاب میں درج ہیں

مخصوص اہل بدر کے اسماء گرامی

(۱) حضرت نبی محمدؐ یا محمدؐ یا شعی عبداللہ کے بیٹے (صلی اللہ علیہ وسلم)
(۲) عبداللہ عثمان کے بیٹے حنی کنیت ابو بکر صدیقؓ ہے اور قرشی ہیں
(۳) عمر بن خطاب عدوی (۴) عثمان غفان قرشی (اموی) جن کو رسول اللہ
صلعم اپنی بیٹی زینبؓ کے پاس چھوڑ گئے تھے (جوان کی بیوی تھیں) و ناس

(۱) النَّبِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
(۲) عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنُ كُرَيْبٍ الصَّدِيقُ الْقُرَشِيُّ
(۳) عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْعَدَوِيُّ (۴) عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ
الْقُرَشِيُّ خَلَفَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيْةَ وَصَبَّ لَهَا لِسْمِهَا (۵)
 عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ (۶) رِیَاسُ بْنُ
 بُكَيْرٍ (۷) بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
 (۸) حَمَزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ (۹) حَاطِبُ
 ابْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ حَلِيفُ لُقْمَنِ (۱۰) أَبُو حَذِيفَةَ بْنُ
 عَثْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ الْقُرَشِيُّ (۱۱) حَارِثَةُ بْنُ رَبِيعَةَ الْأَنْصَارِيُّ
 وَهُوَ حَارِثَةُ بْنُ سَرَاتَةَ كَانَ فِي النَّظَارَةِ (۱۲) حَبِيبُ بْنُ
 عَدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ (۱۳) حُنَيْسُ بْنُ حُذَافَةَ السَّمْعِيُّ
 (۱۴) رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ (۱۵) رِفَاعَةُ بْنُ
 عَبْدِ الْمُئِنِّ رَابُوبَابَةَ الْأَنْصَارِيُّ (۱۶) الذُّبَيْدُ بْنُ
 الْعَوَامِ الْقُرَشِيُّ (۱۷) زَيْدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ
 (۱۸) أَبُو زَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ (۱۹) سَعْدُ بْنُ قَالِكٍ الزُّهْرِيُّ
 (۲۰) سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ الْقُرَشِيُّ (۲۱) سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ بْنُ عَمْرِو
 بْنِ نُفَيْلٍ الْقُرَشِيُّ (۲۲) سَهْلُ بْنُ حَنِيفٍ الْأَنْصَارِيُّ
 (۲۳) ظَهْرُ بْنُ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيُّ (۲۴) وَأَخُوهُ (۲۵) حَبْدَالُ
 بْنُ مَسْعُودٍ الْهَذَلِيُّ (۲۶) عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ الزُّهْرِيُّ
 (۲۷) عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِيُّ (۲۸) عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ
 الْأَنْصَارِيُّ (۲۹) عَمْرُو بْنُ عَوْفٍ حَلِيفُ بَنِي عَامِرٍ لُؤَيٍّ
 (۳۰) عُقْبَةُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْأَنْصَارِيِّ (۳۱) عَامِرُ بْنُ
 رَبِيعَةَ الْعَنْزِيُّ (۳۲) عَاصِمُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ
 (۳۳) عَوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ الْأَنْصَارِيُّ (۳۴) غَبَانُ بْنُ قَالِكٍ
 بِالْأَنْصَارِيِّ (۳۵) قَدَامَةُ بْنُ مَطْعُونٍ (۳۶) قَتَادَةُ بْنُ
 النُّعْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ (۳۷) مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ -
 (۳۸) مُعَوِذُ بْنُ عَفْرَاءَ (۳۹) وَأَخُوهُ (۴۰) قَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ (۴۱) أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ (۴۲) مِسْطَحُ بْنُ أَثَاثَةَ بْنِ عَبَادَةَ بْنِ الْمُطَّلِبِ
 (۴۳) مَرَارَةُ بْنُ رَبِيعَةَ الْأَنْصَارِيُّ (۴۴) مَعْنُ بْنُ عَدِيِّ الْأَنْصَارِيِّ (۴۵) مِقْدَادُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْكِنْدِيِّ حَلِيفُ
 بَنِي زُهْرَةَ (۴۶) هَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ -

زمانہ میں بیمار تھیں اور ان کے لئے جنگ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے مال غنیمت کے اندر حصہ لگایا تھا (۵) علی بن ابی طالب ہاشمی (۶) ایاس
 بن بکیر (۷) بلال بن رباح ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام (۸) حمزہ بن
 عبد المطلب ہاشمی (۹) حاطب بن ابی بلتعہ قریش کے حلیف (۱۰) ابو حذیفہ
 بن عتبہ بن ربیعہ قرشی (۱۱) حارثہ بن ربیعہ انصاری جو بدر کی لڑائی میں
 شہید ہوئے اور ان کا اصلی نام حارثہ بن سراقہ ہے اور یہ جنگ میں
 شریک نہ تھے بلکہ دشمنوں کے حال کی نگرانی پر مامور تھے (۱۲) حبیب
 بن عدی انصاری (۱۳) حنیس بن حذافہ بھی (۱۴) رفاعہ بن رافع انصاری
 (۱۵) رفاعہ بن عبد المنذر ابولبابہ انصاری (۱۶) زبیر بن عوام قرشی (۱۷) زید
 بن سہل ابوطحہ انصاری (۱۸) ابو زید انصاری (۱۹) سعد بن قالدین الزہری
 (۲۰) سعد بن خولہ قرشی (۲۱) سعید بن زید بن عمرو
 بن نفیل قرشی (۲۲) سہل بن حنیف انصاری (۲۳) ظہیر بن رافع انصاری (۲۴) ظہیر بن رافع
 کے بھائی (۲۵) عبد اللہ بن مسعود ہذلی (۲۶) عبد الرحمن بن عوف زہری (۲۷)
 عبید بن حارث قرشی (۲۸) عبادہ بن صامت انصاری (۲۹) عمرو بن عوف
 بنو عامر بن لوی کے حلیف (۳۰) عقبہ بن عمرو انصاری (۳۱) عامر بن ربیعہ
 عنزی (۳۲) عاصم بن ثابت انصاری (۳۳) عویم بن ساعدہ انصاری
 (۳۴) غبنان بن مالک انصاری (۳۵) قدامہ بن مَطْعُون (۳۶) قتادہ
 نعمان انصاری (۳۷) معاذ بن عمرو بن الجموح (۳۸) معوذ بن عفراء (۳۹)
 معوذ بن عفراء کے بھائی (۴۰) مالک بن ربیعہ (۴۱) ابواسید انصاری
 (۴۲) مسطح بن اثاثہ بن عبد المطلب بن عبد مناف (۴۳) مرارہ
 بن ربیعہ انصاری (۴۴) معن بن عدی انصاری (۴۵) مقداد بن عمرو
 کنذی بنو زہرہ کے حلیف (۴۶) ہلال بن امیہ انصاری خدا تعالیٰ ان
 سب سے راضی اور خوش ہو۔

ابو اسید انصاری (۴۱) مسطح بن اثاثہ بن عبد المطلب
 (۴۲) معن بن عدی انصاری (۴۳) مقداد بن عمرو بن عبد المطلب
 (۴۴) مرارہ بن ربیعہ انصاری (۴۵) مقداد بن عمرو بن عبد المطلب
 (۴۶) ہلال بن امیہ انصاری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ -

بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ أَوْلَى الْقَرْنَيْنِ

یمن اور شام کا ذکر اور اویس قرنی کا بیان

فصل اول

حضرت اویس قرنی کی فضیلت

حضرت عمر بن خطابؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ایک شخص یمن سے تمہارے پاس آئے گا جس کا نام اویسؓ ہوگا وہ یمن میں بنی مال کے سوا کسی کو نہ چھوڑے گا۔ (یعنی مال کے سوا اس کا کوئی قریبی عزیز نہ ہوگا) اس کے بدن میں سفیدی (یعنی برص) تھی اس نے خدا تم سے دعا کی اور وہ سفیدی جاتی رہی مگر ایک دینار یا درہم کے بقدر باقی رہ گئی پس جو شخص تم میں سے اس سے ملاقات کرے۔ وہ اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعا کرے۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ عمر بن خطابؓ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تابعین میں (یعنی ان لوگوں میں جنہوں نے صحابہؓ کو دیکھا ہوگا) ایک بہترین شخص ہوگا جس کو اویس کہا جائے گا۔ اس کی ایک ٹال ہوگی اور اس کے جسم پر سفید ہوگی تم اس سے اپنے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کرنا۔ (مسلم)

۶۰۴ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ نَجْلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرًا مِمَّا لَهُ قَدْ كَانَ يَبْهِيضُ فَدَعَى اللَّهُ فَادَّهَبَهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدَّرْهِمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَمَّا وَالِدَاتُ وَكَانَ يَبْهِيضُ فَدَعَا فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ سَادَاهُ مُسْلِمٌ۔

اہل یمن کی

فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ جب ابو موسیٰ اشعریؓ اور ان کی قوم کے لوگ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا: تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے ہیں جن کے دل اور جن کے قلوب بہت نرم ہیں ایمان کا ہے اور حکمت بھی یعنی ہے اور فخر و تکبر اونٹ والوں میں ہے سکون اور وقار بکری والوں میں ہے۔ (بخاری و مسلم)

۶۰۵ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمُ الَّذِينَ أَفِيدُوا وَالَّذِينَ قُلُوبُهُمْ إِلَّا يَمَانٌ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ وَالْفَخْرُ وَالْحَيْلُ فِي الْأَصْحَابِ الْأَبِلِ وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

کفر کی جوئی مشرق کی طرف ہے

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کفر کا مشرق کی جانب ہے۔ فخر و تکبر گھوڑے والوں اور اونٹ والوں اور جنگل کے رہنے والوں (یعنی کاشتکاروں) میں ہے جو بالوں کے خیموں میں رہتے ہیں اور آرام و سکون بکری والوں میں ہے۔ (بخاری و مسلم)

۶۰۶ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْكُفْرَ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْفَخْرَ وَالْحَيْلَ فِي أَهْلِ الْحَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفِدَا فِي أَهْلِ الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةَ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔

فتنوں کی جگہ مشرق ہے

حضرت ابو مسعود انصاریؓ کہتے ہیں نبیؐ نے فرمایا ہے اس جگہ سے فتنہ آئے گا (مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اور مدربانی اور سنگ

۶۰۷ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ هَهُنَا جَاءَتِ الْفِتْنُ

ولی صحرا نشین بالوں کے جیمہوں میں رہنے والوں کے اندر ہے جو اونٹوں اور گایوں کی دھول کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور یہ لوگ قبیلہ ریح اور مضہ کے ہیں۔
(بخاری و مسلم)

نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالْجَفَاءِ وَغَلَطَ الْقُلُوبِ فِي
الْفَنَاءِ دِينَ أَهْلِ الْوَبْرِ عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ
وَالْبَقَرِ فِي رُبَيْعَةٍ وَمُضَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهَا۔

سنگدلی اور بد زبانی مشرق والوں میں ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
سنگدلی اور بد زبانی مشرق والوں میں ہے اور ایمان حجاز والوں میں۔
(مسلم)

۸۰۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَطَ الْقُلُوبِ وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ وَ
الْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ رَدَاةٌ مُسْتَلْبَةٌ۔

شام اور یمن کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اے
اشتر تم ہمارے لئے ہمارے ملک (شام) میں برکت دے۔ اور اے اشتر تعالیٰ!
ہمارے لئے ملک یمن میں برکت دے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں؟ آپ نے فرمایا۔ اے اشتر تم! ہمارے لئے ہمارے
شام میں برکت دے اور اے اشتر تم! ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت
دے صحابہؓ نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! اور ہمارے نجد میں؟ راوی کا
بیان ہے۔ میرا خیال ہے۔ کہ تیسری مرتبہ صحابہؓ کے جواب میں آپ نے فرمایا
وہاں زلزلے ہوں گے اور فتنے ہوں گے، اور وہیں سے شیطان کا سینک
ظاہر ہوگا۔
(بخاری)

۹۰۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا
فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمِينِنَا
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَفِي نَجْدِنَا فَأَخْطَبُهُ
قَالَ فِي الثَّلَاثَةِ هُنَاكَ الذَّلَالَةُ وَ
الْفِتْنَةُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ رَدَاةٌ
الْبُخَارِيُّ۔

فصل دوم

اہل یمن کے بارہ میں دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی جانب دیکھ کر فرمایا۔ اے اشتر تم ان کے دلوں کو (ہماری
طرف) متوجہ کر اور ہمارے صانع اور ہمارے مددگار ہمارے لئے
برکت عطا فرما۔
(ترمذی)

۱۰۰۲ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قِبَلَ الْيَمَنِ فَقَالَ
اللَّهُمَّ اقْبَلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا
وَمَدِنَا رَدَاةٌ التِّرْمِذِيُّ۔

اہل شام کی خوش بختی

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے خوشخبری ہے شام والوں کے لئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ
آپ نے یہ کیوں فرمایا؟ آپ نے فرمایا اسلئے کہ خداوند تم کے فرشتے اپنے بازوؤں
کو شام پر پھیلائے ہوئے ہیں۔
(احمد ترمذی)

۱۰۰۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُوفِي لِلشَّامِ قُلْنَا لَا يَ
ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِأَنَّ مَلَائِكَةَ الرَّحْمَنِ
بِأَسْطَةِ أَجْنِحَتِنَا عَلَيْهَا رَدَاةٌ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ۔

حضرت موت کا ذکر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے غریب
حضرت موت کی طرف سے (حضرت موت یمن کا ایک شہر ہے) ایک آگ نکلا گی

۱۰۰۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَخَّرَ نَارُ مَيِّمِنَ نَحْوِ

حَضَرَ مَوْتَ أَوْ مِنْ حَضَرَ مَوْتَ تَحْشُرُ النَّاسَ
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ عَلَيْكُمْ
بِالشَّامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ -

اور یہ آگ لوگوں کو جمع کرے گی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آپ ہمارے لئے کیا حکم دیتے ہیں (یعنی ہم اس وقت کیا کریں؟) آپ نے
فرمایا۔ تم شام میں چلے جانا۔ (ترمذی)

شام کی فضیلت

۶۰۱۳ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ
الْعَامِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّمَا
سَتَكُونُ هَجْرَةٌ بَعْدَ هَجْرَةٍ فَخِيَارُ
النَّاسِ إِلَى مُهَاجِرٍ بَرٍّ أَهْلِيهِمْ وَ
فِي سِرِّهِمْ فَخِيَارُ أَهْلِ الْأَرْضِ
الزَّمَهُمْ مُهَاجِرٍ بَرٍّ أَهْلِيهِمْ وَ
يَبْقَى فِي الْأَرْضِ شِرَاسُ أَهْلِهَا
تَلَفْظُهُمْ أَسْرَضُوهُمْ تَفْنِيهِمْ
نَفْسُ اللَّهِ تَحْشُرُهُمُ النَّاسُ مَعَ
الْقَرَادَةِ وَالْخَنَازِيرِ تَبَيَّتْ
مَعَهُمْ إِذَا بَاتُوا وَثَقِيلَ مَعَهُمْ
إِذَا قَالُوا سَادَاهُ أَبُو دَاوُدَ -

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی (یعنی مدینہ کی ہجرت کے
بعد ایک اور ہجرت ہوگی) اور وہ ملک شام کی طرف ہجرت ہے (یعنی بہترین شخص
وہ ہوگا جو ابراہیمؑ کی ہجرت کی جگہ ہجرت کر کے جائے گا۔ (یعنی ملک شام میں) اور
ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ زمین کے لوگوں میں بہترین شخص وہ ہوگا جو
ابراہیمؑ کی ہجرت گاہ کو اختیار کرے گا۔ اور اس کو لازم پکڑے گا (اس
وقت) زمین میں بدترین لوگ ہونگے جن کو انکی زمینیں پھینک دیں گی۔ (یعنی بہترین
لوگ ہجرت کر جائیں گے اور بدترین لوگ اپنی اپنی جگہ رہ جائیں گے۔ جن کو
زمینیں ادھر سے ادھر پھینک دیں گی) خدا ان لوگوں کو بڑا سمجھے گا اور
ان کو اپنی رحمت سے دور رکھے گا۔ اور جمع کر لے گی انکو آگ بندروں اور
سوروں کے ساتھ اور یہ آگ انکے ساتھ رات گزارے گی (یعنی جہاں وہ رات
بسر کریں گے آگ ان کے ساتھ وہیں ٹھہری ہے گی) اور جہاں وہ قیلولہ (دوپہر
کا سونا) کریں گے آگ ان کے ساتھ وہیں رہے گی۔ (ابوداؤد)

شام، یمن اور عراق کا ذکر

۶۰۱۴ وَعَنْ ابْنِ حَوَالَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَيَصِيرُ الْأَمْرُ أَنْ تَكُونُوا جُنُودَ الْحَمْدَةِ
جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَ
جُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ
خَدَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَدْرَكْتُ
ذَلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَإِنَّهَا
خَيْرَةٌ لِلَّهِ مِنْ أَرْضِهِ يَجْتَبِي إِلَيْهَا
إِلَيْهَا خَيْرَتُهُ مِنْ عِبَادِهِ فَأَمَّا إِنْ
أَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَأَسْقُوا
مَنْ غَدِرَكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ
تَوَكَّلْ لِي بِالشَّامِ وَأَهْلِهِ سَادَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ -

حضرت ابن حوالہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے۔ عنقریب دینی امور کا یہ نظام ہو جائے گا کہ تم ایک جمع کئے
ہوئے لشکر کے مانند ہو جاؤ گے، ایک لشکر شام میں، ایک لشکر یمن میں
اور ایک لشکر عراق میں۔ ابن حوالہ نے عرض کیا اگر میں اس وقت کو پاؤں
تو یا رسول اللہؐ فرمائیے میں کون سے لشکر کو اختیار کروں؟ آپ نے
فرمایا۔ اختیار کرو شام کو اس لئے کہ شام خلافت کی برگزیدہ اور پسندیدہ
زمین ہے۔ اور آخری زمانہ میں خداوند تم اس زمین میں اپنے برگزیدہ اور ایک
بندوں کو جمع کرے گا۔ پھر اگر تم شام سے انکار کرو تو پھر یمن کو اختیار کرو
اور (شام کو اختیار کرنے کی صورت میں) تم اپنے جانوروں کو اور اپنے
آپ کو اپنے (مخصوص) حوضوں سے پلاؤ۔ اس لئے کہ خداوند تم میری
وجہ سے شام اور شام کے لوگوں کا کفیل ہو جائے گا۔ (احمد، ابوداؤد)

فصل سوم

اہل شام پر لعنت کرنے سے حضرت علیؓ کا انکار

مشریح بن عبیدؓ کہتے ہیں کہ شام کے لوگوں کا علیؓ کے سامنے ذکر کیا گیا اور کہا گیا کہ اے امیر المومنین شام والوں پر لعنت کیجئے اعلیٰ نے کہا میں شام والوں پر لعنت نہیں کرتا اس لئے کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ ابدال شام میں ہوتے ہیں اور وہ چالیس مرد ہیں۔ ان میں سے جب کوئی مرتا ہے تو خداوند تم دوسرے کو اس کی جگہ مقرر کر دیتا ہے (یعنی یہ ہمیشہ چالیس رہتے ہیں۔ اور خدا تم ایک کے مرنے پر دوسرے کو ابدال کر دیتا ہے) انکے وجود کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور ان کی مدد سے دشمنوں سے بدلہ لیا جاتا ہے اور ان کے سبب سے شام والوں سے عذاب کو دفع کیا جاتا ہے۔

(احمد)

دمشق کا ذکر

ایک صحابی رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عنقریب شام کو فتح کیا جائے گا۔ پس جب تم کو اس کے شہروں میں ہکانا بنانے کا اختیار دیا جائے تو تم شہر دمشق کو اختیار کرو۔ اس لئے کہ دمشق مسلمانوں کے لئے لڑائیوں سے پناہ کی جگہ ہے اور دمشق شام کا ایک جامع شہر ہے (یعنی جو لوگوں کو جمع کرتا ہے) اور دمشق زمینوں (یعنی علاقوں) میں سے ایک زمین ہے جس کو غوطہ کہا جاتا ہے (احمد)

خلافتِ مدینہ میں اور ملکیتِ شام میں

حضرت ابوہریرہؓ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خلافتِ مدینہ میں ہے اور بادشاہتِ شام میں۔ (بیہقی)

شام کی فضیلت

حضرت عمر رضہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میں نے نور (روشنی) کا ایک ستون دیکھا جو میرے سر کے نیچے سے نکلا۔ بلند ہوا اور ملک شام میں جا کر ٹھہر گیا۔ (بیہقی)

بالشام ساداً ہما البیہقی فی ذلایل النبوة۔

دمشق کا ذکر

حضرت ابوہریرہؓ رضہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ہے جنگ کے دن مسلمانوں کے جمع ہونے کی جگہ غوطہ ہے (یعنی دجال سے جنگ)

۶۰۱۵ عَنْ شَرِيحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذَكَرَ أَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقِيلَ لَهُمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ لَا إِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيَنْتَصَرُ بِهِمُ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ۔

۶۰۱۶ وَعَنْ رَاجِلٍ مِنَ الصَّحَابَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتُفْتَحُ الشَّامُ فَإِذَا خَيْرُ ثَمَرِ الْمَنَازِلِ فِيهَا فَعَدَيْكُمْ بِمَدِينَةٍ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ فَإِنَّهَا مَعْقِلُ الْمُسْلِمِينَ مِنَ الْمَلَاحِمِ وَنُسْطَاطُهَا وَمِنْهَا أَرْضُ يُقَالُ لَهَا الْغُوطَةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ۔

۶۰۱۷ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْخَلَفَتِ بِالْمَدِينَةِ وَالْمَلِكُ بِالشَّامِ۔

۶۰۱۸ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَيْتُ عُمُودًا مِنْ نُورٍ خَرَجَ مِنْ تَحْتِ سَأْسَى سَاطِعًا حَتَّى اسْتَقَرَّ بِالشَّامِ سَادًا هُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي ذَلَالِ النَّبَوَةِ۔

۶۰۱۹ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ نُسْطَاطَ

کے دونوں میں جو اس شہر کے ایک جانب ہے جس کو دمشق کہا جاتا ہے۔
اور دمشق شام کے شہروں میں سے بہترین شہر ہے۔

(ابوداؤد)

الْمُسْلِمِينَ يَوْمَ الْمَلْحَمَةِ بِالْغُوطَةِ
إِلَى جَانِبِ مَدْيَنَةَ يُقَالُ لَهَا دِمَشْقُ مِنْ
خَيْرِ مَدَائِنِ الشَّامِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

وہ عجمی حکمران جو دمشق پر تسلط نہیں پائے گا

حضرت عبدالرحمن بن سلیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عنقریب عجم کے
بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ آئے گا جو تمام شہروں پر غلبہ حاصل کر
لے گا سوائے شہر دمشق کے۔

(ابوداؤد)

۶۲۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ
قَالَ سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوكِ الْعَجَمِ
فَيُظْهِرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ۔

بَابُ ثَوَابِ هَذِهِ الْأُمَّةِ

امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثواب کا بیان

فصل اول

اس امت پر خصوصی فضل خداوندی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے اور امتوں کی عمروں کے مقابلہ میں تمہاری عمر اتنی ہے جتنا کہ سارے
دن کے مقابلہ میں عصر و مغرب کے درمیان کا وقت ہے اور تمہاری اور
یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی شخص لوگوں سے مزدوری
اور کام کرنے اور یہ کہے کہ کوئی ہے جو آدھے دن تک (یعنی دوپہر تک)
میرا کام کرے میں اتنے وقت کے کام کی اجرت ہر شخص کو ایک
ایک ایک قیراط دوں گا۔ چنانچہ یہود نے دوپہر تک ایک ایک
قیراط پر کام کیا پھر اس شخص نے کہا کون ہے جو میرا کام دوپہر سے عصر
وقت تک کرے میں ہر شخص کو ایک ایک قیراط دوں گا چنانچہ
نصاریٰ نے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا
پھر اس شخص نے کہا کون ہے جو میرا کام نماز عصر سے آفتاب غروب
ہونے تک کرے میں ہر شخص کو دو دو قیراط دوں گا۔ خبردار ہو کہ تم
ہی وہ لوگ جنہوں نے نماز عصر سے آفتاب غروب ہونے تک دو
دو قیراط پر کام کیا ہے۔ خبردار ہو تمہارا اجر دو گنا ہے یہ دیکھ کر
کہ تم کو دو گنا ثواب ملا ہے اور تم نے تھوڑا اعل کیا ہے یہود و نصاریٰ غضبنا
ہو گئے اور کہا کہ ہم نے زیادہ اعل کیا ہے لیکن ہم کو ثواب کم ملا ہے خداوند تم

۶۲۱ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِي أَجَلٍ
مَنْ خَلَا مِنَ الْأُمَمِ مَا بَيْنَ صَلَوةِ الْعَصْرِ
إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ
الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ
عَمَلًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ
النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ
إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ
ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ
النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ
قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى مِنْ نِصْفِ
النَّهَارِ إِلَى صَلَوةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ
قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ
إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلَى قِيرَاطَيْنِ أَلَا
فَأَنْتُمُ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَوةِ الْعَصْرِ
إِلَى مَغْرِبِ الشَّمْسِ إِلَّا لَكُمْ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ

فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا
نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلَى عَطَاءً قَالَ
اللَّهُ تَعَالَى فَهَلْ ظَلَمْتُمْ مَن حَقَّكُمْ
شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَإِنَّمَا
فَضَّلِي أُعْطِيَهُ مَن شِئْتُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

نے ان کو یہ جواب دیا کہ میں نے تم پر ظلم کیا ہے یا تمہارے حق میں کوئی
کمی کی ہے (یعنی جو اہرت میں نے مقرر کی تھی اس میں سے کچھ کم اہرت
دی ہے) یہود و نصاریٰ نے کہا۔ نہیں کوئی کمی نہیں کی خداوند تعالیٰ
نے فرمایا پھر یہ میرا فضل و احسان ہے۔ میں جس کو چاہوں زیادہ دوں
(بخاری)

بعد کے زمانہ کے اہل ایمان کی فضیلت

۶۰۲۲ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مَن أَشَدَّ
أُمَّتِي لِي حُبًّا نَّاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي
يُودُّ أَحَدُهُمْ نَوْسًا لِّأَنِّي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
بے میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت رکھنے والے وہ لوگ ہوں گے
جو میری وفات کے بعد پیدا ہوں گے اور اس امر کی آرزو کریں گے کہ
اگر مجھ کو دیکھ لیں تو اپنے اہل و خیال اور مال کو مجھ پر فدا کریں۔
(مسلم)

یہ اُمت اللہ کے سچے دین پر قائم رہنے والوں سے کبھی خالی نہیں رہے گی

۶۰۲۳ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَبَّحْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
لَا يَزَالُ مَن أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ
بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَن خَذَ لَهُمْ
وَلَا مَن خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ
وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ مُتَّفِقُونَ عَلَيْهِ وَذَكَرَ حَدِيثُ
أَنَّهُ أَنْ مَن عِبَادِ اللَّهِ فِي كِتَابِ الْفِصَاحِ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ فرماتے سنا ہے۔ میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حکم الہی پر
قائم رہے گی اس جماعت کو نہ وہ نقصان پہنچا سکیں گے جو اس کی تابعدار
وامانت چھوڑ دیں گے اور نہ وہ شخص مضر پہنچا سکے گا جو اس کی مخالفت
کرے گا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کا حکم (یعنی موت) آجائے گا اور وہ اپنے
اسی حال پر ہوں گے (بخاری مسلم) اور انس کی حدیث اَنْ مَن عِبَادِ
اللہ کتاب الفصاح میں ذکر کی جا چکی ہے۔

فصل دوم

اُمت محمدی کی مثال

۶۰۲۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْهَظْطِ
لَا يُدْرِي أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ سَوَاءٌ
الْيَوْمَيْنِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے۔ میری امت کا حال ہارش کے مانند ہے۔ جس کی نسبت
یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا اول اچھا ہے یا آخر اچھا۔
(ترمذی)

فصل سوم

اُمت محمدی کا حال

۶۰۲۵ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَبْشِرُوا وَأَبْشِرُوا إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي
مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرِي آخِرُهُ خَيْرٌ أَمْ
أَوَّلُهُ أَوْ لَحْدٍ يُقْفَى أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ

جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے والد کو روایت
کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا خوش ہو اور خوش ہو۔ میری امت
کا حال ہارش کی مانند ہے جس کی نسبت یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس کا اول بہتر
ہے یا آخر بہتر ہے یا میری امت کی مثال باغ کے مانند ہے جس سے ایک
سال تک ایک جماعت نے نائدہ اٹھایا (یعنی خوب کھایا) پھر دوسرے

عَامًّا ثُمَّ أُطْعِمَ فَوَجَّ عَامًّا لَعَلَّ
أَخْرَجَهَا فَوَجًّا أَنْ يَكُونَ أَعْرَضَهَا عَرْضًا
وَأَعْمَقَهَا عُمُقًا وَأَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ
تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوْلَاهَا وَالْهَدْيُ وَسَطُهَا
وَالْمَسِيحُ أَخْرَجَهَا وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ فَيَجْزِي
أَعُوْجُ كَيْسُوا مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُمْ سَادًا
رَبْرَابِيْنَ۔

سال ایک اور جماعت نے فائدہ اٹھایا اور اس کے بھولوں وغیرہ
کو کھلایا ممکن ہے وہ جماعت جس نے آخر میں باغ سے نفع حاصل
کیا ہے عرض و عنق میں (یعنی تعداد میں) پہلی جماعت سے زیادہ ہوا
اور خوبیوں میں بھی اس سے بہتر ہو۔ وہ امت کی نوکریاں ہوگی جس کا اول
میں ہوں اور جس کے درمیان میں ہمدی ہے اور جس کے آخر میں مسیح ہے
لیکن ان زمانوں کے درمیان میں ایک جماعت کج رو (یعنی گمراہ) ہوگی
وہ جماعت میرے طریقہ میں سے نہ ہوگی اور نہ میں ان میں سے ہوں گا۔

ایمان بالغیب کے اعتبار سے تابعین کی فضیلت

۶۲۶ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْخَلْقِ أَغْجَبُ إِلَيْكُمْ
إِيمَانًا نَأْتُواوُ الْمَلَائِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ
وَهُمْ عِنْدَنَا سَابِقُونَ قَالُوا فَالَنَّبِيُّونَ قَالَ وَ
مَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ
قَالُوا فَتَنَحُّنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُونَ
وَأَنَا بَيْنَ أَظْهَرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَغْجَبَ الْخَلْقِ
إِلَيَّ إِيمَانًا لَقَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي
يَجِدُونَ صُحُفًا فِيهَا كِتَابُ يُؤْمِنُونَ
بِمَا فِيهَا۔

عمر بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے
روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا ایمان
کے اعتبار سے تم مخلوق میں کس کو پسند کرتے ہو؟ (یعنی تمہارے خیال
میں کس مخلوق کا ایمان مضبوط و بہتر ہے) صحابہ نے عرض کیا ہم فرشتوں
کے ایمان کو بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا فرشتوں کا ایمان بہتر ہونا ہی چاہئے
اس لئے کہ وہ اپنے پروردگار کے پاس رہتے ہیں پھر صحابہ نے عرض کیا۔

پھر ہم پیغمبروں کے ایمان کو بہتر جانتے ہیں آپ نے فرمایا پیغمبروں کا ایمان
لانا تو ظاہر ہے کہ ان پر وحی آتی ہے پھر صحابہ نے عرض کیا۔ پھر ہم
اپنے آپ کو (یعنی صحابہ کو) بہتر سمجھتے ہیں، آپ نے فرمایا تمہارا ایمان لانا
بھی ظاہر ہے اس لئے کہ میں تمہارے درمیان موجود ہوں۔ راوی کا
بیان ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
نزدیک ایمان کی مضبوطی کے اعتبار سے وہ لوگ سب سے بہتر ہیں جو میرے
بعد پیدا ہوں گے وہ مصحف اور خداوندی کتابوں کو پائیں گے (جن میں احکام الہی لکھے ہوں گے) اور ان احکام پر وہ ایمان لائیں گے۔

ایک جماعت کے بارہ میں پیش گوئی

۶۲۷ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ
الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَنْ سَبْعِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ
لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوْلِيَّهِمْ يَا مُرْدُونَ بِالْمَعَادِ
وَيَسْتَمُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَقَاتِلُونَ أَهْلَ
الْفِتَنِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَالِ
النَّبَوَةِ۔

حضرت عبدالرحمن بن العلاء حضرت عائشہ سے اس شخص سے
یہ حدیث بیان کی جس نے اس کو نبی م سے سنا ہے۔ اس نے کہا
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اس امت کے آخر میں ایک
قوم ہوگی جس کے اعمال کا ثواب اس امت کے پہلے لوگوں کے ثواب
کے مانند ہوگا (یعنی صحابہ کے ثواب کے مانند) یہ قوم لوگوں کو نیک کام
کا حکم دے گی۔ برے کاموں سے منع کرے گی۔ اور فتنہ پر واز
لوگوں سے لڑے گی۔

(بیہقی)

حضرت ابوامامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۶۲۸ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

نے فرمایا خوشخبری ہے اس شخص کو جس نے مجھ کو دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا اور سات بار خوشخبری ہے اس شخص کو جس نے مجھ کو نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ بِي لَمَنْ سَأَانِي وَ لَوْ بِي سَبْعَ مَرَّاتٍ لَمَنْ لَمْ يَدْرِي وَ أَمَنْ بِي سَادَاةُ أَحْمَدُ۔

(احمد)

زمانہ رسالت کے بعد کے لوگوں کی فضیلت

ابن محیریز کہتے ہیں میں نے ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں کہا میرے سامنے کوئی حدیث بیان کیجئے جس کو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو انہوں نے کہا ہاں میں تمہارے سامنے ایک نہایت فائدہ مند واقعہ بیان کروں گا۔ ایک روز ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کا کھانا (چاشت کے وقت کا کھانا) کھایا، ہم اسے ساتھ ابو عبیدہ بن الجراح بھی تھے۔ ابو عبیدہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم سے بھی کوئی شخص بہتر ہے ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے آپ کے ساتھ جہاد کیا ہے، آپ نے فرمایا۔ ہاں تم سے بھی بہتر لوگ ہیں اور وہ لوگ وہ ہیں جو تمہارے بعد پیدا ہوں گے، مجھ کو نہ دیکھیں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے۔

(احمد دارمی)

۶۲۹ وَعَنْ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جُمُعَةَ سَأَلْتُ مِنْ الصَّحَابَةِ حَدِيثًا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَحَدُ تِلْكَ حَدِيثًا جَيِّدًا نَعَدْنَا بَيْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَدَّاحِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا وَأَسْلَمْنَا وَجَاهِدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُونَ بِي وَلَمْ يَدْرُوا سَادَاةُ أَحْمَدُ وَالْدارِمِيُّ وَرَوَى رَزِينٌ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَدٌ خَيْرٌ مِنَّا إِلَى آخِرِهِ۔

ارباب حدیث کی فضیلت

معاویہ بن قرظہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب شام والے نباہ و برباد ہو جائیں اور پھر تم نہیں بھلائی نہ ہوگی۔ اور میری امت میں سے ہمیشہ ایک جماعت (دشمنان اسلام پر) غالب رہے گی۔ اس جماعت کو وہ لوگ کوئی ضرر نہ پہنچا سکیں گے۔ جو اس کی تائید و اعانت ترک کر دیں گے۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔ ابن مدینی کا بیان ہے کہ اس جماعت سے مراد اصحاب حدیث ہیں۔

(ترمذی)

۶۳۰ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرْظَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ وَلَا يَذَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَ لَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْهَدَّادِ يَنْبَغِي لَهُمْ أَمْتَابُ الْحَدِيثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ۔

اس امت سے خطا و نسیان معاف ہے

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے خداوند تعالیٰ نے میری امت کے خطا و نسیان کو معاف فرما دیا ہے۔ اور اس فعل کو نبی جو اس سے زبردستی کرایا گیا ہو۔

(ابن ماجہ بیہقی)

۶۳۱ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَجَادَرَنَا عَنْ أُمَّتِي الْخَطَاءَ وَالنِّسْيَانَ وَمَا اسْتَكْبَرُوا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ هَبَّاقٍ۔

اس امت کی انتہائی فضیلت

بہترین حکیم اپنے والد سے اور وہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ

۶۳۲ وَعَنْ بَهْزَيْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

انہوں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو خداوند تعالیٰ کے ارشاد و کلام خیر امتیہ
اخیر حبث للناس (یعنی تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے ظاہر کی
گئی ہو) کے متعلق یہ فرماتے سنا ہے کہ تم ستر امتوں کو پورا کرتے ہو۔
یعنی تم نے امتوں کی تعداد کو پورا کر دیا ہے (تم ان سب امتوں
سے بہتر و گرامی قدر ہو خداوند تعالیٰ کی نظر میں۔

(ترمذی۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے)

جَيِّدًا أَنَا سَامِعٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي قَوْلِهَا تَعَالَى كُنْتُ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ، قَالَ أَأَنْتَ نَبِيُّنَا سَبْعِينَ أَلْفًا أَنْتَ خَيْرُهَا وَ أَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى رَوَاهُ الْإِسْرَافِي وَ قَالَ الْإِسْرَافِي وَ ابْنُ مَاجَةَ وَ الْحَاكِمِيُّ وَ قَالَ الْإِسْرَافِي هَذَا أَحَدُ أَحَادِيثِ حَسَنٍ -

پہلا باب

صحابہ اور تابعین کے بارہ میں

حرف الف
صحابہ

کہا جاتا ہے کہ یہ انیس میں جو فتح مکہ اور حنین میں حاضر تھے یہ بھی فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ وہ انیس ہی میں جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اغدیا انیس علی امۃ ہذا ہذا الخ (یعنی صبح کو اے انیس اس عورت سے مل کر پوچھو اگر اس نے زنا کا اقرار کیا تو اسکو سنگسار کر دینا) اور ایک قول یہ ہے کہ یہ دوسرے انیس تھے واللہ اعلم۔ آپ کی وفات منہ میں ہوئی اور ان کو اور ان کے والد اور دادا اور بھائی کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی ہے، ان سے سہل بن حنظلہ اور حکم بن مسعود نے روایت کی ہے کثانی میں کاف مفتوح سے اور لون مشدود اور زائے معجمہ ہے:-

۵۔ اسید بن حضیر:- یہ اسید بن حضیر انصاری ہیں قبیلہ اوس میں سے یہ ان اصحاب میں سے ہیں جو عقبہ ثانیہ کے موقع پر حاضر تھے اور عقبہ والی رات میں یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام لوگوں تک پہنچانے پر مامور و محافظ تھے اور دونوں عقبہ کا درمیانی فاصلہ ایک سال تھا، بدر میں اور اس کے بعد دیگر غزوات میں بھی حاضر رہے ان سے صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔ مدینہ میں منہ میں انتقال ہوا اور قریع میں دفن ہوئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۶۔ ابواسید:- یہ ابواسید مالک بن ربیعہ انصاری ساعدی کے بیٹے ہیں تمام غزوات میں حاضر ہوئے ہیں یہ اپنی کینیت سے زیادہ مشہور ہیں، ان سے ایک کثیر فلوک نے روایت کی ہے ان کی وفات منہ میں ہوئی جب کہ اس کی عمر اٹھتر سال کی تھی اور بینائی زائل ہو چکی تھی، اور بدر میں صحابہ میں ان کی وفات سب سے اخیر میں ہوئی، اسید میں ہمزہ مضموم اور سین مہملہ مفتوح اور یاس کن ہے۔

۷۔ اسلم:- یہ اسلم ہیں ان کی کینیت ابورافع ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے، ان کا ذکر حرف راد میں آئیگا۔
۸۔ اشعث بن قیس:- یہ اشعث قیس بن معدی کرب کے

۱۔ انس بن مالک:- یہ انس بن مالک بن نضر ہیں ان کی کینیت ابو حمزہ ہے۔ قبیلہ خزرج میں سے ہیں۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص ہیں۔ ان کی والدہ کا نام ام سلیم بنت ملح ہے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو ان کی عمر دس سال تھی اور حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں بصرہ میں قیام کیا تاکہ وہاں لوگوں کو دین سکھائیں۔ اور صحابہ میں سے بصرہ میں سب سے آخر میں ۹۱ھ میں ان کا انتقال ہوا اور ان کی عمر ایک تترہو۔ جن سال ہوئی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ ننانوے سال ہوئی ابن عبد البر کہتے ہیں کہ یہ قول زیادہ صحیح ہے، کہا جاتا ہے کہ ان کی اولاد کا شمار ایک سو ہے اور ایک قول کے مطابق انشی۔ جن میں اٹھتر مرد اور دو عورتیں ہیں۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

۲۔ انس بن مالک الکلبی:- یہ انس بن مالک کلبی ہیں، ان کی کینیت ابوامامہ ہے۔ ان کا نام اس ایک حدیث کی سند میں مذکور ہے جو مسافر اور حاملہ اور رضعہ کے روزے کے بارے میں مروی ہے آپ نے بصرہ میں سکونت اختیار کی تھی ان سے ابوزبیر نے روایت کیا ہے۔

۳۔ انس بن النضر:- یہ انس بن نضر بخاری انصاری ہیں، یہ انس بن مالک کے چچا ہیں "احدہ کے روز جب یہ شہید ہوئے میں تو اس وقت ان کے جسم پر تلوار اور نیزے اور برچھے کے ۳۰ سے زیادہ نشان دیکھے گئے تھے انھیں کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی من المنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ الخ

۴۔ انس بن مرثد:- یہ انس بن مرثد بن ابی مرثد کے بیٹے ہیں۔ ابی مرثد کا نام کناز بن المحسین ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ان کا نام انیس تھا ابن عبد البر نے فرمایا کہ یہ قول زیادہ مشہور ہے اور

۱۳۔ الاغر المازنی :- یہ اغریں مزی کے بیٹے۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ابن عمر اور معاویہ بن قرقہ نے ان سے روایت کی ہے اغریں ہمزہ مفتوح اور غین مجہ مفتوح اور را مشد ہے۔

۱۴۔ ابیض :- حال کے بیٹے میں قوم سبا کے شہر مارب میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک وفد کے ساتھ حاضر ہوئے اور صحبت سے شرف ہوئے یمن میں رہتے تھے، ان سے کم حدیثیں مروی ہیں حال میں حاضر مفتوح اور مہم مشد ہے مارب کے مہم پر فتح ہے اور ہمزہ ساکن اور را کسور ہے آخر حرف باء ہے۔ ایک شہر ہے یمن میں صنعاء کے قریب البائی میں سین ہملہ مفتوح اور با موحہ پر فتح اور ہمزہ۔

۱۵۔ الاقرع بن حابس :- یہ اقرع بن حابس قمی ہیں۔ وفد بنی تمیم کے ساتھ فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ مولفۃ القلوب میں سے ہیں اور یہ قبل از اسلام دونوں زمانوں میں معزز رہے ان کو عبد اللہ بن عامر نے اس لشکر پر حاکم بنایا تھا جس کو خراسان کی طرف بھیجا تھا اور یہ مع لشکر جو زجان (غالباً گورگان کا مغرب ہے) میں مصائب میں مبتلا ہو گئے تھے۔ ان سے جابر اور ابو ہریرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۶۔ ابوالازہر :- یہ ابوالازہر اناری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے شرف ہوئے۔ ان سے خالد بن معدان نے اور ربیعہ بن یزید نے روایت کی ہے، ان کا شمار شام والوں میں ہے۔

۱۷۔ اکیدہ دومتہ :- یہ اکیدہ عبد الملک کے بیٹے ہیں اور صاحب دومتہ الحمد کے خطاب سے مشہور ہیں ان کے پاس نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نامہ مبارک ارسال فرمایا تھا۔ اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ بھیجا۔ ان کا ذکر باب البحر میں ہے اکیدہ را کدر کی تصغیر ہے اور دومتہ میں وال ہملہ پر ضمہ و فتح دونوں درست ہیں، دومہ شام اور حجاز کے درمیان ایک مقام کا نام ہے۔

۱۸۔ اوس بن اوس :- اوس بن اوس ثقفی ہیں اور ایک قول ہے اوس بن ابی اوس اور یہ عمرو بن اوس کے والد ہیں ان سے ابوالاشعث سمعانی اور ان کے بیٹے عمرو غیر زمانے روایت کیا ہے

بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو محمد کنڈی ہے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ کنڈہ کا وفد آیا ہے تو اس کے ساتھ رئیس وفد ہو کر آئے تھے، یہ واقعہ سنہ ۸ کا ہے۔ یہ اسلام سے قبل اپنے قبیلہ کے بہت معزز اور ممتاز شخص تھے، اسلام میں بھی بہت قبیلہ شخص تھے، جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو یہ اسلام سے پھر گئے تھے، پھر حضرت ابو بکر کی خلافت کے زمانہ میں مشرف باسلام ہو گئے اور کوفہ میں رہ کر سنہ ۱۱ میں ان کی وفات ہوئی، حضرت حسن بن علی نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۹۔ اسح :- ان کا نام مندر سے العائد العصری العبدی کے بیٹے ہیں۔ انہی قوم کے سردار اور ان کے اسلام کی طرف لانے والے تھے وفد عبد القیس میں شامل ہو کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کا شمار اعراب اہل مدینہ میں ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے، ان کا ذکر باب النذر والانی میں ہے العصری میں عین مفتوح اور صا د ہملہ مفتوح اور را د ہملہ ہے۔

۱۰۔ اسیم الضبائی :- اسیم الضبائی کا ذکر باب الفرائض شد ضماک میں ہے۔

۱۱۔ الاسود بن کعب الغنسی :- یہ اسود بن کعب ہے اس کا نام عبرہ غنسی ہے اور یہ وہ شخص ہے جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری زمانہ میں یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا تھا اور آپ کی حیات میں ہی قتل کر دیا گیا، اس کو فیروز دلمی اور قیس بن عبد یثو نے قتل کر کے فیروز تو اس کے سینے پر چڑھ بیٹھے تاکہ تنبش نہ نہ کر کے اور قیس نے قتل کیا اور سترن سے جدا کر دیا۔ اس کا ذکر باب الرویا میں ہے، غنسی میں عین ہملہ مفتوح اور نون ساکن اور سین ہملہ ہے اور عبرہ میں عین ہملہ مفتوح ہے اور بار موحہ ساکن اور با مفتوح اور لا مہ ہے۔

۱۲۔ ابراہیم بن النبی صلی اللہ علیہ وسلم :- یہ ابراہیم بن جوہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند تھے، ماریہ قطیبہ کے بطن سے جو آپ کی ملوکہ تھیں۔ مدینہ میں ذی الحجہ شہ میں پیدا ہوئے اور ثلوثہ ماہ کی عمر میں وفات ہو گئی اور ایک قول کے مطابق اٹھواہ ماہ زندہ رہے یثیع میں مدفون ہوئے۔

۱۹۔ ایاس بن بکیر :- یہ ایاس بن بکیر لیشی میں غزوہ بدر میں اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں حاضر رہے۔ اور یہ دارالارقم میں اسلام لائے تھے ۳۳ء میں وفات پائی۔

۲۰۔ ایاس بن عبد اللہ :- یہ ایاس بن عبد اللہ دوسری مدنی میں، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، امام بخاری کہتے ہیں ان کا مشرف بصحبت ہونا ثابت نہیں ہو سکا ان سے محدثوں کے مارنے کے بارے میں صرف ایک حدیث روایت کی گئی ہے ان سے عبد اللہ بن عمر روایت کرتے ہیں۔

۲۱۔ اسامہ بن زید :- یہ اسامہ بن زید بن حارثہ قضاعی کے بیٹے اور ان کی والدہ ام ایمن ہیں ان کا نام برکت تھا اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں پالا تھا اور یہ آپ کے والد ماجد بناب عبد اللہ بن عبد المطلب کی کنیز تھیں اور اسامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور آپ کے غلام (حضرت زید) کے بیٹے تھے۔ اور آپ کے محبوب اور محبوب کے بیٹے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اسامہ کی عمر تیس سال کی تھی اور بعض اقوال اس کے خلاف بھی ہیں۔ اور یہ وادی القری میں رہنے لگے تھے اور دین بعد شہادت حضرت عثمان وفات ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ سہمہ میں وفات ہوئی، اور ابن عبد البر کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہی صحیح ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

۲۲۔ اسامہ بن شریک :- یہ اسامہ بن شریک دینانی ثبلی ہیں اہل کوفہ میں ان کی ہادیت زیادہ پھیلے اور ان کا شمار کوفیوں میں ہی ہوتا ہے ان سے زیادہ بن علاقہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۳۔ ابی بن کعب :- یہ ابی کعب اکبر انصاری خزرجی کے بیٹے ہیں، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے اور چھ اصحاب میں سے ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا اور ان فقہاء میں سے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے۔ اور صحابہ میں کتاب اللہ کے بڑے قاری تسلیم کیے جاتے تھے، ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو منذر کی کنیت سے اور حضرت عمرؓ نے ابو الطفیل سے خطاب فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

۲۴۔ اسامہ بن زید :- یہ اسامہ بن زید بن حارثہ قضاعی کے بیٹے اور ان کی والدہ ام ایمن ہیں ان کا نام برکت تھا اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گود میں پالا تھا اور یہ آپ کے والد ماجد بناب عبد اللہ بن عبد المطلب کی کنیز تھیں اور اسامہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور آپ کے غلام (حضرت زید) کے بیٹے تھے۔ اور آپ کے محبوب اور محبوب کے بیٹے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو اسامہ کی عمر تیس سال کی تھی اور بعض اقوال اس کے خلاف بھی ہیں۔ اور یہ وادی القری میں رہنے لگے تھے اور دین بعد شہادت حضرت عثمان وفات ہوئی اور ایک قول یہ ہے کہ سہمہ میں وفات ہوئی، اور ابن عبد البر کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہی صحیح ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

۲۵۔ ایقہ بن ناکور :- یہ ایقہ بن ناکور یمن کے رہنے والے تھے۔ ذی الکلاع (بکاف مفتوح) کے نام سے مشہور ہیں، اپنی قوم کے رئیس تھے جن کی اطاعت اور اتباع کیا جاتا تھا، یہ اسلام قبول کر چکے تھے ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسود غسانی کے مقابلہ اور اس کے قتل کے لئے اہل اسلام کی امداد کے بارے میں تحریر فرمایا تھا محاربہ مصفین میں ۳۷ء حضرت امیر معاویہ کے ساتھ اشتر جمعی کے ہاتھ سے قتل ہو گئے۔

۲۶۔ انجشہ :- یہ انجشہ ایک سیاہ رنگ غلام تھے حدیثی خواں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آٹھویں غریبہ نظم بنکاتے تھے اور عذر لے ادا کرتے تھے ان سے ابو طلحہ اور انس بن مالک نے روایت کیا ہے اور یہ دبی میں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ یدک یا انجشہ رفقاً بالقراریہ (آہستہ آہستہ پلاؤ اسے انجشہ ان نازک شیشوں یعنی عورتوں کی رعایت کرو ایسا نہ ہو کہ ٹوٹ جائیں۔ انجشہ میں ہمزہ مفتوح ہے اور نون ساکن اور جیم مفتوح اور شین معجم۔

۲۷۔ ابوامامہ الباہلی :- یہ ابوامامہ میں جن کا نام حدیسی ہے، عجمی باہلی کے بیٹے مصر میں رہتے تھے پھر مصر منتقل ہو گئے تھے اور وہیں انتقال کیا، یہ ان اصحاب میں سے ہیں جن سے کثرت روایات کی جاتی ہیں اہل شام کے یہاں ان کی مرویات زیادہ ہیں ان سے بہت لوگوں نے روایات کی ہیں ۸۳ء میں انتقال ہوا، جب کہ آپ کی عمر کیا ہوئے سال تھی، اور یہ سب سے آخری صحابی تھے جن کا شام میں انتقال ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ شام میں سب سے بعد میں عبد اللہ بن بشرہ فوت ہوئے، حدیسی میں صاویر غمہ اور دال مہملہ مفتوح اور یا مشدب۔

۲۸۔ ابوامامہ انصاری :- یہ ابوامامہ سعد میں سہل بن مہنف انصاری اوسی کے بیٹے۔ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال قبل پیدا ہوئے کہ جاتا

۲۹۔ ابی بن کعب :- یہ ابی کعب اکبر انصاری خزرجی کے بیٹے ہیں، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے اور چھ اصحاب میں سے ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا اور ان فقہاء میں سے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے۔ اور صحابہ میں کتاب اللہ کے بڑے قاری تسلیم کیے جاتے تھے، ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو منذر کی کنیت سے اور حضرت عمرؓ نے ابو الطفیل سے خطاب فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

۳۰۔ ابی بن کعب :- یہ ابی کعب اکبر انصاری خزرجی کے بیٹے ہیں، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب وحی تھے اور چھ اصحاب میں سے ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پورا قرآن حفظ کر لیا تھا اور ان فقہاء میں سے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے۔ اور صحابہ میں کتاب اللہ کے بڑے قاری تسلیم کیے جاتے تھے، ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو منذر کی کنیت سے اور حضرت عمرؓ نے ابو الطفیل سے خطاب فرمایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

نثار اپنی بصرہ میں ہے۔ طعام کے بارے میں ان سے حدیث مروی ہے۔ ان کے بھتیجے شعی بن عبد الرحمن ان سے روایت کرتے ہیں، مخشی میں منیم مفتوح اور خاد ساکن اور شعیب مکسور اور یاسر دے۔

۳۲۔ امیہ بن صفوان :- یہ امیہ بن صفوان بن جوامیہ بن خلف جہمی کے بیٹے تھے، یہ اپنے والد صفوان سے روایت کرتے ہیں اور اپنے بھتیجے عمرو وغیرہ سے دربارہ عاریت روایت کی ہے

۳۳۔ ابواسرائیل :- یہ ابواسرائیل صحابہ میں سے ایک شخص تھے، جنہوں نے یہ نذر کی تھی کہ کسی سے کلام نہیں کریں گے اور دوسرے سے دھوپ میں کھڑے رہیں گے اپنے اوپر سایہ نہیں کریں گے تو ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ بیٹھیں بھی سایہ میں بھی رہیں اور گفتگو کریں، ان کی حدیث ابی عباس اور جابر بن عبد اللہ کے پاس ہے۔

۳۴۔ ابی اللہ خلف بن ثب اللہ :- یہ خلف بن عبد اللہ الغفاری میں۔ ابی اللہ کے نام سے مشہور میں کہا گیا ہے کہ ان کا نام عبد اللہ ہے اور ایک قول میں تحریر ثب (ابی اللہ کے معنی ہیں گوشت سے انکار کرنے والا) اور ابی اللہ کے لقب سے اس لئے مشہور ہوئے کہ گوشت مطلقاً نہیں کھاتے تھے جو بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا ہو یا ہونی اسلام لانے سے پہلے بھی اس سے پرہیز کرتے تھے (یوم جنین میں شہید ہوئے۔ ان کے آزاد کردہ غلام ان سے روایت کہتے ہیں ابی میں ہمزہ پر زبر اور مد ہے اور مد ہے اور باء موحده مکسور اور یا در ساکن ہے۔

تابعین

۳۶۔ اویس القرنی :- یہ اویس بن عامر میں۔ ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ قرن کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر آپ کو نہیں دیکھ سکے ان کے مقبول ہونے کی نشان دہی انہوں نے حضرت عمر بن خطاب کو اور آپ کے بعد دوسروں کو بھی دیکھا یہ زندہ اور خلق سے کنارہ کشی میں مشہور تھے۔ محاربہ صفین کے موقع پر سترہ میں گماریا شہید ہو گئے۔

۳۷۔ ابان :- ابان بن عثمان بن عفان قرشی محدثین اپنی مدینہ میں سے ہیں، تابعی میں اپنے والد عثمان اور دیگر اصحاب سے روایات

ہے کہ آپ نے ہی ان کا نام ان کے نانا سعد بن زہارہ کے نام پر اور ان کی کنیت ان کی کنیت پر تجویز فرمائی تھی یہ وجہ کم عمری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سن سکے اسی لئے بعضوں نے ان کا ذکر صحابہ کے بعد کے لوگوں میں کیا ہے۔ اور ابن عبد البر نے ان کو منہ صحت ثابت کر کے فرمایا ہے کہ وہ مدینہ میں بڑے تابعین میں سے بڑے علما میں سے تھے۔ اپنے والد اور ابوسعید وغیرہ جاسے انہوں نے احادیث سنیں اور ان سے بہت بچوں نے روایات کی ہیں سترہ میں وفات ہوئی اور آپ کی عمر بالواسطہ سال ہوئی۔

۳۹۔ ابوالیوب الانصاری :- یہ ابوالیوب میں خالد بن زید انصاری خنزرجی اور یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے اور افواج کی محافظت کرتے ہوئے قسطنطنیہ میں سترہ میں وفات ہوئی اور یہ اس وقت یزید بن معاویہ کے ساتھ تھے، جب کہ ان کے والد حضرت معاویہ قسطنطنیہ میں جہاد کر رہے تھے تو ان کے ساتھ شریک جہاد ہونے کے لئے نکلے اور بیمار ہو گئے پھر جب بیماری کا ثقل بڑھ گیا تو اپنے اصحاب کو وصیت فرمائی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے جنازے کو اٹھالینا، پھر جب تم دشمن کے سامنے صف بستہ ہو جاؤ تو مجھے اپنے قدموں کے نیچے دفن کر دینا۔ تو لوگوں نے ایسا ہی کیا آپ کی قبر قسطنطنیہ کی پہاڑیوں کے قریب ہے جو آج تک مشہور ہے جس کی تعظیم کی جاتی ہے اور اس کے وسیلے سے بیمار لوگ خدا سے شفا چاہتے ہیں تو شفا پاتے ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایات کی ہیں قسطنطنیہ میں قاف مضموم اور سین ساکن اور پہلی طا مضموم اور اور دوسری طا مکسور ہے اور اس کے بعد یا ساکنہ ہے نووی فرمانے میں کہ ان حروف کو تم نے اسی طرح منضبط کیا اور یہی مشہور ہے اور قاضی عیاض مغربی نے مشارق میں بہت لوگوں سے نقل کیا ہے کہ اس میں سے بعد نون کے یا و مشدود بھی ہے۔

۴۰۔ ابوامیہ الخزومی :- یہ ابوامیہ خزومی صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل جہاز میں ہے۔ ان سے ابو منذر روایت کرتے

ہیں

۴۱۔ امیہ بن مخشی :- یہ امیہ بن مخشی خزاعی ازدی میں ان کا

میں سے ہیں، ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور اس میں مشہور تھے اور ان سے زہری نے روایت کی ہے سلسلہ میں اسکندریہ میں وفات ہوئی۔

۴۴۔ الاسود :- یہ اسود بن بلال محارب بنی اسلم و بن معاذ اور ابن مسعود سے روایت کرتے تھے اور ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے سلسلہ میں وفات ہوئی۔

۴۵۔ ابراہیم بن میسرہ :- یہ ابراہیم بن میسرہ النخعی بنی تالیین میں شمار کئے جاتے ہیں ان کی احادیث اہل مکہ میں مشہور ہیں ثقہ تھے اور صحیح احادیث روایت کرتے تھے۔

۴۶۔ ابراہیم بن عبد الرحمن :- یہ ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کے بیٹے۔ ان کی کنیت ابواسحاق زہری قرشی ہے حضرت عمر کی خدمت میں بچپن میں لائے گئے۔ اپنے والد اور سعد بن ابی وقاص سے احادیث سنیں، ان سے ان کے بیٹے سعد اور زہری روایت کرتے ہیں سلسلہ میں وفات ہوئی آپ کی عمر ۷۷ سال ہوئی۔

۴۷۔ ابراہیم بن اسمعیل :- یہ ابراہیم بن اسماعیل الشہلی کے بیٹے۔ انہوں نے موسیٰ بن عقبہ اور بہت لوگوں سے روایت کی ہے اور ان سے قنبل اور بہت لوگ روایت کرتے ہیں۔ اور یہ بہت روزے رکھنے والے اور بکثرت نوافل پڑھنے والے تھے۔ ان کو دارقطنی وغیرہ نے متروک کہا ہے سلسلہ میں وفات ہوئی۔

۴۸۔ ابراہیم بن الفضل :- یہ ابراہیم بن فضل حموی کے بیٹے۔ انہوں نے مقبری وغیرہ سے روایت کی اور ان سے وکیع اور ابن نمیر نے اور کچھ لوگوں نے روایت کی ہے محدثین نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۴۹۔ اسحاق بن عبد اللہ :- یہ اسحاق بن عبد اللہ انصاری بنی تالیین مدینہ میں کے ثقہ بزرگوں میں سے ہیں۔ واقفی کہتے ہیں کہ امام مالک حدیث میں ان سے بڑا درجہ کسی کو نہیں دیتے تھے۔ انہوں نے

انس بن مالک اور ابو ہریرہ وغیرہ سے احادیث سنیں اور ان سے یحییٰ بن ابی کثیر اور مالک اور ہمام نے اور ان کا ذکر باب الاتفاق میں ہے سلسلہ میں وفات ہوئی۔

۵۰۔ اسحاق بن راہویہ :- یہ ابولیقوب اسحاق بن ابراہیم النخعی میں، ابن راہویہ سے شہرت رکھتے تھے۔ بڑے درجے کے اہل مسلم اور ارکان مسلمین میں شمار کئے جاتے تھے اور آپ کی ذات حدیث

کرتے تھے اور ان کی روایات بکثرت ہیں ان سے زہری نے روایت کی ہے۔ یزید بن عبد الملک کے زمانہ میں مدینہ میں وفات ہوئی۔ ابان میں ہمزہ مفتوح ہے اور بار پر تشدید میں ہے۔

۵۱۔ ایوب بن موسیٰ :- یہ ایوب بن موسیٰ بن جو عمرو بن سعید بن العاص اموی کے بیٹے تھے۔ انہوں نے عطاء اور مکحول اور ان کے ہم مرتبہ محدثین سے روایت کی ہے اور ان سے شعبہ وغیرہ نے روایت کی ہے یہ بڑے فقہاء میں سے تھے سلسلہ میں وفات ہوئی۔

۵۲۔ امیہ بن عبد اللہ :- یہ امیہ بن عبد اللہ بن خالد بن اسید مکی کے بیٹے انہوں نے ابن عمرو سے روایت کی ہے اور ان سے زہری وغیرہ نے ثقہ تھے۔ والی خراسان تھے اور سلسلہ میں انتقال کیا۔

۵۳۔ اسلم :- یہ اسلم حضرت عمر بن خطاب کے آزاد کردہ تھے ان کی کنیت ابو خالد تھی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حبشی تھے۔ ان کو حضرت عمرؓ نے سلسلہ میں مکہ میں خرید لیا تھا حضرت عمرؓ سے احادیث سنیں، ان سے زید بن اسلم وغیرہ نے روایات کی ہیں۔ مروان کی خلافت کے زمانہ میں ایک سو چودہ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

۵۴۔ ارزق بن قیس :- یہ ارزق بن قیس سہمی کے بیٹے تالوسی میں اپنے باپ بزرگ سے اور ابن عمر سے اور انس بن مالک سے احادیث سنیں ان سے بہت لوگوں نے روایات کی ہیں۔

۵۵۔ الاثمش :- یہ اثمش بن سلیمان بن مہران کابل اموی سے۔ بنی کابل کے آزاد کردہ تھے، بنی کابل ایک شعبہ بنی اسد خزیمہ کا ہے یہ سلسلہ میں رے میں پیدا ہوئے وہاں سے انکار کو فہم لائے گئے تو بنی کابل کے ایک شخص نے خرید کر آزاد کر دیا۔ یہ اجلہ علماء علم حدیث قرآن کے مشہور بزرگوں میں سے ہیں۔ ان پر اکثر کوفہ میں روایات کا مدار ہے۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے سلسلہ میں وفات ہوئی۔

۵۶۔ الاعرج :- یہ اعراج بن ان کا نام عبد الرحمن ابن ہریرہ مدنی ہے۔ آزاد کردہ بنی ہاشم تھے تالیین میں کے مشہور اور ثقہ بزرگوں

اور یہ معتبر اور ثقہ راوی تھے۔

۵۶۔ ابوالاحوص ۱۔ یہ ابوالاحوص ہیں ان کا نام عوف ہے۔ مالک بن فضالہ کے بیٹے تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے اور ابی مسعود اور ابی موسیٰ سے احادیث سنیں اور ان سے حسن بصری اور ابواسحاق اور عطاء بن السامی نے روایات کی ہیں۔

۵۷۔ احوص ۱۔ یہ احوص بن جواب ہیں اور ان کی کنیت ابوجواب فہی ہے اہل کوفہ میں سے تھے، اہل کوفہ میں سے تھے ان سے علی بن مدینی نے روایت کی ہے۔ ۲۳۱ھ میں انتقال ہوا۔ اور جواب میں حمیم مفتوح اور اوامند اور باموعدہ ہے۔

۵۸۔ ابوالاحوص ۲۔ یہ ابوالاحوص سلام ہیں۔ سلیم کے بیٹے، حافظ احادیث تھے، آدم بن علی اور زیاد بن علاقہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مسدد اور ہناد نے روایات کی ہیں اور ان سے تقریباً چار ہزار احادیث مروی ہیں۔ ان کو ابی مہین نے ہجرت اور معتبر کہا ہے ۱۶۸ھ میں وفات ہوئی۔

۵۹۔ ابی بن خلف ۱۔ ابی بن خلف اور اس کا بھائی امیہ یہ ابی خلف کا بیٹا تھا اور خلف دہب کا بیٹا تھا اور امیہ ابی کا بھائی تھا، ابی براغیث مشرک تھا۔ جس کو غزوہ احد کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے قتل کیا اور امیہ بحالت شرک بدر کے دن مارا گیا۔

صحابی عورتیں

۶۔ اسماء بنت ابی بکر ۱۔ یہ اسماء ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی۔ اور ان کو ذات النطاقین کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے جس رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تھی اپنے شکے کو چھڑ کر دو حصے کئے تھے، اس کے ایک حصہ میں توشہ دان کو باندھا اور دوسرے کو شکیزہ پر باندھا یا اس کا اپنا شکا باندھا تھا۔ اور یہ حضرت عبداللہ بن زبیر کی والدہ ہیں مکہ میں اسلام لائی تھیں، کہا جاتا ہے کہ اس وقت تک صرف شجرہ آدمیوں نے اسلام قبول کیا تھا، یہ اپنی بہن عائشہ سے دس برس بڑی تھیں، جب آپ کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کی نفیس کو (جو بعد قتل ایک کلڑی پر لٹکا دی گئی تھی) کلڑی پر سے اتار کر دفن کر دیا گیا تو اس سے دس دن بعد یا بیس دن بعد بھر ایک تنگو

فقہ اور اتقان اور صدق اور پرہیزگاری کی جامع تھی۔ آپ شہک طلب میں خراسان اور عراق اور جزیرہ اور یمن اور شام کے شہروں میں پھرتے ہیں۔ پھر آپ نے نیشاپور کو وطن بنالیا یہاں تک کہ وہیں ۲۳۸ھ میں ۴۲ سال انتقال کیا ان کے فضائل کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے سفیان بن عیینہ اور دلیع بڑے بڑے آخر سے احادیث سنیں۔ ان سے بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ائمہ اعلام کی بڑی جماعت نے روایات کی ہیں۔

۱۔ ابواسحاق السبعمی ۱۔ یہ ابواسحاق عمرو بن عبداللہ سبعمی ہمدانی کوفی ہیں۔ انہوں نے حضرت علی اور ابی جاسس اور دیگر اصحاب کی زیارت کی ہے اور برابر بن عازب اور زید بن ارقم سے روایات سنیں اور ان سے انش اور شعبہ اور ثوری نے روایات کی ہیں، یہ ایک مشہور کثیر الروایت تابعی تھے ان کی ولادت خلافت عثمانی کے دو سال گزرنے پر ہوئی اور ۲۹ھ میں وفات ہوئی۔ سبعمی میں سین مہملہ مفتوح اور باموعدہ مکسور اور عین مہملہ ہے۔

۲۔ ابواسحاق بن موسیٰ ۱۔ یہ ابواسحاق ہیں موسیٰ انصاری کے بیٹے۔ مدینہ کے رہنے والے تھے مگر کوفہ میں مقیم ہو گئے تھے، بغداد شریف لائے اور وہاں سفیان بن عیینہ وغیرہ کی احادیث بیان کیں۔ اپنے والد موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ اور ان سے مسلم اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ ہم سے روایات کی ہیں بڑے معتبر مانے جاتے تھے ۲۸۲ھ میں وفات پائی۔

۳۔ ابوابراہیم اسماعیلی ۱۔ یہ ابوابراہیم اسماعیلی انصاری ہیں۔ ان کا اسی قدر حال معلوم ہو سکا ہے کہ اپنے والد سے احادیث سنیں، ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے روایت کی۔ یہ بیان کتاب الکئی میں امام مسلم نے کیا ہے۔ ترمذی کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے ان ابراہیم کے والد کے بارہ میں دریافت کیا جو صحابی تھے تو معلوم ہوا کہ وہ نہیں جانتے۔

۴۔ ابواسرائیل ۱۔ یہ ابواسرائیل اسماعیل ہیں۔ خلیفہ اللائی کے بیٹے۔ حکم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابوالنعیم اور اسید بن حال وغیرہ نے روایت کی ہے ضعیف راوی ہیں ۱۶۹ھ میں انتقال ہوا۔

۵۔ ابوالیوب المراءنی ۱۔ یہ ابوالیوب مراغی ہیں جو یہ اور ابوسریہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے قتادہ نے روایت کی ہے

بریں مکہ میں انتقال کیا اس وقت سترہ تھا ان سے بہت لوگوں نے احادیث کی روایت کی ہے۔

۶۱۔ اسماء بنت عیسٰی :- یہ اسماء بنت عیسٰی میں انہوں نے اپنے شوہر حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ حبشہ ہجرت کی تھی وہیں آپ سے محمد یا عبد اللہ اور ثویں پیدا ہوئے پھر مدینہ کو ہجرت کی۔ جب حضرت جعفر شہید ہو گئے تو انی سے حضرت ابوبکر صدیق نے نکاح اور آپ سے محمد پیدا ہوئے، پھر حضرت ابوبکر کی وفات ہو گئی تو آپ سے حضرت علی بن ابی طالب نے نکاح کر لیا اور آپ سے یحییٰ پیدا ہوئے۔ ان سے بہت سے حلیل القدر صحابہ نے روایات کی ہیں۔ عیسٰی میں عین مضمون دریم مفتوح ہے اور بار ساکن ہے اور ین ہملہ ہے۔

۶۲۔ انیسہ بنت نجیب :- یہ انیسہ انصاریہ صحابیہ ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے ان سے ان کے بھانجے نجیب بن عبد الرحمن نے روایت کی ہے انیسہ تصغیر کے صیغہ سے ہے اسطر ح نجیب۔

۶۳۔ امیمہ بنت رقیقہ :- یہ امیمہ بن رقیقہ کی بیٹی ان کے والد کا نام عبد اللہ ہے اور رقیقہ خویلد کی بیٹی اور حضرت خدیجہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بہن ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے رقیقہ میں را مضموم ہے اور دونوں قاف پر زبر ہے اور در میان میں دو لغظوں والی یاد ساکن ہے۔

۶۴۔ امامہ بنت ابی العاص :- یہ امامہ میں ابوالعاص بن ربیع کی بیٹی۔ ان کی والدہ زینب میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی تھیں۔ بعد حضرت فاطمہ کی وفات کے حضرت علی نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔ یہ حضرت فاطمہ کی بھانجی تھیں حضرت علی کو انہوں نے اس کی وصیت کی تھی۔ امامہ کا نکاح حضرت علی سے زبیر بن العوام نے کیا کیونکہ ان کے یعنی امامہ کے والد نے ان کو اس کی وصیت کی تھی باب مالا یجوز من العمل فی الصلوٰۃ میں ان کا ذکر آیا ہے۔

ب صحابہ

۶۵۔ ابوبکر الصدیق :- یہ ابوبکر صدیق ہیں۔ ان کا نام عبد اللہ ہے۔ یہ عثمان ابوقحافہ کے بیٹے ہیں۔ قحافہ کے قاف پر ویش ہے۔ ابوقحافہ عامر کے بیٹے تھے اور وہ عمر کے اور وہ کعب کے اور

وہ سعد کے اور وہ عقیق کے اور وہ مثرہ کے اس طرح راتوں رات پر ان کا لقب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گیا آپ کو عقیق سے اس لئے موسوم کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں ارادہ کرتا ہوں عقیق بنی عقیق من الناس فلینظر الی ابی بکر (جو شخص کسی ایسے شخص کو دیکھنا چاہے جو نازعین سے آزاد اور بے کھٹکے ہو چکا ہے وہ ابوبکر کو دیکھ لے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر غزوہ میں شریک رہے اور آپ سے کبھی جدا نہیں ہوئے نہ قبل از اسلام اور بعد از اسلام (بلکہ بعد وفات بھی جس عبد البکر آپ کے ساتھ ہی رہے) اور یہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے تھے ان کا رنگ سفید تھا لاغر اندام تھے رخسار سفید تھے چہرے پر گوشت بہت کم تھا۔ آنکھیں اندر کو تھیں۔ پیشانی اٹھراں تھی انگلیوں کی پٹریں گوشت سے خالی تھیں، آپ مہندی اور دسمہ سے خضاب کرتے تھے، ان کو اور ان کے والدین کو اور ان کی اولاد کو اور پوتے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحبت حاصل ہوا۔ اتنی بڑی نعمت تمام اصحاب میں سے کسی کو حاصل نہیں۔ واقعہ فیل کو دو سال تجار مہینے سے چند دن کم گزرے تھے جب کہ مکہ میں پیدا ہوئے اور مدینہ میں منکل کی رات میں عشاء اور مغرب کے درمیان جب کہ جمادی الاخریٰ سترہ کے آٹھ دن باقی تھے آپ کی وفات ہو گئی۔ آپ کی عمر ۶۳ سال ہوئی، آپ نے یہ وصیت کی تھی کہ آپ کو آپ کی زوجہ اسماء بنت عیسٰی غسل دیں اس لئے انہوں نے آپ کو غسل دیا اور عمر بن خطاب نے نمازہ جنازہ پڑھائی آپ کی خلافت کا زمانہ دو سال چار ماہ ہے آپ سے صحابہ اور تابعین کی ایک کثیر جماعت نے روایت کی ہے آپ سے بہت کم حدیثوں کی روایت ہوئی کیونکہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضور کی مدت حیات رہے (اور انصار) اور خلافت کی بنا پر اس کی فرصت بھی نہ مل سکی)۔

۶۶۔ ابوبکر :- یہ ابوبکر بن قحافہ بن حارث ہیں اور یہ غلام تھے حارث بن کلدہ تھقی کے پھر انہوں نے ان کو اپنے اہل بیت میں شامل کر لیا تھا یعنی بیٹا بنالیا تھا۔ ان کے نام (انصاع) سے ان کی کنیت ابوبکر زیادہ مشہور ہوئی۔ ان کی اس کنیت کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ یوم طائف میں (جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کر رکھا تھا) یہ ایک

نام نہیں بتایا اور ابن مندہ نے کتاب الکلی میں ان کا ذکر کیا ہے مگر نام نہیں لکھا ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے یوم حترہ کے بعد انتقال ہوا انہوں نے طویل عمر پائی۔

۷۲۔ ابو البذاح :- یہ ابو البذاح ہیں جن کے نام میں اختلاف ہے کہا گیا ہے کہ ان کا نام عاصم بن عدی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یہ عاصم بن عدی کے بیٹے ہیں۔ یہ ایک لقب ہے جس سے مشہور ہو گئے اور ان کی کنیت عمر ابو عمر ہے، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے تو بعض نے کہا کہ ان کو صحبت نبوی حاصل ہوئی اور بعض نے کہا کہ حاصل نہیں ہوئی، البتہ ان کے والد کو حاصل ہوئی ابن عبد البر کے نزدیک صحیح یہ کہ صحابی تھے۔ بذاح میں بار موجدہ مفتوح ہے اور دال مہملہ مشددا اور عا مہملہ ہے مشددا میں انتقال ہوا۔ ان کی عمر ۸ سال ہوئی انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور ان سے ابو بکر بن عبد الرحمن نے۔

۷۳۔ البراء بن عازب :- یہ براء بن عازب ابو عمارہ انصاری حارثی ہیں۔ کوفہ میں آئے اور ۳۳ھ میں رے فتح کیا اور جنگ جمل و صفین و نہر دان میں حضرت علیؑ کے ساتھ رہے اور مصعب بن زبیر کے زمانہ میں کوفہ میں انتقال کیا، ان سے کثیر مخلوق نے روایت کی ہے۔ عمارہ میں عین مہملہ مضموم ہے اور یم پر تشدید نہیں ہے۔

۷۴۔ بلال بن رباح :- یہ بلال بن رباح حضرت ابو بکر صدیقؓ کے آزاد کردہ ہیں۔ شروع زمانہ میں اسلام لے آئے یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے مکہ میں اپنے اسلام کو ظاہر کیا غزوہ بدر میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور آخر وقت میں شام میں رہنے لگے تھے اور ان کے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ ان سے صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے جب کہ آپ کی عمر ۶۳ برس کی تھی۔ ۳۳ھ میں دمشق میں انتقال کیا اور باب الصغیر میں دفن ہوئے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ حلب میں انتقال ہوا اور باب الاربعین میں دفن ہوئے۔ صاحب کشف کہتے ہیں کہ پہلا قول صحیح ہے اور یہ لوگوں میں سے تھے جن کو اہل مکہ نے اسلام قبول کرنے کی بنا پر سخت اذیتیں پہنچائی تھیں اور بلال کو شدید تکالیف میں مبتلا کرنے میں امیہ بن خلف حمی بذات خود حصہ

گھڑی کے سہارے لٹک کر کودے تھے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا (بکرہ کے معنی لکڑی کے گھڑی کے ہیں جس پر ڈول کی رسی چلتی ہے) تو آپ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرہ کی کنیت سے مخاطب فرمایا اور ان کو آزاد کر دیا، اس نے یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے موالی میں سے ہیں۔ یعنی آزاد کردہ غلام بصرہ کے باشندہ ہو کر دیں پر ۳۳ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے کثیر مخلوق نے روایت کی ہے۔ فیح میں نون مضموم اور فاء مفتوح اور بار ساکن ہے۔

۷۵۔ ابو یزید :- یہ ابو یزید فضلہ بن عبیدہ سلمیٰ بن خدیج زمانہ میں اسلام قبول کیا اور یہ وہی ہیں جنہوں نے عبد اللہ بن خطل کو قتل کیا تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک کے تمام غزوات میں آپ کے ساتھ رہے پھر بصرہ آکر اقامت کریں ہوئے پھر سراسر اس کا غزوہ کیا اور مرو میں ۳۵ھ میں وفات ہوئی۔

۷۶۔ ابو بردہ :- یہ ابو بردہ بانی بن یاریں، ستر اصحاب کے ساتھ عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے اور اس کے بعد کے محاربات میں بھی شریک رہے اور یہ براء بن عازب کے ماموں ہیں، ان کے اولاد نہیں ہوئی، معاویہ کے شروع زمانہ میں تمام محاربات میں حضرت علیؑ کا ساتھ دے کر وفات پائی ان نے براء اور جابر نے روایت کی ہے بانی میں نون کسور ہے اس کے بعد جمرہ ہے اور یاریں نون کسور اور یا بغیر تشدید کے ہے اور آخر میں را مہملہ (بے نقطہ والی) ہے۔

۷۷۔ ابو بصیر :- یہ ابو بصیر عقبہ بن اسید ثقیفی میں ابتدائی زمانہ میں اسلام لانے والے صحابہ میں سے ہیں، ان کا ذکر غزوہ حدیبیہ میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں انتقال ہو گیا، اسید میں تہزہ مفتوح اور سین مہملہ مکسور ہے ان کا ذکر حرف عین میں بھی آئے والا ہے۔

۷۸۔ ابو بصرہ :- اس میں باء پر زیر ہے اور صاد مہملہ ساکن ہے یہ حمیل بن بصرہ غفاری ہیں۔ حمیل حمل کی تصغیر ہے۔

۷۹۔ ابو بشیر :- یہ ابو بشیر قیس ہیں عبید انصاری مازنی کے بیٹے۔ ابن عبد البر صاحب استیعاب کہتے ہیں کہ ان کے صحیح نام ابو بکریت نہیں ہو سکی اور کسی ایسے شخص نے جو قابل وثوق و اعتماد ہو کر ان کا

قول یہ ہے کہ یوم صفین میں جس نے ان کو قتل کیا وہ ان کے بیٹے عبداللہ تھے۔ بدیل بدل کا مصغر ہے۔

۸۰۔ ابن ابی بکر:۔ یعنی بسر کے دونوں بیٹے اس سے مراد عطیہ اور عبداللہ ہیں ان کا ذکر صرف عین میں آئے گا۔ ان دونوں کی ایک حدیث ہے۔ کچھ اور رکھن کھانے کے بارے میں جس میں دونوں ناموں کو ملا کر "ابن ابی بسر" یعنی بسر کے دونوں بیٹے کہا گیا ہے۔ اور ان کے نام نہیں ذکر کئے گئے۔

۸۱۔ ابیہاضی:۔ منسوب ہے یا ضہ بن عامر کی طرف اور ان کا نام عبداللہ بن جابر الانصاری ہے۔ صحابی تھے۔

تابعین

۸۲۔ بلال بن یسار:۔ یہ بلال میں یسار کے بیٹے جو زید کے بیٹے تھے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے اور یہ زید زید بن حارثہ نہیں ہیں انہوں نے اپنے باپ سے اور دادا سے روایت کی ہے ان سے عمر بن مرہ نے روایت کی ہے ان کی حدیثیں یضہ والوں میں رائج ہیں

۸۳۔ بلال بن عبد اللہ:۔ یہ بلال میں حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب قرشی عدوی کے بیٹے۔ حدیث میں بزرگ سمجھے جاتے تھے۔

۸۴۔ بسر بن محسن:۔ یہ بسر بن محسن دیلی حجازی ہیں اپنے والد سے روایت کرتے تھے اور ابن منذر نے ان کا نام صحابہ کے ذیل میں درج کیا اور کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے اور بخاری وغیرہ نے ان کو تابعی کہا ہے۔ اور یہی ٹھیک ہے۔ ان سے زید بن اسلم نے روایت کی ہے۔ محسن میں میم مکسور اور حاء مہملہ ساکن اور حیم مفتوح اور آخر میں نون ہے اور دیلی میں وال مکسور ہے اور دو نقطوں والی یا ساکنی ہے۔

۸۵۔ بہز بن حکیم:۔ یہ بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدۃ القشیری بصری کے بیٹے ان میں علماء کا اختلاف ہے۔ وہ اپنے باپ وہ ان کے دادا سے روایت کی ہے اور ان سے بہت لوگوں نے بخاری اور مسلم نے اپنی تصحیح میں ان کی کوئی روایت داخل نہیں

لیتا تھا۔ یہ خدا کی تقدیر تھی کہ یہ ملعون حضرت بلال ہی کے ہاتھ سے بد کے دن قتل ہوا۔ جابر کہتے ہیں کہ حضرت عمر کہا کرتے تھے ابو بکر ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار بلال کے آزاد کرنے والے ہیں۔

بلال بن حارث:۔ یہ بلال بن حارث ابو عبدالرحمن مزینی میں اشعر میں رہتے اور مدینہ کو دیکھا تھا، ان سے ان کے بیٹے حارث نے اور علقمہ بن وقاص نے روایت کی سنہ ۵۰ میں بعمر اسی سال وفات پائی۔

۸۶۔ بریدہ بن الحصیب:۔ یہ بریدہ بن الحصیب البلی میں بدر سے پہلے اسلام لے آئے تھے۔ مگر اس میں حاضر نہ ہو سکے اور ادریعت رضوان میں شریک تھے۔ یہ مدینہ کے رہنے والوں میں سے تھے پھر بصرہ چلے گئے پھر وہاں سے خراسان جہاد کرتے ہوئے پہنچے اور مرو میں بزمانہ یزید بن معاویہ ۴۲ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے اور حصیب حسب کی تصغیر ہے۔

۸۷۔ بشر بن معبد:۔ یہ بشر بن معبد "ابن الحصاصیہ" کے نام سے مشہور ہیں۔ خصاصیہ ان کی والدہ تھی اور ان کا نام کبشہ تھا لوگوں نے ان کو والدہ کے نام کی طرف منسوب کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے اور ان کا شمار بصرہ والوں میں ہے۔

۸۸۔ بسر بن ابی ارطاة:۔ یہ بسر بن ابی ارطاة ابو عبدالرحمن ہیں اور ابو ارطاة کا نام عمیر عاسری قرشی تھا۔ کہا جاتا ہے کہ کم عمری کی وجہ سے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہیں سن سکے۔ اور اہل شام ان کا سن ثابت کرتے ہیں واقدی کا قول ہے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو سال قبل پیدا ہوئے تھے، کہا جاتا ہے کہ آخر عمر میں ان کا دماغ صحیح نہیں رہا تھا، حضرت معاویہ کے زمانہ میں انتقال ہوا اور ایک قول یہ ہے کہ عبداللہ کے زمانے میں۔

۸۹۔ بدیل بن ورقاء:۔ یہ بدیل بن ورقاء خزاعی ہیں قدیم الاسلام میں ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور سلمہ وغیرہ نے روایت کی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شہید ہو گئے اور ایک قول یہ ہے کہ یوم صفین میں شہید ہوئے اور ایک

کی ابن عدی نے کہا ہے کہ میں نے ان کی ایسی کوئی حدیث نہیں دیکھی جو قابل انکار ہو۔ حیدہ میں حارمہ مفتوح اور دو نقطوں والی یار ساکن اور دل مفتوح ہے۔

۸۶۔ بشر بن مروان ۱۔ یہ بشر بن مروان بن حکم اموی قرظی کے بیٹے عبدالملک کے بھائی۔ یہ اپنے بھائی کی طرف سے والی عراق تھے۔ یوم جمعہ کے خطبہ کے باب میں ان کا ذکر آیا ہے۔ بشر میں بارکہ سعد اور شین معجم ساکن ہے۔

۸۷۔ بشر بن رافع ۱۔ یہ بشر بن رافع بن یحییٰ بن ابی کثیر اور بہت لوگوں سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عبدالرزاق اور بہت لوگوں نے روایت کی ہے، ان کی روایت کو احمد بن حنبل نے ضعیف اور ابن معین نے قوی کہا ہے۔

۸۸۔ بشر بن ابی مسعود ۱۔ یہ بشر بن ابی مسعود بدری کے بیٹے۔ انہوں نے اپنے باپ سے ان سے عروہ اور یونس بن میسرہ اور بہت لوگوں نے روایت کیا ہے۔

۸۹۔ بشیر بن میمون ۱۔ یہ بشیر بن میمون میں اپنے چچا اسامہ بن اخدری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بشیر بن مفضل وغیرہ نے روایات کی ہیں، سچے مانے جاتے ہیں۔

۹۰۔ بکالہ بن عبدہ ۱۔ یہ بکالہ بن عبدہ تھیبی میں جنز بن معاویہ کے کاتب انصاف بن قیس کے چچا میں مکی اور ثقہ میں اہل بصرہ میں شامل کے جاتے ہیں انہوں نے عمران بن حصین سے احادیث سنیں اور ان سے عمرو بن دینار نے سنئے۔ سنئے میں مکہ میں زندہ تھے بکالہ میں باموحدہ مفتوح اور جیم مخفف یعنی تشدید کے ہے اور جنز میں جیم مفتوح اور زار ساکن ہے جس کے بعد عجزہ ہے۔

۹۱۔ ابو ہریرہ ۱۔ یہ ابو ہریرہ عاصریں، عبداللہ بن قیس کے بیٹے۔ عبداللہ بن قیس نام ہے ابو موسیٰ اشعرنی کا ابو ہریرہ ایک مشہور کثیر الروایت تابعی ہیں اپنے والد اور حضرت علیؓ سے روایت کرتے تھے۔ اور قاضی شریح کے بعد ان کی جگہ عبدہ قضا پر کوفہ میں مامور کئے گئے تھے پھر ان کو محباج بن یوسف نے معزول کر دیا تھا۔

۹۲۔ ابوبکر بن عیاش ۱۔ یہ ابوبکر بن عیاش اسدی بڑے علماء میں سے تھے ابواسحاق وغیرہ سے روایت کرتے تھے۔ اور ان سے احمد اور ابن مین نے روایت کی ہے، ما احمد

کا قول ہے کہ یہ صدوق اور ثقہ میں مگر غلطی کبھی کر جاتے ہیں سن۱۵۰ میں نمبر ۶۷ سال وفات ہوئی۔ عیاش میں دو نقطوں والی یا ر مشدوم ہے اور شین معجم ہے۔

۹۳۔ ابوبکر بن عبد الرحمن ۱۔ یہ ابوبکر بن عبد الرحمن مخزومی ہیں، ابوبکر ان کا نام بھی ہے اور کنیت بھی تابعی ہیں۔ انہوں نے عائشہ اور ابو ہریرہ سے احادیث سنیں اور ان سے شعبی اور زہری نے روایات کی ہیں۔

۹۴۔ ابوبکر بن عبداللہ بن زبیر ۱۔ یہ ابوبکر بن عبداللہ بن زبیر حمیدی ہیں جو امام بخاری کے شیخ ہیں ان کا ذکر حرف عین میں آئے گا۔

۹۵۔ ابوالبحرہ ۱۔ ان کا نام سعید بن فیروز ہے ان کی حدیث روایت بلال کے بارے میں ہے۔

صحابی عورتیں

۹۶۔ بریرہ ۱۔ بریرہ میں بار مفتوح ہے اور پہلی راہ مکہ اور دو نقطوں والی یا ساکن ہے۔ یہ ام المومنین عائشہؓ کی آزاد کردہ ہیں۔ عائشہ اور ابن عباس اور عروہ ابن زبیر سے روایت کرتی ہیں۔

۹۷۔ بسرہ ۱۔ یہ بسرہ صعوان بن نوفل کی بیٹی تھیں نسلا قریش اسد بن تھیں۔ اسد یہ ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں۔

۹۸۔ ہبیسہ ۱۔ یہ ہبیسہ فزازیہ ہیں۔ صحابیہ ہیں۔ یہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کی حدیث مع کے بارے میں ہے۔ ہبیسہ میں بامضموم اور بامفتوح اور یا ساکن اور سین مہملہ ہے۔

۹۹۔ ام بجیدہ ۱۔ یہ ام بجیدہ حواریں۔ یزید بن سکن کی بیٹی انصاریہ ہیں اسما بنت یزید کی بہن، ان کی شہرت کنیت سے زیادہ ہوئی۔ ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ ان سے عبدالرحمن بن بجید نے روایت کی ہے بجید بجد کی تصغیر ہے۔

تابعی عورتیں

۱۰۰۔ بناتہ ۱۔ یہ بناتہ بارکہ پیش اور نون کی تخفیف کے سلفہ

دی اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خطیب تھے اور
اور یوم الیما یعنی جس دن میلہ کذاب سے جنگ ہوئی اس
میں ۳۰ سالہ میں شہید ہو گئے۔ ان سے انس بن مالک وغیرہ
نے روایت کی ہے۔

۱۰۴۔ ثابت بن ضحاک :- یہ ثابت بن ضحاک الحزلی

النصاری خزرجی ہیں۔ یہ ان اصحاب میں سے ہیں جنہوں
نے (حدیبیہ میں) بیعتہ الرضوان کے موقع پر درخت کے
نیچے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت
کی تھی اور یہ اس وقت کم عمر تھے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر کے
ساتھ جو فتنہ ہوا اس میں شہید ہوئے

۱۰۵۔ ثابت بن وحید :- یہ ثابت بن وحید اور
ایک قول کے مطابق ابن وحید النصاری میں، غزوہ احد
میں شریک ہوئے اور خالد بن ولید کے نیزہ سے جو جسم کے
پار ہو گیا تھا شہید ہوئے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ بستر پر ہی
انتقال ہوا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے واپس ہوئے
تھے۔ تشیع الجنازہ کے باب میں ان کا ذکر آیا ہے۔

۱۰۶۔ ثوبان :- یہ ثوبان بن بکدہ میں ان کی کنیت ابو عبد اللہ
سے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کر آزاد کیا تھا۔

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک سفر اور حضوں ہمیشہ آپ کے
ساتھ رہے۔ پھر شام آ گئے تھے پھر مدینہ آئے، اس کے بعد جس میں
مقیم ہوئے اور وہیں ۳۰ سالہ میں وفات ہوئی ان سے بہت لوگوں
نے روایت کی ہے۔ سجدہ میں ایک نقطہ والی بار مضموم اور حیم ساکن
اور پہلی دال مملہ مضموم ہے۔

۱۰۷۔ ثمامہ بن اثال :- یہ ثمامہ بن اثال غنشی میں اہل یامہ کے
مردار تھے یہ قید ہو گئے تھے۔ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زہنی
بخشی، اس کے بعد یہ گئے اور اپنے کپڑے دھوئے اور غسل کر کے
پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا،
اور ان کا اسلام بہت اچھا رہا ان سے ابو ہریرہ اور ابن عباس نے
روایت کی ہے، ثمامہ میں تار مضموم اور دونوں میم غیر مشدد ہیں اور
اثال میں ہمزہ مضموم اور تین نقطوں والی تار غیر مشدد اور آخر میں
لام ہے۔

۱۰۸۔ ابولعبہ :- یہ ابولعبہ خزرجی بن ناسب غنشی میں اور یہ اپنی

عبدالرحمن بن حیان کی آزاد کردہ انصاریہ میں یہ عاتقہ سے روایت
کرتی ہیں اور ان سے ابن جریر نے روایت کی ہے ان کی حدیث
جلاجل والی ہے، حیان میں حاء مہملہ مفتوح ہے اور دو نقطوں
والی یا مشد ہے۔

ت صحابہ

۱۰۱۔ تمیم داری :- یہ تمیم بن ادس داری ہیں، پہلے نصرانی تھے
پھر ۹۰ھ میں اسلام قبول کیا۔ یہ ایک رکعت میں پورا قرآن ختم
کر دیتے تھے۔ اور کبھی ایک ہی آیت کو تمام رات بار بار پڑھتے
صبح کر دیتے تھے، محمد بن مکند نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ
داری رات کو صبح تک سوتے رہے اور تہجد کے لئے نہیں
اٹھ سکے تو اپنے نفس کو اس غفلت کی ہزا دینے کیلئے ایک
سال تک تمام رات نوافل پڑھتے رہے اور بالکل نہیں سوئے
مدینہ میں رہتے تھے۔ پھر حضرت عثمان کی شہادت کے بعد شام
میں اقامت گزیر ہو گئے اور وقت وفات تک وہیں رہے
اور سب سے پہلے مسجد میں انہوں نے چراغ جلایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے انہوں نے قصہ دجال اور جاسہ کا بیان کیا ہے۔ اور ان
سے بہت لوگوں نے اسکی روایت کی۔

تابعین

۱۰۲۔ ابولتیمہ :- یہ ابولتیمہ طریف بن خالد بجمی بصری ہیں۔

ان کی اصل یمن کے عربی لوگوں سے تھی ان کے چچا نے ان
کو بوجھ دیا تھا۔ اور یہ تابعی ہیں۔ متعدد صحابہ سے روایت
کرتے ہیں اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ہے
۳۰ھ میں انتقال ہوا۔

ث صحابہ

۱۰۳۔ ثابت بن قیس بن شماس :- یہ ثابت بن

قیس بن شماس النصاری خزرجی ہیں۔ غزوہ احد اور اس
کے بعد جس قدر غزوات ہوئے سب میں حاضر ہوئے۔ اور
یہ اکابر صحابہ میں سے اور انصار کے بڑے علما میں سے
تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی شہاد

ج صحابہ

۱۱۳۔ جابر بن عبد اللہ :- ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ انصار میں سے ہیں۔ قبیلہ سلیم کے رہنے والے ہیں، مشہور صحابہ میں سے ہیں، ان کا شمار ان حضرات صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے حدیث کی روایت کثرت سے کی ہے۔ غزوہ بدر اور اس کے بعد پیش آنے والے تمام غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے۔ ایسے تمام غزوات اٹھارہ ہیں۔ وہ شام اور مصر میں تشریف لائے آخر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی ان سے بڑی جماعت نے حدیث کو نقل کیا ہے ۳۸۸ میں مدینہ منورہ میں انہوں نے وفات پائی۔ ان کی عمر ۴۰ سال بتلائی جاتی ہے۔

یہ ایک قول میں صحابہ میں سب سے آخر میں مدینہ میں وفات پانے والے ہیں ان کی وفات عبدالملک بن مروان کی خلافت میں ہوئی۔

۱۱۴۔ جابر بن سمرہ :- ان کی کنیت ابو عبد اللہ عسری ہے، یہ سعد بن ابی وقاص کے بھائی ہیں کوفہ میں تشریف لائے اور وہاں ہی ۳۸۸ میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۱۱۵۔ جابر بن عتیق :- ان کی کنیت ابو عبد اللہ انصاری ہے بدر اور بدر کے بعد تمام غزوات میں حاضر ہوئے ان سے ان کے دو بیٹوں نے یعنی عبد اللہ اور ابو سفیان اور ان کے بھتیجے عتیق بن حارث نے روایت حدیث کی ہے ۳۸۸ میں ان کی وفات ہوئی ان کی عمر ۶۱ سال کی ہے۔

۱۱۶۔ جباز بن صخر :- یہ جباز صخر انصاری سلمی کے بیٹے ہیں بیعت عقبہ غزوہ بدر اور اس کے بعد تمام غزوات میں حاضر ہوئے لیلہ القدر میں جو شر صحابہ شریک تھے ان میں سے یہ بھی ایک ہیں۔ شریعت بن سعد نے ان سے حدیث کی روایت کی ہے۔ جباز کی حکیم پر زبر ہے۔ اور بار مشدوب ہے۔

۱۱۷۔ جبریر بن عبد اللہ :- ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔ جس سال میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسی سال یہ اسلام لائے جبریر نے کہا ہے کہ میں آنحضرت کی وفات سے چالیس دن پہلے ایمان لایا۔ کوفہ میں تشریف لائے اور ایک زمانہ تک وہاں رہے

کنیت سے مشہور ہیں، انہوں نے بیعت الرضوان والی بیعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے ان کو قوم کے لوگوں کے پاس (تبلیغ اسلام کے لئے) بھیجا جو اسلام لے آئے، ابو قعبہ شام میں آگئے تھے اور وہیں ۳۸۸ میں انتقال ہوا۔ مجرم میں جیم اور ہا دونوں مضموم ہیں۔

تابعین

۱۰۹۔ ثابت بن ابی صفیہ :- یہ ثابت ابو صفیہ کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو حمزہ ہے اور کوفہ کے رہنے والے ہیں انہوں نے محمد بن علی الباقری سے حدیث کو سنا ہے اور دیکھ اوسابن عیینہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے ان کی وفات ۳۸۸ میں واقع ہوئی۔

۱۱۰۔ ثابت بن اسلم بنانی :- ان کا نام ثابت ہے اور یہ اسلم بنانی کے بیٹے ہیں۔ کنیت ابو محمد ہے۔ تابعی ہیں بصرہ کے مشہور علماء میں سے ہیں اور ثقافت میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت حدیث کرتے ہیں مشہور ہوئے۔ اور ان کی شاگردی میں چالیس سال گزارے ہیں۔ انہوں نے بہت سے علماء سے روایت حدیث کی ہے اور بڑی جماعت نے ان سے۔ ان کی وفات ۳۸۸ میں واقع ہوئی اور انہوں نے ۶۶ سال کی عمر پائی

۱۱۱۔ تمامہ بن حزن :- یہ تمامہ حزن قشیری کے بیٹے ہیں۔ ان کا شمار تابعین کے طبقہ ثانیہ میں کیا جاتا ہے اور ان کی حدیث بصری بن روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ان کے صاحبزادہ حضرت عبد اللہ کو اور حضرت ابو الدرداء کو انہوں نے دیکھا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کو سنا۔ اسود بن شیبان بصری نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ حزن کی عمار حمله پر زبر ہے زاد اور نون پر جزم ہے۔

۱۱۲۔ ثور بن یزید :- یہ ثور بن یزید کلاعی شامی کے بیٹے ہیں اور حمص کے رہنے والے ہیں انہوں نے خالد بن معدان سے حدیث کو سنا اور ان سے سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید نے حدیث کو نقل کیا ہے۔ ان کی وفات ۱۵۵ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ باب الحکم میں آتا ہے۔

بھروہاں سے قرقیسا کی طرف منتقل ہوئے۔ اور وہاں ہی سلسلہ میں وفات پائی ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے ۱۱۸۔ جنذب بن عبد اللہ ۱۔ یہ جنذب عبد اللہ کے بیٹے سفیان بن عجلان علقمی کے پوتے ہیں علقہ قبیلہ جملہ کی ایک شاخ ہے اور جملہ میں کچھ لوگ ہیں جن کو قمر کہا جاتا ہے قاف کے زبر، سین کے جزم کے ساتھ۔ یہ لوگ خالد بن عبد اللہ قسری کا خاندان ہیں۔ فتنہ عبد اللہ بن زبیر میں اس سے چار سال کے بعد وفات پائی، ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ جنذب جیم کے ختمہ اور نون کے جزم کے ساتھ ہے۔ دال کا پیش اور زبر دونوں صحیح ہیں۔

۱۹۔ جبیر بن مطعم ۱۔ ان کی کنیت ابو محمد قرشی نوفلی ہے قحطلمے پہلے اسلام لائے مدینہ میں تشریف لے گئے اور وہیں سلسلہ میں انتقال کیا ان سے ایک جماعت نے حدیث کی روایت کی ہے۔ وہ نسب کے اعتبار سے قرشی ہیں۔

۱۲۰۔ جبر بن خویلد ۱۔ یہ جبر بن خویلد مدنی المسلمی ہیں، ابی صفہ میں ابی کا شمار ہوتا ہے سلسلہ میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کے بیٹوں عبد اللہ، عبد الرحمن، سلیمان اور مسلم نے ان سے روایت کی ہے محمد بن جیم اور باہ دونوں ہمد زہر ہے۔

۱۲۱۔ جعفر بن ابی طالب ۱۔ یہ جعفر بن ابی طالب یا خمی حضرت علی ابن ابی طالب کے بھائی ہیں ان کا خطاب ذوالنار ہے یہ شروع ہی میں اکتیس آدمیوں کے بعد اسلام لائے تھے۔ یہ اپنے بھائی حضرت علی سے دلی بڑے ہیں اور آنحضرت کے ساتھ صورت اور سیرت میں سب سے زیادہ مشابہ ہیں ان کے بھائی حضرت علی نے فرمایا کہ ہم جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو طالب کے اونٹوں میں نماز ادا کر رہے تھے کہ اچانک ابو طالب نے ہم کو اوپر سے جھانکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا کہ اے محترم چچا نیچے تشریف لے آئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھیے۔ ابو طالب نے کہا اے میرے چچا میرے جیتے میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ حق پر ہیں۔ لیکن میں یہ بات بری سمجھتا ہوں کہ میں سجدہ کروں۔ اور سر میں اوپر کو بلند ہو جائے۔ لیکن اے جعفر تم اترو اور اپنے چچا کے بیٹے کے بازو میں نماز پڑھو حضرت

جعفر اترے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب بازو پڑھنے لگے۔ جب آنحضرت نے اپنی نماز پوری کی تو حضرت جعفر کو مرکز دیکھا اور فرمایا۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہارے جسم سے دو بازو ملائے گا۔ جن کے ذریعہ سے جنت میں اٹتے پھرو گے جیسے کہ تم ملے ہو اپنے چچا کے بیٹوں کے بازوؤں سے ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ اور بہت سے صحابہ نے روایت حدیث کی ہے، سلسلہ میں جنگ موتہ میں حجام شہادت نوش کیا اور ام برس کی عمر پائی، ان کے بدن کے سامنے حصّہ میں تلوار اور نیزے کے نوے زخم پائے گئے۔

۱۲۲۔ جبار و ۱۔ یہ جبار مطلق بعدی ہیں ان کا نام بشر ہے۔ عمر کے بیٹے ہیں اور جبار و ۱ ایک قول کے اعتبار سے ان کا لقب ہے۔ اور اس بارہ میں بہت زیادہ اختلاف ہے۔ سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وفد عبدالقیس کے ساتھ مشرف باسلام ہوئے، اس کے بعد وہ بصرہ میں قیام پذیر رہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں ملک فارس میں سلسلہ میں ان کو شہید کر دیا گیا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے ۱۲۳۔ جبیلہ بن حارثہ ۱۔ یہ جبیلہ بن حارثہ لکھی میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ زید بن حارثہ کے بھائی ہیں یہ جبیلہ زید بن حارثہ سے عمر میں بڑے ہیں، ان سے ابو اسحاق بسیمی اور دوسرے محدثین نے احادیث کی روایت کی ہے۔

۱۲۴۔ ابو جہیم ۱۔ یہ ابو جہیم جیم کے پیش، با کے زبر اور یا کے سکون کے ساتھ حضرت وکیع کے تذکرہ کے مطابق تو یہ عبد اللہ بن جہیم میں اور بعض نے کہا کہ یہ عبد اللہ بن حارث بن صمد انصاری میں صمد صادق کے زیر اودیم کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۱۲۵۔ ابو جحیفہ ۱۔ ان کا نام وہب بن عبد اللہ عامر کا ہے یہ کوفہ میں فروکش ہوئے یہ کم سن صحابہ میں سے ہیں جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی یہ ابھی سن بلوغ کو بھی نہیں پہنچے تھے۔ لیکن آنحضرت سے انہوں نے حدیث کو سنا ہے اور آپ سے روایت حدیث بھی کی ہے کوفہ میں سلسلہ میں انہوں نے وفات پائی۔ ان کے بیٹے عون اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے، جحیفہ جیم کے پیش اور حارثہ جملہ و نادر کے زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

ابو العین

۱۳۲۔ جعفر صادق :- یہ جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب میں صادق ان کا لقب ہے گویا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پوتے کے پوتے میں، ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ یہ اہلبیت کے بڑے لوگوں میں سے ہیں انہوں نے اپنے والد سے اور دوسروں سے بھی روایات کی ہیں، ان سے ائمہ حدیث اور بڑے بڑے علماء نے حدیث نقل کی ہے، جیسے یحییٰ بن سعید اور ابن جریرؒ اور مالک بن انس اور سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور ابو حنیفہؒ۔ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۸ھ میں وفات پائی ان کی عمر اڑھائی سال کی ہوئی مقام بقیع میں ایک ایسی قبر میں دفن ہوئے جس میں ان کے باپ محمد باقر اور ان کے دادا علی زین العابدین تھے۔

۱۳۳۔ جعفر بن محمد :- یہ جعفر بن محمد بن ابی عثمان طایسی کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو الفضل ہے۔ انہوں نے حدیث کو ایک جماعت سے نقل کیا ہے اور ان سے محدثین کے ایک گروہ نے حدیث نقل کی ہے۔ یہ قابل اعتماد بڑے علماء میں سے ہوئے ہیں ان کا حافظہ بہت اچھا تھا۔ ۲۸۲ھ میں انکی وفات ہوئی۔

۱۳۴۔ ابو جعفر قاری :- یہ ابو جعفر یزید بن القعقاع قاری مدنی ہیں مشہور تابعی ہیں۔ عبد اللہ بن ایاس کے آزاد کردہ ہیں۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عبد اللہ بن عباس سے احادیث کو سنا اور ان سے امام مالک بن انس وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے القاری ہجرہ کے ساتھ قرآن سے مانوڑ ہے، مہموڑ ہے۔

۱۳۵۔ ابو جعفر تمیمی بن یزید :- یہ ابو جعفر عمیر بن یزید غطفی ہیں ایک جماعت محدثین سے انہوں نے احادیث کو سنا ہے اور حضرت شعبہ اور حماد اور یحییٰ بن سعید نے ان سے حدیث کو نقل کیا ہے۔

۱۳۶۔ ابو الجوزی بن یزید :- یہ ابو الجوزی یزید بن حطان بن حفاف ہجرمی ہیں تابعی ہیں۔ یہ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور یحییٰ بن یزید کے محدث ہیں شاگرد ہیں۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی، جو یزید ہجریہ کی تصنیف ہے، حطان میں حاد مہملہ مکتوب ہے اور طار مہملہ مشدود ہے آخر میں نون سے اخفاف میں خا مہملہ مضموم

۱۳۷۔ ابو جعفر :- یہ ابو جعفر میں ایک قول کے مطابق انصاری اور دوسرے قول کے مطابق کنانی ہیں، ان کے نام کے بارہ میں اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام حبیب سبار کا بیٹا بتلایا اور دوسرے لوگوں نے اس کے علاوہ اور نام بھی ذکر کیے ہیں۔ ان کو حضورؐ سے شرف صحبت حاصل ہے ان کا شمار شاہدوں میں کیا جاتا ہے۔

۱۳۸۔ ابو الجعد :- یہ ابو جعد تمیمی ہیں، یہی ان کا نام ہے۔ اور یہی ان کی کنیت ہے اور بعض نے کہا کہ ان کا نام وئب ہے ان سے روایت حدیث عبیدہ بن سفیان نے کی ہے۔ عبیدہ عین کے زہر اور بار کے زیر کے ساتھ بڑھا جاتا ہے۔

۱۳۹۔ ابو جندل :- یہ ابو جندل سہیل بن عمرو قرشی عامری کے صاحبزادہ ہیں، مکہ معظمہ میں اسلام لائے۔ واقعہ حدیبیہ میں آنحضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹریاں پہنے ہوئے بیٹریوں میں چل کر حاضر ہوئے۔ یہ بیٹریاں ان کے باپ نے اسلام لانے کی وجہ سے ان کو پہنا دیں تھیں، ان کا تذکرہ غزوہ حدیبیہ کے سلسلے میں آتا ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وفات پائی۔

۱۴۰۔ ابو جہم :- ان کا نام عامر ہے۔ یہ حدیفہ عدوی قرشی کے بیٹے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں۔ یہ وہ صحابی ہیں جن کی انجانیہ (چادر) کو آنحضورؐ نے نماز کے لئے طلب فرمایا تھا۔

۱۴۱۔ ابو جہرکی :- یہ ابو جہرکی جابر سلیم کے بیٹے ہیں یہ بنو تمیم میں سے ہیں بصرہ میں تشریف لائے اور ان کی حدیث بھی بصریوں میں منقول ہے۔ یہ بہت کم حدیث نقل کرنے والوں میں سے ہیں۔ ان سے زیادہ روایت مروی نہیں ہیں، یہ جہری جیم کے پیش را کے زیر اور یا کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۱۴۲۔ ابو جمیل :- ان کا ذکر کتاب الزکاة میں آیا ہے۔ ان کا نام معلوم ہو سکا۔

اور پہلی فارغین مشدد ہے اور جہرم میں جیم پر زبر اور رار مہملہ ساکن ہے۔

۱۳۷۔ ابوالجوزار :- ان کا نام اوس بن عبداللہ ازدی ہے بصرہ کے رہنے والوں میں سے ہیں تابعی ہیں۔ ان کی احادیث مشہور ہیں، حضرت عائشہ صدیقہ اور عبداللہ ابن عباس اور عبداللہ ابن عمر سے انہوں نے احادیث کو سنا ہے اور ان سے عمر بن مالک اور دوسرے حضرات نے روایت کی ہے۔ ۸۸۸ میں یہ شہید کر دیئے گئے۔

۱۳۸۔ جبر بن معاذ :- یہ جزاء معاویہ تھیں کے بیٹے ہیں ان سے بجاتہ نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کا تذکرہ مجوس سے دیت لینے کے بارہ میں آتا ہے۔ جزاء جیم کے زبر اور زار کے سکواہ کے ساتھ ہے آخر میں ہمزہ ہے اور یہی صحیح ہے۔ اہل لغت بھی اسی طرح روایت کرتے ہیں اور اہل حدیث جیم کے کسرہ زار کے سکون اور آخر میں یاء جس کے میچے دو نقطے ہوتے ہیں اس طرح سے ضبط کرتے ہیں وارقظنی کی بھی یہی رائے ہے اور عبداللہ بن جیم کے فتح اور زار کے کسرہ اور آخر میں یائے تختاتی کے ساتھ ضبط کیا ہے۔

۱۳۹۔ جمیع بن عکیم :- یہ جمیع بن عکیم تھیں۔ کوفہ کے رہنے والوں میں سے ہیں بخاری نے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔ حضرت عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے حدیث کو سنا ہے اور علا ابن صالح اور صدقہ بن مثنی نے ان احادیث کو روایت کیا ہے۔

۱۴۰۔ ابن جریج :- ان کا نام عبدالملک ہے یہ عبدالعزیز بن جریج کے بیٹے ہیں۔ مکہ کے رہنے والے ہیں۔ مشہور فقیہ ہیں۔ پایہ کے علماء میں سے ہیں۔ انہوں نے حضرت مجاہد ابن ابی ملیکہ اور عطاء سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے

اور ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ میں نے ابن جریج سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حدیث کو جس طرح اور جس مشقت سے میں نے جمع کیا ہے کسی دوسرے نے نہیں جمع کیا۔ ۸۸۸ میں وفات پائی۔

۱۴۱۔ تبیس بن نصیر :- یہ تبیس بن نصیر تھیں انہوں نے زمانہ راہبیت اور اسلام دونوں کو پایا ہے۔ یہ شامی علماء میں سے ہیں

اعتبار کے عالم میں اور اس کی حدیث شامیوں میں مشہور ہے ۸۸۸ میں شام میں وفات پائی۔ حضرت ابوالدرداء اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔ نصیر بن نصیر اور فا کے فتح اور یائے تختاتی کے سکون کے ساتھ ہے آخر میں اس کے راہ ہے۔

۱۴۲۔ ابو جہل :- اس کا نام عمرو بن ہشام ہے۔ جو مغیرہ غزوہ کے بیٹے میں مشہور کافر ہے۔ اس کی کنیت ابوالحکم تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی کنیت ابو جہل رکھی اب اس کی یہی کنیت غالب اور مشہور ہو گئی

صحابی عورتیں

۱۴۳۔ جویریہ ام المومنین :- یہ جویریہ حارث کی بیٹی ہیں۔ ازواج مطہرات میں ہیں ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ سرسیع میں قید کیا تھا اسی غزوہ کو غزوہ بنی المصطلق کہتے ہیں جو ۸۸۸ میں ہوا یہ ثابت بن قیس کو ملیں تو ان کو مکاتب بنا دیا تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کتاب کو ادا فرمایا اور اسکے بعد ان کو آزاد کر کے اپنی زوجیت کے شرف سے ان کو نوازا۔ ان کا نام بردہ تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بجائے جویریہ نام رکھ دیا۔ یہ سب الاوّل ۸۸۸ میں وفات پائی اور ان کی عمر بیسٹھ سال ہوئی حضرت ابن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت جابر رضی اللہ عنہم ان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

۱۴۴۔ جدامہ :- یہ جدامہ اُسَیدیہ دہب کی بیٹی ہیں مکہ میں اسلام لائیں اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور اپنی قوم کے پاس سے ہجرت کر گئیں۔ حضرت عائشہ نے ان سے روایت حدیث کی ہے جدامہ جیم کے پیش اور وال مہملہ کے ساتھ ہے اور بعض نے ذال منقوطہ کے ساتھ کہا ہے، حافظ وارقظنی کہتے ہیں کہ یہ تصحیف ہے (یعنی اصل حرف وال ہے جسکو ذال سے بدل دیا گیا۔)

صحابہ

۱۴۵۔ حمزہ بن عبدالمطلب :- یہ حضرت حمزہ

روز بعد ستر یا سترہ میں پیش آیا۔

۱۴۸۔ حسن بن علی :- یہ حضرت حسن علی بن ابی طالب کے صاحبزادہ ہیں ان کی کنیت ابو محمد ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں اور آپ کے روحانی پھول ہیں، جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔ رمضان المبارک پندرہویں تاریخ کو سترہ میں پیدا ہوئے یہ قول ان تمام اقوال میں جو حضرت حسن کی ولادت کے بارہ میں لکھے گئے ہیں زیادہ صحیح ہے ان کی وفات سترہ میں واقع ہوئی، بعض نے سترہ اور بعض نے سترہ کہا ہے اور بعض نے سترہ بھی کہا ہے۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے ان کے بیٹے حسن بن حسن اور حضرت ابو ہریرہ اور بڑی جماعت نے فریاد کیا ہے اور جب کہ ان کے والد بزرگوار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ذہن میں شہید کر دیے گئے تو لوگوں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت علی الموت کی یہ بیعت کرنے والے لوگ چالیس ہزار سے زیادہ تھے اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے سپرد خلافت کا کام پسند رہا جو جمادی الاولیٰ سترہ میں کیا گیا۔

۱۴۹۔ حسین بن علی :- یہ حسین حضرت علی کے صاحبزادہ ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور شجر نبوت کے پھول ہیں، جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں۔ ماہ شعبان کی پانچ تاریخ سترہ میں پیدا ہوئے ان کا علوقی بطن فاطمہ رضی اللہ عنہا میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت کے پچاس رات بعد ہو گیا تھا۔ جمعہ کے دن دسویں محرم سترہ کو بلا میں ملے اور کوفہ عراق کے درمیان شہید کر دیے گئے، سان بن انس نخعی نے آپ کو شہید کیا تھا اس کو سان بن ابی سان بھی کہا جاتا ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کو شمر بن ذی الجوشن نے شہید کیا تھا اور خولی بن یزید اصبحی نے جو قبیلہ حمیر کا ہے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر کاٹا اور اس کو لے کر عبد اللہ بن زیاد کے پاس لایا اور یہ شعر پڑھے

او قدر کا بنی فضة ون هبا
انني قتلت الملك الحجبا
قتلت خير الناس امنا و ابا
وخيرهم اذ ينسبون نسبنا

رضی اللہ عنہ عبد المطلب کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت ابو عمار ہے۔ یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا ہیں اور آپ کے رضاعی بھائی بھی ہیں۔ آنحضور کو اور حضرت حمزہ کو ثویبہ نے جو ابولہب کی لونڈی تھیں دودھ پلایا تھا، یہ اللہ کے شیر تھے۔ شروع زمانہ میں ہی بعثت کے دوسرے سال مسلمان ہوئے اور کہا گیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم میں گئے پھٹی سال میں آپ کے اسلام لانے سے اسلام کو بڑی عزت اور عظمت حاصل ہوئی وہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور غزوہ احد میں شہید کئے گئے، وحشی بن حرب نے آپ کو قتل کیا تھا، حضرت حمزہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں چار سال بڑے ہیں، حافظ ابن عبد البر نے فرمایا یہ قول میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دودھ شریک ہیں مگر یہ کہ ثویبہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت حمزہ کو دو وقتوں میں آگے پیچھے دودھ پلایا ہو۔ اور بعض نے کہا ہے کہ حضرت حمزہ آپ سے دو سال بڑے تھے ان سے حدیث کی روایت حضرت علی عباس زید بن عمارہ رضی اللہ عنہم نے کی ہے، عمارہ عین کے پیش کے ساتھ ہے اور ثویبہ ثار مثلثہ کی پیش اور داؤ کے زبر اور پائے ستمانی کے سکون اور پائے موحده کے ساتھ ہے۔

۱۴۶۔ حمزہ بن عمر واسلمی :- یہ قبیلہ اسلم کے رہنے والے ہیں اہل حجاز میں ان کا شمار ہوتا ہے، ان سے ایک جماعت نے حدیث کو نقل کیا ہے۔ ان کا سترہ میں انتقال ہوا۔ ان کی عمر اسی سال کی ہوئی۔

۱۴۷۔ خدیفہ بن بیان :- یہ خدیفہ بن بیان ہیں اور بیان کا نام خلیل تصغیر کے ساتھ ہے اور بیان ان کا لقب ہے۔ حضرت خدیفہ کی کنیت ابو عبد اللہ غیری ہے عین کے فتح اور یاد کے سکون کے ساتھ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار ہیں۔ ان سے حضرت علی بن حضرت عمر بن خطاب حضرت ابو دردار وغیرہ صحابہ اور تابعین نے حدیث کو روایت کیا ہے، شہر مدائن میں ان کی وفات کا واقعہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے چالیس

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث نہیں سنی۔ حافظ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک ان کا مانع ثابت ہے۔

۱۵۲۔ حکم بن عمر وغفاری :- یہ قبیلہ غفارہ کے رہنے والے نہیں بلکہ وہ نعلیہ کی اولاد میں سے ہیں جو غفار بن ثلیل کے بھائی ہیں۔ ثلیل میم کے صنف اور لام اول فتح کے ساتھ ہے ان کا شمار علمائے بصرہ میں کیا جاتا ہے۔ ان کی وفات مقام مرو میں ہوئی ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ بصرہ میں ۳۵۰ھ میں ہوئی بریدہ اسلمی اور حکم بن عمر وغفاری دونوں مقام مرو میں ایک ہی جگہ دفن کئے گئے ان سے ایک جماعت محدثین نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۵۳۔ حنظلہ بن ربیع :- یہ حنظلہ بن ربیع بن تومیم میں سے ہیں ان کو کاتب کہا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وحی کی کتابت کی بھر وہ مکہ تشریف لے گئے اور وہاں سے قرضیا پہنچکر اقامت گزیر ہو گئے اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں انتقال کیا ان سے ابو عثمان بھدی اور یزید بن شحیر روایت کرتے ہیں۔

۱۵۴۔ حاطب بن ابی بلتعہ :- یہ حاطب بن ابی بلتعہ میں ان کے والد ابو بلتعہ کا نام مکرر ہے۔ اور بعض نے راشد لخمی کہا ہے۔ غزوہ بدر اور غزوہ خندق اور ان دونوں کے درمیان جس قدر غزوات واقع ہوئے ان سب میں شریک ہوئے۔ ۳۳ھ میں مدینہ کے اندر وفات پائی۔ ان کی عمر پینسٹھ سال کی ہوئی۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۵۵۔ حویصہ :- یہ حویصہ مسعود بن کعب انصاری کے بیٹے ہیں اور محیصہ کے بھائی ہیں۔ حویصہ اپنے بھائی محیصہ سے عمر میں بڑے ہیں لیکن اسلام محیصہ کے بعد لائے ہیں غزوہ احد، غزوہ خندق اور ان کے بعد کے غزوات میں شریک رہے ہیں۔ محمد بن سہل وغیرہ محدثین نے ان سے روایت حدیث کی ہے۔ حویصہ حاکم پیش واک کے زبیر لائے تحتانی مشد مکسور اور صادمہلہ کے ساتھ ہے۔

۱۵۶۔ حیدش بن خالد :- یہ حیدش بن خالد خزاعی ہیں فتح

میری اونٹنی کو چاندی اور سونے سے بھر دے اس لئے کہ میں نے ایک ایسے بادشاہ کو قتل کیا ہے جو کسی سے ملنے والا نہیں تھا۔ میں نے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جو ماں باپ دونوں کی طرف سے تمام لوگوں میں بہتر ہے اور حبیب لوگ نسب بیان کریں تو وہ تمام لوگوں میں بہتر ہے۔

بعض نے بیان کیا ہے کہ حضرت حسین کے ساتھ شمر نے ان کی اولاد اور بھائی اور اہل بیت میں سے تینس آدمیوں کو قتل کیا ان سے ابو ہریرہ ان کے بیٹے علی زین العابدین اور فاطمہ اور سکینہ آپ کی دونوں صاحبزادیاں روایت کرتی ہیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی عمر قتل کے دن اٹھاون برس کی تھی اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ملاحظہ فرمائیے کہ عبداللہ بن زیاد بھی عاشورہ کے دن ۳۵ھ میں قتل کیا گیا اس کو ابراہیم بن مالک اختر نخعی نے میدان جنگ میں قتل کیا اور اس کے سر کو مختار کے پاس بھیجا اور مختار نے عبداللہ بن زبیر کے پاس بھجوا دیا اور عبداللہ بن زبیر نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نجیب بن حسین کی خدمت میں پیش کیا۔ غولی خاں مبعوث کے فتح واک کے مجرم لام کے زیر اور یائے تحتانی کے تشدید کے ساتھ ہے اور سکینہ سین کے پیش کاف کے زیر یائے تحتانی کے سکون اور لون کے ساتھ ہے۔

۱۵۰۔ حسان بن ثابت :- ان کی کنیت ابو الولید انصاری حمزرجی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار کے شاعر ہیں اور یہ بہادر اور جوان مرد شعراء میں سے ہیں۔ ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ تمام عرب کا اتفاق ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ تمام گاؤں کے بہترین شعراء میں سے ہیں ان سے حضرت عمر بن خطاب اور ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلافت کے زمانہ میں ۳۳ھ سے پہلے وفات پائی اور بعض نے بتلایا ہے کہ ۳۳ھ میں اور ان کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوئی ساتھ سال جاہلیت کے دور میں زندہ رہے اور ساتھ ہی سال اسلام کے اندر۔

۱۵۱۔ حکم بن سفیان :- یہ حکم بن سفیان ثقفی ہیں اور ان کو سفیان بن حکم بھی کہا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے

مکہ کے دن شہید ہو گئے۔ حضرت خالد بن ولید کے ساتھ تھے ان سے ان کے بیٹے ہشام نے روایت حدیث کی ہے۔ جیش حاد کے پیش۔ باموحدہ کے زیر یاٹے تختانی کے سکون اور شہین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۱۵۷۔ حبیب بن مسلمہ :- یہ حبیب مسلمہ قریشی فہری کے بیٹے ہیں۔ فہری فاد کے کسرہ کے ساتھ ہے ان کو حبیب الروم کہا جاتا تھا، اس لئے انہوں نے رومیوں کے ساتھ بہت زیادہ قتل و قتل کیا ہے۔ یہ فاضل مستجاب الدعوات ہوئے ہیں شام میں ستمہ میں وفات پائی ان سے ابن ملیک اور دیگر حضرات محدثین نے روایت کی ہے۔

۱۵۸۔ حکیم بن حزام :- یہ حکیم بن حزام میں ان کی کنیت ابو خالد قریشی اسدی ہے۔ یہ ام المؤمنین حضرت عذیبہ رضی اللہ عنہا کے بھتیجے ہیں واقعہ قبل سے ۱۳ سال قبل کعبہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ جاہلیت اور اسلام دونوں دور میں اس کی عزت کی گئی ہے، ان کا اسلام لانا فتح مکہ تک مؤخر ہوا، ستمہ میں اپنے مکان کے اندر مدینہ میں وفات پائی ان کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوئی ساتھ سال جاہلیت میں گزرے اور ساتھ سال زمانہ اسلام میں زندگی پائی یہ بڑے زبردست سمجھدار فاضل متقی صحابہ میں سے تھے۔ ان کا اسلام بہت اچھا (مخلصانہ) تھا حالانکہ یہ ابتدا میں مولفۃ القلوب میں سے تھے، زمانہ جاہلیت میں سو غلاموں کو آزاد کیا اور سواوٹ سواری گئے لئے بخشے۔ ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۵۹۔ حکیم بن معاویہ :- یہ قبیلہ نمیر کے رہنے والے ہیں امام بخاری نے فرمایا کہ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے ان سے ان کے بھتیجے معاویہ بن حکم اور قتادہ نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۶۰۔ حصین بن دحرج :- یہ حصین بن دحرج انصاری میں ان کی حدیث مدینہ والوں میں مشہور ہے کہا جاتا ہے کہ ان کو بہت تکلیفیں پہنچا کر قتل کیا گیا۔

۱۶۱۔ حبشی بن جنادہ :- یہ حبشی بن جنادہ میں جنہوں نے آنحضور کو حجة الوداع میں دیکھا اور ان کو شرف صحبت حاصل ہوا۔ ان کا شمار کوفہ والوں میں کیا جاتا ہے ان سے ایک جماعت نے

حدیث کو نقل کیا ہے۔

۱۶۲۔ حجاج بن عمر و :- یہ حجاج بن عمرو انصاری مازنی ہیں، ان کا شمار مدینہ والوں میں کیا جاتا ہے، ان کی حدیث حجازیوں کے یہاں مسروح ہے، ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

۱۶۳۔ حارثہ بن سراقہ :- یہ حارثہ سراقہ انصاری کے بیٹے ہیں اور ربیع ان کی والدہ ہیں اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی بھوپھی ہیں۔ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور اسی میں شہید ہوئے اور یہ پہلے شخص ہیں جو انصاریوں سے اس دن شہید ہوئے اور صحیح بخاری میں ہے کہ ان کی والدہ کا نام ربیع ہے اور وہ نام جو اسماء صحابہ میں ذکر کیا جاتا ہے وہ ربیع راکی پیش اور بٹے موحده کے فتح اور یاٹے تختانی کے کسرہ اور تشدید کے ساتھ مستعمل ہے۔

۱۶۴۔ حارثہ بن وریب :- یہ حارثہ بن وریب خزاعی عبید بن عمر بن خطاب کے ماں شریک بھائی ہیں ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے۔ ان سے ابو اسماعیل بیعی زبیر کے زبیر اور بٹے موحده کے کسرہ کے ساتھ م نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۶۵۔ حارثہ بن نعمان :- یہ حارثہ بن نعمان غزوہ بدر میں حاضر ہوئے ہیں بلکہ تمام غزوات میں یہ شریک ہوئے ہیں۔ فضلاء صحابہ میں ان کا شمار کیا جاتا ہے باب البر والصلہ میں ان کا تذکرہ آتا ہے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ تشریف فرما تھے اور ان کے پاس جبریل علیہ السلام موجود تھے۔ میں سلام کر کے آگے بھل گیا جب میں واپس ہوا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں سے لوٹے تو آپ نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے ان کو دیکھا تھا جو میرے پاس بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے اور تمہارے سلام کا انہوں نے جواب دیا تھا، ان کی بینائی جاتی رہی تھی۔

۱۶۶۔ حارثہ بن حارث :- یہ حارثہ بن حارث اشجری ہیں۔ یہ علامہ شام میں شمار کئے جاتے ہیں ان سے احادیث کو

ابو سلام حبشی وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

۱۶۷۔ حارث بن ہشام۔ یہ حارث بن ہشام مخزومی ہیں ابو حریس بن ہشام کے بھائی ہیں یہ اہل حجاز میں شمار کئے جاتے ہیں، اشرف قریش میں سے مانے جاتے ہیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے۔ ان کے لئے اُمّ ہانی بنت ابی طالب نے اس چاہناؤ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو امن دے دیا تھا، پھر یہ شام کی طرف چلے گئے اور شام میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سوانٹ عطا فرمائے جس طرح کہ دوسرے مؤلفہ القلوب صحابہ کو دیئے گئے یہ بھی مؤلفہ القلوب میں سے تھے۔ پھر ان کا اسلام و ایمان کامل ہو گیا۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جہاد کے لئے ملک شام کو روانہ ہوئے اس وقت مکہ والے ان کے فراق میں رو رہے تھے اس پر انہوں نے فرمایا کہ یہ میرا سفر اللہ کے لئے ہے جہاں تک قیام کا تعلق ہے میں غم پر کسی دوسرے لوگوں کو ترجیح نہیں دیتا۔ پھر برابر شام میں مقابلہ کرتے رہے یہاں تک کہ وفات پائی۔

۱۶۸۔ حارث بن کلدہ۔ یہ حارث بن کلدہ نقشی حبیب ہر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ ہیں ان کا ذکر کتاب الاطعمہ میں آتا ہے، ان کے تذکرہ کو ابن مندہ اور ابن الاثیر اور ان دونوں کے علاوہ محدثین اسمائے صحابہ میں لائے ہیں اور حافظ ابن عبد البر نے حارث بن کلدہ کے بیٹے صحابی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا باپ حارث بن کلدہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں فوت ہو گیا اس کا اسلام لانا ثابت نہیں ہے کلدہ میں کاف پر زبر لام پر جنم اور وال مہملہ ہے۔

۱۶۹۔ ابو جحیم۔ یہ ابو جحیم ثابت بن نعمان انصاری بدری ہیں ان کی کنیت اور نام میں بہت زیادہ اختلاف ہوا ہے۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ ان حضرات میں کیا ہے جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہیں اور ان کو کنیت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ان کا نام انہوں نے نہیں ذکر کیا۔ جہہ ہائے حطی کے زبر اور ہائے موحده کی تشدید کے ساتھ ہے اور بعض نے بجائے باء کے نون بیان کیا ہے اور بعض نے یا تھانی کے ساتھ بتلایا ہے لیکن اول صورت زیادہ مستعمل ہے جنگ احد میں یہ شہید ہوئے ہیں۔

۱۷۰۔ ابو حمید۔ یہ ابو حمید عبد الرحمن سعد انصاری

خزرجی ساعدی کے بیٹے ہیں ان کی کنیت زیادہ مشہور ہے ان سے ایک جماعت نے روایت حدیث کی ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخر دور خلافت میں انہوں نے انتقال فرمایا۔

۱۷۱۔ ابو حذیفہ۔ یہ ابو حذیفہ عقبہ بن ربیعہ کے بیٹے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام ہشتم ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ہشتم ہے اور بعض نے ہاشم بتلایا ہے ان کا شمار فضلاء صحابہ میں ہے یہ غزوہ احد اور غزوہ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے اس وقت ان کی عمر تیرہ برس کی تھی

۱۷۲۔ ابو حنظلیہ۔ ان کا نام سہل ہے یہ عبد اللہ حنظلیہ کے بیٹے ہیں یہ حنظلیہ ان کی پردادی ہیں اور یہ پردادی کے نام سے منسوب ہو کر مشہور ہوئے۔

تابعین

۱۷۳۔ حارث بن سیدہ۔ یہ حارث ہیں سید تمیمی کے بیٹے کہا تابعین اور محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت حدیث کی اور ان سے ابراہیم تیمی نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے آخر دور میں انہوں نے وفات پائی۔

۱۷۴۔ حارث بن مسلم۔ یہ حارث بن مسلم بن قیس ہیں ان کی حدیث شامیوں میں مشہور ہے ان سے عبد الرحمن بن حسان نے روایت حدیث کی ہے۔

۱۷۵۔ حارث بن اساور۔ یہ حارث عبد اللہ الحمد حارثی ہمدانی کے بیٹے ہیں حضرت علی بن ابی طالب کے مشہور اصحاب میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ان سے چار حدیثیں بھی سنی ہیں اور حضرت ابن مسعود سے بھی انہوں نے روایت حدیث کی ہے اور ان سے عمرو بن مڑہ اور امام شعبی نے روایت کی ہے۔ امام نسائی وغیرہ نے ان کے بارہ میں کہا ہے کہ یہ تو ہی نہیں ہیں اور ابن ابی داؤد نے کہا ہے کہ یہ لوگوں میں سب سے بڑے فقیر اور علم فرائض کے بڑے ماہر اور سب سے بڑے مقبولیت عام رکھنے والے تھے کوفہ میں ۴۵ھ میں انتقال فرمایا۔

۱۷۶۔ حارث بن شہاب۔ یہ حارث شہاب حرمی کے بیٹے

اپنے باپ سے حدیث کو روایت کیا ہے اور ان سے ان کے بیٹے بہر بن جریج نے حدیث کو سنا ہے۔

۱۸۴۔ حکیم بن اترم۔ یہ حکیم بن اترم میں البقیع سے اور حسن سے روایت کی ہے ان سے عوف اور حماد بن سلمہ نے یہ حدیث میں بہت کچھ مانے جاتے ہیں۔

۱۸۵۔ حکیم بن ظہیر۔ یہ حکیم بن ظہیر کے بیٹے ہیں انہوں نے حضرت علقمہ بن مرثد اور زید بن رفیع سے روایت کی ہے اور ان سے محمد بن صباح دولاہی نے بخاری نے فرمایا کہ محدثین کے یہاں متروک ہیں۔

۱۸۶۔ حرام بن سعید۔ یہ حرام بن سعید کے بیٹے ہیں۔ ان کی کنیت البقیع النضاری حدیث سے متعلق ہیں انہوں نے اپنے باپ اور برادر ابن عازب سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے ابن شہاب زہری نے۔ ان کی وفات ۱۱۰ھ میں ہوئی۔ ان کی عمر ۷۰ سال کی ہوئی۔ حرام بن سعید حلال کی ہے۔

۱۸۷۔ حماد بن سلمہ۔ یہ حماد بن سلمہ کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو سلمہ الریمی ہے یہ ربیعہ بن مالک کے آزاد کردہ ہیں اور حمید طویل کے بھانجے ہیں۔ بصرہ کے مشہور علماء میں سے ہیں اور وہاں کے آئمہ میں ان کا شمار ہوتا ہے ان سے بہت زیادہ احادیث مروی ہیں، انہوں نے بہت لوگوں سے روایات کی ہیں اور یہ سنت اور عبادت میں مشہور ہیں۔ ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔ حضرت ثابت اور حمید طویل اور قتادہ سے انہوں نے حدیث سنی اور ان سے یحییٰ بن سعید اور ابن مبارک اور دیکھنے روایت کی ہے۔

۱۸۸۔ حماد بن زید۔ یہ حماد بن زید ازدی ہیں۔ یہ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد علماء میں سے ہیں۔ ثابت بنانی اور دیگر حضرات سے انہوں نے روایت حدیث کی ہے اور ان سے عبد اللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید نے روایت کی ہے یہ سیکن بن عبد الملک کے زمانے میں پیدا ہوئے اند ۱۹۹ھ میں وفات پائی اور یہ نابینا تھے۔

۱۸۹۔ حماد بن ابی سلیمان۔ یہ حماد ابو سلیمان کے بیٹے ہیں ابو سلیمان کا نام مسلم اشعری ہے ابراہیم بن ابی موسیٰ نے

میں ابو اسحق اور عاصم بن بہدلہ سے انہوں نے روایت حدیث کی ہے اور ان سے طاوت اور عیشی نے اور بہت لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۱۹۰۔ حارث بن وحیہ۔ یہ حارث وحیہ راسی کے بیٹے ہیں انہوں نے حدیث مالک بن دینار سے روایت کی ہے اور ان سے مقدمی اور نصر بن علی نے اور کچھ لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۱۹۱۔ حارث بن مضرب۔ یہ حارث مضرب عبدی کوئی کے بیٹے ہیں مشہور تابعی میں حضرت علی اور حضرت ابن مسعود وغیرہ ہمارے سماعت حدیث کی ہے ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں ہے۔

۱۹۲۔ حارث بن ابی الرجال۔ یہ حارث بن ابی الرجال میں جنہوں نے اپنے والد ابو الرجال سے اور اپنی دادی عمرہ سے روایت حدیث کی ہے اور ان سے ابن نمیر اور یعلیٰ نے روایت کی۔ کچھ لوگوں نے ان کو ضعیف کہا ہے۔

۱۹۳۔ حفص بن عاصم۔ یہ حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب قرشی عدوی میں محدثین کے یہاں ثقہ ہیں اجماعاً۔ ابنہ تابعین میں سے ہیں بہت زیادہ احادیث کو نقل کرنے والے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمر سے احادیث کو سنا ہے۔

۱۹۴۔ حفص بن سلیمان۔ یہ حفص سلیمان کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو عمرو واسدی ہے۔ بنو اسد کے آزاد کردہ ہیں علقمہ بن مرثد اور قیس بن مسلم سے انہوں نے احادیث نقل کی ہیں اور ان سے ایک جماعت نے، یہ حراۃ میں قابل اعتماد ہیں حدیث میں نہیں امام بخاری نے فرمایا کہ محدثین کے یہاں یہ متروک الحدیث ہیں، ۱۱۰ھ میں انہوں نے وفات پائی۔ ان کی عمر نوے برس کی ہوئی۔

۱۹۵۔ حش بن عبد اللہ۔ یہ حش بن عبد اللہ سبائی کے بیٹے ہیں بعض نے یہ کہا ہے کہ یہ کوفہ میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور حضرت علی کی شہادت کے بعد مصر میں چلے آئے ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔

۱۹۶۔ حکیم بن معاویہ۔ یہ حکیم معاویہ قشیری کے بیٹے اور اعرابی میں نقل حدیث میں اچھے سمجھے جاتے ہیں انہوں نے

اشعری کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ کوئی میں ان مائتہ تالیفین میں کیا جاتا ہے ایک جماعت سے انہوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے شعبہ اور سفیان ثوری وغیرہ نے روایت کی ہے اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم ہوئے ہیں ابراہیم بن محمد بن اسماعیل نے روایت کی ہے کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات ۱۲۸ھ میں ہوئی۔

۱۹۰۔ حماد بن ابی حمید :- یہ حماد بن ابو حمید مدنی ہیں۔ زید بن اسلم وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ نے روایت کی ہے اور کچھ لوگوں نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے۔

۱۹۱۔ حمید بن عبد الرحمن :- یہ حمید بن عبد الرحمن کے بیٹے عوف زہری قرطبی مدنی کے پوتے ہیں یہ کبار تابعین سے ہیں ۱۲۸ھ میں وفات پائی ان کی عمر تہتر سال کی ہوئی۔

۱۹۲۔ حمید بن عبد الرحمن :- یہ حمید بن عبد الرحمن حمیری بصری ہیں۔ بصری کے آئمہ اور ثقات علماء میں سے ہیں۔ جلیل القدر قدامتہ تابعین میں سے ہیں حضرت ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۱۹۳۔ حسن بصری :- یہ حسن بصری الوالحسن کے بیٹے ہیں، ان کی کنیت ابو سعید ہے زید بن ثابت کے آزاد کردہ ہیں باپ کا نام یسار ہے یہ یسان کی قیدیوں کے نسل سے ہیں یسار کو ربیع بنت نصر نے آزاد کیا تھا، یہ حسن جب کہ خلافت عمر بن خطاب کے دو سال باقی تھے مدینہ میں پیدا ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے ان کی تحنیک کی (کھجور منہ میں چبا کر بچہ کے نالو سے لگانا) ان کی والدہ ام المونین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کرتی تھیں بسا اوقات ان کی والدہ کہیں چلی جاتی تھیں تو ان حسن بصری کو ہلانے کے لئے ام المونین ام سلمہ اپنی بھائی ان کو دے دیتی تھیں، یہاں تک کہ ان کی والدہ لوٹ آئیں تو پستان میں دو دھ بھر آتا تھا اور یہ حسن بصری اس کو پی لیا کرتے تھے لوگ کہتے ہیں کہ جس علم و حکمت پر حضرت حسن بصری پہنچے یہ اسی کا طفیل ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعدہ بصرہ چلے آئے انہوں نے حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور کہا کیا ہے کہ یہ حضرت علی سے بھی مدینہ میں ملے ہیں لیکن بصرہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کرنا صحیح نہیں ہے اس لئے کہ حضرت حسن بصری جس وقت بصرہ کو جا رہے تھے تو وادی قرطی ہی میں تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی وقت بصرہ میں تشریف لائے تھے۔ انہوں نے ابو موسیٰ اشعری اس بن مالک، ابن عباس اور ان کے علاوہ بھی دوسرے حضرات صحابہ سے روایت کی ہے ورائی سے یعنی ایک بڑی جماعت تابعین اور تبع تابعین نے روایات کی ہیں وہ اپنے زمانے میں علم و فن زہد و تقویٰ علو درجہ کے امام تھے، رجب ۱۲۸ھ ایک سو دس میں وفات پائی۔

۱۹۴۔ حسن بن علی بن راشد :- یہ حسن بن علی بن راشد واسطی کے بیٹے ہیں انہوں نے ابوالاحوص اور شیم سے روایت کی ہے اور ان سے امام ابو داؤد امام نسائی رحمہما اللہ نے روایات کی ہیں، یہ آئمہ حدیث کے یہاں بڑے صادقین میں ۱۲۸ھ میں وفات پائی۔

۱۹۵۔ حسن بن علی ہاشمی :- یہ حسن بن علی ہاشمی کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے اعرج سے روایت کی ہے اور ان حسن سے سلم قتیبہ نے امام بخاری نے فرمایا یہ منکر الحدیث ہیں۔ ۱۹۶۔ حسن بن جعفر :- یہ حسن بن جعفر جعفری کے بیٹے ہیں۔ حضرت نافع اور ابن زبیر سے حدیث نقل کرتے ہیں اور ان سے ابن مہدی وغیرہ نے حدیث کو روایت کیا ہے۔ لوگوں نے ان کی حدیث کو ضعیف کہا ہے اور یہ بڑے صالح علماء میں سے تھے ۱۲۸ھ میں وفات پائی۔

۱۹۷۔ حنظلہ بن قیس زرعی :- یہ حنظلہ بن قیس زرعی انصاری کے بیٹے ہیں۔ ثقات اہل مدینہ اور وہاں کے تابعین میں سے ہیں انہوں نے نافع بن خدیج وغیرہ سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایات کی ہیں۔

۱۹۸۔ حبیب بن سالم :- یہ حبیب بن سالم مولیٰ نعمان بن بشیر کے بیٹے ہیں۔ ان کو نعمان نے مسکات بنادیا تھا محمد بن منقر وغیرہ ان سے روایت حدیث کرتے ہیں۔

۱۹۹۔ حرب بن عبید اللہ :- یہ حرب بن عبید اللہ ثقفی کے بیٹے

ساتھ ہے ان کا نام حنیفہ رقاشی ہے۔ انہوں نے اپنے چچا سے ایک حدیث باب النصب میں الا لا تظلموا الا لا یحلم علی امرء الا بطیب نفس منہ موجود ہے۔

۲۰۵۔ ابن حزم ۱۔ کنیت ابو بکر ہے۔ یہ محمد بن عمرو بن خرم کے بیٹے ہیں۔ ابو حنیفہ اور ابن عباس سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن شہاب زہری روایت کرتے ہیں۔

صحابی عورتیں

۲۰۶۔ حفصہ بنت عمر ۱۔ یہ اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور ان کی والدہ زینب بنت جحش کی بیٹی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ حفصہ خنیس بن حذافہ سہمی کی بیوی تھیں اور خنیس کے ہمراہ ہجرت کر گئیں تھیں لیکن خنیس کا انتقال غزوہ بدر کے بعد ہو گیا، جب ان کے زوج خنیس وفات پا گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے رشتہ کا تذکرہ حضرت ابو بکر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما سے کیا لیکن ان دونوں میں سے کسی نے قبول کرنے کی جرات نہ کی، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رشتہ منظور فرمایا اور نکاح میں لے آئے، یہ واقعہ سترہ کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک طلاق دے دی تھی لیکن جب آپ پر یہ وحی نازل ہوئی کہ حفصہ سے رجوع کر لو کیونکہ وہ روزہ بہت کھتی ہیں، ارات کو عبادت کرنے والی ہیں اور وہ جنت میں بھی آپ کی زوجہ رہیں گی تو آپ نے حضرت حفصہ سے رجوع کر لیا۔ صحابہ اور تابعین کی ایک جماعت نے ان سے روایت حدیث کی ہے، ان کی وفات شعبان ۳۳ھ میں ہوئی، جب کہ ان کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔

۲۰۷۔ حلیمہ ۱۔ یہ حلیمہ ابو ذؤیب کی بیٹی ہیں، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ثویبہ کے بعد جو ابو لہب کی بیٹی ہیں دودھ پلایا ہے، حلیمہ کا وہ بچہ جس کے دودھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کی گئی ہے وہ عبد اللہ بن حارث ہے اور عبد اللہ کی بہن جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے کھلایا کرتی تھیں ان کا نام شمار ہے، حلیمہ نے آنحضرت کو آپ کی والدہ

میں ان کے نام اور ان کی حدیث میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ ان کی حدیث کو عطاء بن سائب نے نقل کیا ہے اور سند میں ان حرب سے اختلاف پڑ گیا ہے، پس ایک حدیث کو سفیان عیینہ عطاء سے اور عطاء حرب سے اور حرب اپنے ماموں سے اور ان کے ماموں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسری سند اس طرح ہے کہ ابو الازہم عطاء سے اور عطاء حرب سے اور حرب اپنے نانا سے اور ان کے نانا اپنے باپ سے تیسری سند میں حرب نقل کرتے ہیں عطاء سے اور عطاء نقل کرتے ہیں حرب بن ہلال ثقفی سے اور وہ اپنے نانا سے اور اُمّ ابی الدرداء کی روایت میں سند اس طرح ہے کہ ابو داؤد حرب اس عطاء سے اور حرب اپنے نانا سے اور نانا اپنے والد سے اور یہی زوا زیادہ مشہور ہے اور ان کی روایت یہود اور نصاریٰ سے عشرین کے بارے میں مروی ہے۔

۲۰۰۔ حجاج بن حسان ۱۔ یہ حجاج بن حسان تھقی ہیں بصری میں شمار ہوتے ہیں تابعی ہیں انس مالک وغیرہ صحابہ سے احادیث کو سنا ہے اور ان سے یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون روایت کرتے ہیں۔

۲۰۱۔ حجاج بن حجاج ۱۔ یہ حجاج حجاج احوال سلمیٰ کے بیٹے ہیں اور کہا گیا کہ بانی بصری ہیں انہوں نے فرزدوق اور قتادہ اور ایک جماعت محدثین سے روایت کی ہے اور ان سے ابراہیم بن طہمان اور یزید بن زریع نے۔ محدثین نے ان کی توثیق کی ہے سترہ میں وفات پائی۔

۲۰۲۔ حجاج بن یوسف ۱۔ یہ حجاج بن یوسف ثقفی ہے، یہ عبد اللک بن مروان کی طرف سے عراق اور خراسان کا گورنر تھا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ولید گورنر ہوا، مقتادہ وسط میں شوال ۱۹۳ھ میں وفات پائی۔ اس کی عمر چون سال کی ہوئی ان کا ذکر مناقب قریش کے باب اور قبائل کے ذکر میں آتا ہے اور اس کی موت کا قصہ عنقریب حرف سین کے تحت سعید بن جبیر کے تذکرہ میں آئے گا۔

۲۰۳۔ ابو حنیفہ ۱۔ ان کا نام عمر بن نصر خانی ہمدانی ہے حدیث کی روایت حضرت علی ابن ابی طالب سے کرتے ہیں

۲۰۴۔ ابو حمزہ ۱۔ یہ ابو حمزہ حارث کے ضمہ اور رار کے تشدید کے

ماجدہ کے پاس دو سال دو ماہ کے بعد لوٹا دیا تھا۔ اور بعض نے کہا کہ پانچ سال کے بعد ان سے عبداللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں اور علیمہ کا ذکر باب البر والصلة میں آتا ہے۔

۲۰۸۔ ام حبیبہ ۱۔ یہ ام حبیبہ ابہات مومنین میں سے ہیں ان کا نام رملہ ہے ابو سفیان بن صخر بن حرب کی بیٹی ہیں اور ان کی والدہ صفیہ ہیں جو حضرت ابوالعاص کی بیٹی ہیں اور حضرت عثمان بن عفان کی بہن بھی۔ ان کے نکاح کے وقت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مقام نکاح میں اختلاف واقع ہوا ہے بعض نے کہا ہے کہ ان کا عقد مقام حبشہ میں ۳۰ میں ہوا اور نجاشی نے نکاح کرایا اور چار سو دینار مہر بھی نجاشی ملک حبشہ نے دیئے اور بعض نے کہا کہ اس نے چار لاکھ درہم مہر میں اپنے پاس سے ادا کئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کربیل بن حسنہ کو لینے کے لئے بھیجا اور یہ ان کو لے کر مدینہ آئے اور اور آپ نے قربت مدینہ ہی میں فرمائی۔ بعض نے کہا ہے کہ آپ کا نکاح ام حبیبہ سے حضرت عثمان بن عفان نے کرایا ان کی وفات مدینہ میں ۳۰ میں ہوئی ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت حدیث کی ہے۔

۲۰۹۔ ام حصین ۱۔ یہ ام حصین اسحاق کی بیٹی ہیں اور قبیلہ امس کی ہیں ان سے ان کے بیٹے یحییٰ بن حصین وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے یہ حجة الوداع میں حاضر ہوئی تھیں۔

۲۱۰۔ ام حرام ۱۔ یہ ام حرام ملحان بن خالد کی بیٹی ہیں قبیلہ نسی خبار کی رہنے والی ہیں یہ ام سلیم کی بہن ہیں۔ یہ مشرف باسلام ہوئیں۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے میں ان کے یہاں قبول فرمایا کرتے تھے اور یہ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کی بیوی ہیں۔ سرزمین روم میں اپنے شوہر کے سمراہ جہاد کرتے ہوئے شہادت کا جام لوف کیا ان کی قبر مقام قرنس (بافرس) میں ہے ان سے روایت حدیث ان کے بھائی انس بن مالک اور ان کے شوہر عبادہ بن صامت نے کی ہے۔ حافظ ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ میں ان کے صحیح نام پر سوائے کنیت کے اطلاع

نہ ہو سکا ان کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی ملحان مہم کی کسرہ لام کے سکون اور حار مہملہ ونون کے ساتھ ہے ۲۱۱۔ حننہ ۱۔ یہ حننہ حبش کی بیٹی ہیں اور حضرت زینب جو ازد بن جحش کی بیٹی ہیں ان کی بہن ہیں۔ قبیلہ اسد کی رہنے والی ہیں مصعب بن عمیر کی زوجیت میں تھیں پھر یہ مصعب بن عمیر بن جحش سے شہید ہو گئے اس کے بعد طلحہ بن عبید اللہ نے ان سے نکاح کر لیا تھا۔

تابعی عورتیں

۲۱۲۔ حنار ۱۔ یہ حنار صرمیہ معادیہ کی بیٹی ہیں، یہ اپنے چچا سے اور ان کے چچا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہیں ان سے عوف اعرابی نے روایت حدیث کی ہے۔ ان کی خدیجہ بصریوں میں مروج سے ابن مالک لائے حنار کے بارہ میں ایسا ہی لکھا ہے۔ حازمی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے غنساء بنت معاویہ لکھا ہے اور بعض حنار صرمیہ کہتے ہیں۔ اور ان کے دو چچا حار اور اسلم کو بتلاتے ہیں۔ صرمیہ صادمہملہ کے زہر اور رار کے زیر کے ساتھ ہے۔ حنار فعلا کے وزن پر حسن سے ماخوذ ہے اور غنسا میں خائے معجم ہے اور نون سین حملہ سے پہلے ہے۔ ۲۱۳۔ حفصہ بنت عبد الرحمن ۱۔ یہ حفصہ عبد الرحمن کی صاحبزادی ہیں جو حضرت ابو بکر صدیق کے صاحب زادے ہیں منذ بن زبیر بن عوام کے نکاح میں تھیں۔

۲۱۴۔ ام حریرہ ۱۔ یہ ام حریرہ حار مہملہ کے زہر اور پہلی رار کے زیر کے ساتھ۔ طلحہ بن مالک کی آزاد کردہ ہیں یہ اپنے آقا سے رفاقت حدیث کرتی ہیں اور ان کی حدیث محمد بن ابی رزین اپنی والدہ سے اور ان کی والدہ ان ام حریرہ سے نقل کرتی ہیں۔ ان کی خدیجہ اشراط الساعۃ میں آتی ہے۔

خ صحابہ

۲۱۵۔ خالد بن ولیدہ ۱۔ یہ خالد ولید قرشی کے بیٹے ہیں جو غزوہ میں ان کی والدہ لبابہ صغریٰ میں جو ام المومنین حضرت میمونہ کی بہن ہیں زمانہ اسلام سے پہلے خالد کا شمار اشراف قریش میں کیا جاتا تھا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے

تین اصحاب میں سے ہر ایک کے قتل کی کوشش میں تھا۔ پس اللہ کا فیصلہ حضرت علی کے بارہ میں پورا ہوا اور دونوں اصحاب بزرگ گئے اور خارجہ کا قتل ۳۰ھ میں واقع ہوا۔

۲۲۰۔ خزیمہ بن ثابت :- یہ خزیمہ بن ثابت میں ان کی کنیت ابوعمارہ ہے یہ انصاری اوسکی میں ذوالشہادتین کے لقب سے معروف ہیں، جنگ بدر اور بالعد کے غزوات میں حاضر ہوئے جنگ صفین میں حضرت علی کے ہمراہ تھے۔ جب کہ عمار بن یاسر شہید ہو گئے تو انہوں نے اپنی تلوار سونت لی اور مقابلہ کیا یہاں تک کہ آپ شہید ہو گئے۔ آپ سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عمارہ اور جابر بن عبداللہ نے روایات کی ہیں، خزیمہ خائے مجمعہ کے صنفہ اور زرارہ مجمعہ کے فتح کے ساتھ ہے اور عمارہ عین کے صنفہ کے ساتھ ہے۔

۲۲۱۔ خزیمہ بن جہز :- یہ خزیمہ جہز کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو عبداللہ سہمی ہے ان سے ان کے بھائی حبان بن جہز، روایت کرتے ہیں ان کا شمار عرب کے یکتا لوگوں میں کیا جاتا ہے، جہز وحیم کے زبیر زائے مجمعہ کے سکون اور اس کے بعد ہمزہ کے ساتھ ہے، اصحاب حدیث جہزی حیم کے زبیر اور زائے مجمعہ کے کسرہ اور آخر میں یائے تختانی کے ساتھ پڑھتے ہیں یہ عبدالغنی نے بیان کیا ہے اور حافظ دارقطنی نے حیم کے کسرہ اور یائے مجمعہ کے سکون کے ساتھ ضبط کیا ہے اور حبان حمار مہملہ کے کسرہ اور بائے موحده کے تشدید کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

۲۲۲۔ خزیم بن انرم :- یہ خزیم انرم کے بیٹے شداد بن عمرو بن فاکل اموی کے پوتے ہیں لیکن یہ اپنے دادا کی طرف نسبت کر دیتے جاتے ہیں اور ان کو خزیم بن فاکل کہہ دیا جاتا ہے، ان کا شمار ثامیوں میں ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک کو فیوں میں ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۲۳۔ خلیب بن عدی :- یہ عدی انصاری اوسکی کے بیٹے ہیں۔ یہ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ ریح میں سہمہ میں قید کر لئے گئے، پھر ان کو مکہ لے جایا گیا اور عارف ابن عامر کی اولاد نے ان کو خرید لیا اور انہیں خلیب نے بدر کے دن عارف کو کفر کی حالت میں قتل کر دیا تھا۔ اب عارف کے بیٹوں نے ان کو اس لئے خرید لیا تھا تاکہ وہ اپنے باپ کے بدلہ میں قتل

سیف اللہ خطاب عطا فرمایا سہمہ میں وفات پائی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کچھ وصیت کی ان سے ان کے خالہ زاد بھائی عبداللہ بن عباس اسد علقمہ اور جہیر بن نفیر روایت حدیث کرتے ہیں :-

۲۱۶۔ خالد بن ہوزہ :- یہ ہوزہ عسری کے بیٹے ہیں یہ خود اور ان کے بھائی حرملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ خراغہ کے پاس ہوئے اور اپنے اسلام کی بشارت ان کو دی یہ مولفۃ القلوب میں سے تھے یہ خالد بن ہوزہ وہی ہیں جن سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام اور باندی خرید فرمائی تھی اور ان کے لئے عہد نامہ لکھ دیا تھا۔

۲۱۷۔ خلاد بن سائب :- یہ خلاد سائب بن الخلد کے بیٹے ہیں، خزرجی ہیں۔ یہ اپنے والد اور زید بن خالد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حبان بن واسع

۲۱۸۔ خباب بن ارت :- ان کی کنیت ابو عبید اللہ تميمی ہے ان کو زمانہ جاہلیت میں قید کر لیا گیا تھا، اس کے بعد ایک خزاہیہ حدیث نے ان کو خرید کر آزاد کر دیا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے یہ اسلام لائے تھے۔ اور یہ خباب ان حضرات صحابہ میں سے ہیں جن کو اسلام لانے کی وجہ سے اللہ کے لئے بہت تکالیف پہنچائی گئی ہیں لیکن انہوں نے ان پر صبر فرمایا۔ کوفہ میں اقامت گزین ہو گئے تھے اور وہیں سہمہ میں وفات پائی ان کی عمر تہتر سال کی ہوئی، ان سے ایک بڑی جماعت روایت حدیث کرتی ہے۔

۲۱۹۔ خارجہ بن حذافہ :- یہ حذافہ قریشی عدوی کے بیٹے ہیں، یہ قریش کے ماہر سواروں میں سے ایک سوار ہیں ان کے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ ایک ہزار سواروں کے برابر ہیں

ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا ہے۔ یہی وہ شخص ہیں جن کو مصدقہ میں شہداء کے قتل کیا گیا اور ان کو ایک خارجی شخص نے عمر بن عاص سے سبھ کر قتل کر دیا تھا اور یہ خارجی ان تین شخص میں کا ایک شخص ہے جنہوں نے حضرت علی اور حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص کے قتل پر اتفاق کیا تھا اور ان میں سے ہر ایک ان

کر دٹ پر پکھاڑا جائے گا اور یہ سب مصائب اللہ کے راستہ میں ہیں اگر وہ چاہیں تو مسیرے اعضاء کے جوڑ جوڑ کو برکت سے بھر دیں۔

غیب ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے اللہ کے راستے میں جکڑے ہوئے جان دیتے وقت دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ قائم کر دیا۔

۲۲۲۔ خنیس بن حذافہ :- یہ خنیس بن ضافہ سہمی قریشی ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت حفصہ بنت عمر کے شوہر تھے، یہ غزوہ بدر میں پھر احد میں حاضر ہوئے جس میں ان کو ایک زخم لگا اور اسی کی وجہ سے مدینہ پہنچ کر جان دے دی ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ خنیس تصنیف کے ساتھ ہے۔

۲۲۵۔ ابو خراش :- یہ ابو خراش سلمیٰ صحابی ہیں خراش خاتمہ معجم کے زیر اور رائے مہملہ غیر مشدد اور شین معجم کے ساتھ ہے اور عدد رائے مہملہ کے ساتھ ہے۔

۲۲۶۔ ابو خلاد :- یہ ابو خلاد ایک شخص صحابی ہیں حافظ ابن عبد البر نے کہا کہ میں ان کے نام اور نسب سے واقف نہیں

ہوں۔ ان کی حدیث یحییٰ بن سعید کے نزدیک معتبر ہے جو ابو فردہ سے اور ابو فردہ ابو خلاد سے نقل کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم دیکھو کسی مومن کو کہ اس کو دنیا کے بارہ میں زبرد عطا کر دیا گیا ہے اور کم گونی عطا کی گئی ہے تو اس کی صحبت اختیار کرو اس لئے کہ وہ حکمت سکھائے گا۔ اور دوسری روایت بھی اسی طرح ہے لیکن ابو فردہ اور ابو خلاد کے درمیان اس دوسری حدیث میں ابوسیرم کا واسطہ ہے اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

تابعین

۲۲۷۔ یحیٰ بن عبد الرحمن :- یہ یحیٰ بن عبد الرحمن کے بیٹے اور ابوسبرہ جعفی کے پوتے ہیں۔ ابوسبرہ جعفی کا نام یزید بن مالک ہے اور یہ یحیٰ بن عبد الرحمن کے واسطے ہیں۔ ابو واصل

کر دیں۔ یہ قیدی بن کر ان کے پاس رہے پھر ان لوگوں نے مقام تنعیم میں ان کو سولی پر چڑھا دیا، اور یہ اسلام میں پہلے شخص ہیں جن کو اللہ کے راہ میں سولی دی گئی ہے ان سے حدیث کی روایت حارث بن برصانے کی ہے۔ صحیح بخاری میں مروی ہے کہ حضرت غیب رضی اللہ عنہ نے حارث کی کسی بیٹی سے استرہ مانگ لیا۔ تاکہ وہ ہوئے زہار صاف کریں پھر حضرت غیب نے اس کے چھوٹے بیٹے کو اٹھا کر اپنے اہل خانہ پر بٹھا لیا جبکہ استرہ ان کے ہاتھ میں تھا، بچے کی ماں اس کا روانی سے بالکل بے خبر تھی جب ماں نے یہ دیکھا تو بہت گھرائی اس گھبراہٹ کو غیب نے اس کے چہرے سے محسوس کر لیا اور کہا تو اس سے ڈر رہی ہے کہ میں اس معصوم بچے کو قتل کر دوں گا ہرگز ہرگز میں ایسا نہیں کر سکتا۔ بچے کی ماں کہنے لگی میں نے اپنی زندگی میں غیب سے بہتر قیدی کوئی نہیں دیکھا۔ بخدا میں نے غیب کو زمانہ اسارت میں ایک دن دیکھا کہ اس کے ہاتھ میں تازہ انگور کا خوشہ تھا جس میں سے کھا رہے تھے جبکہ وہ لبے کی زنجیروں میں جکڑے تھے اور مکہ میں کوئی پھل بھی نہ تھا اور یہ کہتے تھے کہ یہ اللہ کا عطا کیا ہوا رزق ہے جو مجھے دیا گیا ہے پھر جب غیب کو حرم سے محل کی طرف قتل کرنے کے لئے چلے گئے تو حضرت غیب نے فرمایا کہ مجھے اتنی مہلت دے دو کہ میں دو رکعت نماز ادا کروں۔ پس لوگوں نے ان کو موقع دیا اور غیب نے دو رکعت نماز ادا کی اور فرمایا کہ قسم خدا کی اگر کفار یہ نہ خیال کرتے کہ یہ گھبراہٹ کی وجہ سے جان بچانے کی وجہ سے نماز پڑھ رہا ہے تو میں اور بھی نماز پڑھتا، پھر حضرت غیب نے یہ دعا مانگی۔ اے اللہ! ان کو ایک ایک شمار کر کے قتل کر دے اور ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہ بچے۔

فلست ابالی حین اُقتل مسلماً

علی ای شق کان فی املہ مصحلی

وذلك فی ذات الالہ وان یشاء

ببارک علی اوصال شہو ممزوع

جب بحالت اسلام سولی دیا جا رہا ہوں تو مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ مجھے اللہ کے راستے میں قتل کرنے کے لئے کس

کے رہنے والے میں اپنے والد اور چچا اور عمرو بن مسعود سے روایت کی ہے اور ان سے زید بن جبیر نے روایت کی ہے خشف خاتمہ کے کسرہ اور شین معجم کے سکون اور فار کے ساتھ ہے۔

۲۳۳۔ ابو خزیمہ ۱۔ یہ ابو خزیمہ بن یعمر بن یہ بنی الحارث بن سعد میں کے ایک شخص میں۔ یہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری یہ مشہور تابعی ہیں۔ خزیمہ خائے معجم کے کسرہ کے ساتھ اور زائے معجم پر تشدید نہیں ہے۔

۲۳۴۔ ابو خلدہ ۵۔ یہ ابو خلدہ خالد بن دینار تمیمی سعدی بصری میں جو درزی کا کام کرتے تھے۔ ثقات تابعین میں سے ہیں حضرت انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے وکیع وغیرہ خلدہ خائے معجم کے فتح اور لام کے سکون کے ساتھ ہے۔

۱۳۵۔ ابن خطل ۱۔ یہ عبد اللہ بن خطل تمیمی مشرک ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم فتح مکہ کے دن دیا تھا چنانچہ یہ قتل کر دیا گیا، خطل خائے معجم اور طائے مہملہ دونوں کے فتح کے ساتھ ہے۔

صحابی عورتیں

۲۳۶۔ خدیجہ بنت خویلد ۱۔ یہ خدیجہ بن خویلد بن اسد کی بیٹی ہیں۔ تربتہ ہیں، امہات المؤمنین میں سے ہیں پہلے یہ ابو لہب بن زرارہ کی بیوی تھیں، پھر ان سے عقیق بن منافذ نے نکاح کیا، اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا نکاح ہوا اس وقت ان کی عمر کچھ اوپر چالیس سال کی تھی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر پچیس سال کی تھی اس نے پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا تھا اور نہ حضرت خدیجہ پر جب تک وہ زندہ رہیں کسی سے نکاح نہ کیا، یہاں تک کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہو گئی۔ یہ خدیجہ وہ بی بی ہیں جو آپ پر سب سے پہلے ایمان لائیں، اس وقت نہ مردوں میں کوئی ایمان لایا تھا اور نہ عورتوں میں آنحضور

(یا ابوداؤد) سے پہلے ان کی وفات ہو گئی ہے۔ حضرت علی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حدیث کو سنا ہے اور ان سے اعش اور منصور اور عروہ بن مضرہ روایت حدیث کرتے ہیں دوالک ان کو واثت میں بلا، جس کو انہوں نے علما پر صرف کر دیا غنیمہ خائے معجم کے فتح یا غنیمہ خائے معجم کے فتح اور ثنائے مثلثہ کے فتح کے ساتھ ہے سہرہ سین کے زبر اور بائے موحده کے سکون کے ساتھ ہے۔

۲۳۸۔ خالد بن معدان ۱۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ شامی کلائی ہے، یہ حص کے رہنے والوں میں سے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں سر صحابہ سے ملا ہوں اور یہ علما رشام کے ثقہ راویوں میں سے ہیں سلسلہ میں مقام طرسوس میں وفات پائی معدان میم کے فتح عین کے سکون کے ساتھ ہے مال مہملہ پر تشدید نہیں ہے۔

۲۳۹۔ خالد بن عبد اللہ ۱۔ یہ خالد بن عبد اللہ واسطی طہان میں حصین وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اللہ کے نیک بندوں میں سے گزرے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اللہ سے اپنے آپ کو تین مرتبہ خرید لیا اور اپنے وزن پر چاندی خرید لیا کی ہے سلسلہ میں وفات پائی اور بعض نے سلسلہ بتایا ہے اور ان کی ولادت سلسلہ میں ہوئی۔

۲۴۰۔ خارجہ بن زید ۱۔ یہ خارجہ بن زید بن ثابت انصاری مدنی کے بیٹے ہیں جلیل القدر تابعی ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے کو انہوں نے پایا ہے، اپنے والد اور دوسرے حضرات صحابہ سے ان کا سماع حدیث ثابت ہے یہ مدینہ کے فقہائے سابعہ میں سے ہیں پختہ کار اور ثقہ ہیں ان سے زہری نے روایت کی ہے ان کی وفات سلسلہ میں ہوئی۔

۲۴۱۔ خارجہ بن الصلت ۱۔ یہ خارجہ بن الصلت برجی ہیں۔ براجم میں سے یہ بنو تمیم کی ایک شاخ ہے تابعی ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود اور اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام شعبی روایت کرتے ہیں اور ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں ہے۔

۲۴۲۔ خشف بن مالک ۱۔ یہ خشف بن مالک قبیلہ

د صحابہ

۲۲۷۔ وحیدہ الکلبی :- یہ وحیدہ خلیفہ کلبی کے بیٹے، بلند مرتبہ صحابہ میں سے ہیں۔ ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسند قیصر بادشاہ روم کے پاس مدت صلح کے زمانہ میں بھیجا۔ قیصر نے آپ پر ایمان لانا چاہا مگر اس کے پادری ایمان نہیں لائے تو وہ بھی مسلمان نہیں ہو سکا، یہ وحیدہ وہی صحابی ہیں کہ حضرت جبریل امین ان کی صورت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لاتے تھے یہ ملک شام میں چلے گئے تھے اور امیر معاویہ کے زمانہ تک وہاں رہے۔ متعدد تابعین نے ان سے روایت کی وحیدہ دال کے کسرہ اور حاء مہملہ کے سکون اور دو نقطوں والی یاد کے ساتھ ہے اسی طرح اکثر محدثین اور اہل لغت نے روایت کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وحیدہ دال کے فتح کے ساتھ ہے۔

۲۲۸۔ ابو درداد :- ان کا نام عموماً ہے۔ یہ عامر انصاری خزرجی کے بیٹے ہیں یہ اپنی کفایت کے ساتھ مشہور ہیں اور درداد ان کی بیٹی ہیں۔ یہ کچھ تاخیر سے اسلام لائے اپنے خاندان میں سب سے آخر میں اسلام لانے والے ہیں۔ بڑے صالح مسلمان تھے اور بڑے سمجھدار عالم اور صاحب حکمت ہوئے ہیں شام میں قیام کیا اور ۶۰ھ میں دمشق میں وفات ہوئی

تابعین

۲۲۹۔ داؤد بن صالح :- یہ داؤد بن صالح بن دینار کے بیٹے ہیں جو کھجوروں کے تاجر تھے اور انصار کے آزاد کردہ ہیں، مدینہ کے رہنے والے ہیں سالم بن عبد اللہ اور اپنے والد اور اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں۔

۲۳۰۔ داؤد بن الحصین :- یہ داؤد بن حصین آزاد کردہ عمرو بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ہیں۔ یہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مالک وغیرہ ۱۴۰ھ میں وفات پائی اور ان کی عمر بہتر سال کی ہوئی۔

۲۳۱۔ ابن الدیلمی :- ان کا نام صفاک ہے، یہ فیروز کے بیٹے ہیں۔ تابعی ہیں ان کی حدیث مصریوں میں مروج ہے

صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اولاد سوائے ابراہیم کہ وہ ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہیں، انہیں حضرت خدیجہ سے ہوئی ہے، ان کی وفات محبت سے پانچ سال قبل مکہ میں ہو گئی تھی، بعض نے کہا چار سال قبل اور بعض نے کہا تین سال قبل۔ اس وقت نبوت کے دس سال گزر چکے تھے ان کی عمر پینسٹھ سال کی ہوئی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنے کا زمانہ پچیس سال ہے یہ مقام جحون میں دفن کی گئیں ہیں۔

۲۳۲۔ خولہ بنت حکیم :- یہ خولہ بنت حکیم ہیں عثمان بن مظعون کی بیوی میں بڑی صالح اور فاضل بی بی تھیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۲۳۳۔ خولہ بنت ثامر :- یہ خولہ بنت ثامر قبیلہ انصار کی ہیں ان کی حدیث اہل مدینہ میں زیادہ ہے ان سے نعمان ابن ابی العیاض زرقی نے روایت کی ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ خولہ قیس بن بنی مالک بن النجار کی بیٹی ہیں اور ثامر قیس کا لقب ہے۔ اور صحیح بات یہ ہے کہ دونوں علیحدہ علیحدہ عورتیں ہیں۔

۲۳۴۔ خولہ بنت قیس :- یہ خولہ قیس کی بیٹی ہیں۔ قبیلہ جہینہ کی رہنے والی ہیں، ان کی حدیث اہل مدینہ کے یہاں مروج ہے ان سے نعمان بن خربوذ نے روایت حدیث کی ہے خربوذ خائے معجم کے پیش را، مہملہ اور ذال معجم کے ساتھ ہے۔

۲۳۵۔ خنساء بنت خدام :- یہ خنساء خدام بن خالد کی بیٹی ہیں۔ انصاریہ اسدیہ ہیں، ان کی حدیث مدینہ والوں میں مشہور ہے ان سے ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ اور دوسرے صحابہ نے روایت کی ہے۔ خنساء میں خاء بر فتح نون ساکن سین مہملہ اور مد سے خدام میں خائے معجم مکسور اور ذال معجم بغیرہ تشدید ہے۔

۲۳۶۔ ام خالد بن سعید بن العاص الامویہ :- یہ ام خالد امویہ ہیں، خالد سعید بن عاص کے بیٹے تھے یہ اپنی کفایت کے ساتھ مشہور ہیں ملک حبشہ میں پیدا ہوئیں جب یہ مدینہ میں لائی گئیں تو کم عمر تھیں۔ پھر ان سے زبیر بن العوام نے نکاح کیا۔ ان سے چند لوگوں نے روایت کی ہے۔

اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، دلمی وال کے فتح سے منسوب ہے دلم کی جانب یہ ایک پہاڑ ہے جو لوگوں میں مشہور ہے اور فیروز خاد کے فتح اور یا، تھائی دو نقطوں والی کے سکون اور را کے پیش کے ساتھ ہے اور آخر میں زاد ہے۔

۲۴۷۔ ابو داؤد الکوفی۔ یہ ابو داؤد نفعی میں حارث نابینا کے بیٹے کوفی ہیں۔ عمران بن حصین اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے روایت کرنے والے سفیان ثوری اور شریک میں، حدیث کے نزدیک متروک ہیں، رخص کی طرف مائل تھے ان کا ذکر کتاب العلم میں آیا ہے۔

صحابی عورتیں

۲۴۸۔ ام الدرداء۔ ام الدرداء کا نام خیرہ ہے یہ ابو جہد کی بیٹی ہیں قبیلہ اسلم کی رہنے والی ہیں، یہ حضرت ابو الدرداء کی بیوی ہیں، یہ بڑی فاضلہ اور عقلمند صحابیہ ہیں۔ سے اور عورتوں میں بڑی صاحب رائے تھیں۔ نہایت عابدہ تابع سنت تھیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی، ان کا انتقال حضرت ابو دراد سے دو سال پہلے ہو گیا تھا۔ ان کی وفات ملک شام میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں ہوئی۔

ذ صحابہ

۲۴۹۔ ابو ذر الغفاری۔ یہ ابو ذر ان کا نام جندب ہے ان کے والد جندبہ ہیں، یہ بلند مرتبہ مشہور تارک الدنیا اور مہاجرین صحابہ میں سے ہیں مکہ میں شروع کے اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہ ایمان لانے والوں میں سے پانچویں صحابی ہیں بھر یہ اپنی قوم میں لوٹ گئے تھے ایک مدت تک ان کے پاس رہے یہاں تک کہ غزوہ خندق کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ منورہ میں ہو گئے۔ پھر مقام ربذہ میں قیام کیا اور ربذہ ہی میں ۳۲ھ میں خلافت عثمان کے زمانہ میں وفات ہوئی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہی عبادت کیا کرتے تھے، ان سے بہت سے صحابہ اور

تابعین نے روایات کی ہیں۔
۲۵۰۔ ذوالخضر۔ میم کے کسرہ خارجہ کے سکون، بائے موحده کے فتح کے ساتھ۔ نجاشی کے بھتیجے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم ہیں۔ جبیر بن نفیر وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کا شمار شاہیوں میں کیا جاتا ہے اور ان کی حدیثیں ان ہی ملتی ہیں۔

۲۵۱۔ ذوالیدین۔ یہ بنی سلیم کے ایک شخص ہیں ان کو خرباق بھی کہا جاتا ہے صحابی ہیں حجاز کے رہنے والے ہیں جس غار میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہو گیا تھا اس میں یہ موجود تھے، خرباق خانے معمر کے کسرہ رائے مہملہ کے سکون اور بائے موحده کے ساتھ ہے۔
۲۵۲۔ ذوالسویقتین۔ یہ حبشہ کا رہنے والا شخص ہو گا جس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ وہ خانہ کعبہ کو منہدم کر دے گا۔

ر صحابہ

۲۵۳۔ رافع بن خدیج۔ میر رافع بن خدیج ہیں۔ ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے، حارثی انصاری ہیں جنگ احد میں ان کو تیرا کر لگا جس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن تمہارے اس تیر کا گواہ ہوں، ان کا یہ زخم عبد الملک بن مروان کے زمانے تک چلا اور ۳۷ھ میں مدینہ طیبہ میں وفات پائی ان کی عمر پچاسی سال کی ہوئی ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ہے خدیج خانے معمر کے فتح وال کے کسرہ اور آخر میں بیسم معمر کے ساتھ ہے۔

۲۵۴۔ رافع بن عمر۔ یہ رافع بن عمر وغفاری ہیں۔ ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے ان سے عبد اللہ بن الصامت نے روایت کی ہے۔ اکل ثمر کے بارے میں ان کی حدیث ہے۔

۲۵۵۔ رافع بن لکیت۔ یہ رافع بن لکیت قبیلہ جہینہ کے رہنے والے ہیں۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر حاضر تھے ان سے ان کے دو بیٹے بلال اور حارث روایت کرتے ہیں، لکیت میں میم کا

فتح کاف کا کسرہ اور دو نقطوں والی یائے کا سکون آخر میں
ثنائے مثلثہ ہے۔

۲۵۶۔ رفاعہ بن رافع ۱۔ ان کی کنیت ابو معاذ ہے یہ زرقی
انصاری ہیں یہ غزوہ بدر، غزوہ احد، بلکہ تمام غزوات میں آنحضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں اور حضرت علیؑ کے
ہمراہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں بھی موجود رہے ہیں، حضرت
معاویہ کے شروع دور امارۃ میں ان کی وفات ہوئی ان کے دونوں
بیٹے عبید اور معاذ اور ان کے بھتیجے یحییٰ بن خالد ان سے روایت
کرتے ہیں۔

۲۵۷۔ رفاعہ بن سموال ۱۔ یہ رفاعہ سموال قرظی کے بیٹے
ہیں، یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی
تھیں پھر عبدالرحمن بن زبیر نے ان سے نکاح کر لیا تھا، ان
سے حضرت عائشہؓ وغیرہ نے روایت کی ہے، سوال میں
سین کا کسرہ ہے اور ایک قول میں فتح ہے مسم ساکن ہے اور
واو غیر مشدد اور لام ہے الزبیر زاد کے زبیر باء موحده کے
زبیر کے ساتھ ہے اور بعض نے زاد کا ضمہ اور باء کا فتح پڑھا
ہے اور رفاعہ یہ حضرت صفیہ کے جو اہل حضور کی ازواج
مطہرات میں سے ہیں ماموں ہیں۔

۲۵۸۔ رفاعہ بن عبدالمنذر ۱۔ یہ رفاعہ بن عبداللہ
انصاری سے ہیں ان کی کنیت ابولبابہ ہے اور ان کا ذکر
حرف لام میں آؤں گا۔

۲۵۹۔ رویف بن ثابت ۱۔ یہ رویف، ثابت بن سکین
کے بیٹے ہیں، انصاری ہیں۔ ان کا شمار مصریوں میں کیا جاتا
ہے۔ امیر معاویہ نے ان کو ستم میں طرابلس مغربی پر امیر مقرر
کر دیا تھا ان کی وفات برقہ میں ہوئی اور بعض نے کہا ہے
کہ شام میں ہوئی۔ ان سے عیش بن عبداللہ اور دو ستم
حضرات روایت کرتے ہیں۔ رویف رافع کی تصنیف ہے
اور عیش حاد جملہ اور نون کے فتح اور شین معجم کے
ساتھ ہے

۲۶۰۔ رکانہ بن عبد یزید ۱۔ یہ رکانہ بن عبد یزید
ہاشمی بن عبد المطلب قرظی کے بیٹے ہیں۔ یہ بڑے طاقت
ور تھے ان کی حدیث حجاز میں مہیا ہے حضرت عثمانؓ کے

زمانہ تک زندہ رہے اور بعض نے کہا ہے کہ ستم میں وفات
پائی، ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔ رکانہ رار
مہملہ یہ ضمہ کے ساتھ اور کاف غیر مشددا اور نون ہے۔

۲۶۱۔ رباح بن الربیع ۱۔ یہ رباح بن الربیع اسیدی
کاتب ہیں، ان کی حدیث ابھی یوں میں مردج سے قیس بن
زبیر ان سے روایت کرتے ہیں الا سیدی حمزہ کے ضمہ سین
کے فتح پہلی اور آخر کی دونوں یاد شدہ ہیں۔

۲۶۲۔ ربیعہ بن کعب ۱۔ یہ ربیعہ کعب کے بیٹے ہیں ان
کی کنیت ابو فراس اسلمی ہے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے
اور یہ اہل صفہ میں سے تھے، اور کہا جاتا ہے کہ یہ آنحضور
صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم رہے ہیں اور قایم اصحاب
میں سے تھے اور آپ کے ساتھ سفر و حضر میں رہتے
تھے، ستم میں وفات پائی۔ ان سے ایک جماعت نے
روایت کی ہے۔

۲۶۳۔ ربیعہ بن الحارث ۱۔ یہ ربیعہ حارث بن عبد
بن ہاشم کے بیٹے ہیں جو آنحضور کے چچا ہیں ان کو شرف
صحبت و دولت حاصل ہے حضرت عمرؓ کی خلافت میں ستم
میں وفات پائی یہ وہ ہیں جن کے بارہ میں آنحضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا تھا کہ پہلانون جس
کو میں معاف کرتا ہوں خون ربیعہ ابن الحارث کا ہے۔
اور اس لئے فرمایا کہ زبان جاہلیت میں ربیعہ کے ایک بیٹے
کو جس کا نام آدم تھا قتل کر دیا گیا تھا، پس آنحضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام میں اس کے مطالبہ
کو چھوڑ دیا۔

۲۶۴۔ ربیعہ بن عمرو ۱۔ یہ ربیعہ عمرو جری کے بیٹے ہیں۔
واقدی نے بیان کیا ہے کہ ربیعہ رامط کے خروج کے دن
قتل کر دیئے گئے تھے۔

۲۶۵۔ ابو رافع اسلم ۱۔ یہ ابو رافع اسلم نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ ان کے نام سے ان کی کنیت زیاد
مشہور ہے۔ یہ قطعی تھے، پہلے عباس کے غلام تھے انہوں نے
ان کو اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بطور مدیہ دیا تھا۔ جب
اہل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عباسؓ کے اسلام

رموئے فقہاء میں سے ہیں۔ حضرت انس بن مالک اور حضرت سائب بن یزید سے احادیث سنے ہوئے ہیں، اور سفیان ثوری اور مالک بن انس ان سے روایت کرتے ہیں مسند میں ان کی وفات ہوئی ہے۔

۲۷۱۔ ابو رافع ہ۔ یہ ابو رافع حقیق کا بیٹا اس کا نام عبد اللہ تھا اور یہ یہودی تھا حجاز کے تاجروں میں سے۔ معجزات میں اس کا ذکر حدیث برادر میں آتا ہے۔ الحقیق حاتم مہملہ کے ضمن پہلے قاف کے فتح اور یائے تحتانی کے سکون کے ساتھ ہے۔

۲۷۲۔ رعل بن مالک :- یہ رعل مالک بن عوف کا بیٹا ہے اور ان لوگوں میں سے ہے جن پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت میں لعنت اور بددعا کی ہے۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے قرآن کو قتل کیا تھا۔ رعل راد کے کسرہ اور عین مہملہ کے سکون کے ساتھ ہے۔

صحابی عورتیں

۲۷۳۔ الربیع بنت معوذ :- یہ ربیع معوذ کی بیٹی ہیں صحابیہ میں انصار میں سے ہیں بڑی قدر و عظمت والی ہیں، ان کی حدیث مدینہ اور بصرہ والوں کے یہاں رائج ہے۔ الربیع راء کے پیش یائے موحده کے فتح اور دو نقطوں والی یاد مسند کی تشدید کے ساتھ ہے۔

۲۷۴۔ الربیع بنت النضر :- یہ ربیع بنت نضر حضرت انس بن مالک انصاری کی بھوپھی ہیں اور ہارث بن سراقہ کی والدہ ہیں اور صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت انس بن مالک کی بھوپھی ربیع بنت نضر کی والدہ ہیں اور جن کا ذکر صحابی محدثوں کے ذیل میں آتا ہے وہ ربیع ہی میں اور یہی صحیح ہے۔

۲۷۵۔ الربیعہ :- یہ ربیعہ ام سلیم بلحان کی بیٹی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ میں اور ان کا ذکر کثرت میں نے تحت میں عنقریب آئے گا۔

ز صحابہ

۲۷۶۔ زید بن ثابت :- یہ زید بن ثابت انصاری آنحضور

کی بشارت دی گئی تو آپ نے اس خوشی میں آزاد کر دیا ان کا اسلام غزوہ بدر سے پہلے تھا، ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے، ان کی وفات حضرت عثمان سے کچھ دن قبل ہوئی۔

۲۷۷۔ ابو ریشہ :- یہ ابو ریشہ رفاعہ بن بشری کے بیٹے میں تھیں میں امرا القیس کی اولاد میں سے جو زید بن مناة بن قسیم کا بیٹا تھا اور ان کے نام میں بہت اختلاف ہے، بعض نے وہ نام بیان کیا ہے جو ہم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ اور بعض نے عمارہ بن بشری کہا ہے۔ اور بعض نے دوسرے نام ذکر کئے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے والد صاحب کے ساتھ حاضر ہوئے۔ ان کا شمار کوفیین میں کیا جاتا ہے، ایاد بن القیظ نے ان سے روایت کی ہے۔ ریشہ راء کے کسرہ اور یم کے سکون اور تائے مثلثہ کے ساتھ ہے۔

۲۷۸۔ الوزرین :- یہ الوزرین ہیں ان کا نام لقیط ہے۔ یہ عامر بن صبرہ کے بیٹے ہیں، ان کا ذکر صرف لام میں آئے گا۔

۲۷۹۔ ابو ریحانہ :- یہ ابو ریحانہ شمعون بن زید کے بیٹے تھے۔ بنو قریظہ میں سے انصاری ہیں، یعنی انصار کے حلیف ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کر دیا تھا، ان کی حاجت ریحانہ ہیں اور بڑی فاضلہ عابدہ اور دنیا سے کنارہ کش تھیں۔ یہ شام میں مقیم ہو گئے تھے، ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

تابعین

۲۸۰۔ ابو رہار :- یہ ابو رہار عمران بن ہبیم عطاردی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسلام لائے تھے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت کثرت نے روایت کی یہ بڑے عالم باعمل اور سن رسیدہ اور ماہرین قرأت ہیں تھے مسند میں ان کی وفات ہوئی۔

۲۸۱۔ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن :- یہ ربیعہ ابو عبد الرحمن کے بیٹے ہیں بنی القدر تابعی ہیں۔ مدینہ کے

صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب ہیں، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے تو ان کی عمر گیارہ سال کی تھی ان کا شمار ایسے جلیل القدر فقہائے صحابہ میں سے ہوتا ہے جن پر فرائض کا مدار ہے نیز یہ ان صحابہ میں سے ایک ہیں جنہوں نے تدوین قرآن میں بڑا حصہ لیا ہے اور انہوں نے خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں قرآن عظیم کی کتابت بھی کی ہے اور قرآن پاک کو مصحف سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نقل کیا ہے ان سے ایک بڑی جماعت نے روایت کی ہے۔ مدینہ طیبہ میں ۳۳ھ میں وفات پائی اور ان کی چھپن برس کی عمر ہوئی۔

۲۷۷- زید بن ارقم :- یہ زید بن ارقم ہیں ان کی کنیت ابو عمر ہے۔ یہ انصاری خنزرجی ہیں، ان کا شمار کوفیوں میں کیا جاتا ہے کوفہ میں سکونت اختیار کی اور وہیں ۳۳ھ میں وفات پائی ان سے بہت سے حضرات نے روایت کی ہے۔

۲۷۸- زید بن خالد :- یہ زید بن خالد قبیلہ حمینیہ کے ہیں یہ کوفہ میں آگئے تھے اور وہیں ۳۳ھ میں وفات پائی ان کی عمر پچاسی سال کی ہوئی، انس و عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۲۷۹- زید بن حارثہ :- یہ زید بن حارثہ ہیں، ان کی کنیت ابو اسامہ ہے، ان کی والدہ سعدی بنت ثعلبہ بن جوہنی معن میں سے ہیں۔ زید بن حارثہ کو ان کی والدہ اپنی قوم کے پاس ملانے کے لئے لائیں تو بنی معن بن جریہ کے ایک لشکر نے زید بن حارثہ کو ان پر لوٹ مار کی۔ پھر اس لشکر کا گزر بنی معن کے ان گھروں پر ہوا جو زید بن حارثہ کی والدہ کا خاندان تھا زید بن حارثہ کو یہ لٹیرے اٹھا کر لے بھاگے ان کی عمر اس وقت آٹھ سال بتلائی جاتی ہے، یہ نوعمر لڑکے تھے۔ ان کو بازار عکاظ میں لے گئے اور فروخت کرنے کیلئے ان کو پیش کر دیا، چنانچہ ان کو حکیم بن حزام بن خویلد نے اپنی بھوپھی خدیجہ بنت خویلد کے لئے چار سو درہم کے بدلے خرید لیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا تو حضرت خدیجہ نے ان کو اس حضور کے لئے مہر کر دیا۔ آپ نے ان پر قبضہ کر لیا۔ پھر ان تمام واقعہ کا پتہ زید بن حارثہ

کے خاندان والوں کو چلا تو ان کے باپ حارثہ اور ان کے چچا کعب آپ کے پاس آئے اور غدیہ دے کر ان کو لے جانا چاہا۔ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو کھلی اختیار دے دیا۔ کہ اگر وہ گھر جاتا چاہیں تو خوشی سے اپنے والد کے ہمراہ چلے جائیں اور اگر چاہیں تو میرے پاس رہیں، زید بن حارثہ نے اپنے گھر والوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ترجیح دی اور والد اور چچا کے ہمراہ نہیں گئے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور اخلاق کریمانہ ان کے دل میں گھر کر چکے تھے، اس واقعہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو مقام محرم میں لے گئے، اور حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کوکو گواہ رہو میں نے زید کو اپنا بیٹا بنالیا ہے وہ میرے وارث ہیں اور میں ان کا وارث ہوں، اس کے بعد وہ زید بن محمد پیکار سے بھاگے، یہاں تک کہ اللہ شریعت کو لایا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ نے ہالک لڑکوں کو ان کے والدین کی طرف منسوب کر کے پکارو۔ یہ بات اللہ کے نزدیک بڑے انصاف اور راستی کی ہے۔ تو پھر ان کو زید بن حارثہ کہا جانے لگا۔ یہ زید بن حارثہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہیں ایک قول کے اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان سے دس سال بڑے ہیں۔ اور دوسرے قول کے اعتبار سے بیس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح ام امین اپنی آزاد کردہ سے کر دیا، ان سے اسامہ لڑکا پیدا ہوا اس کے بعد زینب، بنت جحش سے ان کا نکاح ہوا۔ اور ان زید بن حارثہ کو محبوب رسول خدا کہا جاتا تھا اور اللہ تعالیٰ نے کسی صحابی کا نام قرآن پاک میں ان کے سوا نہیں لیا۔ یہ وہ آیت ہے۔ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا فَغَنَّكَمُ اللَّهُ عَنْهُ ان سے ان کے بیٹے اسلمہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کی ہے اسلزمہ موتہ میں جب کہ یہ لشکر کے امیر تھے حماد بن لاؤل ۳۳ھ میں شہید کر دیئے گئے جب کہ ان کی عمر پچھن سال کی تھی۔

۲۸۰- زید بن الخطاب :- یہ زید بن خطاب عدوی قریشی حضرت عمر بن خطاب کے بھائی ہیں۔ یہ حضرت عمرؓ سے عمر میں بڑے تھے، یہ مہاجرین اہلین میں سے ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پہلے یہ ایمان لائے تھے اود یہ جنگ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں بھی شریک رہے ہیں جنگ یمامہ میں

بیٹے میں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ کے یہاں موزن بھی رہے ان کا شمار بصریوں میں ہے اور صدائی میں صادمہملہ پر پیش ہے اور وال حملہ پر تشدید نہیں ہے اور الف کے بعد ہمزہ ہے۔

۲۸۵۔ زابر بن الاسود :- یہ زابر بن اسود سلمیٰ ہیں یہ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی اور یہ کوفہ میں مقیم رہے اور کوفہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

۲۸۶۔ زرار بن عامر :- یہ زرار بن عامر بن عبد القیس کے بیٹے وفد عبد القیس میں شامل ہو کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں یہ بصریوں میں شمار ہوتے ہیں ان کی حدیث اہل بصرہ کے یہاں رائج ہے۔

۲۸۷۔ زرارہ بن ابی اوفی :- یہ زرارہ ابی اوفی کے بیٹے ہیں یہ صحابہ میں سے ہیں ان کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہوئی۔

۲۸۸۔ ابو زید الانصاری :- یہ ابو زید انصاری وہ ہیں جنہوں نے قرآن پاک کو اپنے حافظہ سے آنحضور کے عہد مبارک میں جمع کیا ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے سعید بن مسیر کہا ہے۔ اور بعض نے قیس بن سکن۔

۲۸۹۔ ابو زہریر غیری :- یہ ابو زہریر غیری ہیں شامیوں میں شمار ہوتے ہیں۔

۲۹۰۔ الزبیدی :- یہ زبیدی ہیں زائے معجمہ کے پیش اور بامے مودہ کے زہر کے ساتھ، ان کی نسبت زبیدی کی طرف کی جاتی ہے ان کا نام منبہ بن سعد بتلایا جاتا ہے اور ان کا صحابی ہونا محقق نہیں ہے۔

تابعین

۲۹۱۔ الزبیر بن عدی :- یہ عدی کے بیٹے ہیں ہمدانی کوفی ہیں مقام رے کے قاضی تھے۔ تابعی ہیں۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے سفیان ثوری وغیرہ نے روایت حدیث کی ہے سلسلہ میں ان کی وفات ہوئی ہمدانی کا میم ساکن ہے۔

وہ خبیث ہوئے جو خلافت حضرت ابو بکرؓ میں پیش آئی تھی، ان سے روایت عبد اللہ بن عمر کرتے ہیں۔

۲۸۱۔ زید بن سہیل :- یہ زید سہیل کے بیٹے ہیں وہ اپنی کنیت ابو طلحہ کے ساتھ مشہور ہیں، ان کا ذکر صرف ط میں آئے گا۔

۲۸۲۔ الزبیر بن العوام :- زبیر بن العوام کی کنیت ابو عبد اللہ قریشی ہے ان کی والدہ صفیہ بنت عبد المطلب کی بیٹی اور آنحضور

صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوپھی ہیں، یہ اور ان کی والدہ شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے جب کہ ان کی عمر سولہ سال کی تھی اس پر ان کے چچا نے دھوپ سے ان کا دم گھونٹ کر تکلیف پہنچائی تاکہ یہ اسلام کو چھوڑ دیں مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا اور تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود رہے، یہ وہ ہیں کہ سب سے اول تلوار اللہ کے راستہ میں سوختی اور ان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ احد میں ڈٹے رہے اور عشرہ مبشرہ میں سے ایک یہ بھی ہیں لانے قد گودے رنگ کے تھے بدن پر گوشت کم تھا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ وہ گندم گوں تھے اور بدن پر ان کے بال بہت تھے ہلکے رخساروں والے تھے ان کو مقام سفوان میں (جو سین اور خاد کے فتح کے ساتھ ہے) اور بصرہ کی سرزمین میں واقع ہے (عمر بن جریر نے ۳۶ھ میں قتل کر دیا تھا، ان کی عمر پونے ۱۷ سال کی ہوئی۔ اول وادی سباع میں وہ دفن کئے گئے، پھر بصرہ کی طرف منتقل کئے گئے اور وہاں پر ان کی قبر کا پونا مشہور ہے ان سے ان کے دو بیٹوں عبد اللہ اور عمرو وغیرہ ہائے روایت کی ہے۔

۲۸۳۔ زیاد بن لبید :- یہ زیاد لبید کے بیٹے ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے انصاری زبیدی ہیں تمام غزوات میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے اور ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت حدیث کی ہے۔ حضرت معاویہ کے شریعت دار امارت میں وفات پائی۔

۲۸۴۔ زیاد بن الحارث :- یہ زیاد حارث صدائی کے

۲۹۱- الزہیر العسری۔ یہ زہیر عربی نمیری اور بصری ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے معمر اور حماد بن زید ثقفی راوی ہیں۔

۲۹۲- زیاد بن کسب ۱۔ یہ زیاد کسب کے بیٹے ہیں۔ عدوی میں یہ بصریوں میں شمار کئے جاتے ہیں تابعی ہیں ابو بکرہ سے روایت کرتے ہیں۔ کسب تصغیر کے ساتھ ہے۔

۲۹۳- زہرہ بن معبد ۱۔ یہ زہرہ میں معبد کے بیٹے ان کی کنیت ابو عقیل عین کے زہرہ کے ساتھ ہے، یہ قرشی ہیں اور مصری ہیں۔ انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام وغیرہ سے حدیث سنی، ان سے روایت کرنے والی بھی ایک بڑی جماعت ہے اور ان کی حدیث کا بڑا حصہ اہل مصر کے یہاں ہے۔

۲۹۵- زہیر بن معاویہ ۱۔ یہ زہیر بن معاویہ ہیں ان کی کنیت ابو یخشمہ جعفی ہے یہ کوئی ہیں۔ ان کا قیام ہزیرہ میں رہا یہ حافظ حدیث اور ثقفی ہیں اور ابو اسحاق ہمدانی اور ابو الزہیر سے حدیث کو سنا، ان سے ابن مبارک اور یحییٰ بن یحییٰ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ کتاب الزکوۃ میں آیا مسند میں وفات پائی۔

۲۹۶- زمیل بن عباس ۱۔ یہ اپنے مولیٰ عروہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے یزید بن الہساد۔ ان میں کچھ ضعف ہے۔

۲۹۷- الزہری ۱۔ یہ زہری زہرہ بن کلاب کی طرف منسوب ہیں جو ان کے جد اعلیٰ ہیں اسی وجہ سے زہری کہلاتے ہیں۔ ان کی کنیت ابو بکر ہے۔ ان کا نام محمد ہے عبداللہ بن شہاب کے بیٹے، یہ بڑے فقیہ اور محدث ہوئے ہیں اور تابعین میں سے جلیل القدر تابعی ہیں مدینہ کے زہرہ دست فقیہ اور عالم ہیں۔ علوم شریعت کے مختلف فنون میں ان کا طرف رجوع کیا جاتا تھا۔ بہت سے صحابہ سے حدیثیں سنیں ہیں ان سے جمع عظیم روایت کرتی ہیں جن میں قتادہ اور مالک بن انس بھی ہیں عمرو بن عبدالعزیز فرماتے ہیں میں ان سے بڑا عالم نہیں پاتا مکحول سے دریافت کیا گیا کہ ان علموں میں سے

جن کو آپ نے دیکھا ہے۔ کون زیادہ عالم ہے فرمایا کہ ابن شہاب ہیں پھر دریافت کیا گیا کہ ان کے بعد کون ہیں فرمایا کہ ابن شہاب ہیں پھر کہا گیا کہ ابن شہاب کے بعد فرمایا کہ ابن شہاب ہی ہیں۔ رمضان کے مہینہ ۱۲۲ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۲۹۸- زہر بن حبیش ۱۔ یہ زہر بن حبیش اسدی کوئی ہیں، ان کی کنیت ابو حتریم ہے، انہوں نے زمانہ جاہلیت میں ساٹھ سال گزارے ہیں اور انتہی زمانہ اسلام میں، یہ عراق کے ان بڑے قاریوں میں سے ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں، حضرت عمر سے حدیث کو سنا۔ ان سے ایک جماعت تابعین اور غیر تابعین کی روایت کرتی ہے، زہر زکے معجم کے کسرہ اور راہلہ کے تشدید کے ساتھ ہے حبیش میں محاملہ برضہ اور بائے موحده ک زہر اور دو نقطہ والی یا ساکن ہے اور آخر میں شین ہے۔

۲۹۹- زرارہ بن ابی اوفی ۱۔ یہ زرارہ بن ابی اوفی ابو حباب جزشی بصرہ کے قاضی ہیں، صحابی کی جماعت سے حدیث نقل کرتے ہیں جن میں سے حضرت عبداللہ بن عباس بھی ہیں جن سے یہ روایت کی کہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ دریافت کیا کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا کہ کون کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے، پس فرمایا الحال المرسل اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ الحال المرسل کیا ہے فرمایا کہ صاحب قرآن ہے کہ جو شروع قرآن سے پڑھے اور آخر تک پڑھتا چلا جائے اور آخر سے شروع کرے تو اوّل تک پہنچا دے ان سے قتادہ

اور عوف نے روایت حدیث کی، انہوں نے ایک دن امامت کی اور نماز میں فاذا انقرو فی التاقوا پڑھا اور حیج ماری ۱۲۹ھ میں وفات پائی۔

۳۰۰- زیاد بن حدیر ۱۔ یہ زیاد بن حدیر ہیں ان کی کنیت ابو مغیرہ ہے۔ یہ بنو اسد میں سے ہیں کوئی ہیں تابعی ہیں حضرت عمرؓ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث کو سنا ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے جن میں سے شعبی بھی ہیں حدیر حد مہملہ کے پیش اور وال مہملہ کے زہر یا ئے تختانی کے سکون اور راہلہ کے ساتھ ہے۔

۳۰۱- زید بن اسلم ۱۔ یہ زید بن اسلم ہیں ان کی کنیت ابو

تھا، یہ زینب تمام ازواج مطہرات میں سے آپ کی وفات کے بعد سب سے پہلے انتقال کرنے والی ہیں، ان کا پہلا نام ”برہ“ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھا تھا، حضرت عائشہ ان کی شان میں فرماتی ہیں ”کوئی عورت

اس زینب سے بہتر دین میں نہیں ہے، یہ سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والی ہیں اور سب سے زیادہ سچ بولنے والی ہیں سب سے زیادہ قربت رکھنے والی ہیں اسب سے زیادہ صدقات دینے والی ہیں اور ان تمام کاموں میں جن میں اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے جہاں کام آسکتی ہے سب سے زیادہ جہاں لڑانے والی ہیں سب سے زیادہ مدینہ میں وفات پائی اور بعض نے کہا ہے کہ ۳۱ھ میں۔ عمر تو چن سال کی پائی، حضرت عائشہ اور ام حبیبہ وغیرہما ان سے روایت حدیث کرتی ہیں۔

۳۰۷۔ زینب بنت عبد اللہ :- یہ زینب عبد اللہ بن معاویہ کی بیٹی بنو ثقیف کی رہنے والی ہیں، عبد اللہ بن سعود کی بیوی ہیں ان سے ان کے شوہر اور ابو سعید و ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ روایت حدیث کرتے ہیں۔

۳۰۸۔ زینب بنت ابی سلمہ :- یہ حضور کی بیوی حضرت ام سلمہ کی بیٹی ہیں ان کا نام بھی برہ تھا، آنحضرت نے بدل کر زینب رکھ دیا ملک ”جڈہ“ میں پیدا ہوئیں، عبد اللہ بن زمرہ کی زوجیت میں رہیں، اپنے زمانے کی عورتوں میں سب سے زیادہ فقیہہ ہیں، ان سے ایک جماعت نے حدیث کی روایت کی واقعہ ”تحرہ“ کے بعد ان کی وفات ہوئی۔

تابعی عورتیں

۳۰۹۔ زینب بنت کعب :- یہ زینب کعب بن عجرہ کی صاحبزادی ہیں، انصار میں سے ہیں، سالم بن عوف کے خاندان سے ہیں رابعیہ ہیں۔

س صحابہ

۳۱۰۔ سعد بن ابی وقاص :- یہ سعد بن ابی وقاص ہیں ان کی کنیت ابو اسحاق ہے اور ان کے والد ابو وقاص کا نام

اسامہ ہے، یہ حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ ہیں، مدنی ہیں اور جلیل القدر تابعی ہیں، صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے سفیان ثوری اور ایوب سختیانی اور مالک اور ابن عیینہ احادیث نقل کرتے ہیں، ۳۱۱ھ میں وفات پائی

۳۰۲۔ زید بن طلحہ :- یہ زید بن طلحہ ہیں ان سے سلمہ بن صفوان زرنجی روایت کرتے ہیں۔ امام مالک نے ان کی حدیث حیا کے بارہ میں اخذ کی ہے۔

۳۰۳۔ زید بن یحییٰ :- یہ زید بن یحییٰ دمشقی ہیں یہ امام اوزاعی سے روایت کرتے ہیں اور ان سے امام احمد اور دارمی ثقہ ہیں۔

۳۰۴۔ ابو زبیر :- یہ ابو زبیر ہیں نام محمد بن اسلم ہے مکہ کے رہنے والے ہیں، آزاد کردہ ہیں حکیم بن حزام کے طبقہ ثانیہ میں سے ہیں مکہ کے تابعین میں سے ہیں۔ جابر بن عبد اللہ سے انہوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے بہت لوگوں نے حدیث میں وفات پائی۔

۳۰۵۔ ابو زر عمہ :- ان کا نام عبید اللہ ہے عبد الکرم کے بیٹے رے کے رہنے والے ہیں ایک بڑی جماعت سے انہوں نے حدیث کو سنا ہے اور ان سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ یہ امام اور حافظ حدیث ہیں پختہ اور قابل اعتماد ہیں حدیث کے عالم مشایخ یعنی روایات حدیث کو پہنچانے والے ہیں جرح اور تعدیل کے جلتے والے والے ہیں سب سے زیادہ پیدا ہوئے اور مقام رے میں سب سے زیادہ وفات پائی۔

صحابی عورتیں

۳۰۶۔ زینب بنت جحش :- یہ زینب بنت جحش کی بیٹی ام المومنین میں سے ہیں اور ان کی والدہ کا نام امیہ ہے جو عبد المطلب کی بیٹی ہیں اور آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی بہن ہیں۔ یہ زید بن حارثہ جو حضور کے آزاد کردہ غلام تھے ان کی بیوی تھیں۔ پھر حضرت زید نے ان کو طلاق دے دی تھی، اس کے بعد آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳ھ میں ان سے نکاح کیا

اور اکابر اور انصار صحابہ میں سے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے اور مقابلہ پر بہادری سے لڑے۔ جنگ خندق میں ان کو شہرہ گ پر تیر لگا اور خون بند نہیں ہوا یہاں تک کہ ایک مہینہ کے بعد ان کی وفات ہو گئی۔ یہ واقعہ ذی قعدہ ۳ھ کا ہے اس وقت ان کی عمر ۳۷ برس کی تھی جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے۔ صحابہ کی ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۲۱۲۔ سعد بن خولہ :- ان سعد بن خولہ نے غزوہ بدر میں شرکت فرمائی اور حجة الوداع والے سال میں مکہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۱۳۔ سعد بن عبادہ :- یہ سعد بن عبادہ ہیں اور ان کی کنیت ابو ثابت انصاری ہے۔ ساعدی خندرجی ہیں، یہ بارہ نقباء میں سے ایک ہیں انصار کے سرداروں میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ اور نشان و شوکت میں سب سے بڑھ چڑھ کر تھے، ریاست و سرکاری ایسی پائی تھی کہ جس کا اعتراف ان کی قوم تک کرتی تھی ایک جماعت

ان سے روایت حدیث کرتی ہے ۱۵ھ میں جب کہ عمرؓ کی خلافت کو ڈھائی سال گزر چکے تھے "حوران" میں جو کہ سرزمین شام میں واقع ہے وفات پائی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ۱۸ھ میں جب کہ ابوبکر کی خلافت کا زمانہ تھا ان کی وفات ہوئی، اس بات میں شب کا اتفاق ہے کہ یہ اپنے غسل خانے میں مردہ پائے گئے۔ دیکھا گیا تو ان کا تمام جسم سبز ہو چکا تھا۔ تمام لوگ ان کی موت کی وجہ معلوم نہ کر سکے۔ یہاں تک کہ ایک کہنے والی کی آواز لوگوں کے کان میں آئی جو یہ کہہ رہا تھا اور کسی کو دکھائی نہیں دیتا تھا۔ ۷

نحن قتلنا سبیل الخذرج سعد بن عبادہ

در مینا بسهمین فلم نخط فئادہ

(یعنی ہم نے خندرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کیا اور ہم نے دوتیران کے قلب پر چلائے کہ نشانہ خطا نہ گیا۔

اس وجہ سے مشہور ہو گیا کہ کسی جن نے ان کو قتل کیا۔

۲۱۴۔ سعید بن الربیع :- یہ سعید بن الربیع انصار کے قبیلہ خندرج میں سے ہیں، جنگ احد میں شہید ہوئے، آں

مالک بن دمیج ہے۔ زہری میں قبیلہ قریش میں سے یہ ان دس میں سے ایک ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی تھی، یہ شروع اسلام ہی میں ایمان لے آئے۔ جبکہ ان کی عمر سترہ سال کی تھی، ان کا بیان ہے کہ میں اسلام لانے والوں میں سے تیسرا شخص ہوں اور میں ہی وہ پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کے راستہ میں تیر اندازی کی تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برابر شریک رہے۔ بڑے مستجاب الدعوات تھے، اس بات کی لوگوں میں بڑی شہرت تھی ان کی بددعا سے لوگ دڑتے تھے اور ان سے دعا خیر کی تمنا رکھتے تھے۔ اور یہ بات اس لئے تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ ان کے تیر کو سیدھا پہنچا دے اور ان کی دعا کو قبول فرمائے۔ ان کے لئے اور زیر کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں اور باپ دونوں کو جمع کر کے اس طرح فرمایا: ارم ذاک ابی دانیۃ ایسے الفاظ ان دونوں کے علاوہ کسی اور سے نہیں فرمائے، یہ کوتاہ قامت اور ٹھکے ہوئے بدن والے تھے، گندمی رنگ تھا اور جسم پر بال زیادہ تھے، مقام متیق میں جو مدینہ سے

قریب ہے اپنے محل میں وفات پائی اور لوگوں کے کندھوں پر مدینہ لے جانے گئے، مروان بن الحکم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی مروان اس زمانہ میں مدینہ کا گورنر تھا مقام بقیع میں دفن کئے گئے یہ واقعہ ۳۵ھ میں پیش آیا ان کی عمر کچھ اوپر ستر سال کی ہوئی، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، ان کی موت سب سے آخر میں واقع ہوئی حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ نے ان کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا۔ ان سے ایک بڑی جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے۔

۳۱۱۔ سعد بن معاذ :- یہ سعد معاذ کے بیٹے ہیں انصاری اشہلی اوسنی ہیں مدینہ میں عقبہ اولی اور ثانیہ کے درمیان اسلام لائے ان کے اسلام کو دیکھ کر عبداللہ اشہل کے بیٹے اور ان کے تمام خاندان والے اسلام لے آئے، انصار کے تمام خاندانوں میں سے یہ پہلا خاندان تھا جو کہ اسلام لایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو "سید الانصار" کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ یہ اپنی قوم میں بڑے بزرگ اور سردار تسلیم کئے جاتے تھے جلیل القدر

حضور نے ان میں اور عبد الرحمن بن عوف میں بھائی چارہ کا تعلق قائم کرایا تھا، یہ اور خارجہ بن زید ایک ہی قبر میں دفن کئے گئے۔

۳۱۵۔ سعید بن الاطول ۱۔ یہ سعید میں اطول کے بیٹے قبیلہ جہینہ سے ہیں، ان کو آں حضور کی صحبت حاصل ہوئی۔ ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ اور ابو نصرہ روایت کرتے ہیں۔

۳۱۶۔ سعید بن زید ۱۔ یہ سعید زید کے بیٹے ہیں، ان کی کنیت ابو عمرو ہے، عددی قریشی ہیں، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں شروع ہی میں شرف اسلام حاصل کیا اور تمام غزوات میں سوائے غزوہ بدر کے آنحضور کے ساتھ شرکت کی کیونکہ یہ سعید بن زید طلحہ بن عبد اللہ کے ساتھ تھے جو قریش کے غلہ والے فافلہ کی کھوج لگانے کے لئے مقرر کئے گئے تھے، آنحضرت نے غنیمت میں ان کا حصہ بھی لگایا تھا اور حضرت عمرؓ کی بہن فافلہ ان کے نکاح میں تھیں، اور یہی وہ فافلہ ہیں جن کی وجہ سے عمرؓ حلقہ بگوشش اسلام ہوئے ان کا رنگ گندمی اور قد لمبا تھا ان کے بدن پر بال زیادہ تھے ۳۱۷ میں مقام عتیق میں وفات پائی اور وہاں سے مدینہ لائے گئے، اور جنت البقیع میں دفن ہوئے، کچھ اوپر ستر سال کی عمر پائی۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۳۱۸۔ سعید بن حریث ۱۔ یہ سعید بن حریث قریشی خزومی ہیں۔ فتح مکہ میں آنحضور کے ساتھ شریک تھے۔ اس وقت ان کی عمر پندرہ سال ماضی بھر کوفہ میں اقامت گزیر ہوئے اور وہیں انتقال ہوا اور وہیں ان کی قبر ہے، حافظ ابن البر نے کہا کہ ان کی قبر جزیرہ میں ہے اور انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان سے انکے بھائی عمرو روایت کرتے ہیں۔

۳۱۹۔ سعید بن العاص ۱۔ یہ سعید بن العاص قریشی میں ہجرت والے سال میں ان کی پیدائش ہوئی۔ قریش کے سرداروں میں سے تھے۔ جن صحابہ کرام نے حضرت عثمان کے حکم سے قرآن کی کتابت کی ان میں سے ایک یہ بھی ہیں حضرت عثمان نے ان کو کوفہ کا گورنر بنایا تھا اور انہوں نے اہل طبرستان سے جنگ کی اور اس میں فتحیاب ہوئے ۳۲۰ میں ان کی وفات ہوئی۔

۳۱۹۔ سعید بن زید ۱۔ یہ سعید سعد بن عبادہ کے بیٹے ہیں۔ انصاری میں کہا جاتا ہے کہ نبی علیہ السلام کی صحبت سے مشرف ہوئے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور ان کے بیٹے شریبل اور ابو امامہ بن سہل ان سے روایت کرتے ہیں۔ واقعی وغیرہ نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح ہے، حضرت علیؓ کی جانب سے یمن کے گورنر تھے۔

۳۲۰۔ سبرہ بن معبد ۱۔ یہ سبرہ بن معبد جہنی ہیں اور مدینہ کے رہنے والے ہیں، ان سے ان کے بیٹے ۳۲۱ ریح روایت کرتے ہیں، ان کا شمار مصر کے محدثین میں ہوتا ہے سبرہ میں میں سین مفتوح اور باد ساکن ہے۔

۳۲۱۔ سہل بن سعد ۱۔ یہ سہل بن سعد ساعدی انصاری ہیں اور ابو عباس ان کی کنیت ہے، ان کا نام "سہری" تھا۔ لیکن پھر رسول اللہؐ نے سہل رکھ دیا جب حضورؐ نے وفات پائی تو ان کی عمر پندرہ سال کی تھی سہل نے مدینہ میں ۳۲۲ میں انتقال فرمایا اور بعضوں نے ۳۲۳ بیان کیا، یہ سب بے آخری صحابی ہیں جن کا انتقال مدینہ میں ہوا ان سے ان کے بیٹے عیاس اور زہری اور ابو حازم روایت کرتے ہیں۔

۳۲۲۔ سہل بن ابی حتمہ ۱۔ یہ سہل بن ابی حتمہ ہیں اور ابو محمد ان کی کنیت ہے اور انہی کو ابو عمارہ انصاری اوسی کہا جاتا ہے ۳۲۳ میں پیدا ہوئے اور کوفہ میں اقامت گزیر ہوئے اور مدینہ والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے اور مدینہ ہی میں مصعب بن زہیر کے زمانہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ایک بڑا گروہ ان سے روایت حدیث کرتا ہے۔

۳۲۳۔ سہیل بن حنیف انصاری ۱۔ یہ سہیل بن حنیف انصاری اوسی ہیں یہ جنگ بدرؓ اور تمام غزوات میں شریک ہوئے جنگ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت علیؓ کے ساتھی اور مہتممین رہے، ان کو حضرت علیؓ نے مدینہ میں اپنا قائم مقام بنایا اور اس کے بعد حاکم فارس بنادیا ان سے ان کے بیٹے ابو امامہ وغیرہ روایت حدیث کرتے ہیں، ۳۲۴ میں کوفہ میں انتقال ہوا۔

۳۲۴۔ سہیل بن بیضا۔ یہ سہیل بن بیضا ہیں اور ان ہی کے بھائی سہیل تھے، بیضا دان دونوں کی ماں تھی کہ جس کا نام وعدہ تھا۔ اور ان کے باپ ”وسیب بن ربیعہ“ تھے اور سہیل ان مسلمانوں میں سے کہ جن کا اسلام مکہ میں نظام ہوا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مکہ میں اپنے اسلام کو چھپتے تھے اور مشرکین کے ساتھ بدر میں پہنچے، اسی زمانہ میں ایک دن گرفتار کر لئے گئے تو عبداللہ بن مسعود نے ان کے متعلق گواہی دی کہ میں نے ان کو مکہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تو یہ چھوڑ دیئے گئے، پھر مدینہ ہی میں ان کی وفات ہوئی اور ان حضرت نے ان کی اور ان کے بھائی کی غار جنازہ مسجد میں پڑھائی، دونوں بھائیوں کا ذکر نماز جنازہ کے بیان میں آیا ہے۔

۳۲۵۔ سہیل بن الخطلیہ۔ یہ سہیل بن خطلیہ ہیں، خطلیہ ان کے دادا کی والدہ کا نام تھا اور بعض کہتے ہیں کہ ان کی والدہ کا نام ان ہی کی جانب یہ منسوب ہوتے ہیں اور اسی نام سے متعارف ہیں، ان کے باپ کا نام ربیع بن عمرو تھا اور سہیل ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی، بڑے فاضل تھے اور نہایت خلوت پسند ذکر و نماز میں بے حد مشغول و منہمک ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی اور ملک شام میں سکونت تھی اور انتقال امیر معاویہ کے شروع خلافت کے زمانہ میں دمشق میں ہوا۔

۳۲۶۔ سہیل بن عمرو۔ یہ سہیل بن عمرو قرشی عامری ابو خندل کے والد تھے۔ قریش کے معزز لوگوں میں سے تھے جنگ بدر میں بحالت کفر گرفتار ہوئے، قبیلہ قریش کے خطیب بھی تھے اس لئے حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ آپ ان کے دانت نکلو اڑائے کہ آئندہ کبھی آپ کے خلاف خطبہ نہ دے سکیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑ دیجیے شاید یہ کبھی ایسے مرتبہ پہنچیں کہ جس کی تم بھی تعریف کرو، اور یہی ”صلح حدیبیہ“ میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب لوگوں نے مکہ میں اختلاف کیا اور جس نے مرتد ہونا تھا وہ مرتد ہوا تو اس وقت ہی سہیل خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور لوگوں کو تسلی و تسفی دیا اور اس ارتداد و اختلاف سے لوگوں کو روکا۔

عمو اس میں ان کا انتقال ہوا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ”یرموک“ میں قتل کئے گئے، ایک دوسرے نسخہ میں انہی سہیل بن عمرو کے بارہ میں حافظ ابن عبد البر سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت عمرؓ کے دروازہ کو گھیر لیا جن میں سہیل بن عمرو ابو سفیان بن حرب بھی تھے اور یہ لوگ قریش کے معززین میں سے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اجازت دینے کے لئے ایک جوان نکلا جو سب سے پہلے بدریوں کو اجازت داخلہ کی دے رہا تھا جیسے صہیب رومی حضرت بلال حبشی اس پر ابو سفیان نے کہا کہ میں نے آج کے دن جیسا معاملہ کبھی نہیں دیکھا کہ غلاموں کو تو اجازت دی جا رہی ہے اور ہم شرفاً بیٹھے ہیں تمہاری طرف توجہ بھی نہیں کی جاتی اس پر یہ سہیل بولے: ”اے لوگو! بخدا میں اس کراہت کو جو تمہارے چہروں میں سے محسوس کر رہا ہوں اگر تم غضب ناک ہو تو اپنے نفس پر غصہ کرو کیونکہ سب لوگوں کو دعوت اسلام دی گئی تھی ان کے ساتھ تم کو بھی دی گئی تھی لیکن دوسرے لوگ اسلام میں جلدی آپہنچے، تم نے آنے میں دیر کی کان کھول کر سن بولیں تو وہ شرف اور فضیلت کہ جس میں یہ غلام تم سے بدقت لے گئے (فضیلت اسلام) زیادہ بھاری ہے قوت کے لحاظ سے تمہارے اس دروازے سے جس کے بارہ میں تم آپس میں جھگڑ رہے ہو“ اس کے بعد فرمایا ”اے لوگو! یہ غلام تم سے اس فضیلت اسلام میں آگے نکل گئے، اب تمہارے لئے کوئی راستہ اس فضیلت کی طرف نہیں ہے جس میں وہ تم سے آگے نکل گئے ہیں۔ اب اس جہاد کا خیال رکھو اور اس کو اپنے لئے ضروری خیال کرو ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو شہادت کا درجہ نصیب فرمائے (اور تم سرخ روئی کے ساتھ خدا سے جلد جاملو پھر کپڑے جھاڑ کر کھڑے ہو گئے اور ملک شام تک چلے گئے حسن نے فرمایا اس مرد پر تعجب ہے کہ وہ کس قدر عقل مند ہے اور اپنے قول میں سچا ہے، قسم ہے خدا کی ہرگز اللہ تعالیٰ اس بندہ کو جو اس کی طرف جلد پہنچا ہے اس بندہ کی طرح نہیں بنائے گا، جو اس کے پاس دیر میں پہنچا ہے۔

۳۲۷۔ سہیل بن بیضا۔ یہ سہیل بن بیضا قریشی ہیں، ان کے

نسب کا چودا ذکر ان کے بھائی سہل کے ذکر میں گزر گیا ابتدا ہی میں مسلمان ہونے حبشہ کی دوبارہ ہجرت کی بدر اور تمام غزوات میں شریک ہے ان سے عبداللہ بن ابیہ اور انس بن مالک روایت کرتے ہیں۔ ان کا انتقال ۳۹ھ میں جب کہ حضور علیہ السلام زندہ تھے اور تبوک سے واپس تشریف لائے تب ہوا، اپنے پیچھے کوئی اولاد نہ چھوڑی۔

۳۲۸ھ۔ سمرہ بن جندب۔ یہ سمرہ بن جندب الغزاری ہیں یہ قبیلہ انصار کے حلیف تھے، حافظ تھے اور رسول اللہ سے بہت روایت کرتے تھے اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے بصرہ میں ۵۹ھ کے اخیر میں انتقال ہوا۔

۳۲۹ھ۔ سلیمان بن صرد۔ یہ سلیمان بن صرد ہیں ان کی کنیت ابوالمطرف ہے، خراسانی تھے بہت ہی اچھے فاضل اور عابد آدمی تھے جب سے مسلمان کوفہ میں داخل ہوئے، یہ اسی وقت سے کوفہ میں رہنے لگے تھے ان کی عمر ۹۳ سال کی ہوئی صرد صادمہلہ کے قصبہ اور راء کے قصبہ کے ساتھ ہے۔

۳۳۰ھ۔ سلیمان بن بریدہ۔ یہ سلیمان بن بریدہ سہمی میں پیدا ہوئے باپ اور عمران بن حصیب سے روایت کرتے ہیں اور ان سے علقمہ وغیرہ ۳۳ھ میں وفات ہوئی۔

۳۳۱ھ۔ سلمہ بن اکوع۔ یہ سلمہ بن اکوع ہیں ان کی کنیت ابو سلم ہے، اسلمی مدنی ہیں اور نخت کے پیچھے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔ پیدل جنگ کرنے والوں میں سب سے زیادہ بہادر اور قوی تھے ۳۳ھ میں مدینہ میں انتقال ہوا اس وقت اسی سال کی عمر تھی۔ ان سے بہت لوگ روایت کرتے ہیں۔

۳۳۲ھ۔ سلمہ بن مشام۔ یہ قرشی مخزومی مہاجرین حبشہ میں سے ہیں، اچھے اور صاحب فضل صحابی ہیں اور یہ ابو جہل کے بھائی تھے غزوہ زمانہ میں اسلام لے آئے تھے اور اللہ کی راہ میں بڑی تکلیفیں اٹھائیں اور مکہ میں نظر بند کئے گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جی کمزور اور ضعیفوں کے لئے قنوت میں دعا فرماتے

تھے اس میں ان کو بھی شریک فرماتے تھے، یہ مکہ میں قید ہونے کی وجہ سے جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے ۳۳ھ میں جب کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت تھی »جنگ مرج الصفر« میں قتل ہوئے۔

۳۳۳ھ۔ سلمہ بن صخر۔ یہ سلمہ میں صخر انصاری بیاضی ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان کا نام سلیمان تھا، یہی وہ ہیں کہ جنہوں نے اپنی بیوی سے ظہار کرنے کے بعد جماع کر لیا تھا۔ رونے اور گریہ کرنے والوں میں سے یہ بھی تھے، ان سے سلمان بن یسار اور ابن مسیب روایت کرتے ہیں، بخاری نے فرمایا ہے کہ ان کی روایت معتبر نہیں ہے۔

۳۳۴ھ۔ سلمہ بن الجحقی۔ یہ سلمہ بن جحقی ہیں ابو سنان ان کی کنیت ہے جحقی کا نام صخر بن عتبہ الہذلی تھا بصریوں میں سے سمجھے جاتے ہیں جحقی میں میم کا پیش حاد مہملہ کا فتحہ بائے موحده کا کسرہ ہے اور مشدہ ہے آخر میں قاف

ہے اصحاب حدیث بار پر فتح دیتے ہیں۔ ۲۲۵ھ۔ سلمہ بن قیس۔ یہ سلمہ بن قیس اشجعی ہیں، ابو عامر ان کو شامی کہتے ہیں اور کوفہ کے رہنے والوں میں ان کا شمار ہوتا ہے بلال بن یساف وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۳۶ھ۔ سلمان فارسی۔ یہ سلمان فارسی ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے رسول اللہ کے آزاد کردہ ہیں، فارسی الاصل راہبر مرن کے رہنے والوں میں سے ہیں، اور بعض یہ کہتے ہیں کہ اصفہان کے مضافات میں ایک گاؤں »جی« نامی ہے وہاں کے رہنے والے تھے۔ دین کی طلب میں سفر کیا۔ اور سب سے پہلے نصرانی مذہب اختیار کیا اور ان کی کتابیں دیکھیں اور اسی دین پر پلے درپلے مشقتیں برداشت کرتے ہوئے رکے رہے، پھر قوم عرب نے ان کو گرفتار کر لیا اور یہودیوں کے ہاتھ فروخت کر ڈالا، پھر انہوں نے یہودیوں سے مکاتبت کر لی تو رسول اللہ نے بدل کتابت میں ان

کی مدد فرمائی کہا جاتا ہے کہ یہ سلمان فارسی آنحضور کے پاس جب آپ مدینہ آئے کچھ اور پوس آقاؤں کے غلام رہ کر پہنچے تب سلمان ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا، سلمان ہمارے اہل بیت میں سے ہیں، اور یہ بھی انہیں میں سے ہیں کہ جن کے قدم کی جنت الفردوس منمنی ہے، ان کی عمر بہت زیادہ ہوئی کہا جاتا ہے کہ اڑھائی سو سال اور بعض روایتوں میں ہے، سادھے تین سو سال کی عمر ہوئی لیکن پہلا قول صحیح ہے، اپنے

میں سے تھے ان کو اہل کوفہ میں سمجھا جاتا ہے ان سے بلال بن یساف روایت کرتے ہیں۔ یساف دو نقطوں والی یاد کے فتح کے ساتھ ہے "س" مہملہ پر تشدید نہیں ہے آخر میں فار ہے۔

۳۴۱۔ سراقہ بن مالک :- یہ سراقہ بن مالک بن جہنم مدنی کنانی میں مرقدہ میں آتے جاتے تھے اور اہل مدینہ میں شمار کئے جاتے تھے، ایک بڑی جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔ بڑے اوپے درجہ کے شاعروں میں سے تھے ۲۵۰ میں وفات ہوئی۔

۳۴۲۔ سفیان بن اسید :- یہ سفیان بن اسید الحضرمی الشامی میں حمیر بن نفیر نے ان سے حص والوں کے بارہ میں روایت کیا ہے۔ اسید اکثر کے نزدیک فتح حمزہ اور کسرہ سین کے ساتھ ہے اور روایت کے مطابق حمزہ اور فتح سین کے ساتھ اور تیسرے قول کے مطابق فتح حمزہ اور فتح سین کے ساتھ بغیر یاد کے یعنی اُسَدہ۔

۳۴۳۔ سفیان بن عبد اللہ :- یہ سفیان بن عبد اللہ بن زمرہ میں ان کی کنیت ابو محمد تھی ہے۔ اہل طائف میں ان کا شمار ہے، صحابی تھے اور طائف میں حضرت عمر کی جانب سے حاکم تھے۔

۳۴۴۔ سفیان بن ابی الزبیر :- یہ سفیان بن ابی الزبیر کے بیٹے ازدی میں قبیلہ اشجورہ کے رہنے والے حجازیوں میں ان کی حدیث مروج ہے۔ ابن الزبیر وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۴۵۔ سنجرة :- یہ سنجرة میں اور ان کی کنیت ابو عبد اللہ ازدی ہے ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ روایت کرتے ہیں، ان کی ایک روایت کتاب العلم میں ہے، سنجرة میں سین پر فتح اور خا معجم ساکن اور باد موحده مفتوح ہے۔

۳۴۶۔ السائب بن یزید :- یہ سائب بن یزید ہیں اور ان کی کنیت ابو یزید کنندی ہے، ۲۵۰ میں پیدا ہوئے اور جب کہ ان کی عمر سات سال کی تھی اپنے والد ماجد کے ہمراہ حجة الوداع میں حاضر ہوئے ان سے زہری اور محمد بن یوسف روایت کرتے ہیں۔ ۲۵۰ میں ان کا انتقال ہوا۔

ماہی کی کائی کھاتے اور وظیفہ کو صدقہ کر دیا کرتے تھے۔ ان کی بہت سی تعریفیں اور فضائل کا ذخیرہ ہے آنحضرت سے ان کی تعریف میں متعدد احادیث منقول ہیں ۲۵۰ میں شہر مدائن میں انتقال ہوا۔ ابو ہریرہ اور انس وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۴۷۔ سلمان بن عامر :- یہ سلیمان بن عامر ضبی میں اہل بصرہ میں شمار کیا جاتا ہے اور بعض علماء کا خیال ہے کہ صحابہ میں سے روایت کرنے والوں میں ان کے علاوہ کوئی ضبی نہیں ہے۔

۳۴۸۔ سفینہ :- یہ سفینہ میں جو کہ رسول اللہ صلعم کے آزاد کردہ ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ زوجہ محترمہ نبی کریم نے ان کو آزاد کیا تھا اور تاحیات ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کا عہد لیا تھا، کہتے ہیں کہ سفینہ ان کا لقب تھا اور ان کے نام کے بارہ میں اختلاف ہے بعض نے رباح کہا ہے اور بعض نے مہران اور بعض نے رومان، عربی النسل تھے بعض نے فارسی الاصل کہا ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلعم ایک سفر میں تھے پس جب کوئی تھک جاتا تو وہ اپنی تلوار ڈھال نیزہ ان پر ڈال دیتا یہاں تک کہ ان پر بہت سی چیزیں لاد دی گئیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بار برداری کے حق میں تو سفینہ (یعنی کشتی) ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عبد الرحمن۔ محمد زیاد اور کثیر روایت کرتے ہیں۔

۳۴۹۔ سالم بن معقل :- یہ سالم بن معقل میں جو آزاد کردہ ہیں ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کے فارسی اصطرخ کے رہنے والوں میں سے تھے، آزاد کردہ لوگوں میں بڑے فاضل و افضل و اکرام صحابہ میں سے تھے، ان کا شمار خاص قرار میں کیا جاتا تھا۔ اس لئے کہ ان حضرت نے فرمایا کہ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو، ابن ام عبدس، ابی بن کعب سے سالم بن معقل یعنی مولی ابی حذیفہ سے اور معاذ بن جبل سے یہ بدر میں شریک ہوئے ہیں، ان سے ثابت بن قیس اور ابن عمر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۳۵۰۔ سالم بن عبیدہ :- یہ سالم بن عبیدہ اشجعی میں اہل صفہ

۳۴۷۔ السائب بن خلاد :- یہ سائب بن خلاد ہیں اور ان کی کنیت ابو سہل ہے، انصاری خزرجی تھے۔ ۱۱۰ھ میں وفات ہوئی۔ ان سے ابن خلاد اور عطاء بن یسار روایت کرتے ہیں۔

۳۴۸۔ سوید بن قیس :- یہ سوید بن قیس ہیں اور ان کی کنیت ابو صفوان ہے ان سے سماک بن حرب روایت کرتے ہیں اور ان کو کوفیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

۳۴۹۔ ابوسیدف القین :- یہ ابوسیدف القین ہیں آنحضور کے صاحبزادہ ابراہیم کے صاعی باپ تھے۔ اور ان کا نام براد بن اوس انصاری ہے، یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں اور ان کی بیوی ام بردہ میں جنہوں نے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دودھ پلایا تھا۔

۳۵۰۔ ابوسعید سعد بن مالک :- یہ ابوسعید سعد بن مالک انصاری خدری ہیں، اپنی کنیت کے ساتھ ہی مشہور ہو گئے حافظ حدیث اور صاحب فضل و عقل علامہ ہیں سے تھے۔ احادیث کی بہت روایت کرتے ہیں صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت ان سے روایت حدیث کرتی ہے ۱۱۰ھ میں انتقال کیا اور جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے۔ ۸۴ برس کی عمر پائی۔ خدرہ غار منجمہ کے غنمہ اور دال مہملہ کے سکون کے ساتھ ہے۔

۳۵۱۔ ابوسعید بن المعلی :- یہ ابوسعید حارث بن معلی انصاری زرقی ہیں۔ جب کہ ان کی چولٹھ برس کی عمر تھی تو انہوں نے ۱۱۰ھ میں وفات پائی

۳۵۲۔ ابوسعید بن ابی فضالہ :- یہ ابوسعید بن ابی فضالہ حارثی انصاری ہیں ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے اہل مدینہ میں شمار کئے جاتے ہیں ان کی حدیث حمید بن جعفر سے مروی ہے جو اپنے باپ سے اور وہ زیاد بن مینا سے روایت کرتے ہیں "مینا" میم کے کسرہ اور دو نقطوں والی یاد کے سکون کے ساتھ ہے۔ پھر فون ہے مد کے ساتھ بھی ہے اور بلا مد کے بھی۔

۳۵۳۔ ابوسلمہ :- یہ ابوسلمہ عبداللہ بن عبدالاسد کے بیٹے مخزومی قرشی آنحضرت کی چھوٹی بیٹی ہیں۔ ان کی والدہ "دبرہ" عبدالطلب کی بیٹی تھیں اور حضور سے پہلے یہ ام

۳۵۴۔ ابوسفیان بن حرب :- یہ ابوسفیان بن صخر بن حرب بنو امیہ میں سے قرشی ہیں۔ حضرت معاویہ کے والد ہیں، عام قبل سے دس برس پہلے پیدا ہوئے، اسلام سے پہلے قریش کے معزز سرداروں میں سمجھے جاتے تھے اور قریش کے سرداروں کا جھنڈا انہیں کے پاس رہتا تھا فتح مکہ کے دن اسلام لائے یہ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جن کے دل میں اسلام کی نسبت قائم کرنے کے لئے ان کے ساتھ خاص سلوک کیا جاتا تھا، اسلام میں تالیف قلب کی گئی، غزوہ حنین میں انہوں نے شرکت کی اور آنحضور نے وہاں کے مال غنیمت میں سے ان کو بھی مؤلفہ القلوب میں داخل رکھتے ہوئے سواونٹ اور چالیس اوقیہ عطا فرمائے، غزوہ طائف میں ان کی ایک آنکھ پھوٹ گئی پھر یہ تنگ یرموک تک ایک چشم ہی رہے، یرموک میں ان کی دوسری آنکھ پر پتھر کی ضرب آئی اور بالکل نابینا ہو گئے ان سے عبداللہ بن عباس روایت کرتے ہیں ۱۱۰ھ میں مدینہ میں وفات پائی۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔

۳۵۵۔ ابوسفیان بن حارث :- یہ ابوسفیان بن حارث بن عبدالطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے اور دودھ شریک بھائی ہیں وہ اس لئے کہ حلیمہ سعدیہ نے ان کو بچہ دودھ پلایا تھا ایک جماعت کہتی ہے کہ ان کا نام مغیرہ تھا اور دوسری جماعت کا خیال تھا کہ نہیں بلکہ نام ان کی کنیت ہی تھی۔ اور مغیرہ تو ان کے بھائی تھے یہ ان شعراء میں سے ہیں جن کے نقش قدم پر دوسرے چلتے تھے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھوکی تھی کہ جس کا جواب حسان بن ثابت نے دیا تھا پھر اسلام لائے اور اس شان سے کہ رسول اللہ کے سامنے حیا و شرم کی وجہ سے کبھی سر اٹھا کی ہمت نہ ہوئی، یہ فتح مکہ میں مشرف باسلام ہوئے، ان کے اسلام لانے کا واقعہ عجیب و غریب ہے، حضرت علی

نے ان سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہوا اور ان سے وہ کہو کہ جو یوسف علیہ السلام کے مجرم بھائیوں نے یوسف علیہ السلام سے کہا تھا: **يَا مُدْرِ لَقَدْ أَتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ** یعنی خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہم پر ترجیح دی اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ ہم مجرم اور گنہگار ہیں تو ابوسفیان نے ایسا ہی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا لا تشرب علیکم الیوم الخ یعنی آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں اللہ تعالیٰ تمہاری غطاؤں کو محاف فرمائیں اور وہ سب سے زیادہ رحم والے میں آنحضور نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور یہ اسکا لائے، ان کی موت کا یہ سبب ہوا کہ انہوں نے حج کیا اور جب نائی نے ان کا سر مونڈا تو ایک مساجدان کے سر میں ٹھکا کاٹ دیا اسی وجہ سے یہ تکلیف میں مبتلا ہو گئے یہاں تک کہ حج سے واپسی کے بعد ۲۰۰ میں مدینہ میں انتقال ہوا اور عقیل بن ابی طالب کے مکان میں دفن ہوئے حضرت عمرؓ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

۳۵۶۔ ابوالاسمیح :- یہ ابوالاسمیح میں اور ان کا نام ایاد تھا آنحضور کے خادم تھے اور بعض کہتے ہیں کہ آپ کے آزاد کردہ غلام تھے، اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں "ایاد" کسرہ مجرہ اور تخفیف یاء کے ساتھ ہے ان کے انتقال کا مقام معلوم نہیں۔

۳۵۷۔ ابوسہل :- یہ ابوسہل سائب میں جو خلاہ کے بیٹے ہیں ان کا تذکرہ اسن سے پہلے اسی حرف میں آچکا ہے۔

تابعین

۳۵۸۔ سعید بن المسیب :- یہ سعید بن مسیب میں اور ان کی کنیت ابو محمد ہے قرظی مخزومی مدنی ہیں، جب عمرؓ کی خلافت کو دو سال گزر گئے تھے تو یہ پیدا ہوئے اور ان تابعین سرداروں میں سے تھے کہ جو نقش اول (یعنی صحابہ کی طرز زندگی) پر کامزن تھے۔ وہ فقہ و حدیث زہد و عبادت اور تقویٰ و طہارت کے جامع تھے ان چیزوں کو دیکھنے کے لئے ان ہی کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اور

ان ہی کو مخصوص کیا جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ کی احادیث اور عمرؓ کے فیصلوں کے سب سے بڑے عالم تھے اصحاب کی ایک بڑی جماعت سے انہوں نے ملاقات کی اور ان سب سے انہوں نے روایات کی ہیں اور ان سے زہری اور بہت سے تابعین نے، مکحول کا بیان ہے کہ میں نے طلب علم میں تمام روئے زمین کو چھان مارا لیکن ابن مسیب سے بڑا عالم اور فقیہ کوئی دکھائی نہیں دیا اور خود ابن مسیب کہتے تھے کہ میں نے چالیس حج کئے میں ۹۲ میں انتقال ہوا۔

۳۵۹۔ سعید بن عبد العزیز :- یہ سعید بن عبد العزیز تنوخی دمشقی ہیں۔ اور اعلیٰ کے زمانہ میں اور اس کے بعد بھی اہل شام کے فقیہوں میں ان کا شمار تھا۔ احمد کا بیان ہے کہ ملک شام میں سعید بن عبد العزیز اور اوزاعی سے زیادہ کسی حدیث صحیح نہیں، اور کہتے تھے کہ ان میں اور اوزاعی میں میرے نزدیک کوئی فرق نہیں اور سعید بہت زیادہ رویا کرتے تھے ان سے اس کا سبب دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ جب بھی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو ہمیشہ دوزخ متشکل ہو کر میرے سامنے لائی جاتی ہے، نسانی کا کہنا ہے کہ یہ ثقہ اور جہاد والے ہیں یہ مکحول اور زہری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ثودی ۱۶۷ میں ان کا انتقال ہوا۔ اور ان کی عمر کچھ اوپر تر سال کی ہوئی۔

۳۶۰۔ سعید بن ابی الحسن :- یہ سعید بن ابی الحسن میں اور ان کا نام یسار ہے بصرہ کے رہنے والے اور تابعی ہیں، یہ ابن عباس اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے قتادہ و عون ۱۷۸ میں اپنے بھائی سے ایک سال پہلے ان کا انتقال ہوا۔

۳۶۱۔ سعید بن حارث :- یہ سعید بن حارث بن معلى انصاری حجازی ہیں مدینہ کے قاضی اور بڑے مشہور تابعین میں سے ہیں انہوں نے ابن عمر، ابوسعید و جابر سے۔ اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ہے۔

۳۶۲۔ سعید بن ابی ہند :- یہ سعید بن ابی ہند سمرقہ آزاد کردہ ہیں اور ابوموسیٰ اشعری اور ابو ہریرہ و ابن عباس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ اور نافع بن عمر الحنفی مشہور ثقہ ہیں۔

۳۶۳۔ سعید بن جبیر - یہ سعید بن جبیر اسدی کوئی میں جلیل القدر تابعین میں سے ایک یہ بھی ہیں۔ انہوں نے ابو مسعود ابن عباس اور ابن عمر اور ابن زبیر و انسؓ سے علم حاصل کیا اور ان سے بہت لوگوں نے، ماہ شعبان ۳۵ھ میں جب کہ ان کی عمر انچاس

سال کی تھی، حجاج بن یوسف نے ان کو قتل کرایا اور خود حجاج رمضان میں مرا اور بعض کے نزدیک اسی سال شوال میں اور یوں بھی کہتے ہیں کہ ان کے شہادت کے چھ ماہ بعد مرا ان کے بعد حجاج کسی کے قتل پر قاعد نہیں ہوا، کیونکہ سعید نے حجاج پر بددعا کی تھی جب کہ حجاج ان سے مخاطب ہو کر بولا کہ بتاؤ کہ تم کو کس طرح قتل کیا جائے، میں تم کو اسی طرح قتل کروں گا سعید بولے کہ اے حجاج تو اپنا قتل ہونا جس طرح چاہے وہ بتلا اس لئے کہ خدا کی قسم جس طرح تو مجھ کو قتل کرے گا اسی طرح آخرت میں میں تجھ کو قتل کروں گا، حجاج بولا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو معاف کر دوں بولے کہ اگر عفو واقع ہوا تو وہ اللہ کی طرف سے ہوگا، اور رہا تو اس میں تیرے لئے کوئی برأت و عذر نہیں۔ حجاج یہ سن کر بولا کہ ان کو لے جاؤ اور قتل کر دو، پس جب ان کو دروازہ سے باہر نکالا تو یہ ہنس پڑے، ان کی اطلاع حجاج کو پہنچائی گئی تو حکم دیا کہ ان کو واپس لاؤ، لہذا واپس لایا گیا تو اس نے پوچھا کہ اب ہنسنے کا کیا سبب تھا بولے کہ مجھ کو اللہ کے مقابلے میں تیری میاکی اور اللہ تعالیٰ کی تیرے مقابل میں علم و بردباری پر تعجب ہوتا ہے حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ کھال بکھائی جائے۔ تو بکھائی گئی۔ پھر حکم دیا کہ ان کو قتل کر دیا جائے، اس کے بعد سعید نے فرمایا کہ وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حیفا و ما انا من المشرکین۔ یعنی میں نے اپنا رخ سب سے موڑ کر اس خدا کی طرف کر لیا ہے جو خالق آسمان و زمین ہے اور میں شرک کرنے والوں جس سے نہیں ہوں، حجاج نے یہ سن کر حکم دیا کہ ان کو قبلہ کی مخالف سمت کر کے مضبوط باندھ دیا جائے، سعید نے فرمایا یا مائتو لو فثم وجہ اللہ جس طرف کو بھی تم رخ کرو گے اسی طرف اللہ ہے، اب حجاج نے حکم دیا کہ سر کے بل اوڑھ کر دیا جائے سعید نے فرمایا منہا خلقنا کہ وہ فیہا نعید کہ وہ منہا نخرجکم فارثو آخری۔ حجاج

نے یہ سن کر حکم دیا اس کو ذبح کر دو، سعید نے فرمایا کہ میں شہادت دیتا ہوں اور حجت پیش کرتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں یہ (حجت ایمان) میری طرف سے سنبھال یہاں تک کہ تو مجھ سے قیامت کے دن ملے پھر سعید نے دعا کی کہ اے اللہ حجاج کو میرے بعد کسی کے قتل پر قاعد نہ کر، اس کے بعد کھال پر ان کو ذبح کر دیا گیا، کہتے ہیں کہ حجاج ان کے قتل کے بعد پندرہ راتیں اور جیا اس کے بعد حجاج کے پیٹ میں کیڑوں کی بیماری پیدا ہو گئی، حجاج نے حکیم کو بلوایا تاکہ معائنہ کرے۔ حکیم نے گوشت کا ایک سڑا ہوا ٹکڑا منگوایا اور اس کو دھکا دیں پر وہ اس کے گلے سے اتارا اور کچھ دیر تک جھوٹے رکھا، اس کے بعد حکیم نے اس کو نکالا تو دیکھا کہ خون سے بھرا ہوا ہے، حکیم یہ سمجھ گیا کہ اب یہ بچنے والا نہیں، حجاج اپنی بقیہ زندگی میں سختاربتنا تھا کہ مجھے اور سعید کو کیا ہو گیا کہ جب میں سونا ہوں تو میرا پاؤں پکڑ کر ہلا دیتا ہے، سعید بن جبیر عراق کی کھلی آبادی میں دفن کئے گئے۔ اور ان کی قبر وہاں زیارت گاہ ہے۔

۳۶۴۔ سعید بن ابراہیم - یہ سعید بن ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف زہری قرشی قاضی مدینہ اور مدینہ کے فضلاء اور اکابر تابعین میں سے ہیں انہوں نے اپنے والد اور ان کے علاوہ لوگوں سے سماعت حدیث کی ہے ۳۵ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ جب کہ ان کی عمر بہتر سال کی تھی۔

۳۶۵۔ سعید بن ہشام - یہ سعید بن ہشام انصاری ہیں اونچے درجہ کے تابعین میں سے ہیں انہوں نے حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر وغیرہ سے سنا اور ان سے حسن روایت کرتے ہیں اور ان کی حدیث اہل یسروہ میں پائی جاتی ہے۔

۳۶۶۔ سفیان بن دینار - یہ سفیان بن دینار خرمی افروزی کوئی ہیں، سعید بن جبیر اور مصعب بن سعد سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن مبارک وغیرہ حضرت معاویہ کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور آنحضرت کے مزار مبارک کی زیارت ان کو نصیب ہوئی۔

۳۶۷۔ سفیان کوری - یہ سفیان بن سعید ثوری کوئی ۱۱۰ھ المسلمین ہیں اور مخلوق پر اللہ کی حجت کاملہ ہیں اپنے زمانہ میں

۳۷۰۔ سلیمان بن ابی مسلم :- یہ سلیمان بن ابی مسلم اخول کئی ہیں اور ابن یحییٰ کے ناموں میں، حجاز کے تابعین اور علماء میں بڑے ثقہ سمجھے جاتے ہیں، انہوں نے طاؤس اور ابو سلمہ سے سماع حدیث کیا، اور ان سے ابن عیینہ ابن جریج و شعبہ وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۳۷۱۔ سلیمان بن ابی حاتمہ :- یہ سلیمان بن ابی حاتمہ قرطبی و عدوی ہیں، مسلمانوں میں بڑے ہی فاضل اور صالح لوگوں میں ان کا شمار تھا، بڑے درجہ کے تابعین میں سمجھے جاتے تھے، ان سے ان کے بیٹے ابو بکر روایت کرتے ہیں۔

۳۷۲۔ سلیمان بن مولیٰ المیمونہ :- یہ سلیمان بن مولیٰ المیمونہ ہیں اور یہ مشہور ابن یسار نہیں ہیں، تابعی ہیں۔

۳۷۳۔ سلیمان بن عامر :- یہ سلیمان بن عامر کندی ہیں۔ اور یہ ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن ابی جریج اور ان کے علاوہ بہت سے لوگ نقل کرتے ہیں۔

۳۷۴۔ سلیمان بن ابی عبد اللہ :- یہ سلیمان بن ابی عبد اللہ تابعی ہیں اور انہوں نے صحابہ جبارین کا زمانہ پایا ہے۔ یہ سعد بن ابی وقاص اور ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں، امام ابو داؤد نے ان کی حدیث فضائل مدینہ میں ذکر کی ہے۔

۳۷۵۔ سلیمان بن یسار :- یہ سلیمان بن یسار میں انکی کنیت ابو یوب ہے، یہ میمونہ زوجہ نبی کریم کے آزاد کردہ میں انکے بھائی عطاء بن یسار میں، اہل مدینہ سے ہیں بڑے درجہ کے تابعین میں سے ہیں، یہ فقیہ فاضل قابل اعتماد، عابد، پرہیزگار، زرجت تھے (یعنی ان کی طرف کسی قول کا منسوب ہونا مستقل دلیل تھی)، اور سات فقیہوں میں سے ایک یہ بھی میں شامہ میں ان کا انتقال ہوا، جب کہ ان کی عمر ۷۷ سال کی تھی۔

۳۷۶۔ سالم بن عبد اللہ :- یہ سالم حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب کے بیٹے ہیں۔ اور ابو عمرو ان کی کنیت ہے قرظی و عدوی و مدنی میں، مدینہ کے فقہاء میں سے یہ بھی ہیں اور تابعین کے سرخیل اور علماء و معتدین میں سے ہیں شامہ میں مدینہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۷۷۔ سالم بن ابی الجعد :- یہ سالم بن ابی الجعد میں اور ان کا نام رافع کوئی ہے مشہور اور معتبر تابعین میں سے ہیں،

فقہ اور اجتہاد کے جامع تھے حدیث کے بڑے عالم اور زاہد و عابد اور متقی اور ثقہ تھے اور خصوصاً علم حدیث وغیرہ علوم کے مرجع تھے تمام لوگ ان کی دین داری، زہد پرہیزگاری اور ثقہ ہونے پر متفق ہیں اور کوئی بھی ایسا نہیں کہ جو اس میں اختلاف کرے تاہم مجتہدین میں سے ایک یہ بھی میں، قطب اسلام نیز ارکان دین میں ان کا بھی شمار ہے شامہ میں سلیمان بن عبد الملک کے زمانہ میں ان کی پیدائش ہوئی، انہوں نے ایک بڑی جماعت محدثین سے روایات حاصل کیں، ان سے معمر، اوراعی، ابن جریج، مالک، شعبہ، ابن عیینہ، فضیل بن عیاض اور ان کے علاوہ بہت سے آدمی روایت کرتے ہیں، شامہ میں بصرہ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۷۸۔ سفیان بن عیینہ :- یہ سفیان بن عیینہ ہلالی ہیں ان کے آزاد کردہ ہیں شامہ میں جب کہ نصف شعبان گزر چکا تھا کوفہ میں ان کی ولادت ہوئی یہ نام تھے اور عالم تھے۔ محدثین کے نزدیک قابل اعتماد ہیں۔ حجتہ فی الحدیث ازہد و متورع تھے ان کی صحت حدیث پر سب کا اتفاق ہے، انہوں نے زہری اور اس کے علاوہ بہت سے لوگوں سے سنا اور ان سے اسش، ثوری، شعبہ، شافعی، احمد اور ان کے علاوہ بہت سے محدثین نے روایت کی ہے، سب کا کہنا ہے کہ اگر مالک اور سفیان نہ ہوتے تو حجاز کا علم جاتا رہتا شامہ میں ربیع کی پہلی کوئکہ میں ان کا انتقال ہوا اور جنوں میں دفن کئے گئے۔ انہوں نے سترج کئے تھے۔

۳۷۹۔ سلیمان بن حرب :- یہ سلیمان بن حرب بصری مکہ کے قاضی ہیں بصریوں کے جلیل القدر اور صاحب علم لوگوں میں سے ایک یہ بھی ہیں، ابو حاتم نے ان کے بارے میں کہا کہ یہ آئمہ میں سے تھے، تقریباً دس ہزار حدیثیں ان سے مروی ہیں، حالانکہ میں نے ان کے ہاتھ میں کبھی کوئی کتاب

نہیں دیکھی۔ اور بغداد میں میں ان کی مجلس میں حاضر ہوا تو تخمینہ کیا گیا کہ شرکار کی تعداد چالیس ہزار تھی شامہ ماہ صفر میں پیدا ہوئے اور شامہ تک طلب حدیث میں سرگرداں رہے اور انیس سال تک حماد بن زید کی خدمت میں لگے رہے ان سے اہل وغیرہ روایت کرتے ہیں شامہ میں ان کا انتقال ہوا۔

صحابی عورتیں

۳۸۴- سودہؓ: یہ سودہ بنت زمعہ ام المؤمنین میں شروع زمانہ میں اسلام لے آئیں تھیں اور وہ اپنے چچا کے بیٹے سکران بن عمرو کے نکاح میں تھیں جب ان کے شوہر کا انتقال ہوا تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لیا اور ان کے ساتھ مکہ میں خلوت ہوئی، یہ نکاح حضرت خدیجہ کی وفات کے بعد اور حضرت عائشہ کے نکاح سے پہلے ہوا۔ انہوں نے مدینہ ہجرت فرمائی۔ جب بوڑھی ہو گئیں تو آپ نے چاہا کہ ان کو طلاق دے دیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے درخواست کی کہ آپ ان کو طلاق نہ دیں اور سودہ نے اپنی باری کا دن حضرت عائشہ کو دے دیا۔ آپ نے ان کو اپنے نکاح میں رکھا۔ ماہ شوال ۳۵ھ میں مدینہ میں انتقال کیا۔

۳۸۵- ام سلمہؓ: یہ ام سلمہ ام المؤمنین ہند بنت ابی امیہ میں جناب رسول کریمؐ سے پہلے ابوسلمہ کے نکاح میں تھیں۔ جب ابوسلمہ ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں انتقال کر گئے تو انہوں نے اس حضورؐ سے اسی سال کہ جس میں ابوسلمہ کا انتقال ہوا تھا جب کہ ماہ شوال کی کچھ راتیں باقی رہ گئیں تھیں نکاح کر لیا۔ پھر ۳۵ھ میں ان کا انتقال ہوا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں، اس کی عمر چھوڑا سی برس کی تھی، ان سے ابن عباسؓ، حضرت عائشہؓ اور زینبؓ ان کی بیٹی اور ان کے بیٹے، اور ابن المسیبؓ اور صحابہ و تابعین کی ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے۔

۳۸۶- ام سلیمہؓ: یہ ام سلیمہ یحییٰ بن یحییٰ میں۔ اور ان کے نام میں اختلاف ہے، باقوال مختلفہ سہلہ اور رملہ اور ملیکہ غنیمہ اور رمیصا بیان کیا گیا ہے، مالک بن نضر انس بن مالک کے والد نے ان سے نکاح کیا، انہی کے بطن سے انس پیدا ہوئے پھر یہ مالک بن نضر بحالت کفر قتل کر دیئے گئے۔ اسکے بعد یہ اسلام لے آئیں، ابوطالب نے جب یہ مشرک تھے ان سے پیغام ڈالا تو انہوں نے انکار کر دیا اور ان کو اسلام کی دعوت دی، ابوطالب اسلام لے آئے تو انہوں نے کہا کہ میں اب تم سے شادی کرتی ہوں۔ اور تم سے مہر تمہارے کچھ نہیں لوں گی طلحہ نے ان سے شادی کر لی، ان سے بڑی جماعت روایت کرتی ہے، یحییٰ بن یحییٰ اور سکون لام اور

۳۸۷- ثمرہؓ اور جابرؓ و انسؓ سے حدیث کو سنا اور ان سے منصور و اعلمش روایت کرتے ہیں۔ ۳۸۸ھ میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۸۸- سیار بن سلامؓ: یہ سیار بن سلام میں اور ان کی کنیت ابو المنہال بصری قمیسی ہے۔ مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ۳۸۹- سماک بن حربؓ: یہ سماک بن حرب ذہلی میں اور ان کی کنیت ابو مغیرہ ہے، جابر بن سمرہ اور نعمان بن بشیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ و زائدہ، ان سے تقریباً دو سو حدیثیں مروی ہیں اور یہ ثقہ تھے لیکن حافظہ کمزور ہو گیا تھا ان کو ابن مبارک و شعبہ وغیرہ نے ضعیف کہا ہے ۳۹۰ھ میں انتقال ہوا۔

۳۹۰- سوید بن وہبؓ: یہ سوید بن وہب میں اور ابن عجلان کے اساتذہ میں سے ہیں۔

۳۹۱- ابوالسائبؓ: یہ ابوالسائب بن شام بن زہرہ کے آزاد کردہ ہیں، تابعی میں اور ابو ہریرہؓ ابو سعید و مغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے علاء بن عبد الرحمنؓ۔

۳۹۲- ابوسلمہؓ: یہ ابوسلمہ میں اپنے چچا عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہیں۔ نہری قریشی ہیں ایک قوا کے اعتبار سے مدینہ کے مشہور سات فقہاء میں سے ہیں۔ اور مشہور و صاحب علم تابعین میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے اور ان سے زیادہ حدیثیں مروی ہیں۔ ابن عباسؓ ابو ہریرہؓ اور ابن عمرؓ وغیرہ سے انہوں نے حدیث کو سنا اور ان سے زہری، یحییٰ بن یحییٰ و شعبہ وغیرہ روایت کرتے ہیں ۳۹۳ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ جب کہ ان کی عمر بہتر سال کی تھی۔

۳۹۳- ابوسورہؓ: یہ ابوسورہ میں یہ اپنے چچا ابویوبؓ اور عبدی بن حاتم سے روایت کرتے ہیں اور ان سے واصل بن سائبؓ اور یحییٰ بن جابر طائیؓ ابن معینؓ وغیرہ نے ان کو ضعیف کہا ہے اور امام ترمذیؒ فرماتے تھے کہ میں نے محمد بن اسماعیلؒ کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابوسورہ کی احادیث غیر معروف و نامشہور ہیں۔

شمار کیا گیا ہے اور بعضے ان کو اہل طائف سے بتلاتے ہیں اور ان کی حدیث حجازیوں میں پائی جاتی ہے، ان سے بہت سے آدمی روایت کرتے ہیں۔

۳۹۴۔ شکل بن حمید :- یہ شکل بن حمید عیسیٰ میں ان سے ان کے بیٹے شتیر کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں کرتا اور ان کا شمار کوفیوں میں ہے، شکل، شتیر اور کاف کے زبر اور لام کے ساتھ ہے اور شتیر، شتر کی تصغیر ہے۔

۳۹۵۔ شریک بن سحما :- یہ شریک بن سحما میں اور سحما ان کی ماں ہے کہ جن کی نسبت :- یہ یہود ہوئے اور ان کے باپ عبدة بن منیث بن جنکا ذکر لسان کے مسائل میں آتا ہے اور یہ وہ یزید بن ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کے بابے میں تہمت لگائی تھی، اور اس کے بعد لسان کرنا پڑا تھا یہ اپنے باپ کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے تھے۔ عبدة بن ہلال کے زبر کے ساتھ ہے۔ اور بعض نے بے موجودہ بہ جزم پڑھا ہے۔

۳۹۶۔ ابو شمر مہ :- یہ ابو شمر میں اور لفظ شمر میں شمر ہمیشہ اور بار ساکن اور راء پر پیش ہے، صحابی ہیں ان کی نسبت معلوم نہیں حضرت عباس کی حدیث میں حج کی تیئہ کے سلسلہ میں ان کا ذکر آتا ہے۔ آنحضور کے زمانہ حیات ہی میں ان کا انتقال ہوا۔

۳۹۷۔ ابو شمر مہ :- یہ ابو شمر مہ بن عمرو کعبی عدوی، خزاعی میں، فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے مسلمانوں میں مدینہ میں ان کا انتقال ہوا۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ اور یہ اپنی کینت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ اہل حجاز میں ان کا شمار ہے۔

تابعین

۳۹۸۔ شقیق بن ابی سلمہ :- یہ شقیق بن ابی سلمہ میں ابو دائل اموی ان کی کینت ہے۔ انہوں نے مگر یہ آنحضور کا زمانہ پایا لیکن آپ سے کچھ سنا نہیں ہے۔ کہا کرتے تھے کہ میری عمر بخت نبوی سے پہلے دس سال کی تھی اس وقت میں اپنے بھڑکریاں جنگل میں چرا رہا تھا۔ صحابہ کی ایک بڑی

جائے جملہ کے ساتھ ہے۔

۳۹۹۔ سبیدہ :- سبیدہ عاتق کی بیٹی ہیں، قبیلہ اسلم کی ہیں اسعد بن خولہ کے نکاح میں تھیں پھر حجة الوداع والے سال میں سعد کا انتقال ہوا ان کی حدیث کوفہ میں زیادہ ہے اور ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔

۳۸۸۔ سہیمہ بنت عمر :- یہ سہیمہ عمر کی بیٹی قبیلہ مزینہ کی ہیں ارکانہ بن عبد زید کے نکاح میں تھیں، ان کا ذکر طلاق کے بارے میں آتا ہے، سہیمہ سین کے پیش اور ہا کے زبر کے ساتھ ہے۔

۳۸۹۔ سلمہ بنت حمر :- یہ سلمہ بنت حمر زیدہ میں اور فرار یہ بھی کہا جاتا ہے ان کی حدیث کوفہ والوں میں مروی ہے۔ یہ وہ لفظ ہے جو عبد کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے۔

۳۹۰۔ سلمیٰ :- یہ سلمیٰ رافع کی ماں اور ابو رافع کی زوجہ

صحابیہ ہیں، ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ بن سلمیٰ روایت کرتے ہیں، ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ تھیں اور حضرت فاطمہ کو بنت عیسیٰ کے ہمراہ انہوں نے غسل دیا۔

نش صحابہ

۳۹۱۔ شداد بن اوس :- یہ شداد بن اوس ہیں، ان کی کینت، ابوی النضاری ہے اور حسان بن ثابت کے بھتیجے ہیں بیت المقدس میں قیام تھا، اہل شام میں شمار ہوتے تھے، مسلمانوں میں جبکہ ان کی عمر پچھتر سال کی تھی، ملک شام میں انتقال ہوا۔ عباده بن صامت اور ابو درداء کہا کرتے تھے کہ شداد ان لوگوں میں سے تھے کہ جن کو علم و حلم کی دولت سے نوازا گیا تھا۔

۳۹۲۔ شمر بن بانی :- یہ شمر بن بانی ابو المقدم سارقی ہیں۔ انہوں نے آنحضور کا عہد مبارک پایا۔ اور ان شمر کے نام کے ساتھ ہی ان حضور نے ان کے باپ بانی بن زید کی کینت رکھی تھی اور فرمایا تھا کہ تم ابو شمر بن بانی شمر بن بانی کے ساتھ علی کے ساتھیوں میں سے تھے، ان کے بیٹے مقدام ان سے روایت کرتے ہیں۔

۳۹۳۔ شرید بن سوید :- یہ شرید بن سوید ثقفی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ حضرموت کے تھے لیکن ان کو قبیلہ ثقف سے

صحابی عورتیں

۴۰۶۔ الشفار بنت عبد اللہ :- یہ شفاعت بنت عبد اللہ قزوینی
عدوی ہیں، احمد بن صالح مصری کہتے ہیں کہ ان کا نام لیلیٰ ہے
اور شفاعت بنت عبد اللہ بن عامر بن غالب آگیا، ہجرت سے پہلے اسلام
لائی بڑی عاتکہ اور فاضلہ عورتوں میں سے تھیں۔ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لائے
تھے اور دو پہر کو وہیں آرام فرماتے تھے اور انہوں نے
آنحضور کے لئے بستر اور تنگی کا انتظام کر رکھا تھا، آپ اسی
بستر میں آرام فرماتے تھے شفاعتین کے کسرہ اور فار اور
مد کے ساتھ آتا ہے۔

۴۰۷۔ ام شریک غزنہ :- یہ ام شریک غزنہ بنت دودان
قریشیہ عامرہ، صحابیہ ہیں۔ دودان دال مہملہ کے پیش
کے ساتھ ہے۔

۴۰۸۔ ام شریک انصاریہ :- یہ ام شریک انصاریہ
ہیں کہ جن کا ذکر کتاب البدہ میں فاطمہ بنت قیس کی حدیث
میں آیا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ سے فرمایا تھا کہ
جاؤ ام شریک کے گھر میں عدت پوری کرو، اور بعضوں نے
کہا کہ جن کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم آنحضور نے دیا
تھا وہ ام شریک ادنیٰ ہیں لیکن ان کا یہ قول صحیح نہیں اس
لئے کہ ام شریک ادنیٰ قریشی لوی بن غالب کی اولاد ہیں
سے تھیں اور یہ انصاریہ ہیں کیونکہ فاطمہ بنت قیس کی بعض
روایات میں آیا ہے کہ ام شریک ایک مالدار عورت ہیں
انصار میں سے۔

صحابہ

۴۰۹۔ صفوان بن عسال :- یہ صفوان بن عسال مرادی ہیں
کوفہ کے رہنے والے تھے اور ان کی حدیث اہل کوفہ میں
شائع تھی۔ عسال میں عین پر زبر اور سین مہملہ پر تشدید
اور لا ہے۔

۴۱۰۔ صفوان بن معطل :- ان کی کنیت ابو عمرو سلمیٰ ہے
انہوں نے غزوہ خندق اور اس کے علاوہ تمام غزوات میں
شرکت کی اور انہیں کے بارہ میں وہ سب کچھ کہا گیا ہے۔

جماعت سے روایت کرتے ہیں ان میں عمر بن خطاب
ابن مسعود ہیں، ابن مسعود کے خاص لوگوں میں سے اور
ان کے بڑے درجہ کے اصحاب :- سے تھے ان سے بہت
حدیثیں مروی ہیں معتد وجہ تھے حجاج کے۔ مانہ میں انتقال
ہوا۔ اور ایک قول ہے کہ ۹۹ھ میں تھا۔

۴۰۹۔ شریک البوزنی :- یہ شریک بوزنی تابعی میں حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرماتے ہیں اور ان سے ازہر حراری
۴۱۰۔ شریک بن شہاب :- یہ شریک بن شہاب

حارثی بصری ہیں۔ اور ان کو تابعین سے شمار کیا گیا ہے۔ ابی بزرہ
اسلمی سے روایت کرتے ہیں اور ازرق بن قیس ان سے روایت
کرتے ہیں لیکن اس بارہ میں مشہور نہیں۔

۴۰۱۔ شریک بن عبد اللہ :- یہ شریک بن عبد اللہ حضرمی
میں ابو امامہ و جابر بن نفیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے
صفوان بن عمرو اور معاذ بن صالح۔

۴۰۲۔ ابو الشعثا :- یہ ابو الشعثا سلیم بن اسود محاربی کوفی ہیں
مشہور اور معتبر تابعیوں میں سے ہیں۔ حجاج کے عہد میں ان کا
انتقال ہوا۔

۴۰۳۔ شعبی :- عامر بن شریک کوفی ہیں اور مشہور ذی علم لوگوں میں
سے ایک یہ بھی ہیں۔ حضرت عمر کے دور خلافت میں پیدا ہوئے۔
بیت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک بڑا گروہ

روایت کرتا ہے۔ فرماتے تھے کہ میں نے پانچ سو صحابہ کو دیکھا
اور کبھی کوئی حرف کسی کا غدر نہیں لکھا اور مجھ سے جو حدیث بھی
بیان کی گئی میں نے اس کو حافظ میں محفوظ کر لیا۔ ابن عیینہ کا قول

ہے کہ ابن عباس اپنے زمانہ کے اور ثوری اپنے دور کے امام
تھے۔ اور زہری نے کہا کہ علما، تو جابر ہی گذرے ہیں یعنی ابن السیب
مدینہ میں اور شعبی کوفہ میں، حسن بصرہ میں اور مکحول شام میں سلسلہ

میں جب کہ ان کی عمر ۸۷ برس کی تھی انتقال ہوا۔
۴۰۴۔ ابن شہاب :- یہ زہری ہیں ان کا ذکر حرف زار کے
ما تحت گذر چکا ہے۔

۴۰۵۔ شیبہ بن ربیعہ :- یہ شیبہ بن ربیعہ بن عبد الشمس بن
عبد مناف جاہلی ہے، جنگ بدر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کو
قتل کیا، یہ مشرک تھا۔

بڑے نیک صاحب فضل بہادر انہی تھے، غزوہ ارمینہ میں سترہ میں شہید ہوئے جب کہ ان کی عمر ساٹھ سے کچھ اوپر تھی۔

۲۱۱۔ صفوان بن امیہ :- یہ صفوان بن امیہ بن خلف مجھی قریشی میں فتح مکہ کے دن مسلمانوں سے بھاگے۔ پھر عمر بن وہب اور ان کے بیٹے وہب بن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے لئے پناہ طلب کی تھی ان پر آپ نے امان دے دی تھی اور ان دونوں کو امن کی علامت کے طور پر اپنی چادر عطا فرمائی، پھر وہب نے صفوان بن امیہ کو پایا اور آنحضرت کے پاس لے آئے تو صفوان نے آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یہ وہب بن عمر کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ کو اس دیا ہے کہ میں دو ماہ تک آزادانہ چلوں پھر اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب وہب (سواری سے نیچے اتر دو، تو صفوان نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں اترؤں گا جب تک کہ آپ صاف صاف نہ بتا دیں

آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی سواری سے نیچے اتر دو اور تمہارے لئے سہ ماہ تک آزادانہ چلنے پھرنے کی اجازت ہے پس صفوان اتر آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین اور طائف میں بحالت کفر شریک ہوئے آنحضرت نے مال غنیمت میں سے اس کو بہت کچھ دیا۔ اس پر صفوان نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ اس کثیر غنیمت کو دے کر نبی کے پاکیزہ نفس کے علاوہ کوئی دوسرا شخص خوش نہیں ہو سکتا اور اسی دن اسلام لے آئے اور مکہ میں قیام کیا، پھر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور حضرت عباس کے پاس قیام کیا اور اپنی ہجرت کا واقعہ آنحضرت کے سامنے پیش کیا آنحضرت نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی کیونکہ اب مکہ بھی دلا لا اسلام بن چکا ہے (صفوان زمانہ جاہلیت میں قریش کے سرداروں میں شمار ہوتے تھے، ان کی بیوی انے ایک ماہ پہلے اسلام لے آئی تھیں جب صفوان بھی مسلمان ہو گئے تو دونوں کا نکاح برقرار رکھا گیا سترہ میں مکہ میں صفوان کا انتقال ہوا۔ ان سے متعدد آدمی روایت کرتے ہیں اور یہاں میں سے ہیں کہ جن کے ساتھ اسلام پورا نسخہ کرنے کے لئے تکالیف قلب کا معاملہ کیا جاتا تھا۔ یہ مکہ میں ہی مخلص مسلمان بن چکے تھے اور یہ قریش کے فصیح زبان لوگوں میں سے تھے۔

۲۱۲۔ صخر بن وداعہ :- یہ صخر بن وداعہ غامدی ہیں اور یہی ابن عمر و ابن عبد اللہ بن کعب ہیں جو قبیلہ ازد کے ہیں اگرچہ طائف میں قیام تھا مگر اہل حجاز میں شمار ہوتے تھے۔

۲۱۳۔ صخر بن حرب :- یہ صخر بن حرب ہیں جن کی کنیت ابو سفیان قریشی ہے۔ امیر معاویہ کے والد ہیں ان کا ذکر حرف السین کے تحت گزر چکا ہے۔

۲۱۴۔ صہیب بن سنان :- یہ صہیب بن سنان عبد اللہ بن جعدان تیمی کے آزاد کردہ ہیں، ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے، مدینہ اور فرات کے درمیان شہر موصل میں ان کے مکانات تھے رومیوں نے ان اطراف میں یورش کی اور ان کو قید کر لیا ابھی یہ چھوٹے سے بچہ ہی تھے، لہذا لشوع و غاروم، ہی میں ہوئی رومیوں سے ان کو قبیلہ کلب نے خرید لیا اور ان کو مکہ لے آئے۔ کلب سے عبد اللہ بن جعدان نے خرید لیا اور آزاد کر دیا، یہ بھی مرتے دم تک عبد اللہ ہی کے ساتھ رہے کہا جاتا ہے کہ یہ روم میں جب بڑے ہو کر کچھ سوچ بوجھ ہوئی بھاگ کر مکہ آ گئے اور عبد اللہ بن جعدان کے حلیف بنے پہلے ہی مکہ میں مسلمان ہوئے اور یوں بھی کہا جاتا ہے کہ ان حضور جب دار ارقم میں کچھ اوپر تیس آدمیوں کے ساتھ ٹھہرے ہوئے تھے تو انہوں نے اور عامر بن یاسر نے ایک ہی دن آکر اسلام قبول کیا یہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جن کو کمزور سمجھا گیا اور مکہ میں تکالیف پہنچائی گئیں۔ اس لئے یہ مدینہ کی ہجرت کر گئے اور انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ ومن الناس من یشتري نفسه الاثم۔ ان سے ایک بڑی جماعت روایت کرتی ہے سترہ میں مدینہ میں انتقال ہوا اور جنت البقیع میں سپرد خاک کئے گئے۔ اس وقت ان کی عمر نوے سال کی تھی۔ جعدان "بہیم کے پیش اور وال کے جزم کے ساتھ ہے اس کے بعد عین مہلہ ہے۔

۲۱۵۔ الصعب بن جہشم :- یہ صعوب بن جہشم لیشی ہیں حاکم البوار میں جو کہ سرزمین حجاز میں واقع ہے ان کا قیام تھا ان کی حدیث بھی اہل حجاز ہی میں پائی جاتی ہے، عبد اللہ بن عباس وغیرہ سے روایت کرتے ہیں حضرت ابو بکر کے زمانہ خلافت میں انتقال ہوا جہشم جیم کے زبر اور ثنائے مشنہ کی تشدید کے ساتھ۔

حمید بن عبدالرحمن بن عوف کے آزاد کردہ ہیں۔ مدینہ کے مشہور اور جلیل القدر تابعین میں سے ہیں انس بن مالک اور کچھ تابعین سے روایت کرتے ہیں اللہ کے صالح اور برگزیدہ بندوں میں سے تھے کہا جاتا ہے کہ چالیس سال تک پہلو زمین کو چھوا ایک نہیں، لوگ کہتے تھے کہ ان کی پیشانی کثرت سجدوں کی وجہ سے زخمی ہو گئی تھی اور شاہی عطیات کو قبول نہیں کرتے تھے اور ان کے مناقب بہت زیادہ ہیں۔

۲۲۲ ابو صالح :- یہ ابو صالح ذکوان ہیں جو گھی اور روغن زیتون کے تاجر اور مدنی تھے گھی اور زیتون کا تیل کو ذلے جایا کرتے تھے۔ جویریہ بنت حارث زوجہ محترمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ تھے، بڑے جلیل القدر بہت مشہور اور بہت روایت کرنے والے تھے۔ ابو ہریرہ اور ابو سعید سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن سہیل اور اعش۔

صحابی عورتیں

۲۲۳ صفیہ :- یہ صفیہ حبشی بن الخطاب کی بیٹی ہیں جو بنی اسرائیل میں سے تھے اور ہارون بن عمران علی نبینا وعلیہ السلام کے نواسہ تھے۔ یہ صفیہ کنانہ بن ابی النقیق بچپن جنگ خیبر میں ماہ محرم ۶ میں قتل کر دیا گیا اور یہ قید ہو گئیں تو ان کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لئے پسند فرمایا۔ بعض نے روایت کی ہے کہ یہ صفیہ وحیہ بن خلیفہ کلبی کے حصہ غنیمت میں لگا دی گئی تھیں پھر ان سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سات غلاموں کے بدلہ میں خرید لیا اس کے بعد یہ اسلام لے آئیں۔ پھر آپ نے ان کو آزاد کر دیا اور نکاح کر لیا اور ان کا مہر ان کے عشق کو قرار دے دیا ۶۷ھ میں وفات اور جنت البقیع میں سپرد خاک کی گئیں ان سے حضرت انس اور ابن عمر وغیرہ روایت کرتے ہیں جی میں حائے مہملہ کا پیش اور نیچے دو نقطہ والی یاد کا زرارہ دوسری یاد پر تشدید ہے۔ الخطب میں ہمزہ کا زبر خائے معجمہ کا

۲۲۴ اصناہ کجی :- یہ اصناہ کجی ہیں اس لفظ میں ص پر پیش ہے اور نون غیر مسدود ہے اور ایک لفظ ہے اور حاء مہملہ ہے، یہ اصناہ کجی اس لئے مشہور ہے کہ اصناہ بن زبیر بن عامر کی طرف منسوب ہوئے یہ قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہے ان کا ذکر ان کے نام عبداللہ کے ماتحت حرف عین میں آئے گا۔

۲۲۵ ابو صرمتہ :- یہ ابو صرمتہ مالک بن قیس مازنی ہیں اور بعضوں نے قیس بن مالک بتایا ہے اور بعض نے قیس بن صرم بھی کہا ہے، اور یہ اپنی کینت سے مشہور ہیں انہوں نے بدر اور بقیہ غزوات میں شرکت کی، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے "صرم" صاد کے زیر اور را ساکن کے ساتھ ہے۔

تابعین

۲۲۸ صالح بن خوات :- یہ صالح بن خوات انصاری ٹی مشہور تابعی ہیں ان کی حدیث عزیز کے درجہ کا ہے انہوں نے حدیث کو اپنے باپ اور سہیل بن ابی حشمہ سے سنا اور ان سے یزید بن رومان وغیرہ روایت کرتے ہیں، ان کی حدیث مرینہ والوں میں پائی جاتی ہے۔ خوات خائے معجمہ کے زبر واؤ کے تشدید اور تائے فوقانی دو نقطہ والی ت کے ساتھ ہے۔

۲۲۹ صالح بن درہم :- صالح بن درہم باہلی ہیں یہ ابو ہریرہ اور سمرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے شعبہ اور قطان ثقہ ہیں۔

۲۳۰ صالح بن حسان :- یہ صالح بن حسان مدنی ہیں

بصرہ میں قیام تھا ابن المہدی اور عروہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو عامر اور حضرمی، ایک جماعت ان کی مرویات کو ضعیف کہتی ہے اور امام بخاری انکی حدیث کو منکر قرار دیتے ہیں

۲۳۱ صحیح بن عبد اللہ :- یہ صحیح بن عبد اللہ بن بریدہ ہیں یہ اپنے باپ اپنے دادا اور عروہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حجاج بن حسان اور عبد اللہ بن ثابت۔

۲۳۲ صفوان بن سلیم :- یہ صفوان بن سلیم زہری ہیں

سند سے زیادہ گہرائی رکھنے والے ہیں۔ ان کا ذکر باب علامات النبوة میں آتا ہے، حضرت ابن عباس ان سے روایت کرتے ہیں، ضحاک کے ضد کا کسرہ ایم غیر مشدد سے شذوۃ کے ثبوت کا زبر، فون کا پیش۔ واؤ ساکن ہمزہ کا زبر ہے۔

۴۲۰۔ الضحاک بن سفیان :- یہ الضحاک بن سفیان کلابی عاصری ہیں۔ یہ اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں، نجد میں قیام تھا۔ آنحضور نے ان کو ان کی قوم کے ان لوگوں پر حاکم بنادیا تھا جو اسلام لے آئے تھے، ابن مسیب اور جن بصری ان سے روایت کرتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ اپنی شجاعت کی وجہ سے سوسواروں کے برابر سمجھے جاتے تھے، ان آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر حفاظت کیلئے (تولارے کر کھڑے ہوا کرتے تھے۔

تابعین

۴۲۱۔ ضحاک بن فیروز :- یہ ضحاک بن فیروز طبری تابعی ہیں ان کی حدیث بصریوں میں شائع ہے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، ان کا ذکر حرف وال میں آچکا ہے۔

۴۲۲۔ ضرار بن صرد :- یہ ضرار بن صرد ہیں ان کی کنیت ابو نعیم ہے کوفہ کے رہنے والے ہیں پانچواں صدی میں مشہور ہیں معتمر بن سلیمان وغیرہ سے حدیث کو سنا اور ان سے علی بن منذر روایت کرتے ہیں، نعیم بن فون کا ضمہ عین مہملہ مفتوح ہے۔ ضرار میں ضاد کا کسرہ پہلی را غیر مشدد ہے صرد میں صاد مہملہ کا ضمہ اور اسے مہملہ کا زبر ہے۔

صحابہ

ط

۴۲۳۔ طلحہ بن عبید اللہ :- یہ طلحہ بن عبید اللہ ہیں جن کی کنیت ابو محمد قرظی ہے یہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں، شروع ہی میں اسلام لے آئے تھے، تمام غزوات میں سوائے غزوہ بدر کے شریک رہے ہیں، عدم شرکت کی وجہ یہ تھی کہ آنحضور نے ان کو سعید بن زید کے ہمراہ اس غلہ کے قافلہ کا پتہ چلانے کے لئے روانہ کیا تھا جو قریش کا ابو سفیان بن حرب کے ساتھ آ رہا تھا

جزم طائے مہملہ پر زبر آخر میں بائے موحده ہے۔

۴۲۵۔ صفیہ بنت عبد المطلب :- یہ صفیہ بنت عبد المطلب کی بیٹی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چھوٹی بیٹی ہیں، اسلام سے پہلے حارث بن حرب کی زوجیت میں تھیں پھر وہ ہلاک ہو گیا، اس کے بعد عوام بن خویلد نے ان سے نکاح کر لیا تو ان سے زہیر پیدا ہوئے یہ طویل مدت تک زندہ رہیں اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں سندھ میں وفات پائی ان کی عمر ۷۲ سال کی ہوئی اور جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔

۴۲۶۔ صفیہ بنت ابی عبد :- یہ صفیہ ابو عبیدہ کی بیٹی ہیں، بنو لقیف میں سے ہیں، مختار ابن ابی عبیدہ کی بہن ہیں۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر کی بیوی ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے پایا اور آپ کے ارشادات کو سنا مگر ان سے روایت نہیں کی، حضرت عائشہ اور حفصہ سے روایت کرتی ہیں اور ان سے حضرت نافع ابن عمر کے آزاد کردہ روایت کرتے ہیں۔

۴۲۷۔ صفیہ بنت شیبہ :- یہ صفیہ شیبہ حبشی کی بیٹی ہیں ان سے میمون بن مہران وغیرہ روایت کرتے ہیں، آنحضور

کے دیکھنے کے بارے میں ان کے متعلق اختلاف ہوا، بعض نے کہا کہ انہوں نے حضور کی زیارت نہیں کی۔

۴۲۸۔ الصماء بنت بسر :- یہ صماء بصری کی بیٹی ہیں۔ مازنی ہیں کہا گیا ہے کہ صماء ان کا لقب ہے اور ان کا نام بھیہ ہے ان سے ان کے بھائی عبد اللہ روایت کرتے ہیں۔

صحابہ

ض

۴۲۹۔ ضحاک بن ثعلبہ :- یہ ضحاک بن ثعلبہ ازدی و شذوۃ ہیں سے ہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ جاہلیت میں دوست تھے، علاج و معالجہ، جھاڑ پھونک کا کام کرتے تھے علم کے پیشہ جو یاں رہتے تھے شروع زمانہ میں اسلام لے آئے، یہی وہ ہیں جس وقت کچھ قرآن انہوں نے ان حضور سے سنا تو کہا کہ آپ کے یہ کلمات

۳۸۔ یہ دونوں بدر کی ٹڈبھڑکے دن واپس ہوئے انہوں نے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے انہوں نے بدر کے دن اپنے ہاتھ سے حفاظت کی تو حملہ کی کثرت سے ان کے ہاتھ کی انگلیاں سن ہو گئی تھیں انہوں نے اس دن چوبیس زخم کھائے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کے ۵۷ زخم لگے کچھ نیزے کے کچھ تلوار کے کچھ تیر کے یہ طلحہ گندم گوں بہت بال واے تھے نہ بال ان کے بالکل گھنگھر واے ہی تھے اور نہ بالکل سیدھے ہی تھے، حسین چہرے واے تھے، جنگ جمل میں شہادت پائی جمہرات کے دن میں جمادی الثانیہ ۳۷ھ میں۔ اور بصرہ میں دفن کئے گئے۔ ان کی چوڑے ٹھہ سال کی عمر ہوئی ان سے ایک جماعت نے روایت کی ہے۔

۳۹۔ طلحہ بن البراء۔ یہ طلحہ بن البراء انصاری میں جن کے بارہ میں جس وقت ان کا انتقال ہوا تھا اور آپ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی کہ اے اللہ ان سے جنت میں ملاقات فرما، اور یہ بھی جنت میں تیری خدمت میں حاضر ہوں، ان کا شمار حجاز کے علماء میں ہوتا ہے، ان سے حصین و حویر نے روایت کی ہے۔

۴۰۔ طلق بن علی۔ یہ طلق بن علی میں جن کی کنیت ابو علی تھی یا می ہے۔ ان کو طلق بن ثمامہ بھی کہا جاتا ہے، ان سے ان کے بیٹے قیس روایت کرتے ہیں۔

۴۱۔ طارق بن شہاب۔ یہ طارق بن شہاب میں جن کی کنیت ابو عبد اللہ ہے بکلی کوئی میں۔ زمانہ جاہلیت (یعنی اسلام سے پہلے کا زمانہ) میں موجود تھے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھا ہے۔ آپ سے سماع حدیث ثابت نہیں مگر بہت کم۔ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں ۳۳ غزوات میں شریک ہوئے ۳۷ھ میں وفات پائی۔

۴۲۔ طارق بن سوید۔ یہ طارق بن سوید میں ان کو اس حضور کا شرف صحبت حاصل ہے ان کی حدیث بیان خمر کے بارے میں موجود ہے۔ ان سے علقمہ بن فاضل روایت کرتے ہیں۔

۳۸۔ الطفیل بن عمرو۔ یہ طفیل بن عمرو دوسی میں مکہ میں اسلام لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق کی پھر اپنی قوم کے شہروں کی طرف لوٹ گئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کرنے تک وہیں رہے پھر بحریہ میں اپنی قوم کے ان لوگوں کے جنہوں نے آپ کے ساتھ رہنا چاہا ان حضور کی طرف ہجرت کی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خدمت مبارک میں آخر تک موجود رہے یہ جنگ یمامہ میں شہید کر دیئے گئے اور بعض نے کہا ہے کہ جنگ یرموک میں دور خلافت عمر رضی اللہ عنہ میں شہید ہوئے ان سے جابر اور ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں، ان کا شمار حجاز کے علماء میں ہوتا ہے۔

۳۹۔ ابو الطفیل۔ یہ ابو طفیل میں ان کا نام عامر ہے وائلہ کے بیٹے میں لیشی اور کنانی میں نام کی بہ نسبت کنیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔ آنحضور کی پاک زندگی سے ان کو آٹھ سال نصیب ہوئے مکہ میں ۳۷ھ میں وفات پائی روئے زمین پر تمام صحابہ میں یہ آخری صحابی تھے، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۴۰۔ ابو طیہ۔ یہ ابو طیہ میں ان کا نام نافع ہے پچھنے لگانے کا کام کیا کرتے تھے۔ مجتہد بن مسعود انصاری کے آزاد کردہ ہیں، مشہور صحابی ہیں۔ مجتہد کی مضموم ہے حملہ پر فتح ہے اور یائے تختانی پر تشدید اور زیر ہے آخر میں صاو مہملہ ہے۔

۴۱۔ الوطلحہ۔ یہ ابو طلحہ میں ان کا نام زید ہے بہل انصاری بخاری کے بیٹے ہیں۔ یہ اپنی کنیت کے ساتھ مشہور ہیں، یہ انس بن مالک کی والدہ کے شوہر ہیں، یہ مشہور تیر اندازوں میں سے ہیں آنحضور نے ان کے بارے میں فرمایا کہ ابو طلحہ کی آواز لشکر میں ایک جماعت کی آواز سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ ۳۷ھ میں وفات پائی جبکہ ان کی عمر ۷۷ سال کی تھی اور ابن بصرہ کا خیال ہے کہ وہ سمندر میں سفر کر رہے تھے کہ انتقال ہو گیا اور کسی جزیرہ میں سات دن کے بعد دفن کئے گئے بیعت عقبہ میں ستر صحابہ کے ساتھ یہ بھی شریک تھے پھر بدر احد اس کے بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے ایک جماعت صحابہ کی ان سے

روایت کرتی ہے۔

تابعین

۴۴۲۔ طلحہ بن عبد اللہ :- یہ طلحہ بن عبد اللہ بن کریر خزاعی ہیں

تابعی ہیں، اہل مدینہ میں سے ہیں، یہ ایک جماعت صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی ایک جماعت تابعین کی روایت کرتی ہے۔

۴۴۳۔ طلحہ بن عبد اللہ :- یہ طلحہ بن عبد اللہ غوث زہری قریشی کے پوتے ہیں مشہور تابعین میں سے ہیں۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ سخاوت کی صفت میں مشہور تھے۔ یہ اپنے چچا عبد الرحمن وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

۴۴۴۔ طلق بن حبیب :- یہ طلق بن حبیب غزنی بصری ہیں۔ یہ بڑے عابد اور کثرت عبادت میں مشہور تھے، عبد اللہ بن جبیر اور جابر اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان سے مضعب اور عمرو بن دینار و ایوب، غزنی میں عین مہملہ اور نوں دونوں پر زبرد ہے۔

۴۴۵۔ الطفیل بن ابی :- یہ طفیل بن ابی بن کعب انصاری کے بیٹے ہیں۔ تابعی ہیں۔ غزیز الحدیث ہیں، ان کی حدیث اہل حجاز میں شائع ہے۔ اپنے باپ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو الطفیل۔

۴۴۶۔ طاؤس بن کیسان :- یہ طاؤس بن کیسان نخلانی ہمدانی یثربی ہیں۔ فارسی الاصل ہیں ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری اور بڑی مخلوق روا کرتی ہے۔ عمر بن دینار کا مقولہ ہے کہ میں نے کوئی عالم طاؤس جیسا نہیں دیکھا۔ وہ علم و عمل میں بہت اونچے تھے مگر میں شانہ میں وفات پائی۔

۴۴۷۔ ابو طالب :- یہ ابو طالب حضور کے محترم چچا ہیں حضرت علیؓ کے والد ہیں ان کا نام عبد مناف بن عبد المطلب بن ہشام قرشی ہے۔ بجا علی میں یعنی اسلام نصیب نہیں ہوا جب ان کا انتقال ہوا تو قریش نے اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت بے دہی کی ہے، جس کی وجہ سے

۴۴۸۔ ابن طاب :- مدینہ کی کجور کے اعتبار سے ان کو رطب بن طاب اور قرین طاب کہا جاتا ہے۔

ظ صحابہ

۴۴۹۔ ظہیر بن رافع :- یہ ظہیر بن رافع حارثی میں انصار میں سے ہیں، قبیلہ اوس کے تھے عقبہ ثانیہ کی بیعت اور غزوہ بدر اور اس کے مابعد کے غزوات میں شریک رہے یہ رافع رافع بن خدیج کے علاوہ ہیں یہ رافع ان ظہیر سے روایت کرتے ہیں، ظہیر کی ظاہر معجم پر پیش ہے اور ہائے معلّم مفتوح اور دو نقطوں والی یا ئے ساکن ہے۔

ع صحابہ

۴۵۰۔ عمر بن الخطاب :- یہ امیر المومنین عمر بن الخطاب فاروق ہیں۔ ان کی کنیت ابو حفصہ ہے۔ عدوی قریشی ہیں نبوت کے چھ سال میں اسلام لائے اور بعض نے کہا کہ پانچویں میں۔ ان سے پہلے چالیس مرد اور گیارہ عورتیں اسلام لائیں تھیں اور کہا جاتا ہے کہ چالیسویں مرد حضرت عمرؓ تھے، ان کے اسلام قبول کرنے کے دن سے ہی اسلام نمایاں ہونا شروع ہوا، اسی وجہ سے ان کا لقب فاروق ہو گیا۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرؓ سے دریافت کیا تھا کہ تمہارا لقب فاروق کیوں رکھا گیا۔ فرمایا کہ حضرت حمزہ میرے اسلام سے تین دن قبل اسلام لائے تھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرے سینہ کو اسلام کے لئے کھول دیا تو میں نے کہا۔ اللہ لا الہ الا اللہ، لہ الا اسماء الرحمن (اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اسی کے لئے سب اچھے نام ہیں) اس کے بعد کوئی بھان مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان سے زیادہ پیاری دیتی تھی اس کے بعد میں نے دریافت کیا کہ رسول اللہ کہاں تشریف فرما ہیں تو میری ہمشیرہ نے مجھ کو بتایا کہ وہ دار ارقم بن ابی ارقم میں جو کوہ صفا کے پاس ہے تشریف رکھتے ہیں

الوارثم کے مکان پر حاضر ہوا جب کہ حضرت حمزہ بھی آپ کے اصحاب کے ساتھ مکان میں موجود تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی گھر میں تشریف فرما تھے میں نے دروازہ کو مٹا تو لوگوں نے نکلنا چاہا حضرت حمزہ نے فرمایا کہ تم کو کیا ہو گیا۔ سب نے کہا عمر بن خطاب ہے حضرت عمرؓ کہتے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور مجھے کپڑوں سے پکڑ لیا۔ پھر خوب زور سے مجھ کو ایسی طرف کھینچا۔ کہ میں رک نہ سکا اور گھٹنوں کے بل گر گیا اس کے بعد آنحضور نے ارشاد فرمایا کہ عمر اس کفر سے کب تک باز نہیں آو گے تو بے ساختہ میری زبان سے نکلا۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔ اس پر تمام دارالارثم کے لوگوں نے لغزہ بکیر بلند کیا جس کی آواز مسجد والوں نے بھی سنی حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنی موت و حیات میں دین حق پر نہیں ہیں آپ نے فرمایا کیوں نہیں اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم سب حق پر ہو اپنی موت میں بھی اور حیات میں بھی اس پر میں نے عرض کیا تو پھر اس حق کو چھپانے کا کیا مطلب۔ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے، ہم ضرور حق کو لے کر نکلیں گے چنانچہ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو صفوان کے درمیان میں نکالا ایک صف میں حضرت حمزہ تھے اور دوسری صف میں میں۔ (یعنی حضرت عمرؓ) اور میرے اندر جوش کی وجہ سے چکی کا سا گھر گھڑا ہٹ بھی، یہاں تک کہ ہم مسجد حرام میں پہنچ گئے تو مجھ کو اور حضرت حمزہ کو قریش نے دیکھا یہ دیکھ کر ان کو اس قدر صدمہ پہنچا کہ ایسا صدمہ انہیں اس سے پہلے کبھی نہیں پہنچا تھا، اس دن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام فاروق رکھا کہ میری وجہ سے اللہ نے حق اور باطل

میں فرق کر دیا، داؤد ابن حصین اور زہری نے روایت کیا کہ جب عمرؓ اسلام لے آئے تو حضرت جبریل امین تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام آسمان والے عمر کے اسلام سے بہت خوش ہوئے ہیں اور حضرت عبد اللہ

بن مسعود فرماتے ہیں کہ قسم خدا کی میں یقین رکھتا ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے علم کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام روئے زمین کے زندہ انسانوں کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم والا پلڑہ جھک جائے گا۔ اور فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت عمرؓ دس میں سے نو حصے علم اپنے ساتھ لے گئے۔ اور ایک حصہ باقی رہ گیا۔ وہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور یہ پہلے خلیفہ میں جو امیر المؤمنین کے لقب کے ساتھ پکارے گئے حضرت عمرؓ کو روئے رنگ کے تھے جس میں غالب تھی اور بعض نے گندم گوں کہا ہے۔ لائے قد کے تھے۔ سر کے بال اکثر گر گئے تھے آنکھیں نہایت سرخ رہتی تھیں حضرت ابو بکرؓ کی وفات کے بعد تمام امور انتظامیہ کو حضرت ابو بکرؓ کی وصیت اور ان کے متبعین فرمانے کی وجہ سے کامل طور سے انجام دیا اور منیرہ بن شعبہ کے غلام ابو نولہ نے مدینہ میں بدھ کے دن ۲۶ ذوالحجہ ۳۳ھ میں آپ کو شجر سے زخمی کیا اور دسویں تاریخ محرم الحرام کو اتوار کے دن ۳۳ھ میں (چودہ دن بیمار رہ کر) دفن کئے گئے ان کی عمر تریسٹھ سال کی ہوئی اور یہ ان کی عمر کے بارے میں سب سے صحیح قول ہے ان کی مدت خلافت دس سال ۶ ماہ ہے حضرت عمرؓ کے جنازہ کی نماز حضرت صہیب رومی نے پڑھائی ان سے حضرت ابو بکرؓ اور باقی تمام عشرہ مبشرہ اور ایک بڑی جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے۔

۳۵۱- عمر بن ابی سلمہ ۱- یہ عمر بن ابی سلمہ میں ان کا نام عبد اللہ بن عبد الاسد خزومی قریشی ہے اور یہ عمر آنحضور کے لے پالک تھے ان کی والدہ ام سلمہ میں جو ازواج مطہرات میں سے ہیں، ۳۳ھ میں حبشہ میں پیدا ہوئے اور جس وقت آنحضور کی وفات ہوئی تو ان کی عمر نو سال کی تھی۔ ۳۳ھ میں بزمانہ عبد الملک بن مروان مدینہ میں وفات پائی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کو سن کر یلو کیا، آنحضور سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت۔

۳۵۲- عثمان بن عفان :- یہ امیر المؤمنین عثمان بن عفان میں ان کی کنیت ابو عبد اللہ الاموی قریشی ہے ان کا اسلام لانا اول دور اسلام میں حضرت ابو بکر الصديق رضی اللہ

بنت ابی بکر نے روایت کی ہے۔

۴۵۴۔ عثمان بن مظعون :- یہ عثمان بن مظعون ہیں جن کی کنیت ابو سائب ہے۔ حمیمی قرشی ہیں تیرہ آدمیوں کے بعد یہ اسلام لائے تھے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ دونوں انہوں نے کی ہیں غزوہ بدر میں شریک ہوئے، زمانہ جاہلیت میں بھی شراب سے رکنے والے تھے، یہ مہاجرین میں سب سے پہلے شخص ہیں جن کی وفات مدینہ طیبہ میں شعبان کے مہینے میں ہجرت کے پورے تیس ماہ گزرنے پر واقع ہوئی، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے کے بعد ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور جب یہ دفن کئے گئے تو فرمایا یہ شخص گذرنے والوں میں سے ہمارے لئے بہترین شخص تھے۔ جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ بڑے عابد، متراض صاحب فضل صحابہ میں سے تھے ان کے بیٹے سائب اور ان کے بھائی قدامتہ بن مظعون ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۵۵۔ عثمان بن طلحہ :- یہ عثمان بن طلحہ عبد ربنی قریشی حمیمی مشرق بہ صحبت نبی کریم علیہ السلام میں ان کا ذکر باب المساجد میں آتا ہے۔ ان سے ان کے چچا کے بیٹے شیبہ اور ابن عمر روایت کرتے ہیں مکہ میں سترہ مسین وفات پائی۔

۴۵۶۔ عثمان بن حنیف :- یہ عثمان بن حنیف انصاریں سے ہیں سہل کے بھائی ہیں ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آبادی عراق کی پیدائش اور اس پر ٹیکس مقرر کرنے کا حکم بنایا تھا اور وہاں کے رہنے والوں پر انہوں نے خراج اندر جزیرہ مقرر فرمایا تھا۔ اور ان کو حضرت علی نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا پھر ان کو حضرت طلحہ اور زبیر نے نکال دیا جب کہ یہ دونوں بصرہ آئے۔ واقعہ جنگ جمل کی وجہ سے ایسا ہوا اس کے بعد یہ کوفہ میں مقیم رہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ تک زندہ رہے۔ ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

۴۵۷۔ عثمان بن ابی العاص :- یہ عثمان بن ابی العاص بنو ثقیف میں سے ہیں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو طائف کا حاکم بنادیا تھا، پس یہ آنحضور کی زندگی بھر اور حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں اسی طرح حضرت عمر کی دور خلافت کے اول دو سال میں طائف کے ہی

عہد کے ہاتھوں پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی ہوا۔ انہوں نے حبشہ کی طرف دومرتبہ ہجرت فرمائی، اور غزوہ بدر میں یہ شریک نہ ہو سکے کیوں کہ حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان دنوں بیمار تھیں اور آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معذوری کی بنا پر ان کا حصہ مال غنیمت میں مقرر فرمایا تھا اور مقام حدیبیہ میں جو تخت شجرہ بیعت رضوان واقع ہوئی اس میں حضرت عثمان شرکت نہ فرما سکے کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو صلح کے معاملات طے کرنے کے لئے مکہ بھیج دیا تھا۔ جب بیعت رضوان واقع ہوئی تو آنحضور نے اپنے دست مبارک کو دوسرے دست مبارک پر مار کر فرمایا کہ یہ بیعت عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ہے۔ اور ان کو ذوالنورین بھی کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے عقد میں آنحضور کی دو نور نظر یعنی صاحبزادیاں رقیہ اور ام کلثوم کے بعد دیگرے آئیں تھیں، یہ گورے رنگ کے میانہ قد تھے اور بعض نے کہا کہ گندم گوں تھے پیتل اور خوبصورت چہرے والے۔ آپ کا سینہ چوڑا تھا سر پر بال بہت زیادہ تھے بڑی داڑھی والے تھے داڑھی کو زرد رنگا کرتے تھے سترہ میں مجرم الحرام کی پہلی تاریخ کو ان کو خلیفہ بنایا گیا تھا۔ اسود جیسی نے جو مصر کا رہنے والا تھا ان کو قتل کیا تھا بعض نے کسی اور کو بتایا ہے۔ شبہ کے روز جنت البقیع میں دفن کئے گئے۔ عمر شریف ۸۲ سال کی تھی اور بعض نے کہا ہے کہ ۸۸ سال کی تھی ان کا دور خلافت بارہ سال سے کچھ دن کم تک رہا ان سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے۔

۴۵۸۔ عثمان بن عامر :- یہ عثمان بن عامر حضرت ابوبکر صدیق کے والد بزرگوار ہیں، قریشی بنو ثقیف میں سے ہیں ان کی کنیت ابو قحافہ ہے قاف کے پیش کے ساتھ سائے مہملہ پر تشدید نہیں ہے فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک زندہ رہے۔ سترہ میں وفات پائی۔ اور ان کی ستانوے سال عمر تھی۔ ان سے صدیق اکبر نے اور اسما

حاکم رہے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو طائف سے ہٹا کر عثمان اور حمرین کا عامل بنادیا۔ یہ عثمان بن ابی العاص وفد ثقیف میں شامل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ یہ جماعت وفد میں سب سے زیادہ کم عمر تھے اس وقت ان کی عمر ۲۹ سال تھی اور یہ وفد سلسلہ میں حاضر ہوا ہے اور یہ بصرہ میں رہے اور وہاں ہی سلسلہ میں وفات پائی، جب اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد قبیلہ ثقیف نے مرتد ہونے کا ارادہ کیا تو ان سے عثمان بن ابی العاص نے فرمایا کہ اے ثقیف والو تم تمام لوگوں میں اسلام لانے کے اعتبار سے سب سے آخر تھے تو مرتد ہونے میں تو سب سے پہلے مت کرو تو یہ لوگ مرتد ہونے سے رک گئے۔ ان سے ایک گروہ تابعین کا روایت کرتا ہے۔

۴۵۸۔ علی بن ابی طالب :- یہ امیر المومنین علی ابن ابی

طالب ہیں ان کی کنیت ابوالحسن اور ابو تراب ہے قزوینی میں اکثر اقوال کے اعتبار سے مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے میں اس وقت ان کی عمر کے بارے میں اختلاف ہوا ہے۔ کہا گیا ہے کہ ان کی عمر ۱۵ سال تھی، بعض نے کہا ۱۶ سال اور بعض نے آٹھ سال اور بعض نے دس سال بیان کی ہے، اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں سوائے غزوہ تبوک کے کہ وہ اپنے گھر والوں میں ضرورت رکھے گئے تھے اسی واقعہ کے سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا کہ کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ تمہیں مسیری جانب سے وہ حیثیت حاصل ہو جو حضرت بارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے تھی۔ یہ گندم گوں تھے اور کپواں رنگ کھلا ہوا تھا بڑی بڑی آنکھوں والے تھے لبائی کے اعتبار سے کوثر قاسمی کی طرف زیادہ ماثل تھے (یعنی زیادہ طویل القامت نہ تھے) پیٹ بڑا تھا، زیادہ بال والے، چوڑی داڑھی والے تھے، سر کے بال وسط میں سے اڑے ہوئے تھے، سرافند داڑھی دونوں سفید تھے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن جمعہ کا روز تھا ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ کو خلیفہ بنائے گئے تھے اور عبدالرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ میں ۱۸

رمضان المبارک کو جمعہ کی صبح کو آپ پر تلوار سے حملہ کیا تھا زخمی ہونے کے تین رات بعد انتقال فرما گئے، آپ کے دونوں صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن جعفر نے آپ کو غسل دیا، ناز جنازہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی، تڑکے وقت آپ کو دفن کیا گیا آپ کی عمر ۶۳ سال کی تھی، بعض نے کہا ہے ۶۵ سال اور بعض نے بتر سال اور بعض نے اٹھادس سال بتائی ہے، آپ کی مدت خلا چار سال نو ماہ کچھ دن ہے، آپ سے آپ کے صاحبزادے حسن و حسین اور محمد رضی اللہ عنہم اور بہت سے صحابہ اور تابعین روایت کرتے ہیں۔

۴۵۹۔ علی بن شیبان :- یہ علی بن شیبان خنسی یامی

میں۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمن روایت کرتے ہیں۔

۴۶۰۔ علی بن طلح :- یہ علی بن طلح خنسی یامی ہیں ان سے

سلم بن سلام روایت کرتے ہیں یہ اہل یامہ میں سے ہیں اور

ان کی حدیث اہل یامہ میں پائی جاتی ہے۔

۴۶۱۔ عبدالرحمن بن عوف :- یہ عبدالرحمن بن عوف ہیں

ان کی کنیت ابو محمد ہے، یہ زہری قرظی ہیں، یہ بھی غزوہ بدر

میں سے ایک ہیں۔ شروع دور میں ہی حضرت ابو بکرؓ کے

ہاتھ پر اسلام لے آئے تھے، حبشہ کی طرف انہوں نے دونوں

بار ہجرت فرمائی ہے، تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ موجود رہے ہیں اور غزوہ احد میں ثابت قدم

رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے

غزوہ تبوک میں ناز پڑھی ہے اور جو حصہ ناز کا آں حضور

سے فوت ہو گیا تھا اس کو پورا فرمایا ہے۔ یہ طویل قامت

باریک بھلہ والے گورے رنگ کے تھے جس میں سرخی بھلکتی

تھی، گداز بھلیوں والے، اونچی ناک والے تھے۔ غزوہ

احد میں ان کے پاؤں میں لنگ واقع ہو گئی تھی اور ان کے

بدن پر بیس یا کچھ نائز زخم لگے تھے، جن میں سے بعض زخم ان

کے پیر اور ٹانگ پر لگے جس کی وجہ سے ان کے پیروں میں

لنگ پیدا ہو گئی۔ عام قبل کے دس سال بعد یہ پیدا ہوئے اور

۳۳ء میں ان کی وفات ہوئی، بہت البقیع میں دفن کئے

گئے ان کی عمر ۷۲ سال کی ہوئی۔ ان سے عبداللہ بن عباس

وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۶۲۔ عبد الرحمن بن ابی بکر :- یہ عبد الرحمن بن ابی بکر بنی خزاسی نافع بن عبد الحارث کے آزاد کردہ ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں قیام کیا حضرت علیؓ نے ان کو خراسان کا گورنر بنا کر بھیجا۔ انہوں نے اُن حضورؐ کی زیارت کی اور آپؐ کے چھٹے غار پر بھی ہے حضرت عمر بن خطاب اور ابی بن کعب سے زیادہ روایت کرتے ہیں اور ان سے ان کے دو بیٹے سعید اور عبد اللہ وغیرہ روایت کرتے ہیں کوفہ میں ان کی وفات ہوئی۔

۴۶۳۔ عبد الرحمن بن ازہر :- یہ عبد الرحمن بن ازہر قریشی عبد الرحمن بن عوف کے بھتیجے ہیں غزوہ خنین میں شریک ہوئے ان سے ان کے بیٹے عبد الحمید وغیرہ روایت کرتے ہیں واقعہ حمرہ سے قبل ان کی وفات ہوئی ہے۔

۴۶۴۔ عبد الرحمن بن ابی بکر :- یہ عبد الرحمن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں ان کی والدہ ام رومان ہیں جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے بھی والدہ ہیں، صلح حدیبیہ کے سال اسلام لائے اور بہترین مسلمان ثابت ہوئے، یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تمام اولاد میں بڑے تھے، ان سے حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ وغیرہ روایت کرتی ہیں سلسلہ میں ان کی وفات ہوئی۔

۴۶۵۔ عبد الرحمن بن حنظل :- یہ عبد الرحمن حسنی ہیں، حسنہ ان کی والدہ ہیں، یہ اپنی والدہ کی طرف نسبت سے زیادہ مشہور ہیں، ان کے والد عبد اللہ بن مطارع ہیں ان سے یزید بن مہب روایت کرتے ہیں۔

۴۶۶۔ عبد الرحمن بن شہیل :- یہ عبد الرحمن بن شہیل بن حسنہ ہیں عبد الرحمن بن حسنہ کے بھتیجے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے دیکھا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عمران روایت کرتے ہیں فتح مصر میں یہ اور ان کے بھائی ربیعہ موجود تھے۔

۴۶۷۔ عبد الرحمن بن یزید :- یہ عبد الرحمن بن یزید بن الخطاب ہیں اور یہ حضرت عمر بن خطاب کے بھتیجے ہیں عدوی قریشی ہیں ان کو جب یہ چھوٹے سے تھے ان کے دادا ابولبابہ آنحضورؐ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور تحنیک کرائی اُن حضورؐ نے ان کے سر پر دست مبارک پھیرا اور ترقی و برکت

کی دعا دی، محمد بن سعد نے کہلہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی ہے تو ان کی عمر چھ سال کی تھی۔ انہوں نے اپنے چچا عمر بن الخطاب سے حدیث کو سنا ہے اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عبد الرحمن بن عمر کی وفات سے پہلے ان کی وفات واقع ہوئی۔

۴۶۸۔ عبد الرحمن بن سمرہ :- یہ عبد الرحمن بن سمرہ قریشی ہیں خزیمہ کے دن ایمان لائے۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحبت حاصل کیا اور آنحضورؐ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا شمار ابی بصرہ میں ہوتا ہے اور سلسلہ میں بصرہ میں انتقال ہوا۔ ان سے ابن عباس اور حسن اور بیت لوگ ان کے ماسوا روایت کرتے ہیں۔

۴۶۹۔ عبد الرحمن بن سہل :- یہ عبد الرحمن بن سہل انصاری ہیں جو غزوہ خیبر میں شہید کئے گئے۔ ان کا ذکر کتاب الفاتحہ میں آتا ہے کہا جاتا ہے کہ غزوہ بدر میں بھی حاضر ہوئے تھے یہ بڑی ذی علم اور صاحب فہم تھے۔ ان سے سہل بن ابی حمزہ روایت کرتے ہیں۔

۴۷۰۔ عبد الرحمن بن شہیل :- یہ عبد الرحمن بن شہیل انصاری ہیں ان کا شمار ابی مدینہ میں ہوتا ہے ان سے تمیم بن محمد اور ابوراشد روایت کرتے ہیں۔

۴۷۱۔ عبد الرحمن بن عثمان :- یہ عبد الرحمن بن عثمان تمیمی قریشی ہیں جو طلحہ بن عبید اللہ صحابی کے بھتیجے ہیں، ان کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آنحضورؐ کی زیارت کی یہ حضورؐ سے روایت نہیں کرتے اور دوسرے ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۷۲۔ عبد الرحمن بن ابی قراہ :- یہ عبد الرحمن بن ابی قراہ سلمی ہیں۔ اہل میں شمار کئے جاتے ہیں اور اہل حجاز سے اور ابو بکر خطمی وغیرہ سے روایت کرتے ہیں، قراہ بن قاف پر مشتمل ہے اور راہلہ بے تشدید کے ہے اور آخر میں دال جملہ ہے۔

۴۷۳۔ عبد الرحمن بن کعب :- یہ عبد الرحمن بن کعب ہیں، ان کی کنیت ابو لیلیٰ ہے، مازنی ہیں، انصار میں سے غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہیں، سلسلہ میں وفات پائی

یہ بھی ان صحابہ میں سے ہیں جن کے بارے میں یہ آیت اتری تھی۔ تَوَاتَوْا وَيُخْبِرُهُمْ تَقِيضُ مِنَ الدَّامِ خَزَنَاتُ أَنْ لَا يُخْبِرُوا مَا يُنْفِقُونَ۔

۴۷۔ عبد الرحمان بن یعمر۔ یہ عبد الرحمان بن یعمر دلمی ہیں ان کو شرف صحبت و روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہے، کوفہ میں آئے، خراسان پہنچے، ان سے بکیر بن عطا روایت کرتے ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی روایت نہیں کرتا۔ ۴۸۔ عبد الرحمان عایشی۔ یہ عبد الرحمن بن عائش حضری ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، ان سے روایت باری کے بارے میں حدیث منقول ہے۔ ان سے ابو سلام مخطوطہ اور خالد بن اللہاج روا کرتے ہیں اور ان کی حدیث عن مالک بن یخامر عن معاذ بن جبل عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور بعض نے کہا کہ بلا واسطہ کسی دوسرے صحابی کے آنحضرت سے نقل حدیث کرتے ہیں، لیکن صحیح پہلی ہی سند سے اسی کی تصدیق امام بخاری وغیرہ نے کی ہے، عائش یا عائشہ تھانی و دو نقطوں والی زبر اور شین معجم کے ساتھ ہے اور یخامر میں دو نقطوں والی یاد کا ضمیمہ ہے اور خائے معجم غیر مشدد ہے اور مسم کسور ہے، آخر میں رائے مہملہ ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مالک بن یخامر کی یہ روایت مرسل ہے، اس لئے کہ ان کو آنحضرت سے سماع ثابت نہیں ہے۔

۴۹۔ عبد الرحمان بن ابی عمیر۔ یہ عبد الرحمان بن ابی عمیر مدنی ہیں اور بعض نے کہا قرشی ہیں، ان کی حدیث میں اضطراب بتلایا جاتا ہے، صحابہ میں یہ قوی الحافظ نہیں ہیں یہ حافظ عبد البر نے کہا ہے۔ اور یہ شامی ہیں ان سے ایک جانت روایت کرتی ہے۔ عمیرہ عین مہملہ کے زبر اور مسم کے زیر کیساتھ ہے، آخر میں رائے مہملہ ہے۔

۵۰۔ عبد اللہ بن ارقم۔ یہ عبد اللہ بن ارقم زہری قرشی ہیں۔ فتح مکہ کے سال اسلام لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے کاتب رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیت المال پر حاکم بنا دیا تھا۔ اور حضرت عمرؓ کے حضرت عثمانؓ نے بھی ابھر عبد اللہ

بن ارقم نے اس خدمت سے استعفا چاہا تو حضرت عثمانؓ نے استعفا منظور فرمایا۔ ان سے عروہ اور اسلم حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ روایت کرتے ہیں حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں انتقال فرمایا۔

۵۱۔ عبد اللہ بن ابی اوفی۔ یہ عبد اللہ بن ابی اوفی ہیں اور ابو اوفی کا نام ہے۔ قبیلہ اسلمی سے حدیبیہ اور خیبر اور اس کے بعد غزوات میں شریک ہوئے ہیں اور ہمیشہ مدینہ میں قیام فرمایا یہاں تک کہ آنحضرت کی وفات پیش آگئی اس کے بعد کوفہ تشریف لے گئے، کوفہ میں انتقال کرنے والے حضرات صحابہ میں یہ سب سے آخری شخص ہیں انتقال فرمایا، ان سے امام شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۵۲۔ عبد اللہ بن انیس۔ یہ عبد اللہ بن انیس جہنی انصاری ہیں سے میں غزوہ احد اور اس کے بعد غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ ابو امامہ اور جابر وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں مدینہ میں انتقال فرمایا۔

۵۳۔ عبد اللہ بن بسر۔ یہ عبد اللہ بن بسر مازنی ہیں ان کو اور ان کے والد بسر کو ان کی والدہ کو اور ان کے بھائی عطیہ کو اور ان کی بہن صما کو صحبت نبویؐ کا شرف حاصل ہے، شام میں قیام فرمایا اور مقام حمص میں ۸۵ھ میں اچانک موت پیش آئی جب کہ وہ وضو کر رہے تھے، شام کے صحابہ میں سب سے آخر میں ان کا انتقال ہوا ہے اور بعض نے کہا کہ سب سے بعد میں انتقال کرنے والے حضرت ابو امامہ میں ان سے ایک گروہ نے روایت کی ہے۔

۵۴۔ عبد اللہ بن عدی۔ یہ عبد اللہ بن عدی قرشی زہری ہیں، یہ اہل حجاز میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ قدیر اور عسکان کے درمیان رہتے تھے، ان سے ابو سلمہ بن عبد الرحمان اور محمد بن جبیر روایت کرتے ہیں۔

۵۵۔ عبد اللہ بن ابی بکر۔ یہ عبد اللہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں، طائف میں آنحضرت کے ساتھ یہ بھی تھے، ان کے ایک تیر آگ کا جس کو ابو محسن ثقفی نے چھینکا تھا، اسی سے حضرت ابو بکرؓ کے اول دور خلافت میں ۳۵ھ شوال کے

ہینہ میں ان کی وفات ہوئی۔ یہ قدیم الاسلام صحابہ میں سے تھے۔

۳۸۔ عبد اللہ بن ثعلبہؓ۔ یہ عبد اللہ بن ثعلبہ مازنی غدری میں ہجرت سے چار سال پیشتر ان کی ولادت ہوئی اور ۹۹ھ میں وفات پائی، ان کو فتح کے سال آنحضرتؐ کی زیارت ہوئی آپؐ نے ان کے چہرہ پر دست مبارک پھیرا اور ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ اور زہری روایت کرتے ہیں۔

۴۸۔ عبد اللہ بن حبشؓ: یہ عبداللہ بن حبش
اسدی حضرت زینب ام المومنین کے بھائی ہیں، آپ کے دار
ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے ہی اسلام لے آئے تھے
اور یہ ان صحابہ میں سے ہیں جنہوں نے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ
دونوں کی ہیں، یہ بڑے مقبول الدعوات تھے، غزوہ بدر میں حاکم
ہوئے ہیں اور احد میں شہید کر دیئے گئے۔ یہی وہ پہلے شخص ہیں
جنہوں نے غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کر لیا اس کے بعد
قرآن نازل ہوا کہ ان کی رائے کی تصویب فرمائی جس کا ذکر اس
آیت میں ہے۔ **وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّن شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ**
اور صوط یہ ہوئی تھی کہ جب یہ ایک چھوٹے لشکر میں واپس
ہوئے تو انہوں نے غنیمت کا پانچواں حصہ لے لیا۔ اور اس
کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علیحدہ رکھ دیا اور
زمانہ جاہلیت کا دستور تھا کہ سردار کی غنیمت میں سے ربع یعنی
چوتھائی دیا جاتا تھا، ان سے سعد بن ابی وقاص وغیرہ روایت
کرتے ہیں ان کو ابوالحکم بن احنس نے جب ان کی عمر چالیس
سال کچھ اوپر تھی قتل کر دیا تھا، اور یہ اور حضرت حمزہؓ ایک قبر
میں دفن کئے گئے۔

۲۱۵۔ عبد اللہ بن ابی الحمزہؓ۔ یہ عبد اللہ بن ابی الحمزہ عامری ہیں۔ ان کا شمار بصلوں میں ہے ان کی حدیث عبد اللہ بن شقیق کے پاس ہے جو اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں اور وہ عبد اللہ بن ابی الحمزہؓ سے:۔

۴۸۶۔ عبد اللہ بن ابی الجعدا۔ یہ عبد اللہ ابن ابی الجعدا تمیمی ہیں ان کا تذکرہ وصال میں آتا ہے۔ وصال پر یہ لفظ ان رواتہ کے حق میں بھی استعمال کیا گیا ہے جو صحیحین امام مسلم و امام بخاری میں سے کسی ایک سے صرف روایت

کرتے ہیں ان کا شمار بصریوں میں کیا جاتا ہے۔

۴۸۷۔ عبد اللہ بن جعفر مدیہ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب
فرشی میں ان کی والدہ اسماء عیسیٰ کی بیٹی ہیں۔ یہ زمین حبشہ
میں پیدا ہوئے اور یہ سرزمین حبشہ میں پہلے بچہ تھے جو مسلمانان
حبشہ میں پیدا ہوئے ستمہ میں مدینہ میں وفات پائی جبکہ
ان کی عمر نوٹھ سال کی تھی۔ یہ بڑے سخی ظریف الطبع بزرگوار
پاکباز تھے، ان کو سماجوت کا دریا کہا جاتا ہے، مشہور تھا۔
کہ اسلام میں ان سے زیادہ سخی کوئی نہیں ہے، ان سے بہت
لوگ روایت کرتے ہیں۔

۴۱۸۔ عبد اللہ بن جہم : یہ عبد اللہ بن جہم ہیں جو انصاریں
سے ہیں ان کی حدیث نزاری کے سامنے گذرنے والے کے
بارے میں آتی ہے ان سے بسربن سعید وغیرہ روایت کرتے
ہیں ان کی سند حدیث مالک عن ابی جہم ہے جس میں نام کا
ذکر نہیں ہے اور ان کی حدیث کو ابن عیینہ اور وکیع نے
بھی روایت کیا ہے۔ ان دونوں نے ان کا نام عبد اللہ بن جہم
لیا ہے۔ اور یہ اپنی کیفیت کے ساتھ مشہور ہیں اور ہم نے
ان کا تذکرہ حرف الجیم میں کیا ہے۔

۴۸۹۔ عبد اللہ بن جحز راہ یہ عبد اللہ بن جحز، جس جن کی کینت
ایوا الحارث سہمی سے مصر میں قیام تھا بدر میں شریک ہوئے
ان سے ایک جماعت مصریوں کی روایت کرتی ہے ۱۵۰
میں مصر میں وفات پائی، جس میں جہیم مفتوح زنا، معجم ساکن

آخر میں ہمزہ ہے۔
۲۹۰۔ عبد اللہ بن حبشی مدیہ عبد اللہ بن حبشی خثمی ہیں۔ ان کو شرف
روایت حاصل ہوا۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ مکہ میں قیام کیا
ان سے عبید بن عمیر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ عبید اور عمیر
دونوں مصنفین ہیں۔

۹۱۔ عبد اللہ بن ابی حذرہ ۱۔ یہ عبد اللہ بن ابی حذرہ میں ابو حذرہ کا نام سلامہ بن عمر السلمی میں غزوات میں پہلا غزوہ تبس میں وہ شریک ہوئے حدیث یہ ہے اس کے بعد خیمہ اور اس کے بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے مسند میں استمال فرمایا ان کی عمر اسی سال کی ہوئی، اہل مدینہ میں کئے جاتے ہیں۔ ابن القعقاع وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۴۹۲۔ عبد اللہ بن حنظلہ :- یہ عبد اللہ بن حنظلہ انصاری ہیں۔ اور حنظلہ یہ وہی ہیں جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ عبد اللہ پیدا ہوئے اور آنحضور کی حبیب وفات ہوئی تو ان کی عمر سات سال کی تھی عبد اللہ نے آنحضور کو دیکھا تھا۔ اور ان سے روایت بھی کی ہے یہ بڑے نیک نہاد صاحب فضل انصار میں سرور تھے یہی وہ شخص ہیں جن کے ہاتھ پر اہل مدینہ نے اس بات کے لئے بیعت کی تھی کہ یزید بن معاویہ کو خلافت سے علیحدہ کیا جائے اسی وجہ سے سلسلہ میں واقعہ حرہ میں یہ قتل کئے گئے۔ ان سے ابن ابی ملیکہ اور عبد اللہ بن یزید اور اسماء بنت زید بن الخطاب وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۳۔ عبد اللہ بن حوہ :- یہ عبد اللہ بن حوہ ازدی ہیں بلکہ شام میں شہرے ان سے جبیر بن لیث وغیرہ روایت کرتے ہیں سلسلہ میں شام میں انتقال ہوا۔

۴۹۴۔ عبد اللہ بن حبیب :- یہ عبد اللہ بن حبیب قبیلہ جہنیہ کے ہیں جو انصار کا حلیف تھا مدنی ہیں صحابی ہیں ان کی حدیث اہل حجاز میں پائی جاتی ہے۔ ان سے ابن معاذ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۵۔ عبد اللہ بن رواحہ :- یہ عبد اللہ بن رواحہ خزرجی انصاری ہیں نقباء میں سے یہ بھی ایک ہیں بیعت عقبہ میں موجود تھے بدر، احد، خندق اور بعد کے غزوات میں شریک ہوئے مگر غزوہ فتح اور بعد کے غزوے کیونکہ جنگ موتہ میں شہید کر دیئے گئے۔ یہ اس جنگ میں امیر فوج تھے۔ یہ بہترین کلام کہنے والے شعرا میں سے ہیں۔ ان سے ابی عباس وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۶۔ عبد اللہ بن الزبیر :- یہ عبد اللہ بن زبیر ہیں ان کی کنیت ابو بکر ہے۔ یہ اسدی قریشی ہیں ان کی یہ کنیت ان کے نانا جان ابو بکر صدیق کی کنیت پر اور ان کے نام پر نام آنحضور نے رکھا تھا، مدینہ میں مہاجرین میں یہ سب سے پہلے اسلامی بچے تھے جو سلسلہ میں پیدا ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے کان میں آذان بھی

ان کی والدہ اسماء نے مقام قبا میں ان کو بنانا منع کیا کہ آنحضور کی گود میں رکھ دیا آپ نے چھوڑا منگایا اور اس کو چسایا اور کچھ لعاب آپ نے ان کے منہ میں ڈالا اور چھوڑا چاکر ان کے تالو سے لگایا تو سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ حضور کا لعاب مبارک تھا، پھر آپ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی اور یہ بالکل صاف جہرے والے تھے، ایک بال بھی ان کے چہرے پر نہ تھا نہ دائرہ بھی تھی۔ یہ بڑے روزے رکھنے والے اور بہت نوافل پڑھنے والے تھے، موٹے تازے تھے، بڑے قوی بارعب تھے، حق بات ماننے والے تھے، تعلقات اور رشتہ کے قائم رکھنے والے تھے ان میں وہ باتیں جمع تھیں جو دوسروں میں نہ تھیں چنانچہ ان کے باپ آں، حضور کے مصاحبین میں سے تھے ان کی والدہ اسماء ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں ان کے نانا حضرت ابو بکر صدیق تھے، ان کی دادی صفیہ آنحضور کی چھوٹی بیٹی تھیں، ان کی خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں جو ازواج مطہرات میں سے ہیں، آنحضور سے بیعت کی جب کہ ان کی عمر آٹھ سال کی تھی، حجاج بن یوسف مکہ میں ان کو قتل کیا اور شگل کے دن ۱۲ جمادی الثانیہ ۴۰ھ کو انہیں سو لی پر لٹکا دیا۔ ان کے لئے سلسلہ میں خلافت کے لئے بیعت لی گئی اس سے پہلے ان کی خلافت کی کوئی بات چیت نہ تھی، ان کی خلافت ماننے پر اہل حجاز، یمن، عراق، خراسان وغیرہ سوائے شام کے یا کچھ حصہ شام کے سب تیار تھے اور لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر آٹھ حج کئے، ان سے ایک بڑی جماعت رفاقت کرتی ہے۔

۴۹۷۔ عبد اللہ بن زمعہ :- یہ عبد اللہ بن زمعہ قریشی اسدی ہیں ان کا شمار مدینہ والوں میں ہوتا ہے ان سے سرزہ بن زبیر وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۸۔ عبد اللہ بن زید :- یہ عبد اللہ بن زید بن عبد ربہ ہیں۔ انصاری خزرجی ہیں، بیعت عقبہ، بدر اور بعد کے تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں، یہی وہ ہیں جن کو خواب میں سلسلہ میں کلمات آذان بتلائے گئے تھے، اہل مدینہ میں سے تھے سلسلہ میں مدینہ میں وفات پائی، ان کی عمر ۴۷ سال کی ہوئی، یہ خود اور

ان کے والدی صحابی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے محمد اور سعید بن مسیب اور ابن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں۔

۴۹۹۔ **عبداللہ بن زید**۔ یہ عبداللہ بن زید بن عاصم انصاری ہیں بنو مالز میں سے ہیں، مغزوہ احد میں شریک ہوئے مگر مغزوہ بدر میں شرکت نہیں کر سکے۔ یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے مسیلہ کذاب کو وحشی بن حرب کے ساتھ شریک ہو کر قتل کیا اور یہ عبداللہ واقعہ حمرہ ۳۲ھ میں قتل کر دیئے گئے ان سے عباد بن تمیم جو ان کے بھتیجے ہیں اور ابن مسیب روایت کرتے ہیں۔ عباد بائے موحلہ کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۵۰۰۔ **عبداللہ بن السائب**۔ یہ عبداللہ بن سائب مغزوہ قریشی ہیں۔ ان سے مکہ والوں نے قرأت سیکھی ہے مکہ والوں میں ان کو شمار کیا جاتا ہے، ابن الزبیر کے قتل سے پہلے مکہ میں وفات ہوئی، ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے۔

۵۰۱۔ **عبداللہ بن سحر**۔ یہ عبداللہ بن سحر بن مزنی ہیں اور ان کو مغزوہ جی بھی کہا جاتا ہے، میرا خیال یہ ہے کہ یہ حنظلہ کے حلیف ہیں۔ حنظلہ بن نہیں ہیں۔ یہ بصری ہیں ان کی حدیث بصرہ والوں میں پائی جاتی ہے ان سے عاصم احول وغیرہ روایت کرتے ہیں، سحر بن دو سبی میں جن کے درمیان جیم ہے۔ سحر بن کے وزن پر ہے۔

۵۰۲۔ **عبداللہ بن سلام**۔ یہ عبداللہ بن سلام ہیں ان کی کنیت ابو یوسف ہے۔ اسرائیلی تھے۔ یوسف بن یعقوب علی نبینا وعلیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور یہ بنی ثعلوب بن خزرج کے حلیف تھے، علمائے یہود میں سے تھے اور ان لوگوں میں سے جن کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کے داخلہ کی بشارت دی ہے، ان سے ان کے دو بیٹے یوسف و محمد وغیرہ روایت کرتے ہیں مدینہ میں ۳۳ھ میں انتقال ہوا، سلام میں لام پر تشدید نہیں ہے۔

۵۰۳۔ **عبداللہ بن سہل**۔ یہ عبداللہ بن سہل انصاری ساری میں عبدالرحمان کے بھائی اور محبہ کے بھتیجے یہ خیبر میں قتل کر دیئے گئے تھے انہیں کا ذکر باب القمار میں ہے۔

۵۰۴۔ **عبداللہ بن اشخیر**۔ یہ عبداللہ بن اشخیر عامری ہیں۔ بصریوں میں شمار ہوتے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنی عامر کے وفد میں شامل ہو کر حاضر ہوئے ان سے ان کے دو بیٹے مطرف اور زید روایت کرتے ہیں، اشخیر میں شین معجمہ اور خاء معجمہ دونوں زیر ہے میں خاء پر تشدید اور یائے تحتانی ساکن ہے۔

۵۰۵۔ **عبداللہ بن الصناجی**۔ یہ عبداللہ بن صناجی کے بیٹے ہیں۔ بنص نے کہا کہ یہ ابو عبداللہ ہیں اور حافظ ابن عبد البر نے کہا کہ میرے نزدیک درست یہ ہے کہ صناجی ابو عبداللہ تابعی ہیں نہ عبداللہ صحابی اور کہا کہ عبداللہ صناجی صحابہ میں مشہور نہیں ہیں اور صناجی صحابی کی حدیث کو موطا امام مالک نے اور امام نسائی نے اپنی سنن میں ذکر کیا ہے۔

۵۰۶۔ **عبداللہ بن عامر**۔ یہ عبداللہ بن عامر بن کریر قرظی ہیں، یہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ناموں کے بیٹے ہیں، اس حضور کے زمانہ میں پیدا ہوئے، آپ کے پانچ لائے گئے، آپ نے ان پر دم کیا تھکا را اور اعوذ پڑھی، جب آنحضور کی وفات ہوئی تو ان کی عمر ۱۲ سال تھی، بنص نے کہا ہے کہ انہوں نے آنحضور سے کچھ روایت نہیں کیا نہ آپ سے سن کر یاد رکھا۔ ۵۹ھ میں وفات پائی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو خراسان اور بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ اور یہ وہاں بلبر حاکم رہے یہاں تک کہ حضرت عثمان شہید کر دیئے گئے، پھر امارت کے اختیارات جب حضرت معاویہ کی طرف منتقل ہوئے تو ولایت خراسان و بصرہ ان کو دوبارہ دیدی گئی، یہ بڑے سخی کریم کثیر المناقب ہیں، انہوں نے ہی خراسان کو فتح کیا اور کسری شاہ فارس انہی کی گوزری کے زمانہ میں قتل کر دیا گیا، اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ انہوں نے فارس کے تمام اطراف کو اور اسی طرح عامہ خراسان و اصفہان کرمان اور حلوان کو فتح کیا، انہوں نے ہی بصرہ کی نہر کھدوائی ہے۔

۵۰۷۔ **عبداللہ بن عباس**۔ یہ عبداللہ بن عباس آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عزم چچا کے بیٹے ہیں ان کی ماں بلبلہ خاتون کی بیٹی اور حضرت میمونہ ام المومنین کی بہن ہیں، ہجرت سے تین سال قبل پیدا ہوئے اور جب آنحضور کی وفات ہوئی ہے ان

کی عمر ۱۴ سال کی یا ۱۵ سال کی تھی بعض نے کہا ہے کہ دس سال کی عمر تھی امت محمدیہ کے بڑے عالم اور بہترین اشخاص میں سے تھے، آنحضورؐ نے دینی فہم و ہنر و تفسیر قرآن کی ان کو عادی، انہوں نے جبریل امینؑ کو دوسرے دیکھا تھا، مسروق کا قول ہے کہ میں جب عبداللہ بن عباسؓ کو دیکھتا تھا تو کہتا تھا کہ یہ سب سے زیادہ حسین و جمیل میں اور جب وہ بات چیت کرنے لگتا تھا تو میں کہتا کہ یہ سب سے زیادہ فصیح و بلیغ میں جب حدیث بیان کرتے تو کہا کرتا تھا کہ یہ سب سے زیادہ عالم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں یہ بہت مقرب تھے اور اپنے نزدیک جگہ دیتے تھے اور جلیل القدر صحابہ کے ساتھ مشورہ کرنے میں ان کو بھی شریک فرمایا کرتے تھے، آخر عمر میں ان کی بینائی جاتی رہی تھی بمقام طائف ۴۸ھ میں بزمانہ ابن زبیر جبکہ یہ اکہتر سال کے تھے وفات پائی ان سے بڑی جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے اور یہ گورے رنگ والے لائے قد والے تھے ان کے رنگ میں زردی کی امیسیز تھی، موٹے تارے حسین خوش رو تھے ان کے سر پر کافی بال تھے جن میں مہندی لگاتے تھے۔

۵-۸۔ عبداللہ بن عمرؓ: یہ عبداللہ عمر بن خطاب کے صاحبزادے ہیں قرشی عددی ہیں اپنے والد صاحب کے ساتھ مکہ میں مکین ہی میں ایمان لے آئے تھے، یہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے اور ان کے غزوہ اُحد کے شریک ہونے میں اختلاف ہے صحیح بات یہ ہے کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے میں خندق ہے، بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ بدر کے دن کچھ ہونے کی وجہ سے بھرتی نہیں کئے گئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اُحد کے دن شریک ہونے کی اجازت دے دی تھی۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ یوم اُحد میں آپ کو واپس کر دیا اس لئے کہ اس وقت ان کی عمر ۱۴ سال کی تھی، اس کے بعد غزوہ خندق میں اور دوسرے غزوات میں شریک ہوئے ہیں یہ بڑے علم زہد، تقویٰ پرہیزگاری والے تھے، معاملات میں بڑی دیکھ بھال اور احتیاط کرتے تھے، جابر بن عبداللہ

نے فرمایا کہ ہم میں کوئی نہیں بچا کہ دنیا اس پر مائل ہو گئی اور وہ دنیا کی طرف جھک گیا سوائے حضرت عمرؓ کے اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرؓ کے، حضرت میمون بن مہران کا قول ہے۔ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے زیادہ محتاط اور پرہیزگار کسی کو نہیں دیکھا اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے زیادہ کسی کو عالم نہیں پایا، اور حضرت نافعؓ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے عنہ نے اپنی حیات میں ایک ہزار بلکہ اس سے زیادہ انسانوں کو غلامی کی قید سے آزاد کیا تھا، نزول وحی سے ایک سال قبل ان کی ولادت ہوئی اور ۳۳ھ میں ابن زبیر کے قتل کے تین ماہ بعد اور بقول بعض چھ ماہ بعد وفات پائی انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھ کو کل میں دفن کیا جائے، لیکن حجاج کی وجہ سے یہ وصیت پوری نہ ہو سکی اور مقام ذی طویٰ میں مہاجرین کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔ اور حجاج نے ایک شخص کو حکم دیا تھا جس کے مطابق اس نے اپنے نیزے کے نیچے کی پوری کوزہ میں بچھالیا اور راستہ میں اس نے آپ سے مزاحمت کی اور اپنے نیزہ کی پوری کو آپ کے قدم کے پشت میں چھو دیا اور وجہ اس کی یہ ہوئی کہ حجاج نے ایک دن خطبہ دیا اور ناز میں بہت تاخیر کر دی اس پر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ سورج تمہارے لئے ٹھہرا نہیں رہے گا، اس پر حجاج نے کہا کہ میں ٹھکان لیا تھا کہ میں تمہاری بینائی کو نقصان پہنچاؤں، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اگر تو ایسا کرے گا تو تعجب کیا ہے کیونکہ تو بڑا بے وقوف ہے اور ہم پر زبردستی کا حکم ہے، بعض نے کہا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی اس بات کو اہستہ کہا اور حجاج کو نہیں سنایا اور آپ حجاج بن یوسف سے تمام مواقف اور مقامات میں جہاں آنحضورؐ ٹھہرے یا اترے تھے پیش پیش رہتے رہے یہ بات حجاج کو بڑی ناگوار تھی، عبداللہ بن عمرؓ کی عمر ۸ سال کی ہوئی اور بعض نے کہا ہے کہ ۶ سال کی، ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔

۵-۹۔ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ: یہ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سہمی قریشی ہیں، اپنے باپ سے پہلے اسلام لے آئے ان کے باپ ان سے تیرہ سال بڑے تھے بعض نے بارہ سال کہا ہے بڑے عابد، عالم حافظ کتابوں کے پڑھنے والے تھے

قد والے، گہرا گندمی رنگ والے تھے۔ ٹیخف الجنبہ تھے۔ لائبہ قد کے لوگ بیٹھے کی حالت میں ان کے پورے قد کے برابر معلوم ہوتے تھے، کوفہ میں مسند قضا کے مالک بنائے گئے اور وہاں کے بیت المال کی ذمہ داری بھی حضرت عمر کی خلافت میں اور ابتدائی دور خلافت عثمانی میں ان کے سپرد کی گئی، پھر یہ مدینہ کی طرف لوٹ گئے اور وہاں پر ۳۲ء میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن کئے گئے ان کی عمر کچھ اوپر ساٹھ سال ہوئی۔ ان سے حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ اور تابعین روایت کرتے ہیں۔

۱۱۔ عبد اللہ بن قرطہ :- یہ عبد اللہ بن قرطہ از دی ثمانی ہیں، ان کا نام پہلے شیطان تھا، آنحضرتؐ نے ان کا نام عبد اللہ رکھا۔ یہ شامیوں میں شمار ہوتے ہیں اور ان کی حدیث اہل شام میں پائی جاتی ہے۔ یہ عبیدہ بن جراح کی طرف سے محض کے حاکم تھے، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے ملک روم میں ۵۶ء کے اندر قتل کئے گئے۔ قرطہ قاف کے پیش اور رائے جملہ کے ساتھ ہے۔

۱۲۔ عبد اللہ بن غفام :- یہ عبد اللہ بن غفام بیاضی ہیں، ان کا شمار اہل حجاز میں ہوتا ہے، ان کی حدیث دعا کے بارے میں ربیعہ بن ابی عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبیدہ بن غنیمت عن عبد اللہ بن غفام کی سند کے ساتھ ربیعہ کے پاس ہے۔

۱۳۔ عبد اللہ بن مغفل :- یہ عبد اللہ بن مغفل مزی فی ہیں یہ اصحاب شجرہ میں سے ہیں یعنی بیعت تحت الشجرہ کرنے والوں میں داخل ہیں۔ مدینہ میں قیام فرمایا پھر وہاں سے بصرہ چلے گئے اور یہ ان دس میں سے ایک شخص ہیں، جن کو حضرت عمرؓ نے بصرہ کی طرف بھیجا تھا جو لوگوں کو دین سکھاتے تھے۔ بصرہ میں ۵۶ء

کو انتقال فرمایا۔ ان سے ایک جماعت تابعین کی جنہیں حسن بصری بھی ہیں روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ بصرہ میں ان سے زیادہ بزرگ کوئی نہیں آیا۔

۱۴۔ عبد اللہ بن ہشام :- یہ عبد اللہ بن ہشام قرطبی تلمیذ ہیں۔ اہل حجاز میں مانے جاتے ہیں، ان کی مال زینب بنت حیدان کو لے کر آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوئیں جب کہ

آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی احادیث کے بارے میں لکھنے کی اجازت چاہی تو آپ نے ان کو اجازت دے دی، ان کی وفات کے بارے میں اختلاف ہوا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ واقعہ ہجرہ کی راتوں میں ذی الحجہ ۳۲ء میں وفات ہوئی۔ بعض نے ۳۳ء میں کہا ہے اور بعض نے ۳۴ء میں ۳۵ء میں وفات بتلائی ہے بعض نے طائف میں ۳۵ء کے اندر ان کی وفات کا ذکر کیا ہے کچھ لوگ مصر میں ۳۵ء میں ان کی موت بتلاتے ہیں، ان سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں۔ یعلیٰ بن عطاء، ابی والدہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ عبد اللہ بن عمر بن العاص کے لئے سرمد بنایا کرتی تھیں کیونکہ یہ رات بھر عبادت کیا کرتے تھے، ہجراغ بکھا کر بہت رویا کرتے تھے، حتیٰ کہ ان کی آنکھوں کی پلکیں گر گئی تھیں، بعض نسخوں میں رسغ کے معنی پھولوں میں فاد پیدا ہونا لکھا ہے۔

۱۵۔ عبد اللہ بن مسعود :- یہ عبد اللہ بن مسعود ہیں ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے، ہذلی میں آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے حضرت عمر کے اسلام لانے سے کچھ زمانہ قبل شروع میں اسلام لے آئے تھے، اور کہا گیا ہے کہ اسلام لانے والوں میں یہ چھ شخص ہیں۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پاس ہی رکھ لیا تھا، یہ آپ کے خاص خدام میں داخل ہو گئے تھے۔ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے گہرے زارداں تھے، آپ کی مسواک اور لعین مبارک اور وضو کا پانی سفر میں لئے رکھتے تھے، جیشے کی طرف ہجرت کی غزوہ بدر اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک تھے، آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے جنت کی بشارت دی اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدم عبد کا بیٹا میری امت کے لئے پسند کرے میں بھی اسی کو پسند کرتا ہوں اور جس چیز کو امت کے لئے وہ ناپسند جانے اس کو میں بھی بُرا سمجھتا ہوں، آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ابن ام عبد سے حضرت مسعود ہیں، یہ آنحضرتؐ کے ساتھ آپ کی ظاہری صورت اور علم و وقار اور سیرت میں مشابہ تھے، یہ ملکہ بدن والے چھوٹے

یہ بچے تھے تو آپ نے ان کے گودست مبارک پھیرا اور ان کے لئے دعا فرمائی مگر مغیرا سن ہونے کی وجہ سے بیعت نہ فرمائی ان سے ان کے بچے زہرہ روایت کرتے ہیں۔
 ۵۱۵۔ عبد اللہ بن یزید :- یہ عبد اللہ بن یزید خطمی الزہری میں سے ہیں جب کہ یہ سترہ سال کے تھے تو غزوہ حدیبیہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کوفہ کے گورنر تھے اور ان کی خلافت میں ہی ان کا انتقال کوفہ میں ہوا، یعنی ان کے کاتب تھے ان کے ان کے بیٹے موسیٰ اور ابو بردہ بن ابو موسیٰ دینور روایت کرتے ہیں۔

۵۱۶۔ عاصم بن ثابت :- یہ عاصم بن ثابت میں جن کی کنیت ابوسلیمان ہے یہ انصار میں سے ہیں جنگ بدر میں شریک ہوئے، یہی وہ عاصم ہیں جن کو شہید کی مکیوں کے پتھنے نے مشرکوں سے محفوظ رکھا تھا کیونکہ مشرکین مکہ غزوہ ربیع میں ان کا سر کاٹ کر لے جانا چاہتے تھے جبکہ ان کو منو لیمان نے قتل کر دیا تھا، اسی وجہ سے ان کا نام حمی الدبر من المشرکین رکھا گیا، یہ عاصم بن ثابت نانا میں عاصم بن عمر بن الخطاب کے ایک دوسرے نسخہ میں اس طرح ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کا جھوٹا سا لشکر بنا کر بھیجا جس کے امیر عاصم بن ثابت بنہ بنہ تھے یہ لشکر چلتا رہا یہاں تک کہ جب وہ مکہ اور غطفان کے درمیان پہنچا تو قبیلہ بنی لیمان کے تقریباً سو آدمی ان کے پیچھے لگ گئے جو سب کے سب قتل ہوئے اور ان

لوگوں نے اس اسلامی لشکر کا تعاقب کیا، یہاں تک کہ ان کو پتہ چل گیا کہ ان کا زادراہ مدینہ کی کھجوریں ہیں رکھیلیاں ایک جگہ پڑی ہوئی دیکھ کر انہوں نے یہ سراخ لگا لیا اور کہا کہ یہ شرب یعنی مدینہ کی کھجوریں ہیں اس لئے یہ جماعت مدینہ سے آئی ہے لہذا تعاقب ختم کر دیا۔ جب عاصم اور ان کے ساتھیوں نے ان کو دیکھا تو ایک اونچی جگہ پر پہنچ کر پناہ لی مگر کفار نے ان کو آگھرا۔ اور کہنے لگے کہ تم لوگ نیچے آ جاؤ اور اپنے کو ہمارے حوالے کر دو۔ اور تم کو ہماری طرف سے امان حاصل ہے۔ پس عاصم نے کہا کہ (میرے ساتھیوں کو اختیار ہے) رہا

میں پس قسم اللہ کی میں تو کسی کافر کی ذمہ داری قبول کر کے نہیں اتروں گا، اے اللہ ہمارے حال کی خبر اپنے نبی برحق کو پہنچا دے، یہ سن کر کفار نے ان کی طرف تیر چلائے اور عاصم کو ان بات میں قتل کر دیا، اللہ تعالیٰ نے عاصم کی دعا جس دن ان کے شیر لگے قبول فرمائی اور آنحضور کو ان کی شہادت کی اطلاع دے دی چنانچہ ان کے قتل کی خبر آنحضور نے صحابہ کو پہنچائی کفار قریش نے جبکہ ان کو عاصم کے قتل کی خبر ملی تو ایک قاصد کو بھیجا تاکہ وہ ان کے پاس عاصم کے کسی عضو کو کاٹ کر لائے جس سے یہ پتہ چل جائے کہ عاصم ہی قتل ہوئے ہیں، پس اللہ تعالیٰ نے عاصم کے بدن کی حفاظت کے لئے شہید کی کھپوں کو بھیج دیا، جو ان کے اوپر شامیانہ کی طرح چھا لگیں اور ان کے جسم کی حفاظت کرتی رہیں۔ لہذا یہ قاصد ان کے جسم کا کوئی حصہ لے جانے پر قادر نہ ہو سکا، یہ اس بیان کا اختصار ہے جو بخاری نے روایت کیا ہے، یہ عاصم بن ثابت، عاصم بن عمر بن خطاب کے نانا ہیں۔

۵۱۷۔ عامر الرام :- یہ عامر الرام ہیں ان کو آنحضور کی زیارت اور روایت کا شرف حاصل ہوا ہے، ان سے ابو منظور نقل کرتے ہیں۔ الرام رائے مہملہ کے زبر کے ساتھ ہے، یہ دراصل راحی ہے (جس میں سے یار حذف کر دی گئی)۔

۵۱۸۔ عامر بن ربیعہ :- یہ عامر بن ربیعہ ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ الغزالی ہے ہجرت حبشہ اور حبشہ مدینہ دونوں کے مہاجر میں غزوہ بدر اور دوسرے تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں قدیم الاسلام میں ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے بسطہ میں وفات پائی۔

۵۱۹۔ عامر بن مسعود :- یہ عامر بن مسعود بن امیہ بن خلف حمیمی ہیں صفوان بن امیہ کے بھتیجے ہیں ان سے غیر بن عمرو روایت کرتے ہیں۔ امام ترمذی نے ان کی حدیث صوم کے بارے میں نقل کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اس لئے کہ عامر بن مسعود نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پایا اور ابن مندہ اور ابن عبد البر نے ان کا اسمائے صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن معین نے کہا کہ ان کو صحبت نبوی نصیب نہیں

عرب عین جہلہ کا زبر رائے حملہ کا زیر دو قحطوں والی یا ساکن ہے اور آخر میں بائے موحده ہے۔

۵۲۰۔ عائد بن عمرو :- یہ عائد بن عمرو مدنی ہیں۔ درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں۔ بصرہ میں رہے اور ان کی حدیث بصریوں میں پائی جاتی ہے۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۲۱۔ عباد بن بشر :- یہ عباد بن بشر انصاری ہیں سعد بن معاذ کے اسلام لانے سے قبل یہ مدینہ میں اسلام لائے ہیں غزوہ بدر، احد اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں بن لوگوں نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تھا یہ بھی ان میں داخل ہیں فضلاء صحابہ میں سے ہیں ان سے انس بن مالک اور عبدالرحمان بن ثابت روایت کرتے ہیں جنگ یمانہ میں شہید ہوئے۔ ان کی عمر ۴۰ سال کی ہوئی عباد میں عین کے زید اور باد موحده کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۵۲۲۔ عباد بن عبد المطلب :- یہ عباد بن عبد المطلب ہیں، ان کا تذکرہ ان حضرات میں آتا ہے جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے ان سے کوئی روایت نہیں پائی جاتی عباد بائے موحده کے تشدید کے ساتھ ہے اور مطلب طاء کے تشدید اور لام کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۵۲۳۔ عباد بن صامت :- یہ عباد بن صامت ہیں ان کی کنیت ابوالولید ہے انصاری سالمی ہیں۔ یہ نقیبوں میں سے تھے عقبہ اولی عقبہ ثانیہ عقبہ ثالثہ میں شریک ہوئے۔ بدر اور تمام غزوات میں بھی شریک رہے ہیں، پھر ان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی اور معلم بنا کر بھیجا، اور ان کا مستقر حص کو بنایا تھا، اس کے بعد یہ فلسطین تشریف لے گئے اور وہیں مقام رملہ میں اور بقول بعض بیت المقدس میں ۳۲ھ میں جب کہ ان کی عمر ۲۰ سال کی تھی وفات پائی ان سے ایک جماعت صحابہ اور تابعین کی روایت کرتی ہے عبادہ عین کے پیش اور باد غیر مشدود کے ساتھ ہے۔

۵۲۴۔ عباس بن عبد المطلب :- یہ عباس بن عبد المطلب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محترم چچا ہیں، آپ سے دو سال بڑے تھے ان کی ماں نضر بنی قاسط کی ایک عورت میں یہ پہلی عربی عورت ہیں

جنہوں نے خانہ کعبہ کو ریشم اور دسیا اور طرح طرح کا غلاف پہنایا صورت یہ ہوئی تھی کہ حضرت عباسؓ نے ان میں گم ہو گئے تھے تو انہوں نے نذر مانی تھی کہ اگر وہ مجھے مل گئے تو میں بیت اللہ پر غلاف چڑھاؤں گی جب ان کی ماں نے ان کو پایا تو ایسا کیا۔ حضرت عباسؓ دور جاہلیت میں بڑے سردار تھے مسجد حرام کی عمارت یعنی آبادی و احترام اور سقایہ کے یہی ذمہ دار تھے، سقایہ جس کا مطلب آب زمزم پلانے کی خدمت ہے (یہ تو ایک مشہور بات ہے)۔ رہا عمارت پس اس کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت عباسؓ قریش کو اس بات پر آمادہ کیا کرتے تھے کہ وہ خانہ کعبہ میں گالی گلوچ اور گناہوں کو چھوڑ کر بھلائی اور نیکی کے ساتھ اس کو آباد کریں۔ اور مجاہد کا بیٹا ہے کہ حضرت عباسؓ نے اپنی موت کے وقت نثر غلام آزاد کئے تھے یہ واقعہ قبل سے ایک سال قبل پیدا ہوئے اور جمعہ کے دن ۱۲ رجب ۳۲ھ میں جب کہ ان کی عمر ۴۰ سال کی تھی وفات پائی حنت البقیع میں دفن ہوئے ابتداء ہی میں اسلام لے آئے تھے، مگر

اپنے اسلام کو چھپائے رہے چنانچہ بدر کے معرکہ میں مشرکین کے مجبور کرنے سے نکلے تو اُن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عباس سے ملے تو ان کو قتل نہ کرے کیونکہ وہ زبردستی جنگ میں شریک کئے گئے ہیں، پس ان کو ابوالسکر کعب بن عمر نے قید کر لیا تو حضرت عباسؓ نے اپنے نفس کا فدیہ دیا اور مکہ واپس ہو گئے پھر اس کے بعد مدینہ، بصرہ کر کے تشریف لائے ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۲۵۔ عباس بن مرداس :- یہ عباس بن مرداس ہیں ان کی کنیت ابوالہشیم ہے سلمی ہیں شاعر ہیں، ان کا شمار مولفہ القلوب میں ہے فتح مکہ سے کچھ پہلے اسلام لائے اور فتح مکہ کے بعد اسلام میں جنگی پیدا ہو گئے یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو جاہلیت کے دور میں بھی شراب نوشی کو حرام سمجھتے تھے ان سے ان کے بیٹے کنانہ روایت کرتے ہیں، کنانہ کاف کے کسر اور دونوں کے ساتھ ہے جس کے درمیان میں الف ہے۔

۵۲۶۔ عبد المطلب بن ربیعہ :- یہ عبد المطلب بن ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب بن ہاشم ہیں۔ قرشی ہیں۔ مدینہ

میں رہے پھر وہاں سے دمشق چلے گئے اور وہیں ۵۲۷ء میں وفات پائی ان سے عبد اللہ بن حارث روایت کرتے ہیں۔

۵۲۷۔ عبد اللہ بن محسن :- یہ عبد اللہ بن محسن النزاری خطمی ہیں ابن مدینہ میں ان کا شمار ہوتا ہے اور ان کی حدیث ان میں پائی جاتی ہے ان سے ان کے بیٹے سلمہ روایت کرتے ہیں حافظ ابن عبد البر نے کہا کہ کچھ لوگ ان کی حدیث کو مرسل کہتے ہیں۔

۵۲۸۔ عتبہ بن خالد :- یہ عبید بن خالد سلمی بہری مہاجر بنی توفہ میں رہے ان سے کوفیوں کی ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۲۹۔ عتاب بن اسید :- یہ عتاب بن اسید قرشی اموی میں فتح مکہ کے دن اسلام لائے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فتح مکہ کے دن جب کہ آپ غزوہ یثرب کے لئے تشریف لے جا رہے تھے مکہ کا حاکم بنا دیا تھا آنحضور کی جب وفات ہوئی ہے تو یہی مکہ کے حاکم تھے حضرت ابوبکرؓ نے ان کو مکہ کا حاکم برقرار رکھا یہاں تک کہ ان کی وفات مکہ ہی میں ۳۱ھ کے اندر جس دن کہ حضرت ابوبکرؓ کی وفات ہوئی ہے واقع ہوئی یہ قریش کے سرداروں میں سے تھے نہایت نیک صالح تھے ان سے عمرو بن ابی عقیب روایت کرتے ہیں عتاب عین کے زبرداد کے تشدید کے ساتھ ہے اور اسید ہمزہ کے زبرداد و سین کے زیر کے ساتھ ہے۔

۵۳۰۔ عتبہ بن اسید :- یہ عتبہ بن اسید ہیں ان کی کنیت ابولصیر ہے لقصی بن بنی زہرہ کے حلیف ہیں پرانے اسلام لانے والوں میں سے ہیں ابتداء سے صحبت نبوی حاصل رہی ان کا ذکر غزوہ حدیبیہ کے سلسلہ میں آتا ہے، یہی وہ ہیں جن کے بارے میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی بہادری پر تعجب ہے اگر اس کے پاس کچھ بہادر ہوتے تو یہ لڑائی کی آگ کے خوب بھڑکانے والوں میں سے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں انتقال فرمایا۔ اسید ہمزہ کے فتح اودسین جملہ کے کردہ کے ساتھ ہے۔

۵۳۱۔ عتبہ بن عبد المسلمی :- یہ عتبہ بن عبد المسلمی ہیں ابن

عبدالبر نے کہا کہ یہ عتبہ نذر کے بیٹے ہیں اود یہ کہ بعض کی رائے ہے کہ دونوں عتبہ دو علیحدہ شخص ہیں اور اسی قول کی طرف ان کا میلان ہے۔ لیکن بخاری نے ان دونوں کو دو علیحدہ شخص مانا، یہی رائے ابو حاتم رازی کی ہے اور یہ عتبہ ان کا نام عقلم تھا۔ آنحضور نے ان کا نام عتبہ رکھا تھا۔ یہ غزوہ خیبر میں شریک ہوئے میں ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ۳۱ھ میں مقام حص کے اندر ۹۹ برس کی عمر میں وفات پائی ہے۔ واقدی کے قول کے مطابق شام میں مرنے والے صحابہ میں سے یہ آخری صحابی ہیں۔

۵۳۲۔ عتبہ بن غزو ان :- یہ عتبہ بن غزو ان مازنی ہیں قدیم الاسلام میں پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی پھر مدینہ کی طرف اور جنگ بدر میں شریک ہوئے، ایک قول یہ ہے کہ یہ چھ مردوں کے بعد ساتویں اسلام لانے والے تھے میں حضرت عمرؓ نے ان کو بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا پھر یہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو انہوں نے ان کو وہیں کا والی بنا کر بصرہ واپس کر دیا تو ۱۵ھ میں جب کہ ان کی عمر ستاون سال کی تھی راستہ میں وفات پائی ان سے خالد بن عیمر روایت کرتے ہیں۔

۵۳۳۔ عداس بن خالد :- یہ عداس بن خالد بن ہوزہ عامری ہیں، فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور صحرا نشین تھے۔ ان کی حدیث بصرہ والوں کے نزدیک پائی جاتی ہے ان سے ابوجہاد وغیرہ روایت کرتے ہیں عداسین کے فتح دال کے تشدید کے ساتھ ہے۔

۵۳۴۔ عدی بن حاتم :- یہ عدی بن حاتم طائی ہیں شعبان ۳۱ھ میں آنحضورؐ کے پاس حاضر ہوئے اور کوفہ میں آئے اور وہاں ہی رہنے لگے جنگ جمل میں حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ کی حمایت میں ان کی آنکھ پھوٹ گئی تھی، جنگ صفین اور نہجہن میں بھی شریک ہوئے ۳۱ھ میں کوفہ کے اندر انتقال کیا جب کہ ان کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی، بعضوں نے کہا کہ فریسا میں انتقال کیا، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۳۵۔ عدی بن عیمر :- یہ عدی بن عیمر کندی حضری ہیں، کوفہ میں سکونت رکھتے تھے پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہو

گئے اور وہیں رہے اور انتقال کیا اقیس بن ابی حازم وغیرہ
ان سے روایت کرتے ہیں عمیرہ عین کے فتح میم کے کسرہ
اور را کے ساتھ ہے۔

۵۳۶۔ عمر باض بن ساریہ :- یہ عمر باض بن ساریہ ہیں ان
کو کنیت ابو نوح سلمیٰ ہے ابی صفیر میں سے تھے، شام میں قیام
کیا اور وہیں ۳۷ھ میں انتقال فرمایا۔ ان سے ابو امامہ اور
ایک جماعت تابعین کی روایت کرتی ہے، نسخہ لون کے زبر جیم
کے زیر اور ہامہ کے ساتھ ہے۔

۵۳۷۔ عمر فحج بن اسعد :- یہ عمر فحج بن اسعد ہیں۔ ان سے ان کے
بیٹے طرفہ روایت کرتے ہیں یہی وہ ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ یہ اپنی ناک چاندی کی بنوالیں بھر اس کے بعد سونے
کی بنوانے کا حکم دے دیا تھا، یوم کلاب میں ان کی ناک کٹ گئی تھی
کلاب کاف کے صدمہ کے ساتھ ہے۔

۵۳۸۔ عروہ بن ابی الجعد :- یہ عروہ بن ابی الجعد بارتقی ہیں،
حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی بنا دیا تھا، یہ کوفیوں میں شمار
ہوتے ہیں۔ ان کی حدیث کوفیوں میں پائی جاتی ہے، بعضوں نے
کہا ہے کہ یہ عروہ بن ابی الجعد ہیں ابن مدینی نے کہا ہے کہ جو ان کو
ابن الجعد کہتا ہے وہ غلطی کرتا ہے، عروہ تو ابو الجعد ہی کے
بیٹے ہیں، ان سے شخصی وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۳۹۔ عروہ بن مسعود :- یہ عروہ بن مسعود ہیں صلح حدیبیہ میں کمال
کفر شریک تھے، ۶ھ میں طائف سے واپسی کے بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مشرف باسلام
ہوئے ان کی زوجیت میں متعدد عورتیں تھیں آپؐ نے ان سے فرمایا
کہ ان میں سے چار بیویوں کو اپنے لئے اختیار کر لیں، اس کے بعد
انہوں نے واپس ہونے کی اجازت چاہی، یہ واپس ہوئے اور
اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی لیکن قوم نے ان کی بات نہ مانی جب
غاز خمر کا وقت ہوا تو اپنے مکان کے بالا خانے پر چڑھے اور آذان
دی، جب اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو قبیلہ ثقیف کے ایک شخص
نے ان کے تیر مارا اور ان کو قتل کر دیا، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو ان کے قتل کی اطلاع ملی تو آپؐ نے فرمایا کہ عروہ بن مسعود
کا حال اس شخص کی طرح ہے جس کا ذکر سورہ یسین میں ہے۔
جس نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت دی اور قوم نے اس
کو قتل کر دیا۔

۵۴۰۔ عطیہ بن قیس :- یہ عطیہ بن قیس سعدی ہیں ان کو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت اور روایت
حاصل ہے، ابی یمن اور ابی شام ان سے روایت کرتے
ہیں۔

۵۴۱۔ عطیہ بن بسر :- یہ عطیہ بن بسر رازی ہیں اور
عبداللہ بن بسر کے بھائی ہیں۔ امام ابو داؤد نے ان کی حدیث
کو ان کے بھائی عبداللہ کے ساتھ اس طرح ذکر کیا ہے
عن ابن بسر یعنی بسر کے دونوں بیٹوں سے روایت ہے اور
ان دونوں کا نام نہیں ذکر کیا اور ان کی یہ روایت کتاب
الطہام میں منقول ہے کہ جو تکھن اور چھوڑہ کے بارہ میں ہے
ان سے مکحول روایت کرتے ہیں۔

۵۴۲۔ عطیہ القرظی :- یہ عطیہ قرظی ہیں جو بنو قریظہ کے
قیدیوں میں سے ہیں، یوں ہی کہا جاتا ہے، حافظ ابن عبد البر
نے فرمایا کہ میں ان کے باپ کے نام سے واقف نہیں ہوں
انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور آپؐ
کے ارشادات بھی سنے۔ ان سے مجاہد وغیرہ روایت
کرتے ہیں۔

۵۴۳۔ عقبہ بن رافع :- یہ عقبہ بن رافع قرشی ہیں افریقہ
میں شہید کر دیئے گئے ان کو قتل کرنے والا حیر بن سہل
میں یہ واقعہ پیش آیا، ان سے ایک جماعت روایت کرتی
ہے۔ ان کا ذکر تعبیر روایں آیا ہے۔

۵۴۴۔ عقبہ بن عامر :- یہ عقبہ بن عامر بنی ہاشم ہیں، حضرت
معاویہ کی طرف سے عقبہ بن ابی سفیان کے بعد مصر کے حاکم
تھے، پھر حضرت معاویہؓ نے ان کو معزول کر دیا تھا ۴۰ھ
میں مصر کے اندر وفات پائی، ان سے ایک جماعت
صحابہ کی اور بہت سے حضرات تابعین میں سے
نقل کرتے ہیں۔

۵۴۵۔ عقبہ بن الحارث :- یہ عقبہ بن حارث
قریشی ہیں فتح مکہ کے دن ایمان لائے ان کا شمار مکہ والوں
میں ہوتا ہے ان سے عبداللہ بن ابی ملیکہ وغیرہ روایت
کرتے ہیں۔

۵۴۶۔ عقبہ بن عمرو :- یہ عقبہ بن عمرو ہیں ان کی کنیت

ابو مسعود سے ان کا ذکر ہم حرف میں کریں گے۔

۵۴۵۔ عکاشہ بن محصن :- یہ عکاشہ بن محصن ابدی میں جو بنی امیہ کے حلیف تھے۔ جنگ بدر جس میں انہوں نے عجیب کا زمانہ کیا تھا اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے۔ ان کی تلوار غزوہ بدر میں ٹوٹ گئی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے وہ لکڑی تلوار بن گئی تھی یہ بڑے فضل والے صحابہ میں سے ہیں، حضرت ابو بکرؓ کی خلافت میں جب کہ ان کی عمر ۴۵ سال تھی انتقال ہوا۔ ان سے حضرت ابو بکرؓ اور ابن عباسؓ اور ان کی بہن ام قیسؓ روایت کرتی ہیں۔ عکاشہ میں عین کا پیش اور کاف پر تشدید ہے اور کاف غیر مشدود بھی مستقل ہے لیکن تشدید کا استعمال زیادہ ہے آخر میں شین مجہ ہے محصن میں ہم کا زیر ہا کا بزم صا کا زیر آخر میں نون ہے۔

۵۴۸۔ عکرمہ بن ابی جہل :- یہ عکرمہ بن ابی جہل میں ان کے والد ابو جہل کا نام عروہ بن ہشام مخزومی قریشی ہے یہ اور ان کے باپ آنحضورؐ سے بڑی سخت عداوت رکھتے تھے۔ اور یہ مشہور شہسوار تھے فتح مکہ کے دن بھاگ کرین چلے گئے تھے، اس کے بعد ان کی بیوی ام حکیم بنت الحارث ان کے پاس پہنچ گئیں اور ان کو لے کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ جب آنحضورؐ نے ان کو دیکھا تو مہاجر سوار کہہ کر خوش آمدید فرمایا ۸۸ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے اور صحیح معنی میں اسلام لائے جنگ یرموک میں ۳۵ھ میں جب کہ ان کی عمر ۶۴ سال تھی قتل کئے گئے حضرت ام سلمہؓ آنحضورؐ سے روایت کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں ابو جہل کے لئے جنت میں کھجور کے درخت دیکھے تھے، جب عکرمہ اسلام لائے تو حضورؐ نے فرمایا کہ تمہارے خواب کی یہ تعبیر ہے اور عکرمہ نے آنحضورؐ سے یہ شکایت کی کہ جب میں مدینہ میں چلتا پھرتا ہوں تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے دشمن ابو جہل کا بیٹا ہے۔ اس پر آپؐ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہو گئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا کہ لوگ سونے اور چاندی کے کالوں کی طرح ہیں جو جاہلیت کے دور میں اچھے تھے وہ اسلام لانے کے بعد بھی جب کہ ان کو دین کی سمجھ آجائے اچھے اور بہتر ہیں میں اس لئے کسی برے عنوان سے ان کا جرح نہ کرو۔

۵۴۹۔ العلاء بن الحضرمی :- یہ علاء بن حضرمی ہیں۔ حضرمی کا نام عبداللہؓ ہے حضرت موت کے باشندوں میں سے ہیں، آپؐ کی طرف سے بحرین پر حاکم تھے، حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہم نے ان کو اپنے زمانہ میں بھی بحرین کا حاکم رکھا، یہاں تک کہ یہ علاءؓ میں انتقال فرما گئے ان سے سائب بن یزید وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۵۰۔ علقمہ بن وقاص :- یہ علقمہ بن وقاص لیشی میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور غزوہ خندق میں شریک ہوئے، عبداللہ بن سردان کے دور حکومت میں مدینہ کے اندر وفات پائی ان سے ان کے پوتے عمرو اور محمد ابلا، یسہم سمی روایت کرتے ہیں۔

۵۵۱۔ عمار بن یاسر :- یہ عمار بن یاسر غسانی ہیں، بنی مخزوم کے آزاد کردہ اور حلیف ہیں، اس کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت عمارؓ کے والد یاسر مکہ میں اپنے دو بھائیوں کے ساتھ جن کے نام حارث اور مالک تھا اپنے چوتھے بھائی کی تلاش میں تشریف لائے پھر حارث اور مالک تو مین کی طرف واپس ہو گئے مگر یاسر مکہ میں مقیم ہو گئے اور ابو خدیفہ بن مغیرہ کے حلیف بن گئے، ابو خدیفہ نے ان کا نکاح اپنی باندی سے جس کو سمیہ کہا جاتا تھا کر دیا، ان کے بطن سے حضرت عمار پیدا ہوئے ابو خدیفہ نے حضرت عمار کو آزاد کر دیا، پس عمار ابو خدیفہ کے آزاد کردہ میں اور ان کے باپ ان کے حلیف ہوئے حضرت عمار ابتدا ہی میں اسلام لے آئے تھے اور یہ ان کمزور مسلمانوں میں سے ہیں جن کو اللہ کے راستہ میں بہت تکالیف مکہ میں پہنچائی گئیں تاکہ یہ اسلام سے باز آجائیں اور مشرکین مکہ نے ان کو آگ میں بھی جلایا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرف سے گزرتے تو ان پر دست مبارک پھیرتے تھے اور فرماتے تھے اے آگ تو عمار پر ٹھنڈک اور سلامتی و عافیت بنجا جس طرح کہ تو حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام پر بن گئی تھی، یہ عمار مہاجرین اذین میں سے ہیں اور غزوہ بدر اور تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں اور ان غزوات میں بڑی تکالیف برداشت فرمائیں، ان کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے الطیب الطیب رکھا یہ جنگ صفین میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے اور وہاں ہی ۳۵ھ میں

ہوئی تھی مدینہ میں قیام فرمایا اور مدینہ ہی میں امیر معاویہ کے آخر دور امارت میں وفات پائی ان سے ان کے بیٹے عبداللہ روایت کرتے ہیں۔

۵۶۴۔ عمرو بن الحمق :- یہ عمرو بن الحمق خزاعی میں، یہ صحابی ہیں ان سے جیسر بن نفیر اور رفاعہ ابن شداد وغیرہ روایت کرتے ہیں، موصل میں ۱۵۵ھ میں قتل کر دیئے گئے۔

۵۶۵۔ عمرو بن مرہ :- یہ عمرو بن مرہ ہیں، ان کی کنیت ابو مریم ہے جتنی ہیں، بعض نے کہا ہے کہ ازدی ہیں، یہ اکثر

غزوات میں شریک ہوئے ہیں شام میں قیام فرمایا اور امیر معاویہ کے دور میں وفات پائی ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔ ۵۶۶۔ عمرو بن قیس :- یہ عمرو بن قیس ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن عمرو قرشی عامری ہے جو نابینا تھے اور وہ ام مکتوم کے بیٹے تھے۔ ام مکتوم کا نام عاتکہ ہے یہ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے ناموں کے بیٹے ہیں۔ مکہ میں ابتداء میں ہی اسلام لے آئے تھے یہ ہاجرین اولین میں سے ہیں حضرت مصعب بن عمیر کے ساتھ ہجرت کی ہے، بہت سی مرتبہ آنحضورؐ نے ان کو مدینہ پر اپنا خلیفہ بنا کر رکھا ہے، آخری بار وہ ہے جب کہ آپؐ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے گئے ہیں مدینہ میں انتقال فرمایا اور بعض نے کہا ہے کہ یہ جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔

۵۶۷۔ عمرو بن تغلب :- یہ عمرو بن تغلب عبدی ہیں، قبیلہ عبد القیس میں سے تھے ان سے حسن بصری وغیرہ روایت کرتے ہیں تغلب اوپر دو نقطوں والی تا اور غین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۵۶۸۔ عکراش بن ذویب :- یہ عکراش بن ذویب تیمی ہیں۔ ان کا شمار بھریوں میں ہے ان سے ان کے بیٹے عبید اللہ روایت کرتے ہیں یہ آنحضورؐ کی خدمت میں اپنی قوم کے صدقات لے کر حاضر ہوئے تھے، عکراش میں عین کا زیر کاف ساکن رائے مہملہ اور غین معجمہ ہے۔

۵۶۹۔ عمران بن حصین :- یہ عمران بن حصین ہیں ان کی کنیت ابو یحیٰ ہے خزاعی اور کعبی میں خبر کے سال اسلام لائے بصرہ

انہوں نے حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے بھی بڑے بڑے کام انجام دیئے ہیں۔ انہیں کے ہاتھ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں مصر فتح ہوا اور برابر حضرت عمرؓ کی زندگی میں یہ مصر کے حاکم رہے ہیں۔ پھر حضرت عثمان غنیؓ نے بھی ان کو وہاں کا حاکم تقریباً چار سال تک برقرار رکھا، اس کے بعد معزول فرمایا، پھر حضرت معاویہؓ نے جب وہ امیر ہو گئے تو ان کو پھر مقرر کیا، مصر میں ہی ۶۵ھ میں جب کہ ان کی عمر نوٹے سال کی عمر تھی وفات پائی اور ان کے بعد ان کے بیٹے عبداللہ کو مصر کا حاکم بنا دیا۔ پھر حضرت معاویہؓ نے ان کو معزول کر دیا، ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبداللہ بن عمر اور قیس بن ابی حازم روایت کرتے ہیں۔

۵۶۱۔ عمرو بن علسہ :- یہ عمرو بن علسہ ہیں ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے۔ سلمیٰ ہیں۔ ابتداء میں ہی اسلام لے آئے ہیں، کہا جاتا ہے کہ اسلام لانے والوں میں یہ چوتھے شخص ہیں، پھر یہ اپنی قوم بنی سلیم کی طرف واپس ہو گئے تھے، آنحضورؐ نے ان سے فرمایا تھا کہ جب تم میرے متعلق یہ سنو کہ میں اعداد اسلام کے لئے نکلا ہوں تو میری اتباع کرنا۔ یہ برابر اپنی قوم میں مقیم رہے۔ یہاں تک کہ غزوہ خیبر ختم ہوا اس کے بعد یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور مدینہ طیبہ میں قیام اختیار فرمایا، ان کا شمار شامیوں میں ہوتا ہے، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے علسہ میں عین اور رائے موحده اور سین مہملہ کے زیر کے ساتھ ہے اور یحییٰ نون کے زیر جیم کے زیر اور حاء مہملہ کے ساتھ ہے۔

۵۶۲۔ عمرو بن عوف :- یہ عمرو بن عوف انصاری ہیں غزوہ بدر میں شریک ہوئے ہیں، ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ ہبیل بن عمرو عامری کے آزاد کردہ ہیں مدینہ طیبہ میں رہے ان کی کوئی اولاد نہیں ہے ان سے مسود بن عفرہ روایت کرتے ہیں۔

۵۶۳۔ عمرو بن عوف المزنی :- یہ عمرو بن عوف مزنی قدیم الاسلام ہیں اور یہ ان صحابہ میں سے ہیں جن کی شان میں آیت تو لو ان اعینہم تقبضوا من الدماء

۵۷۵۔ عویم بن ابیض :- یہ عویم بن ابیض عجلانی اور انصاری ہیں، انصار کے حلیف ہیں۔ لعان کا واقعہ انہیں سے تعلق رکھتا ہے اور طبری نے کہا ہے کہ جو عویم لعان دے گا وہ عویم بن حارث بن زید بن حارثہ بن جندب عجلان بن۔

۵۷۶۔ عیاض بن حمار :- یہ عیاض بن حارثی مجاشعی ہیں، ان کا شمار بصریوں میں ہے، یہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پرانے سے محب ہیں۔ ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۵۷۷۔ عصام مزی :- یہ عصام مزی ہیں ان کو آنحضور کی صحبت اور روایت دونوں میں ہیں۔ یہ بہت کم حدیث بیان کرتے ہیں ان کی حدیث "باب الجہاد" میں ہے جس کی تخریج امام ترمذی اور ابو داؤد نے کی ہے، لیکن ان دونوں نے حدیث کو ان کی طرف منسوب نہیں کیا۔

۵۷۸۔ عتبان بن مالک :- یہ عتبان بن مالک خزرجی سالمی ہیں اور بدر کے شریک ہوئے والوں میں سے ہیں ان سے حضرت انس اور محمود بن ربیع روایت کرتے ہیں، امیر معاویہ کے زمانہ میں وفات پائی۔

۵۷۹۔ عمارہ بن خزیمہ :- یہ عمارہ بن خزیمہ بن ثابت انصاری ہیں یہ اپنے باپ وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بھی ایک جماعت روایت کرتی ہے عمارہ عین کے منہ میں غیر مشدد کے ساتھ ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں تردد کیا گیا ہے۔

۵۸۰۔ عمارہ بن رومیہ :- یہ عمارہ بن رومیہ تغنی ہیں ان کا شمار کوفیوں میں ہے، ابو بکرؓ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ عمارہ عین کے پیش اور ہم غیر مشدد کے ساتھ ہے۔

۵۸۱۔ عرس بن عمیر :- یہ عرس بن عمیر وندی ہیں ان سے ان کے بھتیجے عدی وغیرہ روایت کرتے ہیں عرس عین کے منہ راء کے سکون اور سین جملہ کے ساتھ ہے۔

۵۸۲۔ عیاش بن ابی ربیعہ :- یہ عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی قریشی ہیں، یہ ابو جہل کے ماں شریک بھائی ہیں، آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے ہی شروع میں اسلام لے آئے، ملک حبش کی طرف ہجرت کی۔ پھر انہوں نے اور حضرت عمرؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی ان کے پاس بنی ہاشم کے دونوں بیٹے ابو جہل اور عمارؓ آئے

۵۸۳۔ عویم بن عامر :- یہ عویم بن عامر ابو دودار میں ابی اپنی کنیت سے مشہور ہیں، ان کا ذکر حرف دال میں گزر چکا ہے۔

داماد تھے، یعنی آپ کی صاحبزادی زینب ان کے نکاح میں تھیں انہوں نے بعد یوم بدر کے قیدی ہونے کے بعد جب کہ کفر کی حالت میں تھے را اور آزاد کئے گئے تھے اسلام قبول کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی، یہ اس حضور سے بھائی چارہ اور سچی محبت رکھتے تھے، جنگ یمامہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دور میں قتل کر دیئے گئے، ان سے ابن عباس اور ابن عمر اور ابن العاص روایت کرتے ہیں، مقسم مہم کے زیر قاف کے سکون اور مہین کے زبر کے ساتھ ہے۔

۵۸۷۔ ابو عیاش شمس :- یہ ابو عیاش زید بن الصامت انصاری ہیں زرقی ہیں، ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے ہجرت کے چالیس سال بعد وفات پائی۔

۵۸۸۔ ابو عمر بن حفص :- یہ ابو عمر بن حفص بن مغیرہ مخزومی ہیں ان کا نام عبد الحمید ہے اور احمد بھی کہا جاتا ہے اور بعضوں نے ان کی کنیت ہی کو ان کا نام کہا ہے۔ بعض روایات میں ابو حفص بن مغیرہ آیا ہے۔

۵۸۸۔ ابو عبس عبد الرحمان بن حبیر :- یہ ابو عبس عبد الرحمان بن حبیر انصاری حارثی ہیں، ان کے نام کی بہ نسبت ان کی کنیت زیادہ مشہور ہے۔ جنگ بدر میں شریک ہوئے اور مدینہ میں ۳۷ھ میں وفات پائی جنت البقیع میں دفن ہوئے اور ۳۷ سال کی عمر ہوئی۔ ان سے عیابہ بن رافع بن خدیج روایت کرتے ہیں۔ عبس عین جہلم کے زبر بائے موحدہ غیر مشندہ اور جہلم کے ساتھ ہے اور عیابہ میں عین کا زبر اور بائے موحدہ غیر مشندہ اور آخر میں دو نقطوں والی یار ہے۔

۵۸۹۔ ابو عییب :- یہ ابو عییب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں، ان کا نام احمر ہے ان سے مسلم بن عبید روایت کرتے ہیں، عییب عین کے زبر اور سین جہلم کے زیر کے ساتھ ہے۔

تابعین

۵۹۰۔ عبد اللہ بن بریدہ :- یہ عبد اللہ بن بریدہ سلمی ہیں۔ مرو کے قاضی ہیں۔ مشہور تابعین میں سے ایک قابل اعتماد

اور کہا کہ تمہاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ میں جب تک تم کو دیکھ لوں گی اس وقت تک نہ سر میں تیل ڈالوں گی اور نہ سائے میں آرام کروں گی، اس لئے یہ ان کے ساتھ اپنی مال کی خدمت میں حاضر ہوئے پس ان دونوں نے ان کو ایک رکی سے باندھ دیا اور مکہ میں ان کو قید رکھا اس پر اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتوت میں ان کے لئے دعا فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ عیاش بن ابی ریحہ کو کافروں کی قید سے خلاصی دے جنگ یموک میں شام کے اندر شہید ہوئے ان سے عمر بن الخطاب وغیرہ روایت کرتے ہیں، عیاش دو نقطوں والی یار کی تشدید اور شین معجمہ کے ساتھ ہے۔

۵۸۶۔ عباس بن ربیعہ :- یہ عباس بن ربیعہ غطفانی ہیں۔ فتح مصر میں شریک ہوئے ان سے ان کے بیٹے عبد الرحمن روایت کرتے ہیں۔

۵۸۳۔ ابو عبیدہ بن الجراح :- یہ ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن جراح فہری قرظی ہیں، عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور اس امت کے امین کہلاتے ہیں، حضرت عثمان بن مظعون کے ساتھ اسلام لائے حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ اور آنحضرت کے ساتھ غزوہ احد میں ثابت قدم رہے انہوں نے ہی خود کی ان دو کڑیوں کو جو آنحضرت کے چہرہ انور میں گھس گئی تھیں کھینچا تھا جن کی وجہ سے آپ کے آگے کے دو دانت شہید ہو گئے تھے۔ یہ لابنہ قد کے تھے خود صورت چہرے والے، اور لمبی داڑھی والے تھے،

طاعون عمواس ۳۱ھ میں ان کا انتقال مقام ابدن میں ہوا اور مہسان میں دفن ہوئے ان کی نماز جنازہ معاذ بن جبل نے پڑھائی، ان کی عمر اٹھاون سال ہوئی، ان کا نسب باپ کی طرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فہر بن مالک پر مل جاتا ہے ان سے ایک جماعت صحابہ کی

روایت کرتی ہے۔

۵۸۵۔ ابو العاص بن الربیع :- یہ ابو العاص مقسم بن ربیع ہیں اور کہا گیا ہے کہ ان کا نام لقیط ہے اور یہ آنحضرت کے

تابعی ہیں، اپنے والد وغیرہ صحابہ سے روایت کرتے ہیں، ان سے ابن سہل وغیرہ روایت کرتے ہیں۔ مروی ہیں وفات پائی۔ ان کی بہت سی احادیث ہیں۔

۵۹۱۔ عبد اللہ بن ابی بکر :- یہ عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم النضاری مدنی ہیں مدینہ کے اونچے لوگوں میں سے ہیں تابعی ہیں انس بن مالک اور عروہ بن زبیر سے روایت کرتے ہیں اور ان سے زہری اور مالک بن انس ثوری ابن عیینہ ان سے بہت سی احادیث مروی ہیں، ایسے راوی ہیں جن کا صدق مسلم ہے۔ امام احمد نے فرمایا ان کی حدیث شفاء ہے ۱۲۵ء میں وفات ہوئی ان کی ستر برس کی عمر ہوئی۔

۵۹۲۔ عبد اللہ بن زبیر :- یہ عبد اللہ بن زبیر وہ ہیں جن کی کنیت ابو بکر ہے۔ یہ حمیدی قریشی اسدی ہیں۔ روایت میں بڑے پختہ کار ہیں مسلم بن خالد ویک اور امام شافعی سے روایت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مصر گئے تھے وہاں جب امام شافعی کی وفات ہو گئی تو یہ مکہ واپس ہو گئے۔ ان سے محمد ابن اسماعیل بخاری اپنی صحیح بخاری میں بہت زیادہ روایت کرتے ہیں۔ مکہ ۱۹۹ء میں وفات پائی یعقوب بن سفیان نے کہا کہ میں نے حمیدی سے زیادہ کسی کو اسلام اور مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں پایا۔

۵۹۳۔ عبد اللہ بن مطیع :- یہ عبد اللہ بن مطیع قریشی عدوی ہیں اور مدینہ کے رہنے والوں میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور ان کو ان کے باپ آن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے ان کے باپ کا نام العاص تھا۔ آنحضرت نے ان کا نام مطیع رکھا تھا اور یہ عبد اللہ قریش کے سرداروں میں سے ہیں یہی وہ شخص ہیں جن کو مدینہ والوں نے اپنا امیر مزید بن معاویہ سے فسخ میثاق کے بعد متعین کیا تھا۔ واقدی نے یہ بیان کیا کہ وہ تو صرف قریش پر حکومت کرنے والے تھے نہ اوروں پر اور وہ

عبد اللہ بن حنظلہ النضلی ہی ہے کہ جو قریش اور غیر قریش دونوں پر حکمرانی کرتا تھا۔ انہوں نے اپنے والد سے حدیث کو سنا اور ان سے شعبی وغیرہ نے روایت کی حضرت عبد اللہ بن زبیر کے

ساتھ مکہ میں ۳۸۰ء میں یہ قتل کر دیے گئے۔ عبد اللہ ابن زبیر نے ان کو کوفہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ اور پھر ان کو کوفہ سے مختار بن ابی عبید نے نکال دیا تھا۔

۵۹۵۔ عبد اللہ بن مسلمہ :- یہ عبد اللہ بن مسلمہ بن قنعب تميمی مدنی ہیں "قنعبی" نام سے مشہور ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے یہ قوی الحفظ قابل اعتماد اور غلطی و خطا سے محفوظ روایت میں سے ہیں یہ حضرت مالک بن انس کے شاگردوں میں سے ہیں ان سے ان کی مصاحبت مشہور تھی، ہشام بن سعد وغیرہ ائمہ سے حدیث کو سنا، انس بن بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی نسائی روایت کرتے ہیں، خرم ۲۲۱ء میں مکہ کے اندر وفات پائی۔

۵۹۵۔ عبد اللہ بن مویب :- یہ عبد اللہ بن مویب فلسطینی شامی ہیں فلسطین کے قاضی تھے، تميم داری سے روایت کی ہے اور قبصہ بن ذویب سے حدیث کو سنا ہے بعض کا قول ہے کہ انہوں نے تميم سے نہیں سنا بلکہ قبصہ بن تميم سے ہی سماعت کی ہے اور ان سے عمر بن عبد العزیز روایت کرتے ہیں۔

۵۹۶۔ عبد اللہ بن مبارک :- یہ عبد اللہ بن مبارک مروزی ہیں بنی حنظلہ کے آزاد کردہ ہیں، ہشام بن عروہ، امام مالک، اور ثوری اور شعبہ اور اوزاعی اور بہت لوگوں سے حدیث کو سنا اور ان سے سفیان بن عیینہ اور یحییٰ بن سعید اور ان سے سفیان

سفیان بن عیینہ اور یحییٰ بن معین وغیرہ روایت کرتے ہیں علمائے ربانیین میں سے تھے، امام، فقیہ، حافظ، زائد اور پرہیزگار، سختی قابل اعتماد پختہ کار تھے۔ اسماعیل بن عیاض نے کہا کہ روئے زمین پر عبد اللہ مبارک جیسا کوئی نہ تھا، نہ ان سے علم میں کوئی بڑھا ہوا تھا، اللہ تعالیٰ نے خیر کی خصلتوں میں ایسی کوئی خصلت نہیں پیدا کر چھو عبد اللہ بن مبارک کو عطاء فرمائی ہو، بغداد میں بارہا تشریف لائے اور وہاں درس حدیث دیا ۱۱۸ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۱ء میں وفات پائی۔

۵۹۷۔ عبد اللہ بن عکیم :- یہ عبد اللہ بن عکیم جہنی ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا مگر ان کے لئے آنحضرت کی روایت کا پایا جانا مشہور نہیں۔ لیکن

دیا، ابن عدی نے فرمایا ابواس یہ صدوق ان سے روایت کرتے ہیں کوئی مضائقہ نہیں ہے سچے آدمی ہیں۔ **مسند میں انتقال ہوا۔**

۶۰۳۔ **عبداللہ بن عتبہ** :- یہ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود ہندلی ہیں۔ عبداللہ بن مسعود کے بھتیجے۔ مدنی میں پھر کوفہ کے باشندے ہو گئے، عہد نبوت کو پایا، کوفہ کے بڑے تابعین میں سے ہیں اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت کی ہے۔ ان کے صاحبزادے عبداللہ اور محمد بن سہیل وغیرہ نے ان سے روایت کی ہے، بشیر بن مروان کے دور حکومت میں ان کا انتقال کوفہ میں ہوا۔

۶۰۴۔ **عبداللہ بن مالک بن بکینہ** :- پورا نام عبداللہ بن مالک بن القشب الازدی ہے۔ ان کی والدہ بکینہ ہیں ان کے تانا کا نام حارث بن عبدالمطلب ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ حکومت میں ۸۸ھ یا ۸۹ھ میں انتقال کیا قتب میں قاف مکسور شین منقوطہ ساکن اور بار موحده ہے۔

۶۰۵۔ **عبداللہ بن مالک** :- ان کا نام عبداللہ ابن مالک اور کنیت ابو قہیم ہشتانی ہے حضرت عمر بن خطاب اور ابو ذر اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں مہر کے تابعین میں ان کا شمار ہے، ان کی حدیثیں اہل مصر کے پاس ملتی ہیں۔

۶۰۶۔ **عبداللہ بن مالک** :- اسم گرامی عبداللہ بن مالک ہے، ہمدان کے باشندہ ہیں صحابہ میں علی و عائشہ و ابن عمر سے روایت کرتے ہیں ابواسحاق اور ابو درق نے ان سے روایت کی ان کی حدیث جمع الصلوٰتین کے باب میں ہے۔

۶۰۷۔ **عبداللہ بن عبد الرحمن** :- نام نامی عبداللہ بن عبد الرحمن بن ابی حنین ہے مکہ کے رہنے والے اور قریش خاندان سے ہیں اور تابعی ہیں، ابو لطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں تابعین کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی مالک اور ثوری اور ابن عیینہ نے ان سے روایت کی۔

بہت سے علماء معرفت رجال نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور صحیح بھی کہ وہ تابعی ہیں، عمر بن مسعود اور حذیفہ سے انہوں نے حدیث کو سنا اور ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے ان کی حدیث کوفہ والوں میں پائی جاتی ہے۔

۵۹۸۔ **عبداللہ بن ابی قیس** :- یہ عبداللہ بن ابی قیس ہیں ان کی کنیت ابو الاسود ہے، شام کے رہنے والے ہیں عطیہ بن عازب کے آزاد گروہ میں، شامیوں میں ان کا شمار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی اور ان سے ایک جماعت نے۔

۵۹۹۔ **عبداللہ بن عاصم** :- ان کو عبداللہ بن عاصم بھی کہا جاتا ہے۔ کوئی وحشی میں یہ ابو سعید اور ابن عمر سے اور ان سے اسرائیل اور شریک روایت کرتے ہیں ان کی حدیث یہ ہے "تقیف میں ایک کذاب اور مفید اعظم ہوگا"۔

۶۰۰۔ **عبداللہ بن خیر بن** :- ان کا پورا نام عبداللہ بن خیر بن جمی قرشی ہے اللہ کے نیک اور برگزیدہ بندوں میں مشہور تابعین میں سے ہیں، ابو محمد ورہ اور عباد بن صامت وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مکحول اور زہری جیسے بڑے بڑے محدثین روایت کرتے ہیں۔ رجاہ بن حیوۃ فرماتے تھے کہ اگر اہل مدینہ کو ابن عمر جیسے عبادت گزار پر فخر ہے تو ہمیں بھی اپنے عابد و زاہد ابن خیر بن پر فخر ہے۔ **مسند سے پہلے انتقال کیا۔**

۶۰۱۔ **عبداللہ بن المثنیٰ** :- نام عبداللہ ہے۔ مثنیٰ بن عبداللہ بن انس بن مالک کے بیٹے ہیں۔ اپنے چچوں اور حسن سے روایت کی ہے اور ان سے ان کے بیٹے محمد اور مسد وغیرہ نے روایت کی ہے ابو حاتم نے ان کو صالح قرار دیا اور ابو داؤد نے فرمایا کہ میں ان کی حدیث کی تخریج نہیں کرتا۔

۶۰۲۔ **عبداللہ بن عمرو بن حفص** :- نام عبداللہ عمرو بن حفص بن عاصم کے بیٹے ہیں اور عمری ہیں اپنے بھائی عبید اللہ اور نافع اور مقری سے روایت کرتے ہیں ثعلبی وغیرہ ان کی روایت کے راوی ہیں، ابن معین نے ان کو ضویلہ (کج باصلاحیت) قرار

کے ذکر میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے ان کا بھی شمار کیا ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ یہ تابعی ہیں، مدینہ کے تابعین اور وہاں کے علماء میں سے ہیں، حضرت عمر بن الخطاب سے حدیث سنی ہے ۱۸۰ ہجری ۸ سال وفات پائی، القاری میں قاف اور راء مہملہ مکسور اور یا مشدد ہے بے حمزہ اور قارہ کی طرف نسبت ہے (قارہ والے)۔ ۶۲۴۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ: نام عبد الرحمن بن عبد اللہ ہے ان کی والدہ ام الحکم میں جو ابوسفیان بن حرب کی بیٹی میں حضرت معاویہؓ نے ان کو کوفہ کا امیر مقرر فرمایا باب خطبہ یوم الجمعہ میں ان کا نام آتا ہے۔ ۶۲۵۔ عبد الرحمن بن ابی بکر: عبد الرحمن نام ابوبکر کے بیٹے ہیں ان کے صاحب زادے محمد ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۲۶۔ عبد الرحمن بن ابی بکر: عبد الرحمن بن ابی بکر نام ہے انصار و بنو تقیف میں سے ہیں بصرہ وطن ہے بصرہ ہی میں ۱۸۰ ہجری میں مسلمانوں کے وہاں پہنچنے پر پیدا ہوئے۔ بصرہ میں مسلمانوں کے یہاں سب سے پہلے ان کی پیدائش ہوئی، تابعی ہیں کثرت سے روایات نقل کرتے ہیں اپنے والد اور حضرت علیؓ سے روایت سنی ہے اور ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۶۲۷۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ: پورا نام عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی عامر ہے مکہ کے رہنے والے ہیں حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں اور حضرت معاذ سے حدیث کی سماعت کی اور ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے۔ ۶۲۸۔ عبد الرحمن بن یزید: نام عبد الرحمن بن یزید بن اسلم مدنی ہے اپنے والد اور ابن المنکدر سے روایت کرتے اور قتیبہ، ہشام وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں۔ محدثین نے ان کو ضعیف کہا ہے، ۱۸۰ ہجری وفات پائی۔

۶۲۹۔ عبد العزیز بن رفیع: یہ عبد العزیز ابن رفیع اسدی مکی ہیں کوفہ میں رہے مشہور ثقہ تابعین میں سے ہیں ابن عباس اور اس بن مالک سے حدیث سنی حالانکہ لوگ سال سے کچھ زیادہ عمر ہو چکی تھی، رفیع رفیع سے تصغیر ہے یعنی

سنی اور ان سے شعبی، مجاہد، ابن سیرین اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے ان سے حدیث کو سنا کوفہ میں رہنے والے تابعین کے پہلے طبقہ میں سے ہیں۔

۶۱۹۔ عبد الرحمن بن غنم: پورا نام عبد الرحمن ابن غنم الاشجری ہے شام کے رہنے والے ہیں، زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں کو دیکھا، آپ کی حیات میں مسلمان ہو چکے تھے لیکن آپ کو نہیں دیکھا۔ جب سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہجرت بھیجا تھا برابر ان کے ساتھ رہے تا آنکہ حضرت معاذ کا انتقال ہو گیا۔ فقہا اہل شام میں سب سے زیادہ فقیہ تھے۔ عمر بن الخطاب و معاذ بن جبل جیسے متقدم صحابہ سے روایت کرتے ہیں، غنم بن غنم منقولہ مفتوح اور نون ساکن ہے۔ ۱۸۰ ہجری میں انتقال ہوا۔

۶۲۰۔ عبد الرحمن بن ابی عمر: نام عبد الرحمن بن ابی عمر ہے اور ابو عمر کا نام عمرو بن محسن ہے، یہ انصاری اور بخاری ہیں مدینہ کے قاضی ہیں، ثقہ تابعین میں سے ہیں ان میں ان کی حدیثیں مشہور ہیں، انہوں نے اپنے والد عمرو بن محسن عثمان اور ابوسبرہ سے روایت کی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۶۲۱۔ عبد الرحمن بن عبد اللہ: ان کا نام عبد الرحمن بن عبد اللہ بن ابی معصنہ المازنی انصاری ہے اپنے والد عبد اللہ اور عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ایک جماعت مالک بن انس وغیرہ روایت کرتی ہے۔ ان کی حدیثیں اہل مدینہ کے یہاں پائی جاتی ہیں ۱۸۰ ہجری میں انتقال ہوا۔

۶۲۲۔ عبد الرحمن بن ابی عقبہ: ان کا نام عبد الرحمن بن ابی عقبہ ہے ابن جبیر بن عتیک انصاری کے آزاد کردہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابی عقبہ کا نام رشید ہے، رشید میں را مضموم اور شین معجم مفتوح ہے یہ خود صحابی ہیں اور فارسی النسل ہیں عبد الرحمن اپنے والد سے اور داؤد بن حصین ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۲۳۔ عبد الرحمن بن عبد القادری: ان کا نام عبد الرحمن بن عبد القادری ہے، کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے، لیکن نہ آپ سے حدیث کی سماعت کی نہ روایت بیان کی، مورخ واقدی نے ان صحابہ

را مضوم اور فاد مفتوح ہے۔

۶۳۰۔ عبد العزیز بن جبرئیل: یہ عبد العزیز بن جبرئیل کی ہیں حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں فقیہ عبد الملک ان کے بیٹے اور خصیف ان سے روایت کرتے ہیں۔

۶۳۱۔ عبد العزیز بن عبد اللہ: نام عبد العزیز بن عبد اللہ مدینہ کے اکابر فقہاریں سے ہیں، امام زہری محمد بن المنکدر اور حمید الطویل وغیرہ سے اور بہت سے لوگوں سے حدیث سنی بہت سے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں بغداد میں تشریف لائے، حدیث بیان کی، بمقام بغداد ۱۶۸ھ میں انتقال فرمایا، قریش کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

۶۳۲۔ عبد الملک بن عمیر: عبد الملک بن عمیر قرشی ہیں قریش کی طرف نسبت ہے جو نہیں جانتے وہ کہتے ہیں کہ قریش کی طرف منسوب ہے حالانکہ ایسا نہیں وہ قریش کی طرف منسوب ہے، امام شعبی کے بعد کوفہ کے قاضی رہے تابعین میں سے مشہور اور ثقہ حضرات میں سے ہیں کوفہ کے اکابر میں شمار کیے جاتے ہیں بخاری بن عبد اللہ اور جابر بن سمور سے روایت کرتے ہیں ثوری اور شعبہ ان سے روایت کرتے ہیں تقریباً ۱۳۶ھ میں وفات پائی ان کی عمر ۱۰۳ سال ہوئی۔

۶۳۳۔ عبد الواحد بن ایمن: نام عبد الواحد بن ایمن مخزومی ہے یہ قاسم بن عبد الواحد کے باپ ہیں انہوں نے روایت حدیث کو اپنے والد اور دوسرے تابعین سے سنا اور ان سے ایک بڑی جماعت نے حدیث کی سماعت کی۔

۶۳۴۔ عبد الرزاق بن ہمام: عبد الرزاق بن ہمام نام اور ابوکر کفایت ہے ابن جبرئیل اور معمر وغیرہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے احمد اور اسحاق اور مادہ نے روایت کی بہت سی کتابیں تصنیف کیں ۱۳۷ھ میں وفات پائی، ان کی عمر پچاسی سال ہوئی۔

۶۳۵۔ عبد الحمید بن جمیر: یہ عبد الحمید بن جمیر حجازی ہیں انہی چھوٹی منقیہ اور ابن السیب سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن جبرئیل اور ابن عیینہ سے روایت کی۔

۶۳۶۔ عبد المہمبن بن عباس: پورا نام عبد المہمبن بن عباس بن سہل ہے، بنو ساعدہ میں سے ہیں اپنے والد اور ابو حازم سے روایت کرتے ہیں ان سے مصعب اور یعقوب بن حمید بن کاسب نے روایت کی ان کا ذکر باب الخذر والتالی میں ہے۔

۶۳۷۔ عبد الاعلیٰ: نام عبد الاعلیٰ بن مسہر ہے ابو مسہر کفایت ہے عثمان میں سے ہیں شام کے بزرگ میں سعید بن عبد العزیز اور مالک سے روایت کی اور ان سے ابن معین ابو حاتم اور ابن رواحہ نے روایت کی لوگوں میں سب سے زیادہ حافظ جلالہ اور فصاحت کے مالک ہیں، ان کو قتل کرنے کے لئے ننگا کیا گیا، ناکہ مسدود خلق قرآن کا اقرار کر لیں اس وقت بھی اقرار نہ کیا اور انکار کرتے رہے پھر جیل میں ڈال دیئے گئے رجب ۱۸۸ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۳۸۔ عبد المنعم: یہ عبد المنعم نعیم کے بیٹے اسواری ہیں حریری اور ایک جماعت سے روایت کرتے ہیں اور یونس المودب اور محمد بن ابی بکر مقدمی نے ان سے روایتیں کی ہیں۔ ۶۳۹۔ عبد خیر بن یزید: یہ عبد خیر بن یزید کے بیٹے کفایت ابو عماد ہے ہمدان کے باشندے ہیں، کہا جاتا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا لیکن ملاقات نہیں ہوئی حضرت علیؓ کے ساتھ رہے حضرت علیؓ کے ساتھیوں میں سے ہیں، محدثین کے نزدیک وثوق اور اعتماد کے شخص ہیں کوفہ میں قیام پذیر ہو گئے، ایک سو بیس سال کی عمر ہوئی، خیر شرکی ضد ہے۔ یعنی عبد خیر میں لفظ خیر ضد شر ہے۔

۶۴۰۔ عمران بن حطان: یہ عمران حطان کے بیٹے دوسی اور خزرجی ہیں حضرت عائشہ ابن عمر ابن عباس اور ابو ذر رضی اللہ عنہم سے حدیث سنی اور ان سے محمد ابن سیرین و یحییٰ بن ابی کثیر وغیرہ نے روایت کی حطان میں حارمہلہ پر کسر طاء مہملہ پر تشدید اور آخر میں نون ہے۔

۶۴۱۔ عمرو بن شعیب: یہ عمرو، شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے بیٹے اور سہمی ہیں اپنے والد اور ابن السیب اور طاؤس سے حدیث سنی اور ان سے زہری ابن جبرئیل عطاء اور بہت سے لوگوں نے روایت کی، بخاری اور مسلم نے اپنی

صحیحین میں ان کی کوئی حدیث نہیں لی اس لئے کہ وہ اپنی روایات اس طرح نقل کرتے ہیں عن ابیہ عن جلدہ اور کبھی اس سند میں اختصار کرتے ہیں، تو اب اگر مراد عن ابیہ عن جلدہ سے خود اپنے باپ اور اپنے دادا ہیں تو معنی یہ ہوئے کہ اپنے باپ شعیب اور اپنے دادا میں تو معنی یہ ہوئے کہ اپنے باپ اور اپنے دادا محمد سے روایت کر رہے ہیں کہ ان کے دادا محمد سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا اس صورت میں روایت مرسل ہو گئی، کیونکہ محمد جو ان کے دادا میں حضور کی ملاقات سے مشرف نہیں تھے، نہ انہوں نے زمانہ پایا اور اگر اس سند کا مطلب یہ ہے کہ عمر اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے دادا عبداللہ سے روایت کرتے ہیں تو اس صورت میں سند متصل نہیں رہتی، کیونکہ شعیب نے اپنے دادا عبداللہ کا زمانہ نہیں پایا اسی عیب کی وجہ سے امام بخاری اور امام مسلم نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ان کی روایات کو نہیں لیا، یہ بھی کہا گیا ہے کہ شعیب اپنے دادا سے مل چکے ہیں۔

۶۴۲۔ عمرو بن سعید بن عمرو بن سعید نام ہے بنو ثقیف کے آزاد کردہ اور بصرہ کے رہنے والے ہیں، حضرت انس اور وغیرہ سے روایت کی اور ان سے ابن عثون اور جریر بن حازم نے روایت کی۔

۶۴۳۔ عمرو بن عثمان بن عفان کے بیٹے ہیں، اسامہ بن زید اور اپنے والد عثمان بن عفان سے حدیث سنی حدیث البکا، علی المیت میں ان کا ذکر ہے ان سے مالک بن انس روایت کی

۶۴۴۔ عمرو بن الشریک نام عمرو ہے شریک کے بیٹے ثقیفی اور تابعی ہیں ان کا شمار اہل طائف میں ہے، ابن عباس اور ان کے والد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ابو ذر رضی اللہ عنہم سے حدیث سنی ان سے صلح بن دینار اور ابراہیم بن میسرہ نے روایت کی۔

۶۴۵۔ عمرو بن میمون بن میمون کے بیٹے اور ازدی ہیں زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں دیکھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن آپ

سے ملاقات نہیں ہوئی، کوفہ کے بڑے تابعی ہیں ان کا شمار ہے عمر بن خطاب معاذ بن جبل اور ابن مسعود سے روایت کی اور ان سے اسحاق نے حدیث سنی سنیہ میں وفات پائی۔

۶۴۶۔ عمرو بن عبداللہ بن نام عمرو، عبداللہ کے بیٹے اور سبیعی ہیں ان کا ذکر صرف ہمزہ میں گزر چکا ہے۔

۶۴۷۔ عمرو بن عبداللہ بن نام عمرو، عبداللہ بن صفوان کے بیٹے اور نجی بن قریش میں سے ہیں یزید بن شیبان سے روایت کی اور ان سے عمرو بن دینار وغیرہ نے۔

۶۴۸۔ عمرو بن ویسار، یہ عمرو دینار کے بیٹے ہیں کنیت ابو یحییٰ ہے، سالم بن عبداللہ وغیرہ سے روایت کی اور ان سے دونوں حماد اور معمر نے، کئی محدث ان کو روایت میں ضعیف کہتے ہیں۔

۶۴۹۔ عمرو بن واقد، یہ عمرو واقد کے بیٹے دمشق کے رہنے والے ہیں یونس بن میسرہ اور کئی حضرات سے روایت کی اور ان سے ثقیفی اور مشام بن عمار نے، محدثین کے یہاں روایت حدیث کے معاملہ میں متروک ہیں۔

۶۵۰۔ عمرو بن مالک بن عمرو بن مالک نام ابو ثامہ کنیت ہے زمانہ جاہلیت (قبل از اسلام) کا آدمی ہے حدیث کسوف اور نبی الغضب میں جابر کی روایت سے مسلم میں اس کا تذکرہ کیا گیا ہے اور بیان کیا کہ نبی وہ شخص ہے کہ جس کو آپ نے دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی اوجھ گھسیٹا ہوا جہاں ہے، روایت میں تو اسی طرح مذکور اور مشہور یہ ہے کہ یہ شخص جس کو آپ نے دیکھا تھا عمرو بن لُحی ہے الحمی ربیعہ بن حارثہ ہے اور عمرو خزاعہ کا باپ ہے۔

۶۵۱۔ عمرو بن عبدالعزیز بن عمرو بن عبدالعزیز بن مروان بن حکم کے بیٹے ہیں، ابو حفص کنیت ہے، قریش میں سے بنو امیہ کے گھرانے سے ہیں ان کی والدہ ام عاصم حضرت عمر بن خطاب کی پوتی اور عاصم کی بیٹی ہیں ام عاصم کا نام لیلیٰ ہے۔ ابو بکر بن عبدالرحمان سے روایت کی اور ان سے زہری و ابو بکر بن حزم نے روایت کی ۹۹ھ میں سلیمان بن عبدالملک کے بعد سیر پر اٹے خلافت ہوئے، رجب ۱۰۰ھ میں دیر سمرعان میں وفات پائی دیر سمرعان محض کے علاقہ میں ہے، مدت خلافت دو سال پانچ ماہ اور کچھ

۶۵۳۔ عمر بن عبد اللہؓ۔ نام عمر عبد اللہ بن ابی نضیم کے بیٹے تھے بن ابی کثیر سے روایت کی اور ان سے زید بن خطاب اور ایک جماعت نے، بخاری نے فرمایا کہ ان کی حدیث بے کار ہے۔

۶۵۴۔ عثمان بن عبد اللہؓ۔ نام عثمان، عبد اللہ بن اوس کے بیٹے بنو لقیف میں سے ہیں اپنے دادا اور چچا عمرو سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابراہیم بن میسرہ اور محمد بن سعید اور ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۶۵۵۔ عثمان بن عبد اللہؓ۔ نام عثمان، عبد اللہ بن مویہ کے بیٹے بنو نضیم کے خاندان سے ہیں ابو ہریرہؓ اور ابن عمرؓ وغیرہ سے روایت کی۔ اور ان سے شعبہ اور ابو حواریہ تھے۔

۶۵۶۔ علی بن عبد اللہؓ۔ نام علی عبد اللہ بن جعفر کے بیٹے، ابن مدینی کے نام سے مشہور ہیں، مدینی میں میم پر زبر اور وال کے نیچے زیر ہے حافظ حدیث میں اپنے والد اور حماد اور دوسرے حضرات سے روایت کی اور ان سے بخاری اور ابویعلیٰ اور ابو داؤد نے خود ان کے استاد ابن مہدی نے فرمایا کہ ابن مدینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو سب سے زیادہ جانتے ہیں امام نسائی نے فرمایا کہ ان کی پیدائش ہی اس کام کے لئے ہوئی تھی۔ ذی قعدہ ۲۲ھ میں بعمر ۷۷ سال انتقال فرمایا۔

۶۵۷۔ علی بن حسینؓ۔ علی نام، حضرت حسین کے صاحبزادے اور علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پوتے ہیں کینت ابو الحسن ہے اور زین العابدین کے نام سے معروف ہیں اہل بیت میں سے اکابر سادات میں سے تھے تابعین میں جلیل القدر اور شہرت یافتہ حضرات میں سے تھے، امام زہری نے فرمایا کہ قریش میں سے میں نے کسی کو ان سے زیادہ افضل نہیں پایا ۱۹۷ھ میں بعمر ۵۸ سال وفات پائی اور بقیع میں اسی قبر میں مدفون ہوئے جس میں ان کے عم محترم حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ مدفون تھے

۶۵۸۔ علی بن منذرؓ۔ یہ علی بن منذر کے بیٹے اور کوئی بن طلحہ کے نام سے مشہور ہوئے قابل ذکر عبادت گزار لوگوں میں سے تھے کہا جاتا ہے کہ انہوں نے ۵۵ حج کئے، ابن عیینہ اور

روزے، اس وقت ان کی عمر ۸۰ سال تھی کہتے ہیں کہ چالیس سال بڑے بھی نہیں ہوئے تھے کہ وفات پائی، یہ عبادت، زہد، اتقا پاکبازی حسن اخلاق کا ایک خاص مقام رکھتے تھے خصوصاً زہادانہ خلافت میں کہتے ہیں کہ جب ان کو خلافت سپرد کی گئی تو ان کے دماغ میں سے رونے کی آواز سنائی دی دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنی ٹونڈیوں کو اختیار دے دیا ہے کہ تم میں سے جس کو آزاد ہونے کی خواہش ہو اس کو میں آزاد کر دوں،

اور میرا اس سے کچھ علاقہ نہ رہے اور جس کو میرے ساتھ رہنے کی خواہش ہو اس کو اپنے پاس رکھ لوں کیونکہ مجھے ایسی چیز پیش آ گئی ہے جس کے باعث میں تمہاری طرف متوجہ نہیں رہ سکتا یہ سن کر سب ٹونڈیاں رونے لگیں، عقبہ بن نافع نے ان کی زوجہ فاطمہ بنت عبد الملک سے پوچھا کہ تم مجھے عمر بن عبد العزیز کے بارے میں کچھ بتاؤ۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ خوب سے ان کو خدا نے خلافت عطا کی میں نہیں کہہ سکتی کہ انہوں نے کبھی حجاب اور اختلام کے

کے باعث غسل کیا ہو یہاں تک کہ انہوں نے وفات پائی انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی عمر بن عبد العزیز سے بڑے اور نماز میں بڑھا ہوا ہو، لیکن میں نے کسی ایسے شخص کو بالکل نہیں دیکھا جو عمر بن عبد العزیز سے زیادہ اپنے پروردگار کا خوف کرتا ہو، مگر میں داخل ہوتے ہی اپنے آپ کو مسجد خانہ میں گرا دیتے اور برابر گریہ و زاری و دعا میں مصروف رہتے یہاں تک کہ آنکھوں پر نیند غالب آ جاتی پھر بیدار ہو جاتے اور دعا و گریہ میں مصروف ہو جاتے ساری رات یہی شغل رہتا، وہب بن منبہ نے فرمایا کہ اگر اس امت میں کوئی مہدی ہے تو وہ عمر بن عبد العزیز ہیں۔

۶۵۹۔ عمر بن عطاءؓ۔ یہ عمر عطار کے بیٹے و خواری کے پوتے کی تابعین میں شمار ہیں، ان کی حدیثیں اہل مکہ میں پائی جاتی ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ان کا روایت کرنا مشہور ہے لیکن سائب بن زید اور نافع بن جبیر سے بھی روایت کرتے ہیں ابن جریر و غیرہ نے حدیث سنی بکثرت روایت کرتے ہیں بخاری میں خاتمہ پر پیش اور واؤ پر زبر اور آخر میں راہ مہملہ ہے۔

انتخاب کر لی تھی سنہ ۱۲۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۲۵ھ میں انتقال ہوا۔ ان سے مالک بن انس اور معمر بن راشد نے روایت کی۔

۶۶۵۔ عطاء بن ابی رباح :- اسم گرامی عطاء ابو رباح کے صاحبزادے ہیں کنیت ابو محمد ہے ان کے بال سخت گھنگھریلائے تھے، سیاہ فام تھے، میٹھی ہوئی ناک، ہاتھ سے گنجے اور یک چشم تھے بعد میں نابینا بھی ہو گئے تھے جلیل القدر فقیہ اور مکہ کے تابعین میں سے تھے امام اوزاعی کا قول ہے کہ ان کی وفات جس روز ہوئی انہوں نے اس شان کے ساتھ وفات پائی کہ اس روز لوگ دنیا کے ہر شخص سے زیادہ ان سے خوش تھے امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ علم کے خزانے خدا جس کو چاہے تقسیم فرما اگر علم کے ساتھ کسی کی خصوصیت ہو سکتی تو اس کا حق سب سے زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو یزنا عطاء بن رباح جتھی تھے، سلمہ بن کبیل نے فرمایا میں نے ایک شخص بھی ایسا نہیں دیکھا جس کے علم کی غرض صرف خدا کی ذات ہو۔ ہاں تین شخص ایسے ضرور تھے، عطاء، طاؤس مجاہد رحمہم اللہ تعالیٰ ۱۱۵ھ میں بمر ۸۸ سال انتقال فرمایا، ابن عباس، ابو ہریرہ ابو سعید اور ان کے علاوہ دوسرے بہت سے حضرات صحابہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۶۶۶۔ عطاء بن عجلان :- نام عطاء عجلان کے بیٹے ہیں بصرہ وطن ہے انس ابو عثمان نہدی اور کچھ اور حضرات سے روایت کی اور ان سے ابن نمیر اور ایک بڑی جماعت نے بعض نے ان کو روایت میں متہم بھی کیا ہے۔

۶۶۷۔ عطاء بن السائب :- نام عطاء سائب بن یزید کے بیٹے ہیں خاندان کے اعتبار سے نقی ہیں سنہ ۱۳۶ھ یا تقریباً اسی زمانہ میں وفات پائی۔

۶۶۸۔ عدی بن عدی :- نام عدی، عدی کے بیٹے ہیں بنو کندہ میں سے ہیں اپنے والد عدی اور جابر بن حیوہ سے روایت کی اور ان سے عیسیٰ بن عاصم وغیرہ روایت کرتے ہیں۔

۶۶۹۔ عدی بن ثابت :- نام عدی ثابت کے بیٹے انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی،

ولید بن مسلم سے روایت کی اور ان سے ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی ابن حاتم نے کہا کہ ان کی حدیث میں نے اپنے والد کی میت میں سنی ثقہ اور بہت سچے راوی ہیں، امام نسائی نے کہا خالص شیعہ ہیں اور ثقہ ہیں، سنہ ۱۲۵ھ میں وفات پائی طبرقی میں طارمہلہ پر زبر اور راہمہلہ کے نیچے زبر اور یاد سے پہلے قاف ہے۔

۶۶۹۔ علی بن زید :- نام علی بن زید، نسب قریشی ہیں بصرہ کے رہنے والے ہیں، بصرہ کے تابعین میں ان کا شمار ہوتا ہے یہ مکہ کے باشندہ تھے۔ بصرہ میں آکر رہ گئے تھے، انس بن مالک، ابو عثمان نہدی اور ابن مسیب سے حدیث سنی اور ان سے توری وغیرہ نے روایت کی سنہ ۱۳۰ھ میں وفات پائی۔

۶۷۰۔ علی بن یزید :- نام علی بن یزید البہانی ہے قاسم بن عبد الرحمن سے روایت کی اور ان سے کچھ لوگوں نے روایت کی ہے ایک جماعت ان کو روایت میں ضعیف کہتی ہے۔

۶۷۱۔ علی بن عاصم :- علی بن عاصم نام واسطہ کے رہنے والے ہیں یحییٰ البکاءر بہت گریہ وزاری کرنے والے اور عطاء بن بن سائب اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے روایت کی اور ان سے احمد اور دوسرے لوگوں نے بہت سے لوگ ان کو ضعیف کہتے ہیں، ان کے پاس ایک لاکھ بیس ہیں ۹۰ سال سے زیادہ عمر پائی۔

۶۷۲۔ العلاء بن زیاد :- نام علاء زیاد بن مضر کے بیٹے بنو عدی میں سے ہیں بصرہ کے رہنے والے ہیں۔ دوسرے طبقہ کے تابعی ہیں، یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو شام آ گئے اور ان سے قتادہ نے سنہ ۱۲۹ھ میں انتقال فرمایا۔

۶۷۳۔ عطاء بن یسار :- یہ عطاء بن یسار کے بیٹے ان کی کنیت ابو محمد ہے ام المؤمنین حضرت میمونہ کے آزاد کردہ ہیں، مدینہ کے مشہور تابعین میں سے تھے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بکثرت روایت کرتے ہیں سنہ ۱۳۹ھ میں بمر ۸۸ سال وفات پائی۔

۶۷۴۔ عطاء بن عبد اللہ :- نام عطاء عبد اللہ کے بیٹے ہیں اصل میں خراسان کے باشندہ تھے، شام میں سکونت

۶۷۵۔ عاصم بن کلیب :- ان کا نام عاصم اور والد کا نام کلیب ہے۔ بحر م کے قبیلہ سے ہیں اور کوفہ کے باشندہ ہیں اپنے والد وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ثوری و شعبہ نے ان کی حدیثیں نماز و حج و جہاد کے بارے میں ہیں۔

۶۷۶۔ عروہ بن زبیر :- نام امی عروہ زبیر بن العوام کے صاحبزادے ہیں کنیت ابو عبد اللہ ہے قریش کی شاخ ہوا سعد میں سے ہیں اپنے والد حضرت زبیرؓ اور والدہ حضرت اسماءؓ سے حدیث کی سماعت کی اس کے علاوہ اپنی خالہ عائشہ صدیقہؓ اور دوسرے کبار صحابہ سے بھی حدیث کی سماعت کی ان سے ان کے بیٹے بشام اور زہری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ سلمہؓ میں تولد ہوئے تابعین میں بڑے طبقہ کے تابعین میں سے ہیں، مدینہ میں سات مشہور فقہ تھے ان میں سے ایک یہ بھی ہیں ابو الزناد کا قول ہے کہ مدینہ میں ہمارے ان فقہاء میں سے جن کے قول پر معاملہ ختم ہو جاتا ہے ان میں سے سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر ہیں اور کچھ اور حضرات کا بھی انہوں نے نام لیا، ابن شہاب نے فرمایا عروہ ایسا سمندر میں جو کبھی پایاب نہیں ہوتا۔

۶۷۷۔ عروہ بن عامر :- نام عروہ ہے عامر کے بیٹے ہیں قریشی اور تابعی ہیں ابن عباسؓ اور دوسرے حضرات سے حدیث کی سماعت کی ان سے عمرو بن دینار اور حبیب بن ثابت نے روایت کی ابو داؤد نے ان کی حدیث باب الطیرہ میں ذکر کی ہے یہ روایت مرسل ہے۔

۶۷۸۔ عبید بن عمیر :- عبید نام۔ عمیر کے بیٹے کنیت ابو عامر ہے، لیث گھرانے کے حجاز کے باشندہ اور ابن مکہ کے قاضی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے کہا جاتا ہے کہ آپؐ کی زیارت بھی کی ان کا شمار کبار تابعین میں ہے صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے کچھ تابعین نے روایت کی، ابن عمرؓ سے پہلے وفات پائی۔

۶۷۹۔ عبید بن السباق :- نام عبید ہے، سابق کے بیٹے حجاز کے باشندہ ہیں، ان کا شمار تابعین میں ہے، ان سے حدیث کم نقل کی گئی۔ اہل حجاز کے یہاں ان کی حدیثیں ملتی ہیں زید بن ثابتؓ، سہیل بن عقیفؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت

ترجمی نے ان کی روایت باب العطاس میں ذکر کی ہے، عدی بن ثابت سے ابو الیقظان نے روایت کی، ترجمی نے بیان کیا کہ میں نے محمد بن اسماعیل یعنی بخاریؒ سے دریافت کیا عدی بن ثابت کے دادا کون ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو ان کا نام نہیں جانتا لیکن یحییٰ بن معین ذکر کرتے ہیں کہ ان کا نام دینار ہے۔

۶۸۰۔ عیسیٰ بن یونس :- نام عیسیٰ یونس بن اسحاق کے بیٹے ہیں حفظہ اور عبادت گزار ہیں شہرت یافتہ لوگوں میں سے ایک ہیں، اپنے والد اور امین اور بہت سے دوسرے لوگوں سے روایت کی اور حماد بن سلمہ جیسے جلیل القدر محدث اور بہت سے لوگ ان سے روایت کرتے ہیں ایک سال حج بیت اللہ کو جاتے اور ایک سال جہاد میں شریک ہوتے مشہور ہیں، انتقال فرمایا۔

۶۸۱۔ عامر بن مسعود :- نام عامر ہے مسعود کے بیٹے ہیں، نسا قریشی ہیں تابعی ہیں ابراہیم بن عامر کے والد بھی ہیں ان سے شعبہ اور ثوری نے روایت کی۔

۶۸۲۔ عامر بن سعد :- نام عامر سعد بن ابی وقاص کے بیٹے ہیں، زہری و قرشی ہیں اپنے والد سعد اور حضرت عثمان سے حدیث سنی اور ان سے زہری اور دوسرے لوگوں نے سلمہؓ میں وفات ہوئی۔

۶۸۳۔ عامر بن اسامہ :- عامر نام ہے اسامہ کے بیٹے ہیں، ان کی کنیت ابو الیخ ہے، بنو بڈیل میں سے ہیں اور بصرہ کے باشندہ ہیں اپنے والد اسامہ اور بریدہ اور جابر و انس اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حدیث سنی اور ان سے ان کے دو بیٹے زیاد اور میر اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے روایت کی، یخ میں سیم پر زبرد زام کے نیچے حار مہملہ (غیر منقوٹ) ہے۔

۶۸۴۔ عاصم بن سلیمان :- نام عاصم ہے سلیمان کے بیٹے ہیں اور بھگے میں بصرہ کے باشندہ اور تابعی ہیں، انس حفصہ اور ان کے علاوہ دوسرے حضرات سے روایت کی ثوری اور شعبہ نے ان سے حدیث کی سماعت کی سلمہؓ میں وفات ہوئی ہے۔

کی آمد ان سے ان کے صاحبزادے سعید وغیرہ نے روایت کی ہے۔

۶۸۰۔ عبید بن زیاد :- نام عبید زیاد کا بیٹا ہے۔ کلب اس کا دوسرا نام ہے یہی وہ شخص ہے جو حسین بن علیؑ کے قتل کے لئے لشکر لے کر گیا تھا ان ایام میں یہ یزید کی جانب سے کوفہ کا امیر تھا ابراہیم بن مالک اشتری نخعی کے ہاتھ سے ۳۵ھ میں مختار بن عبید کے دور میں موصل میں قتل ہوا۔

۶۸۱۔ عکرمہ :- عکرمہ نام حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ ہیں، ابو عبد اللہ کنیت ہے اصل میں بربری ہیں مکہ کے فقہاء اور تابعین میں سے بھی ہیں ابن عباس اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت کی ایک بڑی جماعت نے ان سے روایت کی ۱۰۰ھ میں بعمر انتہی سال انتقال فرمایا، سعید ابن جبیر سے لوگوں نے پوچھا تم سے بڑا عالم بھی کوئی اور ہے تو انہوں نے فرمایا عکرمہ۔

۶۸۲۔ علقمہ بن ابی علقمہ :- نام علقمہ ابو علقمہ کے بیٹے ہیں، ابو علقمہ کا نام بلال ہے، ام المومنین حضرت عائشہ کے آزاد کردہ ہیں انس بن مالک اور اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے مالک بن انس اور سلیمان بن بلال نے روایت کی۔

۶۸۳۔ عوف بن وہب :- نام عوف۔ وہب کے بیٹے ہیں۔ تابعی ہیں۔ وہب کی کنیت ابو جحفہ ہے۔

۶۸۴۔ ابو عثمان بن عبد الرحمن بن کلثوم :- نام ابو عثمان عبد الرحمن بن کلثوم کے بیٹے ہیں، خاندانی اعتبار سے نہدی اور وطنیت کے لحاظ سے بصری ہیں زمانہ جاہلیت و زمانہ اسلام دونوں پائے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں بھی۔

اسلام لاپگے ہیں، مگر ملاقات نہیں ہوئی کہا جاتا ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں ستر سال سے زیادہ گزارے اور تقریباً اتنی ہی مدت زمانہ اسلام میں بسر کی ۹۵ھ میں وفات پائی، عمر ایک سو تیس سال ہوئی حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابو موسیٰ سے حدیث کی سماعت کی ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی بن میں میم پر ضمیمہ اور کسرہ دونوں ہیں اور لام پر تشدید ہے۔

۶۸۵۔ ابو عاصم :- نام ابو عاصم، شیبان کے قبیلہ سے

ہیں، امام بخاریؒ کے استاد ہیں

۶۸۶۔ ابو عبیدہ :- نام ابو عبیدہ ہے محمد بن عمار بن یاسر کے بیٹے ہیں خاندان عنس سے ہیں اور تابعی ہیں اجماع سے روایت کرتے ہیں اور ان سے عبد الرحمن بن اسحاق نے روایت کی عنس میں عین اور لون پر زبر اور سین غیر منقوط ہے۔

۶۸۷۔ ابو عمیر بن انس :- نام ابو عمیر انس بن مالک کے بیٹے ہیں اور انصاری ہیں کہتے ہیں کہ ان کا نام عبد اللہ ہے اپنے مچوں سے جو انصاری ہی ہیں روایت کرتے ہیں، کم عمر تابعین میں ان کا شمار ہے اپنے والد انسؓ کی وفات کے بعد زمانہ دراز تک زندہ رہے۔

۶۸۸۔ ابو العشرار :- کنیت ابو العشرار نام اسامہ بن مالک کے بیٹے اور بنو دارم میں سے ہیں تابعی ہیں اپنے والد سے روایت کی اور ان سے حماد بن سلمہ نے، اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں، ان کے نام میں بہت اختلاف ہے اور کچھ ذکر ہوا وہ سب سے زیادہ مشہور قول ہے۔ العشرار میں عین پر پیش شین منقوطہ پر زبر اور آخر میں الف ممدودہ ہے۔

۶۸۹۔ ابو العالیہ رفیع :- ابو العالیہ کنیت رفیع نام مہران کے بیٹے ہیں جو ریاح میں سے ہیں یہ نسبت ان کے آزاد کردہ ہونے کے باعث ہے، بصرہ کے باشندہ ہیں حضرت صدیق اکبرؓ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور حضرت عمرؓ اور ابی بن کعب سے روایت کی اور ان سے عاصم الاحول وغیرہ نے حفصہ جوہر بن کی بیٹی ہیں کہتی ہیں کہ میں نے ابو العالیہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کو عین بار قرآن سنایا ۹۵ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۶۹۰۔ ابو العلاء :- ابو العلاء نام یزید بن عبد اللہ بن الشخیر کے بیٹے ہیں۔ اپنے والد اور اپنے بھائی مطرف اور حضرت عائشہ سے روایت کی اور ان سے قتادہ اور ایک جماعت نے ۱۰۰ھ میں وفات ہوئی۔

۶۹۱۔ ابو عبد الرحمن :- یہ ابو عبد الرحمن حنبلی ہیں نام عبد اللہ یزید کے بیٹے ہیں مصر کے باشندہ اور قبیلہ عامر سے ہیں نیز تابعی ہیں الحنبلی میں حماد مہملہ پر ضمیمہ اور بائے موحده پر بھی ضمیمہ ہے۔

۶۹۲۔ ابو عطیہ ب۔ ابو عطیہ نام۔ بنو عقیل کے آزاد کردہ بچوں کے باعث عقیل کہلاتے ہیں، مالک بن حویرث سے روایت کرتے ہیں۔

۶۹۳۔ ابو عاتکہ ب۔ یہ ابو عاتکہ ہیں، حضرت انس سے روایت کرتے ہیں اور ان سے حسن بن عطیہ وغیرہ نے روایت کی، ان کو روایت میں ضعف قرار دیا گیا ہے۔

۶۹۴۔ عقبہ بن ربیعہ ب۔ نام عقبہ ربیعہ کا بیٹا ہے۔ مسلمان نہیں ہوا اس کو حضرت حمزہ بن عبد المطلب نے جنگ بدر میں قتل کیا جبکہ یہ مشرک تھا۔

۶۹۵۔ عبد اللہ بن ابی ب۔ نام عبد اللہ، ابی بن سلول کا بیٹا ہے، سلول خزاعہ میں سے ایک عورت کا نام ہے یہ ابی کی بیوی ہے یہ عبد اللہ منافقین کا سردار ہے۔ اس کے بیٹے کا نام بھی عبد اللہ ہے بہترین صحابی اور زبردست صاحب فضیلہ میں سے ہیں یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں بھی شامل ہوئے۔

۶۹۶۔ العاص بن وائل ب۔ عاص نام وائل کا بیٹا ہے، بنو سہم میں سے ہے حضرت عمرو بن العاص اسی کے فرزند اور صحابی ہیں عاص کو زمانہ اسلام پانے کے باوجود اسلام کی توفیق نہیں ہوئی اس نے وصیت کی تھی کہ اس کی جانب سے تو غلام آزاد کئے جائیں، باب الوصایا میں اس کا ذکر آتا ہے۔

صحابی عورتیں

۶۹۷۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ب۔ یہ ام المومنین عائشہ صدیقہ ہیں، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی ہیں، ان کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ام رومان بنت عامر بن عوف میر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اپنا پیام دیا اور ہجرت سے پہلے ہی شوال سنہ نبوی میں بمقام مکہ ان سے عقد کیا ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نکاح ہجرت سے تین سال قبل ہوا۔ اور بھی کچھ اقوال نقل کئے گئے ہیں، شوال سنہ میں ہجرت سے ۱۸ ماہ بعد حضرت عائشہ کی رخصتی مدینہ میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۹ سال تھی۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کی مدینہ میں آمد کے سات ماہ بعد مدینہ میں یہ

یہ رخصتی عمل میں آئی آنحضرت صلعم کے ساتھ ۹ سال رہیں جس وقت آپ کا وصال ہوا اس وقت حضرت عائشہ ۱۸ سال کی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کے علاوہ کسی اور ناکتہ خدا سے شادی نہیں کی، حضرت عائشہ فقیہہ عالمہ فقیہہ فاضلہ تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت روایات کی ناقل ہیں۔ وقائع عرب و محاربات اور اشعار کی زبردست ماہر و واقف کار تھیں صحابہ کرام اور تابعین عظام کے بڑے طبقہ نے ان سے روایات نقل کیں، مدینہ طیبہ میں ۶۵ھ میں یا ۵۸ھ میں ۱۸ رمضان شب شنبہ میں وفات پائی آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ شب میں آپ کو دفن کر دیا جائے یعنی میں مدفون ہوؤں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اس وقت وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں مروان کے ماتحت تھے۔

۶۹۸۔ عمرہ بنت رواحہ ب۔ نام عمرہ رواحہ کی بیٹی انصاریہ میں اور صحابیہ ہیں، یہی نعمان بن بشیر کی والدہ ہیں ان سے ان کے شوہر بشیر اور صاحبزادہ نعمان بن بشیر نے روایت کی۔

۶۹۹۔ ام عمارہ ب۔ یہ ام عمارہ ہیں نسیبہ نام کعب کی صاحبزادی انصاریہ میں سے ہیں بیعت عقبہ میں حاضر اور شریک ہوئیں غزوہ احد میں اپنے شوہر زید بن عاصم کی عمر اسی میں شریک تھیں پھر بیعت الرضوان میں بھی شامل ہوئیں پھر جنگ یمامہ میں حاضر ہوئیں اور دست بدرست جنگ کی اس لڑائی میں ایک ہاتھ ضائع ہو گیا اور تلوار و نیزہ کے بارہ زخم لگے۔ ایک جماعت نے ان سے حدیث کی روایت کی عمارہ میں عین پر ضمہ اور میم غیر مشدد ہے، نسیبہ میں نون پر زبر اور سین مکسور ہے۔

۷۰۰۔ ام العلاء ب۔ یہ ام العلاء انصاریہ تابعیہ میں اہل مدینہ کے یہاں ان کی حدیثیں ملتی ہیں ان سے خارجہ بن زید بن ثابت نے روایت کی ہے، ام العلاء ان کی والدہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بیماری میں ان کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔

۷۰۱۔ ام عطیہ ب۔ ان کا نام نسیبہ کعب کی بیٹی ہیں بعض کے نزدیک حارث کی صاحبزادی ہیں، انصاریہ میں سے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت ہوئیں بڑی بڑی صحابیات

میں سے میں ایک جماعت ان سے روایت کرتی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اکثر و بیشتر غزوات میں شریک رہیں اور مرلیضوں کا علاج و معالجہ اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں نسبہ میں نون پر ضمیمہ اور سین جہلمہ پر زبر یار تحفہ ساکن اور باد و حدہ پر زبر ہے۔

تابعی عورتیں

۷۲۔ عمرہ بنت عبد الرحمن :- عمرہ بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ کی بیٹی اور عائشہ ام المومنین کی گود میں تھیں اور ان کو پالا تھا عمرہ نے عائشہ کی بہت سی حدیثیں روایت کیں اور دوسروں سے بھی اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی سلسلہ میں وفات ہوئی اور وہ مشہور تابعیات میں سے ہیں۔

ع صحابہ

۷۳۔ غصیف بن الحارث :- نام غصیف حارث کے بیٹے ہیں اور ثمالی، ابواسماء کنیت اور شام وطن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ لیکن خود ان کا بیان ہے کہ میری پیدائش آپ کے زمانہ میں ہوئی میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے مجھ سے مصافحہ فرمایا حضرت عمرؓ و ابوذرؓ و عائشہؓ سے حدیث کی سماعت فرمائی اور ان سے کھول اور سلیم بن عامر نے روایت کی غصیف میں عین معجم پر ضمیمہ صنادید پر فتح اور یا ساکن اور آخر میں فارہ ثمالی میں ثار (تین نقطوں والی) مضموم اور میم بغیر تشدید ہے۔

۷۴۔ غیلان بن سلمہ :- نام غیلان سلمہ کے بیٹے بنو ثقیف سے ہیں فتح طائف کے بعد اسلام لائے اور حجت نہیں کی بنو ثقیف کے مشہور اور نمایاں افراد میں سے ہیں بہت اچھے شاعر تھے حضرت عمرؓ کی خلافت کے آخری دور میں انتقال فرمایا حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اور عروہ بن غیلان وغسیرہ نے ان سے روایت کی۔

تابعین

۷۵۔ غالب بن ابی غیلان :- نام غالب ابو غیلان کے بیٹے ہیں۔ یہ خطاف القطان کے بیٹے بھی کہلاتے ہیں۔ بصرہ وطن مالوف سے بکر بن عبد اللہ سے روایت کی اور ان سے ضمیرہ بن ربیعہ نے۔

۷۶۔ غریف بن عیاش :- یہ غریف میں عیاش بن الذریعی کے بیٹے واثق بن الاسقع سے روایت کرتے ہیں ان کا شمار اہل شام میں کیا جاتا ہے غریف میں عین معجمہ پر زبر اور راہلمہ (غیر منقوط) کو زیر اور آخر میں فارہ ہے۔

۷۷۔ ابو غالب :- ابو غالب - حمزہ و نام زبر ہے۔

۷۸۔ الفضل بن عباس :- نام فضل، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس کے صاحبزادہ ہیں آپ کے ساتھ غزوہ خنین میں شامل ہوئے، آپ کے ہمراہ جو لوگ اس موقع سے ثابت قدم رہے ان میں یہ بھی تھے، تحتہ الوداع میں بھی شریک رہے، آپ کے غسل کے موقع پر بھی دوسروں کے ساتھ موجود تھے پھر شام کی طرف بغرض جہاد تشریف لے گئے۔ صرف ۱۲ سال کی عمر میں اطراف اردن میں طاعون عمواس میں ۱۸ سالہ میں انتقال فرمایا، کہا گیا ہے کہ تنگ یروک میں شہید ہوئے اور بھی بعض اقوال ذکر کئے جاتے ہیں ان سے ان کے بھائی عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں۔

۷۹۔ فضالہ بن عبید :- فضالہ نام عبید کے بیٹے قبیلہ اوس میں سے اور انصاری ہیں غزوات میں یہ پہلا پہل یہ اُحد میں شریک ہوئے ان کے بعد دوسرے غزوات میں شرکت کی بیعت تحت الشجرہ میں آپ صلعم کے ہاتھ پر بیعت کی پھر شام کی طرف منتقل ہو گئے اور دمشق میں قیام پذیر ہو گئے

تابعین

۷۱۲۔ الفرافضہ بن عمیر۔ نام فرافضہ عمیر کے بیٹے ہیں اور بنو حنیفہ میں سے ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ان سے قاسم بن محمد وغیرہ نے، الفرافضہ میں دو فار اور را غیر مشدد اور صاد غیر منقوط ہے، محدثین کے یہاں تو یہ فار اول کی فتح کے ساتھ پڑھا جاتا ہے لیکن ابن حبیب کہتے ہیں کہ عرب میں فرافضہ جب کبھی نام ہوگا تو فار اول مضموم ہوگی، صرف فرافضہ بن الاحوص اس سے مستثنیٰ ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ فرافضہ بن عمیر، ابن حبیب کی تحقیق کے مطابق فار کے ضم کے ساتھ پڑھا جائے گا، اہل لغت کے یہاں یہ لفظ کسی بھی جگہ فتح فار کے ساتھ نہیں ہے۔

۷۱۵۔ فروہ بن نوفل۔ یہ فروہ بن نوفل کے بیٹے بنو اسبیج میں سے ہیں اہل کوفہ میں ان کا شمار ہے اپنے والد اور عائشہ سے حدیث سنی اور ان سے ابو اسحاق ہمدانی اور بلال بن یساف نے روایت کی۔

۷۱۶۔ ابن الفرک۔ کنیت ابن الفرک اور نام احمد بن زکریا بن فارس ہے ماہر لغت ہیں ہمدان میں قیام پذیر تھے اہل علم کے سردار اور بکتائے روزگار تھے، بلاد الجبل میں قیام کے دوران میں اتقان العلم اور ظرف الکتابت والشعر کے مضامین کو جمع کیا ان کے والد کو فراس اور فرسی کہا جاتا ہے ان کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنا ثابت ہے الفراس میں فار پر کسرہ اور را بلا تشدید اور سین غیر منقوط ہے۔

صحابی عورتیں

۷۱۷۔ فاطمۃ الکبریٰ۔ یہ فاطمۃ الکبریٰ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ہیں ان کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ میں ایک روایت کے مطابق یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں، دنیا و آخرت کی تمام عورتوں کی سردار میں رمضان سالہ میں ان کا نکاح حضرت علی ابن ابی طالب سے ہوا اور ذی الحجہ میں رخصتی عمل میں آئی ان کے لطف سے حضرت علی کے تین صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت

اور حضرت معاویہ کی جانب سے دمشق میں فصل خصوصیات کا کام کرتے رہے یہ وہ زمانہ ہے جب کہ حضرت معاویہ جنگ صفین کے لئے تشریف لے گئے حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہی وفات پائی کہا گیا کہ ۳۵ھ میں انتقال ہوا ان سے ان کے آزاد کردہ میرہ اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔ فضالہ میں فار اور صاد مجسمہ پر برابر اور عبید میں عین مہملہ پر فہم ہے۔

۷۱۰۔ الفصحیح بن عبد اللہ۔ نام فصحیح، عبد اللہ کے بیٹے بنو عامر میں سے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کے ساتھ حاضر ہوئے اور آپ کی حدیثیں سنیں، وہب بن عبیدہ نے ان سے روایت کی، الفصحیح میں فار پر ضمہ اور یم پر فتح یا ساکن اس کے نیچے دو نقطے اور آخر میں عین مہملہ ہے۔

۷۱۱۔ فروہ بن مسیک۔ یہ فروہ بن مسیک کے بیٹے مرادی غطفانی اور اہل یمن میں سے ہیں، حضورؐ کی خدمت میں سفر میں حاضر ہوئے اور مسلمان ہو گئے اور کوفہ کی جانب منتقل ہو گئے حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں، اور کوفہ ہی میں رہے۔ ان سے شبی وغیرہ نے روایت کی وہ اپنی قوم کے اشراف اور نمایاں لوگوں میں سے ہیں بہترین شاعر تھے، مسیک میں یم پر ضمہ و سین مہملہ پر فتح اور تھمید ساکن اور آخر میں کاف ہے۔

۷۱۲۔ فروہ بن عمرو۔ یہ فروہ عمرو کے بیٹے یامنی اور الفزاری ہیں بدین شریک تھے اس کے بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے ان سے ابو حازم تمار نے روایت کیا۔

۷۱۳۔ فیروز الدیمی۔ یہ فیروز دیمی ہیں، ان کو حمیری کہا جاتا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے قبیلہ حمیر میں قیام کر لیا تھا، اصل میں فارسی الاصل ہیں اور صنعاء کے رہنے والے ہیں یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بصورت وفد حاضر ہوئے، اسود غسی کذاب (جس نے یمن میں نبوت کا دعویٰ کیا) کے قاتل بھی ہیں، آپ کی زندگی کے آخری ایام میں اس کو قتل کیا گیا اور اس کی اطلاع آپ کو مرض الوفاً میں مل گئی تھی فیروز کے دو بیٹے ضحاک اور عبد اللہ وغیرہ ان سے روایت کرتے ہیں حضرت عثمانؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال فرمایا، النفسی میں عین پر زبر اور نون ساکن اور سین مہملہ ہے۔

حسین اور حضرت حسن رضی اللہ عنہم اور زینب و اُمّ کلثوم اور رقیہ حین صاحبزادیاں تولد ہوئیں مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چھ ماہ بعد انتقال فرمایا اور ایک روایت کے مطابق تین ماہ بعد اس وقت ان کی عمر صرف ۲۸ سال تھی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے غسل دیا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی شب میں دفن کی گئیں ان سے حضرت علی بن ابی طالب اور ان کے دونوں صاحبزادے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم اور ان کے علاوہ صحابہ کی ایک جماعت نے روایت کی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ میں نے کسی کو ان سے زیادہ سچا نہیں پایا انہوں نے فرمایا: جب کہ ان دونوں کے درمیان کسی بات میں کبیدگی تھی کہ یا رسول اللہ ان ہی سے دریافت فرمایا لیجئے کیونکہ یہ جھوٹ نہیں بولتے تھے۔

۱۸۔ فاطمہ بنت ابی جہش :- ان کا نام فاطمہ ابو جہش کی بیٹی ہیں جو استخاضہ میں مبتلا ہوئیں ان سے عروہ بن زبیر اور اُمّ سلمہ نے روایت کی یہ فاطمہ عبداللہ بن جہش کی بیوی ہیں جہش حبش کی تصغیر ہے۔

۱۹۔ فاطمہ بنت قیس :- ان کا نام فاطمہ سے قیس کی بیٹی ضحاک کی بہن ہیں قریش میں سے ہیں صاحبزادہ اول میں سے ہیں متعدد لوگوں نے ان سے روایت کی، نیک سیرت اور مجتہدہ بالکمال خدمت میں پہلے ابو عمر بن حفص کے نکاح میں تھیں بعد میں انہوں نے طلاق دیدی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت اسامہ بن زید سے کر دیا زید آپ کے آزاد تھے۔

۲۰۔ القریۃ بنت مالک :- ان کا نام قریہ ہے مالک

بن سنان کی بیٹی اور ابو سعید خدری کی بہن ہیں بیعتہ الرضوان میں حاضر تھیں اس بیعتہ الرضوان کے واقعہ کی روایت انہوں نے کی ان کی حدیثیں اہل مدینہ کے یہاں ہیں حضرت زینب بنت کعب بن جحہ نے ان سے روایت کی القریۃ بن فار ہضمہ رارہ رقیہ یا ساکن اور عین جملہ ہے۔

۲۱۔ اُمّ الفضل :- یہ ام الفضل بابہ ہیں حارث کی بیٹی اور بنو عامر سے ہیں حضرت عباس بن عبدالمطلب کی بیوی اور

ان کی اکثر اولاد کی اُمّ المؤمنین حضرت میمونہ کی بہن ہیں یہی ہیں کہا جاتا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بعد سب عورتوں سے پہلے یہی اسلام لائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کرتی ہیں۔

۲۲۔ اُمّ فروہ :- یہ ام فروہ انصاریہ ہیں بیعت کرنے والیوں میں سے ہیں قاسم بن غنم نے ان سے روایت کی۔

تابعی عورتیں

۲۳۔ فاطمہ الصغریٰ :- یہ فاطمہ الصغریٰ ہیں حضرت حسین بن علی بن ابی طالب کی بیٹی قرشیدہ ہاشمیہ ہیں ان کا نکاح حضرت حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب سے ہوا ان کا انتقال ہو گیا تو عبداللہ بن عمر بن عثمان بن عفان نے ان سے نکاح کر لیا۔

ق صحابہ

۲۴۔ قبیصہ بن ذویب :- یہ قبیصہ ہیں ذویب کے بیٹے اور بنو خزاعہ میں سے ہیں ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے کہا جاتا ہے کہ ان قبیصہ کو اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور آپ نے ان کے لئے دعا فرمائی اسی لئے یہ بڑے رفیع المرتبت عالم اور فقیہ تھے ابو الزناد کہتے ہیں کہ چلہ شخص مدینہ میں فقیہ مشہور تھے ابن مسیب، عروہ بن زبیر، عبدالملک بن مروان و قبیصہ بن ذویب انہوں نے ابو ہریرہ و ابوذر و اذریذ بن ثابت سے روایت کی اور ان سے امام زہری اور دوسرے حضرات نے روایت کی وفاق پائی، یہ ابن عبدالبر کی رائے ہے جو انہوں نے اپنی کتاب میں درج فرمائی ہے اور ان کو صحابہ میں شامل کیا ہے دوسرے حضرات نے ان کو صحابہ میں نہیں رکھا بلکہ ان کو شام کے تابعین کے دوسرے طبقہ میں رکھا ہے۔ قبیصہ میں قاف پر زبر اور باء موحده کے نیچے زبر اور ذویب ذب کی تصغیر ہے۔

۲۵۔ قبیصہ بن مخارق :- یہ قبیصہ ہیں مخارق کے بیٹے۔ بنو بلال میں سے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کا شمار اہل بصرہ میں ہوتا ہے ان سے ان کے بیٹے

قطن اور ابو عثمان نہدی وغیرہ نے روایت کی بخاری میں ہم پر مذکور
خائے معجمہ اور راد اور قاف ہے۔

۲۶۔ قبیلہ بن وقاص :- یہ قبیلہ میں وقاص سلمیٰ کے
بیٹے بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے اہل بصرہ ہی میں ان کا شمار ہے
ان سے صالح بن عبید نے روایت کی۔

۲۷۔ قتادہ بن النعمان :- یہ قتادہ میں نعمان کے بیٹے
انصار میں سے ہیں بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں شرکت کے باعث
عقبیٰ اور بدری کہے جاتے ہیں اس کے بعد تمام غزوات میں شرکت
رہے ان سے ان کے (انخیانی) ماں شریک بھائی ابو سعید
خدری اور ان کے بیٹے وغیرہ نے روایت کی ۲۳۔ میں بحر
۶۵ سال انتقال فرمایا حضرت عمرؓ نے ناز جنازہ پڑھائی صاحب
فضل صحابہ میں سے ہیں۔

۲۸۔ قدامہ بن عبد اللہ :- اسم گرامی قدامہ عبد اللہ کے بیٹے
بنو کلاب میں سے ہیں پرانے مسلمان ہیں مکہ میں ہی سکونت پذیر
ہو گئے اور ہجرت نہیں کی۔ حجتہ الوداع میں حاضر تھے اور اپنے
خافہ سمیت بدر میں ٹھہر گئے ان سے امین بن نائل وغیرہ نے
روایت کی۔ قدامہ میں قاف پر فہمہ اور دال مہملہ بلا تشدید
ہے۔

۲۹۔ قدامہ بن مظعون :- نام قدامہ مظعوں کے بیٹے قرشی

قرشی ہیں یہ عبد اللہ بن عمر کے ماموں ہیں مکہ سے جد کعب بن
ہجرت کی بدر اور باقی تمام غزوات میں حاضر ہوئے عبد اللہ
بن عمر اور عبد اللہ بن عامر نے ان سے روایت کی۔ ۲۳۔
میں بعمر ۶۰ سال وفات پائی۔

۳۰۔ قطبہ بن مالک :- یہ قطبہ مالک کے بیٹے بنو ثعلب
میں سے ہیں اور کوفہ کے رہنے والے ہیں۔ یہ صحابی ہیں
ان سے ان کے برادر زادہ زیاد بن علاقہ نے روایت کی۔

۳۱۔ قیس بن ابی غزڑہ :- نام قیس۔ ابو غزڑہ کے بیٹے
غفاری میں اہل کوفہ میں ان کا شمار ہے ان سے ابو وائل خثعمی
بن سلمہ نے روایت کی ان سے صرف ایک ہی روایت تجارت
کے بیان میں آئی ہے غزڑہ میں غنیمت پر فتح اور رائے ہمد
پر فتح اور اس کے بعد راد معجمہ پر فتح ہے۔

۳۲۔ قیس بن سعد :- یہ قیس ہیں۔ سعد بن عبادہ کے

بیٹے کنیت ابو عبد اللہ خنجر جی و انصاری ہیں حضور کے معزز
صحابہ میں سے تھے اور جلیل القدر فضلاء اور صاحب راء
اور جنگی معاملات میں صاحب تدبیر لوگوں میں شمار ہوتے ہیں
اپنی قوم میں شریف تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب
مکہ لشرف لائے تو آپ کے یہاں ان کا وہی درجہ تھا
جو کسی امیر کے یہاں پولیس افسر کا، حضرت علی ابن ابی طالب
کی جانب سے مصر کے گورنر تھے حضرت علیؓ کی شہادت تک
یہ آپ کے ساتھی رہے مدینہ میں ۳۳۔ میں انتقال فرمایا
ایک جماعت نے ان سے روایت کی قیس بن سعد اور
عبد اللہ بن زبیر قاضی شریک اور اخف ان سب کا چہرہ
بالوں سے خالی تھا اور نہ کسی کے داڑھی تھی۔ لیکن قیس
پھر بھی خوبصورت تھے۔

۳۳۔ قیس بن عاصم :- قیس نام، عاصم کے بیٹے ابو قبیلہ
کنیت تھی، ابن عبد البر کہتے ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ کنیت ابو
علی قیس تھی وفد نسیم کے ہمراہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے
اور ۳۹۔ میں اسلام قبول کیا جب آپ کی نظر ان پر

پڑی تو آپ نے فرمایا کہ یہ اہل و بر کے سردار ہیں عقل مند اور بردبار
تھے اور بردباری میں مشہور تھے اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں ان سے
ان کے بیٹے حکیم اور دوسرے لوگ روایت کرتے ہیں۔

۳۴۔ قرظہ بن کعب :- یہ قرظہ انصاری خنجر جی ہیں کعب کے
بیٹے ہیں غزوہ احد اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں شریک
ہوئے بڑے فاضل تھے حضرت علیؓ نے ان کو کوفہ کا حاکم مقرر فرما
دیا تھا حضرت علیؓ کے ہمراہ تمام غزوات میں شامل ہوئے بمقام
کوفہ حضرت علیؓ کی خلافت کے زمانہ میں انتقال فرمایا، شعبی وغیرہ
نے ان سے روایت کی قرظہ میں کاف راد مہملہ اور ظاد معجمہ سب
پر زبر ہے۔

۳۵۔ قرہ بن ایاس :- نام قرہ ایاس کے بیٹے اور مرزنی ہیں۔
بصرہ میں سکونت اختیار کر لی تھی ان سے ان کے بیٹے معاویہ کے
علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کی ان کو خاریجیوں نے قتل کر دیا
تھا۔ ایاس میں حمزہ مکسور ہے۔

۳۶۔ ابو قتادہ :- یہ ابو قتادہ ہیں نام حارث، ربیع کے بیٹے انصاری
میں سے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخصوص شہ سوار میں

۳۸۔ میں بمقام مدینہ انتقال فرمایا کہا جاتا ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے بلکہ حضرت علیؓ کی خلافت میں بمقام کوفہ انتقال ہوا حضرت علیؓ کے ساتھ تمام محاربات میں شریک رہے حالانکہ ان کی عمر ۶۰ سال تھی یہ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی کنیت نام پر غالب ہے ربیع میں راد مکسور بار موحده ساکن اور عین مہملہ پر کسرہ ہے۔

۳۹۔ ابو قحافہ :- یہ ابو قحافہ بن نام عثمان ہے عامر کے بیٹے اور ابو بکر صدیقؓ کے والدین ان کا ذکر حرف عین مہملہ میں پہلے آچکا ہے۔

تابعین

۴۰۔ القاسم بن محمد :- یہ ہیں قاسم، محمد بن ابی بکر الصدیق کے صاحبزادے مدینہ کے سات مشہور فقہاء میں سے ایک اور اکابر تابعین میں سے ہیں اور اپنے اہل زمانہ میں نہایت صاحب فضل و کمال تھے، یحییٰ بن سعید کا قول ہے کہ ہم نے کسی کو مدینہ میں نہیں پایا جس کو ہم قاسم بن محمد کے مقابلے میں فضیلت دیں انہوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے جن میں حضرت عائشہ و معاویہ شامل ہیں روایت بیان کیں اور ان سے ایک گروہ روایت کرتا ہے ۶۰ سال انتقال فرمایا۔

۴۱۔ القاسم بن عبدالرحمان :- یہ ہیں قاسم عبدالرحمن کے بیٹے۔ شام کے باشندہ اور عبدالرحمن بن خالد کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے ابوالامہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے علاء بن حارث وغیرہ نے روایت کی عبدالرحمان بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے قاسم کو ابی عبدالرحمن سے افضل کسی کو نہیں پایا۔

۴۲۔ قبیصہ :- ان کا نام قبیصہ۔ بلب کے بیٹے بنو طے میں نہسے میں اپنے والد سے روایت کی اور ان کے والد صحابی ہیں ان سے سنا کہ روایت کی، بلب میں بارہ ہجرت اور لام ساکن اور آخر میں بار موحده ہے لوگ کہتے ہیں کہ بلب کو بار کے فتح اور لام کے کسرہ کے ساتھ تلفظ کرنا صحیح ہے۔

۴۳۔ القعقاع بن حکیم :- ان کا نام قعقاع ہے حکیم کے بیٹے مدینہ کے رہنے والے ہیں اور تابعی ہیں جابر بن عبداللہ اور ابویونس سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے

سعید مقبری اور محمد بن عجلان نے روایت کی۔

۴۴۔ قطن بن قبیصہ :- ان کا نام قطن ہے قبیصہ کے بیٹے بنو بلال میں سے ہیں ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے اپنے والد سے روایت کی اور ان سے حیان بن عمار نے، قطن شریف آدمی تھے سجستان کے ماکم مقرر ہوئے، قطن بن قات اور طادونوں پر فتح اور آخر میں یون ہے۔

۴۵۔ قتادہ بن دعامہ :- یہ قتادہ ہیں دعامہ کے بیٹے، ان کی کنیت ابوالخطاب مدوسی ہے، نابینا اور قوی الحفظ ہیں بکر بن عبداللہ مزیٰ کا ارشاد ہے کہ جس کا جی چاہے وہ اپنے زمانہ کے سب سے زیادہ قوی الحافظ شخص کی زیارت کرے تو وہ قتادہ کو دیکھے میں آج تک کوئی شخص ان سے زیادہ قوت حفظ کا مالک نہیں ملا خود قتادہ کہتے ہیں کہ تجربات بھی میرے کان میں پڑتی ہے اس کو میرا قلب محفوظ کر لیتا ہے انہوں نے فرمایا کہ کوئی قول بغیر اس کے مطابق عمل کے مقبول نہیں اس لئے جس کا عمل اچھا ہوگا اسی کا قول خدا کے یہاں مقبول ہوگا عبداللہ بن عمر جس اور انس اور بہت سے دیگر حضرات سے روایت کی اور ان سے ایوب اور شعبہ اور ابویونس وغیرہ نے انتقال ۶۰ سال میں ہوا۔

۴۶۔ قیس بن عباد :- یہ ہیں قیس عباد کے بیٹے بصرہ کے رہنے والے۔ بصرہ کے تابعین میں پہلے طبقہ کے تابعی ہیں صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی عباد میں عین مہملہ پر پیش اور بار موحده بلا تشدید ہے۔

۴۷۔ قیس بن ابی حازم :- نام قیس ہے ابوحازم کے بیٹے احس و بجلہ میں سے ہیں زمانہ جاہلیت و اسلام دونوں دیکھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیت ہونے کی غرض سے آئے، اس وقت آپؐ وفات پا چکے تھے، کوفہ کے تابعین میں شمار ہوتے ہیں ان کا نام صحابہ کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے حالانکہ سب کو اعتراف ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی حضرت عبدالرحمن بن عوف کے علاوہ باقی۔

عشرہ مشرہ سے روایت کی ان کے علاوہ اور بہت سے صحابہ سے روایت کرتے ہیں ایک بہت بڑی جماعت تابعین کی ان سے روایت کرتی ہے ان کے سوا اور کوئی تابعی ایسا نہیں جس

فاسی کے ذریعہ بھی فرماتا ہے خوب سمجھ لو یہ شخص بالیقین جہنمی ہے۔

صحابی عورتیں

۴۵۱۔ قیلہ بنت مخزومہؓ یہ قیلہ ہیں۔ مخزومہ کی بیٹی بنو تمیم میں سے ان سے علیہ کی دونوں بیٹیاں صفیہ اور وحبیہ روایت کرتی ہیں یہ دونوں ان کی ربیبہ (پروردہ) ہیں وہ ان دونوں کے والد کی دادی ہیں یہ صحابیہ ہیں۔ وحبیہ اور علیہ دونوں مصغر ہیں۔

۴۵۲۔ ام قیس بنت محصنؓ۔ یہ ام قیس ہیں محصن کی بیٹی محصن میں سیم مکسور عار ساکن اور نون ہے۔ بنو اسد میں سے ہیں۔ عکاشہ کہ ان میں بہت پہلے مکہ میں مسلمان ہو چکی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی پھر مدینہ کی جانب ہجرت کی۔

ک صحابہ

۴۵۳۔ کعب بن مالکؓ۔ یہ کعب ہیں مالک کے بیٹے انصاری اور خزرجی ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے، اس میں اختلاف ہے کہ بدر میں شرکت فرمائی یا نہیں تبوک کے علاوہ دیگر غزوات میں بھی شریک ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شعراء میں سے ہیں یہ ان تین صحابہ میں سے ہیں جو غزوہ تبوک میں شریک ہونے سے روہ گئے تھے ان تینوں کے نام یہ ہیں کعب بن مالک بلال بن امیہ مرارہ بن ربیعہ، ان سے ایک جماعت نے روایت کی سنہ ۱۱ میں بعمر ۷۷ سال نابینا ہونے کے بعد انتقال فرمایا۔

۴۵۴۔ کعب بن عجرۃؓ۔ یہ کعب ہیں عجرہ کے بیٹے اور بلوخی ہیں، کوفہ میں قیام کر رہا تھا سنہ ۱۱ میں بعمر ۷۷ سال بمقام مدینہ انتقال فرمایا ان سے کچھ لوگوں نے روایت کی۔

۴۵۵۔ کعب بن مرثدہؓ۔ یہ کعب ہیں مرثدہ کے بیٹے اور ہزرج بنو سلیم میں سے ہیں ملک شام میں اردن میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہاں سنہ ۱۱ میں انتقال فرمایا ان سے کچھ لوگوں نے روایت کی۔

۴۵۶۔ کعب بن عیاضؓ۔ یہ ہیں کعب عیاض کے بیٹے اشعر میں اور اہل شام میں شامہ ہوتے ہیں ان سے جابر بن عبد اللہ اور جبر بن لیس نے روایت کی عیاض میں عین مہلہ پر کسرہ اور یائے محفہ کے نیچے دو نقطے اور

نے عشرہ مشرہ میں سے تھے روایت کی ہونہروان کے واقعہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ شریک ہوئے بڑی عمر پائی اور سو سال سے زیادہ زندہ رہے سنہ ۱۱ میں انتقال فرمایا۔

۴۵۷۔ قیس بن مسلمؓ۔ نام قیس ہے مسلم کے بیٹے بنو جہیلہ میں سے ہیں اور کوفہ کے باشندہ ہیں۔ سعید بن جبیر وغیرہ سے روایت کی اور ان سے ثوری اور شعبہ نے سنہ ۱۲ میں وفات پائی مہملہ میں جیم ہزبر اور وال مہملہ برزبر ہے۔

۴۵۸۔ قیس بن کثیرؓ۔ یہ قیس ہیں کثیر کے بیٹے ابو الدرداء سے حدیث کی سماعت کی ان سے داؤد بن مجیل نے روایت کی۔ امام ترمذی نے اسی طرح ان کی حدیث کی اپنی کتاب میں قیس بن کثیر کے حوالہ سے تخریج کی اور فرمایا کہ اسی طرح ہم سے محمود بن خداش نے حدیث بیان کی حالانکہ یہ قیس کے حوالہ سے ہے نہ کہ قیس بن کثیر کے ذریعہ سے اور اسی طرح ابو داؤد نے ان کا نام کثیر بن قیس بیان کیا اور بخاری نے بھی ان کا ذکر کثیر کے باب میں کیا ہے قیس کے باب میں نہیں رزاو یہ ہے کہ یہ نام قیس بن کثیر نہیں بلکہ کثیر بن قیس ہے۔

۴۵۸۔ ابو قتلابہؓ۔ یہ ابو قتلابہ ہیں، قتلابہ میں قاف مکسور اور لام غیر مشدداور باد موحده ہے۔ ان کا نام عبد اللہ ہے زید کے بیٹے، یہ بنو جرم کے مشہور تابعی ہیں۔ حضرت انسؓ اور دوسرے صحابہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے لوگ، سختیائی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ابو قتلابہ نہایت عاقل فقیہ ہیں شام میں سنہ ۱۱ میں انتقال ہوا جرم میں جیم مفتوح اور ادا مہملہ ہے۔

۴۵۹۔ ابن قطنؓ۔ نام عبدالعزیز ہے قطن کا بیٹا ہے قطن میں قاف مفتوح اور طاء مہملہ مفتوح ہے زمانہ جاہلیت کا آدمی ہے، اس کا ذکر رجال کے قصہ میں ہے۔

۴۶۰۔ قزمانؓ۔ یہ وہی قزمان ہے جس نے منافقت کے ساتھ اسلام کا اظہار کیا اس کا ذکر باب ہجرات میں سے یہ غزوہ حنین میں مسلمانوں کی طرف سے شریک ہوا اور بڑی قوت شدت سے جنگ کی لوگوں نے اس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ کوئی بات نہیں، خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید فاجرو

منا و معمر ہے۔

۷۵۷۔ کعب بن عمرو :- یہ کعب بن عمرو کے بیٹے انصاری اور بنو سلیم میں سے ہیں۔ یہ صحت عقبہ اور غزوہ بدر میں موجود تھے انہوں نے جنگ بدر میں عباس بن عبد المطلب کو گرفتار کر لیا تھا ۷۵۸۔ میں بمقام مدینہ طیبہ انتقال فرمایا ان سے ان کے بیٹے عمار اور حنظل بن قیس نے روایت کی۔

۷۵۹۔ کثیر بن صلت :- یہ کثیر بن صلت کے بیٹے اور معدی کرب کے پوتے، خاندان کندہ کے ایک فرد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ان کی پیدائش ہوئی خود آپ نے ان کا نام تجویز فرمایا ان کا سابقہ نام قلیل تھا، انہوں نے ابو بکر بن عمر عثمان اور زید بن ثابتؓ سے روایت کی۔

۷۵۸۔ کرکرہ :- یہ کرکرہ میں دونوں کان مفتوح یا دونوں مکسور ہیں۔ بعض غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے نگران تھے، ان کا ذکر باب نملوں میں آتا ہے۔

۷۵۹۔ کلدہ بن حنبل :- ان کا نام کلدہ ہے۔ حنبل کے بیٹے اور خاندان اسلم میں سے ہیں صفوان بن اُمیہ جھمی کے اخیانی (ماں شریک) بھائی ہیں اور معمر بن حبیب کے غلام تھے انہوں نے ان کو سوق عکاظ میں بنی وادوں سے خرید لیا تھا پھر ان کو حلیف بنالیا اور ان کا نکاح کر دیا وفات تک مکہ ہی میں رہے ان سے عمرو بن عبد اللہ بن صفوان نے روایت کی کلدہ میں قاف و لام پڑا اور دال پر نقطہ نہیں

۷۶۰۔ ابو کبشہ :- یہ ابو کبشہ میں نام عمرو اور سعد کے بیٹے بنو اثمار میں سے ہیں شام میں آئے تھے ان سے سالم بن ابی الجعد اور نسیم بن زیاد نے روایت کی۔

تابعین

۷۶۱۔ کعب الاحبار :- یہ کعب الاحبار میں مانع کے بیٹے ہیں کنیت ابو اسحاق ہے کعب الاحبار کے نام سے مشہور ہیں اصل میں حمیر کے خاندان سے ہیں۔ آنحضرت کا زمانہ پایا لیکن زیارت سے مشرف نہیں ہوئے عمر بن الخطاب کے دور خلافت میں مسلمان ہوئے، عمر بن حبیبؓ اور عائشہؓ سے روایت کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بمقام حمص ۷۶۲۔

انتقال فرمایا۔

۷۶۲۔ کثیر بن عبد اللہ :- یہ کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف کے بیٹے قبیلہ مزیہ کے شخص ہیں مدین کے رہنے والے ہیں اپنے والد سے حدیث کی سماعت کی، مروان بن معاویہ وغیرہ نے ان سے روایت کی

۷۶۳۔ کثیر بن قیس :- یہ کثیر بن قیس کے بیٹے یا قیس بن ان کا ذکر حرف ثاف میں آچکا ہے۔

۷۶۴۔ کریب بن ابی مسلم :- یہ کریب بن ابی مسلم کے بیٹے عبد اللہ بن عباس اور معاویہ کے آزاد کردہ ہیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۷۶۵۔ ابو کریب بن محمد :- یہ ابو کریب بن محمد بن عمار کے بیٹے ہمدانی و کوفی ہیں ابو بکر بن عباس وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے بخاری و مسلم اور دوسرے محدثین نے روایت کی ۷۶۶۔ میں وفات پائی۔

تابعی عورتیں

۷۶۷۔ کبشہ بنت کعب :- یہ کبشہ بنت کعب بن مالک کی بیٹی عبد اللہ بن ابی قتادہ کی بیوی ہیں ان کی حدیث سورہہ کے بیان میں ہے۔ انہوں نے ابو قتادہ سے اور ان سے حمیدہ بنت عبدید بن رفاعہ نے روایت کی۔

۷۶۸۔ کریمہ بنت ہمام :- یہ کریمہ بنت ہمام کی بیٹی ہمام میں باہر ضمہ اور مریم بن عیسیٰ شدد ہے۔ انہوں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ان کی حدیث خضاب کے متعلق ہے۔

۷۶۹۔ ام کرزہ :- یہ ام کرزہ ہیں خاندان بنو کعب اور قبیلہ خزاعہ میں سے ہیں۔ مکہ کی باشندہ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سے حدیثوں کی روایت کرتی ہیں، ان سے عطاء مجاہد وغیرہ نے روایت کی ان کی روایت عقیدہ کے بارے میں ہے کرزہ میں کاف ہمیش اور راسا کن اور آخر میں رے مجمعہ ہے۔

۷۷۰۔ ام کلثوم بنت عقبہ :- یہ ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط کی بیٹی ہیں مکہ ہی میں اسلام لایا چکی تھیں اور یہاں

اور ایک قول کے مطابق بعمر ۱۵ سال انتقال فرمایا ان کی عمر کے بارے میں اور بھی کئی اقوال ہیں یہ طویل العمر لوگوں میں سے تھے۔

۷۷۲۔ ابولہب یہ وہ یہ ابولہب میں رفاعہ نام، عبداللہ کے بیٹے انصار و اوس میں سے ہیں، ان کی کنیت نام پر غالب ہے نقیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں حاضر تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے بلکہ آپ نے ان کو مدینہ کا حاکم بنا دیا تھا اور غازیان بدر کی طرح ان کا بھی حصہ مال غنیمت میں مقرر فرمایا حضرت علیؑ کے دور میں انتقال فرمایا، ان سے ابن عمر اور نافع وغیرہ نے روایت کی۔

۷۷۵۔ ابن اللہبیہ وہ یہ ابن اللہبیہ ہیں۔ یہ کنیت ہے اور نام عبداللہ ہے صحابی ہیں ان کا ذکر صدقات کی وصولی کے بیان میں ہے، اللہبیہ میں لام پر ضمہ اور تاء جس پر دو نقطے ہیں۔ مفتوح اور باد جس کے نیچے ایک نقطہ ہے مکسور اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں مشدّد ہے۔

تابعین

۷۷۶۔ لیث بن سعد: نام لیث، سعد کے بیٹے ہیں۔ کنیت ابوالمحارث ہے مصر والوں کے فقیہ ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ خالد بن ثابتؓ فہمی کے آزاد کردہ ہیں مصر کے نشیبی حصہ کے گاؤں میں پیدا ہوئے انہوں نے ابن ابی ملیکہ عطاء زہری وغیرہ سے روایت کی اور ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث بیان کی ان میں ابن مبارک بھی ہیں ۱۹۱ھ میں بغداد آئے خلیفہ منصور نے مصر کی ولایت ان کے سپرد کرنا چاہی تو انہوں نے انکار کر دیا اور معافی کے خواستگار ہوئے یحییٰ بن کثیر کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعد سے زیادہ کامل کسی کو نہیں پایا قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ لیث ہر سال بیس ہزار دینار کا غلہ حاصل کرتے تھے اور ان پر کبھی زکوٰۃ فرض نہیں ہوئی شعبان ۱۹۱ھ میں انتقال فرمایا۔

۷۷۷۔ ابن ابی لیلیٰ: یہ ابن ابی لیلیٰ ہیں نام عبدالرحمن ہے اور یسار ابولیلیٰ ان کے والد ہیں انصار میں سے ہیں انکی

ہجرت کی اور بیعت کی، مکہ میں ان کے شوہر نہ تھے۔ جب یہ مدینہ پہنچیں تو حضرت زید بن حارثہ نے ان سے نکاح کر لیا اور غزوہ موتہ میں شہید ہوئے اس کے بعد ان سے حضرت زبیر بن عوام نے نکاح کر لیا کچھ عرصہ بعد انہوں نے ان کو طلاق دے دی اب عبدالرحمن بن عوف نے ان سے نکاح کیا، ان سے ان کے یہاں دولہ کے ابراہیم اور حمید تولد ہوئے ان کا بھی انتقال ہو گیا تو ان سے سلم بن عاص نے نکاح کر لیا ان کے نکاح میں ایک ماہ رہی ہوں گی کہ خود ان کا انتقال ہو گیا، یہ حضرت عثمان بن عفان کی اخیانی (ماں شریک) بہن ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے حمید وغیرہم نے روایت کی۔

ل صحابہ

۷۷۰۔ لقیظ بن عامر: یہ لقیظ ہیں عامر بن صبرہ کے بیٹے ہیں ان کی کنیت ابو زین ہے خاندان بنو عقیل سے ہیں اور مشہور صحابی ہیں ان کا شمار اہل طائف میں ہے ان سے ان کے لڑکے عاصم اور ابن عمر وغیرہ نے روایت کی لقیظ میں لام پر فتح اور قاف پر کسرہ اور صبرہ میں صاد پر فتح اور اور با موحده پر کسرہ ہے۔

۷۷۲۔ لقمان بن باخورا: یہ لقمان ہیں باخورا کے بیٹے اور حضرت ابو بکرؓ کے بھانجے یا ان کے خالہ زاد بھائی ہیں لوگ کہتے ہیں کہ یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں موجود تھے ان سے انہوں نے علم حاصل کیا اور نبی اسرائیلؑ میں قاضی کے فرائض انجام دیتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک حبشی غلام مصری سودان میں مقام نوب کے رہنے والے تھے زیادہ تر یہی کہا جاتا ہے کہ نبی نہیں تھے وہ تو بس ایک حکیم تھے ان کا ذکر کتاب الرقائق میں ہے۔

۷۷۳۔ لہید بن ربیعہ: نام لہید، ربیعہ کے بیٹے بنو عامر میں ہیں سے تھے شاعر تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس سال حاضر ہوئے جس سال ان کی قوم بنو جعفر بن کلاب آپؐ کی خدمت میں آئی زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں صحابہ شرف و عزت رہے کوفہ میں رہ گئے تھے۔ ۱۹۱ھ میں بعمر ۸۰ سال

پیدائش اس وقت ہوئی جب کہ حضرت عمرؓ کی خلافت کے چھ سال باقی تھے اور کہا جاتا ہے کہ وہیل میں پیدا ہوئے ۳۸ء میں نہر بصرہ میں ڈوب گئے ان کی حدیثیں اہل کوفہ کے یہاں ہیں صحابہ میں سے بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے بہت بڑی جماعت نے حدیث سنی کوفہ کے تابعین میں یہ پہلے طبقہ کے تابعی ہیں، ابن ابی لیلیٰ بعض اوقات ان کے بیٹے محمد کو بھی کہا جاتا ہے یہ کوفہ کے قاضی اور فقہ کے مشہور امام اور صاحب مذہب درائے ہیں جب محدثین ابن ابی لیلیٰ بلا تصریح بولتے ہیں تو عبد الرحمن مراد ہوتے ہیں اور جب فقہا بولتے ہیں تو محمد ہی مراد ہوتے ہیں محمد کی پیدائش ۳۸ء میں اور وفات ۳۸ء میں ہوئی۔

۷۸ء۔ ابن لبیعہ :- یہ ابن لبیعہ حضری ہیں فقیہ ہیں، ان کا نام عبد اللہ اور کنیت ابو عبد الرحمن ہے مصر کے قاضی ہیں عطار و ابن لیلیٰ۔ ابن ابی ملیکہ، اعرج، عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں اور ان سے یحییٰ بن بکیر اور قتیبہ مرقی روایت کرتے ہیں، حدیث کے باب میں ضعیف ہیں ابو داؤد کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ مصر میں کوئی شخص کثرت حدیث اور اس کی یادداشت اور کثرت میں ابن لبیعہ جیسا نہ تھا۔ ۳۸ء میں انتقال ہوا۔

۷۹ء۔ لیسد بن الأعصم :- یہ لیسد ہے اعصم کا بیٹا یہودی ہے بنو زریق کا آدمی ہے کہا گیا ہے کہ یہ یہودیوں کا حلیف تھا اس کا ذکر سحر کے سلسلہ میں باب المعجزات میں ہے۔

۸۰ء۔ ابولہب :- یہ ابولہب ہے، عبد العزی نام عبد المطلب بن ہاشم کا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا ہے۔ بجائی (کفر) ہے اس کا ذکر کتاب الفتن میں ہے۔

صحابی عورتیں

۸۱ء۔ لبابہ بنت حارث :- یہ لبابہ ہیں حارث کی بیٹی ان کی کنیت ام الفضل ہے پہلے ان کا ذکر صرف الفاء میں آچکا ہے۔

صحابہ

م

۸۲ء۔ مالک بن اوس :- یہ مالک ہیں اوس بن حدثا کے بیٹے بصرہ کے رہنے والے، ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے، ابن عبد البر کہتے ہیں کہ اکثر کے نزدیک ان کا صحابی ہونا ثابت ہے، ابن مندہ کہتے ہیں کہ ثابت نہیں ان کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کم ہے اور صحابہ سے جو روایات یہ نقل کرتے ہیں کافی زیادہ ہیں، عشرہ مبشرہ سے انہوں نے روایت کی ہیں حضرت عمرؓ سے ان کی روایات بکثرت منقول ہیں، ایک جماعت رواۃ کی ان سے روایت کرتی ہیں ان میں زہری و عکرمہ بھی شامل ہیں بمقام مدینہ ۳۸ء میں انتقال فرمایا۔ حدثان میں حار اور دال دونوں پر فتح اور ثا و مثلثہ (تین نقطوں والی) مفتوح ہے۔

۸۳ء۔ مالک بن نویرث :- نام مالک جویرث کے بیٹے اور لیث گھرانے کے شخص میں، آپ صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کی خدمت میں بیس روز قیام پذیر رہے اور پھر بصرہ میں سکونت پذیر رہے ان سے ان کے صاحبزادے عبد اللہ اور ابولہب وغیرہ نے روایت کی ۳۹ء میں بمقام بصرہ انتقال فرمایا۔

۸۴ء۔ مالک بن صمصعہ :- یہ مالک ہیں صمصعہ کے بیٹے انصار میں سے ہیں بنو مازن ان کا خاندان اور مدینہ وطن مافون ہے پھر بصرہ میں سکونت اختیار کر لی ان سے حدیث کی روایت کم ہے۔

۸۵ء۔ مالک بن ہبیرہ :- یہ مالک ہبیرہ کے بیٹے سکونی اور بنو کندہ میں سے ہیں ان کا شمار اہل شام میں ہوتا ہے بعض ان کو اہل مصر میں شمار کرتے ہیں ان سے مرثد بن عبد اللہ روایت کی حضرت معاویہ کی جانب سے فوج کے امیر تھے اور روم کی جنگ میں بھی امیر تھے مرثد میں میم پر زبر را ساکن اور ثا و مثلثہ (تین نقطوں والی) ہے۔

۸۶ء۔ مالک بن لیسار :- یہ مالک لیسار کے بیٹے سکونی اور عوفی ہیں، ان کا شمار اہل شام میں ہے ابو نجد نے ان سے روایت کی ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ سکونی میں سین پر فتح اور کاف اور نون ہے۔

۸۷ء۔ مالک بن تیہمان :- یہ مالک تیہمان کے بیٹے

ہیں ابو الہشیم کنیت اور انصار میں سے ہیں، بیعت عقبہ میں حاضر تھے یہ بارہ لقبوں (نمائندوں) میں سے ایک ہیں۔ غزوہ بدر وغزوہ احد اور تمام غزوات میں شریک رہے ان سے ابو ہریرہؓ نے روایت کی حضرت عمرؓ کے وفد خلافت میں بمقام مدینہ طیبہ منہ میں انتقال ہوا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے جنگ صفین میں شہید ہوئے ان کے علاوہ دوسرے اقوال بھی ہیں الہشیم میں بارہ فتحیاد ساکن اور آثار مثلثہ (تین نقطوں والی) ہے اور التہان میں بارہ فتح (اس پر دو نقطے ہیں) اور یار پر تشدید (اس کے نیچے دو نقطے ہیں) اور آخر میں نون ہے۔

۷۸۸۔ مالک بن قیس :- یہ مالک بن قیس کے بیٹے ان کی کنیت ابو صرہ ہے کنیت ہی مشہور ہے ان کا ذکر حرف صاد میں آچکا ہے۔
۷۸۹۔ مالک بن رعیہ :- یہ مالک بن قیس کے بیٹے ابو اسید کنیت ہے کنیت ہی مشہور ہے ان کا ذکر حرف ہمزہ میں آچکا ہے۔

۷۹۰۔ فاعز بن مالک :- یہ فاعز بن مالک کے بیٹے اور سلمیٰ میں اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں یہ وہ صحابی ہیں جن کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ سبک دیا تھا ان سے ان کے صاحبزادے عبد اللہ نے صرف ایک روایت کی ہے۔

۷۹۱۔ مطرب بن عکامس :- یہ مطرب بن عکامس کے بیٹے اور سلمیٰ میں ان کا شمار اہل کوفہ میں سے ان سے ایک روایت منقول ہے ابو اسحق بن عیینہ کے علاوہ اور کسی نے ان سے روایت نہیں کی عکامس میں عیین مہملہ پر پیش اور کاف غیر مشدود ہے میم پر کسرہ اور آخر میں سین غیر منقوٹہ ہے۔

۷۹۲۔ معاذ بن انس :- یہ معاذ بن انس کے بیٹے جہینہ خاندان سے ہیں اہل مصر میں شمار ہوتے ہیں وہاں ہی ان کی حدیثیں پائی جاتی ہیں ان کے بیٹے سہل ان سے روایت کرتے ہیں۔

۷۹۳۔ معاذ بن جبل :- یہ معاذ بن جبل کے بیٹے ابو عبد اللہ کنیت انصاری خندجی ہیں یہ انصار کے ان مشہور اشخاص میں سے ہیں جو بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوئے تھے

بدر اور دوسرے غزوات میں حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بحیثیت قاضی و معلم بن روانہ فرمایا تھا ان سے عمر و ابن عباس اور بہت سے لوگوں نے روایت کی اٹھارہ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے یہ بعض کا قول ہے، ان کو حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہ بن جراح کے بعد شام کا حاکم مقرر فرمایا اور اسی سال ۱۱ھ میں بصرہ ۲۸ سال طاعون عمواس میں ان کی وفات ہوئی اور بھی کچھ اقوال اس باب میں نقل کئے گئے ہیں۔

۷۹۴۔ معاذ بن عمرو بن جموح :- یہ معاذ بن عمرو بن جموح کے بیٹے انصاری و خندجی ہیں بیعت عقبہ اور بدر میں یہ خود اور ان کے والد عمر و شریک ہوئے یہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے معاذ بن عمروؓ کی معیت میں ابو جہل کو قتل کیا تھا ان کا ذکر باب ستمۃ الغنائم میں ہے ابن عبد الرحمن اور ابن اسحاق کی تفصیل ہے کہ معاذ بن عمروؓ نے ابو جہل کی ٹانگ کاٹ دی تھی اور اس کو زمین پر گرادیا تھا وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ عمرؓ نے جو ابو جہل کے بیٹے ہیں یہ بعد میں مسلمان ہو گئے معاذ بن عمروؓ کے ہاتھ پر تلوار ماری اور اس کو الگ کر دیا تھا اس کے بعد معاذ بن عمروؓ نے ابو جہل پر تلوار سے حملہ کیا تا آنکہ اس کو بے دم کر دیا کچھ سانس باقی تھے کہ وہ اس کو چھوڑ گئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولین میں ابو جہل کو تلاش کرنے کے لئے ابن مسعودؓ کو حکم فرمایا تو یہ ابو جہل کے پاس آئے اور اس کا سر جسم سے جدا کر دیا ان سے عبد اللہ بن عباس نے روایت کی حضرت عثمان کے زمانہ میں وفات پائی۔

۷۹۵۔ معاذ بن حارث :- یہ معاذ بن حارث بن رفاعہ کے بیٹے انصاری و زرقی ہیں، عفران ان کی والدہ ہیں اور وہ عبید بن لعلہ کی بیٹی ہیں یہ اور رافع بن مالک قبیلہ خزرج کے انصار میں سب سے پہلے مسلمان ہوئے غزوہ بدر میں اپنے دونوں بھائیوں عوف اور معوذ کی معیت میں شریک ہوئے ان کے یہ دونوں بھائی بدر میں شہید ہوئے بعض کے قول کے مطابق یہ بدر کے علاوہ دوسرے غزوات میں شریک ہوئے بعض کہتے ہیں کہ بدر میں ان کو زخم آئے اور مدینہ میں انہیں زخموں کے باعث انتقال فرمایا یہ بھی کہا جاتا ہے

کہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ تک زندہ رہے ان سے ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ نے روایت کی عسراء میں عین مہملہ مفتوح اور فاساکن اور الف ممدودہ ہے۔

۷۹۶۔ معوذہ بن حارث :- یہ معوذہ بن حارث کے بیٹے اور عسراء ان کی والدہ ہیں بدر میں شریک ہوئے یہی میں جنہوں نے اپنے بجائی معوذہ کی معیت میں ابو جہل کو قتل کیا یہ دونوں کاشتکار اور باغات کا کام کرنے والے ہیں بدر میں قتل کیا اور وہیں شہداء پائی معوذہ میں میم مضموم اور عین پر فتح اور واؤ مشدہ پر کسرہ اور ذال معجمہ ہے۔

۷۹۷۔ مسطح بن اثاثہ :- یہ اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب بن عبد مناف کے بیٹے قریش بنو عبد المطلب میں سے ہیں معوذہ بدر احد اور معوذہ احد اور دوسرے عزوات میں شریک ہوئے یہی وہ صحابی ہیں جو واقعہ انک میں عائشہؓ کے متعلق بدگوئی میں شریک ہو گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن آدمیوں کو اتہام تراشی میں کوڑوں کی سزا دی ان میں یہ بھی شامل ہیں کہا جاتا ہے کہ مسطح ان کا لقب ہے اور نام خوف ہے ابن عبد البر نے کہا کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے ۳۳۵ میں بعمر ۳۵ سال وفات پائی مسطح میں میم مکسور سین ساکن طامہ ملہ پر فتح اور حاد مہملہ ہے، اثاثہ میں ہمزہ پر ضمہ تین نقطوں والی پہلی تاد غیر مشدہ ہے عباد میں باد جس کے نیچے ایک نقطہ ہے مشدہ ہے۔

۷۹۸۔ مسور بن محضر :- یہ مسور میں محضر کے بیٹے کنیت ابو عبد الرحمن ہے زہری و قرشی ہیں، یہ عبد الرحمن بن عوف کے بھانجے ہیں ہجرت نبوی کے دو سال بعد مکہ میں ان کی پیدائش ہوئی ذی النجہ شہ میں مدینہ منورہ پہنچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۸ سال تھی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی سماعت کی اور اس کو یاد رکھا بڑے فقیہ اور صاحب فضل اور دیندار تھے حضرت عثمانؓ کی شہادت تک مدینہ جا میں قیام پذیر رہے بعد شہادت مکہ میں منتقل ہو گئے اور حضرت معاویہؓ کی وفات تک وہاں مقیم رہے انہوں نے یزید کی بیعت کو پسند نہیں کیا لیکن پھر بھی مکہ ہی میں رہے جب تک کہ یزید نے لشکر بھیجا اور مکہ کا محاصرہ کر لیا اس وقت یہاں ابن زبیرؓ مکہ میں موجود تھے چنانچہ اس محاصرہ میں مسور بن

محضر کو مجنیق سے پھینکا ہوا ایک پتھر لگا یہ اس وقت حجرہ مبارک میں نماز پڑھ رہے تھے اسی پتھر نے ان کی جان لی یہ واقعہ ربیع الاول ۳۵ھ کی جائزات کو ہوا ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی مسور میں میم مکسور سین مہملہ ساکن اور واؤ مفتوح ہے غمرہ میں میم مفتوح حاد معجمہ ساکن اور راء مفتوح ہے۔

۷۹۹۔ مسیب بن حزن :- یہ مسیب بن حزن کے بیٹے کنیت ابو سعید قرشی و مخزومی ہیں اپنے والد حزن کے ہمراہ ہجرت کی مسیب ان لوگوں میں سے ہیں جو بیعت الرضوان میں شریک ہوئے اپنے والد حزن سے روایت کی اہل حجاز میں ان کی حدیث ملتی ہے ان سے ان کے بیٹے سعید بن مسیب نے روایت کی مسیب میں میم مضموم سین مفتوح اور دو نقطوں والی یا مشدہ مفتوح ہے حزن میں حاد مہملہ پر زبر زاد ساکن اور آخر میں نون ہے۔

۸۰۰۔ مستور بن شداد :- یہ مستور میں شداد کے بیٹے فہری و قرشی ہیں ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے بعد میں معمر کو سکونت گاہ بنالیا اور ان میں شمار ہوتے ہیں کہا جاتا ہے کہ جس روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس وقت یہ بچے تھے لیکن انہوں نے اکیں حضرت سے حدیث کی سماعت کی اور اس کو یاد رکھا ان سے ایک جماعت روایت کرتی ہے۔

۸۰۱۔ مغیرہ بن شعبہ :- یہ مغیرہ میں شعبہ کے بیٹے اور ثقیفی میں معوذہ خندق کے سال مسلمان ہوئے اور ہجرت کمر کے مدینہ پہنچے کوفہ میں پڑے رہے اور وہیں ۳۵ھ میں بعمر ستر سال وفات پائی اس وقت یہ حضرت معاویہؓ رضی اللہ عنہ کی سفیان کی جانب سے امیر تھے چند لوگ ان سے روایت کرتے ہیں۔

۸۰۲۔ مقدام بن معد کرب :- یہ مقدام میں معدی کرب کے بیٹے کنیت ابو کرمیہ ہے اور گندی میں اہل شام میں ان کا شمار ہے وہاں ہی ان کی حدیث پائی جاتی ہے ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی شام میں بعمر ۹۱ سال ۳۵ھ میں انتقال ہوا۔

۸۰۳۔ مقداد بن اسود :- یہ مقداد میں اسود کے بیٹے اور

تک جلسہ میں مقیم رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کی حفاظت پر مقرر تھے۔ ان کو ابو بکرؓ و عمرؓ نے بیت المال (خزانہ مسلمین) کا افسر اعلیٰ بنا دیا تھا ان سے ان کے بیٹے محمد اور پوتے ایاس بن سارث وغیرہ نے روایت کی، سندھ میں انتقال فرمایا۔

۸۰۷۔ معقل بن یسارؓ۔ یہ معقل بن یسار کے بیٹے اور مزنی بن بیعت الرضوان میں انہوں نے بھی بیعت کی۔ بصرہ میں سکونت پذیر تھے۔ بصرہ کی نہر معقل انہیں کی طرف منسوب ہے، ان سے حسن اور ایک جماعت نے روایت کی عبید اللہ بن زیاد کی امارت میں سندھ کے بعد وفات پائی کہا جاتا ہے کہ ان کی وفات حضرت معاویہ کے زمانہ میں ہوئی۔

۸۰۸۔ معقل بن سنانؓ :- یہ معقل بن سنان کے بیٹے اور اشجعی بن فتح مکہ میں شریک و حاضر ہوئے اور کوفہ میں رہ پڑے اہل کوفہ کے یہاں ان کی روایت پائی جاتی ہے جنگ جبرہ میں باندھ کر قتل کئے گئے ان سے ابن مسعود، علقمہ، حسن شعبی اور دوسرے حضرات نے روایت کی، معقل میں میم پر زبر عین ساکن اور قاف مکسور ہے۔

۸۰۹۔ معن بن عدیؓ :- یہ معن بن عدی کے بیٹے اور بلوی ہیں، عاصم کے بھائی یہی ہیں غزوہ بدر اور اس کے بعد دوسرے غزوات میں شریک و حاضر تھے جنگ یمامہ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے دور خلافت میں شہید ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور زید بن خطاب کے درمیان مواخاۃ (برادرائہ تعلقات) قائم کر دی تھی جنگ یمامہ میں دونوں ساتھ ہی قتل ہوئے۔

۸۱۰۔ معن بن یزیدؓ :- یہ معن بن یزید بن احنس کے بیٹے اور سلمیٰ ہیں، یہ خود صحابی ہیں اور ان کے والد اور دادا بھی صحابی ہیں ان باتوں میں سے جو کہی گئی ہیں یہ بھی ہے کہ یہ بدر میں شریک ہوئے اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں ان سے وائل بن کلاب وغیرہ نے روایت کی۔

۸۱۱۔ مجمع بن جاریہؓ :- یہ مجمع جاریہ کے بیٹے اور انصاری و مدنی ہیں مسجد ضرار والے منافقین میں ان کے والد بھی داخل تھے لیکن مجمع ٹھیک رہے۔ وہ قاری تھے کہا جاتا ہے کہ ابن مسعودؓ

کندہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان کے والد نے بنو کندہ سے عہد و پیمان کر لیا تھا، اسی لئے کندہ کی طرف منسوب ہوئے، ابن اسود کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ اسود کے حلیف یا ان کے پروردہ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بات نہ تھی بلکہ یہ اسود کے غلام تھے انہوں نے ان کو متبنیٰ بنا لیا تھا یہ اسلام لانے والوں میں چھٹے آدمی میں ان سے علیؓ اور طارق بن شہاب وغیرہ نے روایت کی، ہزیمہ جو مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک مقام ہے وفات پائی لوگ ان کو وہاں سے اپنے کندھوں پر اٹھا کر لائے اور بقیع میں سکنہ میں دفن کیا۔ اس وقت ان کی عمر ۷۰ سال تھی۔

۸۰۲۔ مہاجر بن خالدؓ :- یہ مہاجر بن خالد بن ولید بن مغیرہ کے بیٹے غزوہ بدر و قریشی میں یہ اور ان کے بھائی عبدالرحمن دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بچے تھے، ان دونوں میں اختلاف تھا، یہ خود حضرت علیؓ کے طرفدار تھے اور عبدالرحمن حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھے مہاجر نے حضرت علیؓ کے ہمراہ جنگ جمل و صفین میں شرکت کی ابو عمر کہتے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ جنگ جمل میں ان کی آنکھ بھوٹ گئی تھی جنگ صفین میں شہید ہوئے اور شہادت تک حضرت علیؓ کے طرفدار رہے۔

۸۰۵۔ مہاجر بن قنفذؓ :- یہ مہاجر بن قنفذ کے بیٹے قرشی تھے میں کہا جاتا ہے کہ مہاجر و قنفذ دونوں لقب میں اصل نام عمر بن خلف ہے۔ مسلمان ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت کر کے پہنچے، آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حقیقی مہاجر ہیں کہا جاتا ہے کہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور بصرہ میں رہ پڑے اور وہاں وفات پائی ان سے ابوساسان، حصین بن منذر نے روایت کی قنفذ میں قاف پر ضمہ اور نون ساکن اور فار اور

ذال مجہبہ اور ساسان میں ہر دو سین پر نقطے نہیں اور حصین میں ہاء مجہلہ مضموم اور ضاد معجمہ مفتوح اور پاء کے بعد نون ہے۔

۸۰۶۔ معقیب بن ابی فاطمہؓ :- یہ معقیب بن ابی فاطمہ کے بیٹے اور دوسری میں سعید بن ابی عاص کے آزادہ کردہ ہیں غزوہ بدر میں شریک ہوئے بہت پہلے کہ میں مسلمان ہو چکے تھے، دوسری ہجرت حبشہ میں انہوں نے بھی ہجرت کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جانے

نے ان سے نصف قرآن حاصل کیا تھا ان سے ان کے بھتیجے عبدالرحمان بن یزید وغیرہ نے روایت کی حضرت معاویہؓ کے آخری دور میں انتقال فرمایا۔ مجمع میں میم پر پیش اور جیم پر زبر اور دو سہرامیم مشددا اور اس کے نیچے کسرہ اور آخر میں عین مہملہ ہے۔

۸۱۲۔ یحجن بن ادرع ۱۔ یہ یحجن بن ادرع کے بیٹے اور اسلمی ہیں ابتدائے اسلام ہی میں مسلمان ہو چکے ہیں، اہل بصرہ میں ان کا شمار ہے ان سے حنظلہ بن علی اور جہاد و سعید بن ابی سعید نے زوا کی طویل عمر پائی کہا جاتا ہے کہ حضرت معاویہؓ کے آخری ایام خلافت میں وفات پائی، یحجن میں میم کے نیچے زیر جا، حملہ ساکن اور جیم پر زبر اور آخر میں نون ہے۔

۸۱۳۔ مخنف بن سلیم ۱۔ یہ مخنف بن سلیم کے بیٹے اور غامدی ہیں اور ان کو حضرت علی بن ابی طالبؓ نے اصفہان کا حاکم مقرر فرمایا تھا ان سے ان کے بیٹے اور ابورملہ نے روایت کی ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے مخنف میں میم کے نیچے زیر جا، حملہ ساکن نون پر زبر اور آخر میں فار ہے۔

۸۱۴۔ مدغم ۱۔ یہ مدغم بن اہل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ ہیں۔ یہ حبشی غلام تھے پہلے یہ رفاعہ بن زید کے غلام تھے انہوں نے ان کو بطور ہدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا ان سے قیس بن ابی حازم نے صرف ایک حدیث روایت کی اس حدیث کے علاوہ ان کی کوئی حدیث نہیں ہے۔

۸۱۵۔ مرداس بن مالک ۱۔ یہ مرداس بن مالک کے بیٹے اور اسلمی ہیں یہ اصحاب شجرہ (جنہوں نے درخت کے نیچے آپؐ سے بیعت کی) میں سے تھے، اہل کوفہ میں ان کا شمار ہے، ان سے قیس بن ابی حازم نے صرف ایک حدیث روایت کی، اس حدیث کے علاوہ ان کی کوئی حدیث نہیں ہے۔

۸۱۶۔ مجہصہ بن مسعود ۱۔ یہ مجہصہ بن مسعود کے بیٹے اور انصاری و مدائنی ہیں، اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں اور ان میں ہی ان کی حدیثیں ملتی ہیں، غزوہ احد و خندق اور اس کے ماسوا دیگر غزوات میں حاضر ہوئے ان سے ان کے بیٹے

سعید نے روایت کی مجہصہ میں میم پر پیش اور حار غیر منقوطہ پر زبر ہے۔

۸۱۷۔ محارق بن عبد اللہ ۱۔ یہ محارق بن عبد اللہ کے بیٹے اہل کوفہ میں شمار ہوتے ہیں، ان کی حدیث میں اختلاف ہے ان سے ان کے بیٹے قابو س کے سوا کسی نے روایت نہیں کی۔

۸۱۸۔ مخرفہ عبدی ۱۔ یہ مخرفہ عبدی ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے کہا مخزمہ پہلا قول اکثر کا ہے ان سے سعید بن قیس نے روایت کی اور ان کا ذکر سعید کی حدیث میں ہے۔

۸۱۹۔ مجاشع بن مسعود ۱۔ یہ مجاشع بن مسعود کے بیٹے اور سلمی ہیں ان سے ابو عثمان نہدی نے روایت کی۔ صفحہ ۸۲۰ میں جنگ جمل میں شہید ہوئے، ان کی حدیث اہل بصرہ کے یہاں ہے۔

۸۲۰۔ مرارہ بن ربیع ۱۔ یہ مرارہ بن ربیع کے بیٹے عامری

انصاری ہیں، غزوہ بدر میں شریک و حاضر تھے، غزوہ تبوک سے رو جانے والے تین اصحاب میں سے یہ بھی ہیں ان کی توبہ مقبول ہوئی، ان کے متعلق آیات قرآن کا نزول ہوا، مرارہ میں میم پر پیش ہے۔

۸۲۱۔ مصعب بن عمیر ۱۔ یہ مصعب بن عمیر کے بیٹے اور قرشی مدنی ہیں بزدگ اور اہل تفل صحابہ میں سے ہیں پہلی ہجرت حبشہ میں پہلے قافلہ کے ساتھ ہجرت فرمائی پھر بدر میں شریک و حاضر ہوئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بیعت عقبہ ثانیہ کے بعد مدینہ بھیجا تاکہ اہل مدینہ کو قرآن و فہم دین سکھائیں سب سے پہلے انہوں نے ہی ہجرت سے پہلے مدینہ میں جمعہ قائم کیا، زمانہ جاہلیت میں نہایت آرام کی زندگی گزارتے تھے اور بہت نازک لباس استعمال کرتے تھے۔

جب مسلمان ہو گئے تو دنیا سے بے نیاز ہو گئے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ساری کھال سانپ کی طرح کھردری ہو گئی، کہا جاتا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت عقبہ اولیٰ کے بعد ہی مدینہ بھیج دیا تھا یہ انصار کے مکانات پر جاتے اور ان کو اسلام کی دعوت دیتے کبھی ایک کبھی دو آدمی مسلمان بھی ہوتے جب اسلام کی افشا

ہو گئی تو ان حضرات سے بذریعہ خط و کتابت جمعہ قائم کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ نے ان کو اجازت مرحمت فرمائی پھر سرشار آدمیوں

کی معیت میں بیعت عقبہ ثانیہ کے موقع پر حاضر ہوئے اور مکہ میں ٹھوڑا سا قیام فرمایا اور پھر آپ کی ہجرت - ۷: میں ہی مدینہ لوٹ گئے مدینہ میں سب سے پہلے پہنچے اور جنگ جند میں شہادت پائی اس وقت آپ کی عمر چالیس سال یا کچھ زیادہ تھی رجال سدقہ ماعاھلہ والہا علیہ (ترجمہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کے معاہدہ کو سچائی کے ساتھ لپکا رکھا یا) ان کے بارے میں آثار ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دارالرقم میں داخل ہونے کے بعد یہ مسلمان ہو گئے تھے۔

۸۲۲۔ معاویہ بن ابی سفیان - یہ معاویہ بن ابی سفیان کے بیٹے قرشی اموی ہیں، ان کی والدہ کا نام ہند بنت عقبہ ہے۔ یہ خود امدان کے والد فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہونے والوں میں سے ہیں اور مولفۃ القلوب میں داخل تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی کی کتابت کرنے والوں میں حضرت معاویہ بھی شامل ہیں کہا گیا ہے کہ انہوں نے وحی بالکل نہیں لکھی، البتہ آپ کے مراسلات بھی لکھتے تھے، ابن عباس اور ابو سعید نے ان سے روایت کی، اپنے بھائی یزید کے بعد شام کے حاکم مقرر ہوئے اور حضرت عمرؓ کے زمانہ سے وفات تک حاکم رہے یہ کل مدت چالیس سال ہے حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں تقریباً چار سال اور حضرت عثمانؓ کی پوری مدت خلافت اور حضرت علیؓ کی پوری مدت خلافت اور ان کے بیٹے حضرت حسن کی مدت خلافت یہ کل بیس سال ہوئے اس کے بعد حضرت حسن بن علیؓ نے سجدہ میں خلافت ان کو سپرد کر دی تو حکومت مکمل طور پر ان کو حاصل ہو گئی اور مسلسل بیس سال تک زمام سلطنت ان کے ہاتھ میں رہی بمقام دمشق رجب سنہ ۵۷ھ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ آخر عمر میں ان کو لقوہ کی بیماری لاحق ہو گئی تھی اپنی زندگی کے آخری ایام میں کہا کرتے تھے۔ کاش کہ میں وادی فزی طوی میں قریش کا ایک آدمی ہوتا اور یہ حکومت وغیرہ کچھ نہ جانتا، ان کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر تھیں اور ازار اور کچھ موئے مبارک اور ناخن موجود تھے انہوں نے وصیت کی تھی کہ مجھے آپ کی قمیص ازار اور چادر میں گھن دیا جائے اور میری ناک اور منہ اور ان اعضاء میں

جن سے سجدہ کیا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک اور ناخن بھر دیئے جائیں اور مجھے میسرے ارحم الراحمین کے سامنے تنہا چھوڑ دیا جائے (وہ میرے ساتھ جو معاملہ مناسب جائیں گے کریں گے)

۸۲۳۔ معاویہ بن حکم - یہ معاویہ بن حکم کے بیٹے اور سلمیٰ ہیں یہ مدینہ میں ٹھہرے ہوئے تھے ان کا شمار اہل جوار میں ہے ان سے ان کے بیٹے کثیر اور عطار بن یسار وغیرہ نے روایت کی سنہ ۷۷ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۲۴۔ معاویہ بن جاحمہ - یہ معاویہ بن جاحمہ کے بیٹے اور سلمیٰ ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے طلحہ بن عبید اللہ نے روایت کی۔

۸۲۵۔ مروان بن الحکم - یہ مروان بن الحکم کے بیٹے کنیت ابو عبد اللہ بن قرشی اموی اور عمر بن عبد العزیز کے دادا ہیں مروان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا ہوئے، کہا جاتا ہے کہ سنہ ۷۷ھ میں پیدا ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غزوہ خندق کے سال میں یا کئی اور سال پیدا ہوئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہیں کی کیونکہ آپ نے ان کو (مروان کے والد کو) طائف کی جانب حجاز وطن کر دیا تھا۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت تک یہ وہیں مقیم رہے حضرت عثمانؓ نے ان کو مدینہ واپس بلا لیا۔ یہ اپنے بیٹے کے ساتھ مدینہ لوٹ آئے دمشق کے مقام پر سنہ ۷۷ھ میں وفات پائی کچھ صحابہ سے روایت کرتے ہیں ان میں حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ بھی ہیں اور ان سے کچھ تابعین نے روایت کی جیسے عروہ بن زبیر۔ اور علی بن حسین۔

۸۲۶۔ عروہ بن کعب - یہ عروہ بن کعب کے بیٹے اور بہزی ہیں ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے کچھ تابعین نے روایت کی سنہ ۷۷ھ میں بمقام اردن وفات پائی۔

۸۲۷۔ مزیدہ بن جابر - یہ مزیدہ بن جابر کے بیٹے اور بصرہ کے رہنے والے اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں ان کی حدیثیں اہل بصرہ کے یہاں ملتی ہیں ان سے ان کے انبیانی بھائی عوف بن عبد اللہ بن سعد نے روایت کی۔ مزیدہ میں ہم پر زبر، زاد ساکن اور یاد (جس کے نیچے دو نقطے ہیں) پر

نمبر ہے۔
۸۲۸۔ مسلم قرشی بن عبد اللہ :- یہ مسلم قرشی ہیں ان کا نام مسلم ہے عبد اللہ کے بیٹے میں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام عبد اللہ بن مسلم ہے۔

۸۲۹۔ مطلب بن ابی وداعہ :- یہ مطلب بن ابی وداعہ کے بیٹے ہیں ابی وداعہ کا نام حارث ہے اسہمی اور قرشی ہیں فتح مکہ کے موقع پر سلمان ہوئے پھر کوفہ میں بھاڑھے پھر مدینہ میں، ان کے باپ جنگ بدر میں قید ہو گئے تھے تو مطلب ان کو چھڑانے آئے تھے اور چار ہزار درہم زنیہ دے کر اپنے باپ کو چھڑایا ان سے عبد اللہ بن زبیر اور ان کے دونوں بیٹوں کثیر و جعفر اور مطلب بن سائب نے جوان کے بھتیجے میں روایت کی۔

۸۳۰۔ مطلب بن ربیعہ :- یہ مطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم کے بیٹے اور قرشی و ہاشمی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کم عمر تھے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔

۸۳۱۔ محمد بن ابی بکر صدیق :- یہ محمد بن ابی بکر صدیق کے بیٹے ہیں ابوالقاسم کنیت ہے اسٹہ میں حجۃ الوداع کے سال بمقام ذوالحلیفہ پیدا ہوئے، ان کی والدہ اسماء بنت عیس ہیں حضرت عائشہ سے بکثرت روایت کی اور دوسرے صحابہ سے بھی روایت کرتے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے قاسم نے بکثرت روایت کی اور دوسرے تابعین بھی روایت کرتے ہیں حضرت معاویہ کے طرفداروں نے ان کو مصر میں ۳۸ھ میں قتل کر دیا اور ان کو مردہ گدھے پر رکھ کر جلا دیا۔

۸۳۲۔ محمد بن حاطب :- یہ محمد بن حاطب کے بیٹے قرشی ادب جمی ہیں وہ اور ان کے والد، والدہ بھائی حارث اور چچا خطاب سب صحابی ہیں اور ملک حبشہ میں پیدا ہوئے ۳۸ھ میں بمقام مکہ یا کوفہ وفات پائی ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے ابراہیم اور سماک بن حرب نے روایت کی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جو ان کا نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر رکھا گیا۔

۸۳۳۔ محمد بن عبد اللہ :- یہ محمد بن عبد اللہ بن حبش

آزاد کردہ ابونکیر وغیرہ نے روایت کی۔
۸۳۴۔ محمد بن عمرو :- یہ محمد بن عمرو بن حزم کے بیٹے اور انصار ہیں ۳۸ھ میں بمقام نجران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تولد ہوئے ان کے والد عمرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے نجران کے عامل (گورنر) تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے والد سے فرمایا تھا کہ وہ وہ ان کی کنیت ابو عبد اللہ رکھیں، محمد فقیہ تھے اپنے والد اور عمرو بن العاص سے انہوں نے اور ان سے اہل مدینہ کی ایک جماعت نے روایت کی ۳۴ھ میں حمزہ کی جنگ میں بعمر ۵۳ سال قتل کئے گئے۔

۸۳۵۔ محمد بن ابی عمیرہ :- یہ محمد بن ابی عمیرہ کے بیٹے اور مزنی ہیں اہل شام میں شمار ہوتے ہیں ان سے جابر بن نفیر نے روایت کی ہے۔ عمیرہ میں عیین غیر منقوطہ پر فتح اور یم پر کسرہ اور آخر میں را ہے۔

۸۳۶۔ محمد بن مسلم :- یہ محمد بن مسلم کے بیٹے انصاری اور حارثی ہیں غزوہ تبوک کے علاوہ باقی تمام غزوات میں شریک ہوئے حضرت عمر بن خطاب اور دوسرے صحابہ سے روایت کی اہل فضل صحابہ میں سے تھے یہ ان صحابہ میں سے ہیں جو حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر مدینہ میں مشرف باسلام ہوئے مدینہ ہی میں ۳۸ھ میں بعمر ۷۷ سال وفات پائی۔

۸۳۷۔ محمود بن لبید :- یہ محمود بن لبید کے بیٹے انصاری و اشجلی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تولد ہوئے آنحضرت سے بہت سی حدیثوں کے راوی ہیں، بخاری فرماتے ہیں کہ یہ صحابی ہیں ابو حاتم کہتے ہیں کہ ان کے صحابی ہونے کا حال معلوم نہیں ہوا۔ امام مسلم نے ان کو تابعین کے دوسرے طبقہ میں ذکر کیا ہے ابن عبد اللہ نے فرمایا کہ بخاری کا قول درست ہے اس لئے ان کا صحابی ہونا درست ہے۔ محمود علما میں سے ہیں، ابن عباس اور عثمان بن مالک سے روایت کی ۹۶ھ میں وفات پائی۔

۸۳۸- معمر بن عبد اللہ :- یہ معمر بن عبد اللہ کے بیٹے قرشی و عدوی ہیں زمانہ قدیم ہی میں مشرف باسلام ہوئے اہل مدینہ میں شمار ہیں اور مدینہ کے یہاں ان کی حدیثیں ملتی ہیں۔ سعید بن مسیب نے ان سے روایت کی۔

۸۳۹- مغیش :- مغیش میں میم مضموم، غین معجمہ اور یار جس کے نیچے دو نقطے ہیں ساکن، اور تین نقطوں والی تار سے۔ بریرہ (حضرت عائشہ کی آزاد کردہ) کے شوہر ہیں یہ خود آل ابی احمد جمش کے آزاد کردہ ہیں ان سے ابن عباس اور عائشہ نے روایت کی۔

۸۴۰- منذر بن ابی اسید :- یہ منذر بن ابی اسید کے بیٹے اور ساعدی میں حبیب پیدا ہوئے تو آنحضرت کی خدمت میں لائے گئے آپ نے ان کو اپنی ماں پر رکھ لیا اور ان کا نام منذر رکھا، اسید اس کی تصغیر ہے۔

۸۴۱- ابو موسیٰ :- یہ ابو موسیٰ میں نام عبد اللہ، قیس کے بیٹے اور اشعری ہیں مکہ میں مسلمان ہوئے اور سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی پھر اہل سفینہ کے ساتھ آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ میں تھے سترہ میں حضرت عمر بن خطابؓ نے ان کو بصرہ کا حاکم مقرر کیا ابو موسیٰ نے ابوز کو فتح کر لیا، ابتدائے خلافت عثمان تک بصرہ ہی کے حاکم رہے پھر وہاں سے مسزول ہو کر کوفہ کی طرف منتقل ہو گئے اور وہاں قیام پذیر ہو گئے حضرت عثمان کی شہادت تک کوفہ کے والی رہے حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان اختلاف کے طے کرنے کے لئے حضرت علیؓ کی طرف سے حکم بنائے گئے اس کے بعد اپنے سال وفات سترہ تک مکہ ہی میں رہے

۸۴۲- ابو مرثد بن حصین :- یہ ابو مرثد بن حصین کے بیٹے ہیں ان کو ابن حصین غنوی کہا جاتا ہے اپنی کنیت سے مشہور ہیں یہ اور ان کے بیٹے مرثد غزوہ بدر میں شریک ہو بڑے صحابہ میں سے ہیں انہوں نے حضرت حمزہ سے اور

ان سے واصلہ بن اسقع اور عبد اللہ بن عمرو نے روایت کی سترہ میں وفات پائی، کناز میں کاف پر زبر اور نون مشدداً اور آخر میں زابہ۔

۸۴۳- ابو مسعود بن عمرو :- یہ ابو مسعود میں نام عقبہ عمرو کے بیٹے اور انصاری و بدری ہیں بیعت عقبہ ثانیہ میں حاضر تھے اور اکثر واقف کاران یہ تاریخ کے نزدیک یہ بدر میں شریک نہیں ہوئے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بدر میں شرکت کی۔ پہلا قول زیادہ صحیح ہے اس کی بدری کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ پیادہ بدر پر ٹھہرے تھے اس لئے بدر کی طرف منسوب ہو کر بدری کہلانے لگے اور یہ کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے حضرت علیؓ کی خلافت میں وفات پائی اور کہا گیا کہ سترہ میں ان سے ان کے بیٹے بشیر اور دوسروں نے روایت کی۔

۸۴۴- ابو مالک بن عاصم :- یہ ابو مالک میں نام کعب ہے عاصم کے بیٹے اور اشعری ہیں، امام بخاری نے تاریخ میں اور دوسرے حضرات نے ایسا ہی بیان کیا ہے ان سے عبد الرحمن بن غنم کی روایت میں امام بخاری نے بطور اظہار شک فرمایا کہ ہم سے ابو مالک یا ابو عامر نے حدیث بیان کی ابن المدینی نے کہا کہ یہاں ابو مالک ہی زیادہ صحیح ہے ان سے ایک جماعت نے روایت کی حضرت عمرؓ کے دو خلافت میں وفات پائی۔

۸۴۵- ابو مخذوم :- یہ ابو مخذومہ ہیں ان کا نام سمرہ ہے معبرہ کے بیٹے ہیں معبرہ میں میم مکسور ہے کہا جاتا ہے کہ ان کا نام اوس بن معبر ہے۔ یہ آنحضرت کی طرف سے مکہ میں موزن تھے، سترہ میں انتقال فرمایا، انہوں نے ہجرت نہیں کی اور وفات تک مکہ میں مقیم رہے۔

۸۴۶- ابن مریج :- یہ زید بن مریج کے بیٹے اور انصاری ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام زید ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ عبد اللہ ہے۔ پہلا قول زیادہ لوگوں کا ہے ان سے زید بن شیبان نے روایت کی ان کا شمار اہل حجاز میں ہے اور ان کی حدیث و خوف عرفات کے بارے میں ہے مریج میں میم مکسور ساکن باواحدہ مفتوح اور عین مہملہ ہے۔

تابعین

۸۴۷- محمد بن حنفیہ :- یہ محمد بن علی ابن ابی طالب کے بیٹے ان کی کنیت ابو القاسم اور ان کی والدہ خولہ حنفیہ جعفر کی بیٹی ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کی والدہ یامہ کی جنگ میں گرفتار کر کے

لائی گئی تھیں، اور حضرت علی بن ابی طالب کے حصہ میں آئیں
اسما بنت ابی بکر نے فرمایا کہ میں نے محمد بن الحنفیہ کی والدہ
کو دیکھا ہے کہ وہ سند کی باشندہ اور سیاہ فام تھیں۔
اور وہ بنو حنفیہ کی باندی تھیں انہوں نے اپنے والد سے
اور ان سے ان کے بیٹے ابراہیم نے روایت کی ہے۔
مدینہ میں بعمر ۶۵ سال ۱۱۰ھ میں انتقال ہوا۔ اور بقیع
میں مدفون ہوئے۔

۸۴۸- محمد بن علی بن یحییٰ بن محمد بن علی کے بیٹے ہیں،
حسین بن علی بن ابی طالب کے پوتے کنیت ابو جعفر اور باقر
کے نام سے مشہور ہیں اپنے والد حضرت زین العابدین اور
ہاجر بن عبد اللہ سے حدیث کی سماعت فرمائی ان سے ان کے
صاحبزادے جعفر صادق وغیرہ نے روایت کی ۱۵۶ھ میں
تولد ہوئے اور مدینہ میں ۱۸۰ھ یا ۱۸۱ھ میں بعمر ۶۴ سال
وفات پائی ان کی عمر کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں بقیع
میں مدفون ہوئے ان کا نام باقر اس لئے ہوا کہ ان کا علم نہایت
وسیع تھا جس کے لئے "محقق فی العلم" کا محاورہ عربی
میں مستعمل ہے۔

۸۴۹- محمد بن یحییٰ بن یحییٰ بن حبان کے بیٹے کنیت ابو
عبد اللہ ہے انصاری میں سے ہیں ان سے ایک جماعت نے روایت
کی، امام مالک کے اساتذہ میں سے ہیں خود امام مالک ان کی
بڑی تعظیم کرتے تھے ان کے زہد، عبادت فقہ و علم کے
منعلق ہر قسم کے بہت سے فضائل کا ذکر کرتے تھے مدینہ
میں بعمر ۷۲ سال ۱۸۱ھ میں انتقال فرمایا حبان میں حار
مہلہ مفتوح اور بار (ایک نقطہ والی) مشدد ہے۔

۸۵۰- محمد بن سیرین، یہ محمد بن سیرین کے بیٹے کنیت ابو بکر ہے۔
انس بن مالک کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے انس بن مالک، ابن عمر
ابو ہریرہ سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی، یہ فقیہ
عالم عابد متقی اور پرہیزگار اور محدث تھے اور مشہور و جلیل القدر
نالعین میں سے تھے، علوم طریقت کے فنون میں شہرت پائی امور
العلم علی کا بیان ہے کہ میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جو پرہیزگاری کے
معاملات میں ان سے زیادہ صاحب فقہ اور مسائل فقیہہ میں ان سے
زیادہ پرہیزگار ہو، خلف بن ہشام نے کہا کہ ابن سیرین کو ایک خاص

علامات اور خاص مقام خشوع عطا کیا گیا تھا۔ لوگ ان کو دیکھتے تو
خدا یاد آجاتا، اشعث کہتے ہیں کہ جب ابن سیرین سے حلال و حرام کے
متعلق فقہ کا سوال کیا جاتا تو ان کا رنگ اڑھاتا اور اس طرح بدل جاتا
کہ وہ پہلے ابن سیرین نہیں معلوم ہوتے تھے، مہدی نے کہا کہ ہم
محمد بن سیرین کے پاس نشست و برخاست رکھتے ہیں وہ ہم سے
باتیں کرتے ہیں اور وہ ہمارے پاس بکثرت آتے ہیں اور ہم ان کے
پاس بکثرت جاتے ہیں لیکن جب موت کا ذکر ہوتا ہے تو ان کا رنگ
بدل جاتا ہے اور زرد ہو جاتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص
نہیں جو پہلے تھے۔ ۱۸۰ھ میں بعمر ۷۲ سال وفات پائی۔

۸۵۱- محمد بن سوقة، یہ محمد بن سوقة کے بیٹے ابو بکر کنیت اور
عنوی و کوفی ہیں عبادت گزار شخص میں حضرت انس دغنی اور ایک
گروہ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابن مبارک، ابن عیینہ
وغیرہ کہا جاتا ہے کہ وہ خدا کی نافرمانی پر بخوبی قادر نہ تھے، اپنے
دوستوں پر ایک لاکھ درہم صرف کر دیئے۔

۸۵۲- محمد بن عمرو بن یحییٰ بن محمد بن عمرو بن حسن بن ابی طالب کے
بیٹے ہیں انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی۔

۸۵۳- محمد بن سلیمان، یہ محمد بن سلیمان کے بیٹے
اور باغندی ہیں، کنیت ابو بکر اور واسطہ کے رہنے والے ہیں
باغندی کے نام سے مشہور ہیں بغداد میں قیام کر لیا تھا اور وہاں
ایک جماعت سے حدیث بیان کی ان سے بہت سے لوگ روایت
کرتے ہیں ان میں ابو داؤد سجستانی بھی ہیں ۲۸۲ھ میں
وفات پائی۔

۸۵۴- محمد بن ابی بکر، یہ محمد بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حرم
کے بیٹے انصاری و مدنی ہیں اپنے والد سے حدیث کی سماعت
کی اور ان سے سفیان بن عیینہ اور مالک بن انس نے
روایت کی، اپنے والد کے بعد مدینہ کے قاضی تھے یہ اپنے
بھائی عبد اللہ سے بڑے تھے، ۱۸۰ھ میں بعمر ۷۲ سال انتقال
فرمایا، ان کے والد کا انتقال ۱۸۰ھ میں ہوا

۸۵۵- محمد بن منکدر، یہ محمد بن منکدر کے بیٹے اور قسمی
ہیں، جابر بن عبد اللہ انس بن مالک، ابن الزبیر اور اپنے چچا ربیعہ
سے حدیث کی سماعت کی ان سے ایک جماعت نے جن میں ثوری
اور مالک بھی شامل ہیں روایت کی ان کی وفات ۱۸۰ھ میں ہوئی

بیٹے میں پھر کہا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں اس لئے کہ ابراہیم
قیس نے قیس سے نہیں سنا، قہد میں قاف مفتوح ہے یا فار
مفتوح ہے۔

۸۶۳۔ محمد بن ابی بکر :- یہ محمد بن ثقفی حجازی اور ابو بکر عوف
کے بیٹے انہوں نے انس بن مالک سے اور ان سے ایک جماعت
نے روایت کی۔

۸۶۴۔ محمد بن مسلم :- یہ محمد بن مسلم کے بیٹے ابو ہریرہ کینت،
ان کا ذکر حرف زار میں پہلے آچکا ہے۔

۸۶۵۔ محمد بن قاسم :- یہ محمد بن قاسم کے بیٹے ابو خلاہ کینت
ہے یہ نابینا تھے ابو العباس کے نام سے مشہور ہیں، ابو جعفر منصور
کے آزاد کردہ ہیں اصل میں یامہ کے ہیں ائمہ میں ابو ہریرہ
پیدا ہوئے۔ بصرہ میں پرورش ہوئی، نہایت قوی الحفظ اور
زبردست فصیح اور حاضر جواب تھے ۸۶۵ء میں وفات ہوئی
ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۸۶۶۔ محمد بن فضل :- یہ محمد بن فضل بن عطیہ کے بیٹے
اپنے والد اور زیادہ بن علاقہ اور منصور سے روایت کرتے ہیں
اور ان سے داؤد بن رشید اور محمد بن یحییٰ مدائنی نے روایت
کی، محمد بن نے ان کو قابل ترک قرار دیا ۸۶۷ء میں انتقال
فرمایا۔

۸۶۷۔ محمد بن اسحاق :- یہ محمد بن اسحاق کے بیٹے مدینہ
کے رہنے والے قیس بن خضہ کے آزاد کردہ اور تابعی ہیں حضرت
انس اور سعید بن مسیب کی زیارت کی اور تابعین کی جماعت
میں بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی ان کی حدیث
کی روایت ائمہ اور علماء کرتے ہیں مثلاً یحییٰ ابن سعید ثوری
نحعی اور ابن عیینہ، ان کے علاوہ دوسرے لوگ بھی روایت
کرتے ہیں، سیر اور معازی اور لوگوں کے مخصوص حالات
افرنش عالم کے واقعات، انبیاء کے قصص، علم حدیث و
قرآن اور فقہ کے زبردست عالم تھے، بغداد تشریف لائے
وہاں حدیث کی بروایت کی ۱۵۰ء میں بغداد میں انتقال فرمایا
مقبرہ خیران میں بجانب مشرق مدفون ہوئے۔

۸۶۸۔ مسدد بن مسدد :- یہ مسدد بن مسدد کے بیٹے
بصرہ کے باشندہ ہیں، عادی بن زید، ابو عوانہ وغیرہ سے حدیث

اور ان کی عمر کچھ اوپر ستر سال ہوئی، جلیل القدر تابعین میں سے
ہیں اور علم و زہد و عبادت و دین میں کشتی اور پاک دامنی کے
جامع ہیں۔

۸۵۶۔ محمد بن صباح :- یہ محمد بن صباح کے بیٹے ابو
جعفر دولاہی بزار کہلاتے ہیں اسن بزار کے مصنف یہی ہیں
شریک و مشیم وغیرہ سے روایت کی اور ان سے بخاری و
مسلم، ابو داؤد، احمد اور بہت سے لوگوں نے روایت
کی انہوں نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے یہ حافظ حدیث بھی تھے
۲۲۷ء میں وفات پائی۔

۸۵۷۔ محمد بن منتشر :- یہ محمد بن منتشر کے بیٹے ہمدان کے
رہنے والے ہیں، مسروق کے بھتیجے ہیں، ابن عمر و عائشہ وغیرہ
صحابہ سے روایت کی اور ان سے ایک جماعت نے۔

۸۵۸۔ محمد بن خالد :- یہ محمد بن خالد کے بیٹے اور
سلمیٰ میں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا
سے روایت کی ان کے دادا صحابی ہیں۔

۸۵۹۔ محمد بن زید :- یہ محمد بن زید بن عبد اللہ
بن عمر کے بیٹے انہوں نے اپنے دادا اور ابن عباس سے اور

ان سے ان کے بیٹوں اور ائمہ وغیرہ نے روایت کی یہ ثقہ ہیں۔
۸۶۰۔ محمد بن کعب :- یہ محمد بن کعب کے بیٹے قرظی مدنی ہیں
چند صحابہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے محمد بن منکدر وغیرہ
ان کے والد جنگ قرظہ میں بے وارسی مرنے کے تھے اس لئے
جنگ میں نہ لے گئے ۸۶۰ء میں ان کی وفات ہوئی۔

۸۶۱۔ محمد بن ابی مجالد :- یہ محمد بن ابو جالد کے بیٹے کوفہ کے
رہنے والے کوفہ، کوفہ کے تابعین میں سے ہیں ان کی حدیث اہل کوفہ
کے یہاں ہے انہوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت
کی اور ان سے ابو اسحاق اور شعبہ وغیرہ نے۔

۸۶۲۔ محمد بن قیس :- یہ محمد بن ابراہیم کے بیٹے قرظی مدنی
ہیں علقمہ بن و خاص اور ابو سلمہ سے حدیث کی سماعت کی امام ترمذی
نے صبح کی دو رکعت کے بارے میں ان کی ایک حدیث بیان کی ہے
اس کی سند یہ ہے کہ روایت ہے قیس سے جو سعد بن سعید کے
دادا ہیں اور یہ قیس یحییٰ ابن سعید کے اور ان کے بھائی سعد بن
سعید کے دادا ہیں ترمذی نے کہا کہ یہ قیس عمر بن قیس بن قعد کے

سماعت کی ان سے بخاری، ابو داؤد اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی ۲۲۸ھ میں انتقال ہوا۔ مستد میں تیم مضموم سین جہلم مفتوح، پہلی وال پر تشدید ہے اور مسرد میں بھی میم پر ختمہ سین جہلم پر فتحہ اور راہ جہلم ساکن اس کے بعد ہا جہلم (ہوز والی مفتوح ہے) آخر میں وال جہلم ہے۔

۸۶۹ - مجاہد بن جسر :- یہ مجاہد میں جبر کے بیٹے ابو الجاج کینت، عبداللہ بن سائب کے آزاد کردہ، بنو خزوم میں تھے اور مکہ کے تابعین میں دوسرے درجہ کے تابعی اور مکہ کے قرا اور فقہاء میں سے ہیں اور مکہ کے اہل شہرت لوگوں میں سے ہیں اور معروف سرکردہ شخص ہیں قرأت اور تفسیر کے امام ہیں ان سے ایک جماعت نے روایت کی ۲۳۱ھ میں

انتقال فرمایا، جبر میں تیم مہذب اور بار موحده ساکن ہے۔
۸۷۰ - مہاجر بن مسمار :- یہ مہاجر میں مسمار کے بیٹے اور زہری ہیں، یعنی ان (بنو زہرہ) کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے عامر بن سعد بن ابی وقاص سے اور ان سے ابو ذؤبب وغیرہ نے روایت کی۔ یہ روایت میں ثقہ ہیں۔

۸۷۱ - مکحول بن عبداللہ :- یہ مکحول میں عبداللہ کے بیٹے کینت ابو عبداللہ شام کے باشندہ ہیں کابل سے قید کر کے لائے گئے تھے قبیلہ کی ایک عورت یاہنی لیث کے غلام تھے امام ادراعی کے استاد تھے، امام زہری کہتے ہیں کہ علماء چار میں، مدینہ میں ابن مسیب، کوفہ میں شعبی، بصرہ میں حسن بصری، شام میں مکحول، فتوے میں مکحول سے زیادہ کوئی صاحب بصیرت نہ تھا جب فتویٰ دیتے تو کہتے لاسمول ولا قوۃ الا باللہ یہ میری رائے ہے، رائے کبھی غلط ہوتی ہے کبھی درست ایک جماعت سے انہوں نے اور ان سے بہت لوگوں نے روایت کی ۲۳۱ھ میں انتقال فرمایا۔

۸۷۲ - مسروق بن اجدع :- یہ مسروق ہیں، اجدع کے بیٹے، بجلانی اور کوئی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے قبل مشرف باسلام ہوئے صحابہ کے صدر اقل جیسے ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا زمانہ پایا سرکردہ اور فقہاء میں سے تھے، مرہ بن خریبیل نے فرمایا کہ کسی بجلانی محدث نے مسروق جیسا سچوت نہیں بنا، شعبی نے فرمایا اگر کسی گھرانے کے لوگ جنت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں تو وہ یہ اسود، علقمہ اور مسروق محمد بن منشر نے فرمایا کہ خالد بن عبداللہ بصرہ

کے عامل (گھنڑ) تھے انہوں نے بطور ہدیہ تیس ہزار کی رقم مسروق کی خدمت میں پیش کی، یہ ان کے فقر کا زمانہ تھا، مسروق نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا کہا جاتا ہے کہ بچوں میں ان کو پرا لیا گیا تھا پھر مل گئے تو ان کا نام مسروق ہو گیا ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی بمقام کوذ ۲۳۲ھ میں وفات پائی۔

۸۷۳ - مرثد بن عبداللہ :- یہ مرثد میں عبداللہ کے بیٹے ابو الخیر کینت زہری اور مہری ہیں، عقبہ بن عامر، ابویوب، عبداللہ بن عمر اور عمر بن عاص نے حدیث کی سماعت کی ان سے یزید بن ابو حلیب نے روایت کی۔

۸۷۴ - مالک بن مرثد :- یہ مالک میں مرثد کے بیٹے اپنے والد سے روایت کی اور ان سے سماک بن الولید نے۔

۸۷۵ - مسلم بن ابی بکرہ :- یہ مسلم میں ابوبکرہ کے بیٹے ثقفی اور تابعی ہیں انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے عثمان شحام نے روایت کی۔

۸۷۶ - مسلم بن یسار :- یہ مسلم میں یسار کے بیٹے اور جنہی میں، سورہ اعراف کی تفسیر میں امام ترمذی نے ان کی روایت حضرت عمر بن خطاب سے نقل کی اور کہا کہ ان کی حدیث حسن ہے، لیکن انہوں نے عمر سے نہیں سنا، امام بخاری نے فرمایا کہ مسلم بن یسار نے نعیم سے اور انہوں نے عمر سے روایت کی۔

۸۷۷ - مصعب بن سعد :- یہ مصعب میں سعد بن ابی وقاص کے بیٹے ہیں اور قرشی ہیں اپنے والد اور حضرت علی بن ابی طالب اور ابن عمر سے حدیث کی سماعت کی ان سے سماک بن حرب وغیرہ نے روایت کی۔

۸۷۸ - معن بن عبدالرحمن :- یہ معن میں عبدالرحمن بن عبداللہ بن مسعود کے بیٹے اور ہذلی ہیں انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔

۸۷۹ - معدان بن طلحہ :- یہ معدان میں طلحہ کے بیٹے اور یعمری ہیں انہوں نے عمر اور ابو الدرداء اور ثوبان سے حدیث کی سماعت کی۔

۸۸۰ - معمر بن راشد :- یہ معمر ابو عمرو ازدی (ازد کے آزاد کردہ) ہیں راشد کے بیٹے یحییٰ کے عالم، زہری اور ہمام سے روایت کی، اور ان سے ثوری اور ابن عیینہ وغیرہ نے روایت

کی عبدالرزاق نے فرمایا کہ میں نے ان سے دس ہزار حدیثیں سنیں ۵۸ سال وفات پائی۔

۸۸۱۔ مہلب بن ابی صفرة۔ یہ مہلب بن ابوسفرة کے بیٹے، ازدی ہیں خوارج کے ساتھ ان کے مخصوص مقامات اور مشہور لڑائیاں منقول ہیں، انہوں نے سمرہ اور ابن عمر سے حدیث کی سماعت ان سے ایک جماعت نے روایت کی عبدالملک بن مروان کے عہد میں ملک خراسان کے مقام مرورو میں ۵۸ سال وفات پائی بصرہ کے تابعین میں پہلے طبقہ کے تابعی ہیں

۸۸۲۔ مورق بن مشمرج۔ یہ مورق بن مشمرج کے بیٹے، کنیت ابو معمر، عجمی و بصری ہیں حضرت ابوذر اور انس بن مالک اور ابن عمر سے حدیث نقل کرتے ہیں اور ان سے مجاہد قنادہ وغیرہ روایت کرتے ہیں، مورق میں ہم مضموم، داؤ مفتوح، راشد اور قاف ہے مشمرج میں ہم مضموم شین مع مفتوح، ہم ساکن را، مکسور اور جیم ہے۔

۸۸۳۔ موسیٰ بن طلحہ۔ یہ موسیٰ بن طلحہ کے بیٹے، کنیت ابو یسیٰ تیمی اور قرظی ہیں صحابہ کی ایک جماعت سے حدیث کی سماعت کی سند میں انہوں نے وفات پائی۔

۸۸۴۔ موسیٰ بن عبداللہ۔ یہ موسیٰ بن عبداللہ کے بیٹے، جنی و کنفی ہیں حضرت مجاہد اور مصعب بن سعد سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے شعبہ اور یحییٰ بن سعید اور یحییٰ نے روایت کی۔

۸۸۵۔ موسیٰ بن عبیدہ۔ یہ موسیٰ بن عبیدہ کے بیٹے اور زیدی ہیں انہوں نے محمد بن کعب اور محمد بن ابراہیم تیمی سے اور ان سے شعبہ و عبداللہ بن موسیٰ اور علی نے روایت کی، محمد بن ان کو ضعیف کہتے ہیں سند میں وفات پائی۔

۸۸۶۔ مطرف بن عبداللہ۔ یہ مطرف بن عبداللہ بن شمر کے بیٹے، عاصری اور بصری ہیں اور حضرت ابوذر و عثمان بن ابی عاص سے روایت کی سند کے بعد انتقال فرمایا، مطرف میں ہم مضموم و طاہرہ مفتوح، راشد و مکسور اور فارہ شین مع پر کسرہ اور خار مع پر تشدید اور کسرہ ہے۔

۸۸۷۔ معاذ بن زہرہ۔ یہ معاذ بن زہرہ سلمیٰ کوئی تابعی ہیں مرسل روایت کی ہے حصین بن عبدالرحمان نے روایت کی ان سے۔

۸۸۸۔ معاذ بن عبداللہ۔ یہ معاذ بن عبداللہ بن حبیب کے بیٹے، جنی اور مدنی ہیں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

۸۸۹۔ محمد بن خفاف۔ یہ محمد بن خفاف کے بیٹے، انہوں نے عروہ سے اور انس بن زب نے روایت کی ان کی حدیث الخراج بالضممان ہے۔

۸۹۰۔ مختار بن فلفل۔ یہ مختار بن فلفل کے بیٹے مخزومی و کوئی میں انس بن مالک سے حدیث کی سماعت کی ان سے ثوری وغیرہ نے روایت کی فلفل میں دونوں نام مضموم ہیں۔

۸۹۱۔ مختار بن ابی عبیدہ۔ یہ مختار بن ابی عبیدہ بن مسعود کا بیٹا، بنو ثقیف سے ہے اس کے والد علیل القدر صحابہ میں ہیں مختار کی پیدائش ہجرت کے سال ہوئی، یہ نہ صحابی ہے نہ حدیث رسول کا راوی، یہ تھا وہ شخص ہے جس کے بارے میں عبداللہ بن عسہ نے کہا یہ وہی کذاب ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ثقیف میں ایک کذاب ہوگا "ابتدا" یہ فضل و علم و خیر میں مشہور تھا یہ اس کے دلی جذبات کے بالکل برعکس تھا یہاں تک کہ اس نے عبداللہ بن زبیر سے علیحدگی اختیار کر لی اور خود حکومت کا خواہشمند بن گیا، اب اس کی غلط رائی و عقیدہ اور نفسانیت کا اظہار ہوا، اس سے ایسی بہت سی باتیں ظہور میں آئیں جو دین کے سراسر خلاف تھیں، یہ شخص حضرت حسین کے قصاص کا مطالبہ کرنا تھا تا کہ حصول حکومت و طلب و دنیا کی اس کی اسکیم آگے بڑھے جو اس کا خاص مقصد تھا اسی حالت میں بعید مصعب بن زبیر ۵۸ سال قتل کیا گیا۔

۸۹۲۔ مغیرہ بن زیاد۔ یہ مغیرہ بن زیاد کے بیٹے بکلی اور موصلی ہیں انہوں نے عکرمہ اور مکحول سے اور ان سے وکیع اور ابو عاصم اور ایک جماعت نے روایت کی، امام احمد بن حنبل نے ان کو منکر الحدیث فرمایا اور یہ کہ میں نے مغیرہ بن زیاد کو صحابہ میں نہیں پایا۔

۸۹۳۔ مغیرہ بن مقسم۔ یہ مغیرہ بن مقسم کے بیٹے کوثر کے رہنے والے صاحب تفقہ اور نابینا تھے ابو داؤد اور شعبی نے انہوں نے اور شعبہ زائدہ، اور ابن فضیل نے ان سے روایت کی، جبر نے ان سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ جو بات میرے کان میں پڑی اس کو نہیں بھولا سند میں وفات پائی۔

۹۰۱۔ ابو سلمہ :- یہ ابو سلمہ ہیں خولانی اور زاید میں عبداللہ بن ثوبان نام ہے زیادہ صحیح پہنچا ہے۔ ابو بکر بن عمرؓ اور معاذ بن ملاقات کی، ان سے جابر بن نفیر اور عمروہ اور قتلاہ نے روایت کی ان کے مناقب بہت ہیں ۳۳۰ میں انتقال فرمایا۔

۹۰۲۔ ابوالمطوس :- انہوں نے اپنے والد سے اور ان سے خبیب بن ابی ثابت نے روایت کی، کہا گیا کہ ان کے اور خبیب کے درمیان عمارہ (نام کے ایک راوی) میں، ان کو ثقہ قرار دیا گیا ہے۔

۹۰۳۔ ابن مدینی :- یہ علی بن عبداللہ کے بیٹے ان کا ذکر حرف عین میں پہلے گزر چکا ہے۔

۹۰۴۔ ابن منشی :- اس کا نام عمر ہے عبداللہ بن منشی بن انس بن مالک کے بیٹے میں انصاری و بصری ہیں اپنے والد اور سلیمان بنی، حمید طویل وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے قتیبہ، احمد بن حنبل اور محمد بن اسماعیل بخاری جیسے مشہور ائمہ وغیرہ نے روایت کی، رشید کے عہد میں عہدہ قضا پر بصرہ میں مامور ہوئے، بغداد تشریف لائے تو وہاں بھی محکمہ قضا پر مہوایہاں انہوں نے اپنی روایات بیان کیں، پھر بصرہ لوٹ آئے ان کا سن پیدائش ۳۸۰ اور سن وفات ۳۸۵ ہے۔

۹۰۵۔ ابن ابی ملیکہ :- ان کا نام عبداللہ ہے۔ ابو عبداللہ کے بیٹے، ان کا ذکر حرف عین میں آچکا ہے۔

۹۰۶۔ محارب بن :- یہ محارب بن اس بن سیم مضموم حجازی ہے را حیلہ اور بار موحده (ایک نقطہ والی) ہے یہ نسبت قریش کے ایک بطن محارب کی طرف ہے۔ ان کا نام عبدالرحمن ہے محمد کے بیٹے میں انہوں نے انش اور یحییٰ بن سعید سے اور

ان سے احمد اور علی بن حرب نے روایت کی، یہ حافظ حدیث ہیں ۱۹۵ میں انتقال ہوا۔

صحابی مکتوبیں

۹۰۷۔ میمونہ :- یہ ام المومنین میمونہ ہیں، حارث کی بیٹی بلالہ عامرہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کا نام برہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام میمونہ رکھا، پہلے جاہلیت میں مسعود بن عمرو ثقفی کے

۹۰۸۔ منشی بن صباح :- یہ منشی بن صباح کے بیٹے اولاد ثانی پھر کی میں انہوں نے عطار مجاہد اور عمرو بن شعیب سے اور ان سے عبدالرزاق وغیرہ نے روایت کی ابو حاتم اور دوسرے حضرات نے کہا کہ یہ نقل حدیث کے معاملہ میں نرم ہیں ۳۳۰ میں انتقال فرمایا۔

۹۰۹۔ معاویہ بن قرہ :- یہ معاویہ بن قرہ کے بیٹے ابو ایاس کینت بصرہ کے باشندہ ہیں اپنے والد اور انس بن مالک و عبدالرحمن بن معقل سے حدیث کی سماعت کی اسے قتادہ، شعبہ اور انش نے روایت کی، ایاس میں ہمزہ مکسورہ و نقطوں والی یا غیر مشدّد ہے۔

۹۱۰۔ معاویہ بن مسلم :- یہ معاویہ بن مسلم کے بیٹے کینت ابن زید ہے، ابن عباس ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی ان سے شعبہ اور ابن جریج نے روایت کی۔

۹۱۱۔ مینار :- یہ مینار بن اپنے مولا عبدالرحمن بن عوف اور عثمان اور ابو ہریرہ سے روایت کی اور ان سے عبدالرزاق کے والد نے، ان کو نقل حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔

۹۱۲۔ ابو الملیح بن اسامہ :- یہ ابو الملیح بن اسامہ عامر اسامہ کے بیٹے اور ہذلی و بصری ہیں صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی ہے ملیح میں سیم پر زیر لام مکسور اور حاز مہملہ ہے۔

۹۱۳۔ ابو مودود بن ابی سلیمان :- یہ ابو مودود بن عبداللہ بن نام، ابو نیامان کے بیٹے مدینہ کے باشندہ ہیں ابو سعید خدری کو دیکھا ہے سائب بن یزید اور عثمان بن ضحاک سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابن ہدی اور عتبی اور کامل بن طلحہ نے محدثین نے حدیث کے بارے میں ان کو ثقہ کہا ہے مہدی کی آثار کے زمانہ میں وفات پائی، باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں ان کا ذکر ہے۔

۹۱۴۔ ابو ماجد :- یہ ابو ماجد ہیں۔ حنفی زہد حنفیہ کی طرف منسوب ابن مسعود اور یحییٰ اور جابر سے روایت کی ابن مسعود کی حدیث

میں باب المنشی بالجنازہ میں ان کا ذکر ہے۔ ترمذی نے ان کا نام ماجد ذکر کیا ہے اور کہا ہے نہ میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے سنا کہ وہ ان کی حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔ ابن عیینہ کہتے ہیں کہ وہ اس پر مذمت کی طرح ہیں جو اڑ گیا ہو۔

میں ان سے طاؤس اور مکحول نے روایت کی۔

تابعی عورتیں

۹۱۲۔ معاذہ بنت عبد اللہ: یہ مساذہ بن عبد اللہ کی بیٹی اور معاویہ بن حضرت علیؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے اور ان سے قتادہ وغیرہ نے روایت کی ۱۲۳ھ میں انتقال فرمایا۔

۹۱۳۔ مغیرہ: یہ مغیرہ بن حجاج بن حسان کی بہن ہیں۔ انس بن مالک کو انہوں نے دیکھا ہے اور ان سے روایت بھی کی، مغیرہ سے ان کے بھائی حجاج نے ان کی حدیث باب الترجل میں روایت کی۔

ن صحابہ

۹۱۳۔ نعمان بن بشیر: یہ نعمان بن بشیر کے بیٹے کنیت ابو عبد اللہ اور انصار میں سے ہیں مسلمانان انصار میں ہجرت کے بعد سب سے پہلے پہلا ہوئے، ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت ان کی عمر ۸ سال ۷ ماہ تھی، یہ خود اور ان کے والدین صحابی ہیں کوفہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور حضرت معاویہ کے عہد میں کوفہ کے والی (حاکم) تھے، پھر محض کے حاکم بنادے گئے انہوں نے عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کے لئے لوگوں کو مائل کرنا شروع کیا، اہل محض نے ان کو تلاش کر کے ۳۳ھ میں قتل کر دیا ان سے ایک جماعت نے جن میں ان کے بیٹے محمد اور شعبی شامل ہیں روایت کی۔

۹۱۵۔ نعمان بن مقرن: یہ نعمان بن مقرن کے بیٹے مزی بن لوگ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ وہ مزی بن کے چار سو آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، اولاً بصرہ میں رہے پھر کوفہ منتقل ہو گئے پھر حضرت عمرؓ کی جانب سے حبش نہادند کے حاکم تھے ۳۲ھ میں نہادند کو فتح کر کے اسی دن شہید ہوئے، ان سے مفضل بن یسار محمد بن سیرین وغیرہ نے روایت کی۔ مقرن میں سیم ہوش قاف پر زبر، راہ پر تشدید و کسرہ اور آخر میں نون ہے۔

۹۱۶۔ نعیم بن اسود: یہ نعیم بن اسود کے بیٹے اور اشجعی ہیں،

نکاح میں تھیں انہوں نے ان کو چھوڑ دیا تو ان سے ابوہریرہ نے نکاح کر لیا، ابوہریرہ کی وفات کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح، یہ نکاح ذی قعدہ ۳۳ھ میں عمرۃ القضاہ کے موقع پر مکہ سے دس میل دور صرف نام کے ایک مقام پر ہوا قدرت کی کوشش ساری دیکھنے کے ساتھ میں اسی مقام پر جہاں آپ کا نکاح ہوا تھا ان کا انتقال بھی ہوا، سن وفات کے بارے میں اور بھی اقوال ہیں، غازی بن زید حضرت ابن عباس نے بڑھی، یہ حضرت عباس کی زوجہ ام الفضل اور اسماء بنت عیس کی بہن ہیں یہ آپ کی بیویوں میں آخری ہیں کہا جاتا ہے کہ آپ نے ان کے بعد اور نکاح نہیں کیا۔ ان سے ایک جماعت نے روایت کی ان میں عبد اللہ ابن عباس بھی ہیں۔

۹۰۸۔ ام منذر: یہ ام منذر میں قیس کی بیٹی انصار میں سے ہیں کہا جاتا ہے کہ بنو عدی میں سے ہیں (عدویہ) یہ صحابی عورت ہیں ان سے ایک حدیث یعقوب بن ابی یعقوب نے روایت کی۔

۹۰۹۔ ام معبد بنت خالد: یہ ام معبد بن خزاعہ کی ایک عورت ہیں ان کا نام حاکم ہے خالد کی بیٹی ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ اس وقت مسلمان ہوئیں جب کہ سفر ہجرت کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے یہاں راستہ میں قیام فرمایا، یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ مدینہ آ کر مسلمان ہوئیں ان کی مشہور حدیث حدیث ام معبد کے نام سے متعارف ہے۔

۹۱۰۔ ام معبد بنت کعب: یہ ام معبد بن کعب بن مالک کی بیٹی اور انصار میں سے ہیں انہوں نے دونوں قبلہ بیت المقدس و کعبۃ اللہ کی طرف ناز پڑھی ہے، ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کی یہ ابن منذر کا قول ہے۔ ابن عبد البر کہتے ہیں کہ یہ ام معبد کعب بن مالک انصاری سلمیٰ کی بیوی ہیں اور کعب بن مالک انصار کی بیٹی ہیں ان سے ان کے بیٹے معبد نے روایت کی جو کچھ بخاری کی تاریخ میں باب معبد میں مذکور ہوا ہے کہ معبد کعب بن مالک انصاری کے بیٹے ہیں یہ ابن عبد البر کے قول کی تائید کرتا ہے۔

۹۱۱۔ ام مالک البہزہ: یہ ام مالک بہزہ ہیں اور صحابی عورت ہیں ان سے روایت بھی نقل کی گئی ہے، یہ حجازی

کیا جاتا ہے، ان سے عمرو بن زبیر رضی اللہ عنہ کے عہد میں بمقام مدینہ وفات پائی۔

۹۲۰۔ نبیشتہ الخیر :- ان کا نام نبیشتہ الخیر ہے بنو بزیل میں سے ہیں ابو الیخ اور ابو قلابہ نے ان سے روایت کی، اہل بصرہ میں شمار کئے جاتے ہیں ان ہی کے یہاں ان کی حدیث پائی جاتی ہے۔

۹۲۱۔ نوفل بن معاویہ :- یہ نوفل بن معاویہ کے بیٹے اور دہلی میں کہا جاتا ہے کہ زمانہ اسلام سے پہلے ان کی عمر کے ساٹھ سال گزرے اور اسلام میں ساٹھ سال، کہا گیا ہے کہ ایسا نہیں بلکہ سو سال زندہ رہے سب سے پہلے غزوہ فتح مکہ میں شریک ہوئے، مشرف باسلام پہنچے ہی ہو چکے تھے اہل حجاز میں ان کا شمار ہے یزید بن معاویہ کے عہد میں مدینہ میں وفات پائی کچھ لوگ ان سے روایت کرتے ہیں، دہلی میں وال مکسور اور یار ساکن ہے۔

۹۲۲۔ لواس بن سمعان :- یہ لواس سمعان کے بیٹے، بنو کلاب میں سے ہیں شام میں سکونت پذیر ہو گئے اور اہل شام میں شمار ہوتے ہیں، جیسے بنو نضر اور ابو ادیس خولانی نے ان سے روایت کی سمعان میں سین ہملہ پر کسرہ اور کہا گیا کہ اس پر زبر ہے اور میں ساکن اور عین ہملہ ہے۔

۹۲۳۔ نافع بن حارث :- یہ نافع حارث کے بیٹے ثقفی ہیں کینت البکرہ سے ان کا ذکر حرف باد میں ہو چکا ہے۔

۹۲۴۔ نافع بن عتبہ :- یہ نافع عتبہ بن ابی وقاص کے بیٹے بنو زہرہ میں سے ہیں یہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے بھتیجے ہیں ان سے جابر بن سمیرہ نے روایت کی فتح مکہ کے روز مسلمان ہوئے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔

۹۲۵۔ ابو جحج :- یہ ابو جحج میں ان کا نام عمرو بن عتبہ سے حرف عین میں اس کا ذکر گزر چکا ہے۔

تابعین

۹۲۶۔ نافع بن سرجس :- یہ نافع سرجس کے بیٹے، عبداللہ بن عمر کے آزاد کردہ ہیں، یہ دہلی تھے اور اکابر تابعین میں سے ہیں

ہجرت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور غزوہ خندق کے موقع پر مشرف باسلام ہوئے انہوں نے ہی بنو قریظہ اور ابو سفیان ازہاب مشرکین کے سردار تھے انہوں نے ہی مشرکین کو آنحضرت سے ناکام واپس کیا تھا ان کا یہ واقعہ مشہور ہے مدینہ طیبہ میں رہتے تھے ان کے بیٹے سلمہ نے ان سے روایت کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں انتقال فرمایا، کہا جاتا ہے کہ بنو ہاشم، بلکہ جنگ جمل میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پہنچنے سے قبل قتل کئے گئے

۹۱۷۔ نعیم بن ہمار :- یہ نعیم ہمار کے بیٹے ہیں ہمار میں ہمار مفتوح میم مشد اور رابہ کہا جاتا ہے کہ ہمار ہے آخر میں میم ہے قبیلہ غطفان کے آدمی ہیں ابو ادیس خولانی وغیرہ نے ان سے روایت کی۔

۹۱۸۔ نعیم بن عبد اللہ :- یہ نعیم عبد اللہ کے بیٹے قرشی وعدوی ہیں نخام کے نام سے مشہور ہیں کہا جاتا ہے کہ یہ نعیم نخام بن عبد اللہ کے بیٹے ہیں مکہ میں بہت پہلے مشرف باسلام ہو چکے تھے، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام سے قبل ہی مسلمان ہو گئے تھے اور اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھے چونکہ اپنی قوم میں نہایت شریف النفس تھے اس لئے ان کی قوم نے ان کو ہجرت سے منع کر دیا تھا، یہ اپنی قوم کی یوہ عورتوں اور یتیم بچوں کا خرچ اٹھاتے تھے انہوں نے ان سے کہہ دیا کہ تم کسی دین پر رہو لیکن ہمار پاس رہو صلح حدیبیہ سے پہلے ہی ہجرت کی اور جنگ احنادین میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخری دنوں میں شہادت پائی ان سے نافع و محمد بن ابراہیم تیمی نے روایت کی نخام میں نوں پر زبر حاد ہملہ پر تشدید ہے احنادین میں یزید پر زبر جیم ساکن اور نوں اور دال پر زبر اور یاد ساکن (اس کے نیچے دو نقطے ہیں)

۹۱۹۔ ناجیہ بن جندب :- یہ ناجیہ جندب کے بیٹے اور اسلمی ہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اذنوں کے نگران تھے کہا جاتا ہے کہ یہ عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں، اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں ان کا نام زکوان تھا آپ نے ناجیہ نام رکھا کیونکہ ان کو قریش سے نجات حاصل ہوئی تھی یہی وہ صحابی ہیں جو حدیبیہ کے موقع پر قلب میں آپ کا تیرے کراترے تھے جیسا کہ بیان

کو آزاد کر دیا تو وہ بھی مسلمان ہوئے ان کی ایک خاص حیثیت اور مرتبہ تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر ان کو صفوان بن امیہ کے پاس بھیجا تھا تاکہ یہ ان کو اسلام کی دعوت دیں۔ شام میں جہاد کرتے ہوئے وفات پائی۔

۹۳۹۔ والبصر بن معبد :- یہ والبصرہ میں معبد کے بیٹے میں کینت ابو شداد اسی ہے پہلے کوفہ میں قیام کیا پھر جزیرہ کی طرف منتقل ہو گئے رقبہ میں وفات پائی ان سے زیادہ ابن ابی الجعد نے روایت کی۔

۹۴۰۔ وائل بن حجر :- یہ وائل میں حجر کے بیٹے اور حضری ہیں۔ حضرت موت کے سرداروں میں سے تھے اور ان کے والد وہاں کے بادشاہ تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بصورت وفد حاضر ہوئے کہا جاتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے اپنے صحابہ کو ان کے آنے سے پہلے یہ خوشخبری سنا دی تھی اور یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تمہارے پاس بہت دور (حضرت موت) سے وائل بن حجر ہے ہیں ان کا آنا اطاعت گزاری اور خدا اور اس کے رسول کے شوق و رغبت کے لئے ہے یہ شاہی خاندان میں افضل ہیں۔ جب یہ حاضر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مر جبا کہا اور اپنے قریب جگہ دی۔ اپنی روئے مبارک ان کے لئے کچھا دی اور اس پر ان کو بٹھایا اور فرمایا اے اللہ وائل اور ان کی اولاد اور ان کی اولاد کی اولاد میں برکت عطا فرما، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حضرت موت کے سرداروں پر افسر اعلیٰ مقرر فرما دیا، ان سے ان کے دونوں بیٹے علقمہ اور عبد الجبار وغیرہ نے روایت کی، حجر میں حوا مہملہ مضموم حیم ساکن اور آخر میں راہ ہے۔

۹۴۱۔ وحشی بن حرب :- یہ وحشی میں حرب کے بیٹے حبشی اور مکہ کے حبشیوں میں سے ہیں حبشہ میں مطعم کے آزاد کردہ بھی ہیں جنہوں نے بحالت کفر جنگ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم محترم حضرت حمزہ کو شہید کیا تھا، غزوہ طائف کے بعد مسلمان ہوئے اور جنگ یمامہ میں مسلمانوں کی طرف سے شریک ہوئے، ان کا دعویٰ تھا کہ انہوں نے سبیلہ کذاب کو قتل کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے اپنی چھری سے دو آدمیوں کو قتل کیا، ایک خیر الناس (حمزہ) دوسرے خیر الناس (سبیلہ کذاب) شام میں جا بھڑے تھے حص میں وفات پائی ان سے ان کے بیٹے اسحاق اور حرب وغیرہ نے روایت کی۔

صحابیوں کے خلاف حارث بن مضرب نے شہادت دی کہ یہ لوگ کافروں کی مسجد میں وہ چیزیں ایک دوسرے کو پڑھا رہے تھے جس کو سبیلہ نے جھوٹے موٹے بنا لیا تھا اور اس کا دعویٰ کیا تھا کہ یہ خدا کی طرف سے وحی کیا گیا ہے اس زمانہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود کوفہ میں معلم اور حضرت ابو موسیٰ کے دست راست تھے، یہ سرکش جماعت ان کے سامنے حاضر کی گئی انہوں نے ان کی سرکشی کو صاف طور پر پہچان لیا اور ان سے توبہ کرائی گئی، انہوں نے توبہ کی تو ان کی توبہ قبول کر لی گئی لیکن ابن نواجم کی سند قبول نہیں ہوئی کیونکہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو شام کے علاقہ میں جلا وطن کر دیا اور ان کے اندرونی احوال کو خدا کے سپرد کر دیا گیا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ان کا عقیدہ وہی ہے جو پہلے تھا تو شام کا طاعون ان کو ہلاک کر دے گا ورنہ اب توبہ کرنے کے بعد ہمیں ان کو سزا دینے کا کوئی حق نہیں رہا، لیکن اب نواجم کے بارے میں ابن مسعود قتل کرنے پر مصر ہے۔ کیونکہ زندقہ اور زندقہ کا مبلغ تھا۔ چنانچہ ان کے حکم سے قرظہ بن کعب نے اس کو سر بازار قتل کر دیا۔

و صحابہ

۹۳۷۔ وائل بن الاسقع :- یہ وائل میں اسقع کے بیٹے اور لیشی ہیں یہ اس وقت مسلمان ہوئے جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے سامان کر رہے تھے، کہا جاتا ہے کہ انہوں نے تین سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اور یہ اہل صفہ میں سے تھے پہلے بصرہ میں پھر شام میں طبرہ اور ان کا مکان دمشق سے نومیل کے فاصلہ پر ایک گاؤں بلاط میں تھا پھر بیت المقدس منتقل ہو گئے اور وہ وفات پائی اس وقت ان کی عمر ستو سال تھی، ان سے ایک مجددہ نے حدیث نقل کی اسقع میں قاف پر زبر آخر ہر عین ہے۔

۹۳۸۔ وہب بن عمیر :- یہ وہب میں عمیر بن وہب کے بیٹے اور ممحی ہیں یہ جنگ بدر میں بحالت کفر قید کر کے لائے گئے تھے ان کے والد مدینہ آئے اور مسلمان ہو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وجہ سے ان کے

تابعین

۹۴۷۔ وہب بن منبہ :- یہ وہب بن منبہ کے بیٹے کنیت ابو عبد اللہ، صنعاء کے رہنے والے ایرانی النسل میں، عمار بن عبد اللہ اور ابن عباس سے حدیث کی سماعت کی سلسلہ میں انتقال فرمایا، منبہ میں مہم پر پیش توں پر زربار (ایک نقطہ والی) کے نیچے زیر اور اس پر تشدید ہے۔

۹۴۸۔ وبرہ بن عبد الرحمان :- یہ وبرہ میں عبد الرحمان کے بیٹے، کنیت ابو خزیمہ بنو حارث میں سے ہیں انہوں نے ابن عمر اور سعید بن جبیر سے اور ان سے ایک جماعت نے روایت کی وبرہ میں واؤ مفتوح بار (ایک نقطہ والی) ساکن ہے۔

۹۴۹۔ وکیع بن جراح :- یہ وکیع میں جراح کے بیٹے کوفہ کے باشندہ، قیس غیلان سے ہیں کہا جاتا ہے کہ اس کی اصل نیشاپور کے کسی قریہ سے ہے انہوں نے ہشام بن عروہ اور اوزاعی اور ثوری وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے عبد اللہ ابن مبارک احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی بغداد میں آئے اور وہاں حدیث بیان کی یہ قابل اعتماد مشائخ میں سے ہیں جن کی حدیث پر اعتماد ہے اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، یہ ابو حنیفہ رحمہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے، انہوں نے امام ابو حنیفہ سے بہت سی چیزیں سن رکھی تھیں ۹۹۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۹۷ھ میں دس عرصہ کو جب کہ وہ مکہ سے لوٹ رہے تھے انتقال فرمایا اور مقام فید میں دفن کئے گئے۔

۹۵۰۔ وحشی بن حرب :- یہ وحشی میں حرب کے بیٹے انہوں نے اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کی اور ان سے صدقہ بن خالد بن وغیرہم نے، اہل شام میں شہرہ ہوتے ہیں۔

۹۵۱۔ ابو وائل :- یہ ابو وائل میں ان کا نام شقیق ہے سلمہ کے بیٹے اسدی و کوفی ہیں زمانہ جاہلیت و زمانہ اسلام دونوں ہائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا لیکن آپ کو دیکھا نہیں نہ آپ سے کوئی حدیث سنی، ان کا اپنا بیان ہے کہ آنحضرت کی بعثت سے قبل میری عمر دس سال تھی میں اپنے گھر کی بکریاں جنگل میں چرایا کرتا تھا، صحابہ میں سے بہت سے حضرات سے

۹۴۶۔ ولید بن عقبہ :- یہ ولید میں عقبہ کے بیٹے کنیت ابو وہب ہے، قرشی اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ماں شریک بھائی میں فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے ان وقت جو ان بھائی کے قریب تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ والی مقرر فرمایا یہ قریش کے جوانمردوں اور شاعروں میں سے ہیں ان سے ابو یوسفی ہمدانی وغیرہ نے روایت کی رقبہ میں وفات پائی۔

۹۴۳۔ ولید بن ولید :- یہ ولید میں، ولید کے بیٹے قرشی اور غزوہ میں خالد بن ولید کے بھائی میں جنگ بدر میں بحالت کفر قید کر کے لائے گئے ان کا ذبیہ ان کے بھائی خالد و ہشام نے ادا کیا جب زرنذیر ادا ہو گیا تو مسلمان ہو گئے لوگوں نے کہا کہ تم نے ذبیہ کی ادائیگی سے قبل اسلام کا اظہار کیوں نہیں کیا، تو جواب دیا کہ میں نے اس لئے ایسا نہیں کیا کہ تمہیں تم کو یہ بدگمانی نہ ہو کہ میں نے اسارت سے گھبرا کر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اظہار اسلام کے بعد ان کو مشرکین مکہ نے مجبور کر دیا مکہ میں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور دوسرے ضعفائے اسلام کے لئے قنوت میں دعا فرماتے تھے، کچھ عرصہ کے بعد یہ تو ان کی قید سے نکل آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا پہنچے اور عمرہ القضاء میں شریک ہوئے ان سے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کی۔

۹۴۴۔ ورقہ بن نوفل :- یہ ورقہ میں، نوفل بن اسد کے بیٹے، قریش میں سے تھے زمانہ جاہلیت میں عیسائی ہو گئے تھے، انجیل پڑھے ہوئے تھے بہت بوڑھے اور نابیت گئے تھے۔ ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے چچا زنا بھائی تھے۔

۹۴۵۔ ابو واقد :- یہ ابو واقد میں، ان کا نام حارث ہے عوف کے بیٹے یثی ہیں، پرانے مسلمان تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ایک سال مکہ کے قرب و حجاز میں رہے اور مکہ ہی میں ۳۸ھ میں ۷۰ سال انتقال فرمایا اور مقام فتح میں مدفون ہوئے۔

۹۴۶۔ ابو وہب :- یہ ابو وہب جشمی ہیں ان کا نام اور کنیت ایک ہے انہیں حضور کی صحبت اور آپ سے روایت کرنا دونوں نصیب ہوئے، جشمی میں جیم پر ضمہ اور شین پر معجم پر فتح ادمیم کے نیچے کمرہ ہے (اور یا آخر تخیہ مشدو سے جو نسبت کی ہے۔

تہم کیا ان کا ذکر لسان میں ہے ان سے جابر اور ابن عباس نے روایت کی۔

۹۵۰۔ ہزال بن قریبہ: یہ ہزال میں ذباب کے بیٹے، کنیت ابو نعیم ہے اسی میں ان سے ان کے بیٹے نعیم اور محمد بن منکدر نے روایت کی ان کا ذکر ماعز کی حدیث اور ان کے رحم کے سلسلے میں ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ابن منکدر نے خود ان سے روایت نہیں کی بلکہ ان کے بیٹے نعیم کے واسطے سے ان سے روایت کی۔

۹۵۸۔ ابو ہریرہ: یہ ابو ہریرہ ہیں ان کے نام و نسب میں زبردست اختلاف ہے زیادہ مشہور یہ ہے کہ قبل از اسلام ان کا نام عبد الشمس یا عبد عمرو تھا اور اسلام لانے کے بعد عبد اللہ یا عبد الرحمن نام رکھا گیا۔ اور یہ کہ یہ قبیلہ دوس کے فرد ہیں۔ حاکم ابو احمد نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک ابو ہریرہ کے نام کے بارے میں سب سے زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ ان کا نام عبد الرحمن بن صخر ہے ان کی کنیت ان کے نام پر اس طرح غالب آگئی گویا ان کا نام ہی نہیں رکھا گیا غزوہ خیبر کے

کے سال اسلام لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجر شریک ہوئے پھر آنحضرت کے ساتھ لگ گئے اور علم کے شوق میں پابندی کے ساتھ حاضر رہنے لگے، صرف پیٹ بھرنے پر اکتفا کرتے۔ آپ جہاں تشریف لے جاتے یہ بھی ساتھ رہتے بہت قوی الحفظ صحابہ میں سے تھے آپ کے ساتھ لگ رہنے کی برکت سے ان کو وہ چیزیں مستحضر رہتی تھیں جو دوسروں کو یاد نہ ہوتیں بخود ان کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں وہ مجھے یاد نہیں رہتیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی چادر بکھادو میں نے اپنی چادر بکھادی پھر آپ نے بہت سی حدیثیں بیان فرمائیں، اب وہ تمام یاد تھا جو آپ نے بیان فرمایا، امام بخاری رحمہ نے فرمایا کہ وہ آٹھ سو سے زیادہ آدمیوں سے روایت نقل کرتے ہیں اس میں صحابہ غیبی ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور انس اور تابعین سب شامل ہیں مدینہ میں ۳۵ھ یا ۳۶ھ میں ہجر ۵ سال وفات پائی ان کے پاس ہر وقت چھوٹی سی بٹی رہتی رہتی تھی، یہ اس کو اٹھائے رکھتے تھے اس لئے ان کا نام ابو ہریرہ ہو گیا۔

جن میں عمر بن خطابؓ ابن مسعودؓ وغیرہ شامل ہیں روایت کرتے ہیں ابن مسعودؓ کے بڑے شاگردوں میں ان کے ساتھ مخصوص تھے۔ حدیث کثرت نقل کرتے ہیں، یہ ثقہ (قابل اعتماد) ثبت راہی روایت پر قائم رہنے والے (حجتہ میں حجاج بن یوسف کے زمانے میں وفات پائی)۔

۹۵۲۔ ولید بن عقبہ: یہ ولید بن عقبہ بن ربیعہ کا بیٹا جابی (کافر) ہے اس کا ذکر غزوہ بدر میں ہے۔ اور اسی غزوہ میں مقتول ہوا۔

صحابہ

۹۵۲۔ ہشام بن عکیم: یہ ہشام بن عکیم بن حزام کے بیٹے۔ قرشی واسطی ہیں فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے صحابہ میں سے صاحب خیر و فضل حضرات میں سے تھے، یہ ان صحابہ میں سے تھے جو امر بالمعروف اور نہی منکر کرتے تھے۔ ان سے ایک گروہ نے جن میں عمر بن خطاب بھی ہیں روایت کی اپنے والد کی وفات سے قبل ہی انتقال فرمایا ان کے والد کا انتقال ۳۵ھ میں ہوا۔

ہشام بن عاص: یہ ہشام بن عاص کے بیٹے عمرو بن عاص کے بھائی پرانے مسلمان ہیں مکہ میں ہی مشرف باسلام ہو چکے ہیں حبشہ کو ہجرت کی جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کی اطلاع ہوئی تو غزوہ خندق کے بعد جو مدینہ میں ہوا مکہ واپس ہو گئے بہترین صحابہ فضل صحابی ہیں ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی سترہ میں جنگ یرموک میں شہید ہوئے۔

۹۵۵۔ ہشام بن عاص: یہ ہشام بن عاص کے بیٹے انصاری ہیں بصرہ میں سکونت پذیر ہو گئے تھے اور وہاں ہی وفات ہوئی اب بصرہ میں ان کا شمار ہے اور انہیں کے پاس ان کی حدیثیں پائی جاتی ہیں ان سے ان کے بیٹے سعد اور حسن بصری وغیرہ نے روایت کی۔

۹۵۶۔ ہلال بن امیہ: یہ ہلال بن امیہ کے بیٹے واقفی و انصاری ہیں غزوہ تبوک میں پیچھے رہ جانے والے تین صحابہ میں سے ایک یہ بھی میں خدا نے ان سب کی توبہ قبول فرمائی غزوہ بدر میں شریک رہے یہی وہ صحابی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کو بدر شریک کے ساتھ

۹۵۹- ابو الہشیم :- یہ ابو الہشیم میں ان کا نام مالک بن تہبان ہے، صرف ہم میں ان کا ذکر آچکا ہے۔

۹۶۰- ابو ہاشم :- یہ ابو ہاشم شیبہ بن عقبہ بن ربیعہ قرشی ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کا نام ہشام ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کا نام ان کی کنیت ہی ہے اور یہی مشہور تر ہے، معاویہ بن ابوسفیان کے ماموں میں فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور شام میں سکونت پذیر ہو گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی، نیک نہاد صاحب فضل صحابی ہیں ان سے ابو ہریرہ وغیرہ نے روایت کی۔

تابعین

۹۶۱- ابو ہند :- یہ ابو ہند میں نام یسار ہے پچھنے لگانے کا کام کرتے تھے انہوں نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے تھے جو بیاضہ کے آزاد کر رہے ہیں، ابن عباس اور ابو ہریرہ اور جابر سے انہوں نے روایت کی۔

۹۶۲- ہشام بن عروہ :- یہ ہشام میں عروہ بن زبیر کے بیٹے کنیت ابو منذر قرشی اور مدنی ہیں مدینہ کے مشہور تابعین اور بکثرت روایت کرنے والوں میں سے ہیں ان کا شمار اکابر علماء و جلیل القدر تابعین میں ہوتا ہے عبداللہ بن زبیر اور ابن عمر سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی، ان میں ثوری، مالک بن انس اور ابن عیینہ جیسے حضرات بھی ہیں، خلیفہ منصور کے یہاں بغداد آئے، سلمہ میں پیدا ہوئے سلمہ میں بمقام بغداد انتقال فرمایا۔

۹۶۳- ہشام بن زبیر :- یہ ہشام میں زبیر بن انس بن مالک کے بیٹے اور انصاری ہیں انہوں نے اپنے دادا انس سے روایت کی، انس سے ایک جماعت نے حدیث کی سماعت کی اہل بصرہ میں شمار ہوتے ہیں

۹۶۴- ہشام بن حسان :- یہ ہشام میں حسان کے بیٹے اور قردوسی یعنی اس قبیلہ کے آزاد کردہ ہیں کہا جاتا ہے کہ ان کے یہاں قیام پذیر تھے اس لئے قردوسی کہے جاتے ہیں یہی ہیں جنہوں نے کہا تھا کہ جن کو حجاج نے باغ پیر باندھ کر قتل کیا ان کی تعداد کا شمار کرو، شمار کیا تو ایک لاکھ بیس ہزار ہوئے حسن عطاء اور عمرہ

سے حدیث کی سماعت کی اور انس سے حماد بن زید اور فضل بن عیاض وغیرہ نے روایت کی سلمہ میں انتقال ہوا، قردوسی میں قاف پر صمد اور وال مہملہ پر صمد اور سین مہملہ ہے۔

۹۶۵- ہشام بن عمار :- یہ ہشام میں عمار کے بیٹے کنیت ابو الولید سلمی و دمشقی ہیں تجوید کے ماہر حافظ حدیث، دمشق کے خطیب ہیں انہوں نے مالک بن یحییٰ ابن عتبہ سے اور ان سے بخاری، نسائی ابو داؤد، ابن ماجہ، محمد بن یزید اور باغندی نے روایت کی ۹۲ سال تک زندہ رہے۔ سلمہ میں وفات پائی۔

۹۶۶- ہشام بن زیاد :- یہ ہشام میں زیاد کے بیٹے ابو القدام کنیت ہے قرطبی اور حسن سے روایت کی اور ان سے شیبان بن فروخ اور قواریری نے روایت کی، محدثین نے ان کو روایت میں ضعیف کہا ہے۔

۹۶۷- ہشیم بن بشیر :- یہ ہشیم بن بشیر سلمی و سلمی میں مشہور آئمہ حدیث عمر بن دینار اور زہری اور یونس بن عبدیہ اور ابوب سحتیانی وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے مالک، ثوری، شعبہ اور ابن مبارک اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں نے روایت کی، سلمہ میں پیدا ہوئے اور سلمہ میں وفات پائی

۹۶۸- ہلال بن علی :- یہ ہلال میں علی بن اسامہ کے بیٹے اپنے دادا ہلال بن ابی میمونہ فہری کی طرف منسوب ہیں حضرت انس رضی اللہ عنہ عطاء بن یسار سے انہوں نے اور مالک بن انس وغیرہ نے ان سے روایت کی۔

۹۶۹- ہلال بن عامر :- یہ ہلال عامر کے بیٹے مزنی ہیں اہل کوفہ میں شمار کئے جاتے ہیں انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور رافع مزنی سے حدیث کی سماعت کی، ان سے یحییٰ وغیرہ نے روایت کی۔

۹۷۰- ہلال بن یساف :- یہ ہلال یساف کے بیٹے ہیں، شجع کے آزاد کردہ ہیں ان کی ملاقات حضرت علی بن ابی طالب سے ثابت ہے سلم بن قیس سے روایت کی ابو سعود انصاری سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ایک جماعت نے سماعت کی۔

۹۷۱- ہلال بن عبداللہ :- یہ ہلال عبداللہ کے بیٹے ابو ہاشم

کنیت اور بنو ہاشم سے ہیں انہوں نے ابواسحاق سے روایت کی اور عثمان اور مسلم نے ان سے روایت کی، بخاری نے فرمایا کہ ان کی حدیث منکر ہوتی ہے۔

۹۷۲۔ ہمام بن حارث :- یہ ہمام بن حارث کے بیٹے نخعی اور تابعی ہیں ابن مسعود اور عائشہ اور دوسرے صحابہ سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابراہیم نخعی نے روایت کی

۹۷۳۔ یحییٰ بن عبد اللہ :- یہ یحییٰ بن عبد اللہ بن سعدان کے بیٹے اور عصری ہیں، اپنے دادا مزیدہ اور سعید بن وہب سے روایت کی یہ دونوں صحابی ہیں اور ان سے طالب بن مجسر روایت کی۔

۹۷۴۔ ہبیرہ بن مریم :- یہ ہبیرہ مریم کے بیٹے، علی بن مسعود سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابواسحق اور ابو فاختہ نے روایت کی یہ ثقہ ہیں، امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت میں کچھ قوت نہیں ہے میں انتقال ہوا۔

۹۷۵۔ ہزیر بن شریک :- یہ ہزیر بن شریک کے بیٹے، ازدی، کوفی، اور نابینا ہیں، عبد اللہ بن مسعود سے حدیث کی سماعت کی ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

۹۷۶۔ ابوالہیاج :- یہ ابوالہیاج حیان بن حصین کے بیٹے اور اسدی ہیں حضرت عمار بن یاسر کے کاتب ہیں، امام احمد نے فرمایا کہ یہ منصور بن حیان کے والد ہیں۔ جلیل القدر تابعی ہیں، ان کی حدیث صحیح ہوتی ہے حضرت علیؓ اور عمارؓ سے انہوں نے اور ان کے نخعی اور ابو داؤد نے روایت کی۔ سیاح میں مار (دو نقطے والی) شد اور جیم ہے۔

صحابی عورتیں

۹۷۷۔ ہند بنت عتبہ :- یہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی ابوسفیان کی بیوی اور معاویہ کی والدہ ہیں فتح مکہ کے موقع پر اپنے شوہر کے اسلام لانے کے بعد مسلمان ہوئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے نکاح کو باقی رکھا یہ نہایت فصیح اور عاقلہ تھیں، جب آنحضرت کے دست مبارک پر دوسری عورتوں کی معیت میں بیعت کی تو آپؐ نے فرمایا کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گی اور نہ چوری کرو گی، تو ہندہ نے عرض کیا کہ ابوسفیان ہاتھ

روک کر خریج کرتے ہیں، جس کی تنگی ہوتی ہے، تو آپؐ نے فرمایا کہ تم اس قدر لے لو جو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے حسب دستور کافی ہو، آپؐ نے فرمایا اور نہ زنا کرو گی تو ہندہ نے عرض کیا کہ آیا کوئی شریف عورت زنا کر ہو سکتی ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا اور نہ اپنے بچوں کو قتل کرو گی، تو ہندہ نے عرض کیا کہ آپؐ نے تو ہمارے سب بچوں کو قتل کر دیا، ہم نے تو چھوٹے چھوٹے بچوں کو پرورش کیا اور بڑے ہوئے پر آپؐ نے بدر میں قتل کر دیا حضرت عمرؓ کی خلافت کے زمانہ میں وفا پائی، اسی روز حضرت ابو قحافہ حضرت ابوبکرؓ کے والد کا انتقال ہوا ان سے حضرت عائشہ نے روایت کی ہے۔

۹۷۸۔ ام ہانی :- یہ ام ہانی ہیں ان کا نام فاختہ ابو طالب کی بیٹی اور حضرت علیؓ کی ہمیشہ رہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت سے قبل ان سے پیغام نکاح دیا تھا اور ہبیرہ بن ابودہب نے بھی پیغام دیا تھا لیکن ابو طالب نے ابو ہبیرہ سے ان کا نکاح کر دیا تھا۔ لیکن بعد میں یہ مسلمان ہو گئیں اور اسلام کی وجہ سے ان میں نکاح باقی نہ رہا اب دوبارہ آپؐ نے پیام دیا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میں تو آپؐ کو پہلے سے پسند کرتی ہوں، اب مسلمان ہونے کے بعد کیا پسند نہ کروں گی مگر میں بچوں والی عورت ہوں تو آپؐ نے سکوت فرمایا، ان سے بہت سے لوگوں نے روایت کی ان میں علیؓ اور ابن عباس بھی ہیں۔

۹۷۹۔ ام ہشام :- یہ ام ہشام حارث بن نعان کی بیٹی اور صحابیہ ہیں، ان سے ایک جماعت نے روایت کی۔

صحابہ

۹۸۰۔ یزید بن اسود :- یہ یزید بن اسود کے بیٹے اور سوانی ہیں ان سے ان کے بیٹے جابر نے روایت کی، ان کا شمار اہل طائف میں ہوتا ہے ان کی حدیث اہل کوفہ کے یہاں پائی جاتی ہے سوانی میں سین مجملہ مضموم۔ واؤ بلا تشدید اور الف ممدود ہے

۹۸۱۔ یزید بن عامر :- یہ یزید بن عامر کے بیٹے اور سوانی اور حجاز میں غزوہ حنین میں مشرکین کی جانب سے شریک تھے اس کے بعد مسلمان ہوئے ان سے سائب بن یزید وغیرہ نے روایت کی۔

تابعین

۹۸۸- یزید بن ہارون :- یہ یزید ہارون کے بیٹے اور اہل
یعنی ان کے آزاد کردہ ہیں۔ واسطہ کے رہنے والے، ایک
جماعت سے انہوں نے روایت کی اور ان سے احمد بن حنبل
علی بن مدینی وغیرہ نے روایت کی بغداد میں وارد ہوئے اور
وہاں حدیث بیان کی پھر واسطہ لوٹ آئے اور وہیں وفات
پائی، ۸۰ سالہ میں پیدا ہوئے ابن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے ابن
ہارون سے زیادہ قوی الحفظ نہیں دیکھا، حدیث کے زہر
عالم اور حافظ، ثقہ ثابت و عابد تھے ۸۰ سالہ میں انتقال فرمایا۔
۹۸۹- یزید بن زریع :- یہ یزید بن زریع کے بیٹے ان کی کنیت
ابو معاویہ ہے حافظ حدیث ہیں ابوب دیونس سے انہوں نے
اور ان سے ابن مدینی اور مسدد نے روایت کی ان کا ذکر باب
الشفقة والرحمة میں آتا ہے امام احمد بن حنبل رحمہ نے فرمایا کہ
بصرہ میں دینی و علمی چمکنی ان پر ختم ہے، خوال ۸۲ میں بصرہ
۸۱ سال وفات پائی۔

۹۹۰- یزید بن ہریرہ :- یہ یزید بن ہریرہ کے بیٹے ہوانی مدینی اور
بنو لیث کے آزاد کردہ ہیں، انہوں نے ابو ہریرہ رضی عنہ سے اور
ان سے ابن کے بیٹے عبداللہ اور عمرو بن دینار اور زہری
نے روایت کی۔

۹۹۱- یزید بن ابی علیہ :- یہ یزید بن ابی علیہ کے بیٹے،
سلم بن اکوع کے آزاد کردہ ہیں انہوں نے سلمہ سے اور
ان سے یحییٰ بن سعید وغیرہ نے روایت کی۔

۹۹۲- یزید بن رومان :- یہ یزید بن رومان کے بیٹے ان کی کنیت
ابوروح ہے اہل مدینہ میں شمار ہوتے ہیں ابن زہیر اور صالح بن
خوات سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے امام زہری وغیرہ
نے روایت کی۔

۹۹۳- یزید بن اصم :- یہ یزید بن اصم کے بیٹے حضرت المونین
میمونہ کے جمشیر زادہ ہیں، حضرت میمونہ اور ابو ہریرہ رضی عنہ سے روایت
کرتے ہیں۔

۹۹۴- یزید بن نعیم :- یہ یزید بن نعیم بن ہزال کے بیٹے اور اہل
جس انہوں نے اپنے والد اور جابر رضی عنہ سے اور ان سے ایک جماعت
نے روایت کی، نعیم بن نون پر فتح ہے اور عین مہملہ ہے اور ہزال

۹۸۲- یزید بن شیبان :- یہ یزید بن شیبان کے بیٹے ازوی اور
صحابی ہیں ان سے روایت بھی نقل کی گئی ہے ان کا ذکر سعدان میں
کیا جاتا ہے انہوں نے ابن مرزب سے روایت کی (مرزب میں سیم
مکسور ہے) اور ان سے عمرو بن عبداللہ بن صفوان نے روایت کی
ان کی حدیث حج کے بارہ میں ہے۔

۹۸۳- یزید بن زحامہ :- یہ یزید بن زحامہ کے بیٹے اور ضبی ہیں ان
سے سعید بن سلمان نے روایت کی بحالت شرک حنین میں شریک
ہوئے اور اس کے بعد مسلمان ہوئے۔ ترمذی کا ارشاد ہے کہ ان
کی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کی سماعت معروف
نہیں ہے زحامہ میں نون اور عین مہملہ دونوں پر فتح ہے۔

۹۸۴- یحییٰ بن اسید بن حضیر :- یہ یحییٰ بن اسید بن حضیر کے بیٹے
النصار میں سے ہیں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا
ہوئے ان کے والد کی کنیت ابو یحییٰ ہی کے نام پر ہے ان کا ذکر
فضل القراءۃ والقاری میں ہے ابن عبدالبر نے کہا کہ ان کی عمر نو
حدیث کی سماعت کے لائق تھی نسکیں میں ان کو کوئی روایت
نہیں جاتا۔

۹۸۵- یوسف بن عبداللہ :- یہ یوسف بن عبداللہ بن سلام
کے بیٹے کنیت ابو یعقوب ہے حضرت یوسف بن یعقوب کی اولاد
بنی اسرائیل میں سے تھے حضور کی حیات میں ہی پیدا ہو چکے تھے
آپ کی خدمت میں لائے گئے آپ نے ان کو اپنی گود میں لیا ان کا
نام یوسف تجویز فرمایا ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے دعا
حفاظت فرمائی، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم
کا دیدار نصیب ہوا ان کی کوئی روایت نہیں اہل مدینہ میں ان
کا شمار ہوتا ہے۔

۹۸۶- یعلیٰ بن امیہ :- یہ یعلیٰ بن امیہ کے بیٹے قیس اور غنظلی ہیں فتح
مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے، ان سے
صفوان عطا مجاہد وغیرہ نے روایت کی حضرت علی بن
ابی طالب کے ساتھ جنگ جمل میں شریک ہوئے اور اسی میں
قتل کئے گئے۔

۹۸۷- ابوالیسر :- یہ ابوالیسر زبیر پر فتح اور نیچے دو نقطے
اور سین مہملہ پر فتح ہے، ان کا نام کتب اور یہ عمرو کے بیٹے
ہیں، ان کا ذکر حرف کاف میں آچکا ہے۔

میں ہا مفتوح اور زار مشدوب ہے۔

۹۹۵۔ یزید بن زیاد :- یہ یزید میں زیاد کے بیٹے اور دمشق کے باشندہ ہیں انہوں نے زہری اور سلیمان بن حبیب سے اور ان سے دیکھ اور ابو نعیم نے روایت کی۔

۹۹۶۔ یعلیٰ بن مملک :- یہ یعلیٰ میں مملک کے بیٹے (مملک میں پہلا اسم مفتوح و دوسرا کن لام مفتوح اور آخر ف کاف ہے) اور تابعی ہیں انہوں نے ام سلمہ سے اور ان سے ابن ابی ملیک نے روایت کی۔

۹۹۷۔ یعلیش بن طحفة :- یہ یعلیش میں طحفة بن قیس کے بیٹے اور غفار ہیں انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ان کے والد اصحاب صفہ میں سے تھے اور ان سے ابو سلمہ نے روایت کی طحفة میں طاہر کسرہ خاد معجمہ ساکن ہے۔

۹۹۸۔ یعقوب بن عاصم :- یہ یعقوب میں عاصم بن عروہ بن سعود کے بیٹے اور لقفی و حجازی ہیں انہوں نے ابن عمر سے روایت کی۔

۹۹۹۔ یحییٰ بن خلف :- یہ یحییٰ بن خلف کے بیٹے، باہلی میں معتز وغیرہ سے انہوں نے اور ان سے مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کی ۱۲۴۲ میں وفات پائی۔ باب اعداۃ الجہاد میں ان کا ذکر ہے۔

۱۰۰۰۔ یحییٰ بن سعید :- یہ یحییٰ میں سعید کے بیٹے اور انصاری و مدنی ہیں، انس بن مالک، سائب بن یزید اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ہشام بن عروہ، مالک بن انس، شعبہ، ثوری، ابن عیینہ ابن مبارک وغیرہ نے روایت کی مدینۃ الرسول میں مدینو امیہ کے دور میں فصل خصوصیات کے ذمہ دار تھے خلیفہ منصور نے ان کو عراق بلایا اور ہاشمیہ میں قاضی مقرر کر دیا اسی مقام پر ۱۲۴۳ میں انتقال فرمایا حدیث و فقہ کے ائمہ میں سے ایک امام عالم دین پر سیر نگار، زاہد، نیک نہاد اور فقہی بصیرت میں مشہور تھے۔

۱۰۰۱۔ یحییٰ بن حصین :- یہ یحییٰ میں حصین کے بیٹے، اپنی راوی ام حصین اور طارق سے روایت کرتے ہیں ان سے ابو اسحق اور شعبہ نے روایت کی ثقہ ہیں

۱۰۰۲۔ یحییٰ بن عبد الرحمن :- یہ یحییٰ میں عبد الرحمن بن حاطب بن ابی بلتعہ کے بیٹے اور مدنی ہیں انہوں نے صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی۔

۱۰۰۳۔ یحییٰ بن عبد اللہ :- یہ یحییٰ میں عبد اللہ بن بحیر کے بیٹے اور صنعانی ہیں انہوں نے ان لوگوں سے روایت کی جن سے فرمود بن مسک نے سنا اور ان سے معمر نے روایت کی بحیر میں بار (ایک نقطہ والی) مفتوح اور حاد ہملہ مکسور اور راد ہملہ ہے۔

۱۰۰۴۔ یحییٰ بن ابی کثیر :- یہ یحییٰ میں ابو کثیر کے بیٹے ان کی کنیت ابو نصر ہے یا می اور بنو طے کے آزاد کردہ ہیں دراصل بصرہ کے ہیں پھر عامہ منتقل ہو گئے انہوں نے حضرت انس بن مالک کی زیارت کی اور عبد اللہ بن ابی قتادہ وغیرہ سے حدیث کی سماعت کی ان سے عکرمہ اور اوزاعی وغیرہ نے روایت کی۔

۱۰۰۵۔ یونس بن یزید :- یہ یونس میں یزید کے بیٹے اور اہلی میں قاسم عکرمہ اور امام زہری سے انہوں نے اور ان سے ابن مبارک اور ابی وہب نے روایت کی ثقہ اور

امام ہیں۔ ۱۲۵۹ میں انتقال ہوا۔

۱۰۰۶۔ یونس بن عبد :- یہ یونس میں عبد کے بیٹے بصرہ کے رہنے والے میں محسن اور ابن سیرین سے حدیث کی سماعت کی ان سے ثوری اور شعبہ نے روایت کی ۱۲۵۹ میں وفات پائی۔

صحابی عورتیں

۱۰۰۷۔ یسیرہ :- یہ یسیرہ یا سیر انصاری کی والدہ ہیں یہ مہاجر عورتوں میں سے ہیں ان سے ان کی پوتی حبیبہ بنت یاسر نے روایت کی یسیرہ میں یاد پر ختم سین پر فتح یا ساکن اور راہ ہے۔

اصحاب اصول ائمہ کے بیان میں

۱۰۰۸۔ مالک بن انس :- یہ امام مالک ہیں، انس بن مالک بن ابی عامر کے بیٹے اور اصحابی ہیں ان کی کنیت ابو عبد اللہ ہے ہم نے ان کے ذکر سے اس لئے ابتداء کی کہ یہ اپنی واقعیت مرتبہ اور

زمانے کے لحاظ سے مقدم ہیں یہ علماء کے شیخ اور ائمہ کے استاد ہیں حالانکہ ہم نے مقدمۃ الکتاب میں بخاری و مسلم کا ذکر ان سے پہلے کیا ہے اس کی وجہ وہ شرط ہے جس کی رعایت ان دونوں نے اپنی کتاب میں رکھی اس لئے ہم یہاں ان کو ذکر نہ کریں گے کیونکہ یہ دونوں سے مقدم ہونے کے زیادہ حقدار اور لائق ہیں اور ان دونوں کی کتابیں بے شک ان کی کتاب سے تقدیم کا متقارن تھتی ہیں ۹۵ھ میں تولد ہوئے اور مدینہ منورہ میں ۱۹۵ھ میں وفات پائی اس وقت آپ کی عمر ۸ سال تھی، واقف ہی نے کہا کہ آپ کی عمر نوے سال ہوئی آپ نہ صرف حجاز کے امام تھے بلکہ حدیث و فقہ میں تمام انسانوں کے مقتدا تھے آپ کے مخر کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ امام شافعی آپ کے شاگردوں میں سے ہیں آپ نے

زہری، یحییٰ بن سعید، نافع محمد بن کثیر، ہشام بن عروہ، زید بن اسلم، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور ان کے علاوہ بہت سے حضرات سے علم حدیث حاصل کیا اور آپ سے اس قدر مخلوق نے حدیث کی روایت کی جن کا شمار نہیں ہو سکتا آپ کے شاگرد پورے پورے ملک کے امام بنے ان میں امام شافعی، محمد بن ابراہیم بن دینار، ابو ہاشم، عبد العزیز بن ابی حازم شامل ہیں، یہ آپ کے شاگردوں میں علم کے اعتبار سے ان کی نظیروں علاوہ ازیں یمن بن عیسیٰ، یحییٰ بن یحییٰ، عبد اللہ بن مسلمہ، قیس بن عبد اللہ بن دہب وغیرہ بھی لوگوں کا شمار نہیں، یہی بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، احمد بن حنبل اور یحییٰ ابن عیینہ جیسے ائمہ اور محدثین کے استاد ہیں بکر بن عبد اللہ صنعانی نے فرمایا کہ ہم مالک بن انس کی خدمت کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے ہمیں ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے احادیث سنائیں ہم اور مننا چاہتے رہے تو ایک روز فرمایا تم ربیعہ کا کیا کرو گے وہ وہاں محراب میں سو رہے ہیں ہم نے جا کر ربیعہ کو جگایا اور ان سے کہا آپ ہی ربیعہ ہو کیا ہاں ہم نے کہا وہی ربیعہ جن سے مالک بن انس روایت کرتے ہیں کہا ہاں ہم نے کہا کیا بات ہے امام مالک تو آپ سے اس قدر مستفیض ہوئے اور آپ آپسے علم سے اس درجہ (استعداد) پر نہ پہنچے انہوں نے جواب دیا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ دولت یعنی لطف ربانی کا ایک مثال علم کے ایک گٹھڑے سے بہتر ہے، عبد الرحمن بن عبدی کہتے ہیں کہ سعیدان ثوری حدیث میں تو امام ہیں لیکن سنت میں

امام نہیں اور اوزاعی سنت میں امام ہیں تو حدیث میں امام نہیں اور مالک بن انس دونوں میں امام ہیں، یہ امام مالک علم اور دین کی تعظیم میں بہت بڑھے ہوئے تھے چنانچہ جب حدیث بیان کرنے کا ارادہ ہوتا تو وضو فرماتے اور مسند پر تشریف رکھتے وارحی میں لنگھا کرتے خوشبو استعمال فرماتے اور نہایت باوقار اور پرہیزگار ہو کر بیٹھے پھر حدیث بیان فرماتے اس کے متعلق ان سے عرض کیا گیا تو کہا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت قائم کروں۔ ایک بار ابو حازم حدیث بیان فرما رہے تھے امام مالک گذرے اور آگے بڑھ گئے، بیٹھے نہیں آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ بیٹھے کی کوئی جگہ نہ تھی، حدیث رسول کو کھڑے ہو کر حاصل کرنا چھے اچھا نہیں معلوم ہوا اس لئے نہیں ٹھہرا یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ کسی نئی حدیث امام مالک کی حدیث سے زیادہ صحیح نہیں ہوتی۔ امام شافعی نے فرمایا کہ جب اہل کا تذکرہ ہو تو امام مالک بخوم کی طرح میں اور مجھے تو امام مالک سے زیادہ کوئی قابل الطینان معلوم نہیں ہوتا اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی اہل باطل آپ کے پاس آتا تو آپ اس سے فرماتے کہ تم دیکھ لو میرے دین کی گواہی میرے پاس موجود ہے اور تم تو شکی ہو جاؤ اور کسی اپنے جیسے شکی کے پاس جا کر اس سے مناظرہ کرو۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی روایت امام مالک سے ملے تو دونوں ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑ لو امام مالک کا قول ہے کہ جب کسی انسان کے نقص میں خیر موجود نہ ہو تو لوگوں کو اس سے خیر حاصل نہ ہوگی، آپ کا ارشاد ہے کہ علم کثرت روایت کا نام نہیں بلکہ وہ تو ایک نور ہے جس کو اللہ تعالیٰ دل میں رکھ دیتا ہے، ابو عبد اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما ہیں لوگ ابرہہ گردیں لگا لگا آپ کے بالکل سامنے کھڑے ہیں آپ کے سامنے مشک رکھی ہوئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے مٹھیاں بھر بھر کر امام مالک کو دے رہے ہیں اور مالک لوگوں پر پھیر کر رہے ہیں، مطرف نے کہا کہ میں نے اس کی تعبیر علم اور اتباع سنت سمجھی، امام شافعی نے فرمایا کہ مجھ سے میری چھو بھی نے فرمایا اس وقت ہم مکہ میں تھے کہ میں نے آج رات عجیب چیز دیکھی، میں نے کہا کیا دیکھا؟ تو انہوں نے کہا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے آج رات زمین والوں میں سب سے بڑے عالم کی وفات

ہو گئی، امام شامعی فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا حساب رکھا معلوم ہوا کہ یہ وہی وقت تھا جس وقت امام مالک کی وفات ہوئی امام مالک سے روایت ہے کہ میں خلیفہ ہارون رشید کے پاس گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اچھا ہوتا کہ آپ ہمارے یہاں آیا کرتے تاکہ ہمارے بچے آپ سے آپ کی کتاب موٹا سن لیتے تو میں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کی عزت برقرار رکھے یہ علم آپ ہی کے یہاں سے نکلا ہے اگر آپ اس کی سزا رکھیں گے تو باعزت رہے گا اور اگر آپ ہی اسے ذلیل کر دیں گے تو ذلیل ہو جائے گا علم تو ایسی چیز ہے کہ اس کے پاس پہنچا جائے نہ کہ اس کو اپنے پاس بلایا جائے ہارون نے کہا آپ نے سچ فرمایا اور بچوں سے کہا جاؤ مسجد میں لوگوں کے ساتھ حدیث کی سماعت کرو، رشید سے روایت ہے کہ انہوں نے امام مالک سے دریافت کیا کہ آپ کا کوئی مکان ہے انہوں نے جواب دیا کہ نہیں رشید نے ان کو تین ہزار دینار دیئے اور کہا کہ اس سے مکان خرید لئے امام نے دینار لے لئے اور خرچ نہیں کئے، جب رشید نے روانگی کا ارادہ کیا تو امام مالک جہ سے کہا کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں کیونکہ میں نے بختہ ارادہ کر لیا ہے کہ لوگوں کو موٹا ہر اس طرح پابند کروں جس طرح عثمانؓ نے ایک قرآن پر لوگوں کو پابند کر دیا تھا تو امام مالک نے جواب دیا کہ لوگوں کو موٹا پر مجبور کرنا ایسا امر ہے کہ آپ کو اس پر قدرت نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ کی وفات کے بعد شہروں میں منتشر ہو گئے ہیں اور انہوں نے حدیثیں بیان کی ہیں اس لئے ہر شہر والوں کے پاس حدیث کا علم ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے امد آپ کے ساتھ چلنا تو ایسا معاملہ ہے کہ مجھے اس کی قدرت نہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مدینہ اس کے لیے بہتر ہے کاش کہ انہیں اس کا علم ہوتا اور آپ نے فرمایا کہ مدینہ اس کے کھوٹ کو نکال دیتا ہے اور آپ کے دیے ہوئے یہ دینار موجود ہیں اگر آپ کا حیا چاہے واپس لے لیں یا پھر رہینہ دیں مفضل یہ تھا کہ تم مجھے مدینہ چھوڑنے کے لئے اس لئے مجبور کرنا چاہتے ہو کہ تم نے میرے ساتھ احسان کیا ہے میں رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے شہر کے مقابلہ میں ان دنائز کو ترجیح نہیں دے سکتا، امام شافعی رحمہ نے فرمایا کہ میں نے امام مالک کے مددگار پر کچھ خراسان کے گھوڑوں کی جماعت اور مصر کے چھروں کی غول دیکھے میں نے اس سے بہتر کبھی نہ دیکھے تھے میں نے امام مالک سے عرض کیا یہ کیسے اپنے ہیں تو فرمایا اے عبداللہ یہ میری جانب سے آپ کے لئے بدیہ سے میں نے عرض کیا کہ آپ بھی اپنے لئے اس میں سے کوئی سواری رکھ لیجئے تو فرمایا مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں نے اس زمین کو جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں کسی جانور کے کھر سے روند ڈالوں۔ اس جیسے نامعلوم کتے فضائل اس کو بد بلند اور کھر مواج کے لئے مذکور ہیں۔

۱۰۰۹۔ نعمان بن ثابت۔ یہ امام ابو حنیفہ رحمہ ہیں آپ کا نام نعمان ثابت بن زوطار کے بیٹے کوفہ کے رہنے والے ہیں حمزہ زیات کے گھرانے سے ہیں، آپ بزاز تھے اور ریشمی کپڑوں کی تجارت کرتے تھے۔ آپ کے دادا زوطا کابل کے تھے اور بنی تیم اللہ بن ثعلبہ کے غلام تھے بعد میں آزاد کر دیئے گئے اور ان کے والد ثابت مسلمان ہوئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ وہ بھی آزاد تھے اور کبھی ان پر غلامی کا دور نہیں آیا ثابت اپنے بچپن میں حضرت علی بن ابی طالب کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت علیؓ نے ان کے حق میں اور ان کی اولاد کے حق میں برکت کی دعا فرمائی سنہ ۱۱۰ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۱۱۱ میں بمقام بغداد وفات پائی مقبرہ بخیرزان میں دفن کئے گئے بغداد میں آپ کی قبر مشہور ہے آپ کے زمانہ میں چار صحابی بقید حیات تھے، بصرہ میں انس بن مالک کوفہ میں عبداللہ بن ابی اوفی مدینہ میں سہل بن سعد سعدی مکہ میں ابوالفضل عامر بن واصلہ، امام ابو حنیفہ کی ملاقات ان میں کسی سے نہیں ہوئی اور نہ ان سے کچھ حاصل کیا، فقہ تو حماد بن ابی سلیمان سے حاصل کیا اور حدیث کی سماعت عطاء بن ابی رباح ابوالاسحق سلیمی محمد بن منکدر، نافع، ہشام بن عروہ، اسماعیل بن حرب وغیرہ سے کی ان سے عبداللہ بن مبارک وکیع بن جراح یزید بن ہارون قاضی محمد بن یوسف، محمد بن حسن شیبانی وغیرہ نے روایت کی خلیفہ مفسور نے ان کو کوفہ سے بغداد منتقل کر لیا تھا آپ نے وفات تک وہیں قیام کیا، مروان بن محمد اموی کے دور میں ان پیڑہ نے کوفہ کے حکمہ قضا کی ذمہ داری لینے پر

مجبور کرنا چاہا مگر ابو حنیفہ نے سختی سے انکار کر دیا۔ اس نے آپ کے دس دن تک روزانہ دس کوڑے لگوائے لیکن جب دیکھا کہ یہ کسی طرح راضی نہیں تو ان کو جھوڑ دیا جب خلیفہ متصور نے ابو حنیفہ کو عراق بلوایا تو حکم قضا سپرد کرنا چاہا انہوں نے انکار کر دیا۔ خلیفہ نے قسم کھائی کہ تم کو ایسا کرنا ہوگا ابو حنیفہ نے بھی قسم کھائی کہ ایسا ہرگز نہ ہوگا دونوں طرف سے بار بار قسم کھائی گئی۔ آخر میں خلیفہ نے آپ کو قید کر ڈالا۔ قید ہی میں آپ کی وفات ہوئی حکیم بن ہشام نے کہا شام میں مجھ سے ابو حنیفہ رحمہ کے متعلق بیان کیا گیا کہ ابو حنیفہ امانت داری میں سب سے بڑے آدمی ہیں بادشاہ نے چاہا کہ آپ اس کے خزانوں کی کھینچوں کے ذمہ دار ہو جائیں ورنہ آپ کو کوڑوں کی سزا دی جائے گی انہوں نے دنیا و انوں کے عذاب کو خدا کے عذاب کے مقابلہ میں برداشت کر لیا روایت ہے کہ ابن مبارک کے یہاں ابو حنیفہ رحمہ کا ذکر ہوا تو وہ کہنے لگے تم اس شخص کا ذکر کرتے ہو جس کے سامنے پوری دنیا رکھ دی گئی ہے اور وہ اس دنیا کو جھوڑ کر بھاگ گیا۔ ابو حنیفہ مردوں میں متوسط قامت تھے بعض کہتے ہیں کہ کشیدہ قامت تھے، گندمی رنگ غالب تھا، چہرہ خوبصورت گفتگو میں سب سے اچھے نہایت آواز، ثالثہ مجلس، نہایت سخی اپنے دوستوں اور ساتھیوں کی بہت خبر گیری کرنے والے تھے، امام شافعیؒ نے فرمایا کہ امام مالک سے عرض کیا گیا کہ کیا آپ نے ابو حنیفہ کو دیکھا ہے، آپ نے فرمایا ہاں میں نے ایسے شخص کو دیکھا ہے کہ اگر وہ تم سے اس سنوں کے حلق گفتگو کریں کہ یہ سونے کا ہے تو یقیناً ایک مضبوط دلیل سے ثابت کر دکھائیں گے امام شافعیؒ نے فرمایا کہ جس شخص کو فقہ میں تبحر حاصل کرنا ہوگا وہ ابو حنیفہ کی امداد کے بغیر اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے گا، امام ابو حامد غزالی نے فرمایا کہ بیان کیا گیا کہ ابو حنیفہ نصف شب تہجد پڑھتے تھے ایک روز اس نے گندہ سے گئے تھے ایک شخص نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دوسرے سے کہا یہ وہ شخص ہے جو خدا کی عبادت میں بھر جاگتا ہے اس روز کے بعد یہ تمام رات جاگنے لگے اور فرمایا کہ مجھے اس بات میں شرم محسوس ہوئی ہے کہ لوگ میری

عبادت کے متعلق وہ بات کریں جو مجھ میں نہیں ہے نزدیک نخعی نے کہا ابو حنیفہ نہایت خاموش اور بیشہ گہری فکر میں رہنے والے اور نہایت کم گوشتھے یہ علم باطنی اور اہم دینی معاملات میں مشغولیت کی واضح ترین علامت ہے اس لئے کہ جس شخص کو دو نعمتیں خاموشی اور دنیا سے بے رغبتی حاصل ہو جائیں اس کو پورا علم حاصل ہو جاتا ہے۔

اس قدر کافی ہے اور اگر ہم ان کے مناقب و فضائل کی تشریح کرنے لگیں تو بات لمبی ہو جائے گی اور مقصد ہاتھ سے جاتا رہے گا خلاصہ یہ کہ آپ عالم متقی، زاہد، عابد اور علوم شریعت میں امام تھے اس کتاب میں ہم نے ان کا تذکرہ کیا ہے حالانکہ ان کے واسطے سے کوئی روایت اس کتاب مشکوٰۃ میں نہیں ہے، اس کی غرض صرف آپ کی ہمالت شان اور کثرت علوم کے باعث آپ کے نام و ذکر سے تبرک کا حصول ہے۔

۱۰۱۔ محمد بن ادیس شافعیؒ۔ یہ امام ابو عبد اللہ محمد بن ادیس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب بن عبید بن عبد یزید ہاشم بن عبد المطلب بن عبد مناف پس قرشی و مطلبی ہیں، شافع نے بحالت جوانی اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی ہے ان کے والد راب بنک بدر کے موقع پر مسلمان ہوئے ہیں یہ بنی ہاشم کے علم بردار تھے قید ہو گئے تو قیدیہ دے کر رہائی حاصل کی اور اس کے بعد مشرف باسلام ہوئے، امام شافعیؒ بمقام غزوہ ۱۵ھ میں تولد ہوئے دو سال کی عمر میں مکہ لائے گئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ کی پیدائش عسقلان میں ہوئی اور بعض نے یمن مقام پیدائش کہا ہے یہ وہی سال ہے جس میں ابو حنیفہ رحمہ کی پیدائش ہوئی کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اسی روز پیدا ہوئے جس روز امام ابو حنیفہ رحمہ کا انتقال ہوا، امام ہتھی فرماتے ہیں کہ یوم پیدائش کی یہ خصوصیت صرف بعض روایات میں مذکور ہے ورنہ اہل تاریخ میں مشہور بھی ہے کہ اسی سال پیدا ہوئے محمد بن حکیم نے کہا کہ امام شافعیؒ تہجد مادر شکم میں دوایعت کئے گئے تو آپ کی والدہ ماجدہ نے خواب میں دیکھا کہ ستارہ مشتری ان کے شکم سے نکلا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا پھر اس کے اجزاء ہر شہر میں جا کر کسی معجز نے تعبیر دی اور کہا کہ تم سے ایک زبردست عالم کی پیدائش واقع ہوگی، امام شافعیؒ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی، مجھ سے آپ نے ارشاد

فرمایا میاں لڑکے تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا آپ کے خاندان سے ہوں آپ نے فرمایا نزدیک آؤ! میں قریب ہو گیا، آپ نے اپنا لعاب دہن لیا میں نے اپنا منہ کھول دیا، آپ نے اپنا لعاب دہن میرے ہونٹ، زبان اور مونہ پر پھیر دیا اور فرمایا جاؤ اللہ تمہاری ذات میں برکت عطا فرمائے انہوں نے ہی فرمایا کہ میں نے بچپن میں آنحضرت کو (خواب میں) مکہ میں ایک نہایت وجیہ انسان کی شکل میں لوگوں کو مسجد حرام میں نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو لوگوں کی طرف رخ کر کے بیٹھ گئے اور ان کو تعلیم دینے لگے قریب ہو کر میں نے کہا آپ مجھے بھی نماز پڑھائیے آپ نے اپنی استین سے ایک ترازو نکالی اور مجھے مرحمت فرمائی اور فرمایا یہ تمہاری ہے امام شافعی فرماتے ہیں وہاں کوئی معبر تھا میں نے اپنا خواب ان کو سنایا تو انہوں نے کہا کہ تم علم کے امام ہو گے اور تم سنت پر قائم رہو گے کیونکہ مسجد حرام کا امام تمام ائمہ سے افضل ہوتا ہے اور میزان کی تعبیر یہ ہے کہ تم اشیاء کی حقیقت واقعی تک رسائی پاؤ گے لوگ بیان کرتے ہیں کہ امام شافعی بہ ابتداء میں نادار تھے اور جب ان کو مدرس کے سپرد کیا گیا تو ان کے رشتہ داروں کے پاس معلم کی تنخواہ دینے کے لئے کچھ نہ تھا، معلم ان کی تعلیم میں بے توجہی کرتا تھا لیکن معلم جب کسی بچے کو تعلیم دیتا امام شافعی اس کو اس کی زبان سے نکلتے ہی محفوظ کر لیتے، جب مدرس اپنی جگہ سے اٹھ جاتا

تو امام شافعی بچوں کو وہی چیزیں یاد کرتے رہتے، معلم نے غور کیا تو اس کو محسوس ہوا کہ امام شافعی ان کے بچوں کی تعلیم کے بارے میں مدرس کو اس سے زیادہ فائدہ پہنچا دیتے ہیں جیسا کہ تنخواہ کی صورت میں وہ امام شافعی سے خواہاں ہیں۔ اب تو معلم نے تنخواہ کا مطالبہ چھوڑ دیا، یہ سلسلہ تعلیم اسی طرح جاری رہا اور نو سال کی عمر میں انہوں نے علم قرآن حاصل کیا۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ میں ختم قرآن کے بعد مسجد میں داخل ہو گیا اور علم کی مجلس میں بیٹھنے لگا حدیثیں اور مسائل یاد کرتا، ہمارا مکان شعب خیف کہہ میں تھا، میں اس قدر غریب تھا کہ کاغذ نہیں خرید سکتا تھا تو میں بڑی اٹھالیتا اور اس پر لکھ لیتا شروع میں انہوں نے فقہ کی تعلیم سلم بن خالد سے حاصل کی اسی

اسی دوران میں انہیں معلوم ہوا کہ مالک بن انس اس وقت مسلمانوں کے امام اور آقا ہیں امام شافعی فرماتے ہیں کہ میرے دن میں یہ بات پتھ گئی کہ مجھے ان کے پاس جانا چاہیے چنانچہ میں نے ایک شخص سے موٹا عاریتہ لی اس کو زبانی یاد کر لیا پھر میں مکہ کے والی کے پاس پہنچا اور اس سے ایک والی مدینہ کے نام خط اور دوسرا امام مالک کے نام حاصل کیا اور مدینہ آ گیا اور وہ خط دے دیا حاکم مدینہ نے کہا صاحبزادے، اگر تم مجھے وسط مدینہ سے وسط مکہ تک پیادہ پا پھلنے کے لئے مجبور کرو تو یہ میرے لئے بہ نسبت اس کے بہت ہلکی بات ہو گی کہ میں امام مالک کے دروازے تک جاؤں، میں نے کہا کہ اگر امیر کی رائے ہو تو ان کو ہی بلا لیں تو امیر نے کہا یہ تو بہت مشکل کاش کہ تم ان کے دروازے پر پہنچو اور ان کے پاس ٹھہرو اس وقت ممکن ہے کہ ہمارے لئے بھی ان کا دروازہ کھل جائے، پھر وہ اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور ہم بھی ان کے ساتھ گئے ایک آدمی نے آگے بڑھ کر دروازہ کھٹکھٹایا ایک سیاہ فام نوٹڈی نکلی امیر نے اس سے کہا اپنے آقا سے عرض کرو کہ میں دروازے پر ہوں۔ وہ اندر چلی گئی اور بہت دیر بعد آئی اور اس نے کہا کہ آقا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی مسئلہ ہے تو لکھ کر دے دیجئے آپ کو جواب مل جائے گا اور اگر کوئی اہم معاملہ ہے تو ہمیں معلوم ہے کہ نہایت اس قسم کی ضرورت کے لئے معن سے، اس لئے تشریف لے جائیے انہوں نے کہا کہ میرے پاس ایک معاملہ میں والی کہ کا خط ہے وہ اندر گئی اور ہاتھ میں کرسی لئے ہوئے نکلی اور اس کو رکھ دیا میں نے دیکھا کہ امام مالک ایک کشیدہ قامت بزرگ تشریف لارہے ہیں، آپ نہایت پرہیزگار تھے اور طیلان پہنے ہوئے تھے والی نے وہ خط امام کی خدمت میں پیش کر دیا جب امام مالک اس جملہ پر پہنچے کہ محمد بن ادریس ایک خریف شخص ہیں اور ان کا حال ایسا ہے تو انہوں نے خط کو گرا دیا اور فرمایا سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اس درجہ میں آ گیا کہ لوگ سفارشی خطوط سے اس کو حاصل کرنے لگے، امام شافعی کہتے ہیں کہ میں ان کی طرف بڑھا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیکی عطا فرمائیں میں عبدالمطلب کی اولاد ہوں میری حالت اور قصہ ایسا ایسا

امام احمد بن حنبل نے کہا کہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا جس کی نسبت اسلام کے ساتھ اس قدر زبردست ہو جس قدر کہ امام شافعی کے زمانہ میں امام شافعی کی تھی جس اپنی تمام نازوں کے بعد ان کے حق میں دعا خیر کرتا ہوں کہ اے اللہ میرے اور میرے والدین اور امام محمد بن ادریس شافعی کی مغفرت فرما حسین بن محمد زعفرانی نے کہا کہ میں نے جو کتاب بھی امام شافعی کے سامنے پڑھیں اس میں امام احمد بن حنبل ضرور موجود ہوتے، امام شافعی کا قول ہے کہ جس نے عزت نفس زیادہ کشائش کے ساتھ علم حاصل کیا وہ کبھی کامیاب نہیں ہوا لیکن جس نے تنگ دستی اور ذلت نفس اور علماء کی خدمت سے حاصل کیا وہ کامیاب رہا۔ انہی کا قول ہے کہ میں نے جب کبھی کسی سے مناظرہ کیا تو اس وقت یہی خواہش ہوتی کہ خدا اس کو توفیق مرحمت فرمائے اور وہ ٹھیک ہو جائے اور اس کی مدد ہو اور

اس کی طرف اللہ کی رعایت اور حفاظت ہو اور میں نے کسی سے کبھی مناظرہ نہیں کیا مگر یہ کہ اس امر کی دلی خواہش نہ کی ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو خواہ میری زبان سے واضح کر دے خواہ اس کی زبان سے، یونس بن عبد الاعلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا شرک کے علاوہ بڑے بڑے گناہ میں مبتلا ہو جانا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ وہ علم کلام کے مسائل میں غور کرے اور مجھے تو خدا کی قسم اہل کلام کی ایسی باتوں کی اطلاع ہو گئی ہے جن کا میں گمان بھی نہیں کر سکتا اور فرمایا کہ جس شخص نے کلام کو اپنا لباس بنالیا وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوا۔ ابو محمد جو امام شافعی کی بہن کے لڑکے ہیں اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ بسا اوقات ہم ایک رات میں تیس بار یا اس سے کم زیادہ آتے تو چراغ امام شافعی کے سامنے ہوتا شافعی بیٹھے ہوئے کچھ سوچتے رہتے پھر لوٹ کر آواز دیتے کہ چراغ لاؤ وہ چراغ لے کر آتی اور جو کچھ لکھنا ہوتا وہ لکھتے پھر فرماتے جاؤ ابو محمد سے دریافت کیا کہ چراغ واپس کرنے سے کیا مقصد تھا تو انہوں نے جواب دیا کہ تاریکی میں قلب زیادہ روشن ہو جاتا ہے، امام شافعی نے فرمایا گفتگو میں قوت پیدا کرنے کے لئے خاموشی کو مددگار بنادو اور استنباط کی قوت حاصل کرنے کے لئے فکر کو کام میں لاؤ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے اپنے بھائی کو چپکے سے

سے جب انہوں نے میری بات سن لی تو کچھ عرصہ میری طرف دیکھتے رہے امام مالک صاحب فراست بزرگ تھے پھر مجھ سے فرمایا تمہارا نام کیا ہے میں نے عرض کیا محمد مجھ سے فرمایا محمد خدائے ڈروگناہوں سے پرہیز کرو اسلئے کہ غفرت تمہاری ایک شان کا ظہور ہو گا میں نے عرض کیا کہ بہت بہتر بسر و چشم پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے قلب پر ایک نقد و بیعت فرمایا ہے اس کو معصیت سے گل نہ کر دینا پھر ارشاد فرمایا کہ تم جب آؤ تو اپنے ساتھ کسی ایسے شخص کو لانا جو موٹا کی قرأت کرے میں نے عرض کیا میں اس کو زبانی پڑھوں گا پھر ان کی خدمت میں دوسرے دن حاضر ہوا اور میں نے قرأت شروع کی جب ان کے لمبوں کے خیال سے ختم کرنے کا ارادہ کرتا تو ان کو میری قرأت پسند آتی اور وہ مجھ سے فرماتے کہ میاں صاحب زادے اور پڑھو یہاں تک کہ چند ہی روز میں میں نے موٹا کی قرأت مکمل کر لی اس کے بعد امام مالک کی وفات تک مدینہ میں مقیم رہا امام شافعی جب کوئی رائے

امام مالک سے نقل کرتے تو فرماتے کہ یہ ہمارے استاذ امام مالک کی رائے ہے عبداللہ بن امام احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ یہ شافعی کون شخص ہیں کیونکہ میں اکثر آپ کو ان کے حق میں دعا کرتا ہوا پاتا ہوں تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹے! امام شافعی دن کے آفتاب کے مانند تھے اور لوگوں کے حق میں وہ امن و عافیت کی طرح تھے اب غور کرو ان دونوں کا قائم مقام یا کوئی بدل ہو سکتا ہے ابھی عبداللہ کے بھائی صالح بن احمد نے کہا کہ امام شافعی رح ایک روز میرے والد کی عبادت کے لئے تشریف لائے والد اس وقت بیمار تھے صلح کہتے ہیں کہ والد صاحب اٹھے آنکھیں چوم کر امام شافعی کو اپنی جگہ بٹھایا اور خود سامنے بیٹھ گئے پھر کچھ دیر تک سوال کرتے رہے جب امام شافعی اٹھ کر سوار ہو گئے تو میرے والد نے ان کی رکاب ہتھام لی اور ان کے ہمراہ بیدل چلتے رہتے یحییٰ بن معین کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ تم بیماری کی حالت میں ان کے ہمراہ کیوں گئے تو والد صاحب نے کہا کہ ابو کریم! اگر تم دوسری جانب سے ان کی رکاب ہتھام لینے تو میں بھی کچھ فوائد حاصل ہوتے جس شخص کو فقہ کی خواہش ہو اسے اس خبر کی دم کو ضرور سونگنا ہو گا

نے کہا کہ یہ دنیا میں سب سے بڑے عالم کی موت کی طرف اشارہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو علم اسماء مرحمت فرمایا تھا کچھ دن نہ گزرے تھے کہ امام شافعیؒ کا انتقال ہو گیا مرنے کہتے ہیں کہ امام شافعیؒ کے پاس آپ کی اس بیماری کے زمانہ میں حاضر ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی، میں نے دریافت کیا آج صبح کبھی رہی؟ تو فرمایا کہ میں دنیا سے کوچ کرنے والا ہوں دوستوں سے جدا ہونے والا، موت کا جام پیے والا اور اپنی بد اعمالی سے ملنے والا اور اپنے خدا کے پاس پہنچنے والا ہوں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ میری روح جنت کی جانب منتقل ہوئی ہے کہ میں اس کو مبارک بادوں یا دوزخ کی جانب کہ میں اس کی تعزیت کروں، پھر ان پر گریہ و طاری ہو گیا اور انہوں نے یہ اشد بڑھے۔

شعر

(۱) جب میرا دل قنات میں مبتلا ہو گیا اور میرے راستے تنگ ہو گئے تو میں نے تیری امید کو عفو کی طرف پہنچانے والا زینرنا ب۔ (۲) میرے گناہ مجھے بڑے معلوم ہوئے، لیکن جب میں نے ان و تیرے عفو کے مقابل دیکھا تو تیرا عفو ہی بڑا ثابت ہوا۔ (۲) آپ برابر گناہوں کو معاف کرتے رہے اور اپنے عفو و مغفرت کی سخاوت سے میرے اوپر احسان فرماتے رہے اور میری عزت بڑھاتے رہے (۴) اگر آپ کی مدد نہ ہوتی تو کوئی عابد شیطان سے کبھی محفوظ نہ رہتا اور یہ ممکن ہی نہ تھا کیونکہ اس نے آپ کے صفی آدم کو بھی راستہ سے ہٹا دیا۔

احمد بن حنبل نے فرمایا کہ میں نے امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا میں نے عرض کیا بھائی صاحب آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ میری مغفرت فرمادی اور ایک تاج میرے سر پر رکھا میری تاج پوشی کی اور مجھے بیوی عنایت فرمائی اور مجھ سے فرمایا کہ یہ اس بات کا بدلہ ہے کہ تم ان چیزوں پر نہیں اتراؤ جن سے ہم نے تمہیں سرفراز کیا اور تم نے ہماری دی ہوئی نعمتوں پر نگر نہیں کیا، تمام علماء نے فقہ و اصول و حدیث و لغت و نحو اس پر متفق ہیں کہ امام شافعیؒ ثقہ، امین، عادل، زائد، متورع، سخی، خوب سیرت اور عالی مرتبت ہیں اب ان کے اوصاف جس قدر طول کے ساتھ ذکر کئے جائیں گے

نصیحت کی اس نے اس کے ساتھ احلاس کا معاملہ کیا اور اس کو آراستہ کر دیا لیکن جو شخص کھلم کھلا نصیحت کرتا ہے اس نے اس کو بدنام کیا اور اس کے ساتھ خیانت کی۔ حمیدی نے کہا امام شافعیؒ صنعا سے دس ہزار کی رقم ایک رومال میں لے کر مکہ تشریف لائے آپ نے اپنا خیمہ مکہ سے باہر قائم کر دیا اور لوگ آپ کے پاس آتے تھے میں وہیں موجود تھا تھوڑی دیر نہ ہی تمام رقم خرچ ہو گئی اب امام شافعیؒ مکہ میں داخل ہوئے مرنے لے کہا میں نے امام شافعیؒ سے زیادہ سخی کسی کو نہیں پایا ایک دفعہ میں شب عید میں ان کے ساتھ چلا میں ان سے کسی مسئلہ میں گفتگو کرتے کرتے میں ان کے مکان کے دروازہ تک چلا آیا اس وقت ایک غلام ان کے پاس ایک پھیلی لایا اور امام سے عرض کیا کہ آقل نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ یہ یہ پھیلی آپ قبول فرمائیں، امامؒ نے وہ پھیلی ان سے لے لی اسی وقت ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ اے ابو عبد اللہ میرے یہاں ابھی ولادت ہوئی ہے اور پاس کچھ بھی نہیں ہے امامؒ نے وہ پھیلی ان کو دے دی اور خلی باقہ مکان میں داخل ہوئے آپ کے فضائل بے شمار ہیں آپ دنیا بھر کے امام اور مشرق و مغرب کے تمام لوگوں میں سب سے بڑے عالم دین تھے، اللہ تعالیٰ نے ان کی ذات میں علوم و فضائل کی وہ مقدار ایک جا کر دی تھی جو آپ سے پہلے نہ کسی امام کو حاصل ہوئی اور نہ آپ کے بعد اور آپ کی شہرت اور ذکر خیر اس قدر پھیلے کہ کسی اور کو یہ بات نصیب نہ ہوئی آپ نے مالک بن انس، سفیان بن عیینہ، مسلم بن خالد اور ان کے علاوہ بہت سے لوگوں سے روایت کی سماعت فرمائی، آپ سے امام بن حنبل ابو ثور، ابراہیم بن خالد، ابو ابراہیم مرنی ربیع بن سلیم مرادی اور دوسرے بہت سے لوگوں نے روایت کی ۱۹۵ھ میں بغداد تشریف لائے اور وہاں دو سال مقیم رہے پھر مکہ چلے گئے اور چند ماہ قیام کیا پھر مصر گئے اور وہاں بوقت عشاء شب جمعہ میں انتقال فرمایا جمعہ کو عصر بعد دفن کئے گئے۔ رجب کی آخری تاریخ ۲۰۰ھ میں بعمر ۵۵ سال انتقال فرمایا، ربیع کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعیؒ کی وفات سے چند روز پہلے خواب میں دیکھا کہ آدمؑ کی وفات ہو گئی اور لوگ آپ کا جنازہ اٹھانے والے ہیں، صبح کو میں نے بعض علماء سے اس کی تعبیر دریافت کی تو انہوں

وہ کوتاہی پر محمول ہوں گے اور جس قدر گفتگو دراز ہوگی فقط تصویر کی جائے گی اور بیان کرنے والا کوتاہی کا مرتکب ہوگا۔

۱۰۱۱۔ احمد بن حنبل :- یہ امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل مروزی ہیں اور بنو شیبان میں سے ہیں مسئلہ میں بمقام بغداد تولد ہوئے اور ۲۴۰ھ میں بعمر ۷ سال بغداد ہی میں انتقال فرمایا یہ فقہ حدیث زہد و عبادت میں مقتدی ہیں، یہ صریح و سقیم، مجروح و مدلل کا معاد میں بغداد میں ان کا اٹھان ہوا اور وہیں علم حاصل کیا اور مشائخ حدیث سے حدیث کی سماعت کی پھر کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن و شام اور جزیرہ کا سفر کیا اور اس زمانہ کے علماء سے حدیث کو جمع کیا۔

آپ نے یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید قطان، سفیان بن عیینہ، محمد بن ادریس شافعی اور عبد الرزاق بن ہمام اور ان کے علاوہ بہت سے حضرات سے حدیث کی سماعت کی ان کے دونوں صاحبزادے صالح اور عبد اللہ اور آپ کے چچا زاد بھائی حنبل بن اسحق اور محمد بن اسماعیل بخاری و مسلم بن حجاج نیشاپوری، ابو زرعہ، ابو داؤد سجستانی اور ان کے سوا بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی یہ ضرور ہے کہ کتاب الصدقات کے آخر میں ایک بلا ذکر سند حدیث کے سوا امام بخاری نے ان سے کوئی روایت اپنی کتاب صریح بخاری میں نقل نہیں کی اور احمد بن حسین ترمذی نے بھی ان سے ایک اور حدیث روایت کی آپ کے فضائل بہت زیادہ اور آپ کے مناقب بہت وافر ہیں، نیز اسلام میں ان کے اثرات مشہور ہیں، دین میں ان کے مقامات عالیہ کا تذکرہ ہے، ان کے ذکر کا آفاق میں شہرہ ہے ان کی تعریف تمام ممالک میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہ ان مجتہدین میں سے ہیں جن کے قول رائے اور مذہب پر بہت سے ملکوں میں عمل ہوتا ہے، اسحق بن راہویہ کا قول ہے کہ امام احمد بن حنبل خدا اور اس کے بندوں کے درمیان زمین پر خدا کی محبت میں امام بنائے فرمایا کہ میں بغداد سے روانہ ہوا تو میں نے اپنے مجھے کسی شخص کو امام احمد بن حنبل سے بڑھ کر متقی متورع اور عالم و فقیہ نہیں چھوڑا احمد بن سعید دارمی نے کہا کہ میں نے کسی کا لے سروا لے (نوجوان) کو امام احمد بن حنبل سے زیادہ حدیث رسول کا حافظ اور اس کے معانی و فقہ کا واقف کار نہیں دیکھا، ابو زرعہ کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل کو دس لاکھ حدیثیں یاد تھیں کسی نے ان سے درپا کہا کہ آپ نے کس طرح معلوم کیا؟ تو فرمایا کہ میں نے ان سے

حدیث کا مذاکرہ کیا اور بہت سے ابواب حدیث ان سے سنائے گئے ابراہیم تحریری نے کہا کہ میں نے احمد بن حنبل کو دیکھا تھا ان نے ان کی ذات میں ہر قسم کا اولین و آخرین کا علم جمع کر دیا تھا اور ان کو اس قدر قابو تھا کہ جس حصہ کو بیان کرنا چاہتے اسی کو بیان کرتے اور جس کو روکنا چاہتے روک بیٹے، ابو داؤد سجستانی کہتے ہیں کہ ان کی مجلس مجلس آخرت ہوتی تھی اس میں دنیا کی کسی چیز کا ذکر نہیں ہوتا تھا، محمد بن مسلمہ نے کہا کہ حسن بن عبد العزیز کی میراث ان کے پاس مصر سے لائی گئی یہ ایک لاکھ اشرفی تھی۔ انہوں نے امام احمد بن حنبل کے لئے تین ہتھیلیاں جن میں ایک ایک ہزار دینار تھے بھیجی اور کہا بھیجا کہ حضرت یہ میراث حلال میں سے پیش کرتا ہوں آپ اُسے قبول فرمائیں اور اپنے اہل و عیال پر صرف فرمائیں آپ نے فرمایا مجھے ان کی ضرورت نہیں میرے پاس بقدر ضرورت موجود ہے چنانچہ اس کو واپس کر دیا اور اس میں سے کچھ بھی قبول نہیں کیا، ان کے بیٹے عبد الرحمن کہتے ہیں کہ نمازوں کے بعد میں اپنے والد کو اکثر یہ کہتے ہوئے سنتا تھا۔ اے اللہ جس طرح تو نے میرے چہرہ کو دوسروں کے سامنے سجدہ ریزی سے بچایا ہے اسی طرح میرے چہرہ کو دوسروں سے سوال کرنے سے محفوظ رکھ، مہمون ابن اصبح نے کہا کہ میں بغداد میں تھا میں نے ایک آواز سنی، میں نے پوچھا یہ کیسی آواز ہے، تو لوگوں نے بیان کیا کہ احمد بن حنبل کا امتحان کیا جا رہا ہے میں وہاں گیا جب ان ایک کوڑا مارا گیا تو آپ نے فرمایا بسم اللہ جب دوسرا کوڑا مارا گیا تو آپ نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ جب تیسرا کوڑا لگایا گیا تو فرمایا قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں جب چوتھا مارا گیا تو آپ نے کہا لَنْ یُعْزِیْنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللہ لَنَا پڑھی ترجمہ ہم پر ہرگز کوئی مصیبت نہ آنے گی سوائے اس کے جو اللہ نے ہمارے لئے مقرر کر دی ہے، اسی طرح انیس کوڑے لگائے گئے اس وقت امام احمد کا انار بند ایک کپڑے کی کٹی تھا وہ کوڑے کی ضرب سے کٹ گیا تو ان کا بجاہم زیر ناف ہو گیا تو امام احمد نے آسمان کی طرف دیکھا اور اپنے ہونٹوں کو کچھ حرکت دی نہ معلوم کیا بات ہوئی ان کا بجاہم اوپر ہو گیا اور نیچے نہیں گرا، ایک ہفتہ بعد میں ان کے پاس حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا

کہ میں نے آپ کو دیکھا آپ اپنے ہونٹوں کو کچھ حرکت دے رہے تھے آپ نے کیا چیز پڑھی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ اے اللہ میں آپ سے آپ کے اس نام کے وسیلہ سے درخواست کرتا ہوں جس سے آپ نے عرش کو پر کر دیا ہے کہ اگر آپ کو علم ہے کہ میں صحیح راستہ پر ہوں تو آپ میرا پروردہ فاش نہ کریں احمد بن محمد کندہ نے کہا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو خواب میں دیکھا میں نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا کہ میری مغفرت فرمادی اور یہ فرمایا کہ اے احمد تم کو ہمارے معاملہ میں ہر ایک ہے میں نے کہا ہاں اے پروردگار فرمایا دیکھو یہ ہمارا جبرہ ہے اس کا دیدار کرو تمہیں دیدار کی اجازت دی ہے۔

۱۰۱۲۔ محمد بن اسماعیل بخاری بیہ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ کے بیٹے جعفری و بخاری میں ان کو جعفری اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان کے دادا کے والد مغیرہ پہلے آتش پرست تھے ایمان بخاری کے ہاتھ پرسلان ہوئے تھے اور چونکہ وہ جعفری ادب بخارا کے حاکم تھے اس لئے ان کو جعفری و بخاری کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ان کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے جعفری یمن کے ایک قبیلہ کے جد اعلیٰ ہیں جعفری سعد کے بیٹے ہیں جعفری کی طرف نسبت کی جائے تو یہی لفظ نسبت کے لئے بھی بولا جاسکے گا امام بخاری کی پیدائش بروز جمعہ ۱۲ شوال ۲۵۵ھ میں ہوئی اور شوال کی پہلی شب میں ۲۵۵ھ میں انتقال فرمایا آپ کی عمر ۱۷ دن کم ۶۲ سال ہوئی اولاد ذکر میں ان کے بعد کوئی نہ تھا امام بخاری نے علم حدیث کی طلب میں دور و دراز کا سفر کیا اور تمام ممالک کے محدثین سے ملاقات کی اور خراسان، جبال و عراق، حجاز شام اور مصر میں حدیثیں جمع کیں اور حدیث بڑے بڑے حفاظ حدیث سے حاصل کی ان میں یحییٰ بن ابراہیم یمنی، عبد اللہ بن موسیٰ عیسیٰ، ابو عاصم شیبانی، علی بن فضال احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، عبد اللہ بن زبیر حمیدی اور ان کے علاوہ دوسرے ائمہ شامل ہیں ہر شہر میں جہاں امام بخاری نے حدیث بیان کی ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث حاصل کی، افریقی کہتے ہیں کہ امام بخاری کی کتاب بخاری کو خود مصنف سے نوے ہزار آدمیوں نے سنا، اب امام بخاری سے نقل کرنے والا میرٹ سو کوئی باقی نہیں ہے جب امام بخاری مشائخ حدیث کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت ان

کی عمر صرف گیارہ سال تھی اور علم کی طلب دس سال کی عمر میں کی بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب بخاری چھ لاکھ سے زیادہ احادیث سے انتخاب کر کے مرتب کی، اس میں جو حدیث درج کی اس سے پہلے دو رکعت نازل پڑھی، اور انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد ہیں، ان کی کتاب صحیح بخاری میں بشمول احادیث مکررہ سات ہزار دو سو پچتر حدیثیں ہیں، کہا جاتا ہے کہ مکرر حدیثوں کو حذف کرنے کے بعد اس میں چار ہزار حدیثیں ہیں امام بخاری نے اپنی اس کتاب کو سولہ سال میں مرتب فرمایا جس وقت امام بخاری بغداد پہنچے اور وہاں کے خدغین کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ انکھے ہوئے اور انہوں نے سو حدیثیں اس طرح انتخاب کیں کہ ان کے تنوں و اسانید کو الٹ پلٹ کر دیا اور ایک متن حدیث کے ساتھ دوسرے متن کی سند لگا دی اور اس کی سند دوسری حدیث کے ساتھ شامل کر دی۔ دس آدمیوں کو ایسی دس حدیثیں دیں اور ان کو کہا گیا کہ جب وہ امام بخاری کی مجلس میں حاضر ہوں تو ان احادیث کو امام بخاری کے سامنے پڑھیں (تا کہ ان کے حفظ حدیث و حفظ اسناد کا امتحان ہو سکے) چنانچہ امام کی مجلس میں محدثین کی ایک جماعت حاضر ہوئی جب باطنیان بیٹھ گئے تو ان دس آدمیوں میں سے ایک شخص امام کے سامنے حاضر ہوا اور ان حدیثوں میں سے ایک حدیث کے بارے میں امام سے دریافت کیا، امام بخاری نے جواب دیا کہ میں اس کو نہیں جانتا یہاں تک کہ وہ دس حدیثیں پڑھ چکا اور امام بخاری برابر ہی کہتے رہے کہ میں اس کو نہیں جانتا، ابی علم تو ان کے انکار ہی سے سمجھ گئے کہ امام بخاری ماہر حدیث ہیں لیکن غیر علما کو ابھی تک امام کی واقفیت کا علم نہیں ہو سکا پھر دوسرا آدمی حاضر ہوا اور اسی طرح واقعہ پیش آیا جیسے پہلے کے ساتھ پیش آیا تھا یہاں تک کہ دس آدمیوں نے ایسا ہی کیا اور امام بخاری صرف اس قدر فرماتے کہ میں اس کو نہیں جانتا، جب سب آدمی اپنی اپنی حدیثیں پیش کر کے فارغ ہو گئے تو امام بخاری پہلے شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور اس سے فرمایا کہ تمہاری پہلی حدیث اس طرح ہے اور دوسری اس طرح اور تیسری اس طرح اور پوری دس حدیثیں اس ترتیب سے پڑھ ڈالیں اور اس کے بعد ہر متن

کے ساتھ اس کی اصلی سند کو ملا کر پڑھا اور پھر باقی نو آدمیوں کی حدیثوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ کیا اس وقت تمام آدمیوں کو ان کے حفظ کا اعتراف کرنا پڑا اور سب نے ان کے فضل کے سامنے گردن جھکا دی۔ ابو مصعب احمد بن ابی بکر مدینی نے فرمایا کہ امام بخاری ہمارے خیال میں امام احمد بن حنبل سے زیادہ فقیہ اور ان سے زیادہ صاحب بصیرت ہیں میں ان کے شرکائے مجلس میں سے کسی نے کہا کہ آپ حد سے زیادہ آگے بڑھ گئے تو ابو مصعب نے کہا کہ اگر تم امام مالک سے ملے ہو تو امدان کے اور امام بخاری کے چہروں کو دیکھتے تو خود بکا راٹھتے کہ دونوں فقہ اور حدیث میں یکساں ہیں امام احمد بن حنبل نے فرمایا کہ خراسان نے محمد بن اسماعیل بخاری جیسی شخصیت پیدا نہیں کی انہیں کا قول یہ ہے کہ خراسان کے چار آدمیوں پر حفظ ختم ہے ان میں انہوں نے بخاری کو بھی شہادہ کیا ہے، رجاء بن مزحی نے کہا کہ امام بخاری علماء کے مقابلہ میں وہی فضیلت رکھتے ہیں جو مردوں کو مورتوں کے مقابلہ میں ہے ان سے ایک شخص نے کہا اے ابو محمد! سب کچھ یہی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ خدا کی نشانیوں میں سے سطح زمین پر چلتی پھرتی نشانی ہے۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے فضائے آسمانی کے نیچے کسی شخص کو محمد بن اسماعیل بخاری سے زیادہ حدیث کا عالم نہیں دیکھا۔ ابو سعید بن مشیر کا قول ہے کہ امیر خاندان

ابن احمد ذیلی حاکم بخارا نے امام بخاری کے پاس پیغام بھیجا کہ میرے پاس کتاب جامع اور تاریخ لے آئیے تاکہ میں ان کو آپ سے سن لوں امام بخاری نے فرمایا کہ میں علم کو ذلیل نہیں کرتا اور نہ اس کو لوگوں کے دروازوں پر بٹے پھرتا ہوں اگر آپ کو کوئی ضرورت ہے تو میری مسجد یا مکان میں تشریف لائیے اور اگر آپ کو یہ سب نالیند ہو تو آپ بادشاہ ہیں مجھے اجتماع سے منع کر دیجئے تاکہ خدا کے سامنے قیامت میں میرا عند واقع ہو جائے، اس لئے کہ میں تو علم کو نہ چھپاؤں گا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص سے علمی بات دریافت کی جائے اور وہ اس کو نہ بتائے تو اس کو آگ کی لگام دیا جائے گا، دوسرے لوگ بیان کرتے ہیں کہ بخاری کے بخارا سے چلے جانے کا سبب یہ ہوا کہ خالد نے ان سے درخواست کی تھی کہ امام ان کے مکان پر حاضر ہوں

اور تاریخ ان کے بچوں کو پڑھا ایں تو وہ اس کے پاس جانے سے باز رہے انہوں نے ان کے پاس پیغام بھیجا کہ آپ اتنا کریں کہ بچوں کے لئے ایک خاص نشست مقرر کر دیں جس میں ان کے علاوہ دوسرے حاضر نہ ہوں انہوں نے یہ بھی نہیں کیا بلکہ یہ فرمایا کہ مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنی نشست کو ایک جماعت کے ساتھ اس طرح خاص کر دوں کہ دوسرے لوگوں کو یہ خصوصیت نہ ہو اس پر خالد نے ان کے خلاف علمائے بخارا سے استمداد کی تو ان علماء نے ان کے مذہب پر اعتراض کئے اور خالد نے ان کو بخارا سے جلا وطن کر دیا، امام بخاری نے ان سب کے خلاف دعا کی اور وہ بد دعا مقبول ہوئی اور بھٹوری ہی مدت میں وہ سب مصائب میں گرفتار ہو گئے۔

محمد بن احمد مروزی نے کہا کہ میں رکن و مقام کے درمیان سو رہا تھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ نے فرمایا اے ابو زید! تم کب تک امام شافعی کی کتاب پڑھاتے رہو گے اور چارہا کتاب نہ پڑھاؤ گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی کتاب کونسی ہے؟ فرمایا محمد بن اسماعیل بخاری کی جامع نجم بن فضل نے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور محمد بن اسماعیل آپ کے پیچھے میں جب آپ ایک قدم اٹھاتے ہیں تو امام بخاری بھی ایک قدم بڑھاتے ہیں اور ٹھیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان قدم پر اپنا پاؤں رکھتے ہیں اور آپ کے نقش قدم کا اتباع کرتے ہیں عبدالواحد بن آدم طواواریسی نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، آپ کے ساتھ ایک جماعت ہے، آپ ایک مقام پر ٹھہرے ہوئے ہیں عبدالواحد نے اس مقام کا ذکر کیا تھا میں نے سلام عرض کیا، آپ نے جواب دیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہاں کیسے قیام فرما رہے ہیں فرمایا محمد بن اسماعیل بخاری کا انتظار ہے۔ چند روز گزرنے کے بعد ہم نے امام بخاری کی وفات کی خبر سن لی، معلوم ہوا کہ آپ نے ٹھیک اسی وقت وفات پائی جس وقت میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تھا۔

۱۰۱۳: مسلم بن حجاج :- یہ ابو الحسین امام مسلم بن حجاج بن

مسلم کے بیٹے قیسری و نیشاپوری میں حدیث کے حفاظ اور ائمہ میں سے ایک میں سلسلہ میں تولد ہوئے اور یکشنبہ کی شام کے وقت ماہ رجب میں ختم ماہ سے چھ روز قبل ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ عراق، حجاز، شام اور مصر کا سفر کیا اور یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری قتیبہ بن سعید، اسحاق بن راہویہ، احمد بن حنبل، عبد اللہ بن مسلمہ، شعبی اور ان کے علاوہ ائمہ و علمائے حدیث سے حدیث حاصل کی، بغداد گئی بارائے اور وہاں حدیث بیان کی ان سے بہت سے لوگ جن میں ابراہیم بن محمد بن سفیان، امام ترمذی اور ابن خریمہ شامل ہیں روایت کرتے ہیں آخری بار ۲۵۶ھ میں بغداد آئے۔ امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے مسند صحیح کو تین لاکھ اپنی سنی ہوئی احادیث سے انتخاب کر کے لکھا ہے۔ محمد بن اسحق بن مندہ نے کہا کہ میں نے ابو علی نیشاپوری سے سنا وہ کہتے تھے کہ علم حدیث میں اس سقف آسمانی کے نیچے کوئی کتاب کتاب مسلم سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔

خطیب ابو بکر بغدادی نے فرمایا امام مسلم نے تو صرف بخاری کی پیروی کی اور انہی کے علوم پر نظر رکھی اور ٹھیک انہیں کے نقش قدم پر چلے ہیں جب امام بخاری آخری مرتبہ نیشاپور آئے ہیں تو امام مسلم ان کے ساتھ ساتھ رہتے تھے اور ان کے پاس برابر آتے جاتے تھے، امام دارقطنی کہتے ہیں کہ اگر وہاں بخاری نہ ہوتے تو امام مسلم کو وہاں آنے جانے کی ضرورت نہ تھی۔

۱۰۱۲: سلیمان بن اشعث بدیع ابو داؤد و سلیمان اشعث کے بیٹے سبستانی ہیں ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے سفر کئے۔ مادے مارے پھرے اور احادیث جمع کر کے کتاب تصنیف کی، ابن عراق و خراسان و شام و مصر و جزیرہ سے روایات سن کر لکھیں ۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۳۱۲ھ شوال ۲۸۰ھ میں بمقام بصرہ وفات پائی، بغداد گئی مرتبہ آئے اور پھر آخری بار ۲۸۰ھ میں وہاں سے نکل گئے، مسلم بن ابراہیم سلیمان بن حرب عبد اللہ بن مسلمہ شعبی، یحییٰ بن معین احمد بن حنبل اور ان کے علاوہ ان ائمہ حدیث سے حدیث حاصل کی جو بوجہ کثرت شمار نہیں ہوتے ان سے ان کے صاحبزادے عبد اللہ نے اور عبد الرحمن نیشاپوری نے اور احمد بن محمد خلال وغیرہ نے حدیث حاصل کی، ابو داؤد بصرہ میں سکونت پذیر رہے اور بغداد آئے اور وہاں اپنی تصنیف سنن ابی داؤد کی روایت کی وہاں کے رہنے والوں نے

اس کتاب کو آپ نے نقل کیا اور اس کو امام احمد بن حنبل کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس کے حسن و خوبی پر حسین کا اظہار فرمایا، ابو داؤد نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کر دیا پانچ لاکھ حدیثیں جمع کیں ان میں سے میں نے ان احادیث کا انتخاب کیا جن کو میں نے اس کتاب میں چار ہزار اٹھ سو حدیثیں جمع کیں، میں نے صحیح و صحیح کے مشابہ اور صحیح کے قریب قریب تینوں قسم کی حدیثیں بیان کی ہیں ان میں سے آدمی کو اپنے دین کے لئے صرف چار حدیثیں کافی ہیں، حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے کہ آدمی کی اسلام کی خوبی سے ہے اس کا ترک کرنا لایعنی وہمیل بات کو (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ آدمی اس وقت تک (پورا) مومن نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے دنیا چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ خلال ظاہر ہے اور حرام بھی واضح ہے لیکن ان دونوں کے بیچ میں کچھ مشتبہ چیزیں ہیں الخ۔ ابو بکر خلال نے کہا کہ ابو داؤد ہی اپنے زمانہ میں امام اور پیش رو تھے۔ یہ وہ شخص ہیں کہ ان کے زمانہ میں کوئی شخص تحریج علوم کی معرفت و استخراج کے مواقع کی بصیرت میں ان سے آگے نہیں بڑھا، صاحب ورع اور پیشرو ہیں احمد بن محمد بروی نے کہا کہ ابو داؤد زمانہ اسلام میں حدیث رسول حفظ کرنے والوں اور ان کے نقائص اور ان کی سند کے یار رکھنے والوں میں سے ایک ہیں وہ اعلیٰ درجہ کے عبادت گزار و عقیق نیک صاحب ورع اور شہسواران حدیث ہیں سے ہیں۔ ابو داؤد کی ایک آستین کشادہ اور دوسری تنگ تھی آپ سے دریافت کیا گیا، اللہ آپ پر رحم فرمائے یہ کیا بات ہے؟ فرمایا کشادہ آستین کتابوں کے لئے ہے اور دوسری کے کشادہ رکھنے کی ضرورت نہیں خطابی نے کہا کتاب سنن ابو داؤد ایک شریف کتاب ہے علم دین میں اس جیسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی، ابو داؤد نے فرمایا میں نے اپنی کتاب میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کی جس کے ترک پر تمام لوگوں کا اتفاق ہو، ابراہیم حربی نے کہا جب ابو داؤد نے اس کتاب کی تصنیف کی تو آپ کے لئے حدیث ایسی نرم (آسان) کر دی گئی جیسے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا

۱۰۱۶۔ احمد بن شعیب نسائی :- یہ ابو عبد الرحمن احمد شعیب کے بیٹے اور نسائی ہیں بمقام مکہ ۳۲۰ھ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہیں اہل حفظ و صاحب علم و فقہ حضرات میں سے ایک یہ بھی ہیں بڑے بڑے مشائخ سے ان کی ملاقات ہوئی

انہوں نے قتیبہ بن سعید، ہناد بن سمری، محمد بن بسار، محمود بن غیلان، ابو داؤد و سلیمان بن اشعث اور دوسرے اہل حفظ و مشائخ سے حدیث حاصل کر لی ان سے بھی بہت سے لوگوں نے جن میں ابوالقاسم طبرانی ابو جعفر طحاوی اور حافظ ابو جبر احمد بن اسحق سنی داخل ہیں حدیث حاصل کی حدیث اور علل وغیرہ میں ان کی بہت کتابیں ہیں حافظ مامون مصری نے کہا ہم ابو عبد الرحمن کے ساتھ طبرانی کی طرف گئے بہت سے بزرگان دین جمع ہو گئے اور حفاظ حدیث میں سے عبد اللہ بن احمد بن حنبل اور محمد بن ابراہیم وغیرہ بھی تشریف لائے اور آپس میں مشورہ کیا کہ شیوخ کے مقابلہ میں ان کے لئے کوئی شخص سب سے زیادہ مناسب ہے اس کا اتفاق ابو عبد الرحمن نسائی پر ہو گیا اور سب نے انہیں کا انتخاب تحریر کر دیا حاکم نیشاپوری نے کہا ابو عبد الرحمن کی فقہ و حدیث کے بارے میں محنت کو تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے کہ اس کا بیان کیا جائے (حدیث کے تفقہ میں مسلم ہیں) لیکن جو شخص بھی ان کی کتاب سنن میں غور کرے گا وہ ان کے حسن کلام میں حیران رہ جائے گا انہوں نے کہا کہ میں نے حافظ علی بن عمر سے کئی بار سنا وہ کہتے تھے کہ ابو عبد الرحمن اپنے زمانہ میں ان تمام لوگوں سے مقدم ہیں جو اس علم میں شہرت یافتہ ہیں، امام نسائی مذہب شافعی تھے بہت متقی اور سنت کا متبع کرنے والے شخص تھے نسائی میں نوں پر فتوہ اور سنی بلا تشدید اور الف ممدودہ وغیرہ ہے یہ لفظ خراسان کی ایک آبادی نسا کی جانب منسوب ہے۔

۱۰۱۷۔ ابن ماجہ :- یہ ابو عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ کے بیٹے قرظین کے باشندہ، حافظ حدیث اور کتاب سنن ابن ماجہ کے مصنف ہیں امام مالک کے شاگردوں اور لیث سے حدیث کی سماعت کی اور ان سے ابوالحسن قطان اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں نے حدیث کی سماعت کی ۳۴۰ھ میں تولد ہوئے اور ۳۴۰ھ میں بصرہ ۶۴ سال وفات پائی۔

۱۰۱۸۔ عبد اللہ دارمی :- یہ ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن کے

نرم کردیا گیا تھا، ابن اعرابی نے کتاب ابو داؤد کے متعلق فرمایا کہ اگر کسی شخص کے پاس علوم میں سے سوائے مصحف کے حل میں کتاب اللہ ہے اور پھر کتاب ابو داؤد کے علاوہ اور کچھ بھی نہ ہو تو ان دونوں کی موجودگی میں اس کو قطعاً کسی علم کی ضرورت نہیں ہوگی۔

۱۰۱۹۔ محمد بن عیسیٰ ترمذی :- یہ ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی ہیں۔ ترمذ میں دو شنبہ کی رات کو بتاریخ ۱۳ رجب ۲۴۹ھ میں

وفات ہوئی ایک شہرت یافتہ حافظ حدیث عالم ہیں ان کو فقہ میں اچھی دسترس ہے ائمہ حدیث کی ایک جماعت سے حدیث حاصل کی، مشائخ کے صدر اول سے ان کی ملاقات ہوئی جیسے قتیبہ بن سعید، محمود بن غیلان، محمد بن بشر احمد بن منیع، محمد بن منی سفیان بن وکیع، محمد اسماعیل بخاری وغیرہ لائق خلق کثیر سے علم حدیث حاصل کیا اور ان سے خلق کثیر نے حدیث حاصل کی ان میں محمد بن احمد محبوبی مروزی شامل ہیں ان کی علم حدیث میں بہت تصنیفات ہیں اور ان کی کتاب صحیح ترمذی سب کتابوں سے اچھی کتاب ہے، ان کی کتابوں میں ان کی ترتیب سب سے بہتر ہے اور ان کے فوائد سب سے زیادہ اور تکرار سب کتابوں سے کم ہے اس کتاب میں دو چیزیں ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں مثلاً ذکر غائب، استدلال کے طرق، الوازع حدیث یعنی حسن و صحیح و غریب کا بیان، اس میں جرح و تعدیل بھی ہے آخر کتاب میں کتاب العلل کے نام سے ایک حصہ ہے اس میں انہوں نے اچھے فوائد جمع کر دیئے ہیں ان کا مرتبہ اس شخص پر حقیقی نہیں جو ان سے واقف ہو چکا ہو ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو مرتب کیا اور علمائے حجاز کے سامنے پیش کیا انہوں نے اس پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا پھر علمائے خراسان کے سامنے رکھا انہوں نے بھی پسند کیا پھر علمائے عراق کے سامنے رکھا انہوں نے بھی پسند کیا جس شخص کے مکان میں یہ کتاب موجود ہو پس یہ سمجھنا چاہیے کہ اس کے یہاں ایک نبی موجود ہیں جو گفتگو فرما رہے ہیں ترمذی میں تارک مسور اور ذال مجہ ہے۔ یہ ترمذی کی طرف نسبت ہے اور وہ دریا ئے یحون کے اس پار اس کے مشرق باطل پر ایک شہر ہے۔

بیٹے دارمی حافظ حدیث اور سمرقند کے عالم ہیں انہوں نے یزید بن ہارون نضر بن شعیب سے اور ان سے مسلم، ابو داؤد، ترمذی وغیرہ نے روایت کی، ابو حاتم کہتے ہیں کہ وہ اپنے اہل زمانہ کے امام ہیں۔ ۱۸۰ھ میں تولد ہوئے اور ۲۵۰ھ میں عمر ۷۰ سال انتقال فرمایا۔

۱۹۰- دارقطنی :- یہ ابو الحسن علی بن عمر کے بیٹے دارقطنی۔ حافظ حدیث، امام اور زبردست مشہور عالم ہیں، یہ یکتائے روزگار، سردار زمانہ اور امام وقت میں ان پر علم حدیث و نقائص حدیث کی واقفیت و اسمائے رجال کا علم راویوں کی معرفت ختم ہے اس کے ساتھ ساتھ علوم حدیث کے علاوہ حدیث امانت، اعتماد و عدالت، عقیدہ کی صحت اور مذہب کی سلامتی اور دوسرے علوم کی ذمہ داری سے آراستہ ہیں۔ مثلاً علم قرآن فقہاء کے مذاہب کی واقفیت وغیرہ، ابوسعید اصطخری سے فقہ شافعی کی تعلیم حاصل کی اور ان سے حدیث بھی جمع کی ان علوم میں سے علم ادب اور شعر بھی ہیں۔ ابوطیب نے کہا کہ دارقطنی حدیث میں امیر المؤمنین ہیں انہوں نے بہت سے لوگوں سے حدیث کی سماعت اور ان سے حافظ حدیث ابونعیم، ابوبکر برقانی، جوہری قاضی ابوطیب طبری وغیرہ نے روایت کی ۲۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۰۰ھ کی قندہ ۲۸۵ھ بدھ کو وفات پائی۔ دارقطنی میں قاف اور نون ہے یہ بغداد کے ایک قدیم محلہ دارقطن کی طرف منسوب ہے۔

۱۰۲۰- ابونعیم :- یہ ابونعیم احمد بن عبد اللہ کے بیٹے، اصفہان کے باشندہ ہیں اہلیہ کے مصنف ہیں یہ حدیث کے ثقہ مشائخ میں سے ہیں جن کی حدیث پر عمل ہوتا ہے اور جن کے قول کی طرف رجوع کیا جاتا ہے، نہایت بڑے رتبہ کے شخص ہیں ۲۷۰ھ میں پیدا ہوئے اور صفر ۳۸۰ھ میں اصفہان میں ۹۶ سال وفات پائی۔

۱۰۲۱- الاسماعیلی :- یہ ابوبکر ہیں۔ نام احمد ابراہیم کے بیٹے اور اسماعیلی جرجانی ہیں، یہ امام حدیث کے حافظ ہیں ان میں حدیث، فقہ اصول، دین و دنیا کی سردار کی جگہ ہے، انہوں نے اپنی کتاب صحیح کو امام بخاری کی مقررہ خرد کے مطابق تصنیف کیا ان سے ان کے بیٹے ابوسعید اور جرجان۔ کے اہل فقہ نے

حدیث حاصل کی، ۱۸۰ھ میں پیدا ہوئے ان کی عمر ۷۰ سال ہوئی۔

۱۰۲۲- البرقانی :- یہ ابوبکر احمد بن محمد خوارزمی برقانی ہیں اپنے شہر میں ابوعباس بن احمد نیشاپوری وغیرہ سے حدیث سنی بھر جرجانی جاکر اسماعیلی سے حدیث سن کر بغداد جاکر اسے وطن بنالیا وہیں حدیث بیان کی اور ثقہ متورع متقن فہم ثبت تھے۔ خطیب ابوبکر بغدادی نے کہا میں نے اپنے شیوخ میں کسی کو ان سے زیادہ یشیت نہیں پایا وہ حافظ قرآن، فقہ کے ماہر، علوم عربیہ میں فہم تھے۔ علم حدیث میں ان کی کئی تصانیف ہیں ۲۳۰ھ میں پیدا ہوئے اور جب ۲۳۰ھ میں بصرہ ۸۹ سال انتقال فرمایا اور مغربہ جامع منصور میں مدفون ہوئے، برقانی میں ایک نقطہ والی بار مکسور یا مفتوح اور قاف اور نون ہے۔

۱۰۲۳ احمد سنی یہ ابوبکر احمد ہیں، محمد کے بیٹے سنی اور حافظ حدیث اور دینور کا امام احمد بن شعیب نسائی وغیرہ سے حدیث کی روایت کرتے ہیں اور ان سے بہت سے لوگ، ۲۸۰ھ میں وفات پائی، سنی میں سین مہملہ پر ضمہ اور نون مشدود مکسور راویا تکتہ مشدود ہے۔

۱۰۲۴- بیہقی :- یہ ابوبکر احمد ہیں، حسین کے بیٹے اور بیہقی ہیں۔ حدیث اور تصنیف کتب اور فقہ کی واقفیت میں اپنے زمانہ کے یکتا شخص ہیں، حاکم ابو عبد اللہ کے بڑے شاگردوں میں ہیں لوگ کہتے ہیں کہ حفاظ حدیث میں سات شخص ایسے گزرے ہیں جن کی تصانیف نہایت عمدہ ہیں اور ان سے لوگوں نے زبردست فائدہ حاصل کیا ۲۸۰ھ امام ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی (۷۱) پھر حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری (۷۲) حافظ مصر ابو محمد عبد الغنی ازدی (۷۳) پھر ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی (۷۴) پھر حافظ مغرب ابو عمر بن عبد البر (۷۵) پھر ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (۷۶) پھر ابوبکر احمد بن خطیب بغدادی (۷۷) بیہقی ۲۸۲ھ میں پیدا ہوئے اور بمقام نیشاپور ۲۵۰ھ میں ۵۷ سال جمادی الاولیٰ میں انتقال فرمایا اور ان کی عمر جو ہر سترہ سال کی ہوئی۔

۱۰۲۵- محمد بن ابی نصر حمیدی :- یہ ابو عبد اللہ محمد ہیں ابونصر فتوح بن عبد اللہ کے بیٹے اندلس کے باشندہ اور حمیدی ہیں۔ کتاب الجمع بین صحیحی البخاری و مسلم کے مصنف یہ امام زبردست اور مشہور عالم ہیں اپنے وطن میں حدیث کی

اور وہاں مقیم رہے اور حج کے ارادہ سے بغداد آئے اور پھر موصل واپس ہو گئے۔ وہیں یوم پنجشنبہ آخری ذالحجہ ۶۰۶ھ کو انتقال فرمایا۔

۱۰۳۰۔ ابن جوزی :- یہ ابو الفرح عبد الرحمن بن علی بن جوزی کے بیٹے، حبشی المسلک اور بغداد میں واعظ تھے، ان کی کئی مشہور تصنیفات ہیں، سنہ ۶۰۶ھ میں تولد ہوئے اور ۵۹۷ھ میں انتقال فرمایا۔

۱۰۳۱۔ امام نووی :- یہ ابو زکریا محی الدین یحییٰ بن شرف کے بیٹے۔ نووی اور اپنے زمانہ کے امام اور عالم و فاضل و صاحب ورع، فقیہ و محدث، ثبت اور حجت ہیں۔ ان کی بہت سی مشہور تصنیفات اور عجیب و مفید تالیفات ہیں، فقہ میں الروضہ حدیث میں الریاض اور الاذکار، شرح حدیث میں شرح مسلم اور اس کے علاوہ معرفۃ علوم الحدیث واللغة جیسی کتابیں ان کی تصنیفات میں سے ہیں انہوں نے بڑے مشائخ سے اور ان سے بہت سے لوگوں نے حدیث کی سماعت کی، انہوں نے شرح مسلم اور الاذکار کی روایت کی تمام مسلمانوں کو اجازت دی۔ یہ دمشق کے زیر انتظام ایک گاؤں ۶ نووی کے باشندہ تھے۔ وہیں بڑے ہوئے اور پورا قرآن حفظ کیا۔ سنہ ۶۱۵ھ میں دمشق آئے اس وقت آپ کی عمر ۱۹ سال تھی یہاں فقیہ بنے اور ترقی کر گئے ان کی زندگی نہایت عزیمانہ تھی صرف سنت لایموت پر قناعت کرتے تھے، جذبات و خواہشات سے الگ رہتے، خوف خدا اور عبادت میں لگے رہتے حق بات کو خوب بیان کرتے بگڑی چھوٹی استعمال فرماتے تھے راتوں میں اکثر بیدار رہتے اور علمی و ملی کاموں پر جھکے رہتے۔ رجب ۶۷۳ھ میں وفات پائی۔ نووی میں آپ کی قبر زیارت گاہ سے کل ۴۵ سال زندہ رہے۔ مولف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ان کا ذکر آخر کتاب میں آیا ہے جیسا کہ ان کا نام آخر حروف میں ہے۔

ایک بات اور عرض کرنا۔ ہے کہ میں نے جو کچھ پیش کیا ہے اس میں صرف قابل اعتماد ائمہ کی کتب پر اعتماد کیا ہے جیسے ابن عبد البر کی کتاب استیعاب، البیہیم اصفہانی کی حلیۃ الاولیاء ابو العادات جزیری کی جامع الاصول اور مناقب الاخبار ابو عبد اللہ فہمی و دمشقی کی کتاب کاشف میں یوم جمعہ ۲۰ رجب

سماعت کی اور مصر میں مہندس کے شاگردوں سے۔ مکہ میں ابن فراس کے شاگردوں وغیرہ سے اور شام میں ابن جمیع کے شاگردوں سے اور دوسرے لوگوں سے حدیث کی سماعت کی، بغداد آئے تو دارقطنی کے شاگردوں سے اور دوسرے حضرات سے حدیث سنی، تاریخ اہل اندلس بھی انہی کی تصنیف ہے۔ امیر بن ماکولا کہتے ہیں میں نے ان جیسے ایسے عیب عیض اور متورع شخص نہیں دیکھا بغداد میں ذی الحجہ ۶۱۵ھ میں انتقال فرمایا ان کی پیدائش سنہ ۶۰۶ھ سے پہلے ہوئی۔

۱۰۳۶۔ خطابی :- یہ امام ابویلیان احمد بن محمد کے بیٹے خطابی اور بستی ہیں۔ اپنے زمانہ میں نمایاں جن کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے، زبردست عالم، فقہ، حدیث، ادب اور غریب احادیث کی معرفت میں یکساں روزگار میں ان کی مشہور تصنیفات اور عجیب مولفات ہیں جیسے معالم السنن غریب الحدیث وغیرہ۔

۱۰۳۷۔ ابو محمد حسین بغوی :- یہ فقیہ ابو محمد حسین بن مسعود کے بیٹے اور بغوی و شافعی ہیں کتاب مصابیح اور شرح السنہ اور فقہ کی کتاب التہذیب اور تفسیر کی کتاب معالم التنبیہ کے مصنف ہیں ان کی اور بھی اچھی تصنیفات ہیں فقہ و حدیث میں امام تھے بہت متورع، معتمد علیہ، حجتہ اور دین میں صحیح عقیدہ رکھنے والے شخص تھے، پانچویں صدی ہجری کے بعد ۵۱۶ھ میں انتقال فرمایا۔ بغوی میں بار (ایک نقطہ والا) مفتوح، فین معجم مفتوح ہے خراسان کے شہر بغشور کی طرف نسبت ہے یہ نسبت قاعدہ کے خلاف ہے جو اجاں ہے۔ کہ اس شہر کا نام بلغ ہے۔

۱۰۳۸۔ زریں بن معاویہ :- یہ ابو الحسن زریں معاویہ کے بیٹے عبدی حافظ حدیث، التجرید فی الجمع بین الصحاح کے مصنف ہیں سنہ ۶۰۶ھ کے بعد انتقال فرمایا۔

۱۰۳۹۔ مبارک بن محمد جزیری :- یہ ابوالسادات مبارک محمد کے بیٹے جزیری، ابن اثیر کے نام سے مشہور ہیں جامع الاصول مناقب الاخبار اور نہایہ کے مصنف ہیں۔ محدث، عالم اور لغت کے ماہر تھے بڑے بڑے ائمہ میں سے بہت سے لوگوں سے روایت کی۔ پہلے جزیرہ میں تھے پھر ۵۱۵ھ میں موصل منتقل ہو گئے

شیخ کو اس کتاب کی تصنیف و مضامین کے جمع کرنے ان کو درست کرنے اور آراستہ کرنے سے فارغ ہوا۔
 میں اللہ تعالیٰ کا سب سے کمزور عفوِ خدا اور اس کی مغفرت کا امیدوار بندہ، خطیب محمد بن عبد اللہ بن محمد ہوں۔ یہ سب کچھ میرے شیخ اور آقا مفسرین کے سرتاج محققین کے امام دین و ملت کی عزت مسلمانوں پر خدا کی قائم کردہ جنت حسین بن عبد اللہ بن محمد طیبی را اللہ تعالیٰ دیر تک مسلمانوں کو ان کی دراز عمر سے نفع بخشیں، کی اعانت اور امداد سے سرانجام ہوا۔ میں نے مشکوٰۃ کی طرح اس کو بھی ان کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے مشکوٰۃ کی طرح اس کی بھی تحسین فرمائی اور بہت پسند فرمایا۔

ۛ ۛ ۛ
 ۛ ۛ ۛ

تمت بالخیر